۶۵ء
مطب و نسخہ نویسی
مؤلفہ
حکیم محمد ایوب صدیقی زبدۃ الحکماء
سابق پرنسپل ابن سینا طبیہ کالج، ملتان
پی ڈی ایف تیار کردہ:
حکیم ایم ارشد شاہین
0323-4422244
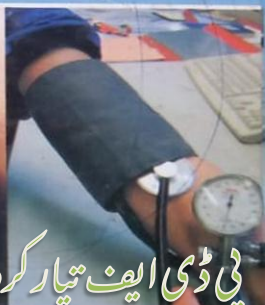
۵

مطب و نسخہ نویسی

بہ مطابق سلیبس مرتبہ و منظور شدہ قومی طبی کونسل پاکستان

برائے طلبا طبیہ کالجز سال سوم و چہارم

مؤلف:

حکیم محمد ایوب صدیقی زبدۃ الحکماء

سابق پروفیسر اسلامیہ طبیہ کالج ۔ ملتان

پرنسپل ابن سینا طبیہ کالج ۔ ملتان

ملنے کا پتہ:

حکیم محمد ایوب صدیقی ۔ مطب صدیقی

فاروقی یونانی دواخانہ ۔ بیرون پاک گیٹ ۔ ملتان شہر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً (قرآن حکیم)

ترجمہ: یعنی جسے حکمت دے دی گئی اُسے خیر کثیر عطا کر دیا گیا۔

گفت حکمت را خدا خیرے کثیر
ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر (علامہ اقبالؒ)

★

حکمت

حکمت اشیاء فرنگی زاد نیست
اصل او جز لذت ایجاد نیست
نیک اگر بینی مسلمان زادہ است
ایں گہر از دست ما افتادہ است

ایں پری از شیشہ اسلاف ماست
باز صیدش کن از اوقاف ماست (اقبالؒ)

نام کتاب ——— "مطب و نسخہ نویسی"

نام مؤلف ——— حکیم محمد ایوب صدیقی زبدۃ الحکماء

ناشر ——— حکیم محمد فاروق صدیقی فاضل الطب والجراحت

تاریخ اشاعت ——— اوّل ایڈیشن اکتوبر ۱۹۸۴ء مطابق ۱۴۰۵ھ محرم الحرام

تعداد ——— ایک ہزار۔ دوسرا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۸۶ء

طابع ——— رُوحانی آرٹ پریس۔ ملتان

کتابت ——— محمد یوسف جاوید۔ ٹاہلی رنگ شاہ۔ ملتان شہر

جلد ساز ——— ملتان بک بائنڈنگ۔ فیصل کالونی۔ ملتان

قیمت ——— سنہری چرمی جلد: ۱۵۰/= روپے

انتساب

میں اپنی یہ ناچیز تالیف اپنے مشفق و محترم استاد عالیجناب حکیم مولوی عبدالعزیز صاحب خان گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جنہوں نے میری تعلیم کے ساتھ میری تربیت بھی ایک مشفق روحانی باپ کی حیثیت سے فرمائی۔
رب جلیل آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کے مراتب بلند فرمائے۔ آمین

حکیم محمد ایوب صدیقی زبدۃ الحکماء
مطب صدیقی۔ پاک گیٹ ملتان شہر

زخاندان اسقلی رسیدہ طب بہ بوعلی
وز ودیعت جلی بماچوں یادگار ہا
(علامہ فارانی)

تعارف مؤلف!

جب کوئی علم دوست بازار سے کوئی کتاب خریدتا ہے تو اس کتاب کے مصنّف کے بارے میں بھی جاننا ضروری خیال کرتا ہے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر میں شاگرد ہونے کی حیثیت سے کتاب کے مؤلف استاد الاطباء جناب پروفیسر حکیم محمد ایوب صدیقی کا تعارف کرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں تاکہ قارئین کرام جناب حکیم صاحب موصوف کے علم طب سے لگاؤ اور ترقی و بقاء کے لئے کاوشوں سے روشناس ہو سکیں ——— نام: حکیم محمد ایوب صدیقی،

تاریخ پیدائش: ۱ جون ۱۹۱۸ء مقام پیدائش ملتان شہر۔ ولدیت: میاں محمد اسمٰعیل صدیقی سکول کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد فخر الحکماء حضرت قبلہ عالیجناب حکیم مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب خان گڑھی والے سے عربی فارسی کی تعلیم حاصل کر کے میزان الطب فارسی طب اکبر فارسی قانونچہ عربی موجز القانون عربی شرح اسباب والعلامات عربی، مفرح القلوب فارسی وغیرہ کتب باقاعدہ سبقاً پڑھیں۔ بعد ازاں ۱۹۳۸ء میں طبیہ کالج ملتان میں داخل ہو کر پنجاب یونیورسٹی کا امتحان حکیم حاذق مئی ۱۹۴۱ء میں اچھے نمبروں میں پاس کیا اور ۱۹۴۱ء سے ہی باقاعدہ مطب شروع کیا اسی دوران پرائیوٹ طور پر لاہور طبیہ کالج سے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان زبدۃ الحکماء اچھے نمبروں میں پاس کیا اور امتحان میں اوّل آئے۔ آپ نے اس پہ اکتفا نہیں کیا بلکہ علم طب کا مطالعہ برابر جاری رکھا حکیم صاحب کی محنت اور بیش بہا خوبیوں کو دیکھتے ہوئے اسلامیہ طبیہ کالج ملتان کی انتظامیہ نے حکیم صاحب کو اپنے کالج میں بطور پرنسپل درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کی ذمہ داری سونپ دی جس کو حکیم صاحب اب تک احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں اور سینکڑوں تشنگان علم طب کی پیاس بجھا رہے ہیں حکیم صاحب قومی طبی کونسل اسلام آباد پاکستان کی مقرر کردہ سلیبس کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ ——— آپ اپنی تمام مصروفیات کے باوجود اپنے ذوق مطالعہ کی آبیاری بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت حکیم صاحب کی ایک تالیف تاریخ طب کے نام سے مارکیٹ میں موجود ہے اور فن طب سے لگاؤ رکھنے والے ہزاروں لوگوں سے داد و تحسین وصول کر چکی ہے۔ حکیم صاحب کی زندگی کا مشن یہ ہے کہ

جو سیکھو کسی کو سکھاتے چلو ؛ دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

اس وقت مارکیٹ میں طبیہ کالجوں کے نصاب کی معیاری کُتب دستیاب نہیں ہیں جس سے طلباء میں کافی اضطراب پایا جاتا ہے۔ آپ نے طبیہ کالجوں کے طالب علموں کی اس پریشانی کو مدِنظر رکھتے ہوئے زیرِ نظر کتاب مطب ونسخہ نویسی تالیف فرمائی ہے تاکہ طلباء کی مشکلات کا کچھ ازالہ ہو سکے۔ حکیم صاحب کی یہ کتاب بھی قومی طبی کونسل کے مقرر کردہ نصاب کے عین مطابق ہے اور آپ نے اس کتاب میں امراض کے اسباب، علامات، علاج اور پرہیز غذا کو اپنے ذاتی علم و تجربے سے دلنشیں اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں آپ نے طبی جواہرات یا معمولاتِ صدیقی کے نام سے اڑھائی سو سے زائد مجربات کا اضافہ کر کے بخل شکنی کی ایک زندہ مثال قائم کر دی ہے۔ تمام نسخہ جات تجربات کی کسوٹی پر سو فیصد مجرب ثابت ہو چکے ہیں۔ ان مجربات کے ہوتے ہوئے فارغ التحصیل طلباء کسی قسم کی کمی محسوس نہیں کریں گے۔ اور ان کے ذریعہ کامیابی سے مطب کر کے فن کا نام روشن کریں گے۔

امید واثق ہے کہ حکیم محمد ایوب صدیقی صاحب کی یہ کتاب بھی طبی دنیا میں بے حد مقبول ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ حکیم صاحب موصوف کو فن طب کی اور زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ؛

ایں دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد ،
از حکیم محمد اقبال خان بلوچ
(فاضل طب والجراحت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"سخن ہائے گفتنی"

ہمیں نے دورانِ درس و تدریس یہ شدت سے محسوس کیا کہ ہمارے فارغ التحصیل طلباء جب عملی میدان میں آتے ہیں تو ان کا دامن خالی ہوتا ہے کیونکہ بدقسمتی سے آج تک ہمارا کوئی مستند فارماکوپیا مرتب نہیں ہو سکا جس کے بغیر ایک نوآموز طبیب کے لئے ایک قدم بھی چلنا دشوار ہوتا ہے۔ چونکہ میدان عمل میں مقابلہ سخت ہوتا ہے لہذا وہ سخت پریشان ہوتا ہے ادھر اُدھر نگاہیں دوڑا کر بالآخر ہتھیار ڈال دیتا ہے اور ایلوپیتھی ادویات کا سہارا لیتا ہے اس سے اس کو وقتی طور پر سکون حاصل ہوتا ہے اس لحاظ سے وہ حق بجانب بھی ہے کیونکہ جب ایک بچہ گھر سے بھوکا جائے گا تو وہ للچائی ہوئی نگاہیں ادھر ادھر ڈالے گا۔ بعینہٖ یہی حالت ہمارے طلباء کی ہوتی ہے کیونکہ انہیں جو کورس پڑھایا جاتا ہے وہ علمی طور پر تو درست ہے۔ مثلاً کلیات۔ علم تشریح۔ علم منافع الاعضاء علم تشخیص بمعالجات کے اصول وغیرہ لیکن عملی میدان میں ان کو ایک مستند فارماکوپیا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ میدان عمل میں ناکام ہوتا ہے حالانکہ یہی وہ میدان ہے جس کی کامیابی سے وہ تمام علوم کارآمد ہوتے ہیں جو شخص علاج معالجہ میں کامیاب نہیں ہوتا وہ اگرچہ کلیات تشریح۔ منافع اعضاء اور تشخیص وغیرہ میں جس قدر بھی ماہر ہوگا اس کی کوئی اہمیت نہیں جب تک کہ وہ میدان عمل میں اپنے جوہر نہیں دکھائے گا وہ کبھی کامیاب طبیب نہیں بن سکتا۔ لیکن چونکہ عملی میدان میں وہ تہی دامن ہوتا ہے اور اس کو علاج معالجہ کے وہ طریقے پڑھائے جاتے ہیں جو آج سے کم از کم ایک ہزار سال قبل کے زمانہ کے متعلق ہیں موجودہ دور میں بالکل ناکام ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معالجات اور علم الادویہ میں اصول کلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسی تبدیلی لائی جائے جو

موجودہ زمانہ کے حالات سے ہم آہنگ ہو زمانہ جس تیزی سے چل رہا ہے اسکی تیز رفتاری کے ساتھ اپنی رفتار کو تیز کرنا ہوگا ورنہ زمانہ ٹھہر کر کسی کا انتظار نہیں کرتا جو قومیں زمانہ کی رفتار کے ساتھ چل رہی ہیں وہ دنیا میں کامیاب ہیں اور جو قومیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بزرگوں کے قصّے کہانیاں سنا سنا کر بزعم خویش خوش ہو جاتے ہیں اور اسی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں انہیں معلوم ہے جرم ضعیفی کی سزا ہے مرگ مفاجات۔

فطرت کے تین اصول: ۱۔ جہد للبقار ۲۔ تنازع للبقار ۳۔ اصلح للبقار کو اپنانا ہوگا انہی قوانین فطرت پر عمل پیرا ہو کر کامیابی حاصل ہوگی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا اسوقت زہریلی اور منشی ادویات سے سخت متنفر اور خوفزدہ ہے اور ایلوپیتھی ادویات کے ری ایکشن سے بہت ہی پریشان ہے اور کسی متبادل علاج کی متلاشی ہے اور اس کے مقابلہ میں چونکہ کوئی متبادل علاج دنیا میں نہ ہونے کی وجہ سے آج کا انسان نہایت ہی بے بس اور مجبور ہے اور ڈاکٹروں کی بھاری بھرکم فیسیں طوعاً وکرہاً یعنی بادل ناخواستہ ادا کر کے خود کو تجربات کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا رہا ہے اور اپنے کو موت کے منہ میں دے رہا ہے۔ اب اگر اسے متبادل علاج مل جائے تو یقیناً وہ اسے بخوشی قبول کر لے گا۔

میں اپنے فنی بھائیوں کو مشورہ دوں گا کہ وہ دیسی ادویات استعمال کریں اور جڑی بوٹیوں پر تجربات اور ریسرچ کریں کیونکہ اسوقت عالمی ادارہ صحت نے بھی تمام ملکوں کی حکومتوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مقامی جڑی بوٹیوں سے علاج کرنیوالوں کی حوصلہ افزائی کریں یعنی دنیا اب واپس آ رہی ہے اور بعد از خرابی بسیار کے جڑی بوٹیوں کی افادیت کی قائل ہو رہی ہے۔ لہذا ملک و قوم کی فلاح و بہبود اسی میں ہے۔ آپ کی اور آپ کے فن کی بقاء اور عزت و آبرو بھی اسی میں ہے کہ آپ وقت کی آواز کو پہچانیں اور خواب خرگوش سے بیدار ہو کر میدان عمل میں آئیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اجاگر کریں اور اپنے جوہر دکھائیں ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہماری طب میں ابھی ایسے جوہر موجود ہیں جن کو دنیا کے سامنے پیش کر کے حیرت زدہ کیا جا سکتا ہے اس کے ساتھ ہی نئی نئی ایجادات اور ریسرچ کی بھی اشد ضرورت ہے۔

بہرحال ہم اسوقت پل صراط پر کھڑے ہیں اگر اب بھی ہم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے تو خاکم بدہن بقول علامہ اقبال رح ؎

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں،

ملتان کے ایک بہت بڑے ڈاکٹر اور ایشیار کے بہترین سرجن جناب ڈاکٹر عون محمد خان صاحب نے دوران گفتگو فرمایا کہ بھائی یہ تقسیم کار ہے جو کام ہم کر سکتے ہیں وہ آپ نہیں کر سکتے اور جو کام آپ کر سکتے ہیں وہ ہم نہیں کر سکتے نیز فرمایا کہ سائنس اور سائنسی علوم پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ آپ کا حق ہے کہ آپ سائنسی علوم حاصل کریں۔ اناٹومی۔ فزیالوجی۔ پیتھالوجی۔ کلینکس وغیرہ تمام علوم حاصل کریں لیکن علاج معالجہ میں اپنی دیسی ادویات استعمال کریں۔ کیونکہ اس طرح آپ کا تشخص قائم رہے گا۔ اگر آپ ایلوپیتھی ادویات استعمال کریں گے تو اپنا تشخص قائم نہیں رکھ سکیں گے بلکہ بہت جلد آپ اپنا مقام کھو دیں گے لہٰذا ضروری ہے کہ آپ اپنی ادویات کو فروغ دیں ان پر ریسرچ کریں اور حیوانات پر تجربات کریں اور پھر انہیں انسانوں پر آزمائیں۔ اس طرح آپ کامیاب ہو سکتے ہیں وغیرہ،

اسی چیز سے متاثر ہو کر میں نے آخر کتاب میں اڑھائی سو سے زائد مجربات پیش کئے ہیں تاکہ ان پر مزید تجربات کر کے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا جائے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر احباب نے یہ سلسلہ پسند فرمایا اور قومی طبی کونسل کی طرف سے حوصلہ افزائی ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی و تندرستی میں ایک کتاب معالجات کے موضوع پر شرح اسباب کی طرز پر لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس میں بھی تقریباً ایک ہزار سے زائد مجربات پیش کر دوں گا۔

بہر حال میں اپنے ابنائے فن سے گزارش کروں گا کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور اپنے پوشیدہ خزانوں کو منظر عام پر لائیں اور اپنے جوہر دکھائیں دکھی انسانیت آپ کی منتظر ہے ع

یہ بزم مے ہے یہاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر ہاتھ میں لے مینا اسی کا ہے

●

اُٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

وما علینا الا البلاغ

حکیم محمد ایوب صدیقی "مطب صدیقی" پاک گیٹ۔ ملتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ترتیبِ کتابِ ہٰذا

بزرگانِ سلف اور اطبائے متقدمین کا یہ دستور رہا ہے کہ معالجات کی کتب کی ترتیب سر سے لے کر پاؤں تک امراض کو سلسلہ وار بیان کرتے تھے لیکن بعض متاخرین نے کتاب کی ترتیب میں ابجد اور حروفِ تہجی کو ملحوظ رکھا ہے تاکہ قاری کو مضامین کی تلاش میں آسانی ہو۔ آجکل کتاب کی ترتیب نظام ہائے جسم کے لحاظ سے کرتے ہیں مثلاً نظام عصبی، نظام تنفس، نظام انہضام، نظام دورانِ خون نظام بولی وغیرہ لیکن زیرِ نظر کتاب میں ان تینوں طریقوں میں سے کسی پر بھی عمل نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ اسکی ترتیب طبی کونسل کے مقرر کردہ سلیبس کے مطابق رکھی گئی ہے اگر مذکورہ طریقوں میں سے کوئی طریقہ اختیار کیا جاتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ سال سوم اور سالِ چہارم کے مضامین منتشر ہو جاتے اور طلبا رکو مضامین کی تلاش میں دقت پیش آتی۔ لہٰذا بامر مجبوری بزرگانِ سلف کا طریقہ ترک کر کے اس بے ترتیبی کو قبول کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں سلیبس کی پابندی سے ایک اور سقم پیدا ہو گیا کہ بعض مضامین سال سوم اور سالِ چہارم میں مشترک ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ مضامین دوبارہ نہ آئیں لیکن کسی مقام پر مضمون دوبارہ بھی لکھا گیا ہے اسلئے کہ اس مضمون میں کوئی خوبی اور ندرت دیکھی اس لحاظ سے تکرار کو قبول کیا گیا ہے۔ بہرحال سلیبس کی پابندی ترتیبِ مضامین میں سختی سے کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود نفسِ مضامین کی علمی حیثیت کو بہرحال قائم رکھا گیا ہے اور کتاب کو محض امتحانی نوٹ بک کی حیثیت سے نہیں لکھا گیا بلکہ ہر مضمون کو بہ تفصیل اور علمی انداز سے تحریر کیا گیا ہے تاکہ اگر سلیبس میں تبدیلی بھی ہو جائے تو کتاب کی افادیت میں فرق نہ آئے اور اسکی علمی شان اور عظمت قائم رہے تاکہ طلبا ر اور دیگر طب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے علاوہ اطبا رکرام کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو۔ اگر محض سلیبس کی پابندی کے ساتھ ہی اختصار سے کام لیا جاتا تو اس کی حیثیت امتحانی نوٹ بک کی رہ جاتی جو محض وقتی ہوتی ہے اسے دوام حاصل نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کتاب کی ابتدا ر میں تقریباً ڈیڑھ سو صفحات میں نسخہ نویسی کے اصول قواعد

ضوابط کا تفصیل سے ذکر کیا ہے کیونکہ جب تک نسخہ نویسی کے اصول و قواعد کا علم نہ ہو تو نسخہ نویسی بالکل ناممکن ہے اور سلیبس میں اسکی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ علاوہ ازیں کتاب کے آخر میں میں نے تقریباً اڑھائی سو سے زائد ایسے نسخہ جات بلکہ مجرّبات درج کر دیئے ہیں جو تجربات پر سو فیصدی مفید ثابت ہو چکے ہیں اور جن کو صندوقچہ کے نسخہ جات کہنا بجا ہے۔

اور نسخہ جات کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق منتخب کیا گیا ہے اور ان کے انتخاب میں مندرجہ ذیل فارمولا کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ نسخہ جات :

۱۔ قلیل الاجزاء ۲۔ سہل الحصول ۳۔ سہل الترکیب ۴۔ قلیل المقدار
۵۔ سریع الاثر ۶۔ عظیم المنفعت ۷۔ خوش ذائقہ ۸۔ کم خرچ بالانشین ہوں۔

اس سے کتاب میں نئی شان پیدا ہو گئی ہے اور اسکی عظمت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک اس فارمولا پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا، طبّ کی ترقی ناممکن ہے۔

ان پڑھ طبیب، نو آموز طبیب جن کو ابھی تجربہ حاصل نہیں ہوا اور وہ
۱۔ اطباء جن کو علم کی طرف کم توجہ ہے اور نفسانی خواہشوں کا غلبہ زیادہ ہو
یہ سب قاتل اور ملک الموت کے نائب ہیں۔ (زکریا رازی)

۲۔ جو مریض متعدد اطباء کا علاج کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ کسی نہ کسی معالج کی ایک ایک غلطی کا شکار ہو جائے۔ (زکریا رازی)

۳۔ مریض کو مناسب ہے کہ ایک ہی طبیب کا علاج کرے اور طبیب بھی اس کو بنائے جس پر عقیدہ رکھتا ہو۔ (زکریا رازی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فہرست مضامین

سلیبس (سال سوم)

سلیبس سالِ چہارم

فہرست مجرّبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مطب و نسخہ نویسی

تجویز نسخہ میں طبیب کے متعلق ہدایات

۱۔ خیالات کی یکسوئی۔

طبیب کے لئے نسخہ تجویز کرتے وقت خیالات کی یکسوئی لازمی اور اشد ضروری ہے۔ نسخہ تجویز کرتے وقت غم۔ غصہ۔ شکم سیری۔ بھوک کی شدت۔ ترک عادت یا کسی دوسرے ایسے امر میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے خیالات میں پراگندگی اور اسکی دماغی قوتوں میں انتشار پیدا کرنے کا موجب ہو۔ بلکہ خیالات میں انتہائی درجے کی یکسوئی اور قلب میں مکمل طور پر طمانیت حاصل کر لینے کے بعد اپنی پوری دماغی قوت سے کام لے کر نسخہ تجویز کرنا چاہیئے۔ اگر کسی طبیب کے حالات ناموافق ہوں اور دنیاوی علائق اسے اس قدر مہلت نہ دیتے ہوں کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے اہم منصبی فریضہ سے عہدہ برآ ہوسکے تو اس کو چاہیئے کہ جب تک ان تعلقات سے پوری طرح رہائی حاصل نہ کرلے یا کم از کم مدت تک اپنے خیالات اور جذبات کو اپنے قبضے میں رکھنے کی کوشش کر کے ان پر قابو پالے کہ کچھ دیر کے لئے بہ تکلف اطمینان اور یک جہتی کا عالم پیدا کرسکے۔ اس وقت تک صرف جلب منفعت اور تحصیل زر وغیرہ کی غرض سے تجویز نسخہ کی طرف متوجہ ہو کر اس شریف فن کے پاک دامن اور وقار پر ہرگز بدنما دھبہ نہ لگائے۔ نیز طبیب کو علم طب پر پورا عبور ہو۔ علم طب سے ناواقفیت کی صورت میں علاج کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ بفرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص علم و فن سے ناواقف ہو اسے علاج نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۔ دواؤں کے متعلق پوری واقفیت۔

نسخہ تجویز کرنے سے پہلے تمام مفرد دواؤں کی ماہیت ان کے افعال و خواص و مزاج مصلح و بدل وغیرہ ـــــ مرکب دواؤں کا مزاج اور انکی مقدار خوراک وغیرہ ذہن میں اچھی

طرح محفوظ رکھنی چاہیئے ۔ اگر کسی دوا کے متعلق کسی امر میں کچھ شبہ ہو تو اس کے متعلق اچھی طرح تحقیق کر لینی چاہیئے صرف گمان غالب کی بنا پر اس دوا کو ہرگز نسخہ میں شامل نہیں کرنا چاہیئے بلکہ میرے خیال میں تو اگرچہ طبیب کو اس باب میں یقین ہی کیوں نہ حاصل ہو اگر وقت پر میسّر آسکے تو کسی معتبر اور مُستند کتاب سے مدد لے لینا چاہیئے ۔ یہ زیادہ بہتر ہے ۔

۲۔ امراض کے اُصول علاج پر عبور ہو ۔

نسخہ تجویز کرنے کے لئے طبیب کو امراض کے اصول علاج پر عبور حاصل ہونا بھی ضروری ہے ۔ ورنہ ظاہر ہے کہ کوئی نسخہ صحیح تجویز نہیں کیا جاسکتا ۔ جس مرض کا نسخہ تجویز کرنا ہو ۔ اس کا مخصوص طریقۂ علاج متعیّن کرنے کے لئے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ یہ مرض ، امراض سوءمزاج ۔ امراض ترکیب اور امراض تفرق الاتصال میں سے کون سی قسم میں داخل ہے ۔ نیز اس کا سبب بدنی ہے یا نفسانی ۔ بادی ہے یا داخلی ۔ اور داصل ہے یا سابق ۔ پھر اس کی کیفیت پر نظر کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ مرض گرم ہے یا سَرد ۔ تاکہ طب قدیم کے مشہور اصول علاج یعنی علاج بالضد کے مطابق اس مرض کے مخالف اور متضاد دوائیں تجویز کی جاسکیں ۔ جب طریقۂ علاج متعیّن کرلیں تو زمانہ مرض ۔ درجہ مرض ۔ عضو ماؤف کی خلقت ۔ وضع ۔ قوت اور اس کے مزاج ۔ مریض کی جنس ۔ عادت ۔ قوتِ جبلّہ اور اس کے پیشہ نیز شہر ۔ سن اور موسم وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے نسخے میں مناسب درجہ کی گرم یا سَرد دوائیں اور ان کے اوزان حسبِ ضرورت تجویز کریں ۔

قانون ترکیبِ دوا

یعنی ترکیب اَدویہ کی عام شرائط

جب تک کسی مفرد دَوا سے کام چل سکتا ہو اس وقت تک کوئی مرکب دوا ہرگز تجویز نہ کریں ۔ کیونکہ طبیعت کو مفرد دوا میں اثر کرکے اسکے آثار کو قوت سے فعل میں لانا مرکب دوا کی بہ نسبت بہت زیادہ آسان ہوتا ہے اس لئے ظاہر بات ہے کہ مفرد دوا اپنے آثار کے فعل میں آجانے کی وجہ سے بدن انسان میں جس قدر مکمل اور مفید اثر کرسکتی ہے اس قدر کوئی مرکب دوا انتشار طبیعت کے باعث اپنے آثار فعل میں نہ آنے کی وجہ سے ہرگز نہیں کرسکتی ۔ اس کے

علاوہ مرکبات کی مقدار خوراک کو اگر ان کے مفردات پر تقسیم کیا جاتا ہے تو چونکہ ان میں سے ایک دوا بھی اپنی مقدار خوراک کو نہیں پہنچتی اس واسطے یقیناً ان کے وہ منافع اور اثرات جو انہیں انفرادی حالت میں انکی پوری مقدار خوراک استعمال کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں وہ اس طرح اس مجموعی استعمال سے ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے اس لئے جہاں تک ہو سکے مفرد دوا پر کسی مرکب دوا کو ترجیح نہ دیں۔ البتہ امراض، عضو ماؤف کے حالات یا دوا ہی کی جانب سے اگر کچھ ایسے موانع پیش آجائیں کہ ایسے انفرادی حالت میں استعمال نہ کر سکیں تو اس صورت میں مجبوراً حسب حالت چند دواؤں کا کوئی مرکب نسخہ تجویز کرنا چاہیئے۔

علاج بالمفردات کی فضیلت

کسی مرض کے علاج کے وقت اگر ہم کسی مفرد دوا کو اپنے مقصود کے لئے کافی پاتے ہیں تو اس پر ہم کسی مرکب دوا کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ دوا مفرد کو ہی بہتر سمجھ کر اختیار کرتے ہیں ——— (علامہ قرشی۔ شیخ الرئیس)

قدماء کے اس قول سے ظاہر ہے کہ ایک مرض کا ایک ہی دوا سے علاج کرنا جس کو علاج بالمفردات کہا جاتا ہے طبی اصول کے لحاظ سے افضل و اعلیٰ ہے۔

لمبے نسخے اصولاً برے ہوتے ہیں

اسی طرح اگر کسی مجبوری اور ضرورت کی بناء پر ایک ہی دوا سے کام نہ نکل سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو ایسے مختصر نسخہ سے علاج کرنا چاہیئے جس کے اجزاء تھوڑے ہوں۔ لمبے لمبے نسخوں کا لکھنا جیسا کہ ہمارے ملک کے بعض اطباء کا دستور ہے طبی اصول کے لحاظ سے نہ صرف غیر مستحسن بلکہ سخت عیب ہے ——— شیخ الرئیس رح فرماتے ہیں (ترجمہ) یاد رہے کہ مجرب اور آزمودہ دوا، (دوا مجرب) غیر آزمودہ سے بہتر ہے۔ اور کسی ایک غرض کے لئے کم ادویہ کا نسخہ کثیر الادویہ کے نسخہ سے بہتر ہے (قانون شیخ)

ہمارے ملک کے اطباء کا ایک گروہ لمبے لمبے نسخے لکھنا فن کا ایک کمال سمجھتا ہے۔ ان نسخوں کی ترتیب میں محض اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ایک ایک غرض کے لئے فہرست

اَدویہ میں سے دَس دَس پندرہ پندرہ دوائیں ایک خواص کی محض سادہ طور پر جمع کر دی جائیں۔
سادہ طور پر جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ نسخہ کے یہ کثیر اجزاء ان اغراض کو ذہن میں رکھ کر جمع نہیں کئے جاتے جن کے لئے اصولاً اَدویہ کو مرکب کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور جن کا ذکر ذیل میں آنے والا ہے۔
لیکن اس گروہ کے برعکس اطباء کا دُوسرا گروہ بھی پایا جاتا ہے جو مختصر اجزا سے علاج کرنے کو کمال فن اور حسن و خوبی تصوّر کرتا ہے اور جن کے نسخے محض دو چار ادویہ پر مشتمل ہوا کرتے ہیں۔ ادویہ کے مواقع استعمال کا صحیح علم اور ان سے متوقع منافع حاصل کرنے کی قدرت ہر طبیب میں یکساں نہیں ہوتی۔ جن اطباء کو مرض کی نوعیت اچھی طرح معلوم ہے اور دواء کی نوعیت عمل پر پورا پورا وقوف حاصل ہے انہیں اپنی بصیرت کے موافق زیادہ مختصر اَدویہ سے علاج کرنے کی قدرت ہر طبیب میں یکساں نہیں ہوتی۔ جن اطباء کو مرض کی نوعیت اچھی طرح معلوم ہے اور دواء کی نوعیت عمل پر پورا پورا وقوف حاصل ہے انہیں اپنی بصیرت کے موافق زیادہ مختصر اَدویہ سے علاج کرنے کی قدرت ہوتی ہے۔
لمبے نسخے اصولاً غلط ہوتے ہیں اس کے متعلق کتاب المرکبات مصنفہ حکیم مظفر حسین صاحب اعوان سے ایک بہترین اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔
نوٹ: معجون مفرح الارواح کے متعلق ایک یادداشت لکھتے ہیں کہ ہمیں کوئی شک نہیں ہے کہ پرانے اطباء استخراج مزاج ادویہ میں بہت ماہر تھے لیکن یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ صاحب نسخہ نے اپنی خداداد ذہانت سے ہی یہ نسخہ ترتیب دیتے وقت دواؤں کے فعل و انفعال کا اندازہ لگایا ہوگا۔ ماء اللحم بنسخہ کلاں کے نسخہ میں ۱۰۱ اجزاء ہیں اور اس معجون میں ۱۴۸ جن میں سے تقریباً ۲۵ اجزاء مشترک ہیں۔ سو اگر یہ معجون ماء اللحم بنسخہ کلاں کے ساتھ تجویز کیجائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مریض بیک وقت سوا دو سو دوائیں استعمال کریگا گویا کہ پوری قرابادین ہی مریض کے شکم میں داخل ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں یہ قیمتی معجون پُر از جواہرات ہے اور اسکے بعض اجزاء مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ دونوں باتیں علاج معالجہ میں نقصانی پہلو سے بھی ضرور اثر انداز ہوں گی۔ حکماء نے اس معجون کے متعلق لکھا ہے کہ اگر اس معجون کی مداومت رکھیں اور غذا بھی نفیس کھائیں تو عقل بے انتہا پیدا کرتی ہے۔

بعض اَدویہ کے استعمال کی غرض وغایت یہی ہوتی ہے کہ ان کے استعمال سے غذا جزو بدن ہو اور اس طرح بالواسطہ وہ تقویت کا موجب ہوتی ہے۔ ورنہ فی الحقیقت کوئی دوا مقوی کہلانے جانے کی مستحق نہیں۔ چنانچہ قہوہ اور کچلہ وغیرہ محرک اعصاب ہیں نہ کہ مقوی اعصاب۔

نسخہ میں بہت سی دوائیں اس توقع میں لکھ دینا کہ اتنے تیروں میں سے کوئی نہ کوئی تیر تو نشانہ پر لگ ہی جائے گا۔ ایک قسم کی بے بسی کا اظہار ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ طبیب کو دوا کی نوعیت عمل اور موقعہ استعمال پورے طور پر معلوم نہیں اس لئے وہ بلا نشانہ اندھیرے میں بکثرت ڈھیلے پھینک رہا ہے۔ ...... شیخ الرئیس قانون میں فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) ہر مرض کے لئے علاج میں خصوصاً امراض مرکبہ کے علاج میں ہمیشہ ہمیں اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوتی کہ مرض کا علاج دوا مفرد ہی سے کریں یعنی ہر مرض کا علاج ایک ہی دوا سے کریں جو تنہا مرض کا مقابلہ کر سکے۔ اگر اس میں ہمیں کامیابی ہو جائے تو ہم ہرگز مفرد دوا پر دوا مرکب کو ترجیح نہ دیں بلکہ ہمیشہ ہم علاج امراض میں ایک ہی دوا پر قناعت کیا کریں۔ شیخ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ علاج امراض کے وقت اَدویہ مرکبہ کا یا ایک سے زیادہ ادویہ کا استعمال محض بے بسی کے عالم میں چند ضروریات کے مجبور کرنے سے کیا جاتا ہے۔

بلا بصیرت بہت سی ادویہ کے مرکب کرنے میں دوسری خرابیوں کے علاوہ ایک قباحت یہ بھی ہے کہ ادویہ مرکبہ میں گاہے گاہے ترکیب کے بعد اثر ترکیب کی وجہ سے کوئی مضر بدل میں خیال مزاج اور نئی صورت نوعیہ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو محض قیاس سے قبل از وقت کسی طرح معلوم نہیں ہو سکتی۔ یا ترکیب کے بعد ایک ایسا نیا مزاج پیدا ہو جاتا ہے جس سے دوا کی تاثیر بدل کر ضرورت و حاجت سے تیز تر ہو جاتی ہے یا وہ گھٹ کر طبی ضروریات اور علاجی مقصد سے کمتر ہو جاتی ہے یا اس میں ایک ایسی نئی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو ضرورت اور حاجت کی ضد اور نقیض ہوتی ہے۔

ترکیبِ اَدویہ کی حاجت و ضرورت

وہ ضروریات کیا ہیں جو ہمیں ایک دوا کے ساتھ دُوسری دوا کے ملانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ اور کیوں ہم علاج کے وقت گاہے دوا مفرد کی بجائے دوا مرکب اختیار کرتے ہیں۔

وہ ضروریات متعدد ہیں اور چند اغراض کے لئے ہم سادگی کو چھوڑ کر ترکیب اَدویہ کے بکھیڑے میں پڑتے ہیں۔

۱۔ دوار کی اصلاح کے لئے ۲۔ دَوا کے اثر کو قوی کرنے کے لئے ۳۔ دَوار کے اثر کو کمزور کرنے کے لئے ۴۔ دوار کو بطی النفوذ بنانے کے لئے ۵۔ دوار کو سریع النفوذ بنانے کے لئے ۶۔ مرض مرکب کے علاج کے لئے جبکہ چند امراض جمع ہوں اور ہر مرض دوسری دوار کا طالب ہو ۷۔ دوار کی حفاظت کے لئے ۸۔ مقدار بڑھانے کے لئے ۹۔ دیگر اغراض کے لئے۔

۱۔ دوار کی اصلاح کے لئے

(الف) گاہے اصلی دوار کے ساتھ جو مقابلۂ مرض کے لئے تجویز کی گئی ہے دوسری دوا ہم اس لئے ملا دیتے ہیں کہ اسکی مضر کیفیت کی اصلاح ہو جائے جو اس میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر کوئی دوا اس قدر حاد اور تیز ہو کہ اسکی حدت اور تیزی سے بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے کا اندیشہ ہو تو اسکی کیفیت میں اصلاح پیدا کرنے اور اسکی حدّت کو توڑنے کے لئے اس کیساتھ کوئی مصلح دوار بھی ضرور رکھنی چاہیئے جیسے سقمونیا کے ساتھ کتیرا اور زنگار کے ساتھ صمغ عربی وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ (ب) دوار کی بدمزگی، اگر کوئی دوار بدمزہ اور کڑوی ہو تو اس کے ساتھ کوئی مناسب شیریں دوار بھی ضرور تجویز کر دی جاتی ہے تاکہ طبیعت اس سے نفرت کرکے اسے قے وغیرہ کے ذریعہ باہر نہ پھینکے بلکہ باحسن وجوہ اپنی طرف جذب کر کے اسکی طرف متوجہ ہو جائے۔ مثلاً جب کسی دوار کا مزہ بُرا ہو اور اُسے مرغوب بالطبع بنانا ہوتا ہے جیسے ایلوا۔ یا جب کسی دوار کی بو مکروہ اور خراب ہوتی ہے جیسے املاس یا جب کسی دوار کی شکل وصُورت اور رنگت قابلِ نفرت ہوتی ہے تو طبیعت اُسے قبول نہیں کرتی اور وہ دوار قبل از وقت معدہ سے قے کی راہ خارج ہو جاتی ہے ایسی حالت میں ایسی چیزوں کے ملانے کی ضرورت پیش آتی ہے جو بدمزہ کو خوش مزہ اور بدبو کو خوشبو میں تبدیل کر دے اور دوار کی شکل وصورت ورنگ وغیرہ کو مرغوب بالطبع بنادے شکر و شہد سے اکثر دواؤں کی بدمزگی کم ہو جاتی ہے اور گلاب، زعفران کی بجائے رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے ہینگ، لہسن، وغیرہ کی بو کو زعفران یا لونگ، دارچینی، جائفل وغیرہ سے خوشبودار بنا دیا جاتا ہے۔

۲۔ دوار کی تقویت کے لئے

دوا رمعین۔ ایک دوار کے ساتھ جب دوسری دوا ملادی جاتی ہے تو اس دوار کی آمیزش سے پہلی دوار کا اثر زیادہ قوی ہوجاتا ہے جیسے خلط غلیظ کے اسہال میں تربد کے ساتھ اس کے فعل اسہال میں قوت پیدا کرنے کے لئے زنجبیل وغیرہ شامل کردی جاتی ہے۔ یا مثلاً دم الاخوین ایک قابض دوار ہے اسکے ساتھ کتھ سفید کا اضافہ کردیا جا ہے تو اسکی قوت قابضہ بڑھ جاتی ہے

۳۔ دوار کے اثر کو کمزور کرنے کے لئے

اگر کسی دوار کی قوت غرض مقصود سے کچھ زیادہ ہو تو اس کے ساتھ اسکی قوت کو کمزور کرنے والی دوار تجویز کی جاتی ہے۔ مثلاً شافہ کے اندر زنگار کے ساتھ صمغ عربی ملادیجاتی ہے۔

۴۔ سریع النفوذ دوار کو بطی النفوذ بنانے کے لئے

اگر کسی دوار میں نہایت جلدی نفوذ کرجانے کی قوت ہو اور کسی غرض سے ہم اسے کسی مخصوص مقام پر روکنا چاہیں مثلاً جس مقام پر سب سے پہلے وہ دوار استعمال کی گئی ہے وہی عضو ماؤف ہے یا اس کے قریب کہیں واقع ہے تو اس کے ساتھ کوئی ایسی دوار تجویز کردی ہے جو اس کے فعل نفوذ میں تاخیر پیدا کردے تاکہ وہ مقام ماؤف پر رک کر اچھی طرح اپنا فعل کر سکے مثلاً روغن بلسان کے ساتھ موم خالص وغیرہ کو ملا دیا جاتا ہے تاکہ مقام ماؤف پر ٹھہر کر اپنا فعل اچھی طرح سرانجام دے۔ اسی طرح مقام ماؤف دوار کے نفوذ کے راستوں سے بہت دور واقع ہے۔ تو اسوقت اس کے ساتھ کوئی ایسی دوا شریک کردی جاتی ہے جو صرف اس کے فعل میں تاخیر پیدا کرے لیکن سرعت نفوذ میں حائل نہ ہوتا کہ مقام ماؤف سے پہلے پہلے راستہ ہی میں اسکے افعال صادر نہ ہوجائیں ورنہ اس صورت میں مقام ماؤف تک پہنچنے کے بعد اس دوار سے بجائے فائدہ کے نقصان کا اندیشہ ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اگر نسخہ میں چند ایسی دوائیں جمع ہوں جن کے افعال آپس میں مخالف ہوں مثلاً کسی ضرورت سے ایک ہی نسخہ میں مدرات اور ملین

دونوں قسم کی دوائیں لکھی جائیں تو ان میں سے ایک کے ساتھ ایسی دوائیں بھی شامل کر دیں جو ان کے افعال کے صادر ہونے میں دوسری مقابل دواؤں کے افعال کے صادر ہو چکنے تک تاخیر پیدا کر دے۔ مثلاً اگر ادرار میں تاخیر مطلوب ہو تو نسخہ میں ایسی پیشاب آور دوائیں بھی لکھ دیں جو بہت زیادہ کثیف ہوں تاکہ ان کی کثافت کی وجہ سے تمام پیشاب آور دواؤں کے فعل میں تاخیر پیدا ہو جائے اسی طرح اگر اسہال میں تاخیر منظور ہو تو اسہال کی کثیف دوائیں شامل کر دیں۔ غرض یہ کہ کچھ مدرات اور مسہلات کے ساتھ ہی خصوصیت نہیں بلکہ ان تمام ادویہ کے اجتماع میں جو اپنے افعال کے اعتبار سے متضاد اور ایک دوسرے کے مخالف ہوں ایسا ہی کرنا چاہیئے :

۵۔ دوار بطی النفوذ کو سریع النفوذ بنانے کے لئے۔

بعض دوائیں بطی النفوذ ہوتی ہیں اور دوار کو کسی مقام پر کسی وجہ سے جلدی نفوذ کرانا ہو مثلاً کسی مرض کی نوبت یعنی باری کو روکنے کے لئے کوئی دوار استعمال کرانی ہو اور نوبت کا وقت بالکل قریب آچکا ہو تو یا اسی قسم کا کوئی دوسرا امر درپیش ہو تو اس کے ساتھ کوئی ایسی دوار ملا دی جاتی ہے جو خود سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھ اسے بھی جلدی نفوذ کرائے جیسے عموماً تمام بدن میں نفوذ کرانے کے لئے ماءاللحم کے ساتھ پتلی شراب ملائی جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اعضاء کی مخصوص دوائیں مثلاً کافور کے ساتھ زعفران خالص مخصوص طور پر قلب میں نفوذ کرانے کے لئے ملا دیتے ہیں۔

۶۔ مرکب امراض کے علاج کے لئے

جب بدن میں متخالف مقتضار کے چند امراض جمع ہو جائیں۔ اور ہر مرض دوسری دوار کا خواہاں ہوتا ہے اور کوئی ایسی مفرد دوار نہیں ملتی جو تنہا مجموعہ امراض کا مقابلہ کر سکے ایسی حالت میں ہر مرض کی رعایت سے نسخہ کو مرکب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے مثلاً نزلہ اور بخار کے نسخہ میں دونوں قسم کی دوائیں شامل کی جاتی ہیں یا ہمیں کوئی ایسی دوار ملتی ہے جس میں دو قوتیں پائی جاتی ہیں۔ اور ہر قوت مرض مرکب کے افراد کے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہے مگر ان دو قوتوں میں سے ایک قوت ضرورت کے لحاظ سے قوی اور دوسری قوت ضعیف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ایسی چیز کے ملانے کی ضرورت ہوتی ہے جو کمزور قوت کو حسب منشار بڑھا

دے اور بڑھی ہوئی قوّت کو حسبِ مراد گھٹا دے۔
یا ہمیں ایسی دوا ملتی ہے جس کی دونوں قوتیں برابر ہیں لیکن مرض مرکب کا ایک فرد دوسرے سے قوی اور غالب ہوتا ہے ایسی صورت میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ دوا کی اس قوت کو جو مرض قوی کے مقابلہ میں کھڑی ہوگی دوسری دوا ملا کر مزید قوی کر دیا جائے۔

۷۔ دوا کی حفاظت کے لئے

ایک دوا کو دوسری دوا کے ساتھ گاہے اس لئے ملاتے ہیں کہ وہ اس کو فساد و تعفن سے یا کمزور ہونے سے محفوظ رکھے شہد اور شکر کے قوام میں دواؤں کو ملانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ مربی اور گلقند اور شربت و شیرہ وغیرہ کی مثالوں میں پایا جاتا ہے علیٰ ہٰذا نمک اور سرکہ بھی چیزوں کو سڑنے اور بگڑنے سے روکتا ہے۔

۸۔ مقدار بڑھانے کے لئے

اکثر سمی اور تیز دواؤں کی مقدار خوراک اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ ان حقیر مقداروں میں اس دوا کا تقسیم کرنا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً بعض دواؤں کی مقدار خوراک ایک چاول نصف چاول یا چوتھائی چاول ہوتی ہے اور بعض دواؤں کی مقدار خوراک سرسوں کے برابر یا اس سے بھی کمتر ہوتی ہے ایسی صورت میں اس قوی دوا کے ساتھ کوئی سادہ اور بے ضرر چیز ملا دی جاتی ہے اور ملانے میں سخت احتیاط اور کوشش برتی جاتی ہے اس سے اس دوا کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس سے اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا آسان ہو جاتا ہے، اس قسم کی سادہ چیزیں خشک اور سفوف کی شکل میں بھی ہوتی ہے مثلاً نشاستہ شکر وغیرہ اور سیال اور نیم جامد بھی ہوتی ہیں مثلاً پانی شہد اور قوام شکر وغیرہ،

۹۔ دیگر مختلف اغراض کے لئے

بعض اوقات ایک دوا دوسری دوا کے ساتھ مذکورہ بالا اغراض کے علاوہ کسی ایسی غرض کے لئے ملائی جاتی ہے جو مذکورہ بالا عنوانات کے تحت میں نہیں آسکتی ہیں مثلاً ....

ایک مرض میں متعدد علاج

بعض اوقات کوئی مرض واحد اور مفرد ہوتا ہے مگر اس کے علاج میں متعدد قوانین مدنظر ہوتے ہیں اور مختلف چیزوں کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے یعنی ایک مرض میں متعدد علاج سے فائدہ پہنچتا ہے جس کے لئے متعدد دوائیں ملانی پڑتی ہیں جیسے کسی عفونی بخار کی دوا کے ساتھ ملین اسعار ادویہ کا شامل کرنا تاکہ آنتیں صاف رہیں اور ان کے فضلات برابر نکلتے رہیں۔ اسی طرح بخار کی دوا کے ساتھ گاہے معرقات یا مدرات بول وغیرہ شامل کی جاتی ہیں۔ تاکہ مختلف راستوں سے مواد وغیرہ کا استفراغ ہو۔ اسی طرح نزلہ کی حالت میں نزلہ کی مخصوص ادویہ کے ساتھ گاہے ملین شکم یا معرق دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔

ایک مرض کے متعدد عوارض

گاہے مرض اگرچہ ایک ہوتا ہے مگر اس کے عوارض متعدد ہوتے ہیں اس لئے اصل مرض کے علاج کے ساتھ ان عوارض کی رعایت سے مختلف دوائیں شامل کی جاتی ہیں مثلاً نزلہ اور بخار کے ساتھ اگر درد سر شدید ہوتا ہے تو نزلہ اور بخار کی دواؤں کے ساتھ گاہے مسکن درد ادویہ شامل کی جاتی ہیں علیٰ ہذا نزلہ وغیرہ کے ساتھ اگر درد حلق میں ہوتا ہے تو نزلہ کے نسخہ میں شربت توت اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات دو یا دو سے زیادہ دوائیں اس لئے ملا دی جاتی ہیں کہ ان کے ملنے سے استحالہ و تغیر واقع ہوتا ہے اور فوراً یا کم و بیش عرصہ کے بعد ان سے ایک نئی چیز پیدا ہو جاتی ہے اور جو مفید اور کارآمد ہو جاتی ہے۔

ترکیب و آمیزش ادویہ کے متفرق احکام

آمیزش کے احکام بقول شیخ الرئیس رح

شیخ کے مندرجہ اقوال سے ادویہ متناقصہ، اصول ترکیب اور ...... ترکیب کے مفاسد وغیرہ پر روشنی پڑتی ہے شیخ الرئیس ..... کتاب ثانی قانون میں احکام ممازجت کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں کہ گاہے آمیزش کی وجہ سے بعض دواؤں کے افعال قوی ہوجاتے ہیں اور گاہے آمیزش کی وجہ سے بعض ادویہ کے افعال باطل یا ناقص ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ ادویہ متناقصہ کی آمیزش کے بعد ہوا کرتا ہے اور گاہے آمیزش کی وجہ سے ان کی مضرت کی اصلاح ہوجاتی ہے۔

پھر دوسرے مقام میں لکھتے ہیں کہ :

ادویہ کی بعض تراکیب سے بھلائی کی جگہ برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں جن کی بہت سی صورتیں ہیں اور بعض تراکیب سے ادویہ کا اثر اور انکا عمل قوی ہوجاتا ہے۔

یعنی بعض اوقات ایک دوا کو دوسری کے ساتھ مرکب کرنے سے نہ صرف ان کے افعال ناقص یا باطل ہوجاتے ہیں بلکہ انواع و اقسام کے مفاسد لاحق ہوتے ہیں مثلاً اس سے دوا کی شکل و صورت بگڑ جاتی ہے۔ یا اس سے استحالہ و تغیر کے بعد ایک ایسی چیز پیدا ہوجاتی ہے جو آثار و افعال کے لحاظ سے مضر یا مہلک ہوسکتی ہے۔

مثالیں : آمیزش کے احکام کی مثالیں شیخ نے اس طرح بتائی ہیں۔

پہلی صورت (فعل کے قوی ہوجانے کی) مثال یہ ہے کہ کسی دوا میں قوت مسہلہ ہو۔ لیکن وہ معین و مددگار کی اس لئے محتاج ہو کہ اس کے جوہر میں طبعاً کوئی قوی مددگار موجود نہ ہو۔ ایسی دوا کے ساتھ جب مددگار دوا ملا دی جاتی ہے۔ تو اس کا عمل قوی ہوجاتا ہے مثلاً تربد جس میں گو قوت مسہلہ پائی جاتی ہے مگر یہ ضعیف الحدۃ ہے اس لئے یہ شدید تحلیل پر قادر نہیں ہوتی اور اس سے محض وہی رقیق بلغم خارج ہوجاتا ہے جو دہاں موجود ہوتا ہے لیکن جب اس کے ساتھ زنجبیل ملا دی جاتی ہے تو زنجبیل کی حدت کی امداد سے بڑی مقدار میں لیسدار بارد اور زجاجی خلط کو دستوں کی راہ خارج کر دیتی ہے اور

اس سے اسکی قوتِ اسہال کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔
اسی طرح افتیمون ایک سست مسہل (بطی الاسہال) ہے لیکن اس کے ہمراہ فلفل جیسی ملطف دوائیں ملا دی جاتی ہیں تو سُرعت کے ساتھ دست آنے لگ جاتے ہیں کیونکہ فلفل اپنی قوتِ تحلیل سے افتیمون کی اعانت کرتی ہے۔ علیٰ ہذا زراوند میں قوتِ قابضہ اگرچہ قوی ہے لیکن اس کے اندر قوتِ قابضہ کے ساتھ قوتِ مفتحہ بھی ہے جس سے اس کا فعل قبض کمزور ہو جاتا ہے۔
پھر جب اس کے ساتھ گل ارمنی یا اقاقیا ملا دیا جاتا ہے تو اسکی قوتِ قابضہ شدید و قوی ہو جاتی ہے گاہے ایک دوا، دوسری کے ساتھ اس لئے ملائی جاتی ہے کہ وہ دوا سکے نفوذ میں امداد کرے اور "بدرقہ" یعنی رہنما بنے جیسا کہ زعفران کو گل سُرخ، کافور اور لُبد کے ساتھ ملایا جاتا ہے تاکہ زعفران ان ادویہ کو قلب تک پہنچا دے۔ گاہے آمیزش کا مقصد اس کے خلاف (نفوذ میں رکاوٹ ڈالنا) ہوتا ہے۔ جیسا کہ ادویہ ملطفہ نفاذہ کے ساتھ تخم طرب اس لئے ملا دیا جاتا ہے کہ یہ دوائیں جگر میں نفوذ کرنے کے بعد اتنی دیر تک رہیں کہ جو تاثیرات ان سے مقصود ہیں وہ اس عرصہ میں پوری ہو جائیں۔ کیونکہ یہ دوائیں جب اپنی لطافت کی وجہ سے جگر میں نفوذ کرتی ہیں تو تمام فعل و تکمیل عمل سے قبل بعجلت نکل جاتی ہیں۔ لیکن تخم ترب چونکہ مقوی ہے اور خلافِ جانب حرکت دیتی ہے اس لئے ان دواؤں کے جگر سے عروق کیطرف جانے میں رکاوٹ ڈال دیتا ہے۔

بطلانِ عمل کی مثال

ان ادویہ کی مثال جن کے افعال آمیزش کے بعد ٹوٹ جایا کرتے ہیں یہ ہے کہ دوائیں ایک کام کرتی ہوں لیکن دو قوتوں سے جو ایک دوسرے کے مقابلہ میں متضاد ہوں یا متضاد کے مشابہ۔ ایسی دو دوائیں جب اکٹھی ہوں گی تو دو حال سے خالی نہیں۔ اگر ان میں سے ایک کا عمل دوسرے سے مقدم ہو گیا تو انکا کچھ عمل ہو سکے گا۔ اور اگر ان دونوں کے اعمال آگے پیچھے نہ ہوئے بلکہ ایک ساتھ ہوئے تو دونوں ایک دوسرے کے فعل میں رکاوٹ پیدا کریں گی مثلاً بنفشہ اور ہلیلہ کو فرض کیا جائے۔ بنفشہ مسہل بالتلیین ہے یعنی بنفشہ مادہ کو نرم کر کے دست لاتا ہے اور ہلیلہ مسہل بالعصر والتکثیف ہے یعنی ہلیلہ نچوڑ کر اور سمیٹ کر دست لاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اگر ایک ساتھ وارِد بدن ہوں گی تو دونوں کا فعل باطل ہو جائے گا۔ علیٰ ہذا اگر پہلے ہلیلہ کھلایا گیا۔

اس کے بعد بنفشہ تو بھی کسی ایک کا عمل ظاہر نہیں ہوگا لیکن اگر پہلے بنفشہ کھلایا گیا جس نے پہنچ کر مادہ کو نرم کر دیا اور اس کے بعد ہلیلہ دار دھوا جس نے نچوڑنے کا عمل کیا تو فعل قوی تر ہو جائے گا۔

اصلاح عمل کی مثال تیسری چیز اصلاح مضرت کی مثال صبر کتیرا اور مقل ہے۔ صبر مسہل ہے اور آنتوں کا تنقیہ کرتا ہے لیکن وہ آنتوں میں سحج خراش پیدا کر دیتا ہے اور رگوں کے منہ کھول دیتا ہے جس سے جریان خون ہو جاتا ہے۔ لیکن کتیرا مغری دلیس پیدا کرنے والا ہے۔ اور مقل قابض ہے۔ جب ایلوے کے ساتھ کتیرا اور مقل ملا دیا جاتا ہے تو صبر سے آنتوں میں جو خراش لاحق ہوتی ہے اسے کتیرا اپنے لیس کے ذریعہ چکنا کر دیتا ہے۔ اور مقل رگوں کے منہ کو قوی کر دیتا ہے جس سے امن و امان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ایلوے کی مضرتیں دُور ہو جاتی ہیں۔

اصولِ ترکیب

جب ضرورت پیش آتی ہے تو چند دواؤں کو باہم کس طرح مرکب کیا جاتا ہے اور ترکیب کی حالت میں ان کی مقداریں کیا رکھی جاتی ہیں ——— ؟ اس کو شیخ الرئیس نے ایک مثال سے سمجھایا ہے۔

مثال: اگر تمہیں کسی علاج میں چار حاجتیں درپیش ہوں اور تمہیں کوئی ایسی مفرد دوا نہ ملے جس سے تمہاری چاروں ضرورتیں پوری ہوتی ہوں۔ اس لئے تمہیں مصنوعی طور چار دواؤں کو مرکب کرنا ہوگا۔ مثلاً اسہال کے لئے تمہیں سقمونیا، شحم حنظل، صبر، اور تربد، چاروں کی ضرورت ہے اس لئے تم نے چاہا کہ ان چاروں کو جمع کر کے اپنے اغراض کے لئے ایک جامع دوا بنالی جائے۔ اس وقت تمہیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ انکی اور ان کے عمل کی ضرورت کتنی ہے۔ اگر چاروں کی ضرورت برابر ہو در انحالیکہ یہ چار ہیں تو ہر ایک کی مقدار خوراک کی چوتھائی لی جائے، اور سب کو ملایا جائے اور اگر چاروں کی ضرورت وحاجت مساوی نہ ہو بلکہ کسی کی حاجت زیادہ ہو اور کسی کی کم۔ تو اپنی دانائی اور فراست اور غور وفکر کی محنت سے ہر دوا کے فعل کی ضرورت کا ایک اندازہ قائم کیا جائے اور ہر دوا کی مقدار بقدر حاجت لی جائے یعنی

بہ لحاظ حاجت ان چاروں میں سے بعض دواؤں کی مقدار کم کی جائے اور بعض دوائیں بڑھا لی جائیں۔ اس کے بعد سب کو مرکب کر لیا جائے۔ اس ترکیب میں چار کا عدد مثال کے طور پر لیا گیا ہے۔ ورنہ اگر دوائیں تین ہوں گی اور سب کی ضرورتیں مساوی تو ہر دوا کی مقدار نسخہ کی تہائی لی جائے گی۔ اسی طرح اگر دوائیں چھ ہوں گی تو سب میں سے چھٹا حصہ لیا جائے گا۔ وعلی ہذا القیاس ــــــ "مرکبات میں اصل و عمود" شیخ فرماتے ہیں۔

مرکبات میں اصل و عمود

مرکبات میں (۱) کچھ دوائیں اصل و عمود (اجزاء اعظم) ہوتی ہیں۔ جو درحقیقت مرکب میں حامل ہوتی ہیں اور جن کا فعل مقصود بالذات ہوتا ہے اگر یہ مرکب میں سے حذف کر دی جائیں تو سرے سے مرکب کا اثر اور فائدہ ہی باطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً تریاق کے نسخہ میں سانپ کا گوشت اور ایارج فیقرا میں صبر یعنی ایلوا۔ یا ایارج لوغاذیا میں خربق۔

۲۔ کچھ دوائیں اس قسم کی غیر اہم ہوتی ہیں کہ مرکبات سے ان کو بلا کسی بڑی خرابی کے حذف کیا جا سکتا ہے۔ یا ان کے بدل دعوض میں دوسری دوا ڈالی جا سکتی ہے یا ان کی مقدار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

۳۔ کچھ دوائیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اگر انہیں مرکب میں بڑھا دیا جائے تو وہ موجب ضرر بن جاتی ہیں۔ مثلاً اگر تریاق کے نسخہ میں اگر بلادر (بھلانواں) ڈال دیا جائے تو دواؤں کو علی الخصوص سانپ کا گوشت بگاڑ دے گا۔

۴۔ کچھ دوائیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اگر وہ مرکب میں بڑھا دی جائیں تو کوئی ضرر پیدا نہ کریں مثلاً تریاق کے نسخہ میں اگر جوزبوا (جائفل) بڑھا دیا جائے تو یہ کوئی ایسا بڑا جرم نہیں ہے۔

ترکیب کے برکات

بعض مفید آثار ترکیب کے بعد محض ترکیب کی برکت سے جدید طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ان کے اجزاء یعنی مفردات میں جو دراصل مرکب کے اجزاء ہیں ہرگز نہیں پائے جاتے اسی حقیقت کو شیخ الرئیس اس طرح بیان کرتے ہیں۔

(ترجمہ) یہ واضح رہے کہ تریاق جیسی بعض مفید دواؤں کے کچھ آثار وافعال ان کے مفردات (اجزاء) کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور کچھ آثار و اعمال انکی صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتے ہیں جو مرکب میں ترکیب و آمیزش کے بعد پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی صورت نوعیہ کے حصول کے لئے ایک مدت تک تریاق کے اجزاء کو خمیر کیا جاتا ہے تاکہ اس جدید مزاج کی وجہ سے تریاق کے اجزاء میں نئے آثار و قوی کھینچ کر آجائیں جو بعض اوقات مفردات کے آثار سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان لوگوں کی بات پر کان نہ دھرنا چاہئیے جو اس طرح کہا کرتے ہیں کہ تریاق یہ کام سنبل کی وجہ سے کرتا ہے یا یہ کہ یہ عمل مُر مکی کی وجہ سے انجام دیتا ہے۔ بلکہ صداقت یہ ہے کہ اس کے عمل کی صورت وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے یعنی وہ اپنے جدید مزاج یا صورت نوعیہ کی وجہ سے عمل کرتا ہے۔

تریاق میں تاثیرات کے لحاظ سے اصل دعمود اور ستون تریاق کی صورت نوعیہ ہے جو ترکیب کے بعد اتفاقاً پیدا ہوتی ہے اور تجربہ سے شاندار اور مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کے یہ آثار کیا ہیں۔ اور اسکی صورت نوعیہ کو ان کے افعال سے کیا نسبت ہے واضح طور پر اس کا بتانا اور سمجھانا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ (شیخ)

بکش یک جرعہ از جام شراب طب یونانی
بجسم ناتوان خویش جان تازہ پیدا کن (سعد)

نسخہ کے اجزاء

نسخہ کو عربی میں تذکرہ بھی کہا جاتا ہے۔ نسخہ کاغذ کو کہا جاتا ہے جس پر دواء کے اجزاء مع ہدایات استعمال درج ہوتے ہیں۔ علاج بالمفردات وعلاج بالمرکبات اور ترکیب کے احکام (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاج بالمفردات کی صورت میں نسخہ محض ایک جز دوپر مشتمل ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ اکثر اوقات کوئی سادہ بدرقہ بھی ہوتا ہے شلاً اصل دواء کے ساتھ پانی، دودھ یا شکر و شہد وغیرہ ایسے نسخہ جات سادہ کہلاتے ہیں۔ جو طبیب کے کمال مہارت اور قدرت پر دال ہوتے ہیں لیکن ہر مرض اور ہر حالت میں سادگی کی یہ صورت آسان نہیں اور نہ ہر طبیب اس کا بہ سہولت دعویٰ کرسکتا ہے جیسا کہ گزشتہ ابواب میں بتایا گیا ہے۔

اسی طرح علاج بالمرکبات کی صورت میں نسخہ کے اجزاء دو اور اس سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن نسخہ کے اجزاء خواہ ہزار ہوں ساری دوائیں محض چار عنوانات کے تحت میں آ جائیں گی۔ یعنی کوئی دواء ان چاروں عنوانات سے باہر نہیں ہوں گی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ان چاروں میں سے محض دو قسم کی دوائیں ہوں یا تین قسم کی یا چاروں قسم کی مثلاً اصل یا عمود کے ساتھ محض بدرقہ ہو۔ یا مصلح ہو یا معین ہو۔

۱۔ نسخہ کے اصل اجزاء

۱۔ نسخہ کے اصل اجزاء مؤثرہ جو مقصود بالذات ہوتے ہیں اور جن کو شیخ نے اصل و عمود کی اصطلاح سے یاد کیا ہے۔ اور جس کے حذف کرنے سے نسخہ کا اصلی فائدہ باطل ہو جاتا ہے مثلاً ایارج فیقرا میں ایلوا، یا مرع کے نسخہ میں سے عود صلیب کو نکال دیا جائے تو اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

۲۔ دواء معین یا مددگار

دواء معین۔ جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ بعض اوقات نسخہ میں ایسی دوائیں ملائی جاتی ہیں جن سے اصلی دواء کا عمل خوب ہو جاتا ہے۔ مثلاً تربد کے ساتھ سونٹھ کا ملانا۔

۳۔ دوارِ مصلح

۳۔ دوارِ مصلح جس سے مرکب نسخہ میں کسی مفرد جزو کی اصلاح مدِنظر ہوتی ہے مثلاً ایلوا کے ساتھ کتیرا اور مقل کا ملانا اور اسی گروہ میں وہ دوائیں بھی شامل ہیں جن سے دوار کا مزہ، بُو اور شکل وغیرہ کی اصلاح کی جاتی ہے۔

۴۔ بدرقہ

۴۔ بدرقہ۔ جو دوا۔ کے حل وتنفیذ (نفوذ کرنے میں) میں رہنما کا کام کرتی ہے۔ مثلاً عرق یا پانی میں کسی دوار کو حل کر کے کھانا۔

نسخہ مفرد یا مرکب کا فرق

اگر اصل وعمود کے ساتھ محض کوئی سادہ بدرقہ ہو تو اسے مفرد نسخہ کہا جائے گا یا مرکب؟ اصل تعریف کے الفاظ کو اگر دیکھا جائے تو ایسے سادہ نسخہ کو مرکب ہی کہنا چاہیئے۔ مگر عام طور پر اسکو سادہ اور مفرد نسخہ بھی کہہ دیا جاتا ہے اور اسکی زیادہ پرواہ نہیں کی جاتی اور نہ اس میں عملاً زیادہ فائدہ ہے۔ اس لفظی اور اصطلاحی نزاع میں ہمیں زیادہ پڑنے کی ضرورت نہیں ایسے نسخہ کو خواہ مفرد کہہ دیا جائے یا مرکب اس میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے۔ بدنی تاثیرات کا جہاں تک تعلق ہے ایسا نسخہ مفرد ہی کے حکم میں ہی رہے گا۔ کیونکہ جزو مؤثر اس نسخہ میں ایک ہی ہے جس کے ساتھ نفع وضرر کے تمام احکام وابستہ ہیں اور دوسری چیز سادہ تسلیم کی گئی ہے جس کا تعلق دوار کے فعلی مطلوب سے کچھ بھی نہیں ہے۔ مثلاً ....
دستوں کے لئے سنار کو دودھ میں جوش دے کر پلایا گیا۔ تو ظاہر ہے کہ اگر دست آئیں گے تو سنا کی وجہ سے آئیں گے۔ اور پیٹ میں اس مرکب نسخہ سے اگر مروڑ پیدا ہو گی تو وہ سنار ہی کی طرف منسوب ہو گی۔ اور اصلاح وعلاج کے وقت سنا ہی کا لحاظ کیا جائے گا۔
اس مثال میں اگر یہ شبہ کیا جائے کہ ممکن ہے کہ سنار کے اسہال میں دودھ بھی کچھ اعانت کرتا ہو تو میں اس ضمنی سوال کو زیادہ طول نہیں دوں گا۔ اس مثال کی بجائے دوسری

ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً مذکورہ بالا مثال سے دُودھ کو حذف کر دیا جائے اور سنار
کو دودھ میں جوش دینے کی بجائے اسے پانی میں جوش دیا جائے تو وہ شبہ بھی دُور ہو جاتا ہے۔

دستورِ کتابت

ہمارے اطباء کی یہ عام رسم ہے کہ نسخہ کے وسط میں ہو الشافی یا اسکی بدلی ہوئی کوئی شکل
ھ لکھا کرتے ہیں۔ جو ایک طبی رسم بن گئی ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو یہ ایک بہترین رسم
ہے کیونکہ ہو الشافی تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شفا من جانب اللہ ہے۔ یہ اعتراف عجز ہے
کہ طبیب کا فرض صرف علاج کرنا ہے۔ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور شافی
مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لہٰذا مسلمان اطباء نسخہ کے شروع میں ہو الشافی ضرور لکھتے ہیں۔
برخلاف ازیں ڈاکٹر صاحبان نسخہ کو صرف آر " R " سے شروع کرتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں
یونانی اور رومی جوپیٹر کو صحت کا دیوتا مانتے تھے۔ اور حصول شفا کے لئے اس کے نام کے
ایک حرف کو نسخہ کے شروع میں تحریر کرتے تھے جو ایک شرک کی صورت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
کی ذات کے سوا کسی بت سے طالبِ شفا ہونا کُھلا شرک ہے۔ لہٰذا مسلمان ڈاکٹر صاحبان
کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

اب اس حرف کو لاطینی کے ایک لفظ ریسی۔پی (RECEIPE) کا مخفف قرار
دیا جاتا ہے جس کا مطلب ہے لے تو۔

ہو الشافی ـــــ لکھنے کے بعد دواء کے اجزاء، اوزان اور اس کے بعد ترکیبِ استعمال
دواء، ضروری ہدایات تحریر کئے جاتے ہیں۔ جو اکثر اوقات فارسی زبان میں ہوتے ہیں۔
لیکن مزید سہولت کے خیال سے اب کچھ لوگ اردو میں بھی لکھنے لگ گئے ہیں۔ آخر میں
طبیب کے دستخط اور تاریخ ہوتی ہے۔ ان باتوں کے علاوہ بعض اوقات نسخہ پر مریض
کا نام پیشہ اور سکونت وغیرہ بھی لکھا جاتا ہے تاکہ مختلف مریضوں کے نسخوں میں علی الخصوص
ایک گھر کے مریضوں میں اشتباہ نہ رہے۔

نوٹ ضروری : نسخہ میں ہو الشافی لکھنا اگرچہ ایک طبی رسم ہے لیکن یہ ایک
(از پروفیسر حکیم محمد ایوب صدیقی) بہترین اور مبارک رسم ہے جس کے ذریعہ انسان مالکِ حقیقی

شافی مطلق اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ اپنے عجز کا اقرار انسان کے لئے بالخصوص ایک طبیب کے لئے نہایت ہی مستحسن فعل ہے۔

میں نے لاہور کے ایک ہسپتال کی پرچی دیکھی تھی جس پر مندرجہ ذیل عبارت پرچی کی پُشت پر درج تھی جس سے ان ڈاکٹر صاحبان کے مسلمان ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور انکے قلبی جذبات کا اظہار ہوتا ہے جنہوں نے بارگاہِ رب العزت میں اپنی عاجزی کا اقرار ان پیارے الفاظ میں کیا ہے۔

ہماری مخلصانہ آرزو!

اے پروردگارِ عالم! اے تقدیروں اور تدبیروں کے مالک! ہمارا یہ بھائی اور تیرا ایک عاجز بندہ مصیبت میں مبتلا ہے تو اپنے فضل و کرم سے اسے بیماری سے شفاء اور مصیبت سے نجات عطا فرما کہ تیرا رحم بیکراں ہے اور ہماری کوششوں کو جو محض ایک تدبیر کی حیثیت رکھتی ہیں بارآور فرما کہ تیری مرضی اور مشیت کے بغیر اس تدبیر کا کامیاب ہونا ناممکن ہے ـــــ آمین .....

دنیا کی تمام جڑی بوٹیوں کی آزمائش کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی عمر اس واسطے جو مشہور اور مجرّب نسخہ جات ہیں انہی کے استعمال پر اکتفا کرنا لازم ہے اور کمیاب یا غیر مستقل ادویہ کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ (زکریا رازی) اس کے ساتھ ہی تحقیق اور ریسرچ کو بھی جاری رکھنا ضروری ہے (صدیقی)

کلیاتِ علاج

علاج بالدواء کے قوانین شیخ الرئیس لکھتے ہیں ،علاج بالدواء یعنی دواء کے ذریعہ علاج کرنے کے تین قوانین ہیں ۔

۱۔ قانون کیفیت ۲۔ قانون کمیت دواء ۳۔ قانون وقت

۱۔ قانون کیفیت : یعنی دواء کی کیفیت اختیار کرنے کا قانون ۔یعنی آیا دواء مسخن اختیار کی جائے یا مُبَرِّد یا مرطب یا مجفف یا مسہل ۔ مدر یا معرق وغیرہ

۲۔ قانون کمیت دواء : یعنی دواء کی کمیت یعنی مقدار اختیار کرنے کا قانون پھر اس قانون کے دو حصے ہیں ۔

الف : دواء کے وزن مقرر کرنے کا قانون

ب : دواء کی مقدار کیفیت (درجہ کیفیت و درجہ عمل) مقرر کرنے کا قانون یعنی دواء مسخن ،مبرد ،مسہل ،مدر ،معرق ،وغیرہ کس درجہ کی اختیار کی جائے ۔

۳۔ دواء کے اوقات کی ترتیب کا قانون (قانون وقت دواء) یعنی کون سی دواء کس وقت اختیار کی جائے ۔

ان کے علاوہ یہاں اور بھی چند قوانین ہیں جن کی رعایت علاج بالدواء میں کرنی پڑتی ہے ۔ اگرچہ شیخ رحمہ نے ان کا ذکر نہیں کیا ہے ۔جس کی وجہ یہ ہے کہ بنیادی قوانین وہی تین ہیں ۔ (یہ تصریحات علامہ حسین گیلانی شارح قانون کے ہیں)۔

۱۔ دواء کس راستے سے بدن کے اندر پہنچائی جائے کہ وہ جلد سے جلد منزلِ مقصود یعنی اعضاء ۔ مادّہ) تک پہنچ کر اپنا اثر دکھلائے مثلاً منہ کی راہ ،جلد کی راہ ،مبرز کی راہ وعلیٰ ہذا القیاس ۔

۲۔ دواء کی کون سی ہیئت اختیار کی جائے مثلاً گولیوں کی شکل میں ،جوشاندہ یا خیساندہ کی شکل میں یا العوق وغیرہ کی شکل میں ——— ؟ مثال کے طور پر کھانسی اور نزلہ اور

پھیپھڑے کے نزلہ کو لیا جائے تو اس میں لعوق کی شکل بہت انسب ہے جو آہستہ آہستہ دیر تک چبائی جاتی ہے۔

۳۔ دوا مفرد اختیار کی جائے یا دوا مرکب ؟ کیونکہ بعض اوقات دوا مفرد سے غرض مطلوب حاصل نہیں ہوا کرتی اس لئے اس غرض کے مطابق دوسری دوائیں شامل کرنا پڑتی ہیں۔

۴۔ دوا نئی استعمال کی جائے یا پرانی ؟ کیونکہ بعض دوائیں پرانی ہونے پر ہی قابل استعمال ہوا کرتی ہیں اور بعض دوائیں پرانی ہو کر ضعیف یعنی کمزور اور بے اثر ہو جاتی ہیں۔ بعض تریاقات کے بنانے میں ہدایت کی جاتی ہے کہ ادویہ کو ملانے اور قوام کرنے کے بعد اتنے عرصہ تک انہیں کسی غلہ میں دبا دیا جائے۔ اطریفل زمانی کو زمانی اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اسے تیار کرنے کے بعد ہدایت کی جاتی ہے کہ ایک زمانہ تک اسے جَو وغیرہ میں دبا کر چھوڑ دیا جائے اس کے بعد استعمال کیا جائے۔

۵۔ کس جوہر کی دوا استعمال کی جائے ؟ یعنی اگر مثلاً تعدیل مزاج کے لئے دو معتدل دوائیں مساوی قوت کی ہوں تو ان دونوں میں سے جس دوا کا جوہر طبیعت حیات کے لئے زیادہ مناسب ہو مثلاً ان دونوں میں سے جو خوشبودار، خوش رنگ خوش ذائقہ اور مرغوب بالطبع ہو اسی کو اختیار کرنا چاہیئے۔ (از شرح گیلانی ملخصاً)

(۱) قانون کیفیتِ دوا

کیفیت دوا سے ہماری مراد اس وقت دوا کی نوعیت عمل ہے۔ اس قانون کا مدعا یہ ہے کہ کیفیت عمل کے لحاظ سے مرض کے مقابلہ میں کس قسم کی دوا اختیار کی جائے۔ مسخن، مبرد، قابض، مسہل، مدر بول، حابس بول، معرق، حابس عرق وغیرہ اس قانون کے بارہ میں شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ دوا کی مطلق کیفیت (بلا تخصیص درجۂ عمل) اختیار کرنے کا قانون اسی وقت صحیح رہنمائی کر سکتا ہے جب کہ طبیب کو پہلے مرض کی نوعیت و حقیقت معلوم ہو جائے جب مرض کی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے تو اس وقت ایسی دوا انتخاب کی جاتی ہے جس کی کیفیتِ عمل مرض کی کیفیت کی ضد ہوتی

ہے کیونکہ مرض کا علاج بالضد ہی کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر مرض گرم ہے تو اس کا علاج سرد دواؤں سے ہوگا اور اگر مرض سرد ہے تو اس کا علاج گرم دواؤں سے کیا جائے گا۔

علاج بالضد

علاج بالضد : طب قدیم کا ایک سادہ اور بنیادی اصول علاج ہے جس کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ جن امراض میں مثلاً عروق کشادہ ہو جاتی ہیں اور عروق کی کشادگی کی وجہ سے جریان خون ہوتا ہے ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کرتے ہیں جن سے رگیں تنگ ہو جائیں اور رگوں کی تنگی سے خون بند ہو جائے۔ ایسی دواؤں کو قابض عروق اور حابس الدم کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس جن امراض و حالات میں رگیں غیر معمولی طور پر تنگ ہو جاتی ہیں اور عروق کی تنگی سے صدہا امراض و آفات (لاغری۔ تغذیہ کی کمی وغیرہ) لاحق ہو جاتی ہیں۔ ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کرتے ہیں جن سے عروق کشادہ ہو جائیں۔ جن کو مفتح عروق کہا جاتا ہے۔ جن امراض میں آنتوں کی قوت دافعہ اور حرکت دودیہ سست ہو جاتی ہے اور انکی غشاء مخاطی سے رطوبات بلغمیہ کا ترشح گھٹ جاتا ہے ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کرتے ہیں جو آنتوں کی قوت دافعہ اور حرکات دودیہ کو تیز کر دیں اور رطوبات کے ترشح کو بڑھا دیں جیسا کہ قبض وغیرہ کی صورت میں ہوا کرتا ہے اس قسم کی دوائیں ملینات اور مسہلات کہلاتی ہیں۔

اس کے برعکس جن امراض و حالات میں آنتوں کی حرکات دودیہ تیز ہو جاتی ہیں اور ترشح رطوبات میں غیر معمولی افراط ہو جاتی ہے جیسا کہ دستوں کے امراض میں ہوا کرتا ہے ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کرتے ہیں جو مذکورہ حالات کے متضاد عمل کرتی ہیں اور جن کو قابضات امعاء اور مسکنات کہا جاتا ہے۔

اسی طرح بدنی حرارت کی شدت میں جیسا کہ تپ محرقہ میں دیکھا جاتا ہے بدنی حرارت کو کم کرنے کے لئے مبردات (ادویہ مقلل حرارت) اور برف استعمال کی جاتی ہے۔ اور بدنی حرارت کی کمی کی حالت میں جیسا کہ غشی و سقوط قوت اور سردی لگ جانے کی صورت میں ہوا کرتا ہے اندرونی طور پر گرم چائے اور گرم دوائیں پلائی جاتی ہیں اور باہر سے گرمی

پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ کمرہ کی ہوا کو گرم کیا جاتا ہے، گرم کپڑے پہنائے اور اوڑھائے جاتے ہیں۔ اور گرم تکمید (ٹکور) کی جاتی ہے۔

استثنائی صُورتیں

لیکن علاج بالضد کے اس عام قانون کے علاوہ ایسی استثنائی صورتیں بھی ملتی ہیں جن میں زیادہ سختی کے ساتھ اس اصول کی پابندی نہیں کی جاتی جیسا کہ ؛

علامہ علاؤ الدین قرشی فرماتے ہیں کہ :

۱۔ گاہے دستوں کے مرض میں دست لائے جاتے ہیں۔ اور مسہلات استعمال کئے جاتے ہیں، اور قے کے مرض میں قے لائی جاتی ہے۔ اور مقیات استعمال کئے جاتے ہیں جس سے یہ دونوں قسم کے امراض اچھے ہو جاتے ہیں۔ (قرشی)

یہاں یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ دستوں کے مرض میں اگر دستوں سے فائدہ پہنچتا ہے اور قے کے مرض میں اگر قے لانے سے شفاء حاصل ہوتی ہے تو اسکی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ دست اور قے لانے سے وہ مواد بدن سے نکل جاتے ہیں جو اسہال اور قے کا موجب ہوتے ہیں اس لئے یہ حقیقت میں امتلاء (مواد کی زیادتی) کا علاج استفراغ سے ہوا۔ اور یہ ظاہر ہے امتلاء کا علاج استفراغ سے علاج بالضد ہی ہے۔

۲۔ حمائے صفراویہ ایک گرم مرض ہے اور اس کا علاج سقمونیا سے کیا جاتا ہے حالانکہ سقمونیا بھی ایک گرم دوا ہے۔ اسی طرح قولنج اطباء کے نزدیک ایک بارد مرض ہے اور اس کے علاج (درد کی شدت رفع کرنے کے لئے گاہے افیون استعمال کی جاتی ہے حالانکہ افیون کو اطباء بارد ہی کہتے ہیں) (قرشی)

یہاں بھی یہ امر زیر غور رہے کہ صفراوی بخاروں میں اگر سقمونیا سے فائدہ پہنچتا ہے۔ تو اسکی حقیقی وجہ یہ ہے کہ سقمونیا کے عمل سے متعفن صفراء دستوں کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ صفراء کا استفراغ امتلاء صفراء کا ضد ہے اسی طرح قولنج کے مرض میں اگر افیون استعمال کی جاتی ہے تو محض اس لئے کہ اس سے قولنج کے درد میں محض سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ افیون دراصل حقیقی مرض کا علاج نہیں۔ بلکہ اس کے عرض کا علاج ہے۔

انتباہات

علاج بالضد کا یہ قانون محض ان امراض اور ان ادویہ میں قابلِ عمل ہے جن امراض کی ماہیت معلوم ہے اور جن ادویہ کی نوعیت عمل متحقق ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے امراض کی اصل حقیقت انسانی علم میں اب تک نہیں آئی ایسے امراض کی مثال میں دماغی و عصبی امراض کی ایک لمبی فہرست بنائی جاسکتی ہے۔ اسی طرح بہت سی دواؤں کی نوعیتِ عملی قطعاً معلوم نہیں ہے اگرچہ تجربہ مہر تصدیق ثبت کر چکا ہے کہ وہ فلاں فلاں امراض کے لئے دوا رشافی ہیں۔ ایسے امراض اور ایسی اَدویہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کیونکر عمل کرتی ہیں اگرچہ وہ برابر اطبار کے استعمال میں ہیں۔

اسی گروہ میں وہ ادویہ داخل ہیں جو مثلاً باوجود گرم ہونے کے گرم امراض میں اور باوجود سرد ہونے کے سرد امراض میں مفید ہیں۔ اسی قسم کی اَدویہ کو ہمارے قدیم اطبار ذوالخاصہ کہا کرتے ہیں یعنی بالفاظ دیگر وہ اقرار کرتے ہیں کہ انہیں ان ادویہ کی نوعیتِ عمل معلوم نہیں۔ (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ جو اَدویہ مواد امراض کے ساتھ مل کر ان کے مخصوص مزاج اور ترکیبی اجزار کو بگاڑ دیتے ہیں وہ زیادہ تر اسی گروہ میں شامل ہیں جن کے بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مثلاً بارد ہونے کی وجہ سے گرم مواد کو فاسد کیا کرتی ہیں یا وہ گرم ہونے کی وجہ سے سرد مواد کو توڑ دیا کرتی ہیں مثلاً مرض آتشک کے لئے سم الفار اور پارہ کے مرکبات اور جرب یعنی کھجلی کے لئے کیلہ اور گندھک وغیرہ۔

۲۔ قانون کمیت دوار

بہ لحاظ وزن اور بہ لحاظ درجہ دوار کی کمیت اختیار کرنے کا قانون اسی وقت رہبری کر سکتا ہے جب کہ فنی فراست و دانشوری سے طبیب کو عضو کی طبیعت کا علم ہو جائے اور مرض کی مقدار کا پتہ چل جائے اور ان اشیار متعلقہ کا علم ہو جائے جن کی مناسبت اور مخالفت اس قانون میں رہنمائی کیا کرتی ہے اور جن کو اشیائے ملائمہ کہا جاتا ہے جو حسبِ ذیل ہیں۔ یعنی دوار کا وزن اور اس کا درجہ کیفیت تجویز کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ جنس : یعنی مریض کس جنس سے ہے مثلاً وہ مرد ہے یا عورت ؟
۲۔ عمر : مریض کی عمر کیا ہے۔ وہ بچہ ہے جوان ہے یا بُوڑھا ؟
۳۔ عادات : مریض کے عادات کیا ہیں مثلاً وہ افیونی ہے شرابی ہے یا بھنگڑ ہے ؟
۴۔ موسم اور وقت : موسم کیا ہے مثلاً سردیوں کا موسم ہے یا گرمیوں کا اور وقت کیا ہے صبح ، دوپہر یا شام ؟
۵۔ ملک و نسل : مریض کس قسم کے ملک یعنی ٹھنڈے یا گرم اور کس نسل سے تعلق رکھتا ہے ؟
۶۔ پیشہ : مثلاً وہ لوہار کا سا پیشہ کرتا ہے یا دھوبیوں جیسا ؟
۷۔ قویٰ : مریض کے قویٰ کیسے ہیں آیا وہ کمزور و ناتوان اور نازک ہے یا قوی پہلوان اور دہقانی کسان ؟
۸۔ مزاج : مریض کا مزاج کیسا ہے آیا وہ دموی ہے صفراوی ہے یا بلغمی وغیرہ ؟
۹۔ سحنہ : مریض کس ڈیل ڈول کا ہے آیا وہ لاغر اندام ہے یا فربہ توندیل ؟
۱۰۔ ھوا : اس وقت کی ہوا کیسی ہے ٹھنڈی ۔ گرم ۔ وبائی یا لو والی ؟
۱۱۔ سابقہ تدابیر : سابقہ تدابیر کس قسم کے گزر چکے ہیں ؟
۱۲۔ وقتِ مرض : مرض اپنے اوقات میں سے کس وقت میں ہے ؟
۱۳۔ بحران : بحرانی امراض میں بحران کتنا دُور ہے اور کب تک اس کے ہونے کی توقع ہے ؟
۱۴۔ مسلک دواء : دواء کس راستہ سے پہنچانی ہے ؟
۱۵۔ مریض کے خیالات وعقائد : دواء کے بارے میں مریض کے خیالات و عقائد کیا ہیں ؟
۱۶۔ معدہ کا امتلاء وخلاء : یعنی دواء کے استعمال کے وقت معدہ خالی ہے یا بھرا ہُوا ؟
۱۷۔ اعراض موجودہ : کس قسم کے ہیں ؟
۱۸۔ طبیعت مخصوصہ : جس کو خصوصیت مزاجی بھی کہتے ہیں ۔

عضو کی طبیعت

بلحاظ وزن اور بلحاظ درجہ عمل دوا ر کے اختیار کرنے میں عضو کی طبیعت کا جاننا ضروری ہے۔ طبیعت میں اصطلاحاً چار باتیں شامل ہیں۔

الف ۔ عضو کا مزاج ب ۔عضو کی ساخت و ترکیب ج ۔اسکی وضع اور محل وقوع د ۔ اسکی قوت اور فعل جس میں اسکی قوت حس بھی شریک ہے۔

الف : جب عضو ماؤف کا طبعی اور اصلی مزاج معلوم ہوجاتا ہے اور اس کے بعد یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا مرضی مزاج کیا ہے۔ جو مرض کی وجہ سے اس عضو میں لاحق ہو گیا ہے۔ تو طبیب اپنی فراست سے یہ اندازہ قائم کرلیتا ہے کہ وہ عضو اپنے طبعی مزاج سے کتنا ہٹ گیا ہے اس کے بعد اسے اس کا صحیح اندازہ مل جاتا ہے کہ کس درجہ کی دوا کتنی مقدار میں اس عارضی مزاج کو لوٹا سکتی ہے۔ مثلاً کسی عضو کا اصلی مزاج ہمیں پہلے سے معلوم ہے اور اس کے درجہ حرارت کا بھی اندازہ ہے ایسے عضو میں کوئی مرض حار لاحق ہوجائے جس کی حرارت بہت ہی شدید ہو تو ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں تبرید قوی کی ضرورت ہوگی تاکہ اس کے عمل سے قوی حرارت کا قلع قمع ہوسکے۔

اسی مثال پر بخار کی حرارت کو بلحاظ شدت و خفت قیاس کیا جاسکتا ہے۔ شدید حرارت کی صورت میں جیسا کہ تپ محرقہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ دریا دلی کے ساتھ برف اور ٹھنڈے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور قوی العمل مبردات اور مقلل حرارت دوائیں نسبتاً بڑی خوراکوں میں برتی جاتی ہیں۔ جن کی اجازت خفیف بخاروں میں کبھی نہیں دی جاسکتی۔

ب : عضو کی خلقت اور ساخت میں چار باتیں شامل ہیں ۱۔ عضو کی شکل۔ ۲۔ اسکی نالیاں اور مسامات و منافذ ۳۔ اس کا جوف ۴۔ اسکی سطح ــــــ بعض اعضاء کی ساخت مسامدار اور پولی ہوتی ہے کہ ان میں مواد آسانی کے ساتھ نفوذ کرسکتے ہیں۔ اور ان کے باہر یا اندر یا دونوں طرف فضائیں ہوتی ہیں اس وجہ سے ان اعضاء کے فضلات محض ہلکی اور معمولی دواؤں سے خارج ہوجاتے ہیں۔ اور بعض اعضاء اس قسم کے نہیں ہوتے اس لئے ان میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔

ج : عضو کی وضع۔ عضو کی وضع میں دو باتیں شریک ہیں۔ ایک عضو کی دوسرے اعضاء سے مشارکت و تعلق۔ محل وقوع۔

اعضاء کی مشارکت و تعلق کے علم سے طبیب کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے مخصوص ترین اور قابلِ ذکر فائدہ یہ ہے کہ طبیب اس علم کی مدد سے وہ راستہ اختیار کرتا ہے جدھر سے مواد کا استفراغ و امالہ آسان ہوتا ہے مثلاً وہ مدرات بول استعمال کرتا ہے یا مسہلات یا مقیئات یا معرقات وغیرہ۔

نوٹ : اس سے ظاہر ہے کہ اعضاء کی مشارکت و تعلق کا علم مقدار دواء کے متعین کرنے میں جتنا فائدہ بخشتا ہے اس سے زیادہ طریقۂ علاج کے اختیار کرنے میں رہبری کرتا ہے۔

اعضاء کے مقام اور محلِ وقوع کے علم سے طبیب کو تین فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اوّل : اعضاء کے قرب و بعد سے جو اعضاء معدہ کی طرح منفذ دواء سے قریب ہیں ان میں معمولی دوائیں بھی پہنچ کر اپنا کام کر جاتی ہیں۔ اور جو اعضاء منفذ دواء سے دُور ہیں ان میں معمولی دواؤں کے اثرات پہنچتے پہنچتے ٹوٹ جاتے ہیں، اس لئے ان میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ دواء کی قوت میں وزن اور درجہ عمل کی زیادتی دونوں باتیں شامل ہیں۔

جو اعضاء اتنے قریب ہیں کہ دواء ان کے ساتھ براہِ راست ملاقی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں دواء کی قوت تاثیر مرض کی قوت کے برابر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہاں دواء کی قوت کے ٹوٹنے اور کم ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو اعضاء بعید ہیں ان میں دواء کی قوت بڑھا کر دینی چاہیئے۔

دوم : اعضائے ماؤفہ کے محلِ وقوع کے علم سے طبیب کو دوسرا نفع یہ بھی پہنچتا ہے کہ اس علم کے بعد آسانی کے ساتھ وہ یہ جان لیتا ہے کہ کس قسم کی چیزیں اس مرض کی دواؤں کے ساتھ ملائی جائیں جس سے ان ادویہ کا اثر اعضاء ماؤفہ تک جلد پہنچ سکے مثلاً جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض اعضائے بول میں ہے تو اعضائے بول کی دواؤں کے ساتھ مدرات شامل کر دی جاتی ہیں۔ (شیخ)

مدرات اعضائے بول کے امراض میں انکی مخصوص ادویہ کے لئے بدرقہ اور رہنما بن کر

ان کو اعضائے ماؤفہ تک جلد پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

سوم: محل وقوع مرض کے علم سے طبیب کو تیسرا فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ اس علم کے بعد اسے بہ آسانی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ عضو ماؤف تک دوا پہنچانے کا کون سا راستہ اختیار کیا جائے مثلاً جب ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ قرحہ زیرین امعاء میں ہے تو ہم اسکی دوائیں حقنہ کے ذریعہ مبرز کی راہ پہنچاتے ہیں اور جب ہمیں علم ہو جاتا ہے کہ قرحہ بالائی امعاء میں ہے تو ہم اسکی دوائیں منہ کی راہ پینے کی صورت میں پہنچاتے ہیں۔ (شیخ)

د: عضو کی قوت۔ عضو کی قوت کے علم سے مقدار اور قوت دواء کے اختیار کرنے میں طبیب دو طریقے سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

اوّل: اعضاء کی ریاست و شرافت کا لحاظ

جو اعضاء دماغ۔ دل۔ جگر۔ معدہ اور خصیے کی طرح رئیس و شریف ہیں ان میں قوی اور شدید العمل دوائیں ہم بڑی احتیاط سے استعمال کرتے ہیں اور حتی الامکان ہم زیادہ قوی دواؤں کے استعمال سے ان اعضاء کو خطرہ میں نہیں ڈالا کرتے۔

دوم: عضو کی حس کی ذکاوت و سستی کا لحاظ

چنانچہ آنکھ جیسے ذکی الحس اور عصبی اعضاء میں ایسی دواؤں کو تھوڑی مقدار میں بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے جو تیز لذاع اور موذی ہوں مثلاً سم الفار، ہرتال، چونہ، بھلانواں، جمال گوٹہ، آک کا دودھ وغیرہ۔

مقدار مرض۔ مقدار دواء (بلحاظ وزن و درجہ عمل) کے اختیار کرنے میں مرض کی مقدار کا پہلے سے اندازہ ہونا چاہیئے۔ یہ اصول بہت ہی بدیہی اور ظاہر ہے مثلاً جن امراض میں بدنی حرارت عارضی طور پر بہت شدید ہو جاتی ہے ان میں حرارت کے بجھانے کے لئے ہمیں شدید مبردات کی حاجت ہوا کرتی ہے اور جن امراض میں عارضی برودت ہوتی ہے ان میں تسخین کے لئے ہم شدید مسخنات کے محتاج ہوتے ہیں لیکن جب حرارت اور برودت میں اتنی شدت نہیں ہوتی ہے تو ضعیف دواؤں پر ہم اکتفا کیا کرتے ہیں۔

★

اشیائے ملائمہ

اشیائے ملائمہ کی فہرست پہلے گزر چکی ہے۔ ان چیزوں سے مقدار دوا میں جو اثر پڑ سکتا ہے، اس کا مختصراً ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ جنس : عورتوں کو مردوں کی نسبت ہلکی اور تھوڑی مقدار میں دوا دی جاتی ہے کیونکہ عورتیں فطرۃً مردوں کے مقابلہ میں ضعیف القویٰ اور ذکی الحس ہوتی ہیں۔ علی ہذا البعض ادویہ میں عورتوں کے ایام حیض کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جن کے استعمال سے خونِ حیض میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۲۔ عمر : بچوں کو جوانوں کی نسبت حسبِ عمر دوا ہلکی اور تھوڑی مقدار میں دی جاتی ہے ۔۔۔ مقدار بالغ اور عمروں کے لحاظ سے قدر شربت ادویہ کی کتابوں میں جو مقدار خوراک لکھی جاتی ہے وہ دراصل پوری مقدار خوراک ہوتی ہے جو جوانوں کے لئے بتائی جاتی ہے اس مقدار کو مقدار بالغ اور مقدار کامل کہا جاتا ہے۔ بچپن اور بڑھاپے میں اسی معیار کے لحاظ سے کمی کی جاتی ہے۔ بڑھاپے میں یہ اختلاف تھوڑا ہے یعنی جوانوں کی خوراک سے بڑھاپے میں کسی قدر کم کر دی جاتی ہے لیکن بچپن سے جوانی تک حسب عمر یہ اختلاف بہت زیادہ ہے جس کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ بچہ کے قویٰ میں یوم ولادت سے جوان ہونے تک بڑے بڑے انقلابات واقع ہوتے ہیں اسی تناسب کے لحاظ سے دوا کی مقدار خوراک عمر کی کمی کے ساتھ چھوٹی ہوتی چلی جاتی ہے۔ مثلاً اگر کسی دوا کی مقدار بالغ ساٹھ رتی ہے تو چھ ماہ سے کم عمر بچہ کے لئے اسکی مقدار تخمیناً تین رتی (یعنی پوری مقدار خوراک کے مقابلہ میں ۳/۶۰ ہوگی)، اسی طرح چھ ماہ سے ایک سال تک کے لئے ۴/۶۰ چار رتی ایک سال سے دو سال تک کے لئے پانچ رتی ۵/۶۰ (تین سال سے چار سال) دو سال سے تین سال تک کے لئے ۶/۶۰ رتی۔ تین سال سے چار سال تک کے لئے ۱۰/۶۰ رتی چار سال سے چھ سال تک کے لئے ۱۵/۶۰ رتی۔ چھ سے دس سال تک کے لئے ۲۰/۶۰ رتی۔ دس سے تیرہ تک کے لئے ۲۵/۶۰ رتی تیرہ سے سولہ سال تک کے لئے ۳۰/۶۰ رتی سولہ سے اٹھارہ سال تک کے لئے ۴۰/۶۰ رتی، اٹھارہ سے بیس سال تک کے لئے ۵۰/۶۰ رتی۔ اکیس سال سے ساٹھ سال تک معیاری عمر

ہے جس میں پوری خوراک (مقدار بالغ) یعنی ساٹھ رتی دی جاتی ہے۔ ساٹھ سال کے بعد حسب ضعف مقدار کامل میں قدرے کمی کر دی جاتی ہے علی الخصوص قوی اور کمی ادویہ میں مختلف عمروں کے لحاظ سے اوپر جو ایک تخمینہ بنایا گیا ہے کم و بیش اہمیں اختلاف بھی ہوتا ہے۔

الغرض تیرہ سے سولہ سال تک کے بچے کے لئے جوانوں کی مقدار خوراک سے نصف دی جاتی ہے۔ چار سے چھ سال تک کے بچے کے لئے چوتھائی اور ڈیڑھ سے تین سال تک کے بچہ کے لئے آٹھواں حصہ۔ اسی حسب تناسب درمیانی عمروں کے لئے مقدار خوراک متعین کی جاسکتی ہے۔

مقدار خوراک کے اصول کی پابندی سخت ادویہ میں سختی کے ساتھ کرنی چاہیئے یعنی ان میں کمی کا پہلو اختیار کرنا زیادہ محفوظ طریقہ ہے مگر زیادتی کا پہلو ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہیئے لیکن معمولی اور ضعیف العمل ادویہ میں اگر کچھ کمی بیشی ہو جائے تو اسمیں زیادہ خطرات کا احتمال نہیں ہے۔

۳۔ عادات: اگر کوئی شخص کسی دواء کا عادی ہو مثلاً افیون، شراب، بھنگ، سنکھیا وغیرہ کا تو اس دواء کی تھوڑی مقدار سے کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ ضرورت کے وقت زیادہ مقدار میں دی جاتی ہے۔ افیون کی طبی مقدار دو چاول سے ایک رتی تک ہے مگر بہت سے افیونی ایک وقت میں تین ماشہ اور اس سے بھی زیادہ کھا لیا کرتے ہیں۔ جو دوسرے غیر عادی لوگوں کے لئے ایک مہلک مقدار ہے اس حالت میں اگر کسی طبیب نے عندالضرورت ایسے شخص کو دواءً ایک رتی کی مقدار میں افیون دی تو مطلوبہ تاثر ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ یہی حال سنکھیا وغیرہ کا بھی ہے عادت کے بعد سمی دواؤں کے مقابلہ میں قوت برداشت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے ذاتی اثرات آہستہ آہستہ کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے عادت کو طبیعت ثانیہ کہا گیا ہے۔

۴۔ موسم اور وقت: ادویہ کی مقدار خوراک پر موسم اور وقت کا بھی اثر پڑتا ہے مثلاً گرم دوائیں موسم گرما میں زیادہ نہیں دی جاتیں اور موسم سرما میں بعض سرد دوائیں۔ اسی طرح بعض دوائیں خاص موسم میں زیادہ موثر ہوا کرتی ہیں مثلاً صبح کے وقت عموماً کمزور مریضوں کو ضعف کا غلبہ ہوا کرتا ہے اس لئے اس وقت مقویات و محرکات زیادہ دیئے

جاتے ہیں ۔

۵ ۔ ملک ونسل | بعض ممالک اور بعض قوموں میں بعض دواؤں کی برداشت زیادہ ہوتی ہے اور تاثیراتِ مطلوبہ کے لئے بڑی مقداریں دینی پڑتی ہے اور بعض ممالک میں اس کے برعکس ـــــ اسی طرح گرم ممالک میں بعض گرم دوائیں اور سرد ممالک میں بعض سرد دوائیں احتیاط کے ساتھ تھوڑی مقدار میں دی جاتی ہیں ۔

۶ ۔ پیشہ | بعض پیشے اس قسم کے ہیں جن سے بدن کے موا د تحلیل ہوتے رہتے ہیں مثلاً لوہار کا پیشہ ۔ حمام میں کام کرنے والوں کا پیشہ ان میں زیادہ گرم وخشک دوائیں اور قوی مسہلات نہیں دی جاتیں اور بعض سرد پیشوں میں زیادہ گرم دوائیں دی جاسکتی ہیں ، مثلاً دھوبیوں اور ملاحوں کا پیشہ ۔

(۷) قویٰ | زیادہ قوی لوگ زیادہ تیز دوائیں بڑی مقدار میں برداشت کرسکتے ہیں اور کمزور ونازک لوگوں کو ہلکی ہی دوا ، تھوڑی مقدار میں کافی ہوجاتی ہے ۔

۸ ۔ مزاج مریض | مزاج عضو کا ذکر پہلے ہوچکا ہے ۔ اس وقت مریض کے مزاج سے مراد یہ ہے کہ آیا وہ بلغمی ہے یا دموی ، صفراوی ہے یا سوداوی یا عصبی اور ذکی الحس ہے ۔ مقدار خوراک میں اکثر اوقات یہ باتیں بھی مؤثر ہوجاتی ہیں ۔ بعض دوائیں مثلاً کچلہ بلغمی مزاجوں میں زیادہ برداشت ہوتی ہے اور بعض دوائیں عصبی مزاجوں کو بڑی احتیاط سے دی جاتی ہیں ۔

۹ ۔ سخنہ یعنی ڈیل ڈول | لاغروں اور چھوٹے قد وقامت کے لوگوں کو دوائیں علی الخصوص مسہلات اور سمی ادویہ نسبتاً چھوٹی خوراکوں میں دی جاتی ہیں اور فربہ اور بڑے ڈیل ڈول کے آدمیوں کو بڑی خوراکوں میں ۔

۱۰ ۔ ھوا | علاج کے وقت موجودہ ہوا کا لحاظ رکھنا طبیب کا اہم فریضہ ہے جیسا کہ شیخ رحؒ نے ہدایت کی ہے ۔ بہت سے امراض گرم اور مرطوب ہوا کی وجہ سے ترقی کرجاتے ہیں اور بہت سے امراض محض تبدیلی ہوا سے صحت یاب ہوجاتے ہیں ۔ اسی طرح فضا ، کی ہوا اگر گرم ہو تو اس سے ادویہ محللہ ، منفجہ اور مسہلہ کے افعال میں امداد پہنچ جاتی ہے اس لئے ایسے وقت میں دوا کی نسبتاً زیادہ مقدار مطلوب ہوتی ہے ۔

۱۱۔ **سابقہ تدابیر** سابقہ تدابیر از قسم دوا، وغذا وغیرہ کس قسم کے گزر چکے ہیں، یہ بھی مقدار دوا میں موثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ بعض دوائیں اس قسم کی ہیں کہ اگر وہ پہلے ارادۃً یا اتفاقاً کھائی گئی ہیں تو ان کے بعد بعض ادویہ بڑی مقدار میں برداشت ہوجاتی ہیں اور زیادہ مقدار میں مؤثر ہوتی ہیں مثلاً وہ دوائیں جن کے افعال متضاد اور متقابل ہوتے ہیں اگر پہلے کوئی تشنج پیدا کرنیوالی دوا کھالی گئی ہو تو اسکے بعد دافع تشنج ادویہ کی بڑی مقدار مؤثر ہوگی۔

۱۲۔ **اوقات مرض** مرض اپنے اوقات (ابتدا، تزاید، انتہاء اور انحطاط) میں سے کس وقت میں ہے؟ یہ بھی مقدار خوراک میں مؤثر ہوتا ہے۔ بعض ادویہ انتہاء مرض کے وقت زیادہ مقدار میں دی جاتی ہیں اور ابتداء میں کم۔

شیخ الرئیس" فرماتے ہیں کہ قانون علاج میں اوقات امراض سے امداد لینے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً یہ معلوم کریں کہ مرض اپنے اوقات (اوقات چہارگانہ) میں سے کس وقت میں ہے؟ مثال کے طور پر ورم کو لیجئے چنانچہ جب ورم زمانہ ابتداء میں ہوتا ہے تو ہم فقط روادع (ٹھنڈی اور قابض عروق) چیزیں استعمال کرتے ہیں اور جب وہ زمانہ انتہاء میں ہوتا ہے تو ہم محللات استعمال کرتے ہیں ان دونوں زمانوں کے درمیان ہم دونوں قسم کی دواؤں کو ملا کر استعمال کرتے ہیں اسی طرح ہم سارے امراض میں مختلف اوقات کا لحاظ کرتے ہیں اور انہی اوقات کے لحاظ سے مختلف تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔

۱۳۔ **بحران** بحرانی امراض میں علاج کے وقت مقدار اور قوت دوا میں بحران کے قرب وبعد کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اگر اسہال وتلیین کی ضرورت ہوتی ہے تو بحران کے دن ملینات اور ہلکے مسہلات دیئے جاتے ہیں۔ خصوصاً ایسے امراض میں جن کے بحران اسہال کی صورت میں ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح جن امراض میں بحران پسینہ کی صورت میں ہوا کرتے ہیں ان میں بحران کے دن قوی معرقات کے دینے سے بعض اوقات پسینہ کی اتنی شدت اور زیادتی ہوجاتی ہے کہ مریض نڈھال ہوجاتا ہے۔

۱۴۔ **مسلک دواء** دوا کس راستہ سے بدن کے اندر پہنچائی جائے؟ یہ بھی مقدار خوراک مقرر کرنے میں مؤثر ہوتی ہے مثلاً جو دوائیں کسی مقدار میں کھلائی جاتی ہیں اگر

براہِ مستقیم بصورت حقنہ اس دوا کے پہنچانے کی ضرورت ہو تو مقدار ماکول سے زیادہ دیجاتی ہے۔ اس حکم سے کچلہ مستثنیٰ ہے۔ کچلہ کو براہِ مستقیم کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ اس کے برعکس اگر یہی دوا براہِ راست زیرِ جلد اندرون عروق و عضلات داخل کی جائے تو کھانے کی مقدار سے بہت کم حتیٰ کہ نصف یا اس سے کم اختیار کی جاتی ہے۔

۱۵۔ مریض کے خیالات وعقائد | وہم وخیال بدن کے اندر سینکڑوں امور کے موجب ہوجاتے ہیں، اسی وجہ سے الوہم خلاق (یعنی وہم بہت سی چیزیں پیدا کر دیا کرتا ہے) کہا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ مقدار خوراک پر بھی مؤثر ہوتے ہیں مثلاً کسی دوا کے متعلق مریض کو پختہ اعتقاد ہو کہ وہ بہت زیادہ موثر ہے اور اسکی تھوڑی مقدار بھی اس کے بدن میں کافی اثر پیدا کر دیا کرتی ہے۔ تو واقعی اس دوا کی تھوڑی مقدار سے بہت زیادہ اثر پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح کسی دوا کے متعلق مریض کے خیالات خراب ہیں۔ یا وہ سمجھتا ہے کہ وہ ایک بے اثر چیز ہے تو بہت ممکن ہے کہ اس دوا کی تھوڑی مقدار تجربہ میں غیر مؤثر ثابت ہو ایسی حالت میں دوا کی مقدار کو گاہے بڑھانا پڑتا ہے اور گاہے کسی اور طریقے پر خوبصورتی کے ساتھ اس کے عقیدہ کو بدلنا پڑتا ہے۔

۱۶۔ معدہ کا امتلاء وخلاء | معدہ کا امتلاء وخلاء بھی مقدار دوا مقرر کرنے پر مؤثر ہوتا ہے۔ چنانچہ خلوئے معدہ میں ادویہ کی تھوڑی مقدار بھی زیادہ اثر پیدا کرتی ہے اور امتلاءِ معدہ کی حالت میں بعض ادویہ کا اثر مفقود و معدوم ہوجاتا ہے اسی لئے اگر کوئی خاص ضرورت داعی نہیں ہوتی ہے تو دوائیں نہار منہ اور خلوئے معدہ کے اوقات میں دی جاتی ہیں۔ ضرورت خاص کی بے شمار صورتوں میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ دوا مثلاً سمی ہو اور سمی ہونے کی وجہ سے خلوئے معدہ میں لذع اور خراش کی باعث بنتی ہے تو مجبوراً ایسی حالت میں دوائیں کھانے کے بعد استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

۱۷۔ امراض موجودہ | امراض موجودہ بھی مقدار دوا مقرر کرنے پر اس طرح مؤثر ہوتے ہیں کہ بعض امراض کی موجودگی میں بعض ادویہ کی بڑی مقدار قابلِ برداشت ہوتی ہے اور بعض ادویہ کی قوت برداشت گھٹ جاتی ہے

آتشک کی موجودگی میں پارہ اور سم الفار زیادہ مقدار میں استعمال کئے جا سکتے ہیں اور ورم گردہ کی موجودگی میں ان ادویہ کی بہت قلیل مقدار قابلِ برداشت ہوتی ہے ۔

۱۸۔ **طبیعت مخصوصہ** بعض لوگوں میں یہ عجیب و غریب غیر معمولی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ کسی دوا ، یا غذا ، سے حیرتناک طور پر متاثر ہوا کرتے ہیں مثلاً بعض دواؤں کی بہت ہی قلیل مقدار سے خلافِ توقع زبردست تاثر کا اظہار کرتے ہیں یا اس کے برعکس بڑی مقداروں سے بھی غیر متاثر رہتے ہیں جسکی بہ ظاہر کوئی طبی تاویل بتائی نہیں جا سکتی ، اسی وجہ سے ایسے لوگوں کی طبیعت کو طبیعتِ مخصوصہ یا خصوصیت مزاجی کہا جاتا ہے ۔

اس لئے دماغ میں ایسے امور بھی ملحوظ رہیں ۔ اس حقیقت کا علم عام طور پر تجربہ واتفاق کے بعد ہی ہوا کرتا ہے ۔ گاہے مریض خود بتا دیا کرتا ہے کہ اس پر فلاں دوا ، خاص طور پر مؤثر یا غیر مؤثر ہوا کرتی ہے ۔

اسی قسم کی فطری خصوصیت کی طرف شیخ رح نے اپنے حرزخاص میں اشارہ کیا ہے ۔

ترجمہ : ہر بدن بلکہ ہر عضو میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوا ، سے متاثر ہوتا ہے اور اسی قسم کی دوسری دوا ، سے متاثر نہیں ہوتا ہے بلکہ ایک ہی بدن اور ایک ہی عضو ایک وقت میں ایک دوائے سے متاثر ہوتا ہے اور دوسرے وقت میں اس سے متاثر نہیں ہوتا ـــــــ یعنی ہر شخص اور ہر عضو میں مزاجی خصوصیت کے باعث بعض دواؤں سے متاثر ہونے کی مخصوص قابلیت ہوا کرتی ہے اور بعض دواؤں سے وہ شخص اور وہ عضو اپنے مخصوص مزاج و قوت کے باعث متاثر ہی نہیں ہوا کرتا ۔

اس قسم کے حیرت انگیز اتفاقات سم الفار ۔ افیون ۔ دھتورہ ۔ پارہ اور اس کے مرکبات اور دیگر سمیات میں بارہا ہوا کرتے ہیں کہ بعض لوگ ان کی تھوڑی مقدار سے زیادہ متاثر ہو کر ہلاک تک ہو جاتے ہیں ۔ اور بعض لوگ بڑی مقداروں سے بھی نہیں متاثر ہوتے ۔

★

ادویہ کے جواہر فعالہ

قانون مقدار کے ذیل میں یہ بتانا بھی مناسب ہے کہ جو دوائیں قدرتاً مرکب حالت میں وہ عموماً زیادہ مقدار میں دی جاتی ہیں۔ اور جب ان سے ان کے قوی جواہر مؤثرہ الگ کر لئے جاتے ہیں۔ تو وہ حسبِ قوت بہت تھوڑی خوراک میں دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً اصل السوس کے مقابلہ میں رب السوس کی مقدار خوراک تھوڑی ہے اور پودینہ کے مقابلہ میں جوہر پودینہ بہت تھوڑا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جمال گوٹہ کے مقابلہ میں روغن جمال گوٹہ جو اس کا جوہر فعال ہے بہت قلیل مقدار میں بہت زیادہ اثر کرتا ہے۔

ادویہ کا بدن میں ترسب

یا

ادویہ کا بدن سے اخراج

اطبائے قدیم نے دوا کے احکام میں بتایا ہے کہ وہ کم و بیش عرصہ کے بعد تغیر و استحالہ پا کر آخر کار بدن سے خارج ہو جایا کرتی ہے۔ یہ حکم بیشتر ادویہ میں صادق ہے یعنی عام طور پر یہ صحیح ہے کہ دوا بدن میں داخل ہونے کے بعد بتدریج یا بسرعت بدن سے براہِ بول براز پسینہ وغیرہ خارج ہو جاتی ہے لیکن بعض کی ادویہ میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اگر انکو غیر سمی مقدار میں ایک کافی مدت تک جاری رکھا جائے اور درمیان میں اتنا وقفہ نہ دیا جائے کہ خارج ہونے کے لئے موقعہ مل جائے بلکہ اس کے خروج سے پہلے دوسری مقدار پہنچ جایا کرے تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے کہ وہ بدن کے اندر کافی مقدار میں اکٹھی ہو کر اچانک سمی علامات پیدا کر دے اس قسم کے اثرات کو تاثیر ترسب کہا جاتا ہے۔

اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہوا کرتے ہیں۔

۱۔ دوا کے انجذاب کی رفتار تیز ہو اور خروج کی رفتار سست ہو۔ جیسا کہ مرکبات سیسہ و سیماب گردوں کی راہ سستی کے ساتھ خارج ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ دوا ء کے خروج میں کسی وجہ سے یک لخت کوئی رکاوٹ واقع ہوجائے مثلاً وہ دوائیں جو پیشاب کی راہ خارج ہوا کرتی ہیں ان کے استعمال کے دوران میں گردوں میں کوئی آفت لاحق ہوجائے۔ بگیلہ اور جوہر بگیلہ کے دوران استعمال میں گردے کی رگیں تنگ ہوجاتی ہیں جس سے اس کے اخراج میں رکاوٹ واقع ہوجاتی ہے۔

۳۔ بعض دوائیں اس قسم کی ہیں کہ معمولی حالات میں عام طور پر وہ دیر میں محلول اور منجذب ہوا کرتی ہیں لیکن بعض اوقات معدہ اور امعاء کے مشمولات ومطوبات میں اتفاقاً کچھ اس قسم کی تبدیلیاں واقع ہوجاتی ہیں کہ وہی بطی الانحلال دواء تیزی کے ساتھ محلول ہو کر بدن کے اندر منجذب ہوجاتی ہے اور آفت پیدا کر دیتی ہے۔

ایسی ادویہ کے بارہ میں ہدایت کی جاتی ہے کہ چند روز مقدار قلیل استعمال کرنے کے بعد درمیان میں وقفہ ڈالا جائے چنانچہ ہمارے اطباء کا سم الفار اور بگیلہ وغیرہ جیسی سمی ادویہ میں یہ معمول مطلب ہے کہ سات آٹھ روز استعمال کرانے کے بعد تین روز کے لئے بند کر دینے کا حکم دے دیا کرتے ہیں کہ اگر ان سمی ادویہ کی کچھ مقدار اعضاء کے اندر راسب ہوگئی ہے تو اس درمیانی فرصت میں اسے خارج ہونے کا موقع مل جائے۔

۲۔ قانون وقت

علامہ علی حسین گیلانی "شارح قانون" فرماتے ہیں۔

ترتیب اوقاتِ دواء میں زیادہ تر مرض کے اوقات کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ قانون علاج میں اوقاتِ مرض سے امداد لینے کی ایک مثال پہلے (قانون کمیت میں) گزر چکی ہے کہ ورم حار کے اوائل میں محض رداع استعمال کی جاتی ہیں اور انتہاء میں محض محللات اور مرخیات وغیرہ

قانون ترتیب وقت میں مذکورہ بالا اصول کے علاوہ بہت سے امور کا لحاظ کیا جاتا ہے مثلاً بعض دواؤں کو خاص طور پر خلوئے معدہ میں دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جیسے قاتل دیدان شکم کے لئے جو دوائیں کھلائی جاتی ہیں ان کا بہترین عمل خلائے معدہ کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ اور سمی دوائیں عموماً غذاء کے بعد جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ اسی طرح مرکبات فولاد بھی اکثر غذا کے بعد دیئے جاتے ہیں۔ ادویہ مسہلہ میں جو دوائیں بطی الاثر ہیں مثلاً ایلوا اور اس کے مرکبات

(حب صبر، حب شبیار، حب ایارج وغیرہ) وہ عموماً شب کو سوتے وقت کھلائی جاتی ہیں۔ اور دوسرے قوی العمل مسہلات زیادہ تر صبح کے وقت تاکہ نیند کی حالت میں بار بار اٹھنا نہ پڑے اور بیمار اور تیمار دار کو زیادہ پریشانی نہ ہو۔

مدرات حیض: عام طور پر حیض کے مقررہ دنوں میں اور اس سے پہلے متصلہ دنوں میں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔

منومات: (نیند لانے والی ادویہ) کا اسوقت دینا زیادہ مناسب اور مؤثر ہوا کرتا ہے جبکہ طبعی طور پر وقت بھی نیند کا متقاضی ہو۔

حموضت معدہ: میں ادویہ بورقیہ یعنی شورہ دار دواؤں سے ترشی کی حدت کو توڑا جاتا ہے۔ ایسی دوائیں غذا سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے یا تین چار گھنٹے بعد دی جاتی ہیں۔

اس کے برعکس جو دوائیں حموضت معدہ کو بڑھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں، وہ غذا سے متصل استعمال کی جاتی ہیں۔

علی ہذا ترتیب اوقات دوا میں یہ بھی داخل ہے کہ حتیٰ الامکان ادویہ ایسے اوقات میں دی جائیں کہ مریض کی راحت میں زیادہ خلل نہ واقع ہو۔ اور اُدویہ کا بار بار جگا کر دینا عموماً اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ہاں اگر کوئی ضرورت شدید ہی اسکی طالب ہو تو مجبوراً اس مکروہ عمل کو اختیار کرنا پڑتا ہے ——— جیسا کہ افیون کی سمیت میں ہدایت کی جاتی ہے کہ مریض کو سونے نہ دیا جائے اور حتیٰ الامکان اسے جگانے کی کوشش کی جائے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی دوا دینی ہے تو مریض کی نیند کا ہرگز خیال نہ کیا جائے اور اسے بار بار بیدار کرکے دوا کی خوراکیں دینی چاہئیں۔

علاج روحانی

روحانی علاج سے مراد وہ علاج ہے جس کا تعلق نفس کے جذبات وخیالات سے ہو۔ یہ مسلمات سے ہے کہ جس طرح غم والم اور غیظ وغضب کے وقت نفس کے بعض منافر جذبات موجب آفات وامراض ہو جایا کرتے ہیں حتیٰ کہ فرط غم سے دق جیسے مہلک امراض میں انسان

مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض مناسب جذبات وخیالات مثلاً فرحت بخش خبریں، خوشی ولذت کے واقعات سے بہت سے امراض زائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس قسم کی چیزیں بعض اوقات بے شرکت غیرے خود مستقل علاج ہوتی ہیں اور بعض اوقات دوسرے دوائی علاج وغیرہ کیساتھ شفار میں معاون ثابت ہوا کرتی ہیں۔ یہ غیر دوائی علاج کی ایک صورت ہے۔

اسی مدعا کو شیخ الرئیسؒ اس طرح ادا کرتے ہیں۔

ترجمہ: واضح ہو کہ جو چیزیں قوائے نفسانیہ وحیوانیہ کی تقویت کی باعث بنا کرتی ہیں ان سے مدلینا بھی جید اور مفید علاجات سے ہے مثلاً فرحت وانبساط یا ان لوگوں کا دیدار جن سے طبیعت کو انس ومحبت کا لگاؤ ہو، اور ایسے لوگوں کی صحبت وہم نشینی جو باعث ازدیاد مسرت ہوں، مسرت بخش نغمہ وسرود اور لذیذ گانے۔ قوت ارادی سے مریض کے خیالات کو پھیر دینا اور اسکو یقین دلانا کہ تمہارا مرض جاتا رہا یا فلاں وقت جاتا رہے گا یہ سب چیزیں بھی روحانی میں شامل ہیں جو بعض اوقات حیرت انگیز طور پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے لوگوں کا مریض کے پاس رہنا مفید ثابت ہوتا ہے جن سے مریض جھجکتا اور لجاتا ہے۔ ایسے محترم لوگوں کی صحبت مریض کے لئے اسوجہ سے سودمند ہوا کرتی ہے کہ وہ بہتری غلط کاریوں اور بدپرہیزیوں سے بچا رہتا ہے۔

علاج میں کشمکش

متضاد امور کا اجتماع جن حالات میں معالج کو نہایت باریکی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ایک ہی مرض میں دو متضاد مطالبات اور مخالف حقوق جمع ہو جائیں مثلاً نفس مرض تو تبرید کا طالب ہو اور سبب مرض تسخین کا، جیسا کہ حمی سدیہ میں ہوتا ہے۔ بخار تو تبرید کا خواہاں ہوا کرتا ہے اور سدہ جو کہ بخار کا سبب ہوتا ہے تسخین کا متقاضی ہوتا ہے یا اس کے برعکس کوئی صورت پیدا ہو جائے جس میں نفس مرض تسخین کا خواہاں ہو اور سبب مرض تبرید کا۔

اسی طرح مثلاً جبکہ نفس مرض تو تسخین کا طالب ہو اور مرض کا عرض تبرید کا جیسا کہ قولنج

کا مادہ (جو باعث قولنج ہے) تو تسخین و تقطیع کا طالب ہوا کرتا ہے۔ اور درد قولنج کی شدت تبرید و تخدیر کو چاہتی ہے۔ یا اس کے برعکس کوئی صورت پیدا ہوجائے (جس میں مرض تو تبرید کا متقاضی ہو اور عرض تسخین کا۔ ظاہر ہے کہ ایسی پیچیدہ صورتوں میں اور متضاد تقاضوں کے وقت طبیب کو بغور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ اس کشمکش کے وقت کیا کرے؟ یا اس وقت یہ بہتر ہے کہ مرض کو طبیعت کے حوالہ کرکے چھوڑ دے یا اس کا کوئی علاج کرے؟ اور اگر وہ علاج کرے تو ان دو متضاد امور میں سے کس کو اہمیت دے اور کس کو قابل توجہ سمجھے اور جب اس کا بھی فیصلہ کرچکے تو کس طریقہ سے علاج کرے کہ دوسرا پہلو بھی نظر انداز نہ ہوجائے، اور اسکی رعایت بھی حتی الامکان ہوسکے۔

ایسی کشمکش کے وقت نوجوان اور نوآموز طبیبوں کو خاص طور پر الجھن اور پریشانی ہوا کرتی ہے جنہیں پہلے سے کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ ورنہ دیرینہ تجربہ ان کے لئے رہنما بن جایا کرتا ہے۔

کشمکش کی دو مثالیں

ایسے متضاد امراض و عوارض کے اکھٹے ہونے کی لامتناہی صورتیں ہیں جنہیں کوئی شخص ضبط تحریر میں نہیں لاسکتا۔ ان میں سے صرف دو مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ کھانسی اور بخار بخار کی گرمی اور پیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی برف اور ٹھنڈی دوائیں استعمال کی جائیں مگر ایسی ٹھنڈی چیزوں سے کھانسی میں (علی الخصوص نزلہ کی کھانسی میں جو عموماً وقوع پذیر ہوتی ہے) شدت ہوجایا کرتی ہے، اس کے برعکس گرم پانی اور گرم ادویہ و اغذیہ سے اسمیں سکون ہوجایا کرتا ہے۔

اس اشکال کا حل (مثال کے طور پر) یہ ہے کہ کھانسی کی رعایت سے نہ ٹھنڈا پانی اور برف دی جائے اور نہ بخار کی رعایت سے گرم پانی پلایا جائے بلکہ پیاس کے وقت کنوئیں کا تازہ پانی یا اس کے ہم درجہ کم ٹھنڈا پانی پلایا جائے اور دواؤں میں ایسی چیزوں کا انتخاب کیا جائے جو کھانسی میں مفید ہونے کے ساتھ بخار کے لئے مضر نہ ہوں۔ مثلاً بیدانہ۔ عناب۔ سپستان۔ جوشاندہ کی صورت میں دیا جائے جو پیتے وقت نیم گرم سا ہو زیادہ ٹھنڈا یا زیادہ گرم نہ ہو۔ ایسی حالت میں بیدانہ کا لعاب اور عناب کا شیرہ کسی عرق میں نکال کر دینا درست نہیں ہے۔

۲۔ کھانسی اور نزلیف دموی

جب اندرونی اعضاء سے جریان خون ہوتا ہے۔ خواہ پھیپھڑوں سے ہو یا امعاء و معدہ سے یا رحم سے جیسا کہ اسقاط کے وقت جنین کے خارج ہونے سے قبل ہوا کرتا ہے، یا کسی دوسرے عضو سے۔ اور اس حد تک جریان خون ہو کہ اس کا بند کرنا ضروری سمجھا جائے اور اس کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو طبیب سخت کشمکش میں گھر جاتا ہے۔ جریان خون کا تقاضا تو یہ ہوتا ہے کہ مریض کو مکمل سکون بخشا جائے ٹھنڈی ہوا، ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی دوائیں و غذائیں دی جائیں اور اس کے ساتھ کھانسی کو بھی بند کیا جائے ورنہ اس کے جھٹکے جریان خون میں معاون ہو کر اس کو بڑھانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ اور کھانسی کا علاج گرم دواؤں کا طالب ہے اور ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے اکثر اوقات کھانسی میں تحریک و اضافہ ہو جاتا ہے، الغرض ٹھنڈا پانی اگر دیا جائے تو کھانسی بڑھتی ہے اور گرم پانی دیا جائے تو عروق کے منہ کشادہ ہو جانے کا اندیشہ ہے جس سے جریان خون میں زیادتی ہوتی ہے۔ پوست خشخاش، افیون، اور ان کے مرکبات ایسی کشمکش کو دور کر سکتے ہیں و تخم کاہو بھی ایسی حالت میں مفید ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ کاہو میں بھی افیون کا سا ایک جزء پایا جاتا ہے، کیونکہ یہ کھانسی کی بھی مفید دوائیں ہیں اور جریان خون کی بھی ۔۔۔۔ مگر اس کے بعد ایک دوسری کشمکش میں طبیب گرفتار ہو جاتا ہے کیونکہ افیون کے مرکبات شدید قبض کا موجب ہو جاتے ہیں جو بعض اوقات سخت اہمیت رکھتا ہے مثلاً اگر وہ بواسیر کا مریض ہے تو سدول اور شدید قبض سے بواسیری عوارض شدت سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور اگر یہ جریان خون اسقاط حمل کا پیش خیمہ ہے اور طبیب کی رائے میں ابھی بچہ کا تحفظ ممکن ہے اور اسقاط کو روکا جا سکتا ہے، تو قبض کا پیدا ہونا قطعاً درست نہیں ہے کیونکہ قبض خود معین اسقاط ہو جاتا ہے، اس مشکل کو اس طرح حل کیا جا سکتا ہے کہ مثلاً صبح و شام افیون کے مرکبات دیئے جائیں اور اس کے ساتھ ہلکی ملین دواؤں کے ذریعہ رفع قبض بھی برابر کرتے رہیں مثلاً رات کو سوتے وقت روغن بادام دودھ میں حل کر کے پلائیں یا مغز بادام شیریں اور مکھن کھلائیں یا اگر ضرورت شدید ہو تو روغن بیدانجیر (کسٹرائیل) صبح کی دوا کے دو تین گھنٹہ بعد کھلائیں، اس وقت ہلکی ملین دواؤں کی قید اس لئے لگائی ہے کہ

تیز اور قوی مسہلات اکثر اوقات خلاف مصلحت و ناجائز ہے مثلاً بواسیر پیچش اور حمل ان تینوں صورتوں میں قوی دوائیں سخت مضر ہوتی ہیں۔

حسن تدبیر خود ایک علاج ہے

شیخ الرئیس لکھتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ہر امتلاء اور ہر سوء مزاج کا علاج بالضد نہیں کیا جاتا یعنی ہر امتلاء کا علاج استفراغ سے اور ہر سوء مزاج کا علاج اس کے مقابل و متضاد سے نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات محض حسن تدبیر اور اسباب ستہ ضروریہ کے تصرف ا سے ہی امتلاء اور سوء مزاج کی مہم سر ہوجایا کرتی ہے اور کسی دواء کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

اولاً اگرچہ ہر مرض کا علاج بالضد ہی ہونا چاہیے لیکن ہر مرض کے علاج میں عجلت مناسب نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات طبیعت قوی ہوتی ہے اور مرض کمزور ہوتا ہے ایسی حالت میں غذا، پانی، اور ہوا وغیرہ میں معمولی تصرف اور ایرپھیر کر دینا اس مرض کے ازالہ کے لئے کافی ہوجایا کرتا ہے مثلاً بعض اوقات امتلاء و مثلاً اسہال معدی۔ معوی۔ درد شکم نفخ شکم، صداع شرکی معدی، دوار۔ وغیرہ) کی صورت میں محض فاقہ کرنا اور روزہ رکھنا ہی کافی ہوتا ہے اور سوء مزاج حار میں بعض اوقات اتنا ہی کافی ہوجاتا ہے کہ حرارت بڑھانے والی چیزوں سے پرہیز کرایا جائے اور دن رات کی ماکولات و مشروبات میں حرارت کی معمولی سی رعایت کردی جائے اور مریض کے مسکن کو ٹھنڈا رکھا جائے۔

اسی وجہ سے یہ اصول مقرر کیا گیا ہے کہ امراض کا ازالہ جہاں تک غذاؤں سے ممکن ہو دواؤں کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

اسی طرح اکثر اوقات ضعفِ دماغ۔ ضعفِ اعصاب، ضعفِ معدہ و آلاتِ ہضم اور فساد تغذیہ اور ان کے امراض و عوارض محض سیر و تفریح اور صبح و شام کی چہل قدمی اور ورزش سے دُور ہوجایا کرتے ہیں، اس قسم کی ورزشیں ہزار مقویات میں ایک مقوی اور اکسیر البدن ہیں۔

علی ہذا گوشت، مچھلی اور انڈہ کی کثرت سے اکثر اوقات قبض کی شکایت ہوجایا کرتی

ہے اور پھر اسکے بعد اُس سے دوسرے امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ ایسے امراض میں اگر غذاء لحمی کو غذاء نباتی سے بدل دیا جائے تو بعض اوقات یہ امراض اسی غذائی تبدیلی سے زائل ہوجاتے ہیں۔

تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج

مرض کی تشخیص نہ ہونے کی صورت میں طبیب کیا کرے؟ علم العلاج کا یہ ایک اہم سوال ہے اس کا جواب شیخ نے اس طرح دیا ہے کہ جب کسی مرض کی تشخیص دشوار ہو جائے اور مرض کی ماہیت کا پتہ نہ چلے تو مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دینا چاہیئے اور لاعلمی کی حالت میں عجلت سے کام نہ لینا چاہیئے۔ طبیعت جب اپنا عمل کرنا شروع کرے گی تو یا مرض کو دبالے گی یا خود مغلوب ہو جائے گی اور مرض غالب ہو جائے گا۔ اس جنگ و جدال کے زمانہ میں اگر طبیعت غالب ہو گئی تو مطلوب حاصل ہو گیا اور اگر مرض غالب ہو گیا تو اس کے علامات نمایاں ہو جائیں گے جو تشخیص کو واضح کر دیں گے یہ بھی یاد رہے کہ مرض کو بلا دواء و تدبیر کے چھوڑ دینا اور طبیعت کے حوالہ کر دینا۔ اگرچہ اندیشہ ناک ضرور ہے مگر اس سے زیادہ خطرناک صورت یہ ہے کہ لاعلمی اور جہل کی حالت میں اس کا اُلٹا سیدھا علاج کر دیا جائے۔

پھر شیخ نے حمیات قانون میں اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ:

جب تک طبیب کو بخار کی نوعیت کا پتہ نہ چلے اور اس کی تشخیص حاصل نہ ہو اس وقت تک اس کا علاج کرنا غیر ممکن ہے چنانچہ اگر ایسی صورت پیش آئے مریض آئے اور یہ متعین نہ ہو سکے کہ یہ بخار کس قسم کا ہے تو اس حالت میں قانونِ علاج یہ ہے کہ تدبیر تلطیف برتی جائے یعنی ہلکی غذائیں دی جائیں جو زود ہضم اور قلیل الغذاء ہوں۔

قانون علاج کا ایک گُر

بعض اوقات ایسی لاعلمی کی حالت میں طبیب اپنی علمی دانائی اور طبی فراست سے کام لے کر ایسی ضعیف العمل اور مشترک النفع ادویہ استعمال کرتا ہے جو باوجود مرض کے پورے طور پر تشخیص نہ ہونے کے وہ دوائیں اگر بہت زیادہ نفع نہیں پہنچاتیں تو زیادہ ضرر بھی نہیں پہنچاتی ہیں۔

جس طرح ایک ماہر تیرانداز آنکھ پر پٹی باندھ کر محض آواز کی بھنک پر تیر چلا سکتا اور وہ نشانہ پر پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح طبیب کی مہارت جتنی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اتنی ہی وہ مرض کی ہلکی سی بھنک پر اٹکل سے علاج کرتا ہے اور اس کا علاج تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور اگر بالفرض اس کا خیال اور اندازہ غلط ثابت بھی ہوتا ہے تو چونکہ وہ ہلکی دوائیں احتیاط کے ساتھ استعمال کرتا ہے اس لئے اس کی غلطی خطرناک نتیجہ تک نہیں پہنچاتی۔ مثلاً نسخہ خلل شکم کی ترکیب اس لحاظ سے ایک بے نظیر ترکیب ہے۔

نسخہ خلل شکم کے اجزاء یہ ہیں

گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بادیان ۶ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ بیخ کاسنی ۶ ماشہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ۔ (بخار کی حالت میں خاکشی ۶ ماشہ) شب کے وقت دواؤں کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ حل کر کے اور خاکشی اوپر سے چھڑک کر پلائیں (جب یہ پتہ نہ چلے کہ مریض کو کون سا عفونی بخار ہے صفراوی۔ بلغمی یا کوئی اور یا یہ کہ احشاء جگر معدہ، امعاء، طحال میں سے کس عضو میں خرابی ہے تو اس صورت میں نسخہ خلل شکم بلا کسی اندیشہ کے دیا جا سکتا ہے۔ تشخیص متعین نہ ہونے کی صورت میں اس نسخہ سے کوئی غیر معمولی اور شدید تغیر بدن میں نمودار نہیں ہو سکتا بلکہ بسا اوقات فائدہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ نسخہ خلل شکم جن اجزاء پر مشتمل ہے ان میں بعض ہلکے ملین (مویز منقی اور خمیرہ بنفشہ) بعض معرق (خاکشی) بعض مصلح معدہ (بادیان) اور بعض معقل حرارت (بیخ کاسنی) ہیں۔

اسی طرح اگر مریض نزلہ زکام، کھانسی، یا خرابی تنفس کی کسی شکایت میں مبتلا ہو

اور پوری تعیین و تشخیص نہ ہو سکے تو بھی یہ نسخہ دیا جا سکتا ہے اور اس میں طبیب اپنی فراست سے نزلہ کی چند مخصوص دوائیں مثلاً تخم خطمی، تخم خبازی، اصل السوس وغیرہ بڑھا سکتا ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے امراض ہیں جن میں نسخہ خلل شکم مختلف اضافات کے ساتھ دیا جاتا ہے اور اکثر اوقات نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے ۔

نسخہ خلل شکم کے اضافات

اگر معدہ اور امعاء میں لیسدار بلغم چسپاں ہو اور براز میں اس قسم کا بلغم فضلہ کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہو تو تخم کثوث تنہا یا تخم کثوث، اور پرسیاؤشاں ہر ایک ۵ ماشہ ان مذکورہ بالا پانچ دواؤں میں اضافہ کریں ۔

اگر احشار یا معدہ میں ورم ہو تو نقوع خلل شکم میں آب برگ کاسنی سبز مردق ۴ تولہ تنہا یا آب برگ کاسنی سبز مردق اور آب برگ مکوہ سبز مردق ہر ایک چار تولہ اضافہ کر کے پلائیں ۔

اگر نزلہ کی شکایت ہو تو اس نسخہ میں تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ، ماشہ اضافہ کریں ۔

اگر حلق میں درد ہو تو برگ توت اتولہ اضافہ کر دیں اور بجائے شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ کے شربت توت سیاہ ۲ تولہ اضافہ کر کے پلائیں ۔

اگر کھانسی بھی ہو تو اصل السوس ۵ ماشہ تنہا یا گل گاؤزبان ۵ ماشہ بھی اضافہ کریں ۔

اگر ورم طحال ہو تو انجیر زرد ۲ عدد ٹکڑے ٹکڑے کر کے نسخہ میں اضافہ کر دیں ۔

اگر آنتوں میں خراش ہو اور پیچش کی شکایت ہو تو لعاب ریشہ خطمی ، ماشہ الگ نکال کر صبح کے وقت نسخہ کی تیاری کے بعد شامل کر کے پلائیں ۔

اگر صفراء کی زیادتی ہو اور صفراوی قے اور تشنگی کی شکایت ہو اور منہ کا مزہ نمکین ہو اور نمکین بلغم خارج ہوتا ہو یا پیاس کی شدت ہو تو ان تمام صورتوں میں آلو بخارا ۹ دانہ اضافہ کر دیں ۔

اگر فساد خون کے آثار و قرائین بھی ہوں مثلاً جلد کی رنگت اور حالت بدلی ہوئی ہو یا خارش وغیرہ جیسے جلدی امراض میں مریض مبتلا ہو تو شاہترہ ، چرائتہ ہر ایک ، ماشہ نسخہ مذکور میں بڑھا دیں ۔

اگر مریضہ کا حیض بند ہو تو تخم خربزہ نیمکوفتہ ۷ ماشہ بیخ اذخر ۷ ماشہ بڑھا دیں ۔
اگر یرقان لاحق ہو جائے تو تخم خیارین نیمکوفتہ ۷ ماشہ آلو بخارا ۷ دانہ۔ املی ایک تولہ بھگونے کی دواؤں میں شامل کریں اور مولی کے سبز پتوں کا پانی ۴ تولہ صبح کے وقت نسخہ میں اضافہ کرکے پلائیں ۔
اگر اخلاط بلغمیہ زیادہ غلیظ و بار دہوں اور تفتیح عروق و مجاری زیادہ مدنظر ہو تو بیخ بادیان ۷ ماشہ اصل السوس ۵ ماشہ اضافہ کریں ۔
اگر تحلیل رطوبات اور تلطیف مادہ زیادہ مدنظر ہو اور مریض بلغمی مزاج فربہ بلغمی ہو تو بیخ اذخر۔ بیخ کبر ہر ایک سات ماشہ اضافہ کریں ۔
اگر استسقار بھی ہو تو انجیر زرد ۲ عدد اور تخم کشوت پوٹلی بستہ نسخہ میں اضافہ کریں ۔
اگر اجابت معمول سے نرم اور کئی بار آتی ہو تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے شربت بنفشہ ۲ تولہ استعمال کریں اور اگر دست آ رہے ہوں تو آب برگ بارتنگ سبز مروق ۶ تولہ اضافہ کریں اور خمیرہ بنفشہ کی بجائے رب بہی شیریں ۲ تولہ ملا کر دیں ۔
اگر قبض رفع کرنا ہو تو گل سرخ ۷ ماشہ اضافہ کریں بشرطیکہ نزلہ نہ ہو ورنہ سنا مکی ۵ ماشہ یا ریوند چینی ۵ ماشہ اضافہ کریں ۔
اگر اس نسخہ کو سات روز تک پلانے کے باوجود بخار رفع نہ ہو جیسا کہ بعض اوقات اسی نسخہ سے دور ہو جایا کرتا ہے تو خاکشی ۷ ماشہ اضافہ کریں یعنی دوا تیار ہونے کے بعد اوپر سے چھڑک کر پلا دیا کریں ۔
بعض اطباء تیسرے ہی دن نسخہ حلل شکم میں خاکشی بڑھایا کرتے ہیں ۔

دوسری مثال مشترک النفع دواؤں کی دوسری مثال میں ہم ہلکی ملین دواؤں کو پیش کر سکتے ہیں۔ تمہارے پاس کوئی مریض آیا اور تم اس کے مرض کو مثلاً اس کے بخار کو پورے طور پر متعین نہ کر سکے تو ایسی تاریکی کی صورت میں تم اگر کوئی ہلکی ملین دوا اسے دے دو گے تو عام طور پر اس سے اس غیر متشخص مرض اور مریض کی حالت میں تخفیف پیدا ہو جائے گی۔ بشرطیکہ اسے آنتوں کا کوئی ایسا مرض نہ ہو جس میں مسہلات اور ملینات کی ممانعت ہو سکتی ہے ۔

یہ بھی واضح رہے کہ ایسے امراض بہت ہی نادر ہیں جن میں ہلکے اور بے ضرر ملینات بھی ممنوع ہوں ہاں ایسے امراض بکثرت ہیں جن میں قوی اور خراش پیدا کرنے والے مسہلات ناجائز ہیں مثلاً موتی جھرہ (حمی معویہ) اور ٹوائیفیڈ و چیچک وغیرہ مگر مزلقات اور ہلکے ملینات ان میں بھی ممنوع نہیں ہیں۔

تیسری مثال جب طبیب کو صرف اس قدر پتہ چلے کہ احشاء میں ورم حار ہے خواہ پورے طور پر یہ تشخیص نہ ہو سکے کہ یہ ورم جگر میں ہے طحال میں ہے یا معدہ میں یا امعاء، گردہ، رحم وغیرہ میں اور خواہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ ورم حار کس قسم کا ہے اور اسکے مادہ کی نوعیت کیا ہے۔ اور وہ اس حالت میں نسخہ مروقین دے دے تو اکثر اوقات اس سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ معالج کو مرض کی پوری تحقیق نہیں ہوتی ہے

نوٹ نسخہ مروقین آب برگ کاسنی سبز مروق ۴ تولہ آب برگ عنب الثعلب سبز مروق ۴ تولہ شربت بزوری ۴ تولہ یا شربت دینار ۴ تولہ یا شربت دینار مکرر ۴ تولہ کے ساتھ دیں۔

۴۔ رحم کے بہت سے امراض کے لئے مدرات حیض مشترک النفع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۵۔ اسی طرح گردہ اور پیشاب کے بہت سے امراض کے لئے مدرات بول مفید ہوتے ہیں

۶۔ بیشتر قلبی امراض کے لئے مفرحات اور مقویات قلب بہترین نتائج پیدا کرتے ہیں۔

لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ رحم کے جن امراض میں خون بکثرت جاری ہو یا گردوں کے جن امراض میں خون بکثرت جاری ہو یا گردوں کے جن امراض میں پیشاب کی کثرت ہو ان میں بھی مدرات حیض اور مدرات بول آنکھ بند کر کے دے دئیے جائیں۔ طبیب سے اگر وہ صحیح معنوں میں طبیب ہے تو ایسی کھلی غلطی کبھی سرزد نہیں ہو سکتی۔ تشخیص نہ ہونے کی حالت میں بھی جس سے بڑے بڑے اطباء بھی برأت کا دعویٰ نہیں کر سکتے ایسی موٹی باتیں ضرور طبیب کے ذہن میں ہوا کرتی ہیں جس سے وہ کم از کم مرض کا رُخ معلوم کر لیتا ہے اور اسی رخ پر یا دو چوکر تاریکی کے تیر چلاتا ہے جس سے وہ اکثر اوقات کچھ نہ کچھ کامیاب ہو جاتا ہے۔

۷۔ حمیات عفونیہ کے عام اصول علاج یہ ہیں تلیین۔ تعریق، ادرار اور تبرید ایک مشترک علاج ہے جس میں حمیات عفونیہ کی ساری قسمیں بلا تعین شریک ہیں۔ تو تشخیص نہ ہونے کی صورت

میں یہ تدبیریں بہت اچھی امید کے ساتھ برتی جا سکتی ہیں۔ رہی تبرید یعنی ٹھنڈے تدابیر کا کام میں لانا تو وہ ایک استثنائی صورت ہے۔ بخار کی حرارت جب غیر معمولی طور پر شدید ہو گی تو بلاتعیین و تشخیص بے دریغ ٹھنڈے تدابیر استعمال میں لائے جائیں گے اور اس لحاظ سے نوعیت کی تعیین و تشخیص ہونے اور نہ ہونے میں عملاً کوئی امتیاز نہیں ہو گا۔ اس وقت تو محض بخار کی حدت اور حرارت کی شدت پیش نظر رہے گی۔

امراض سوءِ مزاج کے معالجات

سوءِ مزاج سازج ــ اور ــ سوءِ مزاج مادی

امراض کی بنیادی قسمیں محض دو ہیں:

۱۔ اگر اعضاء کی ترکیب و ساخت میں کوئی خرابی ہو اور اس سے ان کے افعال میں خلل واقع ہو گیا ہو تو اسے مرض ترکیب (سوءِ ترکیب) کہا جاتا ہے۔ ــــ اور

۲۔ اگر اعضاء کے مزاج میں کوئی خرابی لاحق ہو جس سے اُن کے افعال بگڑ جائیں تو اسے تو اسے مرض سوءِ مزاج (سوءِ مزاج) کہا جاتا ہے۔

۱۔ اعضاء کے مزاج سے مراد وہ امتزاجی ہیئت و کیفیت ہے جو عناصر کے باہمی امتزاج و آمیزش کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

یہ امتزاجی ہیئت و کیفیت ہر عضو میں مخصوص ہوتی ہے۔ بہ الفاظ دیگر ہر عضو میں عناصر کی کمیت و کیفیت کا ایک خاص تناسب ہوا کرتا ہے جس کی وجہ سے ہم ہڈی کو کری سے اور چربی کو گوشت سے امتیاز دیا کرتے ہیں یہ ایک ایسی بدیہی حقیقت اور کھلی صداقت ہے کہ کسی اہلِ علم کو خواہ علوم قدیمہ کا دلدادہ ہو یا فنونِ حدیثہ کا شفیتہ، اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ جب یہ صادق ہے تو سوءِ مزاج کے وجود سے انکار کرنے کی کوئی سبیل نہیں۔ ذیابیطس، خنازیر، سل ودق، حمیات اجامیہ اورام اور سلعات کے اقسام فالج، لقوہ تشنج، تمدد کزاز، گٹھیا، نقرس وغیرہ اور عفونت اور دیگر مواد کے سارے امراض میں سوءِ مزاج یقیناً پایا جاتا ہے جس سے انکار کی کوئی مجال نہیں ہے۔

(۳) اسی طرح امراض ترکیب کی بہت سی قسموں کے ساتھ بھی اعضاء کے طبعی مزاج بدل جایا کرتے ہیں یعنی بیشتر امراض ترکیب کے ساتھ امراض مزاج بھی پائے جاتے ہیں، خواہ دونو ایک وقت عارض ہوں یا آگے پیچھے جب کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا کوئی جوڑ اکھڑ جاتا ہے تو شاید ہی کوئی ایسی مثال ملتی ہو کہ اس کے ساتھ درد و ورم نہ ہو اور یہ ظاہر ہے کہ سوءِ مزاج (مزاج کی خرابی) کے بغیر ورم پائے جانے کی صورت نہیں۔

تقسیم امراض میں اختلاف

امراض کی تقسیم میں اطباء قدیم کے دو گروہ ہیں۔

۱۔ ایک گروہ قائل ہے کہ امراض کی محض دو قسمیں ہیں۔ مرض مزاج، اور مرض ترکیب اس گروہ کے نزدیک امراض تفرق اتصال جس میں اعضاء کے اندر ٹوٹ پھوٹ ہوا کرتی ہے امراض ترکیب میں داخل ہیں۔ چنانچہ علامہ نفیس لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا مذہب ہے کہ تفرق اتصال مرض ترکیب میں داخل ہے۔

۲۔ دوسرا گروہ امراض کو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہے۔

مرض مزاج ۔ مرض ترکیب اور مرض تفرق اتصال

میں نے اس اختلاف میں غور کیا تو میرے نزدیک پہلا خیال محقق اور صحیح ثابت ہوا۔ اور اسی کو میں نے اختیار کیا ہے۔ (علامہ حکیم محمد کبیر الدین مرحوم)

سوءِ مزاج سادہ و سوءِ مزاج مادی

اعضاء کے مزاج کی خرابیاں دو قسم کی ہیں۔

الف : گاہے اعضاء کے مزاج میں اس قسم کی خرابی ہوتی ہے جو سادہ طور پر گرمی یا سردی وغیرہ پہنچانے سے دور ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی ایسا مادہ نہیں ہوتا کہ جس کو متغیر کرنے اور بدن سے نکالنے کے لئے نضج و استفراغ کی طوالت درکار ہو مثلاً دھوپ میں چلنے سے درد سر لاحق ہو جائے تو سادہ طور پر اس کا یہ علاج کافی ہے کہ مریض کو سایہ میں رکھا جائے ــــــ اور ٹھنڈا پانی پلایا جائے اور ٹھنڈے پانی سے غسل

کرایا جائے۔ اسی طرح بعض امراض موسم سرما کی ٹھنڈی ہوا سے یا ٹھنڈا پانی پینے سے لاحق ہو جاتے ہیں۔ جو سر اور بدن کو گرم کرنے سے دور ہو جایا کرتے ہیں۔ ایسے سوءمزاج کو سازج یعنی سادہ اور بلا مادہ کہا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی صادق ہے کہ صرف گرمی یا سردی پہنچنے سے بہت جلد بدن کے اخلاط و اعضاء میں تغیرات و استحالات پیدا ہو جاتے ہیں اور سوءمزاج سادہ مزاج مادی میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

اسی کو اطباء نے اپنی زبان میں اس طرح بتایا ہے کہ دھوپ میں چلنے سے اخلاط بدن میں احتراق ہو جایا کرتا ہے۔ یہاں احتراق (جل جانے) یعنی اخلاط کے جل جانے سے مراد وہ تغیرات ہیں جو حرارت کی وجہ سے بدن کے مواد میں لاحق ہو جاتے ہیں جس سے ان کے طبعی صفات بدل جاتے ہیں اور مفید ہونے کی بجائے افعال بدن میں خلل پیدا کرتے ہیں۔ علی ہٰذا اطباء کہا کرتے ہیں کہ برودت سے بدن کے اخلاط و مواد میں جمود لاحق ہو جایا کرتا ہے اور یہ کہ برودت اعضاء کے لئے ایک مار ڈالنے والی مخدر اور حرکات و افعال میں رکاوٹ ڈال دینے والی کیفیت ہے۔

یہاں اخلاط کے جمود (جم جانے) سے مراد یہ نہیں ہے کہ بدن کی رطوبتیں برف کی طرح منجمد ہو جاتی ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ بدن کے مواد و رطوبات میں جو تغیرات و استحالات طبعاً ہوا کرتے ہیں ــــ اور جس رفتار سے ہوا کرتے ہیں۔ ان میں رکاوٹ واقع ہو جاتی ہے اور تغیرات کی سابقہ رفتار سست ہو جاتی ہے۔ علی ہٰذا اس سے اعضاء کی قوتِ حیوانیہ (قوتِ حیات) اور قوت مناعت باطل یا ناقص ہو جایا کرتی ہے۔ کسی عضو کی قوتِ حیات کا بطلان حقیقت میں اس عضو کی موت ہے۔

سوءمزاج کے علاج کا قانون

شیخ الرئیسؒ فرماتے ہیں کہ سوءمزاج جب کسی مادہ کے بغیر ہوتا ہے تو اس میں صرف یہ کافی ہوا کرتا ہے کہ ہم محض مزاج کو سادہ طور پر تبدیل کر دیں۔ اور کسی قسم کا استفراغ بصورت اسہال۔ ادرار۔ تعریق وغیرہ نہ کریں مثلاً اعضاء میں غیر معمولی طور پر حرارت لاحق ہو گئی ہو تو اس میں سادہ طور پر برودت پہنچائیں اور اگر ان میں برودت لاحق ہو گئی ہو تو حرارت پہنچانے کی صورتیں اختیار کریں۔ اور جب سوءمزاج مادہ کے ساتھ ہوتا ہے

توہمیں اس مادہ کا استفراغ کرنا پڑتا ہے۔ یعنی بدن سے مواد کو خارج کرنا پڑتا ہے۔ خواہ پہلے ان مواد میں کچھ تغیرات و استحالات پیدا کرنا پڑے (انضاج) یا بلا تغیرات پیدا کئے یونہی نکالنا پڑے۔

اسکی وضاحت یہ ہے کہ امراض کے مواد دو قسم کے ہیں۔

۱۔ بعض مواد اس قابل ہوتے ہیں کہ استفراغ کی کسی صورت کے ذریعہ آسانی کے ساتھ خارج ہوجایا کرتے ہیں مثلاً فصد کے ذریعہ خون کا استفراغ کسی منضج کا محتاج نہیں ہے۔ اسی طرح قے واسہال کے ذریعہ معدہ اور امعاء کے جوف کے مواد اکثر اوقات خارج ہوجایا کرتے ہیں اور مزید تغیر و استحالہ کے محتاج نہیں ہوتے۔

۲۔ لیکن بعض مواد اعضاء کی ساخت اور رگ و پے میں اس طرح پیوست ہوتے ہیں کہ جب تک ان میں اور اعضاء میں خاص قسم کے تغیرات حاصل نہ ہوں۔ یہ اسہال اور ادرار، قے وغیرہ کے ذریعہ خارج نہیں ہوا کرتے۔ ایسی حالت میں استفراغ سے پہلے اس امر کی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ ان میں مناسب تغیرات پیدا کرلئے جائیں اور طبیعت کو اس کام کے لئے موقعہ دیا جائے۔ اس کے بعد ان کے نکالنے کی کوشش کی جائے انہی تمہیدی تغیرات کا نام نضج و انضاج ہے اور جو دوائیں طبیعت کے اس عمل میں امداد کرتی ہیں انہیں معدلات اور منضجات کہا جاتا ہے۔

سوءمزاج مادی کے علاج کے سلسلہ میں شیخؒ لکھتے ہیں:

اس کے بعد کا ہے فقط یہی استفراغ کافی ہوجاتا ہے اور کسی دوسرے علاج کی مزید ضرورت باقی نہیں رہتی بشرطیکہ اس استفراغ کے بعد کچھ سوء مزاج اپنی سابقہ پائداری استحکام کی وجہ سے باقی نہ رہ گیا ہو اور کا ہے یہ استفراغ کافی نہیں ہوتا بلکہ استفراغ مادہ کے بعد تعدیل یا تبدیل مزاج کی مزید تدبیریں بھی کرنی پڑتی ہیں بشرطیکہ استفراغ کے بعد کچھ سوء مزاج باقی رہ گیا ہو۔ اور مادہ مرض پورے طور پر دفع نہ ہو۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ سارے مزاجی امراض کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ تعدیل و تبدیل مزاج ۲۔ استفراغ مادہ

یعنی کسی مرض میں بغرض اسہال۔ ادرار۔ تعریق۔ وغیرہ کے ذریعہ بدن کے مواد کو خارج

کیا کرتے ہیں (استفراغ) یا ایسی ایسی چیزیں استعمال کرتے ہیں جن سے اعضاء کے مزاج میں استفراغ کے بغیر تبدیلی واقع ہو جاتی ہے (تبدیل مزاج۔ یا تعدیل) پھر علاج کے سلسلہ میں گاہے یہ دونوں باتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اور گاہے صرف ایک (تبدیل یا تعدیل یا استفراغ) کافی ہو جاتی ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ گاہے ایک عرصہ تک اور پے در پے دونوں باتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ پھر بھی ہٹیلے امراض کے علاج میں ناکامی یا مشکل سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

مثال: شدید بخاروں میں ٹھنڈا پانی پلانا۔ نیم۔ گلو۔ شاہترہ۔ چرائتہ حب کرنجوہ وغیرہ کھلانا ٹھنڈے پانی سے نہانا۔ ٹھنڈی ہوا میں مریض کو رکھنا۔ اگر تبدیل مزاج میں داخل ہے تو پسینہ لانا۔ مسہل دینا۔ قے کرانا اور پیشاب لانا۔ استفراغ مواد میں شامل ہے اسی مثال پر سارے امراض کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح امراض کے علاج کے سلسلہ میں غذا، ہوا حرکت و سکون وغیرہ کے متعلق جو ہدایتیں اور پرہیز کی باتیں بتائی جاتی ہیں وہ بھی دراصل تبدیل مزاج یا استفراغ میں داخل ہوتی ہیں مثلاً ورزش کرنے سے بدن میں حرارت بڑھتی ہے اور پسینہ آتا ہے علیٰ ہذا مناسب غذاؤں سے تولید حرارت ہوتی ہے یا امداد ملتی ہے۔ اور بدن سے جو اجزاء کم ہو گئے ہیں وہ حاصل ہو جاتے ہیں پھر غذاؤں میں کچھ دوائی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں جن سے مختلف شفائی اغراض میں امداد حاصل کی جاتی ہے مثلاً بعض غذائیں قابض ہوتی ہیں۔ جو جاری دستوں کے بند کرنے میں امداد کرتی ہیں اور بعض دوائیں ملین ہوتی ہیں جو قبض امعاء کو رفع کر دیا کرتی ہیں۔

استفراغ کے احکام

مرض مادی یا مرض سوء مزاج کے اصولِ علاج میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ جب مرض کے مواد بدن میں موجود ہوتے ہیں تو ان کو کسی نہ کسی طرح طبیعت نکالنے کی کوشش کرتی ہے اسی کا نام استفراغ ہے۔ پھر گاہے طبیعت اس پر خود قادر ہو جاتی ہے جس کا نام استفراغِ طبعی ہے مثلاً خود بخود دستوں کا جاری ہونا قے آنا پسینہ کا بہہ نکلنا خون حیض اور

پیشاب کا جاری ہو جانا وغیرہ اور گاہے اس امر کی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ استفراغ مادہ میں معالج طبیعت کی امداد کرے جسے استفراغ صناعی کہا جاتا ہے بمثلاً طبیب کا ارادۃً مسہل دینا۔ قے لانا۔ پیشاب اور حیض جاری کرنے کے لئے کوشش کرنا۔ بحسیر کے خون کو جاری کرنا۔ عروق کو کاٹ کر (فصد کر کے) خون کا بہانا۔ پکے ہوئے پھوڑے میں شگاف دے کر پیپ اور دوسرے مواد کا بہانا وغیرہ۔ الغرض مادہ خون کسی صورت میں خارج ہو یا خارج کیا جائے اسے استفراغ کہا جاتا ہے۔ پھر استفراغ، گاہے قوی اور شدید ہوتا ہے مثلاً، جمال گوٹہ وغیرہ سے اسہال کا جاری کرنا جس سے دن رات میں پانچ چھ یا آٹھ نو دست جاری ہو جائیں اور فصد کے ذریعہ سے آدھ سیر یا تین پاؤ خون کا نکال لینا۔ اور گاہے استفراغ ہلکا ہوتا ہے بمثلاً ملینات امعاء دے کر آنتوں کا صاف کر لینا۔ معمولی طور پر ایک دو قے کا لانا۔ ہلکے طور پر پیشاب۔ حیض۔ نفاس۔ یا پسینہ کا بہانا وغیرہ اس کے بعد یہ ظاہر ہے کہ استفراغ جس قدر زیادہ قوی اور شدید ہوگا۔ اسی قدر اس کے اصول سخت ہوں گے اور اس کے شرائط کی پابندی بھی لازمی ہوگی اور جس قدر وہ ہلکا اور ضعیف ہوگا اسی قدر اس کے اصول و شرائط شیخ کی زبان میں لکھے جاتے ہیں جن کی پابندی ہر استفراغ میں حسب مراتب کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی اصولی بات ہے کہ ضرورت شدید کے وقت سارے شرائط اور اصول کی ساری جکڑ بندیاں سراسر ٹوٹ جایا کرتی ہیں۔ جو ایک بدیہی حقیقت ہے۔

●

نیم حکیم کی شان میں

نہ ان کو نباتات سے آگہی ہے	نہ اصلاً خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی لے کسی پر کھلی ہے	نہ علم طبعی اور نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور علم ہوا ہے	مریضوں کا اللہ کے نگہبان خدا ہے

(حالی)

اصول استفراغ و شرائط استفراغ

قوانین استفراغ

یعنی استفراغ کیونکر کرنا چاہیئے اور کب ....؟

جن چیزوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ استفراغ اصولاً صحیح اور برمحل ہے وہ دس ہیں۔
۱۔ امتلاء ۲۔ قوت ۳۔ مزاج ۴۔ اعراض ملائمہ یا اعراض ردیہ جو دوران استفراغ میں پیدا ہو جاتے ہیں یا پہلے پائے جاتے ہیں (مثلاً تم نے بغرض علاج اسہال کسی شخص کو مسہل پلایا، مگر دست نہ آئے تو ایسی صورت میں مسہل پر مسہل دینا خطرناک ہے ۵۔ سحنہ ۶۔ عمر ۷۔ موسم ۸۔ ملک کی ہوا کی حالت ۹۔ استفراغ کی عادت ۱۰۔ پیشہ
چنانچہ جب ان امور مذکور کا رُخ بمقتضائے استفراغ کے خلاف واقع ہوتا ہے تو استفراغ کی ممانعت کرنی پڑتی ہے۔

مذکورہ بالا شرائط کی تفصیل:

۱۔ امتلاء: چنانچہ بدن کا مواد سے خالی ہونا۔ بلادریغ مانع استفراغ ہے ایسی حالت میں کسی طرح استفراغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (شیخ)
ان تمام بیانات میں جہاں جہاں استفراغ کی ممانعت کی گئی ہے قوی استفراغ مراد ہے نہ کہ معمولی، اور خفیف استفراغات جو کسی حالت میں روکے نہیں جاتے۔

۲۔ قوت: اسی طرح تینوں قسم کے قویٰ (حیوانیہ، نفسانیہ اور طبیعیہ) میں سے خواہ کوئی قوت بھی ضعیف ہو یا ان کے ضعیف ہوجانے کا اندیشہ ہو دونوں صورتوں میں استفراغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

۳۔ مزاج: چنانچہ مزاج میں اگر حرارت و یبوست کا یا برودت و یبوست کا غلبہ ہو غلبہ ہو اور ان مزاجوں کے ساتھ کوئی ردی مادّہ نہ ہو جو کمتر اور شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے تو ان صورتوں میں کسی قوی استفراغ کی اجازت نہیں ہے لیکن اگر

کسی مادہ کی وجہ سے مزاج میں حرارت و یبوست یا برودت و یبوست لاحق ہو گئی ہو تو ظاہر ہے کہ ان مواد کا نکالنا ضروری ہے مثلاً اگر صفراء کی زیادتی سے حرارت و یبوست کی فراوانی ہو تو لامحالہ صفراء کو نکالنا پڑے گا۔ رہا مزاج کا حار رطب ہونا۔ اس صورت میں آزادی اور فراخدلی کے ساتھ استفراغ کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ الغرض استفراغ کے لئے مناسب ترین مزاج' مزاج حار رطب ہے جبکہ بدن میں حرارت کے ساتھ رطوبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

۴۔ سحنہ: (سحنہ یعنی ڈیل ڈول) استفراغ میں بدن کی فربہی ولاغری کا اگر لحاظ کیا جائے تو حد درجہ کی لاغری اور حد درجہ کا بدنی تخلخل مانع استفراغ ہیں۔ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں تحلل قوت اور ضعف کا اندیشہ ہے (شیخ)

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص ضعیف و نحیف اور لاغر ہو اور اس کے خون میں صفراء کا غلبہ ہو تو ایسے شخص کے علاج کے وقت مناسب یہی ہے کہ استفراغ نہ کرایا جائے بلکہ تبدیل مزاج اور غلبۂ صفراء کو توڑنے کے لئے مناسب دوائیں دی جائیں اور ایسی ٹھنڈی غذائیں کھلائی جائیں جن سے خون صالح مائل بہ برودت و رطوبت پیدا ہو اس حیلہ و تدبیر سے بعض اوقات تو صفراء کے مزاج کی اصلاح ہو جاتی ہے اور اس کا غلبہ ٹوٹ جاتا ہے اور کسی مزید علاج کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور بعض اوقات اس سے مریض کے بدن میں اتنی قوت پہنچ جاتی ہے کہ اب وہ استفراغ کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ (اور پہلے اگر اس میں اتنی سکت نہ تھی تو اب تدابیر سے اس کے بدن میں اتنی سکت پیدا ہو جاتی ہے) "شیخ"

علیٰ ہذا جو لوگ عادتاً کم خوراک ہوں اور استفراغ سے بچنے کی کوئی ادنیٰ سبیل بھی موجود ہو تو ان میں بھی استفراغ کی جرأت ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ لاغری کی طرح زیادہ فربہی بھی اس وجہ سے مانع استفراغ ہے کہ اس صورت میں غلبۂ برودت کا اندیشہ ہوتا ہے (یہ اندیشہ کمی فربہی میں ہوا کرتا ہے) اور یا یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ جب رگوں کو استفراغ کے ذریعہ خالی کر دیا جائے گا تو گوشت (فربہ گوشت) کے نیچے رگیں دب کر بند ہو جائیں گی۔ جس سے حرارت گھٹ جائے گی یا اس بند کے مقام سے انفصلات واپس ہو کر احشار کی طرف چلے جائیں گے (یہ اندیشہ کمی فربہی میں نہیں ہو سکتا ہے۔

نوٹ : رگوں کے بند ہونے سے دوران خون رُک جائے گا، تولید حرارت کا سلسلہ بند ہو جائے گا، اور نسیم (آکسیجن) جتیّد اعضاء تک نہ پہنچ سکے گی جس کو حرارت کا اختناق کہا جاتا ہے۔

۵۔ اعراض ملائمہ : (ردیہ) بدن مریض کے بُرے عوارض بھی مانع استفراغ ہوا کرتے ہیں مثلاً مریض پہلے ہی سے ذرب۔ یا آنتوں میں زخم ہوں یا تشنج کی استعداد و قابلیت کا پایا جانا ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ مریض کو استفراغ یا مسہل کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

۶۔ عمر مریض : اسی طرح بچپنے کی عمر بھی مانع استفراغ ہے جس میں اعضاء کا پورا نشو و نما نہ ہوا ہو اور ایسی بڑھاپے کی عمر میں جس میں اعضاء گھلنے اور گھٹنے لگے ہوں۔

۷۔ موسم : سخت گرمی کا وقت (موسم) اور سخت سردی کا وقت (موسم) یہ دونوں مانع استفراغ ہیں۔

۸۔ ھوا : ملک نہایت گرم ممالک میں بھی استفراغ حرام ہے کیونکہ مسہل ادویہ زیادہ تر گرم ہی ہوا کرتی ہیں اور دو گرمیوں کا اکٹھا ہو جانا ناقابل برداشت ہے (دوا مسہل کی گرمی اور ہوا ملک کی گرمی) نیز اس لئے بھی گرم ممالک میں مسہل دینا حرام ہے کہ ایسے ممالک میں بدنی قویٰ ڈھیلے اور کمزور ہوا کرتے ہیں نیز اس لئے بھی حرام ہے کہ بیرونی گرمی (بیرونی ہوا کی گرمی) تو مادہ کو باہر کی طرف جذب کرنا چاہتی ہے اور دوا (مسہل اندر کی طرف (آنتوں کی طرف) کھینچنا چاہتی ہے یہ باہمی کشمکش اور کھینچ تان مقابلۂ جنگ کی سی صورت اختیار کر لیتی ہے جس سے دوا کا پورا عمل نہیں ہونے پاتا۔
اسی طرح شمالی سمت کے نہایت سرد ممالک بھی مانع استفراغ ہیں۔ (شیخ رح)

۹۔ عادت : استفراغ کا عادی نہ ہونا یا کم عادی ہونا بھی مانع استفراغ ہے۔

۱۰۔ پیشہ : ایسے پیشے بھی مانع استفراغ ہیں جن میں مواد خود بخود بکثرت

خارج ہوا کرتے ہیں اور طبعاً استفراغ پاتے رہتے ہیں مثلاً حمام کی نوکری ۔ بار برداری کی مزدوری ۔ خلاصہ یہ کہ وہ سارے پیشے مانع استفراغ ہیں جو تکان کے باعث ہو سکتے ہیں ۔

نوٹ : اقسام استفراغ ، (یعنی بدن سے مواد خارج کرنا)

استفراغ کی سات قسمیں ہیں ۔

۱۔ اسہال ۲۔ قے ۳۔ ادرار ۴۔ تعریق ۵۔ فصد ۶۔ حجامت (یعنی سنگیھیاں کھنچوانا ۷۔ ارسال علق یعنی جونکیں لگوانا ۔

استفراغ کے اغراض و مقاصد

واضح ہو کہ ہر استفراغ کے وقت مندرجہ ذیل پانچ امور میں سے کسی ایک امر کا اپنا مقصد بنایا جاتا ہے ۔ بلکہ اکثر استفراغات میں ان پانچوں امور کا لحاظ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے ۔

۱۔ اوّل : استفراغ کے وقت اسی مادہ کو نکالا جائے جس کا بدن سے خارج کرنا مناسب ہے یعنی محض مادۂ فاسدہ کے نکالنے کی کوشش کی جائے ایسی صورت میں جبکہ مادۂ فاسدہ بدن سے نکل جائے گا تو بلاشبہ استفراغ کے بعد راحت و آرام محسوس ہوگا ۔

ہاں یہ اور بات ہے کہ استفراغ کے بعد (مواد کے گزرنے سے عروق میں تکان کی سی کیفیت پیدا ہو جائے یا استفراغ کی گڑبڑ سے بدنی حرارت بھڑک اٹھے ۔ یا حمّی یوم پیدا ہو جائے یا استفراغ کے لوازمات میں سے کوئی دوسرا مرض لاحق ہو جائے مثلاً دستوں کی کثرت سے گاہے آنتیں چھل جاتی ہیں ۔ سحج امعاء) اور ادرار بول کے اثر سے گاہے مثانہ زخمی ہو جاتا ہے ۔

ان تمام صورتوں میں گو استفراغ فی نفسہٖ مفید ہی ہوتا ہے مگر اس کا فائدہ اس وقت بظاہر محسوس نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات فائدہ کا احساس ان مذکورہ عوارض کے زائل ہونے تک ملتوی ہو جایا کرتا ہے جو استفراغ کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتے ہیں بمثلاً کسی شخص نے مسہل کے ذریعہ اپنے بدن کا تنقیہ کرایا لیکن اثنائے مسہل میں دستوں کے اثر سے آنتوں

میں سمج لاحق ہو گیا اور پیش کی تکلیف دامنگیر ہو گئی تو تا وقتیکہ پیچش میں آرام نہ ہو مریض کو تنقیہ کا فائدہ محسوس نہیں ہوگا۔

۲۔ دوم: استفراغ کے وقت مواد کے میلان کا رخ دیکھا جائے کہ کس طرف اسکی توجہ ہے اور طبیعت کس راستہ سے مادہ کو خارج کرنا چاہتی ہے۔ مثلاً اگر متلی دامنگیر ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مادہ کا میلان قے کی طرف ہے ایسی حالت میں مادہ کو قے کی صورت میں خارج کرنا چاہیئے، اور اگر آنتوں میں بوجھ اور مروڑ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مادہ کا میلان دستوں کی طرف ہے ایسی حالت میں مادہ کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنا چاہیئے۔

۳۔ سوئم: استفراغ کے وقت مواد کے رُخ اور انکی توجہ کے لحاظ سے اس شریک عضو کو دیکھا جائے جس عضو سے یہ مواد خارج ہو سکتے ہیں۔ مثلاً امراض کبد میں امتلاء صفراء کے وقت مدراتِ[1] صفراء دے کر اثنا عشری میں گرانا۔ اور پھر دستوں کے ذریعہ خارج کرنا اور یرقان کی صورت میں عروق صفراء کو براہ گردہ و مثانہ (مدرات بول کے ذریعہ) خارج کرنا۔

یہ بھی یاد رہے کہ جس عضو سے مادہ خارج کیا جائے وہ ان مواد کے خارج ہونے کا طبعی راستہ ہو مثلاً وہ مواد جو جگر سے براہ محدب اجوف میں داخل ہو جاتے ہیں ان مواد کے لئے اعضائے بول مخرج طبعی ہیں اور وہ مواد جو جگر سے براہِ مقعر مجرائے صفراء اور پتہ میں داخل ہو جاتے ہیں، ان مواد کے لئے آنتیں مخرج طبعی ہیں۔

۴۔ چہارم: استفراغ کے وقت یہ بھی دیکھا جائے کہ آیا نضج اور مناسب تغیرات و استحالات کے لحاظ سے مادہ کے استفراغ کا صحیح وقت آ گیا ہے یا نہیں یعنی ہر ایک مادہ کو خارج کرنے سے قبل اس کا نضج کرنا لینا چاہیئے۔

نضج مادہ اور استفراغ

(رَقِّ مَا غَلُظَ وَ غَلِّظْ مَا رَقَّ)

بعض امراض کے مواد اعضاء کی ساخت اور خون وغیرہ میں پائے جاتے ہیں اور وہ

[1] یہاں ملینات ہونا چاہیئے، مدرات کے ذریعہ مادہ اثنا عشری میں کیسے جائے گا۔ (حکیم ابو صدیقی)

ان سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتے جب تک ان میں اور اعضاء میں خاص قسم کے تغیرات حاصل نہ ہوں۔ میعادی امراض جو ایک خاص میعاد کے بعد ختم ہوا کرتے ہیں ان کے میعادی ہونے کی وجہ یہی ہے کہ طبیعت اس عرصہ میں مادۂ مرض کے اندر تغیرات و استحالات پیدا کرتی رہتی ہے۔ اور انکو خارج ہونے کے لئے آمادہ کرتی رہتی ہے اسی طرح پیپ کا بننا بھی نضج کی ایک مثال ہے جس میں کم و بیش عرصہ خرچ ہوا کرتا ہے اور پیپ کی شکل میں مختلف مادہ اقسام کے مواد متغیر ہو کر خارج ہوا کرتے ہیں۔

نضج کی ضرورت

استفراغ مادہ کے لئے انتظار نضج کی ضرورت کہاں کہاں ہے اور کن امراض میں یہ واجب ہے اور کن امراض میں غیر ضروری ہے یا بہتر؟ اس کا تفصیلی جواب یہ ہے کہ:

امراض مزمنہ میں بلا اختلاف استفراغ سے پہلے نضج دینا واجب ہے۔

رہے امراض حادة۔ تو اس میں متقدمین کا اختلاف ہے۔ ایک گروہ جس میں جالینوس و رازی وغیرہ داخل ہیں، یہ کہتا ہے کہ امراض حادہ میں استفراغ و اسہال کے لئے نضج کے انتظار کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ـــــ دوسرا گروہ جس میں شیخ معہ بھی شامل ہیں یہ کہتا ہے کہ استفراغ کامل مثلاً اسہال قوی۔ بلا نضج اور بلا تیاری کے اصولاً ناجائز ہے اس گروہ کے نزدیک مرض خواہ حاد ہو یا مزمن دونوں صورتوں میں قانون علاج یہ ہے کہ استفراغ قوی سے پہلے منضج پلایا جائے۔

شیخ ”فرماتے ہیں کہ:

جالینوس کا یہ عقیدہ ہے کہ نضج کا انتظار محض مزمن امراض میں کرنا چاہیئے اور دوسرے امراض میں انتظار نضج کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ امراض حادہ میں جالینوس کے اصول کے مطابق نضج کے انتظار کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

جالینوس اور نضج مادہ

جالینوس امراض حادہ میں انتظار نضج کی اس لئے ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس کے خیال

میں نضج سے مقصود مادہ کی ترقیق ہے۔ اور امراض حادہ کا مادہ خود ہی رقیق ہوا کرتا ہے اس لئے اسمیں نضج کی ضرورت ہی نہیں لیکن شیخ اس خیال کو ضعیف سمجھتا ہے اور یہ بتانا چاہتا ہے کہ جالینوس نے نضج کا مفہوم غلط سمجھا ہے نضج سے مقصود ترقیق نہیں ہوا کرتا بلکہ تعدیل قوام یعنی مادہ کے قوام کو اوسط درجہ پر لے آنا اور یہ ظاہر ہے کہ امراض حادہ میں اگر مواد رقیق ہوتے ہیں تو اس لحاظ سے وہ بھی نضج کے محتاج ہیں تاکہ وہ کسی قدر غلیظ ہو کر اوسط درجہ پر آجائیں۔ الغرض شیخؒ کے نزدیک مادہ خواہ گرم ہو یا سرد اس کا استفراغ بغیر نضج نہیں کرنا چاہیئے ......

نضج کے بارے میں

شیخ الرئیس بو علی سینا کا محمد بن زکریا رازی سے اختلاف

شیخ الرئیس حمیات قانون میں فرماتے ہیں کہ اس شخص کی بات کی طرف توجہ نہ کرو جو کہ نضج کی غرض سے مادہ کو رقیق کرنا ہی بتلاتا ہے اور چونکہ گرم خلط خود ہی رقیق ہوتی ہے لہذا اس کو رقیق ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس شخص کا قول صحیح نہیں ہے بلکہ النضج کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ کا قوام معتدل ہو جائے اور وہ بآسانی دفع ہونے کے لئے تیار ہو جائے ــــــــــ

رقیق مادہ جو عضو کے اندر جذب ہو اور غلیظ مادہ جو چھپنے والا اور چپکنے والا ہو بآسانی دفع ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا بلکہ ان کے لئے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ رقیق کو کسی قدر غلیظ کیا جائے اور غلیظ کو کسی قدر رقیق کیا جائے اور لیسدار مادہ کے لیس کو دور کیا جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص (رازی) نے متقدمین کا وہ کلام بالکل نہیں سنا جو انہوں نے نضج کے بارے میں بیان کیا ہے اور جس کو ہم نے ابھی تحریر کیا ہے لیکن کم از کم ان ہی اخلاط کے نضج پانے کی کیفیت کو یاد کر لیتا جو منہ سے تھوکے جاتے ہیں، چنانچہ منہ سے تھوکے والے رقیق اخلاط غلیظ ہونے کے محتاج ہوتے ہیں اور غلیظ کو رقیق ہونے کی ضرورت ہوتی ہے

اس سے یقیناً اسکو ہدایت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ ایسی غلطی نہ کرتا۔

نوٹ : ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ میں مادہ ابتداء میں اگرچہ رقیق ہوتا ہے مگر وہ خارج نہیں ہوتا اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ مادہ غلیظ ہو کر بلغم کی صورت میں خارج ہونے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں اس شخص نے اس بات پر بھی غور نہیں کیا جو حمیات حادہ کے قارورہ کے متعلق بیان کی جاتی ہے کہ ابتداء میں قارورہ کے اندر رسوب نہیں ہوتا لیکن زمانہ ابتداء کے بعد اس میں رسوب آنے لگتا ہے۔ کیا یہ رسوب محمود اس خلط (سبب مرض) کے سوا کسی دوسری چیز کا رسوب ہے جو اب نضج پا گئی ہے اور یہ ابتداء مرض ہی میں کیوں نہیں خارج ہوتی۔ حالانکہ اس شخص کے خیال کے مطابق حمیات حادہ میں مادہ کے زیادہ رقیق ہونے کی وجہ سے ابتداء ہی میں خارج ہونا چاہئے تھی پس اگر نضج میں غایت مقصود مادہ کو رقیق بنانا ہوتا تو دموی اور صفراوی بخاروں کی ابتداء ہی میں رسوب محمود کا ظاہر ہونا واجب ہوتا کیونکہ یہ مواد ابتداء میں رقیق ہی ہوتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ پس اگر طبیعت کے لئے ان فضلات کو اسی مدت کے بعد دفع کرنا ممکن ہے جب کہ وہ بذریعہ قارورہ دفع ہوجانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہماری تدبیر کے متعلق بھی لازمی طور پر یہی سمجھنا چاہیئے کہ قارورہ میں آثار نضج ظاہر ہونے کی مدت سے پیشتر مادہ کا استفراغ ممنوع ہے یا نہایت دشوار ہے۔ بعض اوقات بغیر نضج استفراغ کرنے سے محض تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور استفراغ کا اثر پورے طور پر نہیں ہوتا اور بعض اوقات خبیث خلط اچھی خلط کے ساتھ مخلوط ہو جاتی ہے۔ اس شخص کے لئے تو بہتر یہی تھا کہ ابقراط اور جالینوس جیسے اشخاص نے اس مسئلہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس پر حسن ظن رکھتا اور غور و خوض کے بعد مخالفت پر آمادہ ہوتا جو لوگ متقدمین سے جھگڑا کرتے ہیں اگر وہ حق پر ہوں تو معذور ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے ان کے اقوال کو بہ نظر غور دیکھ لیا جائے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس شخص کو اس بارے میں اتفاق سے ایسے تجربات پیش آ گئے ہیں جن میں نضج نہ دینے کی صورت میں اسکی حاجت پوری ہو گئی ہے۔ لہذا وہ ان کی طرف مائل ہو گیا ہے حالانکہ یہ تجارب خلاف قانون ہیں اور ان سے گاہے بالکل کامیابی نہیں ہوتی اور گاہے یہ تجارب بالکل سچے ثابت نہیں

ہوتے ۔ لہذا جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اسی پر یقین کرنا واجب اور درست ہے ۔
نوٹ : پہلے تو شروع میں تو جالینوس سے بھی اختلاف کیا ہے لیکن اب جالینوس سے اپنے نظریہ کی تائید حاصل کر رہے ہیں ؟ واللہ اعلم ۔ اس کا کیا مقصد ہے ؟

استفراغ بلا نضج کے جواز کی صورت

جو گروہ استفراغ کے لئے نضج کو ضروری سمجھتا ہے وہ بھی اس کا قائل ہے کہ بعض حالات میں نضج کے بغیر استفراغ کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری اور واجب ہو جاتا ہے اور پر کر نضج کا انتظار کرنا بعض اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے ۔ چنانچہ شیخ الرئیس نے ان استثنائی صورتوں کا اس طرح ذکر کیا ہے کہ اگر مادہ مقدار میں کثیر ہو اور متحرک ہو اور ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہو رہا ہو ۔ نیز تمہارا گمان یہ ہو کہ اسکو نضج دینے کی مہلت نہیں ہے اور پھر یہ بھی خیال ہو کہ اس سے سرسام یا دیگر اورام وغیرہ پیدا ہو جائیں گے ۔ علاوہ ازیں اگر اسکو اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا تو نضج معتدل پانے سے قبل کسی خطرہ میں مبتلا کر دے گا لہذا ان حالات میں مادہ کا استفراغ قبل از نضج ضروری ہے کیونکہ بلا نضج مادہ کے استفراغ کرنے میں جتنا خطرہ ہے وہ ان خطرات سے کم ہے جو اس کے چھوڑ دینے کی صورت میں لاحق ہو سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس مادہ کی اذیت طبیعت کو ایسے مادہ کو خارج کرنے کے لئے متحرک کر دیتی ہے پس جب طبیعت کی مدد کی جائے گی تو یہ طبیعت کے موافق ہوگی چنانچہ ایسی صورتوں میں اس کے سوا چارہ نہیں کہ بلا نضج استفراغ کرا دیا جائے اور نضج کا انتظار نہ کیا جائے ۔ بقراط کا قول ہے ۔ دوا مسہل نضج مادہ کے بعد دینا چاہیئے ۔ ابتداء مرض میں اس کا استعمال مناسب نہیں ہاں اگر مادہ مرض جوش و ہیجان میں ہو تو ایسا کرنا اور بلا نضج کے انتظار کے مسہل دینا جائز ہے ۔ اس قسم کے مرض کو مرضِ مہیاج کہتے ہیں ۔ یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ بقراط کے قول میں دوا مسہل سے قوی مسہل مراد ہے ورنہ ہلکے مسہل کا ابتدائے مرض میں دینا تو بیشتر امراض میں ایک قانون علاج ہے جس سے طبیعت قوی و قادر ہو کر نضج و استحالہ کے کام کو زیادہ تیزی سے انجام دینے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح امراض حادہ کے بارہ میں شیخ فرماتے

ہیں کہ جیسے امراض حادہ. تو ان میں بھی بہتر یہی ہے کہ نضج مادہ کا انتظار کیا جائے علی الخصوص اس وقت جب کہ ان امراض کے مواد میں جوش و حرکت نہ ہو لیکن اگر ان کے مواد جوش و حرکت میں ہوں تو انتظار نضج سے پہلے ہی بالعجلت تمام استفراغ کرا دینا ہی مناسب ہے کیونکہ نضج کے بغیر مادہ کے اخراج میں خطرات کا اتنا اندیشہ نہیں ہو سکتا جتنا کہ مادہ کے جوش و ہیجان سے خطرات کا امکان ہو سکتا ہے. علی الخصوص اس وقت جبکہ اخلاط میں حرکت و ہیجان کے علاوہ رقت بھی موجود ہو اور علی الخصوص اسوقت جبکہ مادہ ابھی عروق ہی کے اندر ہو اور عروق سے باہر نکل کر اعضاء کی ساختوں میں پیوست نہ ہو چکا ہو (شیخ)

(کیونکہ اعضاء کی ساختوں میں پیوست ہو چکنے کے بعد نضج سے پہلے مادہ کا خارج کرنا زیادہ دشوار ہوتا ہے. (گیلانی)

۵. پنجم: استفراغ کے وقت یہ بھی بطور اندازہ کے متعین کر لیا جائے کہ کتنی مقدار میں مادہ کو نکالنا ہے. مثلاً مسہل دینا ہے تو کس درجہ کا دیا جائے جس سے ایک دو دست آ جائیں یا آٹھ دس اس کے لئے اس امر پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ بدن میں مادہ مرض کی مقدار کتنی ہے اور بدنی قوت کیسی ہے اور دو: عوارض کیسے ہیں جو استفراغ کے بعد عموماً پیدا ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ اگر استفراغ سے اس قسم کے عوارض پیدا ہونے کا کوئی اندیشہ ہو تو پہلے یہ اندازہ قائم کریں کہ وہ عوارض اور تکلیفات کتنے استفراغ سے لاحق ہو سکتے ہیں اسی اندازہ کے مطابق استفراغ میں کمی کر دیں تاکہ اس کمی کی وجہ سے ان تکلیفات کا تدارک ہو جائے یعنی وہ عوارض پیدا ہی نہ ہونے پائیں جیسا کہ تشنج امتلائی میں (غلبہ یبوست کے اندیشہ سے کیا جاتا ہے (شیخ)

تشنج امتلائی (تشنج مادی) میں اگرچہ استفراغ بھی ضروری ہے مگر اس میں یہ بھی اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں استفراغ کی وجہ سے یبوست نہ لاحق ہو جائے. اور تشنج امتلائی سے تشنج یبسی واقع نہ ہو جائے. اس اندیشہ کو مدنظر رکھ کر استفراغ میں کمی کر دی جاتی ہے اور تشنج کے مواد کو تھوڑی مقدار میں بتدریج خارج کیا جاتا ہے......

*

نضج کی ضرورت

ا۔ امراض مزمنہ جن کی مدت چالیس یوم سے زیادہ ہوتی ہے ان میں منضجات کا دینا ضروری ہے۔ امراض حادہ میں نضج کر لینا بہتر ہے خصوصاً ان امراض میں جن کی میعاد سات روز سے زیادہ ہو لیکن امراض حادہ جدا" جن کی مدت سات یوم سے کم ہوتی ہے ایسے شدید امراض میں نضج کا انتظار نہیں کرنا چاہئے بلغمی اور سوداوی امراض میں مسہل سے پہلے منضج نہایت ضروری ہے۔ صفراوی امراض میں بھی اگر مسہل سے قبل منضج دیا جائے تو بہتر ہے مگر ضروری اور لازمی نہیں ہے۔ البتہ اگر دوسرے اخلاط کی آمیزش سے خون فاسد ہو گیا ہو تو ان اخلاط کا نضج کرنا چاہیئے بالخصوص اگر سوداء کے ملنے سے خون خراب ہو گیا ہو تو اس صورت میں پہلے سوداء کا منضج دیں اس کے بعد فصد کریں۔

نضج کے ایام

ہر ایک خلط کے نضج پانے کے حسب ذیل ایام مقرر کئے گئے ہیں۔

صفراء خالص : تین دن میں نضج پاتا ہے : صفراء غیر خالص : پانچ دن میں
بلغم رقیق : پانچ دن میں نضج پاتا ہے : بلغم غلیظ : نو دن میں
سوداء خالص : پندرہ دن میں یا اس سے زائد ۔

نضج کی علامات

قارورہ سے مادہ کی پختگی پر استدلال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ صفراوی مادہ میں قارورہ کا رنگ اترجی ہو جاتا ہے۔ اور بلغمی امراض میں سفید زردی مائل ہو جاتا ہے اور سوداوی امراض میں قارورہ کا رنگ سیاہ یا مکدر ہو جاتا ہے۔ یہ مواد کے پختہ ہو جانے کی علامت ہے نیز بلغمی و سوداوی مواد میں نضج کے وقت قارورہ غلیظ ہو جاتا ہے۔ نبض بھی مواد کی پختگی پر دلیل بنتی ہے۔ چنانچہ اگر ابتدا میں نبض صلب ہو گئی تو مواد کی پختگی کے بعد لین ہو جاتی ہے۔

اور اگر ابتداء میں لین ہوگی تو پختگی پر صلب ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر نبض پہلے ممتلی یا کمزور ہوگی تو مادہ کی پختگی پر خالی یا قوی ہو جائے گی۔ سوداوی امراض میں مادہ کی پختگی کے وقت نرم ہو جاتی ہے۔

نوٹ: ۱۔ ہر خلط کے منضج الگ الگ ہوتے ہیں ۲۔ اور ہر مرض کے منضج میں اس مرض کی مخصوص دوائیں بھی شامل کرنی چاہئیں مثلاً دماغی امراض میں اسطوخودوس اور امراض مفاصل میں سورنجان شیریں ۳۔ اعصابی امراض میں مثلاً فالج۔ لقوہ۔ عرق النساء نقرس وغیرہ میں نضج زیادہ عرصہ تک کرائیں اور متعدد مرتبہ مسہل دینا چاہیئے۔
سر آنکھ اور کان کے سرد امراض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ نزول الماء میں منضج کے ساتھ تنقیہ خاص کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ان امراض میں وقتاً فوقتاً حب ایارج۔ حب شب یار حب فاریقون وغیرہ استعمال کرائیں۔

منضج کے نسخہ جات

(از میزان الطب)

نسخہ منضج صفراء (۱): عناب ۷ دانہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ گل نیلوفر ۵ ماشہ۔ شاہترہ ۵ ماشہ تخم کاسنی نیم کوفتہ ۵ ماشہ۔ بیخ کاسنی ۵ ماشہ۔ گل سرخ ۵ ماشہ۔ آلوبخارا ۷ دانہ۔ تخم خیارین نیم کوفتہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ یا شربت — سکنجبین ۲ تولہ یا شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

نسخہ منضج صفراء (۲): عناب ۷ دانہ۔ گل نیلوفر ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ گل سرخ ۵ ماشہ۔ دانہ مکوہ خشک ۵ ماشہ۔ شاہترہ ۵ ماشہ۔ آلوبخارا ۷ دانہ۔ بیدانہ ۳ ماشہ تمر ہندی ۵ ماشہ رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر گلقند یا ترنجبین یا شیر خشت یا شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ ملا کر صاف کر کے پلائیں۔

نسخہ منضج بلغم (۱): گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ اصل السوس مقشرہ ۵ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ۔ انجیر زرد ۲ عدد پانی میں جوش دے کر مل چھان کر گلقند عسلی ۴ تولہ

ملا کر پلائیں۔

نسخہ منضج بلغم ۲ گل بنفشہ ۵ ماشہ ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ۔ انیسون ۵ ماشہ تخم کرنس ۳ ماشہ۔ بیخ اذخر ۵ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ مقشر ۳ ماشہ مویز منقی ۹ دانہ۔ انجیر زرد ۲ عدد۔ مناسب مقدار پانی میں جوش دے کر چھان کر شہد ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔

نسخہ منضج سودا ۳ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۵ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ سپستان ۹ دانہ۔ بادرنجبویہ ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ افتیمون ۵ ماشہ۔
مناسب مقدار پانی میں جوش دے کر مل چھان کر گل قند ۲ تولہ یا قند سفید ۲ تولہ ملا کر پلائیں

فائدہ سودائے غیر طبعی جس خلط کے احتراق سے پیدا ہوا ہو منضج میں اسکی رعایت ضرور رکھنی چاہیے۔ چنانچہ اگر سودا خون کے جلنے سے پیدا ہوا ہے تو شاہترہ۔ عناب ۹ دانہ۔ سرپھوکہ ۷ ماشہ۔ سودا کے منضج کے نسخہ میں اضافہ کر دیں۔ اور اگر صفرا کے احتراق سے سودا غیر طبعی پیدا ہوا ہو تو ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی۔ تمر ہندی۔ آلو بخارا۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر سودا طبعی بلغم کے احتراق سے پیدا ہوا ہو تو بلغم کے منضج کے نسخہ میں تخم کشوث۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس افتیمون اضافہ کریں۔ اگر سودا طبعی کے احتراق سے سودا غیر طبعی پیدا ہوا ہو تو منضج سودا کے نسخہ میں ہلیلہ سیاہ۔ غاریقون افتیمون پوٹلی بستہ ہر ایک ۵ ماشہ بسفائج ۵ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں۔

مسہلات و ملیّنات

(از میزان الطب)

مسہل کی تعریف مسہل اس دوا کو کہتے ہیں جو مادہ کو رگوں اور دور کے اعضاء سے کھینچ کر آنتوں کی راہ نکالتی ہے۔

ملین کی تعریف ملین وہ دوا ہے جو معدہ آنتوں اور ان کے آس پاس سے مادہ کو نکالتی ہے۔ مسہل کے واسطے اول منضج دینا شرط

ہے لیکن ملین میں منضج کی ضرورت نہیں ہے۔ بہذا اکثر ادویہ منضجہ جیسا کہ ظاہر ہے ملین ہیں لیکن اگر ملین دینے میں بھی منضج کی رعایت کریں تو بہتر ہے۔

مسہل کے متعلق چند قواعد

جبکہ قولنج وغیرہ میں سخت ضرورت کی وجہ سے مسہل دیا جائے تو ایسے وقت میں منضج کی ضرورت نہیں ہے اور نہ رات کا ہونا یا بادل اور ہوا شرط ہیں۔

ہر ایک مسہل خواہ جوشاندہ ہو یا خیساندہ اسکے اوپر گرم پانی نہیں دینا چاہیے کیونکہ مسہل کے عمل کو باطل کر دیتا ہے لیکن اگر پیٹ میں درد ہو تو تھوڑا گرم پانی دینا چاہیئے۔ دوا گولیوں اور سفوفوں کے مسہل میں گرم پانی دینا ضروری ہے تاکہ گرم پانی عمل میں مدد کرے اور جب تک مسہل کا عمل ختم نہ ہو جائے سرد پانی دینا منع ہے لیکن اگر پیاس کا غلبہ ہو تو تازہ پانی تھوڑے گھونٹ پلا سکتے ہیں علاوہ ازیں گرم مزاج کو جو پیاس سے عاجز ہو تازہ پانی دینا ٹھیک ہے۔

بعض مسہل ادویہ ایسی ہیں جن کے لئے سرد پانی کا پلانا ضروری سمجھا گیا ہے مثلاً شربت گل میں اور اس مسہل میں جس میں جمال گوٹہ شامل ہو۔ اسی طرح سفوف اور گولی کے اوپر جو کہ سبت اور نمک سے بنائی گئی ہوں سرد پانی پلانا بہتر ہے کیونکہ گرم پانی اس ترکیب میں جیسا کہ علامہ قرشی نے لکھا ہے دواؤں کا عمل باطل کرنے والا ہے۔

جس شخص کو دوا پینے سے نفرت ہو۔ اس کے دونوں بازو باندھ کر اور ناک بند کر کے دوا پلائیں اور اس کے بعد غرغرے سے منہ کو پاک کریں اور تھوڑے پودینہ چبائیں لیکن اگر پان کا رواج ہو تو اس کا چبانا سب سے بہتر ہے۔ اسی طرح ادرک کھانا بھی مفید ہے۔ لیکن جب کہ کوئی تدبیر نفع نہ دے اور مسہل کے قے ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے قصداً قے کرائیں اور بعد میں دوا پلائیں۔ اس تدبیر سے غالب امید ہے کہ قے نہیں آئے گی۔

مسہل دوا پینے کے بعد سونا نہیں چاہیئے۔ لیکن بعض مسہل ایسے ہیں جو رات کو سوتے وقت دیئے جاتے ہیں مثلاً حب ایارج۔ یا اطریفل زمانی یا حب شب یار وغیرہ وہ

اس قانون سے مستثنیٰ ہیں۔ (حکیم محمد ایوب صدیقی)

مسہل دوا پینے کے بعد سردی اور سرد ہوا سے محفوظ جگہ بیٹھیں اور ریشہ خطمی کے جوشاندہ سے آبدست کریں تاکہ مقعد تیز مادہ کے ضرر سے محفوظ رہے۔ آب دست کا پانی نیم گرم ہونا چاہیئے۔

جب مسہل عمل نہ کرے تو اس کے اوپر دوسرا مسہل اسی روز نہ پلائیں۔ بلکہ شافہ سے مدد کریں۔ لیکن اگر کوئی مزلق دوا مثلاً آب آلو بخارا، آب املی ہی قند یا ترنجبین کے ہمراہ دیں تو کچھ حرج نہیں ہے تاکہ مسہل کے عمل میں مدد کرے۔ علاوہ ازیں مغز املتاس بھی دینا جائز ہے اور مصطگی پانچ ماشہ باریک پیس کر مصری ملا کر گرم پانی کے ساتھ دینا بھی اسہال پر مدد کرتا ہے۔

جب کہ مسہل قوی دیا جائے اور وہ عمل نہ کرے اور بے ہوشی پیدا ہو جائے تو اسی وقت فوراً قے کرائیں۔ اگر قے کرنا کافی نہ ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں تاکہ جلد فائدہ ہو۔

اور جب کہ مسہل نے اچھی طرح عمل کیا ہے لیکن معدہ اور آنتوں میں حرارت پیدا ہو جائے تو لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول دیں۔ معتدل مزاج کو تخم ریحان، شربت قند اور گلاب میں ملا کر دیں۔ اس کے بعد جب ایک گھنٹہ گزر جائے تو نرم غذا کھلائیں ناقص مسہل جو پورے طور پر عمل نہ کرے نہایت ضرر رکھتا ہے۔ اگر قوت کافی ہو تو متواتر مسہل دیں تاکہ مادہ مقصود کامل طور پر خارج ہو جائے۔ اگر قوت کمزور ہو تو ایک دو روز کا وقفہ دے کر ہلکا مسہل دینا چاہیئے۔ تاکہ دستوں کی کثرت سے طبیعت خراب نہ ہو جائے اور جبکہ اسہال کی زیادتی ہو اور ان کو بند کرنا مطلوب ہو اور حرارت اور بخار نہ ہو تو ایسی حالت میں چھاچھ اور چاول سب سے بہتر چیز ہے۔ لیکن اگر بخار ہو تو تخم ریحان بریاں، شیرہ تخم خرفہ بریاں اور تخم بارتنگ دیں۔

نسخہ ملین مبارک

جو اکثر اندرونی اور بیرونی امراض کے واسطے مفید ہے اور اکثر مزاجوں کے موافق ہے

یہاں تک کہ حاملہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ بخاروں اور اعضاء شکم کے ورموں کو نہایت مفید ہے اور تمام مادوں کے موافق ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے املتاس کا گودا بقدر ضرورت لے کر عرق گلاب یا گرم پانی میں ملیں اور چھان کر قند ملا کر پلائیں۔ لیکن جس جگہ حرارت ہو تو کاسنی کے پانی یا دوسرے تخموں کے شیرہ کے ساتھ دینا چاہیئے اگر اعضائے شکم میں ورم ہو تو کوئی سبز کے پانی کے ساتھ دینا چاہیئے۔ اور جس جگہ نفخ کا اندیشہ ہو تو شیرہ بادیان اور گلقند ملا کر پلائیں۔ اور املتاس کی بو دور کرنے کے واسطے عرق بادیان اور عرق گلاب بہترین چیزیں ہیں۔ جب ملین مذکور کو قوی کرنا چاہیں تو شیرخشت اصلی اور ترنجبین اصلی ملا کر دیں۔ اگر عناب، سپستان، گل بنفشہ، مویز منقیٰ، گاؤزبان اور ان کے موافق دواؤں کا جوشاندہ بنائیں اور اس جوشاندہ میں مغز املتاس ملا کر دیں تو نہایت بہتر ہے یہ یاد رہے کہ ؛

اگر حرارت زیادہ قوی ہو تو جوشاندہ نہیں دینا چاہیئے اس صورت میں خیساندہ مفید ہوتا ہے اور جس شخص کی آنتیں کمزور ہوں اور پیچش ہو جاتی ہو تو مغز املتاس کو بغیر روغن بادام کے ہرگز نہ دیں۔ اسی طرح حاملہ عورتوں اور بوڑھوں کو بغیر روغن بادام کے ہرگز نہ دیں تاکہ پیچش کا خطرہ نہ رہے۔ لیکن شیرخوار بچوں کے واسطے روغن بادام کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شیرخوارگی کے زمانہ میں آنتوں کی سطح اس قدر ملائم ہوتی ہے کہ مغز املتاس آنتوں سے نہیں چپٹ سکتا۔

مرد جوان کے واسطے جسکی طبیعت سخت ہو مغز املتاس کی مقدار چار تولہ سے پونے پانچ تولہ ہے اس سے زیادہ نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے خاص کر معتدل مزاج میں نقصان کا زیادہ اندیشہ ہے۔

مسہل نسخہ جات

(از میزان الطب)

مسہلات صفراء | یہ ہیں۔ ہلیلہ زرد۔ املی، ترنجبین، بنفشہ، افسنتین، سقمونیا، لبلاب، آلو بخارا، گل سرخ، شاہترہ، شیرخشت وغیرہ

ان میں سے بعض ادویہ کا عمل قوی اور بعض کا ضعیف ہے۔ ان میں سے کوئی ایک دوا تنہا یا مرکب کر کے مریض کی طاقت اور ضرورت کے موافق دیں۔

مسہل صفرا مرکب جو صفرا کے نکالنے کے واسطے مخصوص ہے۔ پوست ہلیلہ زرد پونے دو تولہ، آلو بخارا ہندرہ عدد، سپستان بیس دانہ، شاہترہ ۱۰ ماشہ، سنا مکی صاف شدہ ۱۰ ماشہ، عناب نو دانہ، تخم کاسنی ۷ ماشہ، تخم کشوث ۵ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر شیر خشت یا ترنجبین یا دونوں ضرورت کے موافق ہر ایک تین تولہ ملا کر دیں۔ ادویہ کے اوزان کا کم و بیش کرنا طبیب کی رائے پر منحصر ہے۔ اور جب کہ ان دواؤں سے اچھی طرح دست نہ آئیں تو مغز املتاس ملانا چاہیے خواہ جوشاندہ بنائیں اور خواہ خیساندہ اختیار ہے اس جوشاندہ میں روغن بنفشہ یا روغن بادام ۱ تولہ ملائیں خصوصاً جبکہ مغز املتاس شامل ہو۔

فائدہ ایسی کوئی دوا نہیں ہے جو سوائے ایک خلط کے اخلاط ثلاثہ (صفرا، بلغم سودا) سے دوسری خلط کو نہ نکالے۔ صفرا، بلغم، سودا کے نکالنے کے واسطے جو ادویہ مخصوص کی گئی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ادویہ اس خلط کو زیادہ نکالتی ہیں جس کے ساتھ مخصوص ہیں ورنہ ان کے استعمال سے تمام اخلاط نکلتے ہیں۔

فائدہ نئے بخار میں دو ہفتہ سے پہلے ہلیلہ دینا منع ہے کیونکہ اس سے اسہال کبدی آنے لگتے ہیں لیکن اگر اس کے دینے کی ضرورت پڑے تو اصلاح کر کے دینا چاہیے۔ اور اسکی بہترین اصلاح یہ ہے کہ روغن بادام شیریں سے چرب کر لیں اور لعاب بیدانہ اور لعاب اسبغول یا دیگر مزلق یعنی لیسدار اور پھسلانے والی اور مقوی جگر دواؤں کے کے ساتھ دیں کوئی ضرر نہیں کرے گا۔

مسہلات بلغم شحم حنظل (اندرائن کا گودا) غنطوریون، ماہیزہرج، فاریقون، حب النیل (کالا دانہ) تربد (نسوت) حرمل، خسکدانہ (تخم کرٹم) لبفائج، شونیز (کلونجی) شکاعی، وغیرہ

مسہل بلغم مرکب جو بلغم کو خارج کرتا ہے۔ ایارج فیقرا، نسوت سفید، حب النیل (کالا دانہ) ہر ایک ساڑھے تین ماشہ فاریقون، انیسون، ہر

ہر ایک پونے دو تولہ شحم حنظل ، نمک ہندی ہر ایک چھ رتی سب کو باریک پیس چھان کر آب بادیان سے گوندھ کر گولیاں بنائیں ۔ (مقدار خوراک ۳ سے ۴ گولیاں تک دیں)

نوٹ ضروری غاریقون کو کوٹنا نہیں چاہیئے کیونکہ اس میں ناخن کے مانند ایک سخت تیز ہوتی ہے اور وہ زہر ہے اگر اس کو کوٹا جائے تو ضرر پہنچاتا ہے لہذا غاریقون کو لوہے کی چھلنی میں ملیں تاکہ اس کے چھوٹے چھوٹے اجزاء نکل جائیں اور ناخن کے مانند زہریلی چیز چھلنی کے اوپر رہ جائے اور استعمال میں نہ آئے ، اسی وجہ سے غاریقون کو مغربل لکھتے ہیں ۔ غربال چھلنی کو کہتے ہیں اور مغربل یعنی چھنی ہوئی ۔ (صدیقی)

دیگر مسہل بلغم جو بلغم کو نکالتا ہے اور بخاروں میں بھی دے سکتے ہیں ۔ پرانی کھانسی کو فائدہ دیتا ہے ۔ عناب ، سپستان ہر ایک بیس دانہ ، زوفا خشک نیلوفر ، گل بنفشہ ، پرسیاؤشان ، بادیان نیم کوفتہ ہر ایک دس ماشہ ، مویز منقی سوا چار تولہ ، انجیر خشک سات دانہ ملٹھی مقشر نیم کوفتہ چودہ ماشہ ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھ سیر پانی رہ جائے چھان کر مغز املتاس ، ترنجبین ، گل قند ہر ایک تین تولہ اسمیں ملیں اور دوبارہ چھان کر روغن بادام شیریں ا تولہ ملا کر پلائیں ۔

نوٹ : اس نسخہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں آجکل کے مزاج اور طبائع کے مطابق اس کا چوتھا حصہ (¼ حصہ) ہونا چاہیئے ۔ (صدیقی)

نسخہ سفوف مسہل بلغم جو بلغم کو نکالتا ہے ۔ تربد سفید مجوف کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں سے چرب کیا ہوا دس ماشہ ، سونٹھ پسی ہوئی ۳ ماشہ نمک سفید ڈیڑھ ماشہ تینوں کو ملا کر سرد پانی کے ہمراہ کھلائیں اگر نمک کی بجائے شکر سفید دواؤں کے ہموزن ملائیں تو اختیار ہے ۔ اگر اس نسخہ میں مصطگی رومی بڑھا دیں تو بھی جائز ہے لیکن جبکہ تربد کے ساتھ نمک شامل نہ ہو تو گرم پانی سے کھلائیں ۔

نوٹ ۔ اس نسخہ میں بھی مقدار خوراک زیادہ بتائی گئی ہے ، اس نسخہ میں سے تین مد چار ماشہ مقدار خوراک ہونی چاہیئے ۔ (صدیقی)

مسہلات سودا ہلیلہ کابلی ، ہلیلہ سیاہ ، سنائے مکی ، بادرنجبویہ ، افتیمون ، اسطوخودوس حجر لاجورد ، حجر ارمنی ، آملہ وغیرہ ۔

مسہل سوداء مرکب جو سوداء کے دست لاتا ہے۔ ایارج فیقرا ڈیڑھ تولہ۔ افتیمون ولایتی تین تولہ۔ لاجورد مغسول دو تولہ حجر ارمنی پونے تین تولہ سقمونیا ولایتی ۲ ماشہ شحم حنظل ۲ ماشہ۔ خربق سیاہ ۲ ماشہ بالچھڑ، انیسون، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر آب کرفس (اجمود) کے ساتھ گولیاں بنائیں (مقدار خوراک تین سے چار گولی تک دیں) (صدیقی)

(مقدار خوراک ۹ ماشہ درج ہے جو بہت ہی زیادہ ہے۔ آجکل کے مزاج قطعاً اتنی مقدار برداشت نہیں کر سکتے) (صدیقی)

نسخہ دیگر مسہل سوداء جو سوداوی بیماریوں کے دور کرنے کے واسطے مخصوص ہے۔ ہلیلہ سیاہ تین تولہ۔ بسفائج یم کوفتہ ڈیڑھ تولہ۔ افتیمون پونے تین تولہ۔ سنا مکی، اسطوخودوس ہر ایک سات ماشہ۔ خربق سیاہ ایک ماشہ تربد سفید مقشر تین ماشہ۔ سونٹھ ڈیڑھ ماشہ سب کو جوش دے کر چھان کر غاریقون حجر ارمنی، حجر لاجورد، نمک سیاہ ہر ایک ۱ ماشہ باریک پیس کر چھان کر جوشاندہ میں ملا کر پلائیں۔ اگر زیادہ قوی کرنا چاہیں تو قدرے شحم حنظل اور ایلوا اضافہ کر دیں۔ (اس کی مقدار خوراک بھی بہت زیادہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کا چوتھا حصہ (¼ حصہ) مقدار خوراک ہونی چاہیے) (صدیقی)

فائدہ افتیمون کو جوشاندہ میں ڈالنا ہو تو پوٹلی باندھ کر رکھیں اور باقی ادویہ کو جوش دیں جب آگ سے اتارنے کے قریب ہو تو افتیمون کی پوٹلی ڈال دیں اور دو جوش آنے پر اتار لیں اور پوٹلی کو اسی میں مل چھان کر پلائیں۔

حقنہ اور شافہ

حقنہ کے احکام حقنہ کا دلچسپ آغاز بقراط کے دور زندگی سے اس طرح ہوا ہے کہ ساحل سمندر پر بقراط ایک مچھلی پڑی ہوئی دیکھتا ہے جس کو ایک کوا نوچ نوچ کر اپنا پیٹ اتنا بھر لیتا ہے کہ وہ اڑنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بقراط جب یہ دیکھتا ہے تو اس کے تعجب حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی

کہ گویا اپنی چونچ میں سمندر کا پانی لے کر اپنی دُبر میں داخل کر رہا ہے چنانچہ اس عمل سے اس کے شکم کے فضلات بڑی مقدار میں خارج ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہلکا پھلکا ہو کر اُڑ جاتا ہے اس چشم دید واقعہ سے بقراط کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ سمندر کے پانی میں امعاء سے فضلات خارج کرنے کی خاصیت ہے۔ چنانچہ اس قیاس کی بنا پر وہ اپنے مریضوں کو سمندر کے پانی سے حقنہ کی ہدایت کرتا ہے اور یہ نیا طریقۂ علاج بہت جلد مشتہر ہو جاتا ہے۔ اور لوگ اس کے فوائد سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ اس کے بعد لوگ بجائے سمندر کے پانی کے نمک اور پانی مصنوعی طور پر ملا کر حقنہ میں استعمال کرتے ہیں پھر اس کے بعد نمک کی حدت کو کم کرنے کی غرض سے اسمیں روغن زیتون کا اضافہ کیا جاتا ہے اور زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کے بعد دیگر اغراض مثلاً اسہال تنقیہ قروح امعاء۔ تبدیل مزاج۔ تحلیل ریاح وغیرہ کے مطابق برابر دوسری دواؤں کے اضافات ہوتے چلے گئے اور حقنہ کے رواج کو وسعت ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ حقنہ کا استعمال تقویت باہ تسمین بدن اور تغذیہ کے لئے بھی ہونے لگا جن میں دودھ اور ماءالشعیر جیسی چیزیں استعمال ہوتی ہیں اور نمک اور پانی کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا مقاصد کے علاوہ حقنہ گاہے دستوں کو روکنے۔ سحج کو دور کرنے۔ آنتوں کو سُن اور بے حس کرنے اور درد کو کم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (گیلانی) انہی مذکورہ بالا مقاصد کے لحاظ سے حقنہ کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جاتی ہیں۔

۱۔ حقنہ مبدلہ مزاج ۲۔ حقنہ مسہلہ ۳۔ حقنہ محللہ ۴۔ حقنہ قابضہ یا حابسہ ۵۔ حقنہ مخدرہ ومسکنہ ۶۔ حقنہ مغذیہ

اسی طرح گاہے حقنہ دیدان صغار (دیدان خل) کے قتل و اخراج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے قاتلہ دیدان کہا جاتا ہے اور گاہے دفع تشنج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے (دافعہ تشنج) جو دراصل حقنہ مبدل مزاج میں داخل ہے۔ گاہے امعاء کی اندرونی سطح کی خراش وسحج کو رفع کرنے اور ان کو چکنا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (حقنہ مزلقہ) جو دراصل حقنہ مسکنہ میں داخل ہے۔

علاوہ ازیں: امراض گردہ ومثانہ اور امراض باہ وغیرہ میں دیگر اغراض و

مقاصد کے لئے بھی حقنہ کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ (ازاکملی)

نشاندہی اودیہ مسہلہ کی تین قسمیں ہیں ۔

۱۔ وہ دوائیں جو دونوں صورتوں میں دست لاتی ہیں ۔خواہ پلائی جائیں یا بصورت حقنہ استعمال کی جائیں ۔

۲۔ وہ دوائیں جو کھلانے سے تو خوب دست لاتی ہیں مگر بصورت حقنہ استعمال کرنے سے خوب دست نہیں لاتی ہیں مثلاً ہلیلہ اور ایلوا .....

۳۔ وہ دوائیں جو حقنہ کرنے سے تو خوب دست لاتی ہیں مگر کھلانے سے کم مثلاً شکر سرخ ۔ آب نمک ۔ اور بورق (گیلانی)

علیٰ ہذا بعض اس قسم کی بھی ہیں جن کا استعمال بطور حقنہ جائز ہے مگر بصورت مشروب جائز نہیں مثلاً صابون

اس مقصد کے لئے دوا ر حقنہ کی مقدار کیا ہونی چاہیئے ؟

اسکی مقدار عمر کے تناسب سے مختلف ہے ۔ دودھ پیتے ننھے بچوں کے لئے حسب درجات عمر دو تین تولہ سے پانچ تولہ تک دو سے چار سال کے بچوں کے لئے پانچ سے دس تولہ تک چار سے آٹھ سال تک کے لئے دس سے بیس تولہ تک آٹھ سے بارہ سال تک کے لئے بیس سے چالیس پچاس تولہ تک اور ایک جوان بالغ کے لئے آدھ سیر سے ایک سیر تک کافی ہوا کرتا ہے ۔ اگرچہ بعض اوقات شدت ضرورت کی صورت میں مثلاً قولنج کی حالت میں شدت انسداد کے وقت ڈیڑھ سیر سے تین سیر تک سیال داخل کیا جاتا ہے

حقنہ کے فوائد

حقنہ سے براہ راست امعاء غلاظ (موٹی آنتوں) کا تنقیہ ہوا کرتا ہے اور حقنہ کی دوا امعاء مستقیم سے قولون اور اعور تک پہنچائی جاتی ہے ۔ اس کے بعد چھوٹی امعاء میں اس کا پہنچنا اس وجہ سے دشوار ہے کہ اعور اور لفائفی کے درمیان ایک کواڑی ہے جو طبعاً امعاء غلاظ کے مواد کو چھوٹی آنتوں میں داخل ہونے سے باز رکھتی ہے امعاء غلاظ میں

گویا خالصاً برازاور متعفن فضلات ہوتے ہیں جن کا چھوٹی آنتوں میں واپس جانا باعث اذیت ہے ۔

حقنہ مخدر ۔ تسکین درد کے لئے جو حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اسے حقنہ مخدرہ کہا جاتا ہے ۔ اس میں زیادہ تر پوست کا جوشاندہ ا کاہوا اور سب سے زبردست مسکن افیون استعمال کی جاتی ہے ۔ اعور ۔ قولون اور مستقیم کے علاوہ گردہ مثانہ اور رحم کے دردوں میں اس قسم کا حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اس قسم کے حقنہ میں دوا ء کی مقدار تھوڑی رکھی جاتی ہے تاکہ دوا ء جلد خارج ہو ۔ تسکین درد کے لئے گاہے آنتوں کے تشنج کو دُور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس میں دافع تشنج دوائیں استعمال کی جاتی ہیں مثلاً ہینگ ۔ روغن تارپین وغیرہ

تحلیل ورم کے لئے جو حقنہ استعمال کیا جاتا ہے اسے حقنہ محللہ کہا جاتا ہے اس میں محلل ورم او دیہ مثلاً لعاب حلبہ ۔ ایلوا ۔ پودینہ آب مکوہ سبز وغیرہ امراض قولون و امراض مستقیم میں بعض اوقات رفع خراش کے لئے حقنہ میں لعابات استعمال کئے جاتے ہیں ۔ ایسے حقنہ حقنہ مسکنہ اور گاہے ملینہ کہا جاتا ہے ۔ اسمیں لعاب ریشہ خطمی ۔ لعاب برگ گاؤزبان ۔ لعاب تخم خطمی ۔ لعاب تخم کتان جو جوش دے کر حاصل کیا جاتا ہے ۔ ماء الشعیر نشاستہ کا لعاب وغیرہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں ۔

حقنہ قابضہ یہ زیادہ تر مزمن مرض ذرب ۔ خلفہ اور پرانی پیچش میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے آنول اور خون کی آمد بند ہو جاتی ہے ۔

حقنہ کے معالجہ فاضلہ ہونے کی وجہ سے مسہل کے مقابلہ میں ایک بے اذیت چیز ہے کیونکہ حقنہ کی دوائیں بڑی آنتوں میں داخل ہوتی ہیں جو چھوٹی آنتوں کے مقابلہ میں بے حس اور خسیس ہیں اور دواء کی سمیت اور انکی تیز کیفیت اندرونِ بدن میں امعاء غلاظ کی راہ بہت کم جذب ہوا کرتی ہیں امعاء غلاظ کی غشاء مخاطی فضلات اور دواء کی حدت کو جس قدر برداشت کر سکتی ہے اتنی برداشت معدہ اور امعاء دقاق کی غشاء مخاطی میں نہیں ہے یہ دونوں چیزیں مقابلتہً شریف ذکی الحس اور نازک ہیں ۔

بڑی آنتوں کے تنقیہ سے نہ صرف مستقیم ۔ قولون ۔ اعور ۔ گردہ ۔ مثانہ اور رحم جیسے

اعضائے مجاورہ کے امراض میں فوائد حاصل ہوتے ہیں بلکہ دل دماغ ۔ اور جگر جیسے رئیس اور شریف اعضاء کے امراض میں بھی بے بہا منافع حاصل ہوتے ہیں ۔ اسی حقیقت کی طرف شیخ الرئیس اشارہ فرما رہے ہیں کہ :

ایسے بہترین اور مفید عمل سے نفرت وکراہت رکھنا اس قوم اور ملک کی بدنصیبی ہے جہاں اسکو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور جہاں علم وحکمت کی بجائے جہل کی تاریکی مسلط ہے بعض اوقات حقنہ سے ان مواد کے نکالنے میں امداد دی جاتی ہے جو استفراغات کے بعد بدن میں باقی رہ جاتے ہیں ۔ (شیخ)

حقنہ کی مضرتیں

لیکن حقنہ حادہ سے (جس میں مسہلات قویہ استعمال کی جاتی ہیں) جگر میں ضعف اور بخار لاحق ہوجایا کرتا ہے ۔ اس لئے بوقت حاجت حزم واحتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے ۔ (شیخ)

محقنہ کی صورت اور حقنہ کرنے کا طریقہ

محقنہ کی صورت (آلہ حقنہ کی شکل وصورت) کیا ہوتی ہے اور حقنہ کرنے کا طریقہ کیا ہے ۔ قدیم زمانہ میں محقنہ (یعنی آلہ حقنہ) چمڑے کی تھیلی یا جانوروں کے مثانہ پر مشتمل ہوا کرتا تھا جس کے ساتھ وہ نلکی لگی ہوئی ہوتی تھی جو معاء مستقیم میں داخل کی جاتی ہے ۔ مگر آجکل متعدد قسم کے آلات اس مقصد کے لئے مستعمل ہیں ۔

پانچ دس تولہ دوا ۔ اگر ہائے مستقیم میں پہنچانی ہے تو اس کے لئے معمولی پچکاریاں کافی ہوجاتی ہیں جو کان وغیرہ دھونے کے لئے رکھی جاتی ہیں ۔

لیکن اگر دوا رسیال زیادہ مقدار میں داخل کرنی ہے تو اس کے لئے کئی قسم کے

آلات استعمال کیے جاتے ہیں ۔

۱۔ سب سے سادہ شکل تو یہ ہے کہ تام چینی کا ایک ظرف ڈول ہوتا ہے جس کے زیریں حصہ میں ایک چھوٹی سی ٹونٹی ہوتی ہے اس ٹونٹی کے ساتھ ربڑ کی نالی ایک ڈیڑھ گز لمبی لگا دی جاتی ہے اس لچکدار نالی کے دوسرے پر دہ چکنی اور سخت نال (منال) وابستہ کر دی جاتی ہے۔ جو مقعد کے اندر داخل کی جاتی ہے اس کے ساتھ ایک ڈاٹ لگی ہوتی ہے جو حسب ضرورت کھولی اور بند کر دی جاتی ہے معمولی حالات میں یہ ظرف اتنا بڑا ہوتا ہے کہ اس کے اندر دو ڈھائی سیر پانی سما سکے ۔ دوا سیال اس ظرف سے ربڑ کی نالی میں ہوتی ہوئی منال کی راہ ڈاٹ کھولنے پر معا مستقیم میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ برتن مریض کے محاذ سے بلندی پر دیوار کے ساتھ لٹکا دیا جاتا ہے یا کم و بیش بلندی ہاتھ میں پکڑ کر رکھا جاتا ہے ۔

۲۔ دوسری شکل بھی تقریباً یہی ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ اس میں بجائے برتن کے قیف ہوتا ہے جس کے زیریں حصہ کے ساتھ ربڑ کی لچکدار نلی لگی ہوتی ہے اور باقی چیزیں اسیطرح بدستور سابق ۔

۳۔ تیسری شکل ایک ایسی پچکاری پر مشتمل ہے جو شروع سے آخر تک ربڑ کی ہوتی ہے۔ یہ ربڑ کی پچکاری بیچ میں گیند کی طرح پھولی ہوئی ہوتی ہے جس کو بصلہ کہا جاتا ہے ۔ اس کے دو طرف ربڑ کی دو نلکیاں لگی ہوتی ہیں جن میں سے ایک دُم کی مانند ہے جس کے سرے کو دوا کے پیالے کے اندر (جس میں حقنہ کی سیال دوا ہوتی ہے) ڈال دیا جاتا ہے اور دوسری نلکی منہ کے مانند ہے جس کے سرے پر منال لگی ہوتی ہے اور جو مقعد کے اندر داخل کر دی جاتی ہے بیچ کے پھولے ہوئے (گیند کے مانند) حصہ کو ہاتھ میں لے کر بار بار دبایا اور ڈھیلا چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ اس عمل سے سیال دوا پیالے سے کھینچ کر آتی اور دوسرے سرے کی راہ معا مستقیم میں چڑھ جاتی ہے ۔

ان تینوں صورتوں میں سیال دوا جب نلکیوں میں داخل ہوتی ہے تو دوسرے سرے سے پہلے وہ ہوا خارج ہوتی ہے جو ان نلکیوں کے اندر بھری ہوئی ہوتی ہے ۔ اس کے بعد دوا خارج ہوتی ہے ۔ اس لئے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا انتظار کیا جائے کہ نلکیوں کی ساری ہوا خارج ہولے اور صرف سیال نکلنے لگے اس کے بعد منال مقعد کے اندر داخل کی

جائے۔ اکثر اوقات یہی مناسب ہوتا ہے کہ حقنہ کی دوا امعائے مستقیم میں بتدریج اور آہستگی کے ساتھ رفتہ رفتہ پہنچائی جائے اس مقصد کے لئے پہلی اور دوسری صورت دوا کے برتن کو کم و بیش بلند کیا جاتا ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ دوا کا برتن جتنا زیادہ بلند ہوتا ہے اور وہ جس قدر زیادہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ربڑ کی نلی جتنی زیادہ سیدھی اور کھڑی ہوتی ہے اتنی ہی تیزی اور زور سے سیال اندر داخل ہوتا ہے۔ اور جس قدر اسکی بلندی کم کر دی جاتی ہے اتنی ہی اسکی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

جب آنتوں کے سدہ کی وجہ سے دوا اندر نہیں چڑھتی ہے تو اس برتن کو بہت زیادہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ اور جب دوا چڑھنی شروع ہو جاتی ہے تو اس ظرف کی بلندی کو کم کر دیا جاتا ہے تاکہ دوا رفتہ رفتہ نفوذ کرتی رہے۔

لیکن تیسری صورت میں دوا کی رفتار کا دار و مدار ہاتھ سے دبانے کی حرکت پر ہے ہاتھ کی حرکت جتنی تیز ہوگی اسی قدر تیزی سے سیال امعائے مستقیم میں چڑھے گا۔ اور اسی طرح یہ حرکت جتنی سست ہوگی اسی تناسب کے ساتھ سیال مذکور کی رفتار بھی سست ہوگی۔

وضع مریض

حقنہ لینے والے انسان کے لئے بہترین وضع یہ ہے کہ وہ اس عمل کے وقت بائیں کروٹ پر لیٹ جائے بائیں ٹانگ کو دراز کر لے اور دائیں ٹانگ کو سمیٹ کر شکم کی طرف لے آئے اس طرح حقنہ کی دوا آسانی کے ساتھ چڑھ جاتی ہے۔ اس عمل کے وقت اور اسکے بعد سرین کو تکیہ وغیرہ کے ذریعہ بلند رکھنا چاہیئے۔

حقنہ کے بعد مریض کو تھوڑی دیر کے لئے دائیں کروٹ پر لٹایا جاتا ہے اور پھر بائیں کروٹ پر ــــــ گاہے اس مقصد کے لئے کہ دوا جلد خارج نہ ہو جائے اور اندر دیر تک قائم رہ کر عمل کرتی رہے مریض کو حقنہ کے بعد اوندھا سجدہ کی صورت میں رکھا جاتا ہے اور مبرز کو کسی کپڑے سے حسب ضرورت دبایا جاتا ہے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

★

حقنہ کے لئے بہترین وقت

حقنہ کے استعمال کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ ہوا میں ٹھنڈک ہو لینی صبح اور شام کے دونوں ٹھنڈے اوقات، تاکہ ان اوقات کی ٹھنڈک کی وجہ سے کرب و اضطراب اور غشی کی تکلیفیں کم ہوں۔

قانون: اگر کسی شخص کی آنتوں میں ورم اور قرحہ ہو یا عفونت ہو اور بخار یا کسی اور مرض کی وجہ سے اسے حقنہ کی ضرورت لاحق ہو کیونکہ آنتوں میں ورم اور قرحہ کی صورت میں مسہل ممنوع ہے اور اسہال و تنقیہ کی غرض سے حقنے استعمال کئے جاتے ہیں) اور اس کے ساتھ یہ بھی خوف ہو کہ کہیں حقنہ کا سیال اندر ہی رک جائے اور دست نہ آئیں ایسی صورت میں مناسب ہے کہ مقعد، ناف اور ان کے اردگرد کے اعضاء کی گرم پارچے سے تکمید کی جائے۔ (شیخ)

حقنہ کے وقت ایسی باتوں سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ جن سے دوا ء حقنہ کے خارج ہو جانے کا اندیشہ ہے مثلاً چھینک، کھانسی وغیرہ علیٰ ہذا سانس کا باہر پھینکنا دوا کے چڑھنے میں معین ثابت ہوا کرتا ہے۔

شیافات و حمولات

حقنہ کی طرح شیافات بھی مختلف اغراض و مقاصد سے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً تلیین و اسہال، تنویم، تخدیر و تسکین الم قبض و حبس خون منع عفونت اور اعضائے مجاورہ (رحم، مثانہ، وغیرہ) کو متاثر کرنے کے لئے، لیکن شیافات چونکہ معائے مستقیم سے آگے نہیں پہنچتے اس لئے ان کا اثر امعائے غلاظ میں زیادہ دور تک نہیں پہنچتا ہے۔

معائے مستقیم کے لئے جو شیافات بنائے جاتے ہیں وہ گاہے خالص ادویہ سے بنائے جاتے ہیں اور گاہے کپڑے کا شافہ (بتی) بناکر اسکو ادویہ سے لتھڑ کر اندر داخل

کرتے ہیں۔
شیاف اودیہ جو معائے مستقیم کے لئے بنایا جاتا ہے وہ مخروطی شکل کا ایک پور کے برابر یا اس سے کم و بیش بنایا جاتا ہے اور اس کا وزن ماشہ دو ماشہ رکھا جاتا ہے جو جذب ہو جایا کرتا ہے لیکن جو شافہ کپڑے سے بنایا جاتا ہے اسکی لمبائی چار چھ انگشت رکھی جاتی ہے جس کا کچھ حصہ اندر داخل کیا جاتا ہے اور کچھ حصہ باہر رکھا جاتا ہے۔ تاکہ پکڑ کر نکالنے میں آسانی ہو۔
آجکل تو گلیسرین سے بنے ہوئے شیافات عام مل جاتے ہیں۔ (گلیسرین کی بتی) یہ بہت بہترین ہوتے ہیں۔
جب مسہل دیا جائے اور اس کا عمل ظاہر نہ ہو تو گاہے شیافات مسہلہ کے ذریعہ تحریک دی جاتی ہے۔
جب درد قولنج ہو اور آنتوں میں سدہ ہو تو جب تک شافہ سے سدہ کھول نہ لیا جائے مسہل نہ دینا چاہیئے۔
شیافات مسہلہ کے استعمال کی کثرت سے بواسیر پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔
اگر شیاف معائے مستقیم سے بلا عمل بہت جلد خارج ہو جائے تو دوسرا شافہ داخل کریں۔

شیاف غذائی

حقنہ غذائیہ کی طرح شاذ و نادر گاہے شیافات غذائیہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں، ایسا اسوقت کیا جاتا ہے۔ جب حقنہ غذائیہ معائے مستقیم سے جلد ہی خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن معائے مستقیم میں چونکہ قوت ہاضمہ اور قوت جاذبہ بہت کم ہے اس لئے شیافات اکثر اوقات بلا انحلال و انجذاب خارج ہو جایا کرتے ہیں۔

قے کے احکامات

اغراض و مقاصد شیخ فرماتے ہیں انتہائی اغراض و مقاصد جو قے سے وابستہ ہیں

ان کی دو قسمیں ہیں ۱۔ **تنقیہ اُولٰی** : اگر یہ دیکھا جائے کہ قے سے براہِ راست کن اعضاء کا تنقیہ ہوتا ہے (تنقیہ اولیٰ) تو قے کی انتہائی غرض محض معدہ پر ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی قے سے براہِ راست محض معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے امعاء سے کوئی تعلق نہیں اور۔۔۔

۲۔ تنقیہ ثانیہ اگر یہ دیکھا جائے کہ قے سے ثانوی طور پر یعنی دوسرے درجہ پر یا بالواسطہ کن اعضاء کا تنقیہ ہوتا ہے (تنقیہ ثانیہ) تو ان میں سر اور تمام اعضاء شریک ہیں چنانچہ اوپر کے اعضاء سے تو مادہ کھنچ کر آتا ہی ہے زیریں اعضاء سے بھی مادہ اکھڑ کر کھنچ آتا ہے۔ (شیخ)

غذاء فاسد اور اخلاط فاسدہ کا اور زہر خورانی کی حالت میں زہر دوں کا معدہ سے خارج کرنا پہلی صورت (تنقیہ اولیٰ) میں داخل ہے اور دوسرے اعضاء کے امراض میں قے سے فائدہ حاصل کرنا، دوسری صورت (تنقیہ ثانیہ) میں داخل ہے۔ حلق اور مری میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہو تو گاہے اس مقصد سے بھی قے کرائی جاتی ہے۔ یہ بھی دراصل پہلی صورت (تنقیہ اولیٰ) میں داخل ہوگا۔ دمہ کھانسی اور عرق خشنہ کے امراض میں جب ہوائی نالیوں کے اندر بلغم جمع ہو جائے یا جب ان کے اندر کوئی غیر طبعی جھلی پیدا ہو جاتی ہے تو انہیں خارج کرنے کے لئے بھی گاہے قے کرائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ چیزیں قے کی تحریک اور اس کے جھٹکے سے خارج ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ دوسری صورت (تنقیہ ثانیہ) میں داخل ہے۔

الغرض قے بھی اسہال کی طرح تنقیہ بدن کا ایک ذریعہ ہے جس کے فوائد مسہل کی طرح دو قسم کے ہیں بعض فوائد قریبہ ہیں جن کا تعلق معدہ مری اور حلق سے ہے اور بعض فوائد بعیدہ جو دور کے امراض سے تعلق رکھتے ہیں اور جو تنقیہ بدن کے نتیجہ میں واقع ہوتے ہیں۔ بہترین فوائد قے سے امراض مزمنہ میں حاصل کئے جا سکتے ہیں جیسے صرع (جو بشرکت معدہ عارض ہوا ہو) استسقاء طبلی و لحمی اور مالیخولیا، مراق، جذام نقرس اور عرق النساء وغیرہ (شیخ)

قے کے احکام جس روز قے کرنا چاہیں اس سے ایک روز پیشتر نرم غذا کھائیں اور اگر حرارت یا کوئی دیگر مانع نہ ہو تو خوشبودار روغن بدن پر ملیں اور جس روز قے کریں مونگ اور چاول کی پیچ یا اسی قسم کی دوسری نرم غذا

کھلائیں تھوڑی دیر کے بعد ضرورت کے موافق مقیات پئیں پھر قے کریں۔ لیکن مرطوب مزاج کے واسطے مونگ اور چاول کی پیچ پلانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسکو صرف قے کرنا بہتر ہے اور جس شخص کو آسانی سے قے نہ آئے وہ تین روز حمام میں جائے اور تدہین کرے اور چرب شوربا اور مختلف کھانے کھائے اس کے بعد حمام یا گرم جگہ میں بیٹھ کر قے کرے بشرطیکہ ہوا سرد ہو۔ لیکن بروقت قے آنکھوں پر گدی رکھ کر پٹی سے باندھ دیں اور سیدھا ہو کر بیٹھے شکم اور کمر کو نرمی سے پکڑیں اور قے لانے کی کوشش کریں۔ بعض کہتے ہیں کہ کھڑے ہو اور سر نیچا کر کے قے کرنا اخلاط کو قعر معدہ سے نکالتا ہے اور اس طرح پر قے آسانی سے آتی ہے۔ تھوڑا وقفہ دے کر دو دفعہ قے کریں تاکہ معدہ پورے طور پر صاف ہو جائے۔ لیکن قے کرنے کے بعد اگر گرمی کا موسم ہو اور قے کرنے والا بھی گرم مزاج ہو تو آنکھوں اور منہ کو سرد پانی سے دھوئیں۔ گرم پانی اور سکنجبین قندی یا کانجی سے غرغرہ کریں تاکہ حلق کو اس مادہ سے پاک کرے جو اس طرف چڑھ جاتا ہے اور اگر سردی کا موسم اور مزاج بھی سرد ہو تو منہ کو گرم پانی سے دھونا چاہیئے اور سکنجبین عسلی سے غرغرہ کریں۔ گرم پانی میں نمک ملا کر غرغرہ کرنا بھی کافی ہے۔ قے کرنے کے بعد غرغرہ سے فارغ ہو کر عود یعنی اگر پانچ ماشہ یا مصطگی رومی چار ماشہ باریک پیس کر شکر ملا کر یا بغیر شکر کے دیں یا آب سیب میں ملا کر چبائیں علاوہ ازیں مصطگی کی بجائے گلقند اور اطریفل صغیر دینا بھی جائز ہے۔ اگر مقیات کے استعمال سے معدہ میں سوزش پیدا ہو جائے تو مرغ فربہ کا شوربا پلائیں۔ مرغ فربہ کا شوربہ اس کو زائل کر دیتا ہے۔ اگر ہچکی آنے لگے تو گرم پانی گھونٹ گھونٹ پلائیں اور چھینک لائیں۔ اگر سینہ اور پہلو میں درد اور نفخ پیدا ہو جائے تو روغن گل یا روغن بابونہ وغیرہ اور گرم پانی سے تکمید کریں۔

قے کے متعلق جو شرائط اوپر بیان کی گئی ہیں یہ اس وقت کے واسطے ہیں جبکہ ضرورت شدید نہ ہو کیونکہ ضرورت شدید کے وقت ان کا لحاظ نہیں کیا جاتا اور خواہ قے سے پہلے نرم غذا کھلائی جائے یا نہ قے کرا دی جاتی ہے (جیسا کہ زہر خورانی کے سلسلہ میں فوراً قے کرا دی جاتی ہیں کیونکہ اتنی مہلت ہی نہیں ملتی کہ ان شرائط کی پابندی کرائی جائے اگر امتلائے معدہ کی وجہ سے قے کرائی جائے تو اس قدر قے کرائیں کہ شکم طعام

فاسد سے بالکل صاف ہو جائے۔ اگر زہر کھانے کی وجہ سے قے کی ضرورت ہو تو اس صورت میں اگرچہ معدہ خالی ہو تو بھی قے کرا دی جائے اور قے سے پہلے دودھ گھی وغیرہ پلائیں اور قے بار بار کرائیں۔ (اکثر اوقات دودھ گھی سے ہی قے ہو جاتی ہے)

مقیات اخلاط ثلاثہ

مقئ صفراء: صفراء کو قے کے ذریعہ نکالتی ہے۔ سکنجبین قندی نو ماشہ کو آش جو یا پالک یا خبازی کے پندرہ تولہ پانی میں حل کر کے نیم گرم پلائیں اور بدستور قے کریں۔

مقئ بلغم: وہ ادویات جو بلغم کو بذریعہ قے نکالتی ہیں۔ تخم مولی سات ماشہ تخم سویا تین ماشہ نمک طعام دو ماشہ تمام کو پیس کر شہد میں ملا کر دیں۔ پس اگر خود بخود قے آجائے تو بہتر ورنہ نیم گرم پانی سے مدد کریں۔

مقئ سوداء: جو سوداء کو بذریعہ قے نکالتی ہیں۔ ایک مولی کو لے کر چیریں اور اس کے اندر خربق سیاہ بھر دیں، بعد ازاں اسکو ایک رات سکنجبین میں بھگوئیں پھر مولی کو کھلائیں اور اوپر سے سکنجبین عسلی لوبیا کے پانی میں ملا کر پلائیں اور مدد کریں تاکہ قے ہو جائے۔

مقئ مرکب: جو صفراء اور بلغم کو نکالتی ہے۔ ملٹھی خراشیدہ نیم کوفتہ۔ تخم سویا۔ ہر ایک پونے دو تولہ۔ تخم خبازی۔ آش جو ہر ایک ایک تولہ سب کو ایک پیالہ پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ نصف رہ جائے پھر چھان کر شربت افتیمون پونے چار تولہ سے شیریں کریں اور سرکہ انگوری سے ترش کر کے پلائیں اور بدستور قے کرائیں۔

فائدہ: جب تک ضرورت شدید نہ ہو خربق سیاہ کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ سمیت رکھتی ہے اور بعض وقت اس سے خناق پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اور ایسے ہی ضرورت شدید کے بغیر اس شخص کو جو کہ عادی نہ ہو قے نہیں کرانا چاہیئے۔
(از علامہ ارزانی رحمۃ اللہ علیہ)

قے کے متعلق ضروری ہدایات

قے کرنے کے وقت دوا (مقئی) پینے کے بعد مناسب ہے کہ قے کرنیوالا کچھ دوڑے بھاگے۔ بدنی ریاضت کرے اور تھکے اس کے بعد قے کرے (بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور مریض میں دوڑنے بھاگنے کی سکت ہو۔ یہ کام دوپہر کے وقت ہونا چاہیئے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ قے کے وقت آنکھوں پر گدی (زیادہ مثلاً دھنی ہوئی روئی گدی) رکھ کر پٹی باندھ لی جائے اور اسی طرح شکم پر بھی ایک نرم پٹی باندھی جائے جسے زیادہ کسا نہ جائے (شیخ) نیز جہاں تک ممکن ہو لوگوں کے سامنے مجمع عام میں قے نہ کرائی جائے اور وہ مقام زیادہ روشن اور کھلا ہوا نہ ہو۔

شذرہ یہ بھی یاد رکھو کہ حرکتِ جسمانی سے جو قے کے بعد کی جائے قے میں زیادتی ہو جاتی ہے اور سکون سے قے میں کمی۔ (شیخ رح)

بقراط کا قول ہے کہ جب تم چاہو کہ قے کا عمل زیادہ ہو تو مریض کے بدن کو حرکت دو۔ اور جب تم چاہو کہ قے میں سکون ہو تو اسے سلا دو اور اسے حرکت نہ دو۔

موسم قے کرنے کے لئے بہترین زمانہ موسم گرما ہے۔ (اگرچہ بقول علامہ مسیحی (موسم سرما کی قے بہت مفید ہے۔

زمانہ اور وقت۔ موسم وغیرہ کی قید یا پابندی "طبعی قے" کے لئے نہیں ہے جو خود بخود بہ اقتضائے طبیعت لاحق ہوتی ہے۔ اور نہ ضروری قے کے لئے۔ طبعی قے میں طبیب کی رائے کو کچھ دخل ہی نہیں ہے اور ضروری قے کا وقت یہ ہے کہ جب ضرورت اسکی داعی ہو۔

شذرہ بعض امراض مثلاً وجع مفاصل کے لئے قے کا بہترین وقت موسم گرما میں دوپہر کا وقت ہے (شیخ رح) یہ یاد رکھو کہ یہ حکم اس قے کے لئے نہیں ہے

جو خربق جیسی مقئیات سے کرائی جائے کیونکہ اس میں تو قے صبح کے وقت کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح دوپہر کی پابندی اس قے کے لئے بھی نہیں ہے جو بخاروں کی باری کے شروع میں کرائی جاتی ہے۔ (علامہ گیلانی)

نوٹ: یہ بھی یاد رکھو کہ بھرے پیٹ میں قے آسانی سے آجاتی ہے اور خلوئے معدہ میں دشواری سے۔ کیونکہ تھوڑی غذا معدہ کے قبضہ میں کم آتی ہے اور اس کا براہ قے دفع کرنا مشکل ہوا کرتا ہے اسی لئے پیٹ بھرنے کے بعد قے کرایا کرتے ہیں۔

مدارج مقئیات

مقئیات کے تین درجے قائم کئے گئے ہیں ۱۔ مقئیات ضعیفہ ۲۔ مقئیات متوسط ۳۔ مقئیات قویہ۔

۱۔ ضعیف مقئیات	گرم پانی، ماء الشعیر سکنجبین، جوشاندہ شبت۔ نمک طعام
۲۔ مقئیات متوسط	بیخ خربزہ۔ بیخ خیار۔ پیاز نرگس یعنی پیاز جنگلی۔ مولی کا پانی۔ پھٹکری۔ رائی۔
۳۔ مقئیات قویہ	خربق کی دونوں قسمیں، کندش، جلاہنگ یعنی جنگلی تل جو چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے توددی کے مانند تخم ہوتے

ہیں۔ جوزالقئ یعنی مین پھل۔ تخم ترب۔ مولی جس میں خربق گاڑ دیا گیا ہو اور طوطیا وغیرہ۔

تدابیر لبعد القئے

جب قے کرنیوالا قے سے فارغ ہو چکے تو اسے چاہئے کہ اس کے بعد سرکہ اور پانی کے ساتھ یا صرف ٹھنڈے پانی سے اپنے منہ اور چہرہ کو دھو ڈالے تاکہ اس تدبیر سے سر کی گرانی جاتی رہے۔ جو اکثر قے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز وہ آب سیب کے

ساتھ قدرے مصطگی کھالے ۔ علیٰ ہٰذا کھانا کھانے اور پانی پینے سے اپنے آپ کو حتی الامکان دو دیر تک روکے رکھے ۔ آرام و سکون اختیار کرے ۔ سر اسیف پر روغن کی مالش کرے ۔ حمام میں داخل ہو کر جلد غسل کر کے باہر نکل آئے ۔

اگر بھوک کی بیتابی کی وجہ سے کھلانا ضروری ہو تو کوئی اچھی اور لذیذ غذا کھلائی جائے جو زود ہضم ہو ۔ (شیخ) ——— شیخ نے دوسرے موقعہ پر لکھا ہے کہ قے کرنیوالوں کے لئے مناسب غذا قے کے بعد بھنے ہوئے چوزے ہیں ۔ اور کزمازج کھلائیں ۔ یہ ایک قسم کا کباب ہے جس میں چوزوں کو پہلے اشکم کے اندر مسالہ بھر کر ، کچھ پکا لیا جاتا ہے ، اور اس کے بعد کباب کی طرح آگ پر بھون لیا جاتا ہے ۔ پیاس کی تسکین کے لئے شربت سیب جیسی مقوی قلب اور مقوی معدہ چیزیں پلائیں ۔ پانی ۔ جلاب ۔ اور سکنجبین نہ دو ۔ کیونکہ جلاب اور سکنجبین مقئی ہیں ۔

ممنوعاتِ قے

جن لوگوں کے سینے تنگ ہوں ، جن کے سانس کے حالات بگڑے ہوئے ہوں ۔ جو نفث الدم اور جریان خون کے لئے آمادہ ہوں اور جن لوگوں کی گردنیں باریک ہوں اور جو اورام حلق کی استعداد رکھتے ہوں ۔ (شیخ)

اسی طرح وہ لوگ جن کے معدے کمزور ہوں اور وہ لوگ جو بہت فربہ ہوں ان کے لئے قے سے زیادہ اسہال ہی زیادہ مناسب ہیں ۔ لیکن لاغروں میں چونکہ عموماً صفرا دیت ہوا کرتی ہے اس لئے ان میں قے ہی مناسب ہے ۔ اسی طرح جن عورتوں میں اسقاطِ حمل کی عادت ہو اور اس کا اندیشہ ہو ان میں بحالت حمل قے کی تحریک سے اس کے بدن میں زلزلہ پیدا نہ کرنا چاہیئے ۔ ورنہ یہ جریان خون (ورم صفاق) کی حالت میں خروج المقعد اور خروج الرحم اور مرض فتق کی صورت میں قے کی تحریک ممنوع ہے ۔

اسی طرح جن حالات میں عروق و شرائین کے پھٹنے کا امکان ہو مثلاً مرض الورسما اور صلابت شریانی میں بھی قے کرانا ناجائز ہے ۔

ردّی اور بُری قے

بُری اور غیر مفید قے میں مندرجہ ذیل صفات پائے جاتے ہیں ۔
۱۔ قے آسانی کے ساتھ نہیں آتی ۲۔ کرب و بے چینی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے ۳۔ گردن اور اُوپر کے اعضاء میں تمدد اور تناؤ پیدا ہو جانا ۴۔ آنکھوں کا باہر اُبھر آنا اور ان میں خوب سرخی پیدا ہو جائے ۵۔ پسینہ کثرت سے آتا ہے ۶۔ آواز بند ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ عضلات صدر و تنفس اپنے فعل پر قادر نہیں رہتے ۔ (شیخ)
جب یہ عوارض قے کرنے والے میں پیدا ہو جائیں اور ان کا جلد تدارک نہیں کیا جاتا ہے تو وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ مذکورہ بالا عوارض بدنی مواد کی کثرت و رداءت اور دوا مقئی کی سمیت کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں ۔

ان عوارضات کا تدارک و علاج یہ ہے کہ :

فوراً حقنہ حادہ کیا جائے ۔ شہد اور نیم گرم پانی پلایا جائے اور روغن سوسن جیسے دہان تریاقیہ یعنی تریاقی روغن استعمال کرائے جائیں اور حتی الامکان قے لانے کی کوشش کی جائے اگر قے آگئی تو سمجھ لو کہ نہ مرے گا ۔ علیٰ ہذا اس حقنہ سے بھی کام لیا جائے جو تمہارے پاس پہلے سے تیار ہو گا جس کی تمہیں ہدایت کر دی گئی ہے کہ قے اور اسہال کے وقت دُوسری ضروریات کے ساتھ حقنہ کا سامان بھی تیار رہے (شیخ) اس کا مدعا یہ ہے کہ اگر حسب مدعا ، دوسرا حقنہ حادہ تیار کرنے میں دیر کا اندیشہ ہو تو جو سامان تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے اسی سے کام لینا شروع کر دو ۔ مبادا تاخیر کی وجہ سے موت لاحق ہو جائے ۔

تعریق یعنی پسینہ لانا

اسہال اور قے کے علاوہ تنقیہ بدن اور تصفیہ خون کے دوسرے بہت سے ذرائع

ہیں جو دَوران علاج میں شفائی اغراض کے لئے بَرتے جاتے ہیں۔ مثلاً تعریق یعنی پسینہ لانا ادرار بول۔ ادرار حیض، تنفیث ، اخراج بلغم ، وغیرہ اس لئے استفراغ کے ذیل میں ان کا ذکر بھی مناسب ہے۔

تعریق یا پسینہ لانا۔ جلد سے دو چیزیں خارج ہوا کرتی ہیں اول روغنی مواد دوم پسینہ۔ رگوں میں دوڑتا پھرتا جب خون جلد میں پہنچتا ہے تو جلد کی گلٹیاں خون سے دہنیت اور مائیت کو اپنی مخصوص قوت ممیزہ کے ذریعہ سے جذب کر کے چھانٹ لیتی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ گلٹیاں دو قسم کی ہیں۔

جو گلٹیاں دہنیت کو خون سے لے کر چھانٹتی ہیں وہ غدد دہنیہ یا غدد شحمیہ کہلاتی ہیں (شحم یعنی روغن اور شحم یعنی چربی) اور جو گلٹیاں خون کی مائیت لے کر پسینہ بناتی ہیں انہیں غدد عرقیہ کہا جاتا ہے (عرق یعنی پسینہ)

بدنی روغن کا فائدہ

بدن کی جلد سے جو روغن نکلا کرتا ہے یہ جلد کو نرم اور تر رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں روغن چونکہ تبخیر کو جلد قبول نہیں کرتا یعنی پانی کی طرح آسانی سے بخارات بن کر نہیں اڑتا ہے اس لئے وہ جلد پر دیر تک قائم رہتا ہے اور جلدی تبخیر میں کسی حد تک رکاوٹ پیدا کرتا ہے علی ہذا روغن جلد کو ضرر اور نقصان سے بچاتا ہے اور اس کا محافظ ہے ان فوائد کے علاوہ روغن کا استفراغ خون کا تنقیہ اور اسکی صفائی ہے۔

پسینہ اور جلدی تبخیر

پسینہ عام طور پر اس قدر کم اور سستی سے بنا کرتا ہے کہ اس کے اجزاء مائیہ جلد تک پہنچ کر بخارات کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور غیر محسوس طور پر اڑ کر غائب ہو جاتے ہیں اس کو تبخیر جلدی کہا جاتا ہے۔ لیکن چند حالات ایسے بھی ہیں جن میں اجزاء مائیہ سطح جلد پر

قطروں کی شکل میں جمع ہو کر بہنے لگتے ہیں مثلاً بشدت ریاضت کے وقت بیرونی حرارت کے وقت بعض امراض میں معرقات کے استعمال کے بعد یا جبکہ روغنی کپڑے (از قسم موم جامہ) وغیرہ یا استر سے جلد کو ڈھانک دیا جائے اور بخارات کو اُڑنے سے روکا جائے۔
پسینہ جلد کے دوسرے مواد رطوبات سے مخلوط ہوا کرتا ہے اور پسینہ میں روغنی اجزاء وغیرہ پانی کے ساتھ مخلوط ہوتے ہیں جن میں کچھ نمکیں اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا پسینہ کے اندر وہ مخصوص مواد بھی ہوتے ہیں جو پیشاب کے ساتھ خارج ہوا کرتے ہیں اور جس کو اسی مناسبت سے مادہ بولیہ کہا جاتا ہے۔ الغرض پسینہ مندرجہ ذیل اجزاء سے مرکب ہوا کرتا ہے۔ پانی۔ روغن۔ بشرہ کے اجزاء، اور مادہ بولیہ۔ کچھ نمکین اجزاء، اور کچھ ترش اجزاء۔

پسینہ کے فوائد

پسینہ نکلنے کے دو اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں ۱۔ بدنی حرارت گھٹ جاتی ہے۔ ۲۔ پسینہ کے ساتھ خون کے فضلات بھی خارج ہوتے ہیں یعنی پسینہ سے خون کا تنقیہ اور صفائی حاصل ہوتی ہے۔
بعض لوگوں کے پسینہ میں کافی بدبو ہوا کرتی ہے اسی طرح بعض امراض وحالات میں مثلاً بخاروں میں بدبودار پسینہ کی کثرت ہوتی ہے یہ اس امر کی شہادت ہے کہ پسینہ کے ذریعے موادِ فضلیہ کا استفراغ و تنقیہ ہوا کرتا ہے جن کا بند ہو جانا مضرت سے خالی نہیں ہے۔
اگر پسینہ تیزی سے بہہ رہا ہو پھر یکایک جسم میں سردی لگ جائے جس سے پسینہ فوراً بند ہو جائے اور رَدی مواد خارج ہو رہے تھے وہ جلد میں محتبس ہو جائیں تو اس سے بعض اوقات جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

معرقات کے اغراض و مقاصد

مختلف امراض وغیرہ میں پسینہ لانے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے ....؟

تعریق یعنی پسینہ لانے کے مختلف مقاصد کو چار عنوانات میں بیان کیا جا سکتا ہے۔
۱۔ بدنی حرارت کو کم کرنے کے لئے ۲۔ تنقیۂ خون اور رطوبات فضلیہ کو خارج کرنے کے لئے ۳۔ امالۂ مواد کی غرض سے ۴۔ جلدی تغذیہ کو تیز اور قوی کرنے کے لئے۔

۱۔ تقلیل حرارت پہلے مقصد یعنی بدنی حرارت کو کم کرنے کے لئے معرقات کا استعمال بخاروں میں کیا جاتا ہے۔ جو بخاروں میں دونوں طور پر مفید و مؤثر ثابت ہوتے ہیں (۱) پسینہ آنے کی وجہ سے بدنی حرارت بھی گھٹ جاتی ہے اور (۲) پسینہ کے ساتھ خون کے فضلات بھی خارج ہوتے ہیں۔ غرض معرقات سے تقلیل حرارت اور تنقیہ بدن دونوں غرضیں حاصل ہوتی ہیں۔

۲۔ تنقیۂ خون دوسرے مقصد کے لئے یعنی خون کو ردی مواد اور فضلی رطوبات سے پاک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل حالات میں پسینہ لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

الف : استسقاء زقی اور لمی وغیرہ میں مائیت خون کو بدن سے خارج کرنے کے لئے

ب : ان فضلات اور مواد کو خارج کرنے کے لئے جو پیشاب کے ساتھ طبعاً خارج ہوا کرتے ہیں اور بحالت مرض کسی وجہ سے مثلاً گردوں کے ماؤف ہو جانے کی وجہ سے یا مجاری بول کے مسدود ہو جانے کی وجہ سے خارج نہ ہو رہے ہوں۔ احتباس بول کے مرض میں جب اس قسم کے مواد پیشاب کے ساتھ خارج نہیں ہو سکتے اور ان سمی مواد سے جسم میں سمیت پھیل جاتی ہے (تسمم بولی یا بلڈ یوریا) تو معرقات کے ذریعہ پسینہ کے ساتھ ان مواد کو خارج کیا جاتا ہے۔

ج : ان اورام کے ازالہ کے لئے جو بعض اوقات مخصوص قسم کے سمی مواد سے پیدا

ہو جاتے ہیں۔ جو خون میں پائے جاتے ہیں .....

د : بعض اوقات خون کے اسی قسم کے مواد کی وجہ سے شدید قسم کا نزلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں تعریق کے ذریعہ نزلہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس سے مادہ کی توجہ بھی اندر سے باہر کی طرف ہٹ جاتی ہے جو امالہ کا کام ہے۔

۳۔ تیسرے مقصد یعنی امالۂ مواد کی غرض سے معرقات کا استعمال اکثر اوقات گردوں اور امعاء کے امراض میں کیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ....
تمام بدن کے عروق باہم اس قدر گہرا ارتباط اور تعلق رکھتے ہیں کہ جب کسی طرف خون کے بہاؤ کا زور ہو جاتا ہے تو بدن کے دوسرے حصوں میں اس کا زور گھٹ جاتا ہے اس علم اصول کے مطابق جب تعریق کی صورت میں جلد کی طرف سیلاب خون کا زور ہو جاتا ہے تو امعاء کی غشاء مخاطی اور گردوں کی طرف اس کا زور گھٹ جاتا ہے جس سے ان اعضاء کے اعمال و افعال سست پڑ جاتے ہیں اور انہیں راحت و آرام مل جاتا ہے۔ اگر ان اعضاء میں درد و ورم ہو تب ہے تو اس امالہ سے درد و ورم میں بھی کمی آ جاتی ہے۔ الغرض پسینہ کی زیادتی سے پیشاب کی مقدار بھی گھٹ جاتی ہے اور پاخانہ کی رطوبات بھی کم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دستوں کی زیادتی سے پسینہ اور پیشاب میں کمی آ جاتی ہے۔ علیٰ ہذا پیشاب کی زیادتی سے پسینہ میں کمی آ جاتی ہے اور پاخانہ کی رطوبتیں کھنچ آتی ہیں۔

۴۔ جلدی تغذیہ

چوتھے مقصد یعنی جلدی تغذیہ کو تیز کرنے کی غرض سے بعض جلدی امراض میں تعریق کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے حمام معرق استعمال کیا جاتا ہے اس عمل سے جلد کی قوت غاذیہ کا فعل تیز اور قوی ہو جاتا ہے جس سے بہت سے مواد نضج پاکر تحلیل ہو جاتے ہیں اور وہ جلدی مرض دور ہو جاتا ہے۔

پسینہ کی کثرت

بخار کی بیماریاں علی العموم پسینہ کے ذریعہ ختم ہوا کرتی ہیں اور پسینہ کے ذریعہ بخار

بحران کی صورت میں ختم ہوا کرتا ہے ایسے پسینہ کو روکنے کی نہ ضرورت ہے اور نہ اجازت۔ تھوڑی دیر کے بعد خود بخود بند ہو جایا کرتا ہے۔ (المعالجات)

اگر معرقات کے استعمال سے یا کسی اور وجہ سے پسینہ کی بہت ہی شدت ہو جائے اور اسکی افراط حد سے تجاوز کر جائے تو اس کے بند کرنے کا خیال کیا جائے۔

جن ذرائع سے بدنی حرارت کم کی جا سکتی ہے وہی ذرائع پسینہ کے روکنے میں معاون ہو سکتے ہیں مثلاً جلد کو ٹھنڈا کرنے کے لئے رہائشی مقام کو ٹھنڈا کرنا۔ پنکھا جھلنا جھولے جھلانا وغیرہ اس حالت میں جو پسینہ بہہ کر نکلے اُسے جسم سے بار بار پونچھا نہ جائے بلکہ جلد پر یونہی چھوڑ دیا جائے تاکہ بیرونی ہوا سے ٹھنڈا ہو کر جلد کی رگوں کو سکیڑ دے اور اس طرح پسینہ کے بند کرنے میں امداد کرے۔

گاہے سینہ شکم اور اعضاء پر ضماد بارد مثلاً صندل اور کافور لگایا جاتا ہے۔ گاہے طلاء و ضماد میں ادویہ قابضہ بھی شامل کر دی جاتی ہیں، تاکہ جلدی عروق تنگ ہو جائیں۔ سرکہ اور پانی ملا کر جلد پر پھیرنے سے جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور اس مقصد میں مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ سرکہ بخارات کی شکل میں تیزی کے ساتھ جلد سے اُڑ جاتا ہے اور اپنے ساتھ حرارت بھی لے جاتا ہے۔ (المعالجات)

نوٹ: ایک بہترین تجربہ شدہ معرق نسخہ لکھا جاتا ہے جو بالکل بے ضرر ہے۔

نسخہ معرق مجرب و معمول مطب

ہماشانی

اجزاء و ترکیب سلخت

اجوائین دیسی ۴ تولہ نوشادر عمدہ دو تولہ، قلمی شورہ ۲ تولہ، پوست بیخ مدار ۲ تولہ، کشتہ سنکھ ۲ تولہ

پوست بیخ مدار کو ایک پاؤ گائے کے دودھ میں پکا کر دودھ پھینک دیں پھر پوست بیخ مدار کو خشک کر کے باقی ادویہ کے ہمراہ باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے محفوظ رکھیں ایسپرین کا بہترین بدل تیار ہے۔

مقدار خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک مناسب بدرقہ سے دیں۔

فوائد : درد۔ اور چڑھے ہوئے بخاریں پانی گرم یا چائے سے دینے سے درد کو ساکن کرتا ہے اور بخار کو پسینہ لا کر توڑ دیتا ہے۔

تصدیق : اسپرین کے مقابل کی چیز ہے لیکن اس کے بعد کمزوری محسوس نہیں ہوتی بلکہ مریض ہشاش بشاش رہتا ہے۔ (متعدد اشخاص)

نوٹ : ایک حکیم صاحب کی رائے ہے کہ اگر اسمیں کشتہ شاخ گوزن ملالیا جائے تو نہایت ہی قوی اور بہترین ہوگا۔ رائے بہت ہی بہترین اور معقول ہے لیکن اس کا ابھی تجربہ نہیں کیا گیا۔ (صدیقی)

ادرار بول۔ پیشاب لانا

استفراغ کی قسموں میں ادرار بول بھی ایک اہم قسم ہے اس لئے اسہال و تعریق وغیرہ کے ساتھ اس موقعہ پر ادرار بول کے احکام کا بتانا بھی مناسب ہے پیشاب کے ذریعے کیا بدن کا تنقیہ ہوتا ہے؟ اس کا ایک بیّن ثبوت یہ ہے کہ جب پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ (احتباس بول) تو فاسد مواد کے رُک جانے سے اور اعضاء میں سرایت کر جانے سے بدن میں مختلف قسم کے خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ہلاکت تک نوبت پہنچاتے ہیں۔ احتباس بول سے جب اس قسم کی بُری حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اسے تسمم بولی یا (بلڈیوریا) کہا جاتا ہے۔

پیشاب کے فضلات

بحالت صحت و مرض پیشاب کے ساتھ مختلف اقسام کے مواد خارج ہوتے ہیں جن میں سے بعض مواد کی تحقیق ہو چکی ہے اور بہت سے مواد کی تحقیق اب تک نہیں ہو سکی، دیگر وجوہات کے علاوہ اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ اب تک خون کے تمام اجزاء کا پوری تفصیل کے ساتھ علم حاصل نہیں ہو سکا ہے، اور نہ اب تک صحیح طور پر خون اور

اجزاء خون کے تمام تغیرات و استحالات حیطۂ علم میں آسکے ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات آلیہ (مرکبات نباتیہ و حیوانیہ) کے تمام اجزاء کا جُدا کرنا اور ان کے تمام خواص کا معلوم کرنا آسان کام نہیں ہے۔

پیشاب کے اجزاء بحالت صحت

بحالت صحت پیشاب میں جو اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں سب سے بڑی مقدار پانی (مائیت خون) کی ہے جو خون سے گردوں میں جُدا ہوتی ہے۔

شیخ الرئیس نے اجزاء خون بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ خون کے اندر ایک چیز انڈے کی سفیدی کے مانند ملتی ہے جو طبی اصطلاح میں بلغم ہے۔ اور ایک چیز پانی جیسی ہوتی ہے جو طبی اصطلاح میں مائیت کہلاتی ہے جس کا فالتو حصہ پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جایا کرتا ہے۔ اس مائیت کے اندر کچھ اور لحمی و ارضی مواد بھی پائے جاتے ہیں جو پانی کے اندر محلول صورت میں ہوتے ہیں ان معمولی مواد کے علاوہ گاہے کچھ اور غیر معمولی مواد غذا اور دوا وغیرہ سے منجذب ہو کر شامل ہو جاتے ہیں۔ قارورہ کے اندر جو جو چیزیں پائی جاتی ہیں مختلف لوگوں نے مختلف تناسب کے ساتھ ان کی مقداریں بتائی ہیں۔

ذیل میں صرف ایک بیان کے مطابق ان اجزاء کا تناسب لکھا جاتا ہے قارورہ کے اجزاء کو اگر ڈیڑھ ہزار ماشوں میں تقسیم کیا جائے تو مندرجہ ذیل چیزیں کم و بیش تناسب و اختلاف کے ساتھ ایک تندرست آدمی کے پیشاب میں چوبیس گھنٹے کے اندر اس تناسب سے ملیں گی۔

قارورہ کی مجموعی مقدار	:	۱۵۰۰	ماشہ
پانی .. .. .. تقریباً	:	۱۴۴۰	ماشہ
مادہ بولیہ (پیشاب کا اہم فضلہ) تقریباً	:	۲۵	ماشہ
حامض بولی (یعنی حامض خصوصی)	:	۰٫۷۵	ماشہ
نمک طعام	:	۱۶٫۵	ماشہ

مواد حیوانیہ لحمیہ مثلاً بلغم رنگین اجزاء اور دیگر مواد لحمیہ جو باہم مخلوط ہوتے ہیں } خفیف مقداروں میں

مواد ارضیہ نمک طعام کے علاوہ جو بصورت نمک پائے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ } خفیف مقداروں میں

نوٹ :(حامض حصوی ، مادہ حصویہ جس سے عموماً ریگ اور پتھری بنا کرتی ہے)

الغرض : ایک جوان تندرست آدمی قارورہ کے ذریعہ چوبیس گھنٹہ میں ڈیڑھ سیر یا پونے دو سیر پانی ، ۲۵۰ سے ۲۸۰ رتی مادہ بولیہ اور ۱۳۲ رتی نمک طعام خارج کیا کرتا ہے ۔ باقی دوسری چیزیں نہایت قلیل مقداروں میں پائی جاتی ہیں ۔ (حامض بولی یا حامض حصوی کو مادۃ الحصاۃ بھی کہتے ہیں)

پیشاب کے اجزاء بحالتِ مرض

پیشاب کے اجزاء اور مواد جو اوپر بیان کئے گئے ہیں وہ قارورہ میں بحالت صحت پائے جاتے ہیں لیکن بحالت مرض قارورہ کے اندر چند اور مواد بھی ملتے ہیں مثلاً صفراء شکر ، پیپ ، خون اور خون کے اجزاء وغیرہ ۔

ادرار کے اغراض و مقاصد

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ بدن اور خون کے بہت سے فاسد مواد اور سمی فضلات پیشاب کے ذریعے خارج ہوا کرتے ہیں جن کے احتباس سے موت تک واقع ہو سکتی ہے اس لئے مدرات کا سب سے بڑا اور اہم مقصد تنقیہ بدن (بدن کی صفائی) سے متعلق ہے ۔

تنقیہ مائیت : ادرار سے گاہے یہ مقصود ہوتا ہے کہ بدن سے زائد مائیت

خارج کی جائے۔ اور گاہے یہ ارادہ ہوتا ہے کہ بدن سے دوسرے فضلات بولیہ سمیہ خارج کیئے جائیں اور گاہے دونوں مقاصد ایک ساتھ ہوتے ہیں ۔

تنقیۂ مائیت کے لئے ان امراض میں ادرار بول کرایا جاتا ہے جن میں مائیت کی غیر معمولی مقدار اعضاء کی ساختوں اور رختوں میں پایا جاتا ہے ۔ یا بڑی بڑی فضاؤں میں جمع ہو جاتی ہے ۔ پہلی صورت کی مثال استسقاء لحمی اور عام ترہل ہے اور دوسری صورت جس کی مثال استسقاء زقی (بطنی) اور استسقاء الصدر ہے اور جو ذات الجنب مزمن کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتا ہے ۔

تنقیہ موادبولیہ : گردہ اور مثانہ میں ریگ اور پتھری اسی وقت بنا کرتی ہے جبکہ منجمد اجزاء بولیہ تناسب سے زیادہ ہو جاتے ہیں ۔ اور مائیت کم ہو جاتی ہے اسوقت اجزاء جامدہ کو مترسب ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے اس اندیشہ سے بچنے کے لئے مدرات کے ذریعہ پیشاب کو رقیق تر کیا جاتا ہے تاکہ اجزاء جامدہ مائیت میں محلول رہیں اور پیشاب کے ساتھ برابر نکلتے رہیں ۔

امراض گردہ میں بعض اوقات پیشاب کم بنتا ہے اور سمی مواد گردوں سے کم چھنتے ہیں اسی لئے ایسے سمی فضلات خون میں بکثرت جمع ہو کر تمام اعضاء میں پھیل جاتے ہیں ۔ ان سمی مواد کے اخراج کے لئے مدرات بول کا استعمال کیا جاتا ہے ۔

قلب و جگر اور پھیپھڑے کے امراض میں جب دوران خون سست ہو جاتا ہے تو گردوں میں خون کا زور کم ہو جاتا ہے اور ان کی شریانوں میں امتلاء اور تناؤ گھٹ جاتا ہے جس سے پیشاب کم بنتا ہے اور مائیت اور دیگر فضلات بولیہ خون میں جمع ہو جاتے ہیں جس سے استسقاء وغیرہ پیدا ہونے کا خطرہ دامنگیر ہو جاتا ہے ۔ اس خطرہ کی حالت میں اور ان حالات میں اور ان امراض کی موجودگی میں مدرات کے ذریعہ مائیت اور دوسرے موادبولیہ کا استفراغ کیا جاتا ہے ۔

نوٹ : ضعف قلب کی موجودگی میں خصوصیت کے ساتھ وہ مدرات اختیار کئے جاتے ہیں ۔ جو مقوی قلب ہیں کیونکہ حرکات قلبیہ کے تیز ہو جانے سے گردوں کے شرائین میں خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے جس سے ادرار بول کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے ۔

نوٹ دیگر: خالص پانی چونکہ مدرات میں خود شامل ہے اس لئے ادویہ مدرہ کے دوران استعمال میں پانی بکثرت پینا عمل ادرار میں مددگار ہو جاتا ہے۔

مزید ہدایات: اطباء نے مقرر کیا ہے کہ اگر مادہ جگر میں ہو تو دیکھیں کہ محدب جگر میں ہو تو دیکھیں کہ وہ محدب جگر کی طرف مائل ہے یا مقعر جگر کی طرف مائل ہے اگر محدب جگر کی طرف مائل ہوگا تو ادرار بہتر ہے۔ ورنہ اسہال۔

یہ بات واضح ہے کہ پیشاب کا ادرار دستوں اور پسینہ کو روکتا ہے اور اسی طرح اسہال یا پسینہ پیشاب کو روکتے ہیں کیونکہ مادہ کی توجہ مخالف جانب ہو جاتی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ ادرار کے ذریعہ صرف رقیق مادہ دفع ہوتا ہے اس واسطے مدرات کو رطوبی بیماریوں کے علاوہ نہیں دینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ استسقاء، فالج اور وجع المفاصل میں ادرار کو ضروری جانتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ نضج سے پہلے مدرات کو منع کرتے ہیں۔

نسخہ جات مدرات

مدرات بارد۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین۔ سکنجبین بزوری۔ ماء القرع یعنی کدو کا پانی۔ تخم خرفہ۔ گوکھرو۔ کاکنج۔ تربوز کا پانی۔ اور ان کے مانند دیگر ادویہ۔ مدرات حار۔ تخم کرفس۔ بادیان۔ انیسون۔ برنجاسف۔ زوفا خشک۔ کبابہ۔ اجوائن دیسی۔ سداب تخم گزر اور ان کے مانند دیگر ادویہ مدرات معتدل۔ پرسیاؤشاں۔ تخم خربزہ۔ علاوہ ازیں مدرات حار اور بارد دونوں کو ملا کر مدر معتدل بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ تخم کاسنی اور بادیان ملا کر دیں یہ مدر معتدل ہے۔

دوائے مدر معتدل جو پیشاب کا ادرار کرتی ہے۔ انیسون۔ بادیان ہر ایک سات ماشہ نیم کوب کر کے ایک پیالہ پانی میں جوش دیں جب پینے کے قابل پانی باقی رہ جائے چھان لیں اور اسمیں تخم خیارین اور تخم خربزہ ہر ایک دس ماشہ گھوٹ کر شیرہ نکالیں اور قند سفید سے شیریں کر کے پلائیں سرد مادہ کو نکالتا اور بند پیشاب کو کھولتا ہے لیکن اگر

انیسون اور بادیان دونوں ہم وزن کا سفوف بنائیں اور بقدر سات ماشہ کھلا کر اوپر سے تخم کھیرا۔ تخم ککڑی اور تخم خربزہ ہر ایک پانچ ماشہ کا شیرہ نکال کر پلائیں تو وہی عمل کرتا ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا ہے۔

ادرار حیض

حیض بھی ایک طبعی استفراغ ہے جس میں ہر ماہ تندرست بالغ عورت کے رحم سے براہ اندام نہانی خون خارج ہوا کرتا ہے۔ اس کا بند ہو جانا ایک مرضی علامت ہے اور علی العموم احتباس کے وقت عورت ہزاروں امراض کا شکار ہو جاتی ہے۔

خونِ حیض کے اجزاء حیض کے اندر اول تو وہ خون ہوتا ہے جو رحم کی اندرونی سطح سے مترشح ہوا کرتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ موجودہ خون میں جس قسم کے فضلات موجود ہوا کرتے ہیں وہ خون کی معیت میں خارج ہو جایا کرتے ہیں۔

دوئم: اس کے ساتھ وہ طبعی رطوبتیں مخلوط ہوتی ہیں جو رحم، مہبل اور آس پاس کی دوسری سطحوں سے مترشح ہوا کرتی ہیں۔ ان رطوبتوں کا اخراج بھی بدنی تنقیہ کا ایک ذریعہ ہے۔

غیر طبعی اور مرضی حالات میں خونِ حیض کے ساتھ غیر معمولی سمی مواد بھی خارج ہوا کرتے ہیں جو ہر ماہ معمولی طور پر صحت کی حالت میں نہیں پائے جاتے۔

الغرض عورت خواہ تندرست ہو یا بیمار۔ خونِ حیض کے ساتھ کم و بیش فضلات ضرور خارج ہوا کرتے ہیں۔ جس سے عورت کی صحت قائم رہتی ہے۔

مدراتِ حیض کا استعمال

یہ ظاہر ہے کہ حیض جاری کرنے کی کوشش اسی وقت کی جاتی ہے جبکہ ادرارِ حیض

میں کمی یا بندش ہو۔ پھر اس کے اسباب چونکہ مختلف ہیں اس لئے حسب سبب تدبیریں کام میں لائی جاتی ہیں۔

اگر احتباس طمث کا سبب لاغری بدن اور خون کی کمی ہو تو اسوقت مقوی غذائیں اور مرکبات فولاد بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

بعض اوقات اچانک ٹھنڈ لگ جانے سے بھی خون حیض بند ہو جایا کرتا ہے اسوقت گرم پانی میں آبزن کرانا اور مریضہ کو کمر تک بٹھانا نافع ثابت ہوا کرتا ہے اس حالت میں ساتھ کوئی مدر دوا بھی دی جاتی ہے۔

اگر ایام دشواری اور تکلیف سے یا تاخیر سے آیا کرتے ہوں یا بند ہوں تو صبر سقوطری اور مرمکی کے استعمال سے یہ شکایتیں رفع ہو جایا کرتی ہیں اسقاط یا طبعی ولادت کے بعد بھی تنقیۂ رحم کے لئے مدرات حیض کا استعمال کیا جاتا ہے۔

شذرہ: جو دوائیں باعث اسقاط مبنی ہیں (مسقطات) وہ خفیف مقدار میں مدر حیض ہوتی ہیں۔

قانون: حیض کے دنوں میں عورت کو قوی ریاضت اور سردی سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا اور ٹھنڈے پانی سے ہاتھ منہ اور پاؤں دھونا۔ ٹھنڈی ہوا میں جسم کا کھولنا۔ یہ ساری باتیں ممنوع ہیں۔ اس سے بعض اوقات اچانک ایام بند ہو جایا کرتے ہیں۔

شذرہ: مسہلات بھی ایام حیض میں ادرار پر معین ہوا کرتی ہیں اور اسہال قوی باعث اسقاط بن جاتا ہے۔

چند مدر حیض نسخہ جات

دوائے مدر طمث: جو کہ حیض کو کھولتی ہے۔ سلیخہ۔ کلونجی ہر ایک نو ماشہ جند بیدستر۔ ابہل ہر ایک سات ماشہ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر دو چند شہد میں گوندھیں روزانہ صبح کے وقت چار ماشہ سے سات ماشہ تک کھلائیں اور اوپر سے عرق بادیان

دس تولہ پئیں۔ بندحیض جاری ہوجاتا ہے اور اگر کم آتا ہو تو با فراغت آتا ہے۔ بشرطیکہ حیض حرارت اور خون کی کمی کی وجہ سے بند نہ ہو۔ ورنہ مضر ہے۔

جوشاندہ: جو حیض کو جاری کرتا ہے اور مردوں کی منی کو جو اپنی جگہ سے پھسل کر درمیان میں بند ہو جائے یا اپنی جگہ ٹھٹھر کر بند ہو جائے باہر نکالتا ہے افسنتین۔ درمنہ ترکی۔ ترمس۔ سداب۔ بادیان۔ تخم کرفس (اجمود) ہر ایک سات ماشہ، انجیر پانچ عدد گلقند پونے چار تولہ بدستور جوشاندہ بنائیں۔ اور گلقند ملا کر دیں تین روز متواتر دینے کے تین روز کا وقفہ دیں اور پھر تین روز دیں تاکہ پورے طور پر ادرار کرے۔ لیکن ادرار حیض کے واسطے ایام حیض میں دینا چاہیئے تاکہ خوب اثر کرے۔

جوشاندہ دیگر: جو ہمارا معمول مطب ہے۔ پودینہ خشک ۵ ماشہ۔ بادیان ۶ ماشہ انیسون ۶ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ اہل ۲ ماشہ۔ بیخ اذخر ۵ ماشہ۔ تخم خربوزہ نیم کوفتہ ۱ تولہ پوست املتاس نیم کوفتہ ۱ تولہ۔ جوش دے کر چھان کر قند سفید ملا کر ایام حیض میں بدستور استعمال کریں۔

سفوف مدر بول وطمث معمول مطب (احمد الشافی)

ریوند خطائی ۵ تولہ قلمی شورہ ۱۰ تولہ۔ نوشادر قلمی ۱۰ تولہ۔ جوکھار عمدہ ۵ تولہ رائی ۵ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۱ ماشہ صبح دوپہر اور شام دن میں تین مرتبہ دیں۔ ہمراہ آب تازہ یا عرق بادیان وغیرہ۔

فوائد: مدر بول ہے اور احتباس طمث کے لئے مفید و مجرب ہے۔

فصد

فصد کو استفراغ کلی کہا جاتا ہے

فصد ، عروق کو کاٹ کر خون خارج کرنا فصد کہلاتا ہے

(از میزان الطب)

فصد استفراغ کلی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسمیں ہر ایک خلط نکلتی ہے کیونکہ خون میں دیگر اخلاط بھی ملے رہتے ہیں یعنی جس طرح رگوں میں خون ہوتا ہے اسی طرح صفراء ، بلغم ، سودا ، بھی خون کے ساتھ ملے رہتے ہیں جس وقت رگ کھولتے ہیں تو جو کچھ رگوں میں ہوتا ہے وہ ضرور نکلتا ہے ۔ ہاں خون زیادہ نکلتا ہے اور دیگر اخلاط کم ۔ فصد کے علاوہ تنقیہ کے دوسرے طریقوں (مسہل ۔ قے وغیرہ) میں یہ فائدہ نہیں ہے ۔ فصد کو بہترین استفراغ قرار دیا گیا ہے ؟ کیوں ———— ؟ فصد کو چند وجوہ سے سب سے بہترین استفراغ قرار دیا گیا ہے ۔ جن میں سے ایک کا ذکر ہو چکا ہے یعنی فصد استفراغ کلی ہے اسمیں تمام اخلاط کا تنقیہ ہوتا ہے ۔ دوسرے فصد استفراغ اختیاری ہے ۔ یعنی جس وقت فصد کھولیں اور خون میں کسی قسم کا فساد معلوم نہ ہو یا فصد کھولنے پر کوئی تکلیف ہو جائے تو فوراً بند کر سکتے ہیں ۔ اس کے برخلاف اگر مسہل کے چلانے سے غیر مقصود مادہ یعنی جس کو نکالنا نہیں چاہتے تھے نکلنے لگے تو اس مسہل کا عمل ہونے سے پہلے بند نہیں کر سکتے اگر عمل ختم ہونے سے پہلے بند کیا جائے گا تو نقصان دے گا ۔

تیسرے : فصد کرنے کے واسطے نضج کی ضرورت نہیں ہے اس کے برخلاف دیگر تنقیوں میں پہلے مادہ کا نضج شرط ہے ۔

چوتھے : فصد صرف بارہ سال کی عمر سے پہلے منع ہے اس کے بعد تمام عمر جائز ہے ۔ بشرطیکہ کوئی وجہ فصد سے مانع نہ ہو (مثلاً مزاج زیادہ سرد ہو یا سخت سردی ہو یا انتہائی کمزوری ہو) اس کے برخلاف حجامت (پچھنے) کو ساٹھ سال کی عمر کے بعد

منع کرتے ہیں ......

فائدہ : کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ خون کا غلبہ معلوم کر کے فصد کی جاتی ہے لیکن خون کم نکالا جاتا ہے اس وجہ سے مادہ حرکت میں آکر بخار لے آتا ہے۔ ایسے وقت میں دوبارہ فصد کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جس وقت مسہل دیں اور عمل نہ کرے اور دل و دماغ تک اس کا ضرر پہنچے بے چینی اور غشی پیدا ہو جائے تو فی الفور فصد کرنا چاہیئے۔ لیکن جبکہ زہر دیا گیا ہو یا زہریلے جانور نے کاٹا ہو تو فصد نہیں کرنی چاہیئے لیکن اگر عقرب جرارہ نے کاٹا ہو تو ضرور فصد کریں۔ عقرب جرارہ : جرارہ بچھو کی ایک قسم ہے چلتے وقت زمین پر دم گھسیٹ کر چلتا ہے۔ اس کا خاصہ ہے کہ جب یہ کسی کو کاٹتا ہے تو بدن کے تمام مسامات سے خون بہنے لگتا ہے۔

اکثر اطباء نے مرض طاعون میں فصد منع کی ہے لیکن تجربہ ہو چکا ہے کہ جب خون کی زیادتی ہو اور اس کی سمیت یعنی زہریلا پن اعضاء رئیسہ تک اثر کر گئی ہو تو فصد ضرور کرنی چاہیئے۔ اعضائے رئیسہ تک خون کی سمیت پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ خلل دماغ اور کمزوری و غشی اور ان کے مانند دوسرے عوارض پیدا ہو جائیں گے۔

بعض اطباء فصد کو بالکل ہی منع کرتے ہیں ان کے قول کو ناقابلِ تسلیم سمجھیں۔

فصد کے واسطے ضروری ہدایات

جس شخص کو فصد کرنے سے غشی پیدا ہو جاتی ہو۔ اس کو فصد کرنے سے پہلے شربت لیموں یا شربت انار قندھاری جیسی ترش چیزیں عرق گلاب میں ملا کر دیں۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ جب تھوڑا سا خون نکلے تو زخم پر انگوٹھا رکھ دیں تاکہ خون بند ہو جائے اور وہ شخص آرام حاصل کر لے اس کے بعد زخم سے انگوٹھا علیحدہ کر لیں اور پھر تھوڑا سا خون نکلنے پر انگوٹھا رکھ دیں۔ غرضیکہ دو تین مرتبہ وقفہ دے کر خون نکالیں اس ترکیب سے غالباً غشی پیدا نہیں ہوگی۔ اور جبکہ فصد کرنے کے بعد غشی پیدا ہوتی ہو تو غشی کو دور کرنے کے واسطے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ مرغ کا پر حلق میں ڈال کر تے

کرائیں اس کے علاوہ غشی دُور کرنے کے لئے دیگر تدابیر بھی ہیں جو کہ مشہور ہیں۔ دوا را مسک پانی میں حل کر کے حلق میں ٹپکائیں مفید ہے۔

جس روز فصد کی جائے ثقیل غذا نہ کھلائیں۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ فصد کے بعد ہر ایک آدمی کو حریرہ اور پان کھلاتے ہیں اور ایسے ہی جاہل اطباء میں رواج ہے کہ فصد کے بعد تبرید (ٹھنڈائی) پلاتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں اچھی نہیں ہیں البتہ اگر گرم مزاج ہو تو تبرید پلائیں تاکہ خون نکلنے کے بعد جو صفرا رغالب آگیا ہو اس کو ساکن کر دے اور مزاج سرد ہو تو گرم دوائیں دیں تاکہ قوت کو مدد پہنچے لیکن بغیر ضرورت کے کچھ نہ دیں۔

(علامہ ارزانی مرحوم)

فصد کی منفعت اور اس کا جواز

(از علامہ حکیم کبیر الدین مرحوم)

فصد کی منفعت اور اس کے جواز میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ :

۱۔ خون گو ایک مفید ترین اور قیمتی چیز ہے جس سے سارے اعضاء کا تغذیہ جاری رہتا ہے اور اسی سے سارے اعضاء کی قوت و حرارت قائم ہے، جو تمام افعال کا سرچشمہ ہیں مگر بعض اوقات خون کی کثرت اور اسکی رداءت و سمیت وبالِ جان بن جاتی ہے اور مہلک نتیجہ تک پہنچا دیتی ہے۔

اس کی مثال میں ہم دو خطرناک امراض کا نام لیتے ہیں جن میں خون کا مقامی امتلاء اور اسکی کثرت سر حد موت تک بہ آسانی پہنچا سکتی ہے۔ سرسام اور ذات الریہ، میں علی الترتیب ورم کی وجہ سے دماغ اور پھیپھڑوں میں شدید امتلاء دموی ہوتا ہے جس میں تخفیف پیدا کرنا اولیں اصولِ علاج ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ فصد اس بارہ میں سب سے زیادہ موثر اور سریع النفع ہے۔

۲۔ جب امتلاء دموی ایک مرضی آفت ہے خواہ کسی محدود حصے میں ہو یا سارے بدن میں عام ہو اور خون کے امتلاء کو فصد موثر طریقہ سے دور کر دیا کرتی ہے تو

کوئی وجہ نہیں کہ فصد کو اصولِ علاج میں داخل نہ کیا جائے۔

۳۔ بعض اوقات مزمن امراض محض اتفاقی حادثات کے بعد جن میں چوٹ کی وجہ سے خون خارج ہو جاتا ہے حیرت انگیز طور پر شفایاب ہو جایا کرتے ہیں مثلاً ایسے واقعات بارہا مشاہدہ میں آچکے ہیں کہ مزمن بہرا پن اور ضعف بصر سر پر چوٹ لگنے اور خون خارج ہونے سے جاتا رہا ایسی شفایابیوں کے حقیقی اسباب میں اگر غور و فکر سے کام لیا جائے اور قوتِ مفکرہ کسی نتیجہ فکر تک پہنچے تو منکرین کے دماغ بہت آسانی کے ساتھ فصد کے جواز اور اس کے افادی پہلو کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ذیل میں اتفاقی حادثہ سے شفاء مرض کے بارہ میں جالینوس کا قول مع توجیہ شرح قانون سے نقل کیا جاتا ہے جس سے مذکورہ بالا نظریہ اور توجیہ کی تائید ہوتی ہے۔

جالینوس : نے ایک اتفاقی حادثہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک شخص کے حلق میں جراحت پہنچی جس سے اسکی شریان مجروح ہوگئی اور اس سے کافی مقدار میں خون بہا۔ جالینوس نے دوا، کندر، صبر، دم الاخوین اور مرمکی سے اس جراحت کا علاج کیا جس سے خون بند ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دیرینہ درد بھی جاتا رہا جو اس کے نامیہ ورک (کوہلے) میں موجود تھا۔ (قانون)

اس قسم کے اتفاقی حادثات سے جن میں کم و بیش خون بہہ جاتا ہے بہت سے مزمن امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ایسی روایتیں بکثرت سننے میں آتی ہیں ان حادثات سے قدرتاً وریدی اور شریانی فصد ہو جایا کرتی ہے۔

ان حادثات سے مزمن امراض دُور کیوں ہو جایا کرتے ہیں؟

اسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب عروق سے خون کے پرانے (خلایا دمویہ) نکل جاتے ہیں تو نئے دانے بڑی تیزی سے پیدا ہوتے ہیں جن میں نئی قوتیں جوش پر ہوتی ہیں۔ نیز اس سے نظام بدن میں ایک ہلچل اور ہیجان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے دیرینہ امراض کے مواد بھی متاثر ہوتے ہیں اور گاہے یہ تغیرات و استحالات کے بعد

اکھڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔
یہی توجیہ فصد کے باب میں بھی کی جاتی ہے یعنی فصد بھی اسی اصول پر عجیب وغریب فوائد بخش سکتی ہے۔ (شرح قانون از مؤلف)

۴۔ خون کے خارج ہونے سے جس طرح امتلاء دموی اور مادہ کی کثرت میں کمی آ جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے بعد بدنی تغیرات و استحالات میں کچھ اس قسم کی چستی آ جاتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں مواد امراض کا دفعیہ آسان ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کے اسباب اتفاقی حادثات کی صورت میں مزمن امراض کی شفایابی کا ذریعہ بن جایا کرتے ہیں۔

۵۔ جب معمولی حالات میں جونک لگا کر حجامت کرکے پچھنے لگا کر سنگھی سے چوس کر خون نکالا جاتا ہے تو تھوڑا ہی سہی اور یہ مفید ثابت ہوتا ہے اور اس کے جواز اور نفع سے کسی کو انکار نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اہم حالات میں فصد کے ذریعہ زیادہ خون نکالنے کی ہمیں اجازت نہ دی جائے اور اس کے نفع سے انکار کر دیا جائے۔

۶۔ فصد کا کوئی مخالف فصد کے خلاف زائد سے زائد جو کچھ کہہ سکتا ہے وہ یہ کہ فصد سے چونکہ خون جیسی مفید، مقوی اور قیمتی چیز خارج ہو جاتی ہے اس لئے اس سے مریض پر ضعف و نقاہت طاری ہو جایا کرتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قباحت کو ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن اس ضعف کو ہم موت و ہلاکت کے مقابلہ میں اختیار کرتے ہیں اور یہ مسلّم ہے کہ جب دو قباحتیں جمع ہو جائیں تو عقل کا فیصلہ یہی ہے کہ ان دو میں سے چھوٹی اور ہلکی قباحت اختیار کر لی جائے پھر اگر بہ غور دیکھا جائے تو ضعف و نقاہت کی یہ قباحت دوسرے بہت سے طرق علاج میں بھی موجود ہے مثلاً عملیات جراحیہ کے لئے مریض کو دارو ئے..... بے ہوشی سنگھانا عندالضرورت قوی مسہلات کا استعمال کرنا شدت حرارت کے وقت تقلیل حرارت کے لئے سمی اور مضعف ادویہ کا کھلانا استسقاء وغیرہ جیسی صورتوں میں پانی کا نکالنا۔ پھوڑوں کا چیر کر پیپ کا خارج کرنا۔ عضو کا قطع کر دینا وغیرہ

فصد کا اقرار

(از علامہ حکیم کبیر الدین رحمۃ اللہ علیہ)

ان دلائل وقیاسات کے علاوہ مجھے بہ تحقیق معلوم ہے کہ فصد سے نہ طب جدید کو انکار ہے نہ طب ویدک کو۔ طب جدید کے متعلق یہ محض غلط تشہیر ہے کہ وہ فصد کی مخالف ہے میں نے اسکی معتبر کتابیں پڑھی ہیں جن میں مختلف حالات کے لئے فصد کو ایک مفید علاج بتایا گیا ہے۔ ان حالات میں سرسام اور ذات الریہ بھی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

شرائط کے لحاظ سے ممالک کا اختلاف

فصد کے لئے جو شرائط بتائے جاتے ہیں۔ ان کے لحاظ سے اگر ممالک کو دیکھا جائے تو مختلف ممالک کے درمیان اس لحاظ سے آسمان وزمین کا فرق نظر آتا ہے۔ مثلاً ترکستان، افغانستان اور ایران جیسے ممالک میں لوگ قوی اور توانا ہوا کرتے ہیں۔ جن کے بدن میں عام طور پر خون کی کثرت ہوتی ہے۔ ایسے ممالک میں فصد کا رواج عام ہے اور اس کے منافع وہاں بکثرت مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے باشندے نسبتاً ضعیف ونحیف ہوتے ہیں۔ اور ان کے بدن میں خون کی قلت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں فصد کا رواج بہت کم ہے اور اس کے فوائد حاصل کرنے کے مواقع کمتر ملا کرتے ہیں (علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ) میں نے کبھی طب قدیم کے ایک نکتہ چین کو جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ ....

فصد کے جو شرائط ہمارے اصول علاج میں مسلم اور ہماری کتابوں میں ضروری مانے گئے ہیں انہیں اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو ان کے بے اصول ہونے کا کسی متعصب کو وہم بھی نہیں ہو سکتا مثلاً جسم میں خون کی بے انتہا کثرت بدن کو پوری قوت جوانی کی عمر وغیرہ اور یہ ظاہر ہے کہ ہم خون کی بے انتہا کثرت بدن کو پوری قوت جوانی کی عمر وغیرہ

اور یہ ظاہر ہے کہ ہم ہندوستانیوں میں بدقسمتی سے خون کی قلت ہی اس قدر عام ہے کہ اگر کسی بدن میں کچھ تھوڑا سا خون زیادہ ہو جاتا ہے اور چہرہ سُرخ نظر آتا ہے، تو غلطی سے ہم اسے ایک الجھی اور عجیب حالت دیکھ کر مرض کہنے لگتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے اطباء نے اس اصول کو صحیح تسلیم کرنے کے بعد بھی ملک ہندوستان میں گویا اس طریقہ علاج کو اپنے اصول سے خارج کر دیا ہے اور شرائط کے مفقود ہونے کی وجہ سے اکثر وہ اسکی اجازت نہیں دیتے اگر کوئی طبیب غلطی سے بے قاعدہ طور پر فصد کا استعمال کرے تو اس عیب کا اور قصور کا ذمہ دار وہ خود ہے نہ کہ وہ طب جس سے وہ تعلق رکھتا ہے کیونکہ ایسی غلطیاں ہر اصول علاج کے بڑے ماہر سے بھی ہو سکتی ہیں جیسا کہ ممکن ہے کہ دوائے بیہوشی کے بے قاعدہ استعمال سے بیشتر جانیں قربان ہو چکی ہوں مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم طب جدید کو سرے سے بیقاعدہ اور وحشی قرار دیں۔ (علامہ حکیم کبیر الدین)

فصد سے بعض قدماء کا انکار

بعض قدماء کا خیال تھا کہ کسی حالت میں اور کسی شخص کے لئے فصد جائز نہیں ہے کیونکہ خون ہی سے تمام اعضاء اور ارواح بنتے ہیں اور حیات و صحت کا دارومدار اسی پر ہے ایسے قیمتی جوہر کو کیونکر ضائع کیا جا سکتا ہے۔ (ارسطو بھی اسی گروہ میں شامل ہے) لیکن اس خیال کی کمزوری اس طرح ثابت ہے کہ خون کے مذکورہ بالا صفات و افعال میں کوئی شک نہیں لیکن یہ افعال خون سے اسی وقت تک سرزد ہو سکتے ہیں۔ جب تک خون کیفیت اور مقدار کے لحاظ سے اعتدالی حالت پر ہو۔ (از مؤلف)

ورنہ جب خون فاسد ہو جاتا ہے تو یہی خون مختلف قسم کے خطرناک اور مہلک امراض کو جنم دیتا ہے تو اس صورت میں عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اس فاسد خون کو کسی قدر خارج کر کے اسکی اصلاح کی جائے۔

☆

فصد کے اہل کون لوگ ہیں؟

فصد کے لئے محض دو قسم کے لوگ اہل اور مناسب ہیں.....

اوّل: وہ لوگ جو کثرتِ خون اور امتلاء کے امراض میں مبتلاء ہو جانے کی استعداد رکھتے ہوں، بایں معنی کہ جونہی ان کے بدن میں خون کی کثرت لاحق ہوئی یہ مرض میں مبتلا ہوئے اس حالت میں فصد تحفّظ کا کام کرتی ہے اور وقوعِ مرض سے باز رکھتی ہے ــــــــ

دوئم: وہ لوگ جو (خون کی کثرت کے) کسی مرض میں مبتلاء ہو گئے ہوں یا کسی مرض کے ساتھ خون کا امتلاء ہو اور خون کے استفراغ سے مرض میں تخفیف کی توقع ہو۔ (شیخ)

ان امراضِ دمویہ کی استعداد جن لوگوں میں پائی جاتی ہے ان کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ وہ لوگ جو عرق النساءِ دموی، نقرسِ دموی اور وجع المفاصل دموی میں مبتلاء ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں، یعنی ان امراض کے ساتھ بدن میں خون کا امتلاء ہو۔

۲۔ وہ لوگ جو پھیپھڑے کی کسی رگ کے پھٹ جانے کے باعث نفث الدم کی شکایت میں بار بار اس وجہ سے مبتلاء ہو جایا کرتے ہوں کہ ان کے پھیپھڑے کی وہ رگ پھٹ کر اچھی طرح ملتئم نہ ہوئی ہو یعنی اچھی طرح نہ جڑی ہو۔ بلکہ اسکی حالت ایسی ہو کہ جہاں خون میں زیادتی ہوئی کہ وہ پھٹی۔

۳۔ وہ لوگ جو اس امر کی استعداد رکھتے ہوں کہ خون کی زیادتی کے ساتھ وہ صرع، سکتہ یا مالیخولیا میں مبتلاء ہو جائیں گے۔ اور وہ لوگ جو خناق اور اورامِ احشاء (ذات الریہ، سرسام) اور حارہ میں مبتلا ہونے کی استعداد رکھتے ہوں۔

۴۔ وہ لوگ جن میں خونِ بواسیر کے سیلان کی عادت ہو اور اب وہ بند ہو گیا ہو۔

۵۔ وہ عورتیں جن کا خونِ حیض بند ہو گیا ہو۔

۶۔ وہ لوگ جن کے اندرونی اعضاء میں ضعف اور سوءِ مزاج حار مادی ہو۔

ان سارے لوگوں کے لئے مناسب یہی ہے کہ موسم ربیع میں ان کی فصد کی جائے خواہ یہ لوگ ان امراض میں اب تک مبتلا نہ ہوئے ہوں۔ (شیخ)

شیخ کے ان اقوال و بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں اور اس زمانہ میں فصد کا رواج کتنا وسیع اور عالمگیر تھا کہ لوگ عرق النساء، نقرس، اور وجع المفاصل اور صرع اور اورام احشاء وغیرہ کے اندیشہ میں تحفظ کے طور پر فصد کرایا کرتے تھے اور بعض لوگ اسکے یہاں تک عادی ہوتے تھے کہ ہر سال موسم ربیع میں پابندی کے ساتھ فصد کرا لیتے تھے۔

فصد سے پرہیز

مندرجہ ذیل حالات میں فصد سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ شدید البرد مزاجوں میں سخت ٹھنڈے ممالک میں۔ درد کی شدت کے وقت۔ حمام محلل کے بعد جماع کے بعد۔ علی ہذا حتی الامکان چودہ برس سے کم عمر کے لڑکوں میں اور بوڑھوں میں بھی فصد سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اسی طرح نہایت لاغر اور نہایت فربہ لوگوں میں، اور ان لوگوں میں جن کا بدن متخلخل ہو یا جن کا بدن سفید اور ڈھیلا ہو۔ یا جن کا بدن خون کی کمی کے ساتھ زرد ہو حتی الامکان فصد سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ نیز ایسے لوگوں میں بھی فصد نہ کھولنی چاہیئے۔ جو عرصہ سے کسی مرض میں مبتلا رہوں۔ ہاں اگر ان کے خون کی خرابی ہی فصد کو چاہتی ہو یعنی اگر ان کے امراض فساد خون ہی کے باعث عارض ہوئے ہوں جو فصد کے متقاضی ہیں۔ تو فصد کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن فصد سے جو خون خارج ہو اسے بغور دیکھا جائے چنانچہ اگر یہ خون سیاہ اور غلیظ ہو تو اسے روکا نہ جائے اور اگر یہ سفید اور رقیق نظر آئے تو اسے فوراً روک دینا چاہیئے۔ اور مقام نشتر کو باندھ دینا چاہیئے ورنہ اس میں بڑا خطرہ ہے۔

علاوہ ازیں حاملہ اور حائضہ عورتوں میں فصد نہیں کھولی جاتی۔ ہاں اگر کوئی بہت بڑی ضرورت دامنگیر ہو مثلاً نفث الدم کے خون کو بند کرنا ہو تو فصد کی اجازت دی جاسکتی ہے مگر وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اس عورت کے بدن میں قوت کافی موجود ہو۔

نوٹ : قانون شیخ کے بعض نسخوں میں اتنی عبارت اور بھی موجود ہے کہ بہتر اور اور مناسب یہ ہے کہ حاملہ عورتوں میں ہرگز ہرگز فصد نہ کھولی جائے ورنہ شکم میں جنین ہلاک ہو جائے گا۔

عروق مفصودہ

یعنی وہ رگیں جن کی فصد اکثر کھولی جاتی ہے ، یہ ہیں ۔ قیفال ۔ اکحل ۔ باسلیق ۔ اسلیم حبل الذراع ۔ ابطی ، صافن ۔ عرق النسار ۔ مابض ۔ چہار رگ ۔

۱۔ قیفال : کو سرار د بھی کہتے ہیں ۔ یہ رگ انگوٹھے کے مقابل کہنی کے جوڑ میں واقع ہے اسکی فصد کرنا سر اور منہ کی بیماریوں میں مفید ہے ۔

۲۔ اکحل : اس کو ہفت اندام اور ہفر البدن بھی کہتے ہیں ۔ یہ رگ کلمہ کی انگلی (انگوٹھے کے پاس والی انگلی) کے مقابل کہنی کے جوڑ کے بیچ میں واقع ہے اور اسکی فصد تمام بدن کی بیماریوں کے واسطے مفید ہے ۔

۳۔ باسلیق : درمیانی انگلی کے مقابل کہنی کے جوڑ کے سامنے واقع ہے ۔ اسکی فصد تحورۂ بدن (گردن سے نیچے کا حصہ) اور دونوں پاؤں کی بیماریوں کے واسطے مفید ہے ۔ واضح ہو کہ اس رگ کے نیچے ایک شریان ہے اور وہ انگلی رکھنے سے کودتی ہوئی معلوم ہوتی ہے (اسی شریان کی ایک شاخ ہے جس میں نبض دیکھی جاتی ہے) لہذا اسکو بہ احتیاط کھولنا چاہیئے تاکہ نشتر شریان تک نہ پہنچے کیونکہ شریان کے کٹنے پر خون کا بند ہونا دشوار ہو جاتا ہے ۔

۴۔ حبل الذراع : بعض آدمیوں کے ہاتھ میں باسلیق کے ساتھ اور بعض میں اکحل کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے ۔ اس کا فائدہ وہی بیان کیا جاتا ہے جو کہ قیفال کا بیان ہو چکا ہے لیکن قیاس اور تجربہ سے اس کا نفع باسلیق کے نفع کے قریب معلوم ہوا ہے ۔

نوٹ : حبل الذراع ، دراصل قیفال کی شاخ ہے اور کلائی کے سامنے سے مڑ

کر لشت کی طرف گھوم جاتی ہے ۔ (علامہ حکیم محمد کبیرالدین رحمۃ اللہ علیہ)

۵ ۔ ابطی : بغل والی رگ ۔ خنصر (چھوٹی انگلی) کے برابر ہے اسکو ابغل کے وزن پر اسلم بھی کہتے ہیں اسکی فصد اعضائے شکم اور نیچے کے دھڑ کی بیماریوں کے واسطے فائدہ مند ہے ۔

۶ ۔ اسَیلِمَ ۔ اسلم کی تصغیر ہے یعنی صرفی قاعدے سے اسلم سے اسیلم تصغیر کا صیغہ بنایا گیا ہے) یہ رگ ابطی سے ملی ہوئی ہے گویا یہ ابطی کی شاخ ہے ۔ اس کو خنصر اور بنصر (چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی) کے درمیان کھولتے ہیں ۔ اسکی فصد کھولنے کے بعد ہاتھ کو گرم پانی میں رکھتے ہیں ۔ دائیں ہاتھ کی رگ کی فصد امراض جگر کو اور بائیں ہاتھ کی رگ کی فصد امراض طحال (تلی کی بیماریوں کو مفید ہے) اور پھیپھڑے کی بیماریوں کے واسطے جسکی طرف کی بھی فصد کھولی جائے مفید ہے ۔ چونکہ اس رگ کے ذریعے جگر اور دل سے خون زیادہ آتا ہے اس واسطے زیادہ خون نہ نکالیں ۔

نوٹ : اسکی کوئی تخصیص صحیح نہیں ہے سب رگوں سے دل اور جگر کا خون نکلتا ہے ۔
(علامہ کبیرالدین رح)

۷ ۔ صافن : یہ رگ ٹخنے اور پنڈلی پر انگوٹھے کے برابر واقع ہے اسکی فصد کھولنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے ۔ ران ، خصیہ ، آلہ تناسل کی خارش اور زخم کے واسطے مفید ہے اور مادہ کو سر سے نیچے لاتی ہے ۔

۸ ۔ مابض : یہ رگ گھٹنے کے نیچے اور پیچھے ہے ۔ یہ صافن سے زیادہ مفید ہے ۔ اعضائے شکم ۔ پشت ۔ مقعد ۔ بواسیر اور رحم کے درد کے واسطے فائدہ مند ہے ۔

۹ ۔ عرق النساء : ایک گرہ دار (گٹھیلی) رگ ہے جو پاؤں کے باندھنے سے معلوم ہوتی ہے اگر باندھنے پر پنڈلی پر پائی جائے تو بہتر ورنہ پاؤں کی پشت پر خنصر اور بنصر (چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی) کے درمیان فصد کھولیں ۔ مرض عرق النساء کے واسطے مفید ہے اور اس کا نفع صافن کے قریب ہے ۔

نوٹ ضروری : درد عرق النساء یعنی لنگڑی کا درد ۔ اس درد کو کہتے ہیں جو ران کے پچھلے اور بیرونی حصہ سے شروع ہو کر روز بروز ٹخنوں کی طرف اترتا جاتا ہے ۔ چونکہ ورید عرق النساء بھی ران سے روانہ ہو کر ٹخنوں تک پہنچتی ہے ۔

اس لئے بعض متقدمین نے خیال کیا کہ یہ درد اسی درید کے اندر ہوتا ہے اور اسی بنا پر یہاں بھی شارح (ملانفیس) نے کہا ہے کہ اسکی فصد سے خود عضو ماؤف کا مادہ خارج ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ درد عرق النساء ورید عرق النساء میں نہیں ہوتا بلکہ اس جگہ کے ایک چوڑے پٹھے عصبہ عریضہ (عصب ورکی کبیر) میں ہوتا ہے۔

رہا اس دور میں اس رگ کی فصد کا مفید پڑنا تو اسکی وجہ وہی ہے جو شارح نے مرض دوالی اور درد نقرس میں اس کے مفید پڑنے کی وجہ بتائی ہے۔

(از کلیات نفیسی جلد دوم صـ ۶۳ ترجمہ علامہ کبیرالدین رحمتہ اللہ علیہ)

اس درید (عرق النساء نامی درید) کی فصد مرض دوالی اور درد نقرس کے لئے مفید پڑتی ہے کیونکہ اسکی فصد سے عضو ماؤف کے قریب ترین مقامات سے مادہ خارج ہوتا ہے

(ایضاً)

مرض عرق النساء کے متعلق ایک مفید معلوماتی اور تشخیصی نوٹ

بعض اوقات سیرین کے سرطان کی وجہ سے بھی درد شروع ہو جاتا ہے۔ اور بالکل عرق النساء کی مانند درد محسوس ہوتا ہے ہمارے بڑے بھائی حکیم حاجی مولوی علی محمد صاحب کو یہ مرض سفر حج کے دوران ہو گیا تھا سفر حج کے دوران مکہ اور مدینہ شریف اور یہاں آکر ہر طرح کے علاج کرنے کے باوجود معمولی فائدہ بھی نہیں ہوا تھا اور تمام علاج معالجہ اعصابی دردوں کے ماتحت کیا جاتا رہا۔ جب خون ٹسٹ کرایا گیا تو خون کے اندر پیپ پائی گئی اور ایکس رے لینے پر سرطان کا مقام صاف ظاہر ہو گیا۔ پھر لائل پور سول ہسپتال میں میری موجودگی میں ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز صاحب سول سرجن لائل پور نے اپریشن کیا۔ چیرا دینے پر گوشت کی اندرونی ساخت بالکل سیاہ ہو کر مردہ ہو چکی تھی۔ مگنیشیا سلفاس زخم میں بھر کر سپرٹ ایکری فلیوین پہنچائی جاتی رہی اور جتنا خراب گوشت علیحدہ ہو جاتا وہ نکال دیا جاتا اور پروکین پنیلسین اور انٹی گیس گنگرین کے انجکشن لگتے رہے ماہ ڈیڑھ ماہ کے علاج سے بالکل تندرست ہو گئے اور ایک ہفتہ ایکرومائی سین کے وریدی انجکشن لگتے رہے۔

یاد رہے کہ تمام بڑے بڑے ڈاکٹر حتیٰ کہ خود ڈاکٹر جناب عبدالعزیز صاحب

اور ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب بخاری ایم بی بی ایس، پی ایچ ایس اور ڈاکٹر حاکم دین صاحب ریٹائرڈ سول سرجن، سب اعصابی درد تشخیص کرتے تھے اور یہی علاج ہوتا رہا۔ آخر جب افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو خون ٹسٹ کرانے اور ایکس رے لینے پر صحیح تشخیص ہوئی۔ اس لیے بعض اوقات ایسے مریض بھی زیر علاج آتے ہیں جو اعصابی علاج سے تندرست نہیں ہوتے ایسی صورت میں خون ٹسٹ کرانا اور ایکسرے لینا ضروری ہے۔

(از کتاب کنز العلاج ص۲۷۵ مصنف ڈاکٹر و حکیم رفیق احمد صاحب مجازی مرحوم)

۱۰۔ چہار رگ: ان چار رگوں سے مراد ہے جن میں دو نیچے کے ہونٹ پر اور دو اوپر کے ہونٹ پر واقع ہیں۔ گول سر والے نشتر سے ہونٹوں کے اندر کھولتے ہیں۔ ان کی فصد منہ اور مسوڑھوں کی بیماریوں کے واسطے مفید ہے۔

فائدہ: اگر نشتر شریان تک پہنچ جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ خون خالص سرخ اور کود کود کر (ڑک ڑک کر) نکلے گا اور ضعف دل بہت جلد بڑھ جائے گا۔ تو فوراً رگ کے سر کو انگوٹھے سے دبا دیں اور لازوق لگا کر اس کے اوپر گدی رکھ کر مضبوط باندھ دیں اور ہاتھ کو ایک بڑے تکیہ پر اونچا رکھیں اور بالکل نہ ہلائیں اسے دس روز تک باندھے رکھیں اس کے بعد آہستگی سے کھول کر پھر باندھ دیں اسی طرح اس وقت تک رکھیں کہ زخم کے اچھا ہونے کا یقین ہو جائے۔ اس عرصہ میں طبیعت کی محافظت بھی کرنی چاہیئے۔ تاکہ اعتدال پر رہے یعنی نہ قبض ہو اور نہ دست جاری ہوں۔

نسخہ لازوق: دم الاخوین۔ انزروت۔ پھٹکڑی۔ کیس زرد۔ اقاقیا گلنار۔ ایلوا۔ کندر ہر ایک تین ماشہ گوند کیکر چھ ماشہ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر غبار کی طرح ہو جائے انڈے کی سفیدی میں گوندھیں اور خرگوش کی اون یا مکڑی کے جالے کو صاف کر کے اسمیں لتھیڑیں اور زخم پر لگائیں دوا، کو سلائی سے جلد کے اندر لگائیں اور جلد کے باہر بھی گرداگرد لگائیں اور پھر پٹی سے باندھ دیں، ہاتھ پاؤں کو بندھا رکھیں اور سانس کو روکے رکھیں تاکہ خون اس طرف مائل رہے اور مقام ماؤف میں خون کی زیادتی نہ ہو۔

عروق مفصودہ کے متعلق تحقیق

مختلف عروق کی فصد کے اغراض و مقاصد و منافع

ہاتھ کے مختلف عروق کی فصد کے جو اغراض و مقاصد بتائے گئے ہیں وہ قدیم مسلمات کے مطابق ہیں ۔ ورنہ دوران خون کی صحت کو تسلیم کر لینے کے بعد (جس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے) وہ قابل غور ہیں ۔کیونکہ تمام اعضاء میں خون قلب سے شرائین کے ذریعہ آیا کرتا ہے اور وریدوں کی راہ واپس جایا کرتا ہے ۔ اس لحاظ سے اگر قیفال باسلیق ابطی ، اکحل ، حبل الذراع اور اسیلم وغیرہ پر غور کیا جائے تو ان کی راہ ہاتھ کا وہی خون قلب کی طرف واپس ہوا کرتا ہے جو ان میں قلب سے براہ شرائین آیا کرتا ہے ۔ نہ قیفال کو براہ راست سر اور چہرہ سے تعلق ہے اور نہ باسلیق کو تنورۂ بدن کے ساتھ کوئی تخصیص ہے نہ دائیں اسیلم کو جگر کے ساتھ اور نہ بائیں اسیلم کو طحال کے ساتھ وعلیٰ ہذا القیاس دوسری رگیں ۔ الغرض نہ سر کے امراض میں قیفال کی کوئی تشریحی تخصیص حاصل ہے نہ تنورہ بدن کے امراض میں باسلیق کو نہ جگر کے امراض میں دائیں اسیلم کو اور نہ طحال کے امراض میں بائیں اسیلم کو علیٰ ہذا القیاس یعنی سر کے امراض میں جس طرح قیفال کی فصد سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ۔ اسی طرح باسلیق وغیرہ کی فصد سے بھی وعلیٰ ہذا تنور بدن کے امراض میں جسطرح باسلیق کی فصد مفید اور نتیجہ بخش ہو سکتی ہے اسی طرح قیفال کی فصد بھی ۔ (از کلیات نفیسی حصّہ دوم نوٹ از مترجم جناب علامہ حکیم محمد کبیرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ص ۶۲ ترجمہ و شرح کلیات نفیسی جلد دوم ۔ نیز دیکھیں کتاب کلیات الادویہ بیان فصد ص ۵۲۴ مصنّفہ علامہ موصوف)

ورید پس گوش کی فصد سے قطع نسل ؟

عروق خلف الاذن اور قطع نسل ۔ باب فصد میں شیخ فرماتے ہیں کہ یہ جو لوگ کہتے

ہیں کہ تارکین دنیا اور صوفیائے کرام قوائے تناسلیہ کو باطل کرنے کی غرض سے کان کے پیچھے کی دونوں رگوں کی فصد کر دیا کرتے ہیں (انہیں کاٹ دیا کرتے ہیں) جالینوس اس قول کی صداقت و واقعیت سے انکار کرتا ہے۔

دراصل یہ قول بقراط کا ہے جسکی جالینوس نے تردید کی ہے۔ یہ تردید فی نفسہ بجا اور درست ہے مگر شیخ نے اسکو شانِ بقراط کی عظمت و احترام کی وجہ سے اپنی طرف منسوب کرنے سے دریغ کیا اور جالینوس کے انکار کو اسی کے انکار کی شکل میں پیش کر دیا (گیلانی) البقراط نے کتاب المنی میں لکھا ہے کہ منی دماغ میں تیار ہوتی ہے اور عروق خلف الاذن کی راہ نیچے اُتر کر اوعیۂ منی تک پہنچتی ہے۔ اس خیال کی تائید میں بطور شہادت کے یہ پیش کیا ہے کہ صقالبیہ ترک دنیا کرنی چاہتے ہیں اور خواہشاتِ نفسانی اور شہواتِ تناسلی سے آزاد ہو کر اپنی عبادت گاہوں میں پڑے یادِ خدا میں لگے رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان دونوں دریدوں کو کاٹ دیا کرتے ہیں۔

لیکن جالینوس کے اس خیال سے انکار کرنے کی بنا یہ ہے کہ تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے یہ رگیں کاٹ دی جاتی ہیں۔ مگر شہوت باہ اور نسل میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ علاوہ ازیں تشریح یہ بتاتی ہے کہ منی خصیہ میں اور خصیہ کے آس پاس کی مخصوص عروق میں بنا کرتی ہے نیز یہ کہ دماغ اور خصیوں کے درمیان کسی ورید کا وجود تشریح سے ثابت نہیں ہوتا چہ جائیکہ یہ ثابت ہو کہ کسی ورید کی راہ دماغ سے منی خصیوں کی طرف اترا کرتی ہے۔

(کلیات الادویہ ص ۵۴۳/۵۴۴ بیان فصد)

میری رائے

بقول بقراط کہ عروق خلف الاذن قطع کرنے سے نسل منقطع ہو جاتی ہے

اس قول کی تردید شیخ الرئیس نے جالینوس کے حوالہ سے کی ہے، اور نہ خود براہِ راست بقراط کے کلام کو ٹھکرانے کی جرأت نہیں کی اس سے شیخ کے دل میں بقراط کی جو عظمت ہے وہ ظاہر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ بقراط اگرچہ پیغمبر نہیں تھا اور نہ ہی اس نے کبھی

اس قسم کا کوئی دعویٰ کیا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ جھوٹا بھی نہیں تھا، یہ ہو سکتا ہے کہ بقراط نے عوام میں ایک مشہور بات کو نقل کر دیا ہو، یا اپنی عادت کے مطابق بات ایسی پیچیدہ کی ہو جس کا صحیح مفہوم ہم نہیں سمجھ سکے، کیونکہ بقراط اکثر چیستان میں بات کرنے کا عادی ہے، جیسا کہ رسالہ قبریہ کے احکامات میں اس نے اپنی عادت کے مطابق احکامات ایسے انداز میں بیان کئے ہیں کہ انکی تشریح اور وضاحت میں بڑے بڑے فاضل اطبا نے بڑی کاوشیں کی ہیں لیکن پھر بھی بعض مسائل حل طلب ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ عین ممکن ہے کہ پس گوش رگوں سے بقراط کی مراد گلینڈز ہوں یا کوئی عصب ہو، جس کا تعلق اس عصبی مرکز سے ہو جو کہ اعضاء تناسل کو کنٹرول کرتا ہے۔ اسکی وضاحت یہ ہے کہ طب جدید کے ماہرین بھی اگرچہ اس سے انکار کرتے ہیں لیکن اتنا تو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ورم اصل الاذن یعنی ممپس یا کن پیڑے اگر اچانک غائب ہو جائیں تو وہ مردوں خصیوں میں اور عورتوں کے خصیتہ الرحم میں اتر آتے ہیں اور وہ متورم ہو جاتے ہیں جسکی وہ تاویل نہیں کر سکتے (جیسا کہ میں نے کئی قابل ڈاکٹر صاحبان سے اس مسئلہ پر گفتگو کی ہے لیکن وہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکے)

لیکن اس سے یہ تو واضح ہے کہ پس گوش گلینڈز کا خصیتین سے گہرا تعلق ضرور ہے اور ماہرین طب جدید کا یہ بھی کہنا ہے کہ جس شخص کو اولاد نہ ہوتی ہو تو تحقیق کرنے پر اکثر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ من جملہ دیگر اسباب کے ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے بچپن یا ابتدائے جوانی میں کن پیڑے یعنی ممپس کی شکایت ضرور ہوئی ہوگی اور وہ خصیوں میں اتر گئے ہونگے ان شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ پس گوش رگوں یا گلینڈز یا کسی عصب کا کوئی پوشیدہ تعلق ایسا ضرور ہے جس کو آج کی طبی سائنس باایں ترقی و کمال اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکی، بہرحال جب تک یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ ممپس اور خصیتین کا آپس میں کیا تعلق ہے اور ممپس کس راستہ یا نالی سے خصیوں میں اترتے ہیں اتنے تک بقراط کے کلام کو ٹھکرانا یا رد کرنا میرے خیال میں بڑی زیادتی ہے اور ناانصافی ہے۔ واللہ اعلم :

★

{بقیہ منا۱۴ سے آگے} پس گوش رگوں کے منقطع ہونیسے نسل منقطع ہوجاتی ہے

ابوالعلب بقراط کے نظریہ کی تائید (تجربات کی روشنی میں)

اطبار کا بیان ہے کہ اگر کان کے پیچھے ورم ہو (ممس) اور اسکو چیرا جائے تو آدمی نامرد ہوجاتا ہے۔ میں نے خود بھی دو تین مریض ازیں قبیل دیکھے ہیں۔ بلکہ حال ہی میں ایک مریض ایسا بھی دیکھا ہے کہ اس کے کان کی لو کے نیچے گردن پر ایک چونی کے برابر سفید داغ تھا جس پر اس کو برص کا شبہ ہوتا تھا۔ میں نے اپرس سمجھ کر دو ایک دوائیں ضمار کے لئے بتادیں جن کو وہ کچھ بے توجہی سے استعمال کرتا رہا اور ادھر اُدھر کی دوائیں بھی جس نے جو بتائیں کام میں لاتا رہا۔ آخر کار کچھ عرصہ کے بعد جب اس نے کوئی صورت افاقے کی نہ دیکھی تو وہ جگہ تیزاب سے جلا ڈالی رجلانے کے تیسرے روز بعد میرے پاس آیا۔ کہا حکیم صاحب! ہم کو ایک شکایت ہوگئی ہے۔ وہ یہ کہ آج سے تین روز پہلے ہمیں اچھی قوتِ باہ تھی۔ اور ہر روز دو بار وظیفہ مباشرت حسب خواہش انجام دیتا تھا۔ مگر جب سے اس داغ کو (پس گوش گردن کے دائیں جانب بناکے) تیزاب سے جلایا ہے اس کے بعد سے میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ اس کام کو کردوں مگر کچھ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس وقت سے بالکل خیزش نہیں ہوتی اب اس خصوصیتِ انتقال کے سبب کو عالمانِ علمِ تشریح بخوبی جانتے ہیں کہ نظام عصبی اور اعصاب ہمدردی کے تعلق کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ جس کو دوسرے لفظوں میں تحویلِ تاثیر کہا جاتا ہے کیونکہ اگر گردن کے بائیں یا دائیں جانب پس گوش چمڑے اور دتر عریض کو اٹھا کر دیکھا جائے تو اس وقت ہماری پہلی نظر عضلہ عریضہ اور وداج ظاہری پر پڑتی ہے جس پر عصب الوجہ اور عصب عنقی سطحی کی شاخیں گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ (دیکھو تصویر ۱۲) اور اس کے بعد جب عضلہ عریضہ جلدیہ اُٹھا دیا جائے تو قصبہ حلیہ دکھائی دیتا ہے جس پر عصب جل العاتق کی شاخیں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ (دیکھو تصویر ۲۲) الغرض یہی سطحی اور گہری عصبی شاخیں ہیں جو متاذی اور منقطع ہونے سے اپنے تاثر کو مرکز میں منتقل کردیتی ہے، اور مرکز سے وہ تاثرات پھر عصب قضیب میں آجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قضیب اپنا متعلقہ کام انجام

نہیں دے سکتا۔ اسکی مثال ایک دوسری بھی ہے۔ جو تحویلِ تاثر کے مسئلہ کو نہایت قریب الفہم بنا دیتی ہے، مثلاً کسی مکان میں عاشق و معشوق قوتِ شہوانیہ کے ساتھ اور نہایت ذوق و شوق سے بوس و کنار میں مصروف ہوں اور ٹھیک اسی وقت اس مکان کے دروازے پر ان کو پکڑنے یا مارنے کے لئے کچھ آدمی للکار دیں تو اس وقت مرد کی قوتِ شہوت اور جوشِ جماع بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ قضیب ایکدم ڈھیلا پڑ جاتا ہے، یہ کیوں؟ اس لئے کہ ان خوفناک آوازوں کا دباؤ اور اثر اعصاب سماعت پر پڑ کر جسم کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کا انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ پھیپھڑے کا فعل کمزور ہو جاتا ہے جس سے دم گھٹنے لگتا ہے، منہ اور گلا خشک ہو جاتا ہے، قلب کی حرکت سست ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دل ڈوبنے لگتا ہے۔ خون اور روح اور حرارت اندر کی طرف چلی جاتی ہے اس لئے چہرے پر زردی اور سفیدی چھا جاتی ہے مثلاً ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے۔ ظاہر بدن سرد ہو جاتا ہے اور اعصابِ حرکت مسترخی ہو جاتے ہیں جس سے سارے جسم کے اجزاء اور اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت پیشاب پاخانہ نکل جاتا ہے۔ ہاتھ پیر سست ہو جاتے ہیں قضیب نرم پڑ جاتا ہے اور دوسرے اعصابِ حس متاثر ہو کر سارے بدن میں لرزہ محسوس کرنے لگتا ہے۔

الغرض یہ صرف اعصاب سمع کے ان ریشوں کے احساس کا ایک معمولی کرشمہ ہوتا ہے جو شبعہ غشائی میں ختم ہوتے ہیں جو اچانک آواز سن کر سارے جسم میں اپنے تاثرات منتقل کر کے ہلچل پیدا کر دیتے ہیں۔

اس لئے عصبی افعال میں تحویلِ تاثر کو نہایت اہمیت حاصل ہے اور ایسے ہی خواجہ سراؤں میں خصیے اور داڑھی کا تعلق ہی قیاس کر لیجئے۔ جس کا سبب تحویلِ تاثر کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

از کتاب "اسرارِ باہ" صـ ۱۷۸ تا ۱۸۱ مصنفہ حضرت علامہ حکیم حاجی سید محمد یوسف صاحب حصروی۔ مالک اکسیرات ہند دواخانہ، کمار ٹر سٹریٹ۔ کلکتہ۔

کشتہ حجرالیہود ۲ تولہ، زیرہ سفید ۱/۲ ۲ تولہ ۔کھوپرہ ۱۰ تولہ ۔ زربناد مدبر ۲ تولہ
رسکپور بالا ۳ ماشہ بھیڑ کے دُودھ میں سحق بلیغ کرکے ایک ایک ماشہ کے قرص
بناکر رکھ لیں ۔ صبح ، دوپہر ، شام ایک ایک تولہ قرص کھلائیں ۔ گردوں کے
افعال کو قُدرتی طور پر بحال کرکے دُرست کرتا ہے ۔ ہزال گُردہ کا ازالہ کرتا ہے ۔
(۵) :۔ ۱۰ تولہ قرنفل مسحوقہ میں تین تولہ مرجان رکھ کر حسبِ معروف کُشتہ کرلیں ۔
سحق بلیغ کرکے محفوظ رکھیں یہ حرزِ جاں ہے ۔
ترکیبِ استعمال ۔ دردِ عصابہ :۔ آدھ پاؤ تازہ جلیبی ۔ ۱/۲ ۱ پاؤ گرم
دودھ میں ڈالکر ۱/۲ رتی کشتہ مُنہ میں ڈالکر کھلادیں ۔ دردِ عصابہ کافور ، تین چار روز
کھلا کر مزید استفادہ کریں ۔
(۶) :۔ دردِ شقیقہ :۔ چنے کی بھُنی ہوئی دال کا آٹا ۲ تولہ ۔ گھی دیسی ۲ تولہ ۔ چینی حسب
ذائقہ ڈالکر حسبِ دستور حلوہ بنائیں ۔ اب اس میں ۲ تولہ کشمش ڈالکر ہلا دیں ۔
۱/۲ رتی کشتہ مذکور مُنہ میں ڈالکر حلوہ نیم گرم کھلادیں ۔ دردِ شقیقہ آناً فاناً رُخصت ۔
لذّتِ کام و دہن کے علاوہ علّتِ تریاقیت میں ثانی نہیں رکھتا ۔
(۷) :۔ کچھوے کی ہڈی کا بُرادہ ۳ تولہ ۔ زعفران ۲ تولہ ، مرواریدہ ۳ ماشہ ۔ عرقِ گلاب میں
سحق بلیغ کرکے محفوظ رکھیں ۔ خوراک :۔ ۲ چاول سے چار چاول تک دن میں تین بار
دق الاطفال اور دیگر اکثر امراضِ اطفال میں تریاقیت رکھتا ہے ۔
تدبیر :۔ کچھوے کی ہڈی کا بُرادہ کرکے پلاسن پاپڑہ کے رس میں ۱۵ یوم تر رکھیں ۔
خشک کرکے شامل کریں ۔
(۸) :۔ بُرادہ بارہ سنگھا لے کر خشک سحق بلیغ کریں ۔ اب اس میں شیر عشر اتنا ڈالیں تاکہ
گولیاں بن سکیں ۔ حبوب نخودی بنائیں ۔ ترکیبِ استعمال :۔ نقرس و گنٹھیا :
لا علاج اور جُڑے ہوئے مریض کو ایک گولی ہمراہ ۲ تولہ گھی اور ۱/۲ ۱ پاؤ دُودھ کھلائیں
کرشمۂ قُدرت ملاحظہ فرمائیں ۔ توضیح :۔ مریض کو تھوڑی دیر بعد زبردست قے
آئے گی اور جوڑ کھُل جائیں گے ۔ صرف ایک بار ۔ اب لے سورنجان ۱ حصہ ، کشتہ

قرن الآئیل - ایک حصہ - اسپندھ سوختہ دو چند ادویہ ملاکر رکھیں ایک ایک ماشہ ہفتہ عشرہ احتیاطاً کھلائیں۔

(۹) :- لبسدِ احمر لیکر عرق گلاب الوتل میں سحق بلیغ کریں اور محفوظ رکھیں، نفث الدّم میں ۱ رتی دوائی منہ میں ڈالکر اوپر سے ۲ تولہ چنے کی بھنی دال کھالیں۔
استحاضہ میں ۲ رتی اور مازو مسوتہ ایک ماشہ کھلائیں۔

(۱۰) :- عود صلیب، قرنفل اور زعفران برابر لیکر سحق بلیغ کریں اور محفوظ رکھیں، ۲ رتی دوائی گلقندِ گل قطن یعنی کپاس کے پھولوں کی گلقند میں ملاکر کھلائیں - جدید امراضِ قلب کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ لو بلڈ پریشر اور تبخیر کیلئے بے مثال ہے۔
(گل قطن کا گلقند امراضِ قلب کے لئے موجودہ زمانے کا تریاق ہے، مت بھولئے۔
ہائی بلڈ پریشر میں ۵ تولہ صبح، ۵ تولہ شام گلقند مذکورہ کھلائیں۔ کچھ دن تک ہمیشہ ہمیشہ سے نجات مل جائیگی۔ - تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۔

نسخہ حب برائے مرض اٹھرا و مُصفّیٔ خون ۔

ھو الشافی :- دھماں ۱۰ کلو کر پانی میں بھگو کر جوش دیں اور بدستور معروف عصارہ (ایکسٹریکٹ) تیار کریں۔ عصارہ مذکورہ بالا ۲ تولہ، رسونت خالص انڈیا ۳ تولہ، مغز تخم کرنجوہ ۳ تولہ، حبوب نخودی تیار کریں۔ اگر مُصفّیٔ خون بنانا چاہیں تو اس میں پوست بندق ہندی ۲ تولہ شامل کرلیں۔

مقدار خوراک :- ایک گولی صبح، ایک شام پانی سے دیں۔

فوائد :- مرضِ اٹھرا کے لئے مفید ہے۔ نیز مُصفّیٔ خون ہے اور السر معدہ کے لئے مُفید ہے۔

نوٹ :- حاملہ عورت کو اٹھرا کے لئے دینا چاہئیں تو اس میں پوست بندق ہندی ہرگز نہ ملائیں۔ کیونکہ اس سے اسقاط کا خطرہ ہے۔

نیازمند : حافظ محمد حیات قریشی سکنہ بصیرہ تندرانی تحصیل و ضلع مظفر گڑھ۔

کان کا تعلق سلسلہ نسل سے

از جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خان صاحب بمبئی

ایک مرتبہ وطن سے بمبئی آتے ہوئے جھانسی کے اسٹیشن پر حکیم سید عباس علی صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجبور کیا کہ ایک دو روز کے لئے جھانسی میں ٹھہر جاؤں۔ میں ان کے ہمراہ مکان پر گیا اور دو روز مجھے وہاں قیام کرنا پڑا اتفاقاً شہر میں اطلاع ہو جانے کی وجہ سے مریضوں کا ہجوم ہو گیا۔ ایک غیر مسلم عورت آخر وقت تک بیٹھی رہی جب تمام مریض چلے گئے تو اس نے اپنا بیان شروع کیا کہ میرا شوہر نہایت غریب اور صرف پندرہ روپے ماہوار کا ملازم ہے جب سے میری شادی ہوئی ہے ہر سال ایک بچہ پیدا ہو جاتا ہے یہ نواں بچہ میری گود میں ہے میں بچے جننے اور پالنے کی زندگی سے تنگ آگئی ہوں۔ میرا شوہر اتنے بڑے کنبے کی ضرورتیں کسی طرح پوری نہیں کر سکتا کوئی ایسی دوا ر بتا دیجئے کہ یہ سلسلہ ختم ہو میں ہرگز زندگی بھر اب بچے نہیں چاہتی اسی زمانے میں دوران شکار ایک دیہاتی نیم حکیم سے حمل رکنے کا ایک نسخہ معلوم ہوا تھا مجھے اس کا تجربہ کرنا منظور تھا لہٰذا میں نے اس کو بتایا کہ تم گائے کا تازہ پتہ لے کر صرف ایک ایک قطرہ کانوں میں ڈال لو۔ آئندہ بچہ نہ ہوگا اس کے بعد میں بمبئی چلا گیا۔ دو سال مجھے پھر جھانسی جانے کا اتفاق ہوا تو وہ عورت روتی ہوئی پھر آئی اور اس نے بیان کیا کہ گائے کا پتہ کانوں میں ڈالنے سے بچے پیدا ہونے بالکل بند ہو گئے ہیں مگر دوسرے سال جھانسی میں پلیگ پھیلا تو سب بچے ایک مہینہ کے اندر ہی اندر مر گئے میری گود اب خالی ہے میرا دل بچوں کے لئے بے پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا ہے مجھے اس دوا ر کا صحیح رد عمل تو معلوم نہ تھا مگر اسکی طمانیت خاطر کے لئے میں نے کھوپرے کا خالص تیل سرخ رنگ کی شیشی میں بھر کر ایک مہینہ دھوپ میں رکھنے کو کہا اور اس میں سے دو دو قطرے کان میں ڈالنے کے لئے بتا دیئے اور فرزجہ کا معمول مطلب نسخہ (جس کے اجزاء کف دریا ۵ ماشہ۔ سمندر جھاگ ۸ ماشہ

بقیہ صفحہ اگلے پر

بہروزہ ۳ ماشہ نمک لاہوری ۲ ماشہ) ہیں۔ اسکو استعمال کرنے کے لئے سمجھا دیا۔ اس کے بعد مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔ اس واقعہ کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور مجھے اس بات کا قطعی یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت کو اگر کوئی ٹھکراتا ہے تو مالک بے نیاز اس سے وہ نعمت چھین لیتا ہے اور اسکو ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اسی لئے آج تک اپنی عمر میں پھر کبھی اس چیز کے استعمال اور مزید تجربہ کرنے کی نوبت نہیں آئی - ماہنامہ ہمدرد صحت دہلی ، جولائی ۱۹۳۹ء (ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر

اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کان کے اندر کوئی ایسا عصب ہے یا کوئی ایسا نظام ہے جس کا تعلق سلسلہ نسل سے ہے جب تک اس حقیقت پر پردہ نہیں اٹھتا اس وقت تک بقراط کے قول کو ٹھکرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے مشاہدہ ہے کہ جس جانور کے کان باہر ہوتے ہیں، وہ بچے پیدا کرتا ہے اور جس جانور کے کان اندر رہوتے ہیں وہ انڈے دیتا ہے، اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کان کا نسل سے گہرا تعلق ہے

علاوہ ازیں بقراط کا یہ کہنا کہ منی کا جوہر دماغ سے حاصل ہوتا ہے تو اسکو بھی ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس حقیقت کو طب جدید تسلیم کرتی ہے کہ غدہ نخامیہ یعنی پچوٹری گلینڈ جو ایک چھوٹی سی سرخی مائل خاکی رنگ کی بیضوی شکل کی ایک گلٹی ہے جو دس گرین یعنی پانچ رتی وزنی ہوتی ہے اور یہ دماغ کے پیندے کی چمگادڑ نما ہڈی (عظم الوتد یعنی سیفیائڈ بون) کے حضرہ مستدیرہ سیلا ٹرسیکا نامی نشیب میں رہتی ہے یہ ایک قیف نما نالی کے ذریعہ دماغ کے تیسرے بطن سے تعلق رکھتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہاں کوئی لٹکی ہوئی چیز ہے اس کے مقدم اور مؤخر نامی دو لوتھڑے ہوتے ہیں مقدم لوتھڑے سے جو داخلی رطوبت پیدا ہو کر خون میں شریک ہوتی ہے وہ ہڈیوں کے ڈھانچے اور تمام نسیج داصل کے نشو و نما کو تحریک بخشتی ہے اور موخر لوتھڑے سے جو داخلی رطوبت خارج ہوتی ہے وہ نخامین (پیچوٹرین) کہلاتی ہے اور شریان کو سکیڑ کر خون کے دباؤ کو بڑھاتی ہے یہ گردوں کے فعل میں تحریک بخشتی اور جسم کے مولد حرارت اور شحمی اجزا

(سے صفحہ پچھلا) کفِ دریا اور سمندر جھاگ ایک ہی چیز ہے۔ غالباً کتابت کی غلطی ہو گئی ہے (صدیقی)

کے انجذاب کے سلسلے میں جسم کے اندر جو کیمیا دی تغیرات ہوتے ہیں ان کو متاثر کرتی ہے یہ گلٹی اپنے محل وقوع کے لحاظ سے خفیف سے خفیف دباؤ کے اثرات کو بھی فوراً محسوس کرتی ہے جس سے اس کے افعال میں باآسانی خرابی رونما ہوجاتی ہے۔ اور اس کا نقص افعال خواہ ذاتی ہو یا ثانوی جسم کے نشو ونما میں نہایت نمایاں تغیرات پیدا کردیتا ہے چنانچہ اس کے فعل کی زیادتی اگر ابتدائے عمر میں ظاہر ہو تو مخصوص قسم کی کبیر بدنی یا عفرتیت (جائنٹ وازم) اور اگر سن بلوغ کے بعد ظاہر ہو تو مخصوص قسم کا کبر الاطراف (ایکرومیگلی) (ACROMEGALY) پیدا کردیتی ہے اور کبھی اس سے غیر طبعی فربہی۔ ایڈیوسٹی (IDIOCITY) اور خاص قسم کا بونا پن (انفنٹائل ازم WANTILISM) پیدا ہوجاتا ہے۔ اور جس میں جسمانی اور ذہنی نشو ونما میں کمی آنے لگتی ہے اور قوت باہ بھی بالکل جاتی رہتی ہے یا بہت کم ہوجاتی ہے۔ (جامع الحکمت جلد دوم ص۹۲۱)

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر اس کے فعل میں اگر پختگی ہو تو یقیناً قوت باہ میں زیادتی ہوگی اسی لئے تو اطباء لبوب کبیر میں زرچڑوں کا بھیجہ ڈالتے ہیں اگر وہ اس گلٹی کی نشاندہی نہیں کرسکے لیکن انہوں نے یہ تو بتادیا کہ قوت باہ کا مرکز دماغ میں ہی ہے اور اس تشریح کو سامنے رکھ کر اگر کہا جائے کہ جوہر منی دماغ سے حاصل ہوتا ہے تو کیا قباحت لاحق ہوتی ہے بالخصوص جبکہ بقراط اپنی عادت کے مطابق بات چیستان میں کرتا ہے۔

حجامت یعنی سنگھی لگانا

لفظی تحقیق — حجامت عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں سنگھی لگانا لیکن اردو میں اس کا استعمال غلط طور پر بدل گیا ہے۔ جس کی شاید وجہ یہ ہو کہ پہلے لوگ دونوں کام کرتے ہوں اور آخر میں ایک کام پر (بال بنانے پر) زور دے دیا ہو۔ (علامہ حکیم محمد کبیرالدین رحمۃ اللہ علیہ)

حجامت کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ (۱) گاہے اس کے ساتھ پچھنے بھی لگائے جاتے ہیں۔ اسکو حجامت مع الشرط کہتے ہیں (۲) گاہے یہ سادہ ہوتی ہیں اسکو حجامت بلاشرط کہتے

ہیں ۔ (شرط یعنی پچھنے لگانا)

حجامت مع الشرط: جس میں بدن سے خون نکلتا ہے اور بدن کا تنقیہ ہوتا ہے

محجمہ: اس آلہ کو کہا جاتا ہے جو سنگھی لگاتے وقت استعمال کیا جاتا ہے گاہے یہ سینگھ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے ۔ جیسا کہ سنگھی کا لفظ اس طرف رہبری کرتا ہے ۔ گاہے شیشہ کا ہوتا ہے (چھوٹے چھوٹے شیشے کے گلاس ہوتے ہیں) اور گاہے مٹی کا ہوتا ہے۔

محاجم: (سنگھیاں) گاہے آگ کے ذریعہ لگائی جاتی ہیں ۔ اور گاہے منہ سے چوسی جاتی ہیں ۔

محاجم ناریہ: گاہے آبخورہ اور پیالی کلھیا کی سی ہوتی ہے ان ظرف کی شکل گاہے کدو کی سی ہوتی ہے اور گاہے سینگھ کی سی اور کے اندر کسی اشتعال پذیر مادہ کے ذریعے آگ جلائی جاتی ہے ۔ اور اس ظرف کو اوندھا کر کے عضو پر دبا دیا جاتا ہے جس سے اندر کی آگ بجھ جاتی ہے اور ہوا جو آگ کی حرارت سے پھیل گئی تھی وہ اب حجم میں کم ہو جاتی ہے ۔ جس سے ظرف کے اندر خلا پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسکو پُر کرنے کے لئے متصلہ جلد گوشت اور خون وغیرہ اندر کی طرف کھنچتے اور منجذب ہوتے ہیں اس لئے یہ ظرف اس عضو کو پکڑ لیتا ہے ۔

نوٹ : آجکل اس مقصد کے لئے شیشے کے گلاس ملتے ہیں ۔

یہ مختلف سائز کے چند گلاسوں کا سیٹ ہوتا ہے جس سائز کا گلاس ضرورت ہو لے کر سپرٹ کا پھایہ بنا کر گلاس کے اندر پھیر کر اسے آگ لگا دی جاتی ہے اور پھر اسے مقام ماؤف پر چسپاں کر دیا جاتا ہے ۔ گلاس چمٹ جاتا ہے اور جب اسے اتارنا چاہیں تو گلاس کے کنارے پر جلد کو ذرا نیچے دباؤ دیں تو ہوا اندر داخل ہو جاتی ہے اور گلاس باسانی اتر جاتا ہے ۔

علامہ ارزانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

حجامت کرنا اور جونک لگانا بچوں کے واسطے فصد کے قائم مقام ہے لیکن بغیر ضرورت استعمال نہیں کرنا چاہئے ۔ ساٹھ سال کی عمر کے بعد حجامت منع ہے اس کے علاوہ دو سال

کی عمر سے پہلے بھی جائز نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ چاند کی چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو حجامت نہ کریں حجامت کے واسطے بہتر سولھویں اور سترھویں تاریخ ہے اور حجامت کا سب سے بہتر وقت ایک پہر دن چڑھے ہے حمام کرنے کے بعد حجامت نہ کریں مگر جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکی حجامت اس وقت جائز ہے۔ لیکن حمام سے نکلنے پر ایک گھنٹہ آرام کریں اس کے بعد حجامت کریں نکلتے ہی حجامت نہ کرائیں۔

جس وقت کسی عضو میں مادہ جمع ہو جائے اور اسکی مقدار زیادہ ہو تو ایسی صورت میں جب تک فصد نہ کرالی جائے اس عضو کا تنقیہ خاص نہیں کرنا چاہئے یعنی حجامت وغیرہ نہیں کرنی چاہئے۔ (اور نہ ہی جونکیں لگانی چاہئیے)۔

گدی کی حجامت سر کا تنقیہ کرتی ہے۔ بلکہ گدی کی حجامت اکحل کی فصد کے قائم مقام ہے لیکن اس کی حجامت سے نسیان پیدا ہوتا ہے اس واسطے اگر گدی سے ذرا نیچے حجامت کی جائے تو بہتر ہے۔ اور دونوں کندھوں کے درمیان حجامت کرنا باسلیق کی فصد کے قائم مقام ہے لیکن معدہ کو نقصان پہنچتا ہے اور خفقان پیدا ہو جاتا ہے اس واسطے کسی قدر اوپر حجامت کریں۔ پنڈلی کے اوپر حجامت کرنا صافن کی فصد کے قائم مقام ہے۔

حجامت بلاشرط یعنی بغیر پچھنے لگائے بخارات کے جذب کرنیکے واسطے کی جاتی ہے اور مادہ کا امالہ بھی کرتی ہے (امالہ مادہ کو دوسری طرف پھیر دینا)

نوٹ: جس جگہ حجامت نہ کر سکیں اور پچھنے لگانے کی برداشت نہ ہو تو جونک استعمال کریں۔

علق، یعنی جونکیں

علق علقہ کی جمع ہے جس کے معنی جونک کے ہیں۔ یہ پانی کا مشہور کیڑا ہے جو خون چوسا کرتا ہے۔ جونک لگانا علی الخصوص ان مقامات میں بڑی اہمیت رکھتا ہے جہاں

فصد اور حجامت کے ذریعہ تنقیہ کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

جونکیں لگانے کا فائدہ جونک کا استعمال جلدی امراض مثلاً سعفہ یعنی گنج سر قوبا یعنی داد۔ کلف نمش وغیرہ میں بہتر ہے (شیخ رح)

اس کے بعد علامہ گیلانی شارح قانون نے مزید افادات قلمبند کئے ہیں جن میں کچھ باتیں یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) نقیہ اور ناتوان مریضوں۔ بچوں اور کمزور۔ بوڑھوں میں فصد وحجامت کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔ لیکن ان میں جونکیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اکثر اوقات عورتیں فصد سے ڈرتی ہیں اور جونکوں سے اس قدر نہیں گھبراتیں۔

(۲) بقول اطباء ہند و روفس۔ جونکیں گاہے دیرینہ متعفن زخموں کے گرد لگائی جاتی ہیں اسی طرح داء الفیل۔ جراحات اکالہ وغیرا اکالہ۔ بغل۔ کنج ران اور پس گوش کے اخراجات۔ ناک اور پستان کے بیشتر امراض۔ علی الخصوص ان کے اورام واخراجا امراض حلق۔ اورام چشم مثلاً سلاق اور ورم اجفان وغیرہ نیز سموم اور زہریلے جانوروں کے ڈسے ہوئے مقامات میں استعمال کی جاتی ہیں۔

(۳) ناحیۂ شکم۔ ناحیۂ معدہ۔ ناحیۂ جگر وطحال وحالبین پر جونکیں نہیں لگاتے۔

(۴) ایسی جگہ جہاں نہایت سرد ہوا چل رہی ہو جونکیں لگانا پسند نہیں کرتے۔

(۵) جونک کے چھوٹنے کے بعد کچھ دیر تک اس زخمی مقام سے خون کو بہنے دینا چاہیے بتجربہ سے یہ بات مفید ثابت ہوئی ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ جونکیں بمقابلہ حجامت (پچھنے والی سنگھی) کے زیادہ گہرائی سے خون جذب کرتی ہیں۔

جونک کی بُری قسم

اطباء ہند کا قول ہے کہ بعض جونکیں طبعاً زہریلی ہوتی ہیں۔ (شیخ رح)

گیلانی کہتے ہیں کہ طب ہندی یعنی ویدک کا دار و مدار "تجارب" پر ہے اور جونکوں کا

رواج اطبا۔ ہند میں بکثرت ہے۔ اس سے بہت منافع حاصل کرتے ہیں جونکوں کے احکام و مسائل کو دلائل سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان امور میں تجربہ کو مدار کار اور بنیاد قرار دیا جائے۔ چنانچہ ایسی جونکیں لگانے سے گریز کرنا چاہیئے جن کے سر بڑے ہوں اور ان کا رنگ سرمئی، سیاہ یا ان کا رنگ سبز ہو جس کے جسم پر رونگٹے سے ہوں۔ جو مارماہی (بام مچھلی) کے مشابہ ہوں جن کے جسم پر لاجوردی رنگ کی دھاریاں ہوں۔ جن کا رنگ بوقلموں سے مشابہ ہو کیونکہ ان سارے اقسام میں سمیت ہوتی ہے۔ جو ورم غشی، نزف دم، استرخا اور بڑے قروح پیدا کر دیتی ہے۔

نوٹ: مارماہی سے مراد وہ مچھلی ہے جو سانپ جیسی لمبی ہوتی ہے (ناگ مچھلی)

بوقلموں: ایک مشہور پرندہ ہے جس کے پَروں میں اختلاف اور اختلاف جہاتِ شعاع سے مختلف چمکیلے رنگ نظر آتے ہیں۔

اسی طرح ایسی جونکوں سے بھی اجتناب رکھنا چاہیئے جو بُری قسم کی کیچڑ کے پانی سے پکڑی گئی ہوں۔

جونک کی اچھی قسمیں

ایسی جونکیں اختیار کی جائیں جو (۱) کائی والے پانی سے شکار کی گئی ہوں اور (۲) جن میں مینڈک بستے ہوں اور اس بات کی طرف توجہ نہ کی جائے کہ مینڈک والے پانی کی جونکیں بُری ہوتی ہے (۳) نیز وہ جونکیں سونگیا رنگ کی ہوں جس پر سبزی غالب ہو اور ان کے جسم پر ہرتال (ہرتال زرد) کے رنگ کی دو دھاریاں ہوں۔

(۴) نیز وہ جونکیں بھی اختیار کی جاسکتی ہیں جن کا رنگ اشقر یعنی سرخ زردی مائل یا بھورا ہو اور ان کے پہلو گول ہوں۔ (ان کے پہلو جیسے۔ باریک اور زاویہ دار نہ ہوں)

(۵) وہ بھی اختیار کی جاسکتی ہیں جن کا رنگ کلیجی کا سا ہو۔

(۶) جو سمٹنے کی حالت میں چھوٹی ٹنڈی کے مشابہ ہوں (۷) جو چوہے کی دُم کی طرح باریک اور گول ہوں (۸) جو باریک باریک اور گول سر والی ہوں۔ لیکن وہ جونکیں اختیار نہ

کی جائیں جن کے شکم سُرخ اور پشت سبز ہو علی الخصوص جبکہ یہ بہتے پانی میں ہوں۔

نوٹ ضروری:

جونکوں کے کرشمات

میرا ایک ذاتی تجربہ!

عرق النسا اور خناق وغیرہ سے مریضوں پر بعد از تنقیہ عام مقامی تنقیہ کے لئے جونکوں کا استعمال متعدد بار کیا گیا اور خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ لیکن ایک تازہ واقعہ نہایت ہی معجزہ نما ہوا ہے جس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ سال میری بیوی جو کہ شوگر کی مریضہ ہے کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر کار بنکل یعنی شوگر کا ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا۔ شروع میں درد اس قدر شدید تھا کہ مریضہ نے محسوس کیا کہ مجھے بچھو یا سانپ نے ڈسا ہے۔ چند ہی روز کے بعد ہاتھ کے دونوں طرف ورم ہو گیا اور اسکی رنگت سیاہ ہو گئی یعنی گنگرین کی صورت اختیار کر گیا۔ ڈاکٹروں کو دکھایا جنہوں نے فوری طور پر ہاتھ کاٹ دینے کا مشورہ دیا۔ مریضہ بہت گھبرائی اس نے کہا کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو دکھائیں چنانچہ ملتان کے بہت بڑے ہومیوپیتھ ڈاکٹر صاحب کو دکھایا۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا کہ فوراً ہی ہاتھ کٹوا دیں ورنہ یہ پھیل جائے گا اور پھر بازو کاٹنا پڑے گا۔ کیونکہ اس کا علاج ادویات سے ناممکن ہے اور ڈیڈ سیل یعنی مُردہ خلیے زندہ نہیں ہو سکتے وغیرہ۔ اب مریضہ بہت ہی گھبرائی تو میں نے کہا کہ میں قدیم دیسی طریقہ سے تمہارا علاج کرتا ہوں چنانچہ وہ آمادہ ہو گئی اور میں نے ہاتھ کے دونوں طرف جونکیں لگوا دیں۔ چنانچہ پانچ چھ ہتھیلی پر اور پانچ چھ ہاتھ کی پشت پر۔ جب جونکیں خون سے پُر ہو کر گریں تو اس کے بعد جونکوں کے زخموں سے نہایت ہی سیاہ رنگ کا خون جاری رہا۔ میں نے فوراً بند نہیں کیا بلکہ چلنے دیا تقریباً سیر بھر خون سیاہ نکل گیا۔ دوسرے دن بھی تین چار جونکیں ہتھیلی پر اور تین چار ہاتھ کی پشت پر لگوائیں نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ کی رنگت بدل گئی اور سیاہی بہت ہی کم ہو گئی بلکہ ختم ہو گئی۔ اب وہ زخم ناصوروں کی شکل میں تبدیل

ہو گئے ۔ اور ہاتھ کے پہنچے اور کلائی پر بھی کئی ناسوریں بن گئیں ان کا علاج مرہموں وغیرہ سے کیا گیا بالخصوص مرہم سُرخ جو ناسوروں کے لئے مجرب شدہ ہے (جس کا نسخہ آئندہ کسی مناسب موقعہ پر کر دیا جائے گا) دن میں تین چار مرتبہ سپرٹ سے صاف کر کے مرہم پٹی کی جاتی چار ماہ کی مسلسل کوشش کے بعد زخم بالکل مندمل ہو گئے اور مریضہ بالکل تندرست ہے اور صرف شہادت کی انگلی اور انگوٹھا ہل سکتی ہے وہ پورے طور پر حرکت نہیں کرتے باقی تمام صورتِ حال بالکل ٹھیک ہے ۔ امید ہے کہ قیر وطی اور روغن مقوی اعصاب کی مالش جاری ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ تناؤ بھی ٹھیک ہو جائے گا ۔ گویا جونکیں اس قدر مفید ثابت ہوئیں کہ لا علاج صورت میں جبکہ ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا گیا لیکن اس صورت میں جونکوں نے معجزانہ اثر دکھایا ۔ افسوس کہ آجکل اس مفید ترین علاج کو ترک کیا جا رہا ہے ۔

جونکوں کی افادیت کے متعلق

ایک تازہ خبر :

عنوان ہے ۔ جونکوں کے متعلق نئی تحقیق یا طبی دنیا میں جونکوں کی واپسی ،

لنڈن ۔ طبی دنیا میں پلاسٹک سرجری کے لئے خون چوسنے والی مشین کی حقیقت میں جونکوں کا استعمال دوبارہ شروع ہو گیا ہے ۔ میڈیکل جریدے " پلس " کے مطابق پلاسٹک سرجن پیٹر مہانی کا جو گلاسکو کے ایک ہسپتال سے وابستہ ہیں کہنا ہے کہ آجکل ہم جونکوں کو ایک ایسی چھوٹی مشین سمجھتے ہیں جنہیں خون چوسنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ جونکوں کی جنہیں سب سے پہلے ڈھائی ہزار سال قبل گندہ خون کے اخراج کے لئے استعمال کیا گیا تھا ۔ پلاسٹک سرجری کے مریضوں کے لئے انکی مانگ بڑھ گئی ہے انہیں اس مقام پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں سرجری کے بعد اچھے خون کی فراہمی کی ضرورت ہوتی ہے مسٹر جہانی کا کہنا ہے کہ جونکیں جس جگہ کاٹتی ہیں وہاں وہ جراثیم کش مادہ چھوڑ دیتی ہیں ۔

از اخبار طب کراچی نومبر ۱۹۸۳ء صفحہ آخر

سچ ہے ! ہر کہ کند دانا کند ناداں ٭ لیک بعد از خرابیٔ بسیار

قانونِ علاج میں غذاء کے احکام

متقدمین کا یہ قول بالکل صادق ہے کہ غذاء قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی۔ دوست تو اس لحاظ سے ہے کہ غذا کے بغیر قوت قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ اور دشمن اس لحاظ سے ہے کہ دشمنِ قوت یعنی مادہ مرض سے بھی اسکی دوستی ہے یعنی ذرا سی چوک اور بے احتیاطی مادہ مرض میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے غذا اور قوت اور مرض دونوں کی معین و مددگار ہوئی اس پیچیدگی کی وجہ سے غذاء کی تدبیر کے لئے ایک زبردست قانون اور مستحکم ضابطہ کی ضرورت ہے۔

مواد مرض میں تغیرات و استحالات پیدا کر کے بے ضرر اور بے اثر بنانا جس کو اصطلاح اطباء میں نضج کہا جاتا ہے اور انہیں خارج کرنا دراصل طبیعت ہی کا کام ہے طبیب کا کام نہیں ہے، یہ اور بات ہے کہ طبیب مختلف ادویہ و تدابیر کی امداد سے طبیعت کے اس فعل کو تیز اور قوی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے حقیقی معالج اصل میں طبیعت مدبرہ ہی ہے طبیب تو دراصل طبیعت کا خادم ہے جو طبیعت کے رُخ اور اس کے میلان کو بغور دیکھنے کے بعد مناسب ساز و سامان طبیعت مدبرہ تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے جس سے طبیعت کا کام کسی قدر ہلکا ہو جاتا ہے اس تمہید کے بعد اب یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مواد بدن کے تغیرات و استحالات کا یہ کام طبیعت اس وقت زیادہ آزادی اور فارغ البالی کے ساتھ انجام دیا کرتی ہے جبکہ اسے ہضم غذا کے کاموں سے آزاد کر دیا جائے اور مریض کو بھوکا رکھا جائے۔ اس لئے اگر کسی طرح ہمارا بس چلے اور قوت کے نڈھال ہونے کا ہمیں اندیشہ نہ ہو تو غذاء ہم قطعاً نہ دیں اور امراض میں اول سے آخر تک مریضوں سے فاقہ ہی کرائیں لیکن دشواری یہ ہے کہ ہمیشہ ہم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ غذا کے بغیر یہ اندیشہ دامنگیر رہتا ہے کہ کہیں طبیعت نڈھال و ناتواں نہ ہو جائے اور ضعیف و بے بس ہو کر اپنے سارے کاموں سے (جن میں مقابلہ مرض بھی داخل ہے) دستکش نہ ہو جائے۔ اگر ایسی صورت واقع ہوئی تو نہ کوئی دواء کارگر ہوگی اور نہ کوئی تدبیر سودمند۔

کیونکہ حقیقی معالج تو طبیعت ہے اور شفا و صحت طبیعت ہی کی چستی و چابکدستی سے وابستہ ہے۔ اس لئے غذا دینے اور نہ دینے میں طبیب کو دانشوری کے ساتھ یہ اندازہ قائم کرنا پڑتا ہے کہ بغیر غذا کے کس حد تک طبیعت اپنے فرائض انجام دے سکتی ہے۔ اور کب تک قوت قائم رہ سکتی ہے۔ اس اندازے کے بعد حسب ضرورت غذا، بھاری یا ہلکی اختیار کی جاتی ہے یا فاقہ کرایا جاتا ہے۔ مرض کی حالت میں جو غذا دی جاتی ہے وہ محض اس مقصد سے کہ مرض سے جنگ کرنے پر قوت قادر رہے۔ اس وقت یہ مقصد ہرگز نہیں ہوتا کہ مریض اس سے فربہ اور تر و تازہ ہو جائے۔

اس اندازہ اور تخمینہ کے لئے مریض کے دیگر حالاتِ موجودہ کے ساتھ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ مریض کیسا ہے اور اسکی قوت برداشت کتنی ہے اور اسکی مدت کتنی دراز ہے؟ یا یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ فاقہ اور تقلیل غذا کے نقصانات کتنے ہیں اور غذا دیے دینے میں کتنے خطرات ہیں۔ بعض حالات میں فاقہ کرانے اور غذا نہ دینے سے مریض چلنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے کے قابل نہیں رہتا ہے اور اس کے بدن کے فضلات اور چربی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن اگر غذا نہ دی جائے تو موت و ہلاکت کا یا کسی خطرناک اور سخت مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اسکے لئے جسمانی کمزوری اور ناتوانی کو دوسرے اہم اندیشہ کی وجہ سے اختیار کرنا پڑتا ہے کہ اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔

مرض کی درازی کے لحاظ سے قانون غذا کو تین حصوں میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ اگر مرض بہت ہی حاد ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ جلد ہی ختم ہونیوالا ہے (مثلاً چار روز سے سات روز تک جو امراض حادہ جداً کی مدت ہے) اور یہ بھی اندازہ ہو جائے کہ اس عرصہ میں آخر وقت تک قوت قائم رہے گی تو قوت کے مشاغل کو کم کرنے اور مادۂ مرض پر اسے مسلط رکھنے کے خیال سے حتی الامکان کم اور لطیف غذائیں دی جائیں مثلاً محض آب انار، دودھ کے پانی، ماء العسل یا جلاب پر رکھا جائے بلکہ اگر ممکن ہو تو ترک غذا کرا کے فاقہ کرایا جائے علی الخصوص جس دن کسی بحرانی مرض میں بحران کے وقوع کی توقع ہو۔

۲۔ اور اگر مرض ایسا حاد نہ ہو بلکہ حاد مطلق ہو ——

جو تقریباً چودہ روز تک ختم ہوا کرتا ہے تو بحران کے دن کے سوا اور قرب انتہا کے

سوا بہت زیادہ تلطیف نہ برتی جائے بلکہ دودھ ساگودانہ آش جو وغیرہ دیئے جائیں۔
(تلطیف، تلطیف غذا۔۔ ہلکی غذائیں دینا)

۲۔ اور اگر مرض مزمن ہو یا مزمن کے قریب ہو تو ——————

تلطیف غذا، نہ برتی جائے یعنی لطیف غذاؤں کی بجائے اوسط درجہ کی غذائیں دی جائیں کیونکہ اکیس اور چالیس روز تک اگر صرف لطیف غذائیں دی جائیں (مثلاً اتنے طویل عرصہ تک محض شہد کا پانی دیا جائے اور) انہی پر مریض کو رکھا جائے گا تو ظاہر ہے کہ قوت اس طویل عرصہ میں بدحال ہو جائے گی اور دفع مرض کی خدمت انجام نہ دے سکے گی۔ لیکن اگر یہ پتہ چلے کہ مرض حاد ہے۔ مزمن ہے یا متوسط تو غذا میں زیادتی کرنے سے بہتر یہی ہے کہ تلطیف برتی جائے اور ساتھ ساتھ مریض کی قوت اور اسکی برداشت کی طرف بھی تجسس کی نگاہ برابر لگی رہے مبادا اس عرصہ میں وہ تلطیف کی زیادتی سے کمزور ہو جائے اور طبیب کی غفلت سے مریض کی جان خطرہ میں پڑ جائے۔

جب یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مریض کی قوت قوی ہے تو گو مریض کے حالات اور اس کے امراض اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ صرف آب شہد اور جلاب جیسی ہلکی چیزوں پر مریض کو رکھا جائے خواہ ایک ہفتہ تک ایسا کرنا پڑے پھر جب اس قسم کی تلطیف سے ضعف کا خطرہ دامنگیر ہوتا ہے تو صرف ماء الشعیر پر قناعت کی جا سکتی ہے۔ ماء الشعیر میں بمقابلہ جلاب کے تغذیہ زیادہ ہے۔

فاقہ کی برداشت مرض کی حالتیں

یہ بھی یاد رکھیں کہ بمقابلہ صحت و تندرستی کے مرض کی حالت میں فاقہ کی برداشت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بخار کی حالت میں بعض اوقات ہفتوں بلا غذا کے مریض پڑا رہتا ہے لیکن اگر وہی شخص تندرستی میں بھوکا رکھا جائے تو دو تین دن میں اسکی حالت ابتر ہو جائے۔

غذا کے احکام بقول شیخ رح

گاہے غذا بالکل روک دی جاتی ہے اور گاہے غذاء کی مقدار میں کمی کی جاتی ہے اور گاہے معتدل مقدار میں دی جاتی ہے اور گاہے غذاء کی مقدار بڑھا دی جاتی ہے۔

ترک غذاء غذاء اس وقت روکی جاتی ہے۔ جبکہ معالج کا یہ منشا ہوتا ہے کہ طبیعت بدن کے اخلاط اور مواد کے نضج دینے میں مشغول رہے اور اسکی توجہ کسی اور طرف نہ ہونے پائے۔ جیسا کہ فالج میں مریض کو اور اسقاط میں مریضہ کو اکثر اوقات سات روز تک غذاء نہیں دی جاتی۔ اور فالج میں صرف ماء العسل (شہد کا پانی) پر اور اسقاط میں محض کاڑھے پر رکھا جاتا ہے۔ علی ہذا اکثر امراض میں زمانۂ انتہا کے قریب اور باری کے بخاروں میں باری کے دن فاقہ کرایا جاتا ہے۔ لیکن ایسا اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ بدنی قوت فاقہ کی متحمل ہوتی ہے۔ ہاں جب عدم غذاء کی وجہ سے قوت نڈھال ہوجاتی ہے تو خواہ بحران کا وقت کیوں نہ ہو غذا فوراً دیدی جاتی ہے۔ اگر مرض کی حالت میں غذا دے دی جاتی ہے تو ہضم غذاء میں مصروف ہوجانے کی وجہ سے طبیعت کی توجہ مرض کی طرف سے کم ہوجاتی ہے جس سے بجائے نضج پانے کے مادۂ مرض کا غلبہ ہوجاتا ہے اور ایسی حالت میں غذاء بھی اچھی طرح ہضم نہیں ہوا کرتی جس سے خرابی اور بڑھ جاتی ہے اور مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

تقلیل غذاء

اور غذا کی مقدار میں کمی اس وقت کی جاتی ہے جبکہ اس منشاء کے ساتھ ساتھ یہ غرض مدنظر ہوتی ہے کہ بدنی قوت بھی محفوظ رہے اور ترک غذاء سے طبیعت نڈھال نہ ہوجائے۔ چنانچہ قوت کی جانبداری کی رعایت سے تو غذاء دی جاتی ہے۔ اور (یک لخت بند نہیں کی جاتی) اور مادہ کی جانبداری کی رعایت سے اسکی مقدار میں کمی کر دی جاتی ہے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ غذاء کی بڑی مقدار کے ہضم کرنے میں طبیعت مصروف ہوجائے۔ اور مادہ

مرض کی طرف سے اسکی توجہ ہٹ جائے ان دونوں باتوں میں سے جو بات زیادہ اہم اور بڑی ہوتی ہے ہمیشہ اسکی رعایت مقدم رکھی جاتی ہے۔ چنانچہ اگر قوت بہت ہی نڈھال ہوتی ہے تو اس کا خیال کیا جاتا ہے اور تقویت کے لئے غذاء دی جاتی ہے اور اگر مرض نہایت قوی ہوتا ہے تو اس کا خیال رکھا جاتا ہے اور غذاء کو بند کر دیا جاتا ہے۔

تقلیل غذا کی صُورتیں

تقلیل غذا کی تین صُورتیں ہیں ۱۔ گاہے غذا کمیت یعنی مقدار کے لحاظ سے کم کی جاتی ہے اور ۲۔ گاہے کیفیت (غذائیت) کے لحاظ سے کم کی جاتی ہے اور ۳۔ گاہے غذاء کمیت اور کیفیت دونوں کے لحاظ سے کم کر دی جاتی ہے۔

غذا کی کمیت اور کیفیت میں فرق !

غذاء کی کمیت اور کیفیت میں کیا فرق ہے؟ اسکی تفصیل و توضیح یہ ہے کہ غذاء گاہے مقدار کے لحاظ سے تو زیادہ ہوتی ہے مگر اسمیں غذائیت کم ہوتی ہے۔ مثلاً سبزیاں، ساگ پات، اور ہری ترکاریاں اور بعض فواکہ (بعض پھل جیسے تربوز، خربوزہ وغیرہ) چنانچہ جب کوئی شخص ان چیزوں کو زیادہ کھاتا ہے تو وہ محض غذاء کی مقدار زیادہ استعمال کرتا ہے۔ غذا کی کیفیت (اسکی غذائیت) زیادہ استعمال نہیں کرتا یعنی ایسی قلیل التغذیہ چیزوں کے زیادہ استعمال کرنے سے بدن میں تغذیہ زیادہ حاصل نہیں ہوا کرتا۔ علی ہذا اس کے برخلاف گاہے غذاء مقدار میں کم ہوتی ہے مگر اسمیں غذائیت زیادہ ہوتی ہے مثلاً بیضۂ مرغ نیمبرشت اور مرغوں کے خصیے وغیرہ۔

اس وضاحت کے بعد اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ گاہے ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ غذاء کی کیفیت یعنی غذائیت کو تو کم کر دیں مگر اسکی مقدار کو بڑھا دیں، ایسی ضرورت اس وقت لاحق ہوا کرتی ہے جبکہ اس آدمی کی بھوک بڑھی ہوتی ہے اور اس کے بدن میں کچے مواد (جن میں نضج کی ضرورت ہے) موجود ہوتے ہیں اور ان دونوں وجوہ

سے ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ معدہ کو بھر کر بھوک کو بھی ٹھہرا دیا جائے اور اس کے باوجود بدن کے مواد میں (غذار کی وجہ سے) مزید اضافہ بھی نہ ہو جائے تاکہ جو مواد بدن میں موجود ہیں پہلے وہ نضج پالیں یا اس کے علاوہ کوئی اور مرض ہوا کرتی ہے مثلاً گلہ ہے اس شخص کو لاغر کرنا مقصود ہوا کرتا ہے۔

اس کے برعکس گاہے ہمیں اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ غذار کی کیفیت یعنی غذائیت کو تو بڑھا دیں مگر اسکی کمیت کو کم کر دیں۔ ایسی ضرورت اس وقت لاحق ہوا کرتی ہے جبکہ بدنی قوت کو قوی کرنا چاہتے ہیں مگر معدہ ضعف کی وجہ سے غذار کی زیادہ مقدار کے ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتا گاہے ہمیں اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ غذا کی مقدار اور اسکی کیفیت دونوں کو کم کر دیا جائے یعنی تھوڑی مقدار میں ہلکی اور قلیل التغذیہ غذار دی جائے۔ ایسا اس وقت کیا جاتا ہے۔ جبکہ بھوک کی کمی اور ضعف ہضم کے ساتھ بدن میں ردّی مواد سے امتلا ہوتا ہے۔

تکثیر غذار

گاہے غذار مقدار اور غذائیت دونوں کے لحاظ سے زائد کی جاتی ہے۔ یعنی زائد مقدار میں بھاری غذار دی جاتی ہے جس سے بدن میں خون بکثرت بنتا ہے جیسا کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جنہیں شدید ریاضت کے لئے آمادہ اور تیار کرنا ہو۔ شیخ فرماتے ہیں کہ غذار کے کم کرنے یا بند کرنے کی زحمت و تکلیف مریض کو زیادہ تر امراض حادہ کے علاج ہی کے سلسلے میں ہم دیا کرتے ہیں۔ رہے امراض مزمنہ تو ان میں بھی اگرچہ غذار میں کمی کرنی پڑتی ہے لیکن اتنی نہیں جتنی امراض حادہ میں کمی کی جاتی ہے۔ کیونکہ امراض مزمنہ میں ہماری توجہ قوت کی طرف زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ ان امراض میں ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ انکا بحران دیر میں ہوگا اور ان امراض کی انتہا دور ہے اگر اس طویل مدت تک قوت کی حفاظت نہ کی جائے اور غذار ترک کرا دی جائے تو بحران کے وقت تک برقرار نہیں رہ سکتی اور نہ وہ اس مادہ کے نضج دینے پر قادر رہ سکتی ہے جس کا انضاج دیر طلب

ہے برخلاف ازیں امراض حادہ میں چونکہ بحران کا وقت قریب ہوا کرتا ہے اس لئے ہمیں
اتنی توقع ہوتی ہے کہ مرض کی اُکتاہٹ سے پہلے قوت ضعیف نہ ہو سکے گی۔ لیکن جب ہم کو
اس قسم کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قوت کمزور ہو جائے گی تو خواہ مرض حاد ہی کیوں نہ ہو
تقلیل غذا میں ہم زیادتی نہیں کرتے بلکہ حسب تقاضائے وقت غذاء دیدیا کرتے ہیں،
امراض حادہ میں مرض زمانۂ ابتداء سے جس قدر زیادہ قریب ہوتا ہے اور عوارض میں
جس قدر زیادہ سکون ہوتا ہے اسی قدر قوت کی تقویت کے خیال سے غذاء زیادہ دی
جاتی ہے پھر جس قدر مرض زمانۂ تزاید میں آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور عوارض مرض جس
قدر بڑھتے چلے جاتے ہیں، اسی قدر تغذیہ کو کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ پچھلی غذاؤں
سے ہم پیدا کر چکے ہیں کافی بھروسہ ہوتا ہے کہ اب اگر ہم غذاء کم بھی کر دیں گے تو قوت
ہرگز کمزور نہ ہو سکے گی) نیز اس وقت غذاء کم کرنے کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ لڑنے
اور مقابلہ کرنے کے وقت قوت ہلکی پھلکی رہے۔ پھر منتہا کے وقت نہایت ہلکی تدبیریں اختیار
کی جاتی ہیں

اسی طرح مرض جس قدر زیادہ تیز اور بحران جس قدر زیادہ قریب ہوا کرتا ہے تدابیر میں
اسی قدر زیادہ لطافت اختیار کی جاتی ہے (یعنی اسی قدر زیادہ ہلکی غذائیں دی جاتی ہیں)
ہاں اگر کچھ ایسے اسباب پیش آجائیں جو اس اصول پر عمل کرنے سے ہمیں روک دیں
تو وہ اور بات ہے۔

غذاء سریع النفوذ وبطی النفوذ

اب تک غذاء کے جو احکام بتائے گئے ہیں وہ غذا کی کمیت اور کیفیت سے متعلق تھے
لیکن کمیت وکیفیت کے علاوہ غذا کے دو امتیازات اور بھی قابلِ ذکر ہیں۔
۱۔ غذا سریع النفوذ ہے یا بطی النفوذ ہے ۲۔ غذا سے جو خون پیدا ہوگا۔ یا وہ
غلیظ القوام اور لیس دار ہوگا یا رقیق۔
غذاء سریع النفوذ کی مثال شراب ہے جس کے اجزاء معدہ اور آلات ہاضمہ سے

خون اور اعضاء کی ساختوں میں بہت جلد نفوذ کر جاتے ہیں۔ اور بطی النفوذ کی مثال کباب اور قلیہ ہے جس کے اجزاء غذائیہ دیر میں ہضم ہوتے ہیں اور خون تک دیر میں پہنچتے ہیں۔

غذاء غلیظ اور غذاء لطیف

غذائے غلیظ کی مثالیں سور بھینس اور بیل کے گوشت ہیں۔ اور غذائے لطیف کی مثالیں شراب اور آب خیار آب ترلوز، آب خربزہ وغیرہ ہیں۔ یہاں اس قدر اور بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ گو یہ درست ہے کہ غذاء غلیظ اکثر اوقات بطی النفوذ اور دیر ہضم بھی ہوا کرتی ہیں مثلاً سور، بھینس اور بیل کے گوشت اور غذائے لطیف و رقیق جس سے رقیق خون پیدا ہو اکثر اوقات سریع النفوذ اور زود ہضم مثلاً شراب لیکن بعض اوقات اس کے خلاف بھی ہوتا ہے مثلاً ککڑی اور کھیرے سے رقیق خون پیدا ہوا کرتا ہے مگر یہ سریع النفوذ اور زود ہضم نہیں ہے۔

اسی طرح انڈے کی زردی خصوصاً گھی اور نیم برشت کا نی زود ہضم چیز ہے مگر اس سے رقیق خون پیدا نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ غذاء سریع النفوذ مثلاً شراب یا شراب کے ساتھ ملی ہوئی گوشت کی یخنی کی ضرورت ہمیں اس وقت پڑا کرتی ہے جبکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قوت حیات جو نڈھال ہو رہی ہے اور غذاء بطی النفوذ اور دیر ہضم کے ہضم کرنے کی بدن میں قوت ہے اور نہ مہلت اس لئے جلد سے جلد قوت کو برانگیختہ کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس ضعف و ناتوانی کا تدارک عمل میں لایا جائے۔

بعض لطیف و غلیظ غذائیں اس قسم کی ہیں کہ جب وہ معدہ اور امعاء میں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو بگڑ جاتی ہیں جس کی حقیقی علت کا بیان کرنا دشوار ہے مثلاً انار اور انگور کو کلے پائے کھانے کے بعد اور دونوں کو ایک ساتھ استعمال کرنے سے اطباء قدیم منع کرتے ہیں۔

نوٹ: یہاں اطباء قدیم نے قانون کلی کے طور پر ہدایت کی ہے کہ غذائے لطیف جو جلد نفوذ کرنے والی ہو۔ غذائے غلیظ کے بعد نہ کھلائی چاہیئے اور نہ اس قسم کی غلیظ

لطیف غذاؤں کو جمع کرنا چاہیئے۔ میرے خیال میں یہ قانون کلی طور پر صادق نہیں ہے۔
ہاں بعض اغذیہ میں یہ حکم درست ہے۔ اسی لئے میں نے اس قانون کو جزی شکل میں پیش کیا ہے ہم لوگ رات دن جو غذائیں ایک ساتھ استعمال کیا کرتے ہیں وہ ساری ایک جیسی لطیف یا غلیظ ہرگز نہیں ہوا کرتی ہیں۔

(استاد الاطباء علامہ حکیم محمد کبیر الدین رحمۃ اللہ علیہ)

غذائے غلیظ

اسی طرح غذائے غلیظ۔ اس وقت اختیار کی جاتی ہیں، جبکہ خون میں غیر معمولی طور پر رقت عارض ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں میں مختلف مقامات سے سیلان خون بکثرت عارض ہوا کرتا ہے۔ اور جب سیلان خون واقع ہوتا ہے تو بہ دشواری بند ہوتا ہے۔ علی ہذا جریان خون کے وقت بھی اسی مقصد سے غذائے غلیظ اختیار کی جاتی ہے تاکہ خون میں غلظت لاحق ہو اور جریان خون بند ہو جائے۔ پھیپھڑوں سے جب سل وغیرہ کی وجہ سے جریان خون واقع ہوتا ہے تو خون کو بند کرنے کی غرض سے سرطان کا شوربہ پلایا جاتا ہے۔ یہ بھی خون کو گاڑھا کر کے جریان خون کو بند کر دیا کرتا ہے۔ لیکن جب کسی نزیف (جریان خون) کو کم و بیش مدت تک جاری رکھنا مقصود ہو تو اس وقت ایسی غذاؤں سے پرہیز کرایا جاتا ہے جس سے خون میں غلظت حاصل ہوتی ہے اور خون جاری کے بند ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جیساکہ ایام نفاس میں ولادت کے بعد اور اسقاط حمل کی صورت طبی مصلحت اس امر کی متقاضی ہوا کرتی ہے کہ چند روز تک خون برابر جاری رہے تاکہ بدن اور رحم کا اچھی طرح تنقیہ ہو جائے۔ اسی طرح خون بواسیر کا ایک خاص وقت تک جاری رکھنا مناسب سمجھا جاتا ہے۔ اطباء قدیم نے غلیظ غذاؤں کے اختیار کرنے کی ایک اور غرض بھی لکھی ہے کہ جب کسی عضو کی حس میں غیر معمولی طور پر تیزی اور ذکاوت پیدا ہو جاتی ہے تو غلیظ غذائیں کھلا کر اسکی حس کو کمزور کیا جاتا ہے۔ مثلاً دماغ و اعصاب کی حس گاہے اس قدر ذکی اور تیز ہو جاتی ہے کہ معمولی آواز اور معمولی روشنی کو مریض

برداشت نہیں کرسکتا اور ان سے درد سر لاحق ہو جاتا ہے ایسی حالت میں ادویہ مخدرہ و مسکنہ کے علاوہ غذا کے طور پر کھلے پائے وغیرہ کھلائے جاتے ہیں جو تخدیر جس میں کسی قدر معاون ہوتے ہیں اور دوسری رقیق غذاؤں سے اس بارہ میں بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان غلیظ غذاؤں میں کوئی مخدر اور مسکن جزو بھی ہو تو وہ مستحق ترجیح ہیں۔ مثلاً خشخاش دکاہو وغیرہ۔

غذائے رقیق

غذائے رقیق۔ یہ ظاہر ہے کہ جن حالات میں غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرایا جاتا ہے ان حالات میں رقیق غذائیں اختیار کی جاتی ہیں۔ یعنی اسوقت جبکہ خون میں غیر معمولی طور پر غلظت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہیضہ میں پتلے پتلے دستوں کی افراط سے خون کا پانی بڑی مقدار میں خارج ہو جاتا ہے جس سے خون کا باریک رگوں میں بہنا دشوار ہو جاتا ہے۔

نباتی اور حیوانی غذائیں

غذا کی کمیت، کیفیت لطافت و غلظت وغیرہ کے علاوہ علاج امراض کے سلسلہ میں گاہے غذا کے دیگر امور کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے مثلاً یہ کہ مریض کے لئے حیوانی غذائیں اختیار کی جائیں یا نباتی، بہت سے امراض اس قسم کے ہیں جن میں خاص طور پر حیوانی غذاؤں کی سفارش کی جاتی ہے۔ مثلاً مرض ذیابیطس میں جس میں پیشاب کیساتھ شکر خارج ہوا کرتی ہے نباتی اغذیہ کے مقابلہ میں حیوانی اغذیہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ اغذیہ (گوشت۔ انڈا۔ مچھلی وغیرہ) میں نشاستہ وشکر کی اتنی مقدار نہیں پائی جاتی جتنی کہ نباتی اغذیہ میں اس کے برعکس بعض امراض میں خصوصیت کے ساتھ نباتی اغذیہ کھلائی جاتی ہیں اور گوشت کے بجائے مریض کو ہری سبزیوں اور تازہ پھلوں پر رکھا

جاتا ہے مثلاً مرض نقرس، وجع المفاصل میں نباتی غذائیں قابلِ ترجیح سمجھی جاتی ہیں اور حیوانی اغذیہ سے مواد مرض میں ترقی ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا جو لوگ کثرت سے حیوانی غذائیں کھاتے ہیں، وہ قبض میں اکثر مبتلا رہتے ہیں کیونکہ گوشت سے فضلات برازیہ بہت کم پیدا ہوتے ہیں اس لئے آنتوں میں دفع براز کی تحریک کمتر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس نباتی اغذیہ اور ساگ پات میں غذائی اجزاء کم اور فضلات بکثرت پیدا ہوتے ہیں اس لئے جب فضلات آنتوں میں پہنچتے ہیں تو وہ دفع براز کی تحریک پیدا کرتے ہیں جس سے قبض پیدا نہیں ہونے پاتا۔

یہ بھی صحیح ہے کہ بعض مخصوص قسم کی غذاء کو چھوڑ دینے سے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً ایک لخت تر و تازہ سبزیوں اور ترکاریوں کے ارادةً یا جبراً چھوڑ دینے سے داء الحفر ـــــ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو دراصل خون کا ایک مخصوص بگاڑ و فساد دم ہے اس مرض میں دانت اور مسوڑھوں سے خون اور پیپ بکثرت خارج ہوتی ہے اور مسوڑھے گل جاتے ہیں، بدن نزف الدم یعنی جریان خون کے لئے کم مادہ ہو جاتا ہے پھر جب تازہ سبزیوں اور ترکاریوں کا استعمال شروع کر دیا جاتا ہے تو ان حالات میں بہت جلد تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مرض کی صورت شفا سے بدل جاتی ہے۔ اسیطرح بعض امراض میں نمک کی ممانعت کی جاتی ہے مثلاً استسقاء میں یا امراض گردہ میں بعض امراض میں مکھن گھی، تیل، چربی اور تمام روغنیات کی ممانعت کر دی جاتی ہے مثلاً ضعف امعاء۔ اور مرض اسہال کی صورت میں اور بعض امراض میں شکر کی ممانعت کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ ذیابیطس اور ضعف جگر میں۔

غذاء کی قسمیں

غذا گاہے غلیظ ہوتی ہے اور گاہے لطیف ہوتی ہے اور گاہے متوسط۔

غذائے غلیظ: اسے کہتے ہیں جس سے گاڑھا خون پیدا ہوتا ہے، اور

غذائے لطیف: اسے کہتے ہیں جس سے رقیق خون پیدا ہوتا ہے، اور

غذائے متوسط : وہ ہے جس سے اوسط درجہ کا خون پیدا ہوتا ہے۔
ان تینوں اقسام میں سے ہر ایک غذار کا بہ صالح الکیموس ہوتی ہے اور گاہے فاسد الکیموس ہوتی ہے۔

صالح الکیموس | اس غذار کو کہتے ہیں جس سے طبعی خون پیدا ہوتا ہے اور جس کے ساتھ دیگر اخلاط کی آمیزش محض بقدر ضرورت ہوتی ہے ـــــ اور

فاسد الکیموس | اس غذار کو کہتے ہیں جس سے غیر طبعی خون پیدا ہوتا ہے ان دونوں صورتوں میں یعنی ان دونوں اقسام کے درمیان کوئی تیسری درمیانی صورت نہیں نکل سکتی۔ پھر ان میں سے ہر ایک یا کثیر الغذار ہوتی ہے یا قلیل الغذار یا ان دونوں کے درمیانی اوسط درجہ کی۔

کثیر الغذار : اس غذا کو کہتے ہیں جس کا بیشتر حصہ خون میں تبدیل ہو جاتا ہے
قلیل الغذار : اسے کہتے ہیں جس کا تھوڑا حصہ خون بنتا ہے۔
الغرض غذار کی مذکورہ ساری قسمیں اٹھارہ ہو جاتی ہیں۔
تفصیل درج ذیل ہے۔

غذار کی اٹھارہ قسمیں

۱۔ غذائے لطیف صالح الکیموس کثیر الغذار ـــــ کی مثال
انڈے کی زردی جو گرم کر دی گئی ہو یا نیم برشت ہو۔
۲۔ غذائے لطیف صالح الکیموس قلیل الغذار
کی مثال ـــــ انار ہے
۳۔ غذائے لطیف صالح الکیموس متوسط الغذار
کی مثال ـــــ صاف گیہوں کی روٹی ہے۔
۴۔ غذائے لطیف فاسد الکیموس کثیر الغذار
کی مثال ـــــ پھیپھڑہ ہے۔

۵۔ غذائے لطیف فاسد الکیموس قلیل الغذاء
کی مثال ——— رائی اور پرانا پنیر ہے۔
۶۔ غذائے لطیف فاسد الکیموس متوسط الغذاء
کی مثال ——— روٹی جو اچھی طرح پکی نہ ہو۔
۷۔ غذاء کثیف صالح الکیموس کثیر الغذاء
کی مثال ——— اُبالا ہوا انڈہ ہے۔
۸۔ غذا کثیف صالح الکیموس قلیل الغذاء
کی مثال ——— پنیر ہے جو کہنہ نہ ہو
۹۔ غذاء کثیف صالح الکیموس متوسط الغذاء
کی مثال ——— بچھڑے کا گوشت ہے۔
۱۰۔ غذائے کثیف ردی الکیموس کثیر الغذاء
کی مثال ——— بیل کا گوشت ہے۔
۱۱۔ غذاء کثیف ردی الکیموس قلیل الغذاء
کی مثال ——— نمک لگا کر خشک کیا ہوا گوشت ہے۔
۱۲۔ غذاء کثیف ردی الکیموس متوسط الغذاء
کی مثال ——— کرم کلہ ہے۔
۱۳۔ غذاء معتدل ——— (بلحاظ لطافت وکثافت) صالح الکیموس کثیر الغذا
کی مثال ——— ایک سالہ بکری کے بچّہ کا گوشت ہے۔
۱۴۔ غذاء معتدل صالح الکیموس قلیل الغذاء
کی مثال ——— شلجم ہے۔
۱۵۔ غذا معتدل صالح الکیموس متوسط الغذاء
کی مثال ——— مادہ بھیڑ کا گوشت ہے
۱۶۔ غذاء معتدل ردی الکیموس کثیر الغذاء
کی مثال اونٹ کی پیٹھ کا (کوہان کا) گوشت ہے۔

۱۷۔ غذاء معتدل ردی الکیموس قلیل الغذاء
کی مثال ـــــ گوبھی ہے۔
۱۸۔ غذاء معتدل ردی الکیموس متوسط الغذاء
کی مثال ـــــ سکھائی ہوئی مچھلی

بیمار کی غذائیں

۱۔ ماء الشعیر۔ کشک الشعیر۔ سابو دانہ۔ بیخ بھی۔ اراروٹ۔ چاول کی پیچ۔ دھان کی کھیلوں کا پانی۔ مونگ کی دال کا پانی۔ چنے کی دال کا پانی۔ مونگ کی دال اور گلی ہوئی کھچڑی۔ روٹی کا گلول۔
۲۔ بکری کے گوشت کی یخنی۔ پرندوں کی یخنی۔ دودھ۔ دودھ کا پانی۔
۳۔ بتھوا۔ پالک۔ چولائی۔ اور خرفہ کا ساگ۔ کدو۔ شلجم۔ ٹنڈے۔ کھیرے۔ ککڑی کی ترکاری۔
۴۔ آب انار۔ آب نارنج۔ آب تربوز۔ جلاب یا ماء العسل۔ سکنجبین
۵۔ مرغ۔ مرغیاں۔ چوزے۔ پرندے۔ مثلاً تیتر۔ بٹیر۔ کبک۔ تیہو۔ چھوٹی مچھلیاں۔ بیضہ نیم برشت۔

مریضوں کی غذائیں

اسفیدباج (سادہ شوربا) ایک غذا ہے جو گرم مزاجوں کو بھی دیتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ گوشت کو بغیر گرم مصالحہ اور ترشی کے پکائیں اور شوربا لے کر استعمال کریں۔

ماء الشعیر یعنی آش جو نہایت موافق غذا ہے۔ گرم مزاجوں اور گرم بیماریوں میں دے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوا بھی ہے اور غذا بھی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو مقشر کو چودہ گنے پانی میں پکائیں۔ اگر پہلے جو کو بھون لیا جائے اور اس کے بعد پکائیں تو یہ قبض کرتا ہے اور اس کو

ماء الشعیر ممص کہتے ہیں۔ اور اگر ماء الشعیر میں عناب سپستان اور انکی مانند دیگر میٹھی چیزیں پکائیں تو اس کو ماء الشعیر مدبر کہتے ہیں اور جبکہ ماء الشعیر سے تقویت بدنی مطلوب ہو تو اسمیں گوشت پکا سکتے ہیں۔ ماء الشعیر اور سکنجبین کو ایک ساتھ معدہ میں جمع نہ کریں کیونکہ دونوں مل کر فساد پیدا کرتے ہیں۔

قریص گوشت ہے جو کہ سرکہ، ترکاریوں اور گرم مصالحہ کے ساتھ پکاتے ہیں۔

مصوص قریص کی قسم ہے۔ کبوتر کے بچہ کے گوشت سے پکایا جاتا ہے۔

زیرباج گوشت کا شوربا ہے۔ جو سرکہ خشک میوؤں کے ساتھ پکاتے اور زعفران وغیرہ سے خوشبودار کرتے ہیں اور اسمیں زیرہ اور کوئی شیریں چیز ملاتے ہیں۔ یہ غذا امراض مرکبہ میں مفید ہے۔

مقویات اعضاء اربعہ

مقویات اعضاء اربعہ یعنی دماغ۔ دل، جگر اور معدہ کو طاقت دینے والی ادویہ جُدا جُدا لکھی جاتی ہیں۔ ضرورت کے موافق لے کر استعمال کریں۔ مقویات دماغ موتی۔ آملہ گل بہی۔ گل سیب۔ گل امرود۔ گل سُرخ۔ عرق گلاب۔ نارنج۔ بھلانوہ۔ بندق۔ بالنگو سونٹھ۔ ناگرموتھا۔ بالچھڑ۔ مشک۔ اگر۔ عنبر۔ غالیہ۔ لونگ۔ کندر۔ روغن عنبر۔ یعنی روغن لبستان افروز، دماغ حیوانات (جانوروں کے بھیجے) گوشت مرغ۔ گوشت تیتر بھیڑ کا دُودھ۔ وغیرہ وغیرہ۔

مقویات ومفرحات دل۔ امرود۔ انار شیریں۔ آملہ۔ املی۔ سیب۔ صندل۔ بنسلوچن۔ گل مختوم۔ ریباس۔ بسد (مونگے کی جڑ) کہربا۔ کافور۔ گاؤزبان۔ دھنیا خشک۔ گل سُرخ۔ موتی۔ نارنج۔ نیلوفر۔ ہلیلہ۔ یاقوت۔ ورق نقرہ۔ ورق طلاء۔ قشر اترج (بجورے کا چھلکا) اسطوخودوس۔ ابریشم۔ بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ بسفائج۔ بالنگو

بادرنج (تلسی) جدوار۔ دارچینی۔ درونج۔ زرنباد (نرکچور) زعفران۔ بالچھڑ۔ ناگرموتھا تج۔ شقاقل۔ اگر۔ عنبر۔ فرنجمشک۔ فارانیا (عود صلیب) الائچی خورد۔ لاجورد۔ نعناع (پودینہ) وغیرہ

مقویات جگر کاسنی۔ انار۔ چھڑیلہ۔ اظفار الطیب (نکھ) جائفل۔ حماما۔ حب بلسان۔ دارچینی۔ گل غافث۔ قرفہ۔ لونگ۔ کشوث۔ مصطگی رومی ناردین (سنبل رومی) وغیرہ

نوٹ: ضعف جگر اکثر سردی اور تری سے ہوتا ہے لہذا مقوی جگر ادویہ اکثر گرم ہیں۔

مقویات معدہ آملہ تازہ۔ آملہ خشک۔ انار دانہ۔ ہلیلہ۔ سماق۔ بہی۔ جنسلوجن (طباشیر) گل سرخ ہلیلہ۔ خصوصاً مربائے ہلیلہ۔ اذخر۔ پوست ترنج۔ بالنگو۔ جائفل۔ دارچینی۔ نرکچور۔ ناگرموتھا۔ تج۔ تیزپات۔ قرفہ۔ لونگ۔ الائچی کلاں۔ کندر۔ کردیا۔ (زیرہ رومی) مصطگی رومی۔ مشکطرا مشیع۔ نعناع (پودینہ) اگر وغیرہ۔

نوٹ ضروری: جو دوا مقوی معدہ ہے۔ مری اور معدہ کو طاقت دیتی ہے اور جو دوا مسہل ہے معدہ کو کمزور کرنے والی ہے مگر ہلیلہ مسہل ہونے کے باوجود مقوی ہے۔ اور سنا مکی میں اختلاف ہے بعض اطباء کے نزدیک یہ بھی مقوی معدہ ہے ——— (از میزان الطب)

حصّہ علاج الامراض

طب قدیم کے علم العلاج کی عظیم الشان عمارت تین عظیم ستونوں پر قائم ہے۔ یعنی علاج الامراض تین طریقوں پر ہوتا ہے۔

۱۔ تدبیر ۲۔ علاج بالدوا ۳۔ علاج بالید یعنی دستکاری۔

۱۔ **تدبیر:** سے مراد اسباب ستہ ضروریہ میں ردّوبدل اور تصرف کر کے مختلف امراض کو دُور کیا جاتا ہے۔ اسباب ستہ ضروریہ جن پر زندگی کا انحصار ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔ ہوا ۲۔ کھانا پینا ۳۔ نیند و بیداری ۴۔ استفراغ و احتباس ۵۔ حرکت و سکون بدنی ۶۔ حرکت و سکون نفسانی

تدبیر کے ذریعہ علاج بھی علاج بالدوا کی طرح علاج بالضد کے اصول کے تحت کیا جاتا ہے مثلاً گرم امراض میں سرد ہوا اور سرد غذا۔ اور سرد پانی کا استعمال کیا جاتا ہے اور سرد امراض میں گرم ہوا اور گرم غذا۔ اور گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بسیار خوری کی وجہ سے بیمار ہو گیا ہو تو اسے فاقہ کرایا جاتا ہے۔ یا تقلیل غذا سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص طویل عرصہ بیدار رہا ہو اور اسکی وجہ سے کوئی مرض لاحق ہو گیا ہو تو اُس کا علاج نیند اور سکون سے کیا جاتا ہے۔ اگر استفراغ کی زیادتی ہو گئی ہو تو احتباس کے ذریعہ اور اگر فضلات کا بدن میں اجتماع ہو گیا ہو تو استفراغ کرایا جاتا ہے اور اگر امراض نفسانی مثلاً رنج و غم کی وجہ سے کوئی مرض پیدا ہو گیا ہو تو اس کا علاج یا تدبیر مسرت اور خوشی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور بے شمار امراض محض تبدیلی ہوا سے دُور ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دل کے مریض کے لئے کھلی ہوا اور تازہ ہوا مفید ہوتی ہے سل و دق کے مریض پہاڑی ہوا سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں اور وجع المفاصل میں اکثر گرم ہوا زیادہ مفید ہوتی ہے۔

پانی: اکثر امراض میں پانی کی زیادتی مفید ثابت ہوتی ہے مثلاً سنگ گردہ میں مریض کو پانی زیادہ مقدار میں استعمال کرایا جاتا ہے اور مزمن امراض اور دائمی قبض

وغیرہ میں بھی پانی زیادہ استعمال کرایا جاتا ہے۔ نیز مختلف امراض میں معدنی چشموں کا پانی بہت مفید ہوا کرتا ہے مثلاً گیرتی چشموں کے پانی سے اندرونی استعمال سے قبض اور خونی امراض میں فائدہ ہوتا ہے اور بیرونی استعمال میں یعنی غسل کرنے سے خارش وغیرہ، پھوڑے پھنسیاں وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔

غذا ۱۰ اس کے احکامات تفصیل کے ساتھ بیان ہو چکے ہیں۔

۱۔ علاج بالدواء سے مراد ادویات سے مرض کا علاج کرنا ہے۔

اس کا بنیادی اصول۔ یا علم الامراض کی تھیوری علاج بالضد جو ایک فطری اصول پر قائم ہے۔ یعنی ہر مرض کا علاج طب قدیم کے مسلم اور سنہری اور فطری اصول علاج بالضد سے کیا جاتا ہے یعنی ہر مرض کا علاج اس کی ضد سے کیا جاتا ہے مثلاً اگر گرم مرض ہو تو اس میں سرد ادویہ اور سرد مرض میں گرم ادویہ کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ یا اگر قبض ہو تو اس کا علاج تلیین سے اور اگر امتلاء ہو تو اس کا علاج استفراغ سے کیا جاتا ہے۔

علاج بالضد کی اہمیت

علاج بالضد۔ اصول علاج۔ ایک مختصر نوٹ

علاج بالضد ایک ایسا اصول علاج ہے جیسا کہ کسی نے گاڑی کے گول پہیے بنا دیئے ہیں وہ چورس یا آٹھ پہلو نہیں ہو سکتے ایسے ہی علاج بالضد کے سوا کوئی طریق علاج نہیں ہو سکتا جو علاج بالمثل کے حامی ہیں وہ بھی دراصل لفظی ہیر پھیر ہے ورنہ ان کا علاج بھی بالضد ہوتا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں کہ سم الفار رتی کی مقدار میں قے دست عطش، خراش اعضائے حلق بیقراری پیدا کرتا ہے تو سم الفار ہی ۱/۱۰۰ رتی دینے سے یہ عوارضات زائل ہو جاتے ہیں۔ بغور دیکھا جائے تو یہ مقدار خوراک اس مقدار خوراک کی ضد ہے جو عوارضات پیدا کرتا ہے۔ علاج بالضد فی الحقیقت ایک فطری طریق علاج ہے۔ روشنی اور اندھیرا ایک دوسرے کے مخالف ہیں اندھیرا روشنی سے دور ہوتا ہے

روشنی اندھیرے کو دُور کرتی ہے۔ سفیدی سیاہی کے مخالف ہے اور سیاہی سفیدی کو دُور کرتی ہے یہ ایک ایک چیز اپنے مخالف سے دور ہوتی ہے ہر چیز اپنی ضد سے دُور ہوتی ہے۔ ہمارے اطبار کہتے ہیں کہ تمام طریقوں میں صحیح طریقہ علاج وہی ہے جو ہماری طب کا اصول ہے یعنی علاج بالضد ہونا چاہئے یعنی سردی کا علاج گرمی سے اور گرمی کا علاج سردی سے وغیرہ وغیرہ ــــــ مگر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ علاج بالمثل پر عمل درآمد کرنے والے معالجین بھی نہایت کامیابی سے علاج کر رہے ہیں ان کو جانے دیجئے خود ہمارے اطبار جو علاج بالضد کے قائل ہیں بارہا علاج بالمثل کا اصول برت لیتے ہیں قولنج کا علاج افیون سے کرتے ہیں حالانکہ دونوں سرد ہیں حمیٰ صفرادی کا علاج سقمونیا سے کرتے ہیں حالانکہ صفرار اور سقمونیا دونوں گرم ہیں قے کا علاج۔ قے سے اور اسہال کا علاج اسہال سے بارہا کرنا پڑتا ہے پھر اس اصول کو کیونکر صحیح تسلیم کرلیا جائے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ علاج بالضد کی صداقت پر تجربہ اور قیاس یعنی عقلی دلیل دونوں شہادت دیتے ہیں۔

تجربہ :سردی گرمی سے دور ہوجاتی ہے اور گرمی سردی سے ترشی شوریت سے ٹوٹ جاتی ہے اور شوریت ترشی سے روشنی تاریکی سے بدل جاتی ہے اور تاریکی روشنی سے وغیرہ

قیاس :جو چیز ایک دوسرے کی ضد ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک کا یہ طبعی تقاضا ہوتا ہے کہ دوسرے کو توڑ کر اسکی جگہ اپنی حکومت قائم کرلے اس جد وجہد میں جو غالب ہوتا ہے اسکی حکومت قائم ہوجاتی ہے۔ آگ اور پانی میں یہی قدرتی مشاہدہ نظر آتا ہے۔

رہا قولنج کا علاج افیون سے تو یہ دراصل قولنج کا علاج نہیں ہے۔ کیونکہ قولنج اس سدہ کا نام ہے جو آنتوں میں بند ہوجاتا ہے جو افیون سے دور نہیں ہوسکتا بلکہ قولنج کا عرض یعنی صرف درد کا علاج ہے اور درد کا علاج افیون سے علاج بالضد ہے۔ اسی طرح حمیٰ صفرادی سقمونیا سے دُور نہیں ہوتا کیونکہ یہ دونوں گرم ہیں۔ بلکہ اس بخار کا سبب مادہ صفرا سقمونیا سے خارج ہوجاتا ہے اس لحاظ سے سقمونیا کا عمل بھی دراصل ضد مرض ہوا اسی طرح قے کا علاج قے سے اور اسہال کا علاج اسہال سے جو کیا جاتا ہے تو یہ دراصل نفس قے اور اسہال کا علاج نہیں ہے بلکہ اس امتلار کا علاج ہے جس کی وجہ سے قے اور دست جاری ہوتے ہیں یعنی امتلار کا علاج استفراغ سے کیا جاتا ہے یہ بھی علاج بالضد ہے۔

الغرض علاج بالضد ایک فطری طریق علاج ہے۔
(استاد الاطباء علامہ حکیم محمد کبیرالدین رحمۃ اللہ علیہ)

علاج بالید

۲۔ علاج بالید یعنی دستکاری یا اپریشن۔
بدقسمتی سے یہ عظیم حصہ یا طریق علاج ہم فراموش کر چکے ہیں اور جن لوگوں نے اسے اپنایا ہے اور اسکو وسعت دی ہے، وہ آج انتہا کی بلندی پر فائز ہیں اور زمانہ انکی مدح میں رطب اللسان ہے۔

حصہ علاج الامراض دردِ سر کا عام بیان

صداع: یعنی دردِ سر۔ یہ ایک مشہور عام مرض ہے اسکی دو قسمیں ہیں۔
۱۔ دردِ سر اصلی ۲۔ دردِ سر شرکی
دردِ سر اصلی وہ ہے جس کا سبب سر میں ہو۔ اور دردِ سر شرکی وہ ہے جس کا سبب کسی دوسرے عضو میں ہو اور اسکی شرکت سے سر میں درد ہو مثلاً قبض سے دردِ سر ہونا یا تبخیر معدہ میں سر درد ہونا اور بخار وغیرہ کی وجہ سے جو دردِ سر ہوتا ہے وہ بھی اسی زمرہ میں شامل ہے۔
اطباء قدیم نے اسباب کے لحاظ سے اسکی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں۔
۱۔ صداع حار سازج یعنی دردِ سر گرم سادہ خارجی یا داخلی ۲۔ صداع بارد سادہ خارجی یا داخلی ۳۔ صداع صفراوی۔ جو صفراء کے غلبہ سے ہوتا ہے ۴۔ صداع دموی جو خون کے غلبہ سے ہوتا ہے ۵۔ صداع بلغمی جو غلبہ بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ۶۔ صداع سوداوی جو غلبہ سوداء کی وجہ سے ہوتا ہے ۷۔ صداع ریحی ۸۔ صداع شرکی معدی ۹۔ صداع ضعف دماغی ۱۰۔ صداع خفقہ جو دردِ سر خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے ۱۱۔ صداع حسی دماغی جو دماغ کی حس تیز ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے ۱۲۔ صداع عرضی جو بعض قسم کے بخاروں یا نزلہ وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۱۳. صداع سرسامی ۱۴. صداع جماعی ۱۵. صداع ضعف اعصابی ۱۶. صداع خماری
۱۷. صداع ضربانی سقطی ۱۸. صداع بیضہ خودہ ۱۹. صداع بحرانی ۲۰. صداع شمسی۔
۲۱. صداع ساری دماغی ۲۲. صداع دودی جو نتھنوں اور پیشانی کے اندر ہڈی کے جوف
میں کیڑے پیدا ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے ۲۳. صداع ترغزی جو دماغ کے ہل جانے سے
پیدا ہوتا ہے ۲۴. صداع شقیقہ ۲۵. صداع رحمی ۲۶. صداع کلوی ۲۷. صداع اطرافی
۲۸. صداع کبدی ۲۹. صداع طحالی ۳۰. صداع مراقی ۳۱. صداع صلبی ۳۲. صداع عصابی
حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب نے اس کی مندرجہ ذیل تین قسمیں بیان کی ہیں۔
۱. صداع شرکی ۱. صداع نزلی ۲. صداع ضعف دماغی

اسباب پر ایک اجمالی نظر :

دماغی محنت کی کثرت۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ گرم دماغ۔ بینائی کا نقص۔
دانتوں کی خرابی۔ خون کی زیادتی۔ صفرا کی زیادتی۔ بلغم کی زیادتی۔ حرارت کی زیادتی۔
برودت کی زیادتی۔ بخار۔ تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ قبض۔ نزلہ زکام۔ بلڈ پریشر۔ کثرت جماع۔
رنج و غم۔ غصہ۔ چائے کی کثرت یا افیون کا عادی ہونا اور اس کا وقت پر میسر نہ آنا۔ مختلف
امراض شرکی۔ شدید چوٹ لگنا۔ عورتوں میں فتور حیض یا ذ کورہ وغیرہ لیکن اکثر یہ مرض ضعف
دماغ۔ ضعف اعصاب۔ قبض اور سوءِ ہضمی سے ہوتا ہے۔

علامات : صداع شرکی عام طور پر معدہ اور امعاء کی خرابی سے ہوتا ہے۔ ایسی
حالت میں قبض تو سو فیصدی موجود ہوتا ہے صداع شرکی معدی اول اول بہت دنوں میں دورہ
کرتا ہے۔ بعد ہ رفتہ رفتہ ہر وقت موجود رہتا ہے اور جب یہ مزمن ہو جاتا ہے تو دوران
سر اور آنکھوں کے تلے اندھیرا آجاتا ہے۔

اور صداع نزلی۔ اس قسم کا درد نزلہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳. صداع ضعف دماغی۔ جب درد سر ضعف دماغ یا اعصاب کے کمزور ہونے سے
پیدا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ معمولی دماغی محنت کو دماغ برداشت نہیں کرسکتا۔

نوٹ : درد سر نزلی اور درد سر ضعف دماغی قریب قریب مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ
جب بار بار نزلہ کا حملہ ہوتا ہے تو دماغ کمزور ہو جاتا ہے نیز نزلہ بھی بار بار جب

ہی ہوتا ہے جبکہ دماغ پہلے سے کمزور ہو۔ غرض مریض اسی قسم کے چکر میں گرفتار رہتا ہے۔
علاوہ ازیں سبب کے موافق علامات ظاہر ہوں گی۔ مثلاً دموی میں سر بھاری معلوم ہوتا ہے۔
سر درد خصوصاً پیشانی اور گدی میں ہوتا ہے چہرہ بھرا بھرا یا ہوا آنکھیں سرخ چنگاریاں یا
مکھیاں سی اڑتی ہوئی نظر آئیں گی کنپٹی کی رگیں تڑپتی ہیں۔ نبض عظیم اور قارورہ غلیظ ہوگا۔
صداع صفراوی میں سر میں سخت درد ہوتا ہے جی متلاتا ہے منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے
جب قے یا دست کے ذریعہ صفرا خارج ہوتا ہے تو درد سر کو فوراً تسکین ہوتی ہے۔ اور
یہ درد سر اکثر جگر کی خرابی یا گرم اغذیہ واشربہ زیادہ کھانے پینے سے ہوتا ہے زبان خشک
اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ پیشاب زرد آتا ہے۔ نبض میں سرعت ہوتی ہے
صداع بلغمی۔ میں سر بھاری ہوتا ہے۔ نیند کا غلبہ ہوتا ہے منہ کا مزہ پھیکا ہوتا ہے۔
پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے نبض سست ہوتی ہے۔
صداع سوداوی۔ میں غلبہ سودا کی علامات پائی جاتی ہیں سر میں بوجھ خشکی کا غلبہ
بے خوابی رنگت کا نیلا پن نبض سست اور قارورہ سفید اور رقیق ہوتا ہے لیکن نفیخ کے
بعد قارورہ غلیظ اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔
صداع دودی میں دماغ سے سڑاندکی بو آتی ہے۔ ناک سے بو آتی ہے کبھی گدلے
رنگ کی خون آمیز رطوبت ناک سے بہتی ہے۔ پیشانی اور نتھنوں کے انتہائی مقام کے قریب
سخت خارش ہوتی ہے۔
علاوہ ازیں باقی تمام شرکی اقسام میں ان اعضاء میں خرابی موجود ہوگی جنکی شرکت سے
درد سر پیدا ہوا ہے۔

علاج: سوء مزاج سادہ ہو تو صرف تعدیل کافی ہے اور سوء مزاج مادی میں
مادہ کے موافق تنقیہ کریں۔ چنانچہ درد سر حار سادہ میں جو دھوپ میں
زیادہ پھرنے سے یا آگ کے پاس بیٹھنے سے یا زیادہ گرم اشیاء، شراب کباب وغیرہ کے کھانے
سے ہوتا ہے۔ یہ نسخہ استعمال کریں:
خمیرہ گاؤزبان سادہ اتولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے لعاب
بہدانہ ۲ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ شیرہ تخم کاہو ۲ ماشہ شیرہ مغز کدو ۲ ماشہ عرق گاؤزبان

۸ تولہ عرق گاجر ۸ تولہ یا سادہ پانی میں نکال کر شربت نیلوفر ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں ـــــــ نسخہ لیپ ، صندل سفید کشنیز ، کاہو ہموزن آب کشنیز میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں ۔

صداع بارد سادہ جو کہ سردی لگنے سے یا زکام یا نزلہ کے بگڑنے یا بلغمی رطوبت کے اجتماع سے ہوتا ہے یہ نسخہ دیں ۔

مویز منقیٰ ۷ دانہ ، اسطوخودوس ۴ ماشہ ۔ دارچینی ۲ ماشہ ، سونٹھ ۱ ماشہ چائے بقدر ضرورت پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر مصری یا شہد ملا کر پلائیں یا معجون خالسغہ ۱ تولہ کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۶ ماشہ ، گاؤزبان ۵ ماشہ ، اسطوخودوس ۳ ماشہ پاؤ بھر پانی میں جوش دے چھان کر مصری ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۔ ضماد مرزنجوش پیشانی پر لگائیں ۔

نسخہ ضماد مرزنجوش :

مرزنجوش ، مرکی ، اکلیل الملک ، زوفا خشک ، بابونہ ، کلونجی ، ہم وزن لے کر آب مرزنجوش سبز کے پانی میں پیس کر نیم گرم کر کے ضماد کریں ۔

سبوس گندم اور نمک طعام ہموزن لے کر پوٹلی باندھ کر گرم کر کے ٹکور کریں ۔

صداع صفرادی میں یہ نقوع دیں جو درد سر صفراوی کو دور کرتا ہے جگر کی اصلاح کرتا ہے ، صفرا کو خارج کرتا ہے ۔ نسخہ :

گل بنفشہ ۶ ماشہ ، مویز منقیٰ ۹ دانہ ، تخم کاسنی ۷ ماشہ ، گل سرخ ۵ ماشہ ۔ افسنتین ۵ ماشہ پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشہ ، آلو بخارا ۷ دانہ ۔ املی ۲ تولہ سب کو رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔ اگر قبض ہو تو خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ شربت وردمکرر ملا کر استعمال کرائیں ۔

ضماد ، برائے درد سر صفرادی ۔ صندل سرخ ۲½ ماشہ ، صندل سفید ۲½ ماشہ ۔ انزروت ۲½ ماشہ ، اجوائن خراسانی ۱ ماشہ ، افیون ۱½ ماشہ ، زعفران ۴ رتی خوب باریک پیس کر پانی کے ہمراہ پیشانی پر لیپ کریں ۔

صداع بارد بلغمی : گل بنفشہ ۷ ماشہ ، مویز منقیٰ ۹ دانہ ، بادیان ۷ ماشہ ۷ ماشہ ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ ، بیخ کاسنی ۷ ماشہ ، گاؤزبان ۵ ماشہ ، تخم خطمی ۶ ماشہ ، اسطوخودوس ۵ ماشہ

بادرنجویہ ۵ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو جوش دے کر مل چھان کر شربت بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ ۹ دن کے بعد اسی منضج کے نسخہ میں سنا مکی ۷ ماشہ، گل سرخ ۹ ماشہ اضافہ کر کے بھگوئیں۔ صبح کو جوش دیکر مل چھان کر مغز املتاس ۴ تولہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ، شیرہ مغز بادام پلائیں دوسرے دن خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے شربت بنفشہ ۱ تولہ، شربت بزوری ۲ تولہ، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ ملا کر تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

صداع سوداوی: میں منضج سودا دیکر تنقیہ کرائیں۔ نسخہ منضج سوداء:

گل بنفشہ ۶ ماشہ، اسطوخودوس ۶ ماشہ، افتیمون ۵ ماشہ، بادیان ۲ ماشہ، برگ بادرنجویہ ۵ ماشہ، تخم خطمی ۵ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر مل چھان کر گلقند یا خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

۱۰ روز کے بعد اسی منضج کے نسخہ میں سنا کی ۷ ماشہ، گل سرخ ۹ ماشہ اضافہ کر کے رات کو بھگوئیں۔ صبح کو جوش دے کر مل چھان کر مغز املتاس ۴ تولہ ترنجبین ۲ تولہ، شیرہ مغز بادام ۱ عدد اضافہ کر کے ملا کر پلائیں۔

تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس ۱ تولہ یا اطریفل زمانی ۹ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ یا معجون فلاسفہ ۹ ماشہ دیں کچھ عرصہ کے بعد دماغ کی تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشہ یا دواء المسک ۵ ماشہ دیں۔

صداع دموی: میں اگر مریض جوان ہو اور طاقتور ہو تو قیفال کی فصد کھولیں اور اس کے بعد معدلات خون استعمال کرائیں۔

صداع دودی: میں جوتے کا تلا پرانا لے کر جلا کر کوٹ کر بنا دو اور اسکی ناس (نسوار) دو۔ کیڑے بھی خارج ہو جاتے ہیں اور درد سر بھی زائل ہو جاتا ہے۔ یہ دواء بالخاصہ مفید ہے۔

نیز صداع دودی میں لوبان ۱ ماشہ پیس کر خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے عناب ۵ دانہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، گل بنفشہ ۶ ماشہ پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر مصری ۲ تولہ ملا کر ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ اور کمیلہ ۶ ماشہ برگ نیم ۲ تولہ پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے روغن تارپین ایک تولہ ملا کر ناک میں پچکاری کریں۔ جب کرم خارج ہو جائیں تو تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دالا ۵ ماشہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر روزانہ صبح کھلائیں۔

صداع ضعف دماغی میں مغز بادام شیریں ۵ دانہ، مغز کدو شیریں ۲ ماشہ مغز تربوز ۲ ماشہ مغز خربوزہ ۲ ماشہ، گوند کیکر ۲ ماشہ، نشاستہ ۲ ماشہ، تخم خشخاش ۲ ماشہ پانی میں پیس کر شیرہ نکال کر مصری ۲ تولہ ملا کر پکائیں۔ جب ذرا گاڑھا ہو جائے تو دو تولہ گھی دیسی سے بگھار لگا کر شیر گرم پلائیں۔

علاوہ ازیں چند مجرب نسخہ جات لکھے جاتے ہیں، جو اکثر اقسام دردسر میں مفید و مجرب ہیں:

۱۔ حب شفا: یہ گولیاں نہایت زود اثر ہیں دردسر کو فوراً تسکین دیتی ہیں۔ دوسرے اعضاء کے دردوں کو بھی مفید ہیں اور دیرینہ بخاروں میں بھی مفید ہیں۔ تمام اطباء اسے عموماً استعمال کرتے ہیں نسخہ:

تخم دھتورہ سیاہ ۳ تولہ، ریوند چینی ۲ تولہ سونٹھ ۱ تولہ۔ گوند کیکر ۱ تولہ۔ گوند کو پانی میں حل کریں اور دوسری دواؤں کو باریک پیس کر گوند والے پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ایک گولی ہمراہ چائے۔

۲۔ روغن شفا: اس کے لگانے سے ہر جگہ کے درد خصوصاً دردسر کو فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ نسخہ:

ست پودینہ، ست اجوائین، کافور، ہر ایک ۱ تولہ کار بالک ایسڈ ایک ڈرام سب کو ایک شیشی میں ڈال کر چند منٹ دھوپ میں رکھیں روغن بن جائے گا۔ قدرے پیشانی اور کنپٹیوں پر لگائیں چند قطرے درد کی جگہ پر مالش کریں۔

۳۔ روغن کافور: اس کو ناک میں ٹپکانے اور پیشانی و کنپٹیوں پر لگانے سے دردسر میں افاقہ ہو جاتا ہے نسخہ:

افیون، کافور، گوند کیکر، روغن گل ہر ایک ایک تولہ۔ عرق گلاب چار تولہ پہلے چاروں ادویہ کو کھرل کر کے یکجان کر لیں پھر عرق گلاب تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کریں جب اچھی طرح حل ہو جائے تو شیشی میں ڈال کر محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت دو چار قطرے

ناک میں ٹپکائیں اور تھوڑے پیشانی اور کنپٹیوں پر طلاء کریں۔

معجون برشعثا : طب یونانی کی ایک اعلیٰ پایہ کی دوا ہے جو درد سر۔ درد سر۔ درد شقیقہ۔ زکام۔ نزلہ۔ لعاب دہن۔ کھانسی۔ دمہ۔ نزف الدم قولنج۔ دردِ معدہ۔ درد جگر۔ اسہال مزمن اور استسقاء میں مفید ہے۔ مقوی حواس۔ نشاط آور۔ اور مقوی باہ اور ممسک بھی ہے۔ نسخہ :

مرچ سفید ۲۰ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۲۰ ماشہ۔ اجوائن خراسانی ۲۰ ماشہ افیون خالص ۱۰ ماشہ زعفران خالص ۱۰ ماشہ۔ بالچھڑ ۱ ماشہ اندر جو شیریں ۱ ماشہ عاقر قرحا ۱ ماشہ۔ فرفیون ۱ ماشہ سب کو الگ الگ باریک پیس کر شہد مصفّٰی بیس تولہ میں ملا کر معجون بنائیں اور تین ماہ غلہ جو میں دفن رکھیں بعد میں استعمال کریں اسکی قوت پانچ برس تک قائم رہتی ہے۔ نوٹ : ہمارے ہاں مرچ سیاہ داخل نہیں کرتے اور دارچینی و زنجبیل ۲۰، ۲۰ ماشہ بھی ملا لیں۔

مقدار خوراک دو رتی سے چار رتی تک ہمراہ چائے یا عرق گاؤزبان وغیرہ

ھدایت : ایک ہفتہ میں ایک دو دفعہ سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ (عوامی ڈاکٹر)

درد شقیقہ۔ آدھا سیسی

تعریف۔ مرض۔ وجہ تسمیہ

شقیقہ کے معنی ایک شق یا ایک حصہ کے ہیں یہ درد چونکہ سر کی ایک شق یا ایک حصہ میں ہوتا ہے لہذا وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔

تعریف : یہ ایک نوبتی درد ہے جو نصف سر میں ہوا کرتا ہے۔ اور یہ عموماً صبح کے وقت سے شروع ہو کر دوپہر تک ہوتا ہے۔

عصابہ۔ درد ابرو۔ یا بھوؤں کا درد

وجہ تسمیہ : اس درد کا نام عصابہ (پٹی) اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ

اس مقام پر ہوتا ہے جہاں پٹی باندھی جاتی ہے۔
تعریف مرض : عصابہ وہ درد ہے جو دونوں بھوؤں میں ہوا کرتا ہے۔

شقیقہ اور عصابہ میں فرق

درد شقیقہ اور درد ابرو میں مشابہت کی وجہ سے تشخیص کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ درد ابرو میں درد کی تکلیف آفتاب کے ڈھل جانے کے بعد کچھ نہ کچھ باقی رہتی ہے۔ گو کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن کلیۃً موقوف نہیں ہوتی بخلاف شقیقہ کے کیونکہ شقیقہ میں سورج ڈھل جانے کے بعد قطعاً درد موقوف ہو جاتا ہے اور مریض کو بعد دوپہر اگلے دن صبح تک آرام رہتا ہے جوں جوں سورج چڑھتا جاتا ہے درد بڑھتا جاتا ہے۔ اور سورج ڈھلنے کے بعد آہستہ آہستہ درد ختم ہو جاتا ہے حتیٰ کہ رات کو بالکل نہیں ہوتا بقول جالینوس۔ درد عصابہ سر کے عرض میں ہوتا ہے اور شقیقہ سر کے طول میں ہوتا ہے۔

تحقیق جدید

کیفیت مرض : مریض کی ایک یا دونوں ابروؤں میں اور کبھی چہرہ میں درد ہوتا ہے۔
ماھیت مرض : یہ درد پانچویں دماغی عصب میں یا اسکی کسی شاخ میں ہوا کرتا ہے۔
اسباب مرض : ان دونوں یعنی شقیقہ اور عصابہ کے اسباب یکساں ہیں۔ گرم بخارات چڑھنا۔ سردی لگنا۔ یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا نیز بدہضمی کمی خون۔ دائمی قبض، آنکھ، ناک یا دانتوں کا کوئی مرض۔ گاہے ملیریا نقرس یا گٹھیا کی سمیت اس کے اسباب ہوتے ہیں کبھی گرمی کے زمانہ میں دھوپ میں دیر تک چلنے کے بعد سرد ہوا میں سر کھول دینا بھی اس کا سبب ہوتا ہے۔

دردِ شقیقہ کا سبب علی العموم نزلہ غلیظ ہوتا ہے۔ جو دماغ میں بند ہو جاتا ہے اور قبض بھی اس کے معاون اسباب میں سے ہے۔

علاماتِ عصابہ

علامات: یہ مرض اکثر ادھیڑ عمر کے اشخاص کو ہوا کرتا ہے کبھی پیشانی ابرو پپوٹے اور آنکھ کے ڈھیلے میں درد ہوتا ہے۔ کبھی رخسارے۔ ٹھوڑی یا نیچے کے جبڑے میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے چھری یا نشتر کے لگنے یا آگ کے جل جانے پر ہوا کرتا ہے۔ مریض مارے درد کے چیخ اٹھتا ہے مقام درد کو ملتا یا دباتا ہے کبھی درد کے ہمراہ ماؤف عضلات اینٹھ جاتے ہیں مریض اپنی آنکھیں اوپر نہیں اٹھا سکتا، اوندھے منہ پڑا رہتا ہے۔ آنکھیں ادھر اُدھر گھمانے سے قاصر رہتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پیشانی پھٹی جا رہی ہے۔ شدتِ مرض میں باری بہت جلد جلد آیا کرتی ہے اور اگر مرض پرانا ہو تو دورہ ہفتوں یا مہینوں کے بعد ہوا کرتا ہے خفیف حالت میں بعض اوقات چند دوروں کے بعد یہ مرض خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ اکثر زکام کے بند ہونے کی وجہ سے یہ تکلیف ہو جاتی ہے۔

علاماتِ شقیقہ: یہ ایک قسم کا نوبتی سر درد ہے جس میں جی متلاتا ہے اور ابکائیاں آتی ہیں۔ عموماً درد شروع ہونے سے پہلے طبیعت سست اور کسلمند ہوتی ہے سر گھومتا ہے اور آنکھوں کے سامنے چنگاریاں وغیرہ اڑتی نظر آتی ہیں جو اس مرض کی علامات منذرہ میں سے ہے یعنی دردِ سر سے پہلے عموماً یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ اور پھر اسطرح سے درد سر شروع ہوتا ہے کہ پہلے کنپٹی اور ابرو پر دھیما دھیما درد شروع ہو کر تیز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کچھ عرصہ بعد نہایت شدت کا درد ہونے لگتا ہے۔ گویا سر پھٹا جاتا ہے۔ حرکت کرنے سے درد کو زیادتی ہوتی ہے اکثر تو سر کے ایک ہی جانب درد ہوتا ہے لیکن بعض اوقات سارے سر میں بھی درد ہو جاتا ہے۔ تاہم ایک جانب شدید ہوتا ہے مریض کو آواز اور روشنی کی برداشت نہیں ہوتی اسکو آنکھوں کے سامنے بھنگے یا چنگاریاں سی اڑتی نظر آتی ہیں اور کان بجتے ہیں یعنی کانوں میں باجے سے بجتے سنائی دیتے ہیں چہرہ کا رنگ پھیکا ہوتا ہے جسم کانپتا ہے نبض کمزور چلتی ہے

جی متلاتا ہے اور اُبکائیاں آتی ہیں آخر کار ایک طرف کی کنپٹی یا ابرو میں درد ٹھہر جاتا ہے
جس طرف درد ہوتا ہے اسی طرف کی آنکھ کھولنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے یہ عام طور پر
نزلہ زکام کے بگاڑ سے ایک قسم کی کھاری رطوبت جو دماغ کی بعض رگوں میں رُک جاتی
ہے کی وجہ سے ہوتا ہے نیز یہ بینائی کا نقص عام کمزوری قبض بدہضمی ۔ عورتوں میں حیض
کی خرابیوں کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے ۔ اگر یہ درد کچھ زائد مدت رہے تو بینائی زائل ہو جاتی
ہے یعنی موتیا بند ہو جاتا ہے ۔ بعض دفعہ آنکھ کا ڈھیلا بھی بیٹھ جاتا ہے اور کالا موتیا بھی ہونے
کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ اس لئے اسکی طرف فوراً توجہ دینی چاہیئے ۔

علاج : شقیقہ اور عصابہ ۔ دونوں کے اسباب علامات اور علاج تقریباً یکساں ہے
صرف مقام درد کے لحاظ سے فرق کیا جاتا ہے ۔

حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں یا اطریفل زمانی رات کو دودھ کے ہمراہ کھائیں اور
صبح کو یہ نسخہ استعمال کرائیں : نسخہ اکسیرِ عصابہ ۔ یہ دوا ابرد کے درد اور درد شقیقہ
کے لئے اکسیر سے کم نہیں ہے پہلے ہی روز افاقہ ہو جاتا ہے تین روز پلانے سے مکمل آرام ہو
جاتا ہے ۔ بشرطیکہ قبض نہ ہو اور پہلے تلین یا تنقیہ کر لیا جائے ۔

اسطوخودوس ۲ ماشہ کشنیز خشک ۴ ماشہ ۔ مرچ سیاہ ۷ دانہ سب کو ۱/۲ پاؤ پانی میں گھوٹ
کر قبل از طلوع آفتاب پلائیں ۔ اور اوپر سے ایک دو پتاشہ کھلا دیں ۔ تین یوم پلانا کافی ہے ۔
نسخہ نسوار نکچھکنی ۴ ماشہ جگل لونگ ۱ ماشہ ۔ مرچ سیاہ ۴ رتی ۔ کافور ۲ رتی سب کو باریک
پیس کر نسوار بنائیں اور بطور نسوار درد شقیقہ میں طلوع آفتاب سے پہلے سونگھیں اور
عام سر درد میں حسب ضرورت سونگھیں نہایت اکسیر ہے ۔

لطوخ اکسیر ۔ یہ درد شقیقہ کے لئے اکسیر ہے دیگر علاج کے ساتھ اسکا
ساتھ استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے ۔ نسخہ :

افیون ، مرکی ، زعفران ، اجوائن خراسانی ۔ گوند ببکر ۔ گوند کتیرا ۔ ہر ایک ایک ماشہ ۔ سب کو
باریک پیس کر ایک انڈے کی سفیدی میں حل کر کے ایک کاغذ کا ٹکڑا جس میں سوئی سے بہت
سے سوراخ کر لئے ہوں کنپٹی کے برابر گول کاٹ کر لگا کر کنپٹیوں پر لگائیں انشاء اللہ آرام آ
جائے گا ۔ اگر ان تدابیر سے درد شقیقہ یا عصابہ دور نہ ہو تو باقاعدہ منضج اور مسہل دے کر

مذکورہ بالا علاج کریں، انشاء اللہ شفا کاملہ ہوگی۔

نسخہ منضج: گل بنفشہ ۴ ماشہ، عناب ۹ دانہ، اسطوخودوس ۴ ماشہ، پرسیاؤشاں ۴ ماشہ، تخم خبازی ۴ ماشہ، تخم خطمی ۴ ماشہ، بادیان ۶ ماشہ، مویز منقی ۷ دانہ، گاؤزبان ۴ ماشہ پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ ۴ تولہ ملا کر صبح شام دن میں دو مرتبہ پلائیں چند روز کے بعد حب ایارج یا اطریفل زمانی سے تنقیہ کریں۔ **غذا اور پرہیز:** جب تک درد ہے کوئی غذا نہ دیں اور درد رفع ہونے کے بعد زود ہضم غذائیں مثلاً شوربا، چپاتی، کھچڑی، مونگ کی دال وغیرہ دیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں مثلاً آلو، اروی، بینگن، گوبھی، دال ماش اور بڑا گوشت وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

سرسام - یا ورم اغشیہ دماغ

تعریف مرض: سرسام ایک قسم کا ورم ہے جو دماغ کی ایک جھلی میں یا دونوں جھلیوں (ام رقیق و ام غلیظ) میں یا خود جوہر دماغ میں یا جوہر دماغ اور اس کے پردوں یعنی سارے دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے خواہ ورم گرم ہو یا سرد۔

اقسام: سرسام کی دو قسمیں ہیں:

۱. سرسام حقیقی: جس میں دماغ یا اس کے پردوں میں ورم ہوتا ہے۔
۲. سرسام غیر حقیقی: جس میں دماغ یا اس کے پردوں میں ورم نہیں ہوتا۔

یہ حالت بالعموم شدید بخاروں میں یا احشاء کی خرابی سے دماغ کی طرف ردی بخارات کے صعود کرنے سے سرسامی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی سر درد اور ہذیان وغیرہ علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یا بعض مرضوں میں بطور عرض پیدا ہوتا ہے مثلاً ذات الریہ، ذات الجنب، طاعون، چیچک وغیرہ۔

اسباب کے لحاظ سے سرسام کی اقسام،

۱. قرانیطس: یعنی وہ سرسام جس کا سبب خون ہو۔ (خونی سرسام)
۲. قرانیطس خالص: صفراوی سرسام۔ یعنی وہ سرسام جس کا سبب مادہ صفراوی ہو۔

۲۔ لیثرغس : بلغمی سرسام، یعنی وہ سرسام جس کا سبب مادہ بلغم ہو۔ چونکہ وہ سوداوی سرسام قلیل الوقوع ہے۔ اس لئے اس کا کوئی خاص نام تجویز نہیں کیا گیا۔

اسباب : اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط کا غلبہ مثلاً خون، بلغم، صفراء وغیرہ۔ علاوہ ازیں سخت گرمی، طربہ، سقطہ، کثرت مئےنوشی، غصہ، غضب یا پردہ ہائے دماغ میں سل و دق کی چھوت پہنچنے، محرقہ، ہذیانی، نمونیا، گردن توڑ بخار اور مہلک قسم کے ملیریا کے دوران میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ گردہ اور قلب کے امراض سے بھی سرسام ہو سکتا ہے۔ عورتوں میں احتباس حیض کی وجہ سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

تشخیص مرض : اگر دن توڑ بخار میں گردن پچھلی طرف کبھی ہوتی ہے اور اس مرض میں نہیں ہوتی۔ نیز اگر بار بار تشنج ہو تو جاننا چاہئے کہ ورم دماغ کے پردوں میں ہے اور اگر جی متلاتا ہو اور بار بار ابکائیاں آتی ہوں تو جاننا چاہیے کہ ورم نفس دماغ میں ہے۔ علاوہ ازیں اگر نبض منشاری ہو تو ورم جھلیوں میں ہوگا اگر ورم جوہر دماغ میں ہو تو نبض موجی ہوگی۔

علامات منذرہ

اول اول طبیعت سست رہتی ہے۔ درد سر کی شکایت ہوتی ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ شدت مرض میں ہوش و حواس بجا نہیں رہتے مریض بکواس کرتا ہے۔ روتا ہے یا ہنستا ہے۔ بار بار تشنج ہونے سے چیختا ہے اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ روشنی سے نفرت کرتا ہے۔

علامات مرض : سرسام دموی میں غلبہ خون کے آثار نمایاں ہوں گے چہرہ اور آنکھیں سُرخ ہوں گی۔ سر بھاری ہوگا۔ سر میں شدت کا درد ہوگا۔ مریض بکواس کریگا۔ بخار شدید ہوگا۔ مریض ہنسے گا اور کبھی اُٹھ کر بھاگے گا۔

علامات سرسام صفراوی : بخار نہایت تیز ہوگا۔ منہ اور زبان خشک ہوگی۔ چہرہ اور آنکھوں کا رنگ زرد ہوگا۔ بے خوابی اور بے چینی ہوگی۔ مزاج بہت چڑچڑا اور غصہ ور ہوگا۔ نبض تیز چلتی ہے اور مریض بستر پر آرام سے نہیں لیٹتا۔

علامات سرسام بلغمی : بخار کم ہوگا۔ غنودگی بہت ہوگی حواس کند ہوں گے بکواس

کرے گا گرم گرم سر کو ادھر اُدھر مارے گا۔ منہ سے رال بہتی ہوگی۔ زبان کی رنگت سفید ہوگی۔
علاماتِ سرسام سوداوی: مریض کو ہذیان ہوتا ہے اور وہ خوفزدہ ہوتا ہے
بخار بھی کم و بیش ہوتا ہے۔
الغرض بخار، ہذیان یعنی یاوہ گوئی اور سر مارنا۔ یہ علامات مشترکہ ہیں کم و بیش ہر قسم کے سرسام میں پائی جاتی ہیں۔ علامات ردی۔ آنکھوں سے بالخصوص ایک آنکھ سے بلا اختیار آنسو بہنا ردی علامات میں سے ہے۔ اگر ورم جوہر دماغ میں ہو تو یہ عموماً مہلک ہوتا ہے مریض چار دن میں انتقال کر جاتا ہے۔ زنگاری قے آنا اور تشنج پیدا ہونا۔ سوء تنفس یا تقطیر البول وغیرہ ردی علامات ہیں۔

علاج : اصول علاج

چونکہ اس مرض میں دوران خون کا غلبہ دماغ کی طرف ہوتا ہے لہذا قاعدہ کلیہ سے ہے کہ اول اسے سست کیا جائے اور قبض کو رفع کیا جائے اور آخر میں ورم کو تحلیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ رفع قبض کے لئے حقنہ کرنا بہترین تدبیر ہے۔ مریض کو کسی کھلے ہوادار مگر تاریک کمرے میں رکھیں اور اس کے پاس شور و غل ہرگز نہ ہونے دیں۔

سرسام حار دموی و صفراوی کا علاج

اگر حملہ مرض کو چار دن سے زیادہ نہ گزرے ہوں اور مریض قوی ہو تو فصد کھولیں مگر خون اس قدر نکالیں کہ مریض نقاہت محسوس نہ کرے۔ اس کے بعد خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ ورق نقرہ ملا کر کھلائیں اوپر سے عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت عناب ۲ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر لعاب اسپغول ۳ ماشہ کا اضافہ کرکے دیں یا یہ تبرید دیں۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ مغز کدو ۳ ماشہ۔ شیرہ مغز خیارین ۳ ماشہ شیرہ تخم تربوز۔ شیرہ تخم کاہو ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۶ تولہ۔ عرق بید مشک ۶ تولہ میں نکال کر ۳ ماشہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کرکے پلائیں۔
اگر چار دن سے زیادہ مدت گزر چکی ہو یا مریض کمزور ہو تو فصد نہ کھلوائیں بلکہ تلیین کریں

نسخہ تسکین برائے سرسام حار وصداع ذات الجنب وغیرہ
ترنجبین عمدہ ۴ تولہ ۔ شیرخشت ۴ تولہ ۔ گلقند ۴ تولہ ۔ مغز املتاس ۵ تولہ سب کو چار گھنٹہ
عرق گاؤزبان ۔ عرق مکو ۔ عرق بید مشک ۔ عرق نیلوفر میں بھگوئیں اور مل چھان کر لعاب اسپغول
۱ تولہ شیرہ مغز تربوز ۱ تولہ ۔ شیرہ مغز کدو ۱ تولہ ۔ روغن بادام شیریں ۱ تولہ اضافہ کرکے پلائیں ۔ اور
یہ فلخہ سونگھائیں ۔ برادہ صندل سفید ۱ تولہ ۔ کافور ۱ ماشہ ۔ کشنیز خشک ۱ تولہ عطر گلاب ۱ ماشہ ۔
عطر خس ۱ ماشہ ۔ عرق گلاب ۵ تولہ سب کو ایک کھلے منہ کی شیشی میں ڈال کر مریض کو سونگھائیں
اور شیشی کو گاہے گاہے ہلا دیا کریں ۔ اور یہ بھایہ سر پر بال منڈا کر رکھیں ۔ عرق گلاب ۵ تولہ ۔
شیر بز ۲ تولہ ۔ سرکہ ۲ تولہ ۔ روغن گل ۲ تولہ باہم ملا کر کپڑا تر کرکے تالو پر رکھیں اور بار بار
بدلتے رہیں ۔

<u>سرسام غیر حقیقی</u> : جو دوسرے امراض میں بطور عرض کے پیدا ہوتا ہے مثلاً تیز
بخار وغیرہ تو اصل مرض کے علاج سے مرض کے افاقہ کے ساتھ ہی سرسام بھی رفع ہو جاتا ہے
انتباہ : مرض کے رفع ہونے تک مریض کو کوئی غذا نہ دیں صرف دوا پر اکتفا کریں ۔
اگر پیاس زیادہ ہو تو عرق گاؤزبان ۔ عرق کیوڑہ ۔ عرق گزر ۔ شربت نیلوفر ۔ شربت بنفشہ ڈال
کر دیں ۔ افاقہ ہونے پر ماء الشعیر سبزیوں کا پانی ۔ مونگ کا پانی ۔ ساگودانہ ۔ مونگ کی نرم
کھچڑی ۔ پالک ۔ ترئی ۔ خرفہ ۔ چپاتی بتدریج دیں ۔

<u>اکسیر سرسام</u> : جبکہ غنودگی زیادہ ہو ۔ نیز انتہائی مرض میں ورم کو دور کرنے کے لئے مفید
ہے ۔ مونگ کا آٹا بکری کے دودھ میں گوندھ کر مثل روٹی کے ایک طرف
سے پکائیں اور کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر نیم گرم باندھیں اور ہر گھنٹہ کے بعد تجدید کریں اسیطرح
دن میں تین چار باندھیں ۔

<u>علاج سرسام بارد</u> : مریض کے سر کے بال منڈا کر مرغ ذبح کرکے لہو مریض کے تالو
پر گرائیں ۔ پھر مرغ کا پیٹ چاک کرکے آلائش سے پاک کرکے
گرم گرم سر پر باندھیں اگر مریض کو ہوش نہ آئے تو دو گھنٹے کے بعد دوسرا مرغ باندھیں ۔
بعض اصحاب مرغ کو پانی میں ابال لیتے ہیں ۔ جب ذرا نرم ہو جاتا ہے تو نکال کر نیم گرم سر پر باندھتے
ہیں اور سرد ہونے پر دور کر دیتے ہیں ۔

از حکیم نور الدین قادیانی ۔ جسے سنیاسی لوگ آگھوڑ کنگھوڑ کہتے ہیں ۔

تریاق سرسام : بے نظیر نسخہ ہے ، ہر قسم کے درد سر ، ورم دماغ ، سر میں اجتماع خون یا انجماد خون میں بیحد مفید ہے ۔ گندھک آملہ سار مصفی ۱ ماشہ ، پارہ مصفی ۱ ماشہ ، کشتہ سیسہ ۱ ماشہ میٹھا تیلیہ مدبر ۱ ماشہ ، زہرہ ماہی روہو ایک عدد ، زہرہ مور ایک عدد ، زہرہ بز ایک عدد ، زہرہ مارسیا ایک عدد ۔ اول گندھک اور پارہ کی کجلی کریں پھر کشتہ سیسہ و میٹھا تیلیہ باریک کر کے شامل کریں اور دو تین گھنٹے کھرل کریں ۔ پھر زہرہ جات ایک ایک ڈال کر کھرل کرتے جائیں جب سب زہرہ جات مل جائیں تو تین چار روز اور کھرل کر کے چاندی کی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک : بقدر دانہ خشخاش منقی میں رکھ کر دیں اور سرسامی کی حالت میں مریض کی پیشانی پر پچھنے لگوا کر تھوڑی سی دوا ۔ قدرے شہد میں ملا کر ضماد کریں ۔

ترکیب کشتہ سیسہ : سیسہ کا برادہ کر کے لعاب اسپغول ایک تولہ کے ہمراہ کھرل کریں پہلے سیاہ ہوگا اور پھر سفید ہو جائے گا بس تیار ہے ۔

نیز اگر مادہ مرض بلغمی یا سوداوی ہو تو منضج پلا کر مسہل دیں ۔ نسخہ منضج :
گل بنفشہ ۔ گل نیلوفر ۔ بادرنجبویہ ۔ اسطوخودوس ۔ تخم خطمی تخم جازی ۔ خطمی سپستان ۔ مویز منقی ۔ تخم کرفس ۔ بیخ بادیان ۔ انیسون ۔ بیخ اذخر ۔ انجیر ۔ بدستور منضج دے کر مسہل دیں ۔

تحقیق جدید

سرسام کے متعلق جدید ماہرین نے بتایا ہے کہ یہ مرض چار طریقے سے شروع ہوتا ہے یعنی ابتدائی علامات شروع ہونے کے چار طریقے ہیں ۔

۱ ۔ بعض مریضوں میں ابتداءً ہلکے قسم کا درد شروع ہوتا ہے اور کام کرنے کو جی نہیں چاہتا ۔ سستی و کاہلی کا دورہ ہوتا ہے اس کے بعد قے ہوتی ہے اور علامات شدت اختیار کرتے جاتے ہیں ۔

۲ ۔ بعض مریضوں میں ابتداء ہی سے درد سر و قے شروع ہو جاتی ہے ۔ نبض متواتر

اور سخت ہوتی ہے، مریض ٹھنڈے ٹھنڈے سانس لیتا ہے۔ قبض رہتا ہے اور آخر میں ہذیان اور گہری نیند و بے ہوشی شروع ہو جاتی ہے۔

۳۔ بعض مریضوں میں شروع ہی سے سخت قسم کے تشنجی دورے دفعتہً پڑنے شروع ہو جاتے ہیں بصارت اور سماعت میں فرق آ جاتا ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور آنکھ کے ڈھیلے ناک کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ چہرہ بدہیت ہو جاتا ہے۔ اور آخر میں عضلات عامرہ ڈھیلے ہو جاتے ہیں جس سے پیشاب و پاخانہ بغیر ارادہ خارج ہونے لگتا ہے۔ مریض کے الفاظ سمجھ میں نہیں آتے اور اسکو تشنجی دوروں کے ساتھ فالج و غشی پیدا ہو کر موت آ جاتی ہے۔

۴۔ بعض مریضوں میں تشنجی دورے وقفہ وقفہ دے کر پڑتے ہیں اور نوم مستغرق کی کیفیت ۲۴ گھنٹے کے بعد نمایاں ہوتی ہے بیمار چپ چاپ پڑا رہتا ہے بالائی پپوٹے زیریں جانب مائل ہو جاتے ہیں عضلات بدن پھڑکتے اور دانت و مسوڑھے میلے و سیاہ ہو جاتے ہیں تمام بدن ٹھنڈا اور پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے۔ ان علامات کو اگر علیحدہ علیحدہ غور کیا جائے تو بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ پہلی علامات سرسام بلغمی کی اور دوسری دموی کی اور تیسری صفراوی کی اور چوتھی سوداوی کی ہو سکتی ہیں۔ یہ تطبیق حقیقتاً صرف جوڑ ملانے کے لئے ہے جو ایک حد تک صحیح بیٹھ جاتی ہے۔ دگرنہ سرسام تو ایک علامت ہے جو مختلف امراض میں اس کے اسباب کی شدت و خفت کے لحاظ سے بھی علیحدہ ہوا کرتی ہے۔ (خواجہ رضوان) غذا و پرہیز: مرض کے افاقہ ہونے تک کوئی غذا نہ دیں گرم اشیاء، گوشت لہسن، پیاز، ثقیل اور بادی چیزیں، آلو کچالو، اروی، ماش کی دال، بینگن وغیرہ سے پرہیز کریں۔ غذا افاقہ پر جو کے ستو، شکر سفید، آش جو، ساگودانہ، پالک، کدو، مونگ کی کھچڑی دیں۔

صرع۔ یعنی مرگی

تعریف مرض یہ ایک ایسا مرض ہے جس میں آلات حس و حرکت یعنی اعضائے نفسانیہ بے نظام ہو جاتے ہیں۔ اور اختیاری عضلات میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مریض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

کیفیت مرض یہ مرض دماغی ہے اسمیں بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں اور دوروں کے درمیان وقفہ بہت مختلف ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات کئی کئی مہینے گزر جاتے ہیں اور دورہ نہیں پڑتا لیکن اکثر اوقات جلدی جلدی دورے پڑنے لگتے ہیں بلکہ ایک دن میں کئی کئی دورے بھی پڑ سکتے ہیں۔ یہ بیماری بچپن سے شروع ہوکر اکثر حالات میں ساری عمر چلتی ہے۔ دورے سے پہلے مریض کو بعض اوقات پتہ بھی چل جاتا ہے لیکن وہ سنبھلنے یا لیٹنے کا موقعہ نہیں پا سکتا، بلکہ فوراً گر جاتا ہے۔ گرتے ہی منہ بند ہو جاتا ہے اور سارا بدن اکڑ جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں ایک دو منٹ بعد جسم پھڑکنے لگتا ہے ہاتھ پاؤں چلنے لگتے ہیں بعض اوقات زبان کٹ جاتی ہے۔ گرنے سے اکثر چوٹیں آتی ہیں تین چار منٹ کے بعد دورہ ختم ہو جاتا ہے اور مریض نڈھال ہوکر سکون سے پڑجاتا ہے۔

اسباب مرض جب غلیظ اخلاط یا ریاح کی وجہ سے بطون دماغ اور مجاری اعصاب میں نامکمل سدہ واقع ہو جاتا ہے تو روح نفسانی دماغی وسعتوں اور اعصاب میں طبعی طور پر نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے۔ جس سے تمام بدن میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور مریض بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں بچوں میں دانت نکلنا، کرم امعاء اچانک خوف کھاجانا۔ جوانوں میں کثرت جماع، جلق۔ صدمۂ دماغ۔ ورم دماغ۔ رنج وغم کثرت محنت دماغی۔ شراب خوری۔ نقرس۔ آتشک۔ سمیت خون۔ ناک۔ گلے۔ امعاء یا اعضائے تناسل میں کسی پرانے خراش دار مرض کا ہونا اور عورتوں میں فتور حیض اور اعراض نفسانیہ اسکے اسباب ہیں۔ عام طور پر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

اقسام مرض

مادہ مرض اور محل وقوع اور اسباب کے لحاظ سے اسکی مختلف قسمیں ہیں چنانچہ اگر مادہ دماغ میں ہو تو صرع دماغی کہتے ہیں اور اگر معدہ میں ہو تو صرع معدی کہتے ہیں اگر مادہ رحم میں ہو تو صرع رحمی۔ اور اگر مادہ ہاتھ پاؤں میں ہوتا ہے تو صرع اطرافی کہتے ہیں اسی

طرح صرع طحالی، صرع مراقی۔ اگر کرم امعاء کی وجہ سے ہو تو صرع دیدانی کہتے ہیں۔ اور اگر کسی زہریلے جانور مثلاً بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ظاہر ہو تو صرع سمی یا صرع لذعی کہتے ہیں۔ بچوں کی صرع کو صرع اطفال یا ام الصبیان کہتے ہیں۔

علامات: ۱۔ علامات منذرہ ۲۔ علامات دورۂ مرض۔

علامات منذرہ یہ علامات دورۂ مرض سے کچھ عرصہ پہلے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً درد سر، دوران سر، کان بجنا، آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑنا، فتور عقل، کدورت حواس، خفیف بخار، بدبو معلوم کرنا، تشنج ہو کر سر کا کندھے کی طرف جھک جانا۔ بدن کے کسی حصے میں سرسراہٹ محسوس ہونا اور اس کا دماغ تک پہنچ جانا وغیرہ۔

علامات دورہ مرض مریض چیخ مار کر زمین پر گر پڑتا ہے، اس کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہو جاتا ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو چڑھ جاتے ہیں، چہرہ خوفناک نیلا سرخ یا زرد رنگ ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے اور سانس مشکل سے آتا ہے۔ بعض اوقات زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے اور بول و براز یا منی بے خبری میں خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سانس میں خرخراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ منہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں بالآخر ایک جھٹکا سا لگ کر تشنج رفع ہو جاتا ہے اور مریض لمبے سانس لینے لگتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کی بے ہوشی کے بعد بتدریج ہوش آجاتا ہے۔ مگر اس کے حواس پورے طور پر بجا نہیں ہوتے وہ دوران سر، درد سر اور تکان اور ضعف محسوس کرتا ہے۔ دورہ عموماً پانچ یا دس منٹ تک رہتا ہے۔

مادہ مرض کے لحاظ سے صرع کی چار قسمیں ہیں، صرع دموی، صرع بلغمی، صرع سوداوی اور صرع صفراوی۔

صرع دموی میں دورے کے وقت چہرہ سرخ ہوتا ہے گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور اکثر نکسیر آجاتی ہے۔ صرع بلغمی میں جسم ڈھیلا، رنگ سفید، حواس کی کندی اور دورہ کے وقت جھاگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ صرع سوداوی میں خفقان، لاغری، وہم، فکر اور جھاگ میں ترشی موجود ہوتی ہے۔ صرع صفراوی مادہ کی قلت کی وجہ سے شاذونادر صرع

پیدا ہوتی ہے۔ اس صورت میں چہرہ اور آنکھوں کا رنگ زرد ہوتا ہے اور دورہ بہت تھوڑی دیر رہتا ہے لیکن اس میں بے چینی اور تلملاہٹ زیادہ ہوتی ہے۔ جالینوس کے نزدیک صرع میں معدوں کی پیدائش غلیظ اخلاط سے ہوتی ہے لیکن بقول ارسطو کہ صرع غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے۔ ارسطو کہتا ہے کہ مرض صرع زلزلۂ زمین کی مثال ہے جو بخارات سے زمین میں فوراً پیدا ہوتا ہے اور فوراً زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن بقراط کہتا ہے کہ صرع رطوبت سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ کو مرطوب کر دیتی ہے۔ اس رطوبت کا پتہ اس بکری کے دماغ سے چل سکتا ہے جو اس مرض میں مبتلا رہی ہو چنانچہ جب ایسی بکریوں کا دماغ نکالا جاتا ہے تو وہ رطوبت سے تر ہوتا ہے۔

علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ جس مقام سے سرسراہٹ محسوس ہو وہاں چٹکی لینا یا اس سے اوپر رومال کس کر باندھنا یا اعضاء مثلاً بازو کو زور سے کھینچنا۔ ۵ - ۱۰ منٹ تک اچھلنا کودنا۔ قے کرانا سب تدابیر مانع مرض ہیں دورے کے وقت مریض کو آگ یا پانی یا نشیب کے قرب سے بچائیں بندشوں کو ڈھیلا کریں۔ مریض کو کروٹ کے بل لٹائیں سر کو اونچا رکھیں چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دیں اگر مریض سو جائے تو اسے جگانے کی کوشش نہ کریں۔ دانتوں کے درمیان بوتل کا کارک یا کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ ان کے درمیان زبان دب کر کٹ نہ جائے۔

اصول علاج مادہ مرض کو معلوم کر کے حسب دستور نضج دے کر تنقیہ کریں لیکن اس کے ساتھ ہی جس عضو کی شرکت سے مرض پیدا ہوا ہو اس کی بھی رعایت ملحوظ رکھیں اگر مادہ مرض بلغم ہو تو یہ نسخہ منضج آٹھ روز تک پلائیں۔

ہو الشافی۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ بادیان ۵ ماشہ بیخ کرفس ۷ ماشہ۔ بیخ اذخر ۷ ماشہ۔ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۲ دانہ عود صلیب ۵ ماشہ۔ جدوار خطائی ۳ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر مل چھان کر گلقند چار تولہ اسمیں حل کر کے روزانہ صبح کو پلا دیا کریں۔

نویں روز اس نسخہ میں سنا مکی ۷ ماشہ شامل کر کے بدستور رات کو بھگوئیں اور صبح کو ترنجبین ۴ تولہ۔ مغز املتاس ۵ تولہ۔ شیرہ مغز بادام ۱۰ دانہ شامل کر کے پلائیں اگلے روز تبرید

گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۵ ماشہ کھلا کر عناب ۵ دانہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے تین مسہل دیں۔

اگر مادہ مرض سوداوی ہو تو منضج کا یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ شاہترہ ۷ ماشہ۔ چرائتہ ۷ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ پرسیاؤشان ۵ ماشہ۔ عناب ۹ دانہ۔ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ افتیمون ۵ ماشہ۔ عود صلیب ۳ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر مل چھان کر گلقند ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

پندرہ روز کے بعد مذکورہ بالا طریق سے مسہل دیں جو بلغمی علاج میں بیان ہوا ہے۔ اگر مادہ مرض دموی یا صفراوی ہو تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ گل سرخ ۷ ماشہ۔ گل نیلوفر ۷ ماشہ۔ برگ شاہترہ ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۷ ماشہ۔ چرائتہ ۵ ماشہ۔ عود صلیب ۵ ماشہ۔ بادرنجبویہ ۵ ماشہ۔ تخم فرنجمشک ۵ ماشہ۔ تخم کشوث پوٹلی بستہ ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ بعد نضج کے حسب ضرورت ایک ہفتہ کے بعد بطریق مذکورہ بالا مسہل دیں۔ مسہل کے بعد دماغی تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا۔ دواء المسک معتدل ۵ ماشہ وغیرہ ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔

منضج برائے صرع بشرکت معدہ

جس میں ہضم خراب رہتا ہے قبض ہوتا ہے نفخ اور قے ہوتی ہے۔

ھوالشافی۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ عود صلیب ۵ ماشہ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اور بحالت قبض شدید شربت دینار ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ سہ پہر کو جدوار خطائی ۱ ماشہ۔ عود صلیب ۱ ماشہ پیس کر جوارش جالینوس میں ملا کر کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال کر گلقند ۴ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ پندرہ بیس روز یہ ادویہ استعمال کر کے اسی صبح والے نسخہ منضج میں برگ سنا مکی ۷ ماشہ اضافہ کر کے بھگوئیں اور مغز املتاس ۳ تولہ۔ ترنجبین ۲ تولہ

شکر سُرخ ۴ تولہ حل کرکے دوبارہ چھان کر شیرہ مغز بادام ۱۰ عدد اضافہ کرکے پلائیں۔ مسہل کے بعد دوسرے روز یہ نسخہ تبرید دیں۔

خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شربت عناب ۲ تولہ، شربت بنفشہ ۲ تولہ عرق بادیان ۱۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ بدستور مذکورہ دو تین مسہل دیں۔

منضج برائے صرع صفراوی بشرکت معدہ

اس میں متلی ہوتی ہے قبض ہوتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہوتا ہے اور منہ کا مزہ خراب اور کڑوا ہوتا ہے۔

ہوالشافی۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ گل سرخ ۷ ماشہ۔ گل نیلوفر ۷ ماشہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ تخم خیارین نیم کوفتہ ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ آلو بخارا ۵ دانہ۔ عود صلیب نیم کوفتہ ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر گلقند ۴ تولہ شامل کرکے پلائیں۔ سہ پہر کو جدوار ۱ ماشہ۔ عود صلیب ۱ ماشہ پیس کر مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے عرق گاؤزبان ۶ تولہ عرق گزر ۶ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ پندرہ روز یہ نسخہ استعمال کرنے کے بعد بدستور مذکورہ بالا تین مسہل دیں۔

معجون عاقر قرحا

جس روز مرگی کا دورہ ہونے والا ہو اس روز یہ معجون ایک تولہ کھا لینے سے بعونہ تعالیٰ دورہ موقوف ہو جاتا ہے۔ اور دو تین چلہ کھانے سے مرگی بالکل رفع ہو جاتی ہے۔ نسخہ افیتمون، اسطوخودوس، عقر قرحا، بسفائج، مساوی الوزن لے کر باریک پیس کر سکنجبین عنصلی سہ گنا یا مویز منقیٰ بقدر ضرورت (تقریباً دس گنا) میں گوندھ کر معجون بنائیں۔ (یا سہ گنا عسل مصفیٰ میں ملا کر معجون بنائیں۔

مقدار خوراک: سات ماشہ روزانہ صبح کو دیں۔

نفوخ برائے صرع مجرب ہے

عقر قرحا۔ مرچ سیاہ۔ پیپل دراز۔ فلفل دراز کا پھل۔ کرم آک

خشک کردہ سب مساوی الوزن لے کر نہایت باریک پیس کر مثل غبار کر لیں۔ دن میں دوبار بطور نسوار استعمال کرائیں۔ غذا۔ پرہیز: زیادہ سرد اور زیادہ گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔ بلند بگہ، چاند کی روشنی میں دیر تک رہنا، سرخ یا سبز لباس پہننا، گھومتی اور چمکدار چیزوں پر نگاہ کرنا، جلق، کثرتِ مباشرت سے پرہیز کریں۔ ثقیل اور بادی اشیاء، آلو، اروی، کچالو، گوبھی، بینگن وغیرہ سے پرہیز لازمی ہے۔ غذاء۔ بکری کا شوربا، چپاتی، مرغ، تیتر، بٹیر کا بھنا ہوا گوشت، قیمہ، گرم مصالحہ، چٹنی پودینہ وغیرہ دیں۔

مالیخولیا، وجنون

تعریف مرض مالیخولیا ایک ایسا مرض ہے جس میں مریض کا گمان اور فکر بدل جاتا ہے۔ اور اس میں فساد و خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر مالیخولیا وہ مرض ہے جس میں مریض کے خیالات فاسد ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں خوف کا مادہ اور بدگمانی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسکی عادتیں بدل جاتی ہیں۔ فضول اور بیہودہ حرکات کرتا ہے عقل سے بے بہرہ ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے انسانیت کے شرف کو کھو بیٹھتا ہے۔

بقول علامہ ارزانی رحمہ، مالیخولیا ایک مرض ہے جس میں آدمی کی غور و فکر کی طاقت یعنی انسان کی سمجھ بگڑ جاتی ہے۔ اور گمان فاسد ہو جاتا ہے اور اسکی وضع و روش ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ بعض باتوں میں عقل کے خلاف ہوتی ہے۔

حمق، رعونت اور شہوت پرستوں کا عشق بھی مالیخولیا کی قسم میں سے ہیں۔

جنون یعنی دیوانگی

جنون بھی مالیخولیا ہی کی قسم ہے اسمیں بھی مریض کے خیالات فاسد ہو جاتے ہیں لیکن طبیعت میں جوش اور شورش ہوتی ہے۔ اور دوسرے لوگوں سے بھاگتا یا غصہ میں آ کر مارنے لگتا ہے۔

طبی نوٹ از مخزن حکمت متقدمین یونانی اطباء نے جنون کی مندرجہ ذیل چار قسمیں بیان کی ہیں۔

۱۔ مانیا جس کو جنون سبعی بھی کہتے ہیں۔ اسمیں مریض کی طبیعت میں غیظ و غضب اور جوش غصہ زیادہ بڑھ جاتا ہے اور وہ خونخوار درندوں کی طرح لوگوں کو دیکھتا اور کبھی ان پر حملہ آور ہوتا ہے۔

۲۔ دارالکلب یعنی جنون کلبی، اسمیں مریض کبھی تو غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح خوشامد اور چاپلوسی کرتا ہے۔

۳۔ قطرب اس میں مریض نہایت ترش رو اور مغموم سا نظر آتا ہے اس کو کسی ایک جگہ قرار نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ آوارہ گردی کرتا ہے بےسبب اور ناشائستہ حرکات کرتا ہے عموماً لوگوں کو دشمن جان سمجھ کر ان سے بچنے اور چھپ کر رہنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کبھی کبھی حملہ بھی کر بیٹھتا ہے۔

۴۔ صبارا اس قسم کا جنون سرسام صفراوی کے ساتھ ہوتا ہے اسکی ابتداء میں مریض زیادہ جاگتا ہے اور بے قرار و پریشان حال رہتا ہے کبھی نیند میں ڈر کر بھاگ اٹھتا ہے۔ اسکی آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے اور وہ سوال کے مطابق جواب نہیں دیتا۔

فائدہ: متقدمین اطباء نے اختلاط عقل۔ ہذیان۔ حمق۔ رعونت۔ مراق و عشق کو مالیخولیا کے اقسام میں لکھا ہے اور مالیخولیا کو جنون سے علیٰحدہ ایک مستقل مرض لکھا ہے لیکن ڈاکٹران یورپ۔ مالیخولیا اور دیگر مذکورہ امراض کو جنون کے اقسام قرار دیتے ہیں۔

مالیخولیا مراقی

مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں۔ اسمیں مریض کو ترش ڈکاریں آتی ہیں ہضم خراب ہوتا ہے تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے پسلیوں کے نیچے تناؤ اور درد ہوتا ہے۔ دونوں شانوں کے مابین بھی درد کا احساس ہوتا ہے بھوک بڑھ جاتی ہے اور گاہے طحال بھی بڑھ جاتی ہے۔

اختلاط عقل، رعونت۔ حمق اور عشق، مالیخولیا کے اقسام میں سے ہیں۔

اختلاط عقل میں مریض بعض باتیں ایسی کرتا ہے جو تہذیب سے گری ہوئی اور عام رسم و رواج کے خلاف ہوتی ہیں۔ اسی طرح رعونت و حمق میں مریض کے خانگی اور مجلسی افعال میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ عشق میں انسان مبہوت و حیران اور اپنے محبوب کے خیال میں محو رہتا ہے۔

اسباب مالیخولیا

بعض خاندانوں میں یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ زیادہ جاگنا، کثرت محنت دماغی و کثرت جلق، رنج و غم، فتور ہضم، بواسیر کے خون کا بند ہو جانا عورتوں میں خون حیض کی بندش۔ یہ مرض کبھی سرسام یا شدید بخاروں یا جنون کے بعد ہو جایا کرتا ہے۔ انہماک فی الفکر بھی اسکے اسباب میں شامل ہے۔ معدہ، جگر، تلی کے افعال کا فتور سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

مالیخولیا اور جنون میں فرق

مالیخولیا میں مریض کے افکار و خیالات فاسد اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ یعنی طبیعت میں وہم و وسواس بڑھ جاتا ہے۔ اور مریض خوف و غم کی طرف مائل رہتا ہے۔ لیکن طبیعت میں جوش و اضطراب نہیں ہوتا برخلاف ازیں جنون میں مریض بکنے اور ناشائستہ حرکات کرنے لگتا ہے اسکی طبیعت میں وحشت آجاتی ہے چنانچہ کبھی وہ لوگوں بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو دشمن جان تصور کر کے اُن سے بھاگتا ہے اور کبھی شدت غیظ و غضب سے لڑنے جھگڑنے اور مارنے پیٹنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور درندوں کی مانند لوگوں پر حملہ کرتا ہے

علامات مرض مالیخولیا میں مریض کے چہرہ پر زردی یا سیاہی غالب ہوتی ہے آنکھیں مکدر اور بے رونق ہوتی ہیں۔ جلد خشک ہوتی ہے۔ نبض سست چلتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ قبض رہتا ہے۔ مریض مقام معدہ و جگر پر بوجھ کی شکایت کرتا ہے اور حیران و پریشان رہتا ہے ہر ایک چیز سے ڈرتا ہے فاسد خیالات و افکار دل میں لاتا۔

کبھی مفلس و نادار ہونے سے ڈرتا ہے اور کبھی مقتول اور مسموم ہونے سے خوف کھاتا ہے اس لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور ضعیف و نحیف ہو کر جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں مریضوں میں سے کسی کو یہ وہم ہو جاتا ہے کہ میرے جسم پر سر نہیں ہے کوئی کہتا ہے کہ میرے حلق میں سانپ چلا گیا ہے۔ کوئی مرغ بن کر بانگ دیتا ہے اور کوئی گدھا بن کر ہنکتا ہے۔ کوئی اپنے آپ کو مٹی یا شیشہ کا بنا ہوا خیال کرتا ہے کسی کو بادشاہ بننے اور ملک فتح کرنے کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں اور اپنے بعض اتفاقی صحیح واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں۔ کوئی مریض روتا ہے۔ کوئی ہنستا ہے کوئی پر مذاق ہو جاتا ہے اور کوئی منہ پر مہر خاموشی لگا لیتا ہے۔ غرضیکہ طرح طرح کے خیالات فاسدہ پیدا ہو جاتے ہیں اور مریض ایسا بدیقین ہو جاتا ہے کہ کسی عزیز پر بھی اعتبار نہیں کرتا۔ کبھی ضعیف علامات مرض عرصہ تک جاری رہتی ہیں اور کبھی جلد شدید علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ شب و روز کے تفکر و بے خوابی اور فاقہ کشی سے مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے مالیخولیائے مراقی کی جو علامات تحریر کی ہیں وہ بعینہ وہی ہیں جو انگریزی کتابوں میں ملتی ہیں۔ چنانچہ مالیخولیائے مراقی میں ارادہ عمل کے ساتھ ساتھ صحیح تفکر اور ذہنی ارتقاء موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص میں اخلاقی نقطہ نگاہ سے کوئی خرابی نہ تھی وہ نہایت ذکی اور فہیم تھا لیکن دو اور دو کو چار نہیں بتلاتا تھا۔ بلکہ سوا چار بتلاتا تھا اس کے جمع کردہ عقلی مسائل میں کوئی خامی نہ تھی لیکن دماغ میں یہ کسک تھی لیکن ان لوگوں میں یہ خاص بات ہوتی ہے کہ اگر ان کے مفروضات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو بعینہ مسائل ان کے ترتیب دیئے ہوئے بالکل صحیح ہو جاتے ہیں مثلاً ایک عورت اپنے کو شہزادی تصور کرتی ہے اور اس تصور کو پورا کرنے کے لئے وہ جھوٹے زیور پہنتی ہے اور بناؤ سنگھار کر کے لوگوں سے اس بات کی خواہش کرتی ہے کہ اُسے شہزادی کے لقب سے پکارا جائے بعض مراقی یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں میں قدرت نے شفا کی قوت ودیعت کی ہے لہذا وہ اس کا اظہار کرتے ہیں اور ہر موقع پر فخر کرتے ہیں۔ بعض کا تصور یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس پر جادو کر رہے ہیں۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان کو چھو دیا جائے تو لوگ ان کے خیالات معلوم کر لیتے ہیں۔ لہذا وہ ہر ایک سے بچ کر چلتے ہیں۔ ایک آدمی خیال کرتا

تھا کہ لوگ اسمیں گیس بھر کر غبارہ بنا دیں گے لہذا وہ ہر وقت چلتا پھرتا رہتا تھا بعض کو یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ لوگ اس کے پیچھے اسکی تلاش میں لگے ہوئے ہیں یا اس کے خطوط کھول کر دیکھ لیتے ہیں۔ اپنی بیوی سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ اور قوت مردمی کے سلب ہو جانے کا خوف ہر وقت دل میں لگائے رہتے ہیں۔ ایک مریض کو جب پاگل خانے سے رخصت کیا جانے لگا تو چلتے وقت اس نے اپنے نام کی بجائے مسیح علیہ السلام کا لفظ تحریر کر دیا۔ بعض لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کے کان میں دیواروں یا تہ خانے سے برابر آوازیں آ رہی ہیں بعض کو زبان پر مختلف قسم کے مزے اور بوئیں محسوس ہوتی ہیں۔ مذہبی امور میں منہمک رہنے والوں کو مراق ہو جائے تو انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان میں کوئی خدائی طاقت پیدا ہو گئی ہے بعض کو اعلیٰ خطاب اور جائیداد حاصل کرنے کا مراق ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیات بعض مریضوں میں اتنی پوشیدہ ہوتی ہیں کہ گفتگو کرنے والوں کو یا اس کے پاس رہنے والوں کو ایک عرصہ تک معلوم نہیں ہوتا لیکن بعض میں یہ خواہشات اس قدر تیز ہوتی ہیں کہ ہر متکلم اس کا بآسانی پتہ چلا لیتا ہے۔ یہ وقت اس کے شدید دورہ کا ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ اگر مریض کی دیکھ بھال کی جائے اور اس کے خیالات کو نفسیاتی طریقہ پر تبدیل کیا جائے تو آرام ہو جاتا ہے لیکن پختہ ہونے پر خیالات کی تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے۔ (خواجہ رضوان)

اسبابِ جنون

تکالیفِ خانگی۔ جوشِ ملکی۔ تعصب مذہبی یا استغراق یا خیالات مذہبی انہماک زہد و تقویٰ نفسانیت۔ خوف۔ رنج و غم۔ صدمات۔ حوادث۔ صدمات اعصابی۔ مادہ آتشک۔ بے اعتدالی طبیعت۔ کثرت مے خواری یا کثرتِ استعمال دیگر منشیات مثل چرس وغیرہ کثرت محنت دماغی۔ کثرت مباشرت۔ عادت جلق۔ بعض امراض دماغ و جگر و معدہ بعض حمیات۔ محتاجگی۔ فاقہ کشی۔ پیری۔ عورتوں میں حمل و وضع حمل کی تکالیف رحم و خصیۃ الرحم کے امراض، ایام رضاعت سن یاس وغیرہ اس کے اسباب ہیں مگر اکثر یہ موروثی ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ جنون

(الف) علاماتِ منذرہ کامل دیوانگی سے پہلے یہ چند علامات منذرہ پیدا ہوا کرتی ہیں جن کا شروع میں مناسب علاج کیا جائے تو اغلب ہے کہ اصل مرض رک جائے وہ علامات یہ ہیں۔ مریض پست ہمت ہو جاتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے اور سر گھومتا رہتا ہے بے چینی اور خیالات پریشان ہوتے ہیں کاروبار سے طبیعت متنفر ہوتی ہے۔ حافظہ کمزور اور زائل ہو جاتا ہے۔ دماغ میں ضعف اور تکان محسوس ہوتی ہے۔ دن بے چینی اور اُداسی میں اور رات بے خوابی اور بدحواسی میں کٹتی ہے۔ جن باتوں سے دل پہلے خوش ہوتا تھا۔ اب ان سے نفرت معلوم ہوتی ہے وغیرہ۔

(ب) علاماتِ عامہ مرض کی مختلف حالتیں چند دنوں میں یعنی کبھی جلد اور کبھی دیر میں ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اس کا جوش و غصہ بڑھ جاتا ہے معمولی خیالات بدل کر اسکی توجہ کسی خاص طرف ہو جاتی ہے۔ راتوں کو نیند نہیں آتی پریشان خوابوں سے چونک کر اُٹھ بیٹھتا ہے وہ خستہ حال اور کثیف رہتا ہے اور تنہائی پسند ہو جاتا ہے عوام کی صحبت تو درکنار اپنے عزیز و اقارب کی ہم نشینی سے بھی گریز کرتا ہے اور اکثر آوارہ گرد ہو جاتا ہے۔ ضعف حافظہ کے سبب ایک بات کا بار بار تکرار کرتا ہے اور فضول بکواس کرتا رہتا ہے ضعف طاقت جسمانی سے قبض رہتا ہے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے کبھی جی متلاتا اور اُبکائیاں آتی ہیں کبھی متواتر درد سر یا دوران سر رہتا ہے۔ کبھی غنودگی طاری یا سستی عائد ہوتی ہے کبھی مریض باوجود بعض اشیاء کی اصلیت سے ناواقف ہونے کے ان کی ماہیت پر قیاس باطل دوڑانے لگتا ہے کبھی حالت بیداری میں اسے خواب کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

علاج

مالیخولیا اور جنون دونوں کے اسباب بشدت وخفت کے لحاظ سے ایک ہیں لہذا

دونوں کا علاج بھی ایک ہی ہے۔ چونکہ اس مرض کا سبب غلبہ سودا ہوتا ہے یا مرہ سودا،
جو کہ اخلاط کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا طب میں اسکی یہ چار قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ہیں

۱۔ **مالیخولیائے دموی:** جو احتراق خون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کا مریض عموماً شاداں و فرحاں رہا کرتا ہے۔

۲۔ **مالیخولیائے صفراوی:** جو احتراق صفرا سے ہوتا ہے۔ اس کا مریض ہمیشہ غضبناک، بدحواس حیران و پریشان بدخلق اور بکواسی ہوتا ہے اور زیادہ بیدار رہا کرتا ہے یعنی اسے نیند کم آتی ہے۔

۳۔ **مالیخولیائے بلغمی:** جو احتراق بلغم سے ہوتا ہے۔ اس کا مریض سست اور کسلمند ہوتا ہے اور ایک جگہ بیٹھا رہنا پسند ہے اس کا بدن زیادہ گرم نہیں ہوتا۔

۴۔ **مالیخولیائے سوداوی:** جو زیادتی و احتراق سودا سے ہوتا ہے اس کا مریض ہمیشہ خائف و متردد اور بکواسی ہوتا ہے اور اس پر ہمیشہ خیالات فاسدہ اور افکار ردیہ کا ہجوم رہتا ہے اور وہ بعض وقت روتا اور گڑگڑاتا ہے

نوٹ ①: بقول علامہ ارزانی رحمہ، جنون خواہ کسی قسم کا ہو اس کا مرتبہ مالیخولیا کے مرتبہ سے زیادہ ہی ہے لیکن بعض اطبار کے نزدیک جنون مالیخولیا کی قسم ہے لیکن فی الحقیقت جنون مالیخولیا سے علیحدہ ہے کیونکہ اسباب جنون میں خلط غیر طبعی کا جلنا شرط ہے اور طبعی خلط کے جلنے سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہے نہ کہ جنون۔

علاج: خلط کے موافق تنقیہ کریں اور مفرحات کھلائیں۔ انوشدارو لولوی نہایت مفید ہے۔ تنقیہ کے بعد تعدیل کی کوشش کریں اور لطیف غذائیں کھلائیں و دفعہ دیگر بار بار تنقیہ کریں تاکہ مادہ پورے طور پر خارج ہو جائے لیکن قوت کا خیال رکھیں چونکہ سوداوی امراض میں تنقیہ اور تعدیل کا اثر دیر میں ظاہر ہوتا ہے اس واسطے اس سے ناامید نہ ہوں بلکہ سبب کی تحقیق کے بعد اس کے موافق تدابیر کو ضروری سمجھیں انشاء اللہ آرام ہوگا۔ جنون کا علاج بھی وہی ہے جو بیان ہوا ہے لیکن جنون میں تری پہنچانے کی زیادہ کوشش کریں۔ سر پر عورت کا دودھ دوہنا اور ناک میں گرانا اور بدن پر روغن بنفشہ اور روغن بادام کی مالش کرنا۔

حمام کرنا اور شکم پر گرم پانی کا نطول کرنا مفید ہے۔ معجون نجاح بھی پورے نضج کے بعد اکثر فائدہ دیتی ہے۔

طب قدیم کا مایہ ناز علاج ماء الجبن ہے جو کہ مالیخولیا اور جنون کی تمام اقسام میں مفید ہے۔ اور ہزارہا سال سے اطباء کا معمول اور مجرب ہے۔

ماء الجبن کا طریقہ

بکری جوان برنگ سرخ مائل ہو تو بہتر ورنہ سیاہ رنگ کی تندرست بے عیب۔ جس نے دو بچوں سے زائد نہ جنے ہوں اور تین چار ماہ سے زائد اور چالیس روز سے کم کا بچہ نہ رکھتی ہو لیں اور چند روز پیشتر سے اسکو برگ شاہترہ۔ برگ کشنیز سبز کاسنی و خرفہ و بادیان کے سبز پتے اور دوسری سبزیاں کھلانا شروع کریں اور کوئی دوسری چیز نہ کھانے دیں۔ دوران استعمال ماء الجبن میں بھی ان چیزوں کے سوا کوئی دوسری چیز نہ کھلائیں۔ پس اس بکری کا تازہ دودھ لے کر کسی قلعی دار برتن میں ڈال کر نرم آنچ پر دو تین جوش دیں اور پورے جوش کے وقت سرکہ انگوری یا ترش سکنجبین و آب لیموں کاغذی ایک یا دو تولہ اس میں ڈال دیں اور انجیر کی تازہ لکڑی کا سر چھیل کر اس سے دودھ کو ہلاتے رہیں جب دودھ پھٹ جائے تو چولہے پر سے اتار کر تین تہ کی صافی سے اس کا پانی ٹپکائیں اور جیسا کہ مذکور ہوا روزانہ اسی طریقہ پر بنا کر گھٹا بڑھا کر استعمال کریں یعنی پہلے سات تولہ سے شروع کریں اور روزانہ ایک تولہ اضافہ کریں۔ جب آدھ سیر پر پہنچیں تو اس مقدار کو تین روز تک استعمال کریں۔ اور پھر بدستور ایک ایک تولہ روزانہ گھٹا کر سات تولہ پر آجائیں اور اسی مقدار کو تین روز پلا کر چھوڑ دیں۔

غذاء لطیف اور زود ہضم دیں مثلاً چوزہ مرغ کا شوربا وغیرہ یا آش جو بنا کر کھلائیں۔ (مخزن حکمت)

پرہیز:۔ جماع سے قطعی پرہیز کرائیں ثقیل اور بادی چیزوں مثلاً آلو اروی گوبھی، بھنڈی بینگن۔ ماش کی دال سے پرہیز کرائیں۔

فالج واسترخاء

تعریف مرض اس مرض میں بدن کا دایاں یا بایاں حصہ لمبائی میں سر کے علاوہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ جس وحرکت یا ہر دو ناقص ہو جاتی ہے اور گاہے بالکل باطل ہو جاتی ہیں اور کبھی سر بھی باقی جسم کے ساتھ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

استرخاء کے معنی ہیں ڈھیلا ہونا یا لٹک جانا۔ اصطلاح طب میں ایک بیماری ہے جس میں عام بدن یا بدن کا کوئی خاص عضو سست اور ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ متقدمین اطباء یونان نے فالج اور استرخاء میں کوئی فرق نہیں کیا یعنی وہ فالج میں نصف طولانی حصہ بدن کی قید نہیں لگاتے بلکہ وہ فالج کو بھی استرخاء کی طرح عام قرار دیتے ہیں۔ لیکن متاخرین یونانی یونانی اطباء فالج و استرخاء میں یہ فرق کرتے ہیں کہ استرخاء کو عام اور فالج کو خاص قرار دیتے ہیں یعنی فالج کی اصطلاح کو اس استرخاء پر بولتے ہیں جو جسم کے نصف حصہ طولانی میں واقع ہوتا ہے۔ اور استرخاء عام بدن یا بدن کے کسی خاص عضو کے ڈھیلا ہو جانے کو کہتے ہیں۔ (علامات منذرہ)

نوٹ: کسی حصہ کا حس وحرکت یا دونوں زائل ہو جانا۔ اگر تندرستی کی حالت میں کوئی خاص عضو سُن پڑ جائے یا کبھی کبھی پھڑکتا رہے یا جاگنے کے بعد سرد معلوم ہو تو فالج پیدا ہونے کی نشانی ہے خصوصاً سردی کے زمانہ میں یہ بیماری موسم سرما میں علی الخصوص بوڑھوں کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور سرد مزاج والے اشخاص اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ کبھی نخاع کی خرابی سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اگر مریض باتیں درست طور پر کر سکتا ہے تو یہ استرخاء نخاعی کی علامت ہے اور اس کا علاج سہل ہے۔ برخلاف ازیں اگر کلام میں اضطراب پایا جاتا ہے تو یہ کسی دماغی مرض کے سبب سے ہے جس کا علاج مشکل ہے۔

نوٹ: دماغ کا داہنا کرہ جسم کے بائیں جانب اور بایاں کرہ جسم کے دائیں نصف پر حکمران ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ دائیں حصہ دماغ کے عصبی ریشے جسم کے بائیں جانب اور بائیں جانب دماغ کے ریشے دائیں طرف جاتے ہیں اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ فالج

یں جسم کا جو حصہ مفلوج ہوتا ہے اس کے مخالف جانب کا نصف کرہ دماغ ماؤف ہوتا ہے یعنی دماغ کے ذرات سے جو ریشے خارج ہوتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں اولاً محرک ریشے جو دماغ سے شروع ہو کر پہلے جسم مفلج کے کیس النی میں آتے ہیں بعد ازاں نیچے پہنچ کر باہم تقاطع کرتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ دماغ کے دائیں نصف سے جو الیاف خارج ہوتے ہیں وہ تمام زیریں جسم میں بائیں جانب چلے جاتے ہیں۔ یہی حال ان الیاف حسیہ کا ہے جو زیریں جانب سے دماغ کی طرف چڑھتے ہوئے سریرلبری میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اور دہاں سے دوبارہ شروع ہو کر ذرات دماغ میں ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ الیاف بھی درمیان میں ایک دوسرے سے قطع کر کے مخالف جانب جاتے ہیں۔

مرکز تکلم (نص برو کہ یعنی مرکز تکلم)

اگر دماغ کے بائیں جانب کی تیسری تزرید جبہی میں آفت ہو گی تو جسم کے دائیں طرف فالج ہو جانے کے علاوہ مریض کی قوت گویائی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ مرکز تکلم دماغ کے بائیں جانب ہے لہٰذا اگر جسم کا دایاں حصہ مفلوج ہوگا تو دماغ کے بائیں حصہ کے آفت زدہ ہونے کی وجہ سے قوت گویائی میں نقصان یا بطلان ہو جائے گا۔

اسباب مرض بدن میں سردی کی کیفیت بڑھنے سے روح میں کثافت آجانا مادہ رقیق رطوبی کا اعصاب پر گرنا یا کسی عصب کے کٹ جانے سے حس و حرکت کی روح کا پٹھوں میں نفوذ نہ کر سکنا۔ اعصاب اور عضلات میں سدہ واقع ہو جانا یا دماغ میں کوئی پھوڑا یا رسولی کا ہونا سکتہ یا رعشہ یا آتشک کی شکایت ہونا۔ اور مستورات میں وضع حمل یا اختناق الرحم وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

نوٹ: یہ مرض بوڑھوں میں ہوا کرتا ہے۔ زیادہ تر وجہ ہائی بلڈ پریشر ہوتی ہے۔ جو اکثر اوقات ذیابیطس کی وجہ سے ہو سکتا ہے لیکن بڑھاپے میں فالج بغیر کسی ظاہری وجہ کے بھی ہوتے دیکھا گیا ہے۔ زیادہ تر فالج دماغ کی شریان پھٹنے اور دماغ کے اندر اجتماع خون کی وجہ سے ہوتا ہے کبھی کبھار خون کی شریان بند ہو جانے سے بھی ہو سکتا ہے۔ یہ حالت نسبتاً جوان مریضوں میں پائی جاتی ہے۔ بوڑھوں کا فالج عموماً جلدی مہلک ثابت ہوا کرتا ہے۔ اگر مریض کی موت واقع نہ ہو تو پھر فالج کئی مہینوں کبھی کبھار سالوں تک چلتا ہے۔

علامات عموماً صبح کے وقت درد سر ہو کر ایک دو قے آ کر اس مرض کا حملہ ہو جاتا ہے کبھی سکتہ کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے پیشاب غلیظ اور سفید ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے چہرہ کسی قدر ٹیڑھا ہو جاتا ہے منہ کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے مریض اچھی طرح بول نہیں سکتا۔ ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے۔ جو حصہ بدن ماؤف ہوتا ہے۔ اسطرف کے ہاتھ پیروں کی حس و حرکت جاتی رہتی ہے۔ مریض کو سوء ہضم اور قبض کی شکایت ہوتی ہے بغیر سہارے کے مریض کے لئے اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہوتا ہے۔

انجام اکثر اس میں بوڑھے مبتلا ہوتے ہیں جب جوانوں میں یہ مرض ہو تو مشکل سے جاتا ہے۔ بوڑھوں میں بھی ایک بڑی تعداد اس سے کامل طور پر رستگاری حاصل نہیں کر سکتی چھ ماہ گزر جانے کے بعد شفایابی کی بہت کم امید رہ جاتی ہے۔ اگر سکتہ کے بعد عارض ہو تو بھی مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔

اصول علاج تمام اعصابی امراض میں ان کا اصول علاج یہ ہے کہ رطوبات کو کم کیا جائے اور دوران خون کو درست حالت میں لایا جائے

جب مرض شروع ہو اور قوت اجازت دے تو مریض کو سات روز تک کچھ کھانے کو نہ دیں بلکہ بجائے آب و طعام صرف ماء العسل دیں اگر مریض اس پر صبر نہ کر سکے تو کبوتر یا مرغ کا شوربا دیں۔

ماءالعسل بنانے کا طریقہ ایک حصہ شہد اور بارہ حصہ پانی ملا کر نرم آگ پر رکھیں اور جھاگ اتاریں۔ جب جھاگ سے صاف ہو جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے پلائیں اگر اسمیں پانی کی بجائے عرق گاؤزبان ڈالا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

علاج مریض کو آرام سے کروٹ پر لٹائے رکھیں اور اس کے سر کو اونچا رکھیں رفع قبض کے لئے حقنہ کریں۔ جب حواس بجا ہوں تو مریض کو تسلی و تشفی دیں اور اسکو کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں۔ اور ابتدائے مرض میں قوی ادویہ کا استعمال ہرگز نہ کریں بلکہ اگر مریض زیادہ قوی ہو تو چند روز تک قوی مسہل کا استعمال

بھی ملتوی رکھیں اور رفع قبض کے لئے صرف حقنہ کرتے رہیں اور کھانے پینے کو ابتداءً کوئی چیز نہ دیں بلکہ اول چار یا سات روز تک صرف ماء العسل بجائے آب و غذا دیتے رہیں۔ اور مریض کو ہوا سے محفوظ رکھیں پانچویں یا آٹھویں روز غذا میں جنگلی کبوتر کے شوربا میں گرم مصالحہ ڈال کر پلائیں اور پھر پانچویں یا آٹھویں روز مندرجہ ذیل منضج و مسہل پلا کر مادۂ مرض کا تنقیہ کریں۔

نسخہ منضج: گل بنفشہ ۶ ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ، بادیان ۶ ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۶ ماشہ، بیخ اذخر، پرسیاؤشاں، بیخ کبر، بیخ کرفس ہر ایک ۵ ماشہ، اسطوخودوس ۵ ماشہ، انجیر زرد سب دواؤں کو رات گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر مل چھان کر شہد خالص ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

پندرہ روز یہ نسخہ استعمال کرا کر سولہویں روز سنا مکی ۹ ماشہ اضافہ کر کے جوش دے کر چھان کر ترنجبین، مغز املتاس، گلقند، شکر سرخ ہر ایک چار تولہ شیرہ مغز بادام ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اسی طرح دو تین منضج اور مسہل دیں۔

مکمل تنقیہ کے بعد مقویات استعمال کریں۔ مثلاً معجون فلاسفہ یا معجون سیر یا معجون اذراقی یا دواء المسک حار جواہر والی یا خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا حسب ذیل نسخہ کے ساتھ کھلانا بہت مفید ہے۔ نسخہ:

اسطوخودوس ۳ ماشہ، بادرنجبویہ ۳ ماشہ دونوں کو جوش دے کر صاف کر کے شہد خالص ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور پٹھوں کو قوت پہنچانے کے لئے روغن سرخ یا روغن سیر یا روغن قسط کی نیم گرم مالش کریں۔

جب یہ مرض پرانا ہو جائے اور تنقیہ بھی مکمل ہو چکا ہو تو حب سم الفار، حب کچلہ اور حب بیش استعمال کرائیں۔

نسخہ حب بیش۔ بیش مدبر ۱ ماشہ عقرقرحا، فلفل سیاہ، زنجبیل، ربباسہ، جوزبوا ہر ایک ۵ ماشہ سب کو باریک پیس کر خوب باہم ملا کر قند سیاہ اور روغن زرد حسب ضرورت ملا کر بقدر مونگ گولیاں بنائیں اور ایک گولی روزانہ کھلائیں، بعد از غذا۔

نسخہ حب کچلہ: کچلہ مدبر اور فلفل سیاہ ہموزن لیکر بدستور باریک پیس کر

مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک، ایک گولی بعد از غذا۔۔ نوٹ: حب مچلہ کو ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد ایک دو روز موقوف کر دیا کریں۔

نسخہ حب سم الفار: سم الفار سفید ۳ رتی۔ کتھ سفید ۵ ماشہ۔ طباشیر ۵ ماشہ سب کو باریک پیس کر عرق گلاب یا سونٹھ کے پانی میں گولیاں بقدر دانہ ماش بنائیں۔ خوراک ایک گولی صبح شام بعد از غذا۔

نسخہ روغن سرخ: مجیٹھ ایک پاؤ۔ تج ۴ تولہ۔ کاپھل ۴ تولہ، چھڑیلہ ۴ تولہ۔ سنبل الطیب ۲ تولہ۔ سعد کوفی ۲ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۲ تولہ۔ کیلہ سائیدہ ۲ تولہ۔ چوب میدہ ۲ تولہ۔ ساذج ہندی ۱ تولہ۔ قرنفل ۱ تولہ۔ دار چینی ۱ تولہ۔ زرد چوب ۱ تولہ۔ دار ہلد ۱ تولہ۔ عود غرقی ۱ تولہ۔ نرکچور ۸ تولہ۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔ زعفران ۴ ماشہ۔ جاوتری ۲ ماشہ۔ مشک خالص ۲ ماشہ۔ سب دواؤں کو جوکوب کر کے سیر بھر عرق گلاب میں بھگوئیں۔ بعدہٗ قلعی دار دیگچی میں ڈال کر نرم آنچ پر جوش دیں، یہاں تک کہ نصف عرق گلاب جل جائے بعدہ کپڑے میں چھان کر روغن کنجد ملا کر پھر جوش دیں حتیٰ کہ صرف تیل باقی رہ جائے چھان کر بوتل میں بھر کر ایک ہفتہ زمین میں دفن کرنے کے بعد استعمال کریں۔ روغن کنجد کا وزن ایک سیر ہونا چاہیے۔

فالج۔ لقوہ۔ خدر اور رعشہ میں مفید ہے۔

نسخہ روغن قسط: قسط تلخ، سنبل الطیب ہر ایک ۵ تولہ دونوں کو جوکوب کر کے رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح اس قدر جوش دیں کہ ایک تہائی پانی رہ جائے بعدہٗ روغن زیتون ایک پاؤ ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ تمام پانی خشک ہو جائے صرف تیل باقی رہ جائے۔ چھان کر جند بیدستر ۹ ماشہ فلفل سیاہ ۹ ماشہ۔ فرفیون ۹ ماشہ سعد سائلہ ۹ ماشہ باریک پیس کر اسمیں حل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اگر جوشاندہ میں عقر قرحا ۵ تولہ ملالیں تو نہایت ہی قوی اور مفید ہو گا۔ غذا و پرہیز:۔ ثقیل اور نفاخ اشیاء مثلاً گوبھی، اڑد کی دال، اروی۔ کچالو۔ کدو۔ تربوز۔ گنے کا رس ہرگز نہ دیں۔ نمک کا استعمال موقوف کر دیں۔ غذا: سات روز تک سوائے ماء العسل کے دانہ پانی نہ دیں۔ کمزوری اور بھوک زیادہ ہو تو جنگلی کبوتر کا شوربا۔ یا مونگ کی دال اُبال کر اس کا پانی گرم مصالحہ ڈال کر دیں۔ بکری کا شوربا۔ مرغ یا بکری کا بھنا ہوا گوشت۔ میتھی کا ساگ۔ کریلا۔ انڈا۔ قہوہ اور بسکٹ دیں۔

لقوہ

تعریف کیفیت و مرض اس مرض میں عموماً چہرے کے ایک جانب کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں (مگر شاذونادر دونوں طرف کے عضلات بھی مفلوج ہو جایا کرتے ہیں جس سے چہرے کی اصلی ہیئت بدل جاتی ہے اور دونوں لب خوبصورتی سے ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے)

لقوہ کی دو قسمیں ہیں۔ لقوہ استرخائی اور لقوہ تشنجی

اطباء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ چہرے کی کون سی جانب مریض ہوتی ہے یا کونسی صحیح رہتی ہے۔ یعنی جس طرف چہرہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے وہی جانب مریض ہوتی ہے یا دوسری جانب۔ صحیح مذہب یہ ہے ــــــــ کہ لقوہ تشنجی میں چہرہ کی ٹیڑھی جانب بلاشبہ مریض ہوتی ہے اور لقوہ استرخائی میں یقیناً ٹیڑھی طرف تندرست ہوتی ہے اور دوسری جانب کے مریض ہونے کی وجہ سے چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

اسباب مرض سردی لگنا، مرض گنٹھیا، مرض آتشک۔ بعض دماغی امراض، کان کی ہڈیوں کے زخم کسی دانت کا خراب ہو جانا کمزوری۔ رقیق بلغمی مواد کا چہرے کے عضلات اور پٹھوں پہ گرنا۔ ذیابیطس۔ وجع المفاصل۔ دراثتی عصبی کمزوری۔ بلڈ پریشر کی زیادتی اکثر وجع المفاصل کے سبب سے ہی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اسباب مکرر کان کا اپریشن۔ سردی لگنا۔ بارش میں بھیگ جانا۔ وغیرہ

علامات مرض ایک طرف کا گوشہ دہن نیچے لٹک جاتا ہے اور چہرہ ایک طرف کھچ جاتا ہے۔ پیشانی کی جلد تشنج والی طرف سخت اور تنی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر دوسری طرف کی جلد میں شکن پڑ جاتے ہیں، منہ سے رال بہتی ہے۔ پانی پیتے وقت منہ سے باہر بہہ جاتا ہے۔ مریض نہ تھوک سکتا ہے اور نہ سیٹی بجا سکتا ہے نہ پھونک مار سکتا ہے اور نہ ہی حروف ب پ ف م، ادا کر سکتا ہے۔ نیز بیمار جانب کی آنکھ کھلی رہتی ہے اور اس سے آنسو بہتے رہتے ہیں۔ اگر مریض کے سامنے دیا جلا کر رکھا جائے تو اسے پھونک مار کر بجھا بھی نہیں سکتا۔

نوٹ ⑤: بائیں جانب کا لقوہ دائیں طرف کے لقوہ سے زیادہ سخت اور عسیر العلاج ہے۔

(جدید دستور علاج)

علاج ابتدائے مرض میں ہدایات مذکورہ فالج پر کاربند ہوں یعنی جب تک چوتھا یا ساتواں دن نہ گزر جائے سوائے ماء الاصول اور ماء العسل کے اور کوئی چیز کھانے پینے کو نہ دیں۔ اور نہ ہی اس عرصہ میں قوی گرم اور محرک مادہ داخلی و خارجی تدابیر کام میں لائیں۔ مریض کو ہوا سے بچا کر تاریک کمرے میں رکھیں جو گرم ہو نمناک اور سرد کمرے میں رہنا مضر ہے۔ اکثر اطباء چوتھے یا ساتویں دن تک کوئی زیادہ گرم یا مقوی محرک مادہ دوا نہیں کھلاتے مگر بعض اطباء اس کے برخلاف رائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ پہلے ہی دن مادہ موذیہ کو بذریعہ مسہل بدن سے خارج کر دینا بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس بات پر اطباء کا اتفاق ہے کہ چالیس روز تک اور قبل از تنقیہ غرغرے، عطوسات، سعوطات، نفوخات وغیرہ ناک میں چڑھانے والی دواؤں کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

چار روز یا سات روز کے بعد فالج کے اصول پر بلغمی مادہ کا منضج پلا کر حسب دستور مسہل دیں۔ تنقیہ کے بعد سر کے بقیہ مادہ کو تحلیل کرنے کے لئے غرغرے وغیرہ ناک میں ڈالنے کی دوائیں اور چبانے کی دوائیں استعمال کریں اگر مریض کو بہت کمزوری محسوس ہو تو جنگلی کبوتر یا چوزہ مرغ یا تیتر یا بٹیر یا بکری کے گوشت کا شوربا پلائیں۔

نسخہ منضج جو فالج و لقوہ وغیرہ میں مفید ہے اور معمول مطب ہے۔

اسطوخودوس۔ برگ بادرنجبویہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ بادیان۔ بیخ اذخر۔ انیسون تخم قرطم۔ تخم کرفس۔ ہر ایک ۶ ماشہ مویز منقی ۹ دانہ انجیر زرد ۵ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان کر شہد خالص ملا کر پندرہ روز تک پلائیں۔ سولہویں روز ہمیں سنا مکی۔ گل سرخ۔ تربد سفید ہر ایک ۶ ماشہ مغز املتاس ۴ تولہ گلقند ۵ تولہ شکر سرخ ۴ تولہ۔ روغن بیدانجیر ہر ایک ۴ تولہ شیرہ مغز بادام ۱۰ دانہ اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اسی طرح وقفہ دے کر تین چار مسہل دیں۔ جب ایارج بھی نہایت مفید ہیں مقدار خوراک ۴ عدد دیں۔ تنقیہ کے بعد روغنیات جو کہ فالج کے بیان میں مذکور ہیں کی مالش کریں اور جوز بوا منہ میں رکھنا اور خردل یعنی رائی کو روغن زیتون میں لیپ کرنا یا کاکھل کو تل کے تیل میں پیس کر

ٹھکے ہوئے پٹھے پر طلاء کرنا فائدہ مند ہے ۔

حلوہ دارچینی جس کا چہرہ پر باندھنا لقوہ کو سودمند ہے ۔ خصوصاً بعد از تنقیہ آرد گندم روغن زرد ۔ قند سیاہ ہر ایک چار تولہ ۔ دارچینی قلمی ۔ جوز بوا ۔ قرنفل ہر ایک چار ماشہ بدستور معروف حلوہ تیار کریں ۔

حب سرخ: جو تمام امراض دماغ مثلاً لقوہ ۔ فالج نیز بلغمی کھانسی کو مفید ہے ۔ نسخہ ۔ عقرقرحا ۔ زنجبیل ہر ایک ایک تولہ فلفل سیاہ ۔ فلفل دراز ۔ قرنفل دراز ۔ قرنفل کلاہ دور کردہ ۔ بچھناک مدبر ۔ شنگرف مدبر ۔ ہر ایک دو تولہ ۔ سب کو الگ الگ کوٹ چھان کر برگ پان ۲۰۰ عدد میں اس قدر کھرل کریں کہ گولی بن سکے مونگ کے برابر گولیاں بنائیں ۔ مقدار خوراک فالج ولقوہ کے لئے بعد از تنقیہ ۲ گولی صبح ۲ گولی شام شہد یا آب ادرک میں حل کر کے دیں اور بلغمی کھانسی میں ایک ایک گولی بنگلہ پان میں رکھ کر کھلائیں ۔

حب سیاہ: بہت سے امراض میں مفید ہے نہایت مجرب اور معمول مطب ہے نسخہ : سیماب مصفیٰ ۔ گندھک آملہ سار ۔ شنگرف مدبر ۔ ہیرا کسیس ۔ آملہ منقی ۔ جائفل ۔ برگ شاہترہ ۔ ہر ایک تولہ ۔ گجور ۔ باویان ۔ سہاگہ ۔ گلوئیم خشک ۔ ہر ایک ۶ ماشہ ۔ پہلے گندھک اور پارہ کی کجلی بنالیں پھر شنگرف ملا کر دو پہر کھرل کریں ۔ بعدہٗ باقی دوائیں ملا کر آب لیموں کاغذی تھوڑا تھوڑا ڈال کر چار چار پہر کھرل کریں اور باجرے کے برابر گولیاں بنائیں ۔

مقدار خوراک: مرض ڈبہ میں ایک گولی دودھ میں حل کر کے اور کھانسی کے لئے پان میں رکھ کر ایک گولی کھلائیں ۔ وجع المفاصل میں تین چار گولیاں شیرہ بیخ ارنڈ کے ساتھ اور فالج ولقوہ میں ، پانچ چھ گولیاں ذرا سے عرق ادرک کے ساتھ دیں

غذا و پرہیز : سرد چیزوں مثلاً کدو ۔ تربوز ۔ کھیرا ۔ ککڑی ۔ ترئی ۔ چاول وغیرہ سے پرہیز کرائیں ۔ غذا : ماء العسل نمک ہی اکتفا کریں ۔ بکری کا شوربا گرم مصالحہ ڈال کر دیں ۔ تیتر ۔ بٹیر کا شوربا ۔ یخنی اور ماء اللحم بھی دے سکتے ہیں ۔

Scanned by CamScanner

کزاز، وتمدد

تعریف وکیفیت مرض تمدد | یہ ایک مرض ہے جس میں کسی عضو کے اعصاب و عضلات دونوں جانب سے کھنچ کر اس عضو کو سیدھا تان دیتے ہیں۔ (تمدد)

کزاز: اس تشنج کو کہتے ہیں جو ہنسلی کے عضلات سے شروع ہوتا ہے اور عضلات کو آگے پیچھے یا دونوں طرف کھینچ لیتا ہے۔

تمدد: درحقیقت ایک قسم کا تشنج ہی ہوتا ہے جس میں عضلات بجائے ایک طرف کھینچنے کے دونوں طرف کھنچ جاتے ہیں اور کزاز ایک متعدی مرض تسلیم کیا گیا ہے جس کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ ہوتا ہے۔

نوٹ خاص: اس متعدی مرض کے جراثیم حیوانات کی لید کے باعث کھیتوں۔ سڑکوں اور بازاروں اور چوکوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور کسی ضرب یا زخم یا ورم کے راستے سے سرایت کر کے یہ مرض پیدا کرتے ہیں۔

یہ مرض نہایت ہی مہلک ہے۔ مرض کی چھوت لگنے کے بعد سر چکراتا ہے۔ جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں لیکن نیند نہیں آتی۔ بخار ہو کر بدن اکڑ جاتا ہے اور سخت درد کرتا ہے۔ اور سخت درد کرتا ہے عموماً گردن پیچھے کو اکڑی ہوئی رہ جاتی ہے۔ منہ کھولنے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے پھر منہ بند ہو کر کھل نہیں سکتا، یعنی دانتی لگ جاتی ہے۔

تشخیص | زہر کچلہ کی علامات اس مرض سے بہت ملتی جلتی ہیں لیکن زہر کچلہ میں پہلے جبڑے کے عضلات میں تشنج نہیں ہوا کرتا اور زخم بھی نہیں ہو چکا ہوتا۔

انجام مرض | اگر بروقت علاج کیا جائے تو شفایابی کی امید کی جا سکتی ہے جب مرض زور پکڑ جائے تو نتیجہ عموماً خراب ہوا کرتا ہے۔ بقول بقراط کہ مریض تمدد و کزاز چار روز تک ہلاک ہو جاتا ہے لیکن اگر چار روز سے تجاوز کر جائے تو تندرست ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض گرم ملکوں میں بہ نسبت سرد ملکوں کے اور کالوں میں بہ نسبت گوروں کے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا سبب عام طور پر چوٹ ہے جو معمولی ناخن تراشی سے لے کر کسر مرکب اور شدید زخم تک ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ ضرب و زخم گندہ و میلے مقام پر یا سڑک پر واقع ہوں۔ اصطبل میں چوٹ لگنا اس مرض کے پیدا کرنے کا خاص ذمہ دار ہے بعض مریضوں میں انجکشن کی سوئی کا زخم بھی کزاز پیدا کرنے کا سبب بن گیا ہے جیسا کہ پنجاب میں ملکوال کے اندر طاعون کا ٹیکہ لگانے وقت ۱۹ آدمیوں کو کزاز ہو گیا اور وہ جانبر نہ ہو سکے۔

جالینوس کا قول ہے کہ گاہے تمدد سخت سردی سے عارض ہوتا ہے جس کے سبب اعصاب میں جمود جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

رازی کہتا ہے کہ کزاز اسی قسم کو کہتے ہیں اور گاہے مخصوص طور پر کزاز ان عضلات کے جمود کو کہتے ہیں جو صلب یعنی ریڑھ پر واقع ہو۔

علامات مرض عضو کھنچ کر بالکل سیدھا تن جاتا ہے۔ اور اس میں حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ کزاز میں عضلات تشنج سے جسم اکڑ کر گاہے سامنے کی طرف مڑ جاتا ہے گاہے پیچھے کی طرف اور گاہے کسی ایک جانب۔

علاج تشنج کے مانند علاج کریں یعنی مریض کو بستر پر چت لٹا دیں اور اس کے سر اور شانوں کو کسی قدر اونچا رکھیں گلے اور سینہ کی بندش کو ڈھیلا کر دیں، پاؤں گرم پانی میں رکھ کر پاشویہ کریں، اگر مریض خراٹے سے سانس لے تو اس کو پہلو کے بل لٹائیں اور اعضاء متشنج کو پکڑ کر ان کو حرکت دیں۔ اگر سردی لگنے سے مرض عارض ہوا ہو تو گرم و مقوی دوائیں کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو مسہل یا حقنہ کے ذریعہ قبض دور کریں سرد ہوا سے بچائیں، نرم بستر پر تاریک کمرے میں آرام سے لٹائیں۔ شور و غل مریض کے کمرے میں نہ ہونے دیں گرم پانی سے غسل کرائیں یا بھپارہ دیں اگر تشنجی دورہ ہونے لگے تو بھنگ کو پانی میں پیس کر یا رب بھنگ یعنی چرس ایک گرام پانی میں ملا کر بار بار آدھ گھنٹہ کے فاصلے سے پلائیں یہاں تک کہ اس سے نشہ اور سرور حاصل ہو جائے اور دورہ رفع ہونے کے بعد معجون فلک سیر ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی یا خمیرہ

گاؤزبان جدوار عود صلیب ۱۱ ماشہ یا تریاق فاروق ۱ ماشہ وغیرہ دن میں چندبار تھوڑا تھوڑا کھلاتے رہیں۔

کزاز اور کچلہ کی سمیت میں فرق

کزاز	کچلہ کی سمیت
(۱) کزاز میں ابتداء مرض ہی میں دانتی بیٹھ جاتی ہے۔ اور تشنجی دورہ کے زوال کے وقت (بحالت وقفہ) قائم رہتی ہے۔	(۱) کچلہ کی سمیت کی وجہ سے جو کزاز ہوتا ہے اسمیں دانتی آخیر میں بیٹھتی ہے اور وقفہ میں کھل جاتی ہے۔
(۲) تشنج اور دیگر ابتدائی علامات کے بعد رفتہ رفتہ شروع ہوتا ہے اور تشنج کے بعد عضلات اینٹھتے رہتے ہیں۔	(۲) سمیت کچلہ میں تشنج بہت جلد شروع ہو جاتا ہے۔ اور وقفہ میں عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔
(۳) مریض کزاز تین چار روز میں فوت ہو جاتا ہے۔	(۳) سمیت کچلہ کی وجہ سے مریض چوتھائی گھنٹہ سے ایک گھنٹہ میں انتقال کر جاتا ہے۔
(۴) مریض کزاز کے حالات سننے پر چوٹ کا لگنا زخم کا ہونا عموماً معلوم ہوتا ہے	(۴) سمیت کچلہ میں کچلہ یا جوہر کچلہ کا کھانا ثابت ہوتا ہے۔
(۵) پہلے جبڑے کے عضلات میں تشنج ہو جاتا ہے۔	(۵) پہلے جبڑے کے عضلات میں تشنج نہیں ہوتا۔

شیخ نے کہا ہے کہ کزاز کے علاج میں تشنج کی نسبت ذرا جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ کزاز گلا گھوٹ کر اور تنفس کو روک کر یکایک ہلاک کر دیتا ہے۔

غذا، وپرہیز ...... وغیرہ،

مزید علامات، متعلقہ کزاز

گاہے کزاز ایسے بچوں میں پیدا ہوتا ہے جن کی نال کاٹنے میں بے احتیاطی اور عدم صفائی

سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسا کز از پانچ سال کی عمر تک ہوا کرتا ہے۔

زخم اور اظہارِ مرض میں بالعموم ایک سے تیس دن کا وقفہ ہوتا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً نصف مریضوں میں دوسرے ہفتے کے اندر اور ایک تہائی سے پہلے ہفتے میں مبتلا مرض ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں جبڑا بند ہو جاتا ہے اور پشت و گردن میں بھی اکڑاہٹ محسوس ہونے لگتی ہے ایک دو دن کے بعد پشت سخت اور کمان کی طرح خمیدہ ہو جاتی ہے دھڑ اور شکم کے عضلات مستقل انقباض کے باعث اکڑ کر سینہ کے تنفسی حرکات کو محدود کر دیتے ہیں۔ ٹانگ اینٹھ جاتی ہے۔ اور بازو صرف شانے اور کہنیوں تک اینٹھ جاتے ہیں۔ انگلیاں آزادانہ متحرک ہوتی ہیں۔ کوشش کرنے پر بھی جبڑا ½ انچ سے زیادہ نہیں کھولا جا سکتا۔ گوشہ دہن کے باہر کھچ جانے سے ہونٹ کسی قدر جدا ہو جاتے ہیں اور بھویں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں۔ اور مریض کا چہرہ عجب خندہ نما ہوتا ہے۔ جس میں دانت باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس درجہ کے بعد بڑے بڑے دورے شروع ہو جاتے ہیں جن میں چہرہ کی کیفیت زیادہ خنداں نما ہو جاتی ہے۔ سر پیچھے کی طرف کھچ جاتا ہے اور پشت کمان کی طرح خمیدہ ہو کر سینہ کے حرکات کو بند کر دیتی ہے جس سے تنفس کی آمد و شد بند ہو جاتی ہے۔ یا آہ کی صورت میں سانس آتا ہے۔ یہ دورہ چند لمحہ کے بعد زائل ہو جاتا ہے اور پھر وہی دائمی انقباض باقی رہ جاتا ہے اگر دورہ چند منٹ رہے تو چہرہ و اطراف نیلے پڑ جاتے ہیں اور ان پر ورم آجاتا ہے اگر تنفس میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو موت کا خطرہ ہوتا ہے۔

ابتداء میں دورے ایک گھنٹے یا نصف گھنٹے کے بعد آیا کرتے ہیں لیکن جوں جوں مرض ترقی کرتا جاتا ہے۔ دورے نہایت شدید اور کم وقفہ میں آیا کرتے ہیں تنفس صغیر نبض سریع ہوتی ہے لیکن دورے کے وقت اور بھی تیز ہو جاتی ہے۔ حرارت شروع میں طبعی رہتی ہے۔ لیکن جوں جوں انقباضات بڑھتے جاتے ہیں حرارت بدن برابر زیادہ ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ شدید حالتوں میں موت سے پہلے ۱۰۷ یا ۱۰۸ درجہ ہوتی ہے جو موت کے بعد بھی برابر بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ بعض مریضوں میں ۱۱۰ درجہ تک دیکھی گئی ہے پیشاب بند ہو جاتا ہے تا ناطیر استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس پر کوئی

اثر نہیں ہوتا اسی طرح دماغی افعال میں بھی آخر تک کوئی اثر و خرابی نمایاں نہیں ہوتی ہاں آخر وقت تک ہذیانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے مریض شدت و خفت مرض کے اعتبار سے ایک سے لے کر بارہ ۱۲ دن تک ہلاک ہو جاتا ہے ۔

سبب موت لسان المزمار کا تشنج یا عضلات تنفس کے حرکات کا بطلان یا نمونیا کی موجودگی ہوتی ہے موت سے اٹھارہ یا چوبیس گھنٹے پہلے عضلات کا انقباض زائل ہو جاتا ہے بعض مریض چوتھے ہفتے تک زندہ رہتے ہیں ۔

بعض مریضوں میں تشنجی سورے بتدریج کم ہو جاتے ہیں ۔ اور عضلات کی سختی اور انقباض موقوف ہو کر مریض تین سے چھ ہفتے تک صحت کی طرف لوٹنے لگتا ہے ۔ لیکن بعض مریضوں میں کزاز کا پورا دورہ ختم ہو جاتا ہے ۔ لیکن یک بارگی تمام عضلات میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے ۔ اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ (خواجہ رضوان)

ضُعفِ بصر
یا
نظر کی کمزوری

تعریف و کیفیت مرض اس مرض میں نظر کمزور ہو جاتی ہے جس سے نہ باریک حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور نہ دُور کی چیزیں اچھی طرح دکھائی دیتی ہیں ۔

اسباب مرض اس مرض کا سب سے بڑا سبب بڑھاپا ہے ۔ بڑھاپے میں جس طرح عام جسمانی کمزوری کے علاوہ مختلف جسمانی قوتیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں اسی طرح بینائی بھی کمزور ہو جاتی ہے گاہے بڑھاپے سے پہلے ہی نظر کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے ۔ اس صورت میں ضعف دماغ و اعصاب غیر معمولی دماغی کام زیادتی مطالعہ ۔ باریک حروف کے دیکھنے دیدہ ریزی کرنے نیز کثرت جماع ۔ جریان ۔ ضعف ہضم ۔ قبض ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ دردسر ۔ دوران سر ۔ سرد اور غلیظ مبخر غذاؤں کا کثرت استعمال اور تمباکو نوشی سے بھی نظر کمزور ہو جاتی ہے ۔

علاماتِ مرض باریک حروف اچھی طرح نہیں پڑھے جا سکتے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کتاب پڑھتے پڑھتے نظر حروف پر نہیں جمتی اور ملے جلے متحرک نظر آنے لگتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے اس کے علاوہ دور کی چیزیں بھی صاف نظر نہیں آتی۔ اور نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔

علاج سبب کا ازالہ کریں۔ آنکھوں سے زیادہ کام نہ لیں انہیں زیادہ آرام پہنچانے کی کوشش کریں۔ آنکھوں کو روزانہ دھو کر صاف کریں۔ میل کچیل، گرد و غبار سے آنکھوں کو صاف رکھیں زیادہ گرم زیادہ سرد ہوا سے بچائیں۔ چمکدار چیزوں کی طرف نہ دیکھیں۔ صبح و شام آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے دیں۔ تازہ سرد پانی سے غسل کریں، صاف پانی میں غوطہ لگائیں۔ صبح و شام باغ کی سیر کریں۔ غذا لطیف زود ہضم اور مقوی استعمال کرائیں۔ ترش اور تیل کی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ شراب نوشی، تمباکو نوشی اور دیگر منشیات کا استعمال ترک کرائیں مقویات دماغ استعمال کریں مقوی بصر سرمے لگائیں۔
بڑھاپے میں جوں ہی ضعف بصر کی شکایت ہو چشمہ لگانا شروع کر دیں۔ اس سے بینائی عرصہ تک قائم رہتی ہے۔ قبض بدہضمی ہرگز نہ ہونے دیں۔ رنج و غم فکر و تردد کو دور کریں کثرت جماع سے محفوظ رہیں۔ اطریفل کشنیزی ۱ تولہ رات کو کھلائیں۔ اطریفل بادیان ضعفِ بصر کے لئے مفید ہے۔

نسخہ اطریفل بادیان: پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ کشنیز خشک، گل سرخ، صعتر۔ ہر ایک ایک تولہ۔ بادیان ۲ تولہ ادویہ کو باریک پیس کر روغن بادام سے چرب کر کے سہ چند شہد یا مصری کے قوام میں ملا کر اطریفل تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ سے ۲ تولہ صبح و شام دیں۔ یہ حریرہ بھی مفید ہے۔ نسخہ: مغز بادام شیریں ۲ تولہ، مغز کدو ۶ ماشہ، مغز پنبہ دانہ ۹ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۹ ماشہ، کشنیز خشک ۵ ماشہ، برنج سفید ۱ تولہ، مصری ۲ تولہ۔ مغزیات چاولوں اور کشنیز کو پانی میں خوب پیس کر ان کا شیرہ نکالیں پھر اس میں مصری اور ایک تولہ مکھن تازہ ملا کر بطور حریرہ پکائیں اور ہر صبح پی لیا کریں۔

قبض کی صورت میں اطریفل زمانی ۶ ماشہ سے ایک تولہ رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ استعمال کرائیں۔ اگر ضعف دماغ کے سبب ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ ماشہ کشتہ مرجان جواہر والا ۲ چاول ملا کر عرق گاؤزبان سے کھلائیں۔

اور آنکھوں میں کحل الجواہر صبح شام لگائیں یا یہ سرمہ لگائیں۔ نسخہ سرمہ سیاہ ۲ تولہ۔ جوہر نوشادر ۳ ماشہ۔ قلمی شورہ ۱ ماشہ۔ توتیا ½۱ ماشہ۔ زرد چوب مدبر ۳ ماشہ کف دریا ۳ ماشہ۔ مرچ سفید ۱ ماشہ۔ پھٹکڑی بریان ۱ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد سوختہ ۳ ماشہ۔ عرق گلاب پاؤ بھر میں کھرل کر کے سرمہ تیار کریں۔ امراء کے لئے آمیں مرادرید ناسفتہ ۳ ماشہ اضافہ کریں۔ اور بوقت شب ایک یا دو سلائی لگائیں۔

فوائد آنکھوں کی اکثر امراض میں مفید ہے موجد اسے ممیرا کے سرمہ کے ہم پلہ شمار کرتے ہیں۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ ضعف بصر۔ ککرے اور نزول الماء کے لئے مجرب ہے۔

ترکیب جوہر نوشادر ایک سکورہ گلی میں نوشادر بھر کر دوسرا سکورہ الٹا رکھ کر منہ گل حکمت کر کے اوپر کی طرف کپڑا بھگو کر رکھیں اور نیچے تین گھنٹے متواتر مدہم سی آگ جلائیں بعد میں ٹھنڈا کر کے آہستہ آہستہ اوپر والا سکورہ علیحدہ کریں جو جوہر اوپر لگا ہوا ہو اسے لے لیں اور محفوظ رکھیں اور مذکورہ سرمہ میں استعمال کریں۔

ترکیب زرد چوب مدبر کرنیکی: ہلدی کی گانٹھ کو رات بھر عرق لیموں میں بھگو رکھیں پھر نکال کر خشک کر کے پیس لیں۔

ترکیب ہلیلہ زرد کے سوختہ کرنیکی: ہلیلہ زرد پر گوندھا ہوا آٹا لپیٹ کر بھوبھل میں دبا دیں جب اچھی طرح سرخ ہو جائے تو آٹا اتار کر پھینک دیں اور پوست ہلیلہ کام میں لائیں۔

غذاء لطیف زود ہضم اور مقوی کھلائیں۔ مثلاً مرغ کے چوزوں کا شوربہ چپاتی کے ساتھ۔ بیضہ مرغ۔ نیم برشت۔ کدو۔ پالک۔ شلجم۔ شلجم کو خصوصیت کے ساتھ مقوی بصر تسلیم کیا گیا ہے۔ وغیرہ سیب انگور اور میٹھا انار بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

پرہیز: ثقیل اور نفاخ اغذیہ مثلاً بینگن، ماش کی دال، گوبھی، گڑ اور تیل وغیرہ سے پرہیز کریں۔ ترشیوں کو ہرگز استعمال نہ کریں۔ تمباکو نوشی اور تمباکو خوری سے پرہیز لازم ہے۔

قریب نظری

تعریف و ماہیت مرض اس مرض میں مریض نزدیک کی چیزوں کو تو بخوبی دیکھ سکتا ہے لیکن دور کی چیزوں کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ اس مرض میں ڈھیلے کا قطر آمنے سامنے کے رُخ میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

(جب کسی وجہ سے روشنی کی متوازی شعائیں آنکھ کے اندر جا کر بجائے طبقہ شبکیہ پر مجتمع ہونے کے اس کے آگے مجتمع ہو جائیں اور پھر تقاطع کرتی ہوئی پھیل کر طبقہ شبکیہ تک پہنچیں تو مرض قصر البصر یعنی قریب نظری پیدا ہو جاتا ہے اور جب اس کے برعکس بجائے طبقہ شبکیہ کے آگے مجتمع ہونے کے پیچھے جا کر مجتمع ہوں تو مرض طول البصر یعنی بعید نظری کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے)

اسباب مرض کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے اور کبھی پیدائشی، مگر خراب روشنی میں باریک بینی کا کام کرنے سے یا کسی عصبی کمزوری سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔
کثرت استعمال منشیات یا کثرت مباشرت وغیرہ۔

ترقی تہذیب اور تعلیم کے ساتھ اس مرض کو خاص تعلق ہے افسوس کہ جوں جوں قوتِ بصیرت بڑھتی جاتی ہے۔ ویسے ہی قوتِ بصارت گھٹتی جاتی ہے۔ چنانچہ مہذب اقوام یورپ میں اس مرض کی کثرت اس امر کی قوی دلیل ہے۔

نیز تیز روشنی اور آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی مثلاً ٹی وی وغیرہ کی کثرت یا قریب سے دیکھنے سے بھی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ آجکل چھوٹے چھوٹے بچے عینکیں لگائے پھرتے ہیں۔ اس کا سبب بھی یہی ہے۔

اکبر الہ آبادی کیا خوب کہہ گئے ہیں ؏

دانت کا درد بدستور چلا جاتا ہے ٭ وہی مازو اور وہی کافور چلا جاتا ہے

برقی کے لیمپ سے آنکھوں کو بچائے اللہ ۔ روشنی آتی ہے اور نور چلا جاتا ہے

علامات مرض آنکھ کے ڈھیلے کا عمودی قطر معمول کی نسبت چھوٹا ہو جاتا ہے اور افقی قطر بڑھ جاتا ہے یا آنکھ کے موتی کی قوت بڑھ جاتی ہے جس سبب سے دور کی نظر ناقص ہو جاتی ہے چنانچہ جن حروف کو ایک تندرست آدمی بیس فٹ کے فاصلہ سے باسانی پڑھ سکتا ہے ان کو قریب نظری کا مریض دس پانچ بلکہ صرف چار فٹ کے فاصلہ سے ہی پڑھ سکتا ہے ۔ یعنی اس مرض میں آنکھ کا ڈھیلا اوپر سے نیچے کی طرف اپنی اصلی مقدار سے کم ہو جاتا ہے ۔ اور دائیں سے بائیں کی طرف اسکی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے ۔ مریض کسی کتاب وغیرہ کے پڑھنے کے واسطے آنکھ کے بہت قریب لانے پر مجبور ہوتا ہے ۔ تاکہ وہ اس کے حروف کو پڑھ سکے ۔

نوٹ ① : اگر اس بیماری کا سبب قوی نہ ہو تو چالیس برس کی عمر کے بعد بصارت اصلی حالت پر آ جاتی ہے ورنہ نظر کم ہوتے ہوتے بالکل بند ہو جاتی ہے ۔

علاج قریب نظری کے مریض کو رات کے وقت اور خصوصاً خراب روشنی میں کسی قسم کا باریک بینی کا کام نہ کرنا چاہئے ۔ نیز باریک خطوط یا ٹائپ وغیرہ کی کتب نہیں پڑھنی چاہئیں ۔ بصارت کے نقص کو دور کرنے کے لئے مناسب عینک لگانا مفید ہے بلکہ ضروری ہے ورنہ آنکھوں پر ہمیشہ زور پڑ کر مرض بڑھتا رہے گا ۔ جب یہ مرض زیادہ بڑھ گیا ہو تو لکھنے پڑھنے کے لئے کم نمبر کی اور دور بینی کے لئے زیادہ نمبر کی عینک لگانا چاہیئے ۔ مثلاً دور بینی کے لئے چار نمبر کی عینک ہو اور نوشت و خواند کے لئے ایک یا دو نمبر کی عینک کافی ہے ۔ علاوہ ازیں دماغ اور روح باصرہ کی تقویت کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں ۔ نسخہ : ورق طلاء ایک ماشہ ۔ شہد مصفی ۲ تولہ کے ساتھ یومیہ تین گھنٹے کھرل کریں ۔ اس کے بعد دھوپ میں رکھ دیں ۔ ایک ہفتہ یہ عمل کرنے کے بعد دو ماشہ صبح اور دو ماشہ شام کھالیا کریں ۔

غذا ۔ میں نوجوان بکری کا بھیجہ گھی میں بریان کر کے کھلائیں ۔

اور کحل الجواہر روزانہ آنکھوں میں صبح و شام لگائیں ۔

غذا ۔ و پرہیز ضعف بصر کے مطابق ۔

بعید نظری

تعریف و ماہیتِ مرض اس مرض میں مریض کو دُور کی چیزیں تو صاف دکھائی دیتی رہتی ہیں لیکن وہ قریب کی چیزوں کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ اس مرض میں ڈیلے کا قطر آمنے سامنے رُخ میں چھوٹا ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: آنکھ میں پیدائشی نقص ہونا یا باریک بینی یا خراب روشنی میں کام کرنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

اقسامِ مرض: یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے ۱۔ خفیف بعید نظری ۲۔ اضافی بعید نظری اور ۳۔ کامل بعید نظری

علاماتِ مرض: مریض کو باریک بینی میں تکلیف ہوتی اور درد سر ہوتا ہے مطالعہ کتب وغیرہ کے وقت حروف باہم ملے جلے ہوئے اور دُھندلے دکھائی دکھائی دیتے ہیں ۱۔ خفیف قسم کے مرض میں مریض دُور و نزدیک کی اشیاء کو بآسانی دیکھ سکتا ہے مگر ذرا دیر تک دیکھتے رہنے سے نظر تھک جاتی ہے ۲۔ اضافی حالت میں مریض کو قریبی اشیاء کے دیکھنے کے لئے آنکھوں پر اتنا زور لگانا پڑتا ہے جتنا دُور کی چیزوں کے دیکھنے کے لئے ۳۔ کامل حالت میں نزدیک یا دُور کی اشیاء صاف دکھائی نہیں دیتیں۔

علاج: مقویاتِ دماغ چیزیں استعمال کریں۔ اور وہ چیزیں جو دماغ اور بصارت کو تقویت دیں مثلاً مربہ ہلیلہ، بادام وغیرہ استعمال کریں۔ اور لگانے کے لئے ورق طلاء، مروارید ناسفتہ ہم وزن سرمہ کی طرح پیس کر آنکھوں میں لگائیں۔

اطریفل اسطوخودوس، یا اطریفل کشنیزی ۱ تولہ ہمراہ عرق منڈی ۵ تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں، علاوہ ازیں اس مرض کا مناسب علاج آنکھوں کا درست امتحان کرنے کے بعد مناسب عینک لگانا ہے۔

غذاء و پرہیز سابقہ ......

نزول الماء

تعریف و ماہیت مرض اس مرض میں آنکھ کی رطوبت جلیدیہ یعنی آنکھ کا موتی یا اس کا غلاف یا دونوں یعنی رطوبت جلیدیہ مع غلاف مکدر دھندلی ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے بتدریج بینائی کم ہو کر بآلاخر بالکل جاتی رہتی ہے۔

نوٹ ①: اس مرض کی ماہیت کے اعتبار سے اطبائے نامدار میں اختلاف ہے چنانچہ شیخ الرئیس اور اس کے متبعین کے خیال کے مطابق اس مرض میں ایک رطوبت غریبہ دماغ سے آنکھوں کی طرف اتر آتی ہے جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت بیضیہ کے آگے ٹھیک ثقبہ عنبیہ یعنی پتلی کے سامنے ٹھہر کر چیزوں کی شکلوں اور صورتوں کے دیکھنے میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے لیکن جالینوس اور اس کے متبعین کے نزدیک رطوبت بیضیہ اور رطوبت جلیدیہ کے مکدّر ہو جانے سے نزول الماء لاحق ہو جاتا ہے۔ آنکھ میں کوئی رطوبت غریبہ دماغ سے اتر کر اس مرض کو پیدا نہیں کرتی۔ جدید تحقیق بھی جالینوس ہی کی تائید کرتی ہے۔ یعنی یہ مرض رطوبت جلیدیہ کے تکدر سے پیدا ہوتا ہے۔

نوٹ ②: رطوبت جلیدیہ روشنی کی شعاعوں کو جمع کرنے کے لئے آنکھ کا نہایت اہم جزو ہے یہ دانہ مسور کے مانند دونوں طرف سے محدّب شفاف اور سخت ہوتی ہے لیکن بڑھاپے میں اس کا تحدّب زائل ہو جاتا ہے اور چپٹی سی ہو جاتی ہے۔ نیز مکدر اور زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق اس مرض میں رطوبت جلیدیہ کے اندر بتدریج سیاہی مائل لکیریں سی پڑتی جاتی ہیں جن سے بینائی کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ لکیریں کیوں پڑتی ہیں اس کے متعلق دو خیالات ہیں ۱۔ زیادتی عمر کی وجہ سے رطوبت جلیدیہ کی لچک کم ہو کر اس میں سختی آ جاتی ہے۔ جس سے تکدر اور لکیریں پیدا ہو جاتی ہیں ۲۔ دانتوں یا جسم کے کسی اور مقام کی عفونت سے آنکھوں کی یہ رطوبت گدلی ہو جاتی ہے۔ دونوں خیالات میں کم و بیش صداقت ضرور ہے۔

اقسام مرض یہ بلحاظ اسباب اور رنگت و قوام کے اس مرض کی بارہ قسمیں ہیں مثلاً عمامی (ابر کی مانند) زیبقی (پارہ کی مانند) جصّی گچ

یا چونہ کے مانند، آسمانجونی (آسمانی رنگ کا منتشر یعنی پھیلا ہوا علاوہ ازیں رنگوں کے پیش نظر سات قسمیں ہیں، مثلاً سبز زرد، سرخ، سہرا۔ نیلا، سیاہ۔ بردی ابیض ادلہ کی مانند۔

اسباب: بڑھاپا، مرض ذیابیطس، امراض گردہ مثلاً سوزش گردہ، آنکھ پر چوٹ لگنا کسی غیر جنس کا آنکھ میں چلے جانا، آتشک، مرگی، تشنج۔ ارگٹ (یعنی گندم دیوانہ) کا استعمال، مرض شقیقہ، آنکھوں سے زیادہ کام لینا۔ اور کبھی یہ موروثی ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض بوڑھوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض جب اس مرض کی ابتدا ہوتی ہے تو آنکھوں کے سامنے خیالی جانور مثلاً مچھر مکھی وغیرہ اڑتے دکھائی دیتے ہیں اس کے بعد ہر ایک چیز دگنی نظر آنے لگتی ہے اور آنکھوں کے سامنے ——— جالا سا محسوس ہوتا ہے۔ چاند ایک کی بجائے کئی دکھائی دیتے ہیں۔ چراغ بہت بڑا دکھائی دیتا ہے۔ (چاند اسوقت دیکھا جائے جب ہلالی صورت میں ہوتا ہے)

اور آہستہ آہستہ یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ مریض بہت روشن چیزوں کے سوا کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا اور آخرکار بالکل اندھا ہو جاتا ہے۔ بالعموم ابتدا مرض سے لے کر چھ ماہ سے ایک سال تک بینائی زائل ہو جاتی ہے۔

تشخیص مرض ابتدا میں اس مرض کا اشتباہ آنکھ کے اور مرض سے ہوتا ہے جس کو خیالات چشم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس مرض میں بھی آنکھوں کے سامنے مچھر مکھیوں بھنگے وغیرہ شکلیں اڑتی ہوئی نظر آیا کرتی ہیں جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا اس لئے یہ مرض خیالات چشم کہلاتا ہے۔ اور یہ معدے کی خرابی سے نظر آیا کرتے ہیں لہٰذا مرض نزول الماء کی ابتداء میں اس مرض کی تشخیص کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو یاد رکھیں۔

۱۔ خیالات چشم دونوں آنکھوں سے یکساں نظر آتے ہیں لیکن نزول الماء کے ابتداء میں جو خیالات نظر آتے ہیں وہ زیادہ تر ایک ہی آنکھ میں ہوا کرتے ہیں اگر دونوں آنکھوں میں بھی نظر آئیں تو پیدائش وقت رنگت، حجم وغیرہ کے لحاظ سے ان میں اختلاف ہوتا ہے

۲۔ علاوہ ازیں معدے کی خرابی سے پیدا ہونے والے خیالات ہمیشہ نظر نہیں آتے

چنانچہ شکم سیری کی حالت میں اکثر دکھائی دیتے ہیں لیکن جب معدہ خالی ہوتا ہے تو خیالات کم ہو جاتے ہیں۔ یا بالکل ہی نظر نہیں آتے۔

۳۔ خیالات چشم کی حالت میں آنکھیں مکدّر نہیں ہوتیں۔ لیکن نزدل الماء میں آنکھوں میں کدورت نظر آتی ہے۔

۴۔ خیالات چشم کی حالت میں منقی دماغ ادویہ سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن نزدل الماء میں اس قسم کی ادویہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ بینائی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

علاج: ابتداء میں جب کہ بصارت بالکل زائل نہ ہوئی ہو اور علامات مذکورہ سے تشخیص ہو جائے تو باقاعدہ منضج کے بعد حب ایارج کے ذریعے تنقیہ کریں۔ اگر مریض کی طاقت برداشت ہو تو متواتر دو تین مسہل دیں۔ تنقیہ کے بعد مقوی دماغ ادویہ مربہ بلیلہ۔ بادام خمیرہ گاؤزبان ا تولہ کشتہ مرجان جواہر والا ۲ چاول علی الصبح دیں رات کو اطریفل مقوی دماغ استعمال کرائیں۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کوئی ایک تیار کر کے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل چکنی دوا۔ اسے کحل صابون بھی کہتے ہیں۔ نزدل الماء کی ابتداء میں مفید ہے نیز جالا۔ پھولا۔ اور دھند کو بھی مفید ہے نسخہ:

صابن ۶ تولہ توتیا ساڑھے تین ماشہ۔ رال سفید ساڑھے تین ماشہ۔ صابن کو چاقو سے تراش کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب صابن پگھلنے لگے تو توتیا سبز سفوف کر کے اس پر چھڑک دیں اور لوہے کے دستے سے خوب حل کریں۔ جب صابن پانی کی طرح رقیق ہو جائے تو رال کو بھی باریک پیس کر ملا لیں اور لوہے کے دستے سے بدستور گھوٹتے رہیں اب آنچ تیز کر دیں یہاں تک کہ صابن خشک ہو کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت یہ دوا دانہ خشخاش کے برابر لے کر ایک قطرہ پانی میں حل کر کے سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔

نسخہ سرمہ نزول الماء

پارہ ایک ماشہ۔ کباب چینی تین ماشہ۔ تخم نیل ۲ ماشہ۔ سرمہ اصفہانی ا تولہ سب کو باریک پیس کر کھرل کریں اور روزانہ صبح شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ اگر ان تدابیر سے افاقہ نہ ہوا اور مرض مستحکم ہو جائے اور بصارت بالکل باطل ہو جائے تو بغیر اپریشن کے کوئی چارہ نہیں ہے لیکن یہ عمل دستکاری مکمل تنقیہ کے بعد یعنی بدن اور دماغ کے تنقیہ کے بعد کرنا چاہیئے اور پرہیز با قاعدہ رکھیں۔

ہدایات: مضرات چشم سے پرہیز کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ خشک قسم کی غذائیں کھلائیں۔ مثلاً پرندوں کے گوشت کے کباب قلیہ بریان روٹی خشک وغیرہ۔ اشیاء غلیظ و تبخیر انگیز مچھلی، گائے کا گوشت۔ سری پائے۔ دودھ اور ترمیوں، شراب۔ فصد۔ حجامت۔ کثرت جماع و دیگر مضعفات دماغ سے پرہیز لازمی ہے۔

سعال یعنی کھانسی یا سرفہ

تعریف و کیفیت مرض کھانسی ایک قسم کی دفاعی حرکت ہے جو پھیپھڑے اور آلاتِ تنفس موذی چیز کو دفع کرنے کے لئے کرتے ہیں جیسے دماغ چھینک کے ذریعے اپنی تکلیف کو دفع کرتا ہے۔ اسی طرح پھیپھڑے میں جب بھی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے دُور کرنے کے لئے زور سے حرکت کرتا ہے جس سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔

معمولی کھانسی میں تو پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں میں بلغم جمع ہو جاتا ہے لیکن شدید کھانسی میں پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کی اندرونی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض کھانسی کی دو مشہور قسمیں ہیں تر کھانسی اور خشک کھانسی۔ تر کھانسی میں بلغم خارج ہوتا ہے اور خشک کھانسی میں بلغم وغیرہ

خارج نہیں ہوتا ۔

اسباب کے لحاظ سے کھانسی کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں ۔

۱۔سعال نزلی ۲۔سعال یبسی ۳۔ سعال بلغمی ۴۔سعال دیکی یعنی کالی کھانسی ۔ ۵۔سعال شرکی ۶۔سعال بوجہ سوءمزاج گرم ۷۔سعال سرد ۸۔سعال بثوری جو پھیپھڑوں کی جھلی میں دانوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۹۔سعال شدید ۱۰۔سعال مزمن ۔

اسباب گرد وغبار ، نزلہ ، زکام کا بار بار ہونا ، سردی لگنا ۔گرم وسرد یا خراش دار ہوا جس میں نباتی یا دھاتی ذرات ملے ہوئے ہوتے ہیں ۔اس کا باعث ہو گئے ہیں نیز خسرہ ، زکام وبائی ۔تپ محرقہ اسہالی ۔آتشک وجع المفاصل ۔نقرس بعض امراض قلب اور ورم گردہ مزمن میں بھی یہ مرض عارض ہوتا ہے ۔عورتوں میں خون حیض کے یکایک بند ہو جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔یہ مرض بچوں بوڑھوں اور کمزور اشخاص کو جو تنگ وتاریک مکانات میں اور سرد مرطوب مقامات پر رہتے ہوں زیادہ ہوا کرتا ہے ۔خشک کھانسی اکثر اندرونی اعضاء میں ورم وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے مثلاً ورم جگر ۔طحال ومعدہ وغیرہ یا سینہ میں پیپ جمع ہو جانے سے بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔

علامات شدید قسم کی کھانسی میں کبھی تو پھیپھڑے کی بڑی اور متوسط نالیوں میں ورم ہوتا ہے اور کبھی چھوٹی نالیوں میں ورم ہوا کرتا ہے ۔

بڑی اور متوسط نالیوں کے ورم کی علامات

پہلے عام طور پر نزلہ یا زکام کی علامات رونما ہوتی ہیں پھر ان کے بڑھ جانے سے کھانسی ہونے لگتی ہے ناک اور آنکھوں سے پانی آتا ہے ۔گلا خشک ، دردناک اور متورم ہوتا ہے ۔آواز بھاری ہو جاتی ہے ۔ ماتھے میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے اور کبھی لرزہ سے بخار ہو جاتا ہے سینے کی ہڈی کے پیچھے درد کے علاوہ سینہ کے بالائی حصہ میں گرمی یا سوزش کے علاوہ بوجھ یا جکڑن بھی پائی جاتی ہے ۔ بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے جسے روکنا مشکل ہو جاتا ہے کھانستے کھانستے پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے راتوں کو نیند حرام ہو جاتی ہے دو تین روز کے بعد

علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے چنانچہ سفید یا زرد رنگ کا اور گاڑھا سبزی مائل بلغم خارج ہونے لگتا ہے جس میں کبھی خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ تنفس میں بھی تنگی محسوس ہوتی ہے خفیف صورتوں میں بخار نہیں ہوتا لیکن شدید صورتوں میں جبکہ ہوائی نالیوں کے بڑے حصہ میں ورم ہو تو ہلکا بخار بھی ہوتا ہے۔

۲۔ چھوٹی ہوائی نالیوں کے ورم کی علامات

اس صورت میں پہلے پھیپھڑوں کی بڑی اور درمیانی نالیوں میں ورم ہوتا ہے پھر یہی ورم بڑھ کر چھوٹی نالیوں تک جا پہنچتا ہے لیکن کبھی بڑی نالیوں کے ساتھ چھوٹی نالیوں میں بھی ورم ہوتا ہے۔ سانس جلد جلد لیکن تکلیف سے آتا ہے نبض تیز چلتی ہے دن رات کھانسی ستاتی ہے اور کبھی تھوڑا سا بلغم مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ یا ۱۰۴ تک ہوتا ہے۔ درد سر اور سل کی شکایت بھی ہوتی ہے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ جب بلغم ہوائی نالیوں میں جم جاتا ہے تو ہوائی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو کر تنگی تنفس رونما ہوتی ہے۔ بچوں میں سانس لیتے وقت پیٹ بہت حرکت کرتا ہے اور پسلیاں اندر کی طرف کھنچ جاتی ہیں اسے پسلی چلنا کہتے ہیں۔ بوڑھے مریضوں میں یہ صورت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مریض پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ زبان خشک اور بھوری ہوتی ہے نبض بہت کمزور چلتی ہے آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں لول و براز بے خبر خطا ہو جاتے ہیں اور بے حد کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔

انجام مرض معمولی کھانسی تو تین چار روز میں زائل ہو جاتی ہے لیکن شدید کھانسی کی مدت ۱۰ سے ۱۵ روز ہوتی ہے نہایت شدید کھانسی آٹھ دس روز میں خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ کمزور مریضوں میں پھیپھڑوں میں ہوا بھر جاتی ہے۔ یا دم بند ہو کر بے حد کمزوری لاحق ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر مرض بار بار عود کرے تو مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

وبائی کھانسی یعنی کالی کھانسی چار سے چھ ہفتہ تک رہتی ہے۔ نیز کھانسی کا اگر بروقت باپرہیز اور صحیح علاج نہ کیا جائے تو بہت سے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ذات الجنب۔

ذات الریہ، سل، دمہ وغیرہ۔

تشخیص مرض ۱۔ اگر مریض حلق یا سینہ یا معدہ و جگر میں درد وغیرہ کا ہونا بیان کرے اور ساتھ ہی احشاء (اندرونی اعضاء) کے ورم کی علامات بھی پائی جائیں تو کھانسی کا سبب ان ہی اعضاء کا ورم ہوگا۔

۲۔ اگر رات کو یا سوتے وقت کھانسی زیادہ ہوتی ہو اور حلق میں خراش اور پیشانی میں تناؤ اور نتھنوں کا بند ہونا علامات پائی جائیں تو کھانسی کا موجب نزلہ حار ہوگا۔

۳۔ اگر کھانسی معدے کے پُر ہونے کی صورت میں یا غذا کے ہضم ہونے کے بعد ہو تو یہ معدے کی شرکت سے ہوگی۔

۴۔ اگر چہرے کا رنگ سفید سبزی مائل ہو، پیاس کم ہو سرد چیزوں کے کھانے سے کھانسی میں زیادتی ہو اور گرم ہوا اور گرم چیزوں سے افاقہ ہو تو اس کا سبب پھیپھڑوں کی سردی ہوگا۔

۵۔ اگر حالات اس کے برعکس ہوں یعنی بلغم کا رنگ زردی مائل ہو، پیاس زیادہ ہو، گرم چیزوں کے کھانے سے کھانسی میں زیادتی ہو اور سرد ہوا اور سرد چیزوں سے افاقہ ہوتا ہو تو اس کا سبب پھیپھڑوں کی گرمی ہوگا۔

۶۔ اگر نبض تیز چلتی ہو پیشاب گرم اور جلن سے آتا ہو، بات چیت کرتے وقت یا پڑھتے وقت تیز گرد وغبار اور دھوئیں کے پہنچنے سے کھانسی زیادہ ہوتی ہو تو ایسی کھانسی کا سبب پھیپھڑے کی بھنسیاں ہوا کرتی ہیں۔

۷۔ اگر چلنے پھرنے یا خشک چیزوں کے کھانے یا بھوک کی حالت میں کھانسی زیادہ ہوتی ہو اور کھانا کھانے کے بعد یا آرام وسکون کی حالت میں یا تر چیزیں مثلاً آش جو وغیرہ کے استعمال سے کھانسی کم ہوتی ہو اور مریض کا جسم لاغر نبض سریع اور متواتر ہو سانس میں تنگی رہتی ہو اور پہلے خشکی پیدا کرنے والے اسباب، جیسے استفراغات، فصد، اسہال، قے وغیرہ یا بھوکا رہنے یا کثرتِ جماع یا گرم خشک مقامات پر سکونت رکھنے کا اتفاق ہوا ہو تو ایسی کھانسی کا سبب پھیپھڑے کی خشکی ہوا کرتا ہے۔

۸۔ اگر کھانسی میں کھرنڈ پیپ یا پھیپھڑے یا حلق یا قصبۃ الریہ کی ساخت کے اجزاء خارج ہوتے ہوں تو اس قسم کی کھانسی مرض سل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر کھانسی کے ساتھ پھیپھڑے کے زخم کی علامات ہوں اور نزلہ حار اکال (زخم کرنے والا اور تیز نزلہ) یا خون تھوکنے یا

سینہ میں ورم یا پھوڑے کے بعد کھانسی پیدا ہوئی ہو تو اس قسم کی کھانسی سل کہلاتی ہے۔
۹۔ اگر کھانسی شدید آتی ہو پیاس نہ ہو بھوک ساقط ہو آنکھوں اور چہرہ پر جھرجھراہٹ ہو تو یہ کھانسی وبائی ہوتی ہے۔

علاج

مریض کو سردی سے بچائیں اور اسے گرم کپڑے پہنا کر گرم اور ہوادار کمرے میں رکھیں نیز کمرے میں کھولتے ہوئے گرم پانی کی ایک کیتلی رکھیں تاکہ ہوا گرم و تر رہے۔ مادی کھانسی میں مادے کو پختہ کریں تاکہ مادہ کا قوام معتدل ہو جائے اور وہ قابل اخراج ہو جائے زیادہ گرم اور زیادہ سرد غذائیں ہرگز نہ دیں۔ اگر کھانسی کے ساتھ دست آتے ہوں تو گوند کتیرا اور گوند کیکر اور نشاستہ وغیرہ کو بریاں کر کے نسخہ میں شامل کریں نیز ایسے شربت استعمال کرائیں جو کھانسی کو ختم کرنے کے علاوہ قابض بھی ہوں مثلاً شربت انار، شربت خشخاش وغیرہ اگر خون بھی آتا ہو تو حابس الدم ادویہ مثلاً دم الاخوین، گل ارمنی وغیرہ ادویہ ضرور شامل کریں ماء الشعیر پینا کھانسی کے لئے مفید ہے۔

خارجی طور پر روغن بادام اور موم کی سینہ اور دونوں شانوں کے درمیان مالش کرنا مفید ہے ناف پر روغن بنفشہ کی مالش بھی مفید ہے۔

اگر مرض دموی یا صفراوی ہو یا ابتدائے مرض میں جبکہ سینہ میں خراش ہو سوزش ہو اور ساتھ بخار بھی ہو تو یہ نسخہ دیں۔ گل بنفشہ، گاؤزبان، تخم خبازی، بہدانہ ہر ایک ۵ ماشہ عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ ادویہ کو حسب معمول بھگو کر چھان کر شیرہ تخم خیارین اور شیرہ تخم کدو ہر ایک ۶ ماشہ شربت نیلوفر اضافہ کر کے صبح و شام پلائیں تین چار روز کے بعد نسخہ مذکورہ میں شیرخشت ۳ تولہ ترنجبین مغز املتاس ۲ تولہ اضافہ کر کے مسہل دیں بعدہ شربت اعجاز یا شربت سعال یا شربت فریادرس یا شربت خشخاش یا لعوق شمون یا لعوق سپستان یا لعوق خشخاش یا لعوق معتدل یا لعوق نزلی وغیرہ استعمال کرائیں۔ اگر سعال بلغمی ہو تو مادہ کو پکانے کے لئے یہ نسخہ منضج دیں۔ نسخہ:

بادیان، بیخ بادیان، پرسیاؤشاں، زوفائے خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۴ ماشہ۔ انجیر زرد ۲ عدد۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ نبات سفید حسب معمول جوش دے کر صاف کر کے صبح و شام پلائیں۔ چند روز کے بعد سنا مکی ۹ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ سپستان ۹ دانہ

مغز املتاس ۲ تولہ، ترنجبین ۲ تولہ، شکر سرخ ۲ تولہ، روغن بادام ۲ تولہ ملا کر مسہل دیں۔
تنقیہ کے بعد لعوق وغیرہ دیں۔ یہ لعوق سردی کی کھانسی میں مفید ہے۔ نسخہ:
بادیان ۶ ماشہ۔ تخم کتان ۶ ماشہ، خردل یعنی رائی بریاں ۲ ماشہ۔ تخم حلبہ ۴ ماشہ، مغز چلغوزہ
مغز بادام، مغز پستہ ہر ایک ایک تولہ، صمغ عربی کتیرا ہر ایک ۱½ تولہ سب کو کوٹ چھان
کر شہد میں ملا کر لعوق تیار کریں۔ باقی نسخہ جات مثلاً شربت اعجاز، شربت فرباد رس،
شربت سعال، لعوق سپستان وغیرہ کتاب المرکبات میں مذکور ہیں۔
نسخہ لعوق تمعون۔ تخم خشخاش، کتیرا، صمغ عربی، نشاستہ، مغز کدو، مغز بادام
ہر ایک چار تولہ، اصل السوس مقشر ایک تولہ، قند سفید پاؤ بھر عرق بید مشک ایک سیر
بطریق معروف تیار کریں۔ غذا و پرہیز:۔ سردی کی وجہ سے ہو تو سر اور سینہ کو گرم ہوا سے
بچائیں۔ ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کریں۔ ثقیل چیزوں مثلاً آلو، اروی، مچھلی، لہسن، پیاز، تیل اور
گڑ کی چیزوں اور ترشی سے پرہیز کریں۔ غذا بکری کے گوشت کا شوربا، چپاتی، مونگ اور مسور کی
دال پالک کا ساگ وغیرہ دیں۔

دمہ یا ضیق النفس

تعریف و ماہیت مرض اس مرض میں پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں میں اور دیافرغا
عضلہ میں تشنج ہو کر باعث تنگی نفس ہوتا ہے اور
اکثر یہ مرض نوبت بہ نوبت ہوا کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ ایک پھیپھڑے کا دوری مرض
ہے جس میں انسان باوجود سکون کے بار بار سانس لینے کا محتاج ہوتا ہے اور سانس
میں تنگی پیدا ہوتا ہے۔

اقسام مرض دمہ کی دو مشہور قسمیں ہیں۔
۱۔ یبسی یا خشک دمہ ۲۔ رطوبی یا تر دمہ۔ اگر ہوائی نالیوں
میں تشنج ہو اور بلغم نہ ہو تو یہ ضیق النفس یبسی ہے۔ اگر تشنج کے علاوہ بلغم بھی رکا ہوا
ہو تو اسے ضیق النفس رطوبی کہتے ہیں۔ اسباب کے لحاظ سے اسکی مزید چند قسمیں ہیں۔
۱۔ نزلی۔ ۲۔ بلغمی ۳۔ دخانی ۴۔ ریحی ۵۔ استرخائی ۵۔ دردی ۶۔ سددی
کبھی یہ مرض کسی دوسرے عضو کے امراض کی شرکت کی وجہ سے ہوتا ہے، جس کو
دمہ شرکی یا عرضی کہتے ہیں۔

اسباب مرض اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کے اور ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں بہ نسبت جوانی کے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ گرد وغبار کا گلے میں خراش کرنا، سرد ہوا کا لگنا، لوزتین کا بڑھ جانا، حلق اور حنجرہ کے امراض نزلہ زکام کھانسی مزمن وغیرہ کالی کھانسی یا خسرہ کے بعد یہ مرض بچپن میں بھی ہو جایا کرتا ہے۔ دل، پھیپھڑوں کے امراض نیز رحم وخصیۃ الرحم کے بعض امراض۔ حمل۔ بادگولہ۔ نفسیاتی جذبات مثلاً ڈر، خوف، غم، غصہ، مایوسی وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ معدہ امعاء کی خرابی بے اعتدالی غذا اور بدہضمی سے بھی ہوا کرتا ہے۔ سنگتراش۔ دھنئے، معمار وغیرہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مختلف اشخاص میں خاص خاص پالتو جانوروں مثلاً بلی، کتے، خرگوش، گھوڑے بلکہ بعض جانوروں کے پروں اور ان سے بھرے ہوئے تکیوں بعض قسم کے پھولوں اور درختوں وغیرہ سے اس مرض کا دورہ ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح بعض میں بدہضمی اور خاص خاص غذاؤں مثلاً بعض قسم کی دالوں انڈے آلو مچھلی، اور دودھ وغیرہ سے بھی اس کا دورہ یا حملہ ہو سکتا ہے۔

علامات اس مرض کا دورہ اکثر رات کے وقت ہوا کرتا ہے اور دورہ مرض سے پیشتر بطور علامات منذرہ اکثر قبض اور نفخ ہوتا ہے۔ خفیف کھانسی اور دم کشی کی شکایت ہوتی ہے اور سفید رنگ کا رقیق پیشاب کثرت سے آیا کرتا ہے جس سے مریض کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اب مرض کا دورہ ہونے والا ہے جو عموماً رات کو دو تین بجے شروع ہوا کرتا ہے۔ مگر کبھی دفعتہً بھی ہو جاتا ہے سینہ گھٹا ہوا معلوم ہوتا ہے سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ سانس لیتے وقت سیٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔ گردن کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ آخر کار دم گھٹ گھٹ کر آنے لگتا ہے اور مریض نہایت بے چین اور متفکر ہو جاتا ہے۔ بستر پر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے کبھی کرسی یا میز یا دیوار کو پکڑ کر سر کو پیچھے اور سینہ کو آگے جھکا کر دم لینے کی کوشش کرتا ہے کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض سے بولا نہیں جاتا پھر ذرا سا بلغم خارج ہو کر تمام جسم پر پسینہ آ کر نوبت رفع ہو جاتی ہے۔ یہ شدید دورہ بالعموم نصف

سے ایک گھنٹہ تک رہتا ہے لیکن شاذونادر طویل بھی ہوجاتا ہے۔ دَورہ ختم ہونے کے بعد مریض بالعموم سو جاتا ہے۔ صبح اُٹھنے پر دورے کی کوئی خاص علامت نہیں ہوتی صرف مریض قدرے تکان محسوس کرتا ہے۔ البتہ مزمن حالت میں دورہ زیادہ دیر تک رہتا ہے اور اس کے بعد بھی ایک یا دو دن تک سانس میں قدرے تنگی اور سیٹی سی آواز پائی جاتی ہے۔

انجام مرض یہ مرض نہایت ہی عسیر العلاج ہے اس لئے مثل مشہور ہے کہ دَمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔ اگر مزمن ہوجائے تو اس کا ازالہ بہت دشوار ہوتا ہے۔ البتہ اگر پرانا نہ ہو تو مناسب علاج اور سخت پرہیز سے اس کا علاج ممکن ہے۔

علاج بحالت دَورہ یعنی دمہ کی باری کا علاج۔ جب علامات منذرہ سے دَورہ مرض کا اندیشہ ہو تو اس کو روکنے کی کوشش کریں چنانچہ اسے گرم پانی یا گرم کافی (قہوہ) یا گل بنفشہ کی چائے (گل بنفشہ ۱ تولہ جوش دے کر مصری ۲ تولہ ملا کر) دینے سے دَورہ بعض اوقات رُک جاتا ہے کبھی کھانا کھانے کے بعد دَورہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں گرم پانی اور نمک سے قے کرائیں اکثر دَورہ نہیں ہوتا۔ اگر قبض شدید ہو تو مسہل کا انتظار نہ کرنا چاہیے بلکہ روغن بیدانجیر ۴ تولہ صابن ۱ تولہ اور نمک ۱ ماشہ دو سیر نیم گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں۔ میرا ایک ذاتی تجربہ شدہ نسخہ جو تمام نسخہ جات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

نسخہ برائے دمہ تخم بن چیل کو اس قدر باریک پیسا جائے کہ مثل غبار ہو جائے۔ اس کو جس قدر باریک پیسا جائے گا اتنا ہی زود اثر اور سریع الاثر ہوگا۔ دوا مذکور ایک ماشہ لے کر شربت زوفا مرکب ۲ تولہ میں خوب حل کر کے دَمہ کے دَورہ کے وقت ہر پندرہ منٹ کے بعد چمچی دیتے جائیں ادھر حلق میں دوا پہنچی اور بلغم نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ عرصہ تک استعمال کرنے سے دَورہ ہی نہیں پڑتا۔

نسخہ شربت زوفا مرکب برگ گاؤزبان ۲ تولہ۔ بادرنجبویہ ۲ تولہ۔ گل بنفشہ ۲ تولہ تخم خطمی ۱ تولہ۔ تخم خبازی ۲ تولہ۔ سپستان ۵۰ عدد۔ عناب ۵۰ عدد۔ ابریشم مقرض ۲ تولہ۔ اصل السوس ۱ تولہ پرسیاؤشاں ۲ تولہ۔ زوفا خشک ۱۲ تولہ۔ مویز منقی ۲ تولہ انجیر زرد ۲ تولہ بیخ بادیان ۲ تولہ۔ برگ بالنسرا تولہ۔ سب کو

یکوفتہ کر کے ڈیڑھ سیر پانی میں رات کو بھگو کر ٹھنڈا کریں اور صبح کو ہلکی آنچ پر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے تو اُتار کر ٹھنڈا کریں اور ہاتھوں سے خوب ملیں اور چھان کر چینی دانہ دار ملا کر شربت کا قوام درست کریں۔ ٹھنڈا ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں۔ بس تیار ہے اوپر کی دوا، ایک ماشہ لے کر شربت ۲ تولہ میں خوب حل کریں اور تجربہ کریں۔

فوائد | دمہ کو دور کرنے کے لئے مجرب ہے۔ نوٹ: تخم بن پھل کا مغز چھلکا استعمال کریں۔ میرا پچاس سالہ مجرب ہے۔ غذا، پرہیز وغیرہ .....

دمہ قلبی	دمہ شعبی
۱۔ دمہ قلبی چالیس سال کی عمر سے پہلے شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔	۱۔ دمہ شعبی بالعموم ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شروع ہو جاتا ہے۔
۲۔ مریض کے گزشتہ حالات سے پتہ چلے گا کہ اسکی شکایت دو سال سے زیادہ عرصہ کی نہیں ہے مرض کی مدت بھی تشخیص میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر شکایت چار پانچ سال سے ہے تو دمہ قلبی نہیں ہو سکتا۔	۲۔ تنفسی امراض کی دیرینہ شکایت ہوگی مثلاً کھانسی خصوصاً سردیوں میں وغیرہ وغیرہ
۳۔ ضروری نہیں کہ سینے سے آوازیں آئیں اس کے بغیر بھی سانس اکھڑا ہوا ہوگا۔ پھیپھڑوں کے قاعدے پر تربل ہوگا خصوصاً چھوٹی چھوٹی نالیوں میں جو سکڑ گئی ہیں۔	۳۔ تنفس کے ساتھ سینے سے آوازیں آتی ہیں
۴۔ سانس لیتے اور چھوڑتے دونوں وقت تکلیف ہوتی ہے۔	۴۔ صرف سانس چھوڑنے میں تکلیف ہوگی۔
۵۔ خزیرہ رطب زفیری پھیپھڑوں کے قاعدے پر سُنی جاتی ہے۔ اگر دمہ کے ساتھ انتفاخ ریہ بھی ہو تو خزیرہ یابس	۵۔ خزیرہ زیادہ تر شہیقی اور دونوں طرف پھیپھڑوں کے تقریباً تمام حصوں میں سُنی جاتی ہے اور سامنے کی طرف بالخصوص زیادہ نمایاں

دمہ شعبی	دمہ قلبی
ہوں گی تساعدہ ریہ پر خر خرہ رطب سنائی نہیں دیتیں یعنی دمہ شعبی میں عروق شعبی سکڑ جاتی ہیں۔ لیکن ان میں ترہل پیدا نہیں ہوتا۔	بھی سُنی جائے گی گا ہے دمہ قلبی اور دمہ شعبی کی ریوی علامات میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔
۶۔ اگر کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو تو قلب کے ماؤف ہونے کی کوئی علامات نہیں پائی جاتیں۔	۶۔ قلب کے ماؤف ہونے کی علامات بالعموم نمایاں ہوتی ہیں۔ i۔ دباؤ کا بڑھنا ii۔ عظم قلب iii۔ مقام ریوی پر صوت ثانی کا زیادہ بلند ہونا۔
۷۔ انجام مرض اچھا ہوتا ہے اور مریض مدتوں زندہ رہ کر اپنا کام کاج کرتا رہتا ہے۔	۷۔ انجام مرض اچھا نہیں ہوتا۔ اور مریض تین سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہتا۔
۸۔ ایڈرینالین سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔	۸۔ مارفیا اور ایٹروپین سے فائدہ ہوتا ہے۔

مرضِ سل

۱۔ سل کے لغوی معنی ہیں ہزال یعنی لاغری یا دبلا پن چونکہ اس مرض میں مریض لاغر ہو جاتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

۲۔ لیکن طبی اصطلاح میں سل کے معنی ہیں قرحہ ریہ مع تپ دق یعنی پھیپھڑے کا زخم جس کے ساتھ تپ دق لازم ہوتا ہے۔

۳۔ بقول حکیم بدری دہیلانی بسل انسلال اعضاء ہے۔ انسلال کے معنی ہیں نکل آنا،

چنانچہ کہتے ہیں سیف مسلول یعنی شمشیر برہنہ جو غلاف سے باہر نکلی ہو چونکہ اس مرض میں مریض اس قدر لاغر ہو جاتا ہے کہ اسکی ہڈیاں نکل آتی ہیں اس لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

۴. بقول شیخ الرئیس. لفظ سل کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے ایک قرحہ ریہ پہ اور دوسرے حمیٰ دق پر۔

۵. بقول طبری بھی سل دو قسم کی ہوتی ہے ایک سل بالقرحہ جس سے مراد قرحہ ریہ ہے اور دوسرے سل بغیر قرحہ جس سے مراد تپ دق ہے۔ اور دیگر امراض جو مؤدی یا منجر بہ سل ہوتے ہیں مثلاً ورم گردہ یا جراحات فقریہ و دبیلات و نواصیر وغیرہ۔

مذکورہ بالا اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین اطبائے اسلام کو بھی یہ حقیقت بخوبی معلوم ہوتی تھی کہ مرض سل پھیپھڑوں کے سوا جسم کے دیگر اعضاء میں بھی ہوتا ہے جس کو انہوں نے تپ دق سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ اطبائے یورپ کی تحقیقات بھی اس کی مصدق ہے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ مادہ سل جسم کے مختلف اعضاء و احشاء میں سرایت کر کے مختلف قسم کے امراض سلیہ پیدا کر دیتا ہے تو پھر مرض سل کو قرحہ ریہ سے مخصوص کر دینا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اسکے لغوی معنوں کے اعتبار سے نیز بعض متقدمین اطباء مثلاً شیخ ابوالحسن طبری کے اور جدید اطبائے یورپ کی تحقیقات کے اعتبار سے مرض سل کو ایک عام مرض قرار دے کر اسکے مختلف اقسام کو مختلف ناموں سے نامزد کرنا مناسب ہے مثلاً ۱. پھیپھڑے کی سل کو سل ریوی۔ ۲. آنتوں کی سل کو سل معوی
۳. غدد کی سل کو سل غددی اور ۴. ہڈیوں کی سل کو سل عظمی کہنا مناسب ہے۔

نوٹ (۱): سل کا جرثومہ معدہ میں پہنچ کر مرجاتا ہے۔ لیکن اس کا تخم آنتوں میں پہنچ کر بڑھ جاتا ہے۔ خود تو ان تخموں میں طاقت حرکت نہیں ہوتی وہ آنتوں میں ان کی استری جھلی یعنی غشاء مخاطیہ سے عروق دمویہ اور عروق جاذبہ کے ذریعہ جذب ہو جاتے ہیں۔ اور پھر خون کے سفید دانے ان کو جذب کر کے دیگر اعضاء میں لے جاتے ہیں۔ اور جب انہیں کسی عضو میں مناسب جگہ مل جاتی ہے تو یہ وہیں جم جاتے ہیں اور نشوو نما پانے لگ جاتے ہیں۔ اور وہی خون کے سفید دانے جو انہیں اپنے میں جذب کر کے

ے جاتے ہیں۔ ان جراثیم میں بڑھنے کے واسطے مناسب موقعہ و محل بن جاتے ہیں۔
تجربات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ انسانی جرثومہ سل تمام گرم خون والے حیوانات
میں نشو و نما پا سکتا ہے۔

آجکل اس کو ایک متعدی مرض خیال کیا جاتا ہے یعنی یہ ایک متعدی یعنی چھوت دار
نہایت مہلک مرض ہے اور انسان کی جان کا بڑا دشمن ہے دنیا کا کوئی خطہ یا ملک نہیں کہ
جہاں مرض سل موجود نہ ہو۔ اور دنیا میں جسقدر اموات واقع ہوتی ہیں ان کا ساتواں
حصہ مرض سل سے واقع ہوتا ہے کوئی عمر کوئی فرقہ اور کوئی قوم اس مرض سے محفوظ نہیں
امیر غریب۔ کالے گورے بچے بوڑھے مرد اور عورت سب پر بلا کسی امتیاز و رعایت کے
اس دشمن جاں کا حملہ ہوتا ہے۔

استعداد مرض اس مرض کی استعداد یا تو موروثی ہوتی ہے۔ یا استعداد کسبی ہوتی ہے۔ استعداد کسبی کے بہت سے خاص و عام اسباب ہیں
جن میں یہ مخصوص ہیں۔

۱۔ فقر یا نقص تغذیہ جسم یا ۲۔ فتور دوران خون ۳۔ بعض مقامات کے زخم و ضرب
جیسے کسی ہڈی پر چوٹ لگنے سے وہ کمزور ہو جاتی ہے تو پھر اس میں یہ مرض سرایت
کر سکتا ہے ۴۔ ناقص و کم غذا کھانا ۵۔ مرض انیمیا یعنی کمی خون ۶۔ بعض مزاجی امراض
۷۔ جسمانی اور روحانی کمزوری ۸۔ عصبی اور دماغی تکالیف ۹۔ آتشک ۱۰۔ شراب خوری

استعداد مقامی: ۱۔ سینے کے بالائی حصے کا تنگ ہونا۔
۲۔ دل کا چھوٹا ہونا۔

استعداد عمومی: ۱۔ مرض انیمیا یعنی نقص خون یا کمزوری خون ۲۔ روشنی و ہوا کی کمی ۳۔ کثیف مکانات کم ہوادار یا بند کمروں
میں زیادہ دیر تک بیٹھ کر کام کرنا ۴۔ زیادہ نشست یا بیٹھک کے کام ۵۔ معدہ و امعاء
کے پرانے امراض ۶۔ جسمانی امراض اور نقص تغذیہ ۷۔ امراض خون ۸۔ نقاہت اور ناتوانی
بالخصوص بعض امراض مثلاً آتشک۔ گٹھیا۔ یا ملیریا کے بعد کی کمزوری ۹۔ بعض عصبی امراض
۱۰۔ آتشک ۱۱۔ پرانا سوزاک ۱۲۔ شراب خوری ۹۔ کثرت مباشرت ۱۴۔ کثرت مشاغل دماغی

جسمانی ۱۵۔ کمزوری ۱۶۔ رنج وغم وفکر وتردد کیونکہ یہ بھی طبیعت کو کمزور کر دیتے ہیں۔
۱۷۔ عورتوں میں زیادہ بچے پیدا ہونا ۱۸۔ وضع حمل کی شدید تکالیف ۱۹۔ جمی نفاسیہ وغیرہ
۲۰۔ عرصہ تک بچے کو دودھ پلاتے رہنا اور تمام ایسے اسباب وامراض جس سے جسم کمزور ہو کر اسکی قوت مدافعت مرض کم ہو جائے۔

کیا مرض سِل موروثی ہے؟

غالب خیال یہی ہے کہ یہ مرض موروثی نہیں ہے یعنی والدین کی طرف سے نطفہ میں یہ مرض موثر و منتقل نہیں ہوتا البتہ مسلول والدین کی اولاد میں اس مرض کے قبول کرنے کی استعداد ضرور منتقل ہوتی ہے چنانچہ مشاہدات وتجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بعض خاندانوں میں ایسا دیکھا گیا ہے کہ اگر ایک شخص کے بائیں پھیپھڑے میں یہ مرض ہوا ہے تو اس کے بیٹے کے بھی اسی پھیپھڑے میں یہ مرض ہوا ہے۔ مستعدین سل کو جب اچھی آب وہوا میں رکھا جاتا ہے تو وہ فربہ اور قوی ہو جاتے ہیں اور حملہ مرض سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ پس ان واقعات سے مرض سل کی استعداد موروثی ہونے کے باوجود اتنی اہمیت اور چنداں وقعت نہیں رہتی البتہ جو مسلول والدین کی اولاد میں اور ضعیف ونحیف انہیں تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان میں یہ مکسوبہ مخفی مرض موجود ہے یعنی ان میں تو یہ مرض پوشیدہ طور پر موجود ہے جس کے کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جانے کا اندیشہ ہے یعنی ان میں استعداد مرض نہیں بلکہ خود مرض پوشیدہ طور پر موجود ہے اور مسلول والدین کی اولاد کے کسی حصہ جسم کا کمزور ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ مرض کی سمیت سے نطفہ کمزور ہو گیا تھا۔

اقسام سِل باعتبار اعضاء ماؤفہ

جس طرح دنیا کا کوئی حصہ یا ملک ایسا نہیں جہاں مرض سِل نہ پایا جاتا ہو، اسی طرح جسم انسان کا کوئی حصہ یا عضو ایسا نہیں کہ جس میں مرض سل سرایت نہ کر جاتا ہو چنانچہ

۱۔ پردہ ہائے دماغ ۲۔ ناک ۳۔ حلق ۴۔ قصبۃ الریہ ۵۔ غدد درقیہ ۶۔ درمیانی کان۔
۷۔ اندرونی کان ۸۔ پھیپھڑے ۹۔ غلاف قلب ۱۰۔ جگر ۱۱۔ تلی ۱۲۔ معدہ ۱۳۔ آنتیں۔
۱۴۔ لبلبہ ۱۵۔ کلاہ گردہ ۱۶۔ خصیے ۱۷۔ لمف ۱۸۔ غدد جاذبہ ۱۹۔ جلد ۲۰۔ ہڈیاں
۲۱۔ مفاصل یعنی جوڑ وغیرہ وغیرہ بلکہ یونانی اطباء نے تو سل العین کا بھی بیان کیا ہے
اس مرض میں آنکھ کا ڈھیلا لاغر ہو جاتا ہے اور بینائی ضعیف یا زائل ہو جاتی ہے۔
چنانچہ سل ریوی کثیر الوقوع ہے۔ لہذا اب اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سل ریوی

تعریف مرض اس مرض میں بخار رہتا ہے۔ کھانسی ہوتی ہے۔ بلغم خون اور پیپ آمیز خارج ہوتا ہے۔ ایک یا دونوں پھیپھڑوں میں قرحہ ہو کر غار پڑ جاتے ہیں اور مریض روز بروز لاغر ہو جاتا ہے۔

درجات سل

علامات مرض کو تسہیل بیان کے لئے تین درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

علامات درجۂ اول

ابتدائے مرض میں مریض پژمردہ اور اداس رہتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی ہے یعنی فقط ٹھسکا آتا ہے۔ خصوصاً سوتے جاگتے یا صبح کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد چھاتی میں ہنسلی کی ہڈی کے اوپر نیچے درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں شانوں بلکہ پشت تک جاتی ہیں اور اگر ذات الجنب بھی ہمراہ ہو تو درد شدید ہوتا ہے کھانستے وقت درد کی شدت ہوا کرتی ہے کبھی کھانا کھانے کے بعد کھانسی آنے سے قے بھی ہو جایا کرتی ہے۔ بدہضمی کی شکایت رہتی ہے چرب اور روغنی اغذیہ سے مریض کو نفرت ہو جاتی ہے۔ حرکات قلب اور نبض تیز ہو جاتی ہے یعنی دل زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ اور نبض تیز چلنے لگتی ہے۔ حرکات تنفس بھی کسی قدر تیز ہو جاتے ہیں دم لینے میں قدرے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ذرا سی محنت سے سانس پھول

جاتا ہے اور مریض روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے پہلے تو خشک کھانسی آتی رہتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے جس میں خون کی آمیزش پائی جاتی ہے۔ کبھی بلغم کے ہمراہ بہت سا خون خارج ہوتا ہے۔ اگر حنجرہ بھی مبتلائے مرض ہوجائے تو تکلم اور کھانسی کی آواز بھاری پڑجاتی ہے۔ عموماً شام کے وقت مریض کو خفیف سی حرارت بھی ہوجاتی ہے

علامات درجہ دوئم

بھوک مرجاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں کھانسی زیادہ آنے لگتی ہے خصوصاً صبح کو خلاف بیدار ہونے پر کھانسی میں بلغم بھی زیادہ خارج ہوتا ہے جو پیپ آمیز ہوتا ہے اگر ایسے بلغم کو پانی میں ڈالیں تو وہ تہ نشین ہوجاتا ہے اور اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو اسمیں جراثیم سل پیپ اور بوسیدہ پھیپھڑے کے اجزاء پائے جاتے ہیں، سانس دقت سے آتا ہے کمزوری اور لاغری بڑھتی جاتی ہے نبض تیز تیز چلتی ہے۔ اگر مرض ترقی پر نہ ہو تو بخار ہر وقت نہیں رہتا صرف شام کے وقت خفیف سردی لگ کر بخار ہوجاتا ہے۔ اور اگر مرض روبہ ترقی ہو تو بخار لازمی ہوتا ہے یعنی ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ رات کے وقت لرزہ سے تیز ہوجاتا ہے اور صبح کے وقت بخار اترنے کے بعد بہت پسینہ آتا ہے۔ اس درجۂ مرض میں رخساروں پر سرخی سی آجاتی ہے جس کو طبی اصطلاح میں حمرۃ الدق کہتے ہیں۔

علامات درجہ سوم

اس درجہ میں مذکورہ بالا علامات میں شدت ہوجاتی ہے۔ پھیپھڑوں میں غار پڑجاتے ہیں صبح کے وقت کھانسی زور سے آتی ہے اور بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے جو زیادہ پیپ آمیز ہوتا ہے۔ رات کو بخار تیز ہوجاتا ہے اور صبح پسینہ اس کثرت سے آتا ہے کہ مریض کا لباس اور بستر تر بتر ہوجاتا ہے۔ طاقت و توانائی جاتی رہتی ہے۔ بال گر جاتے ہیں، ناخن سفید اور گول ہوجاتے ہیں۔ چھاتی اور پیٹھ پر چھائیاں اور داغ پڑجاتے ہیں زبان اکثر سرخ اور صاف رہتی ہے لیکن بھوک مرجاتی ہے کبھی کبھی قے آجاتی ہے اور بالآخر دست آنے لگتے ہیں۔ مریض سوکھ کر کانٹا ہوجاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر ورم آجاتا ہے جسم کا وزن کم ہوتا جاتا ہے۔

۱۰ اور آخر کار مریض نہایت ضعیف ہو جاتا ہے اور ضعف کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے بقراط کا قول ہے کہ مریضان سل کے لئے اسہال مہلک ہوتے ہیں۔

نوٹ⑤: اس مرض کا مریض تمام مذکورہ بالا علامات کی موجودگی میں بھی اپنی زندگی سے ناامید نہیں ہوتا اور مرتے دم تک ہوش و حواس قائم رہتے ہیں (نیز دیکھیں کتاب جدید دستور علاج صفحہ ۲۹۲)

حفاظتی تدابیر: اصول حفظان صحت پر سختی سے پابندی کی جائے۔

علاج امام رازی اور بقراط دونوں متفق ہیں کہ مریض سل کو صمغ عربی یعنی کیکر کا گوند نہایت مفید ہے۔ علاوہ ازیں مرکبات میں سے مندرجہ ذیل نسخہ جات مفید ہیں۔ نسخہ جو سعول و معدقوق کی کھانسی اور اندمال قرحہ ریہ کے لئے دیگر درجات سل مزمن کے علاوہ درجہ اوّل میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے۔ نسخہ: نمک برگ بانسہ ۳ ماشہ۔ خاکستر سرطان، گوندکتیرا۔ رب السوس اصلی۔ گل ارمنی ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک پیس کر قدرے قدرے لے کر اور شربت خشخاش میں ملا کر دن میں چند بار چٹایا کریں۔

نسخہ جو قرحہ کے مندمل کرنے اور حرارت وغیرہ کو کم کرنے کے لئے سل کے دیگر درجات کے علاوہ درجہ دوم میں خصوصیت سے مفید اور معمول ہے۔ اجزاء: قرص سرطان کافوری ۲ ماشہ باریک پیس کر خمیرہ خشخاش ۱ تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ شیرہ تخم خرفہ۔ شیرہ مغز کدو ہر ایک ۵ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ عرق سرطان خاص ۵ تولہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ میں نکال کر شربت سرطان خاص ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ علاوہ ازیں،

حب غری السمک (علوی خانی)۔ حب لبان۔ حب السل علوی خانی۔ حب سل بر نسخہ خاص۔ حب جواہر کافوری شریف خانی۔ حب سعال۔ خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا یا شیرہ عناب والا دیاقوزہ علوی خانی۔ سفوف سرطان۔ سفوف خشخاش۔ سفوف ست گلو۔ سفوف غری السمک۔ سفوف سل شریف خانی۔ شربت سرطان خاص۔ شربت اعجاز۔ عرق سرطان خاص۔ قرص سرطان۔ قرص سرطان کافوری۔ قرص سرطان لولوی۔ قرص خشخاش۔ قرص طباشیر۔ قرص طباشیر کافوری لعوق سل۔ لعوق سل شریف خانی وغیرہ وغیرہ اس مرض میں مفید ہیں ان تمام کے نسخہ جات

قرابادینوں اور کتاب دہلی کے مرکبات وغیرہ میں درج ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں درج نہیں کئے جاتے پہلے ہی مضمون بہت طویل ہو گیا ہے۔

آخر میں ایک بہترین نسخہ درج کیا جاتا ہے جو کہ ہمارا معمول مطب اور مجرب ہے۔

نسخہ اکسیر سل کافور دیسی ۲ تولہ، مازو سبز ۲ تولہ کشتہ سنگ جراحت ۲ تولہ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی تک ہمراہ ۲ تولہ شربت انجبار چٹائیں اور اس کے اوپر عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ پلائیں

ترکیب تیاری کشتہ سنگ جراحت ایک چھٹانک سنگ جراحت کو باریک پیس کر ایک دن برگ ارنڈ کے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر دس سیر اوپلوں کی آگ دیں اسی طرح دس آنچیں پوری کریں۔ اس کے بعد اسی طرح دس آنچیں گدھی کے دودھ میں دوائی کو کھرل کر کے دیں بس تیار ہے۔

فوائد سل کے ہزاروں مریض اب تک اس نسخہ کی بدولت صحت یاب ہو چکے ہیں صرف تین دن میں خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ ہفتہ عشرہ میں سینہ درست ہو جاتا ہے۔ بخار رک جاتا ہے۔ غرضیکہ عجیب و غریب دوا ہے۔ اطباء اس کو ضرور تیار کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ **غذا و پرہیز:** منشیات، نسوار، بھنگ، چرس وغیرہ سے پرہیز کریں قابض چیزیں نہ دیں، لہسن، پیاز، شلغم، مچھلی، انڈا، بھنڈی، آلو، اروی، ماش کی دال وغیرہ نہ دیں۔ **غذا:** بکری کا شوربا یا آش جو دیں جس میں اصل السوس ۵ ماشہ، سپستان ۹ دانہ، بہ شش دیگر روغن بادام ۶ ماشہ شامل کر کے دیں۔ تخفیف مرض میں پتلی شوربا چپاتی دے سکتے ہیں۔

فشار الدم قوی مہلک ہائی بلڈ پریشر

ضغط الدم قوی۔ خون کا بڑھا ہوا دباؤ

تعریف مرض اس مرض میں خون کا دباؤ طبعی دباؤ کی نسبت بڑھ جاتا ہے اور اختلاج قلب سر درد اور بے خوابی وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض موروثی استعداد، بڑھاپا، فکر و تردد۔ متعدی امراض مثلاً آتشک نقرس وغیرہ۔ مستور مراکز تعدیہ مثلاً پائیوریا پراسٹیٹ یا لوزتین

کی خرابی ۔ دائمی قبض بکثرت تمباکو نوشی ۔ چائے اور شراب وغیرہ کا بکثرت استعمال ، منشیات کا استعمال ، لحمی اغذیہ کی کثرت تصلب الشرائین ، زیادہ جسمانی و دماغی محنت ۔ گردوں کا سکڑ جانا ۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ مرض انتڑیوں کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے جو کہ دوران خون میں شامل ہو کر شریانوں کی ساخت کو ناکارہ اور کمزور بنا دیتی ہے ۔ ان تمام اسباب سے شرائین کی لچک مفقود ہو جاتی ہے اور اس سے لازماً خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے ۔ لیکن ضغط الدم کے لئے تصلب الشرائین لازمی نہیں جب خون کی مقدار جسم میں بڑھ جائے تو اس سے بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے ۔

جو لوگ گوشت زیادہ کھاتے ہیں اور طرح طرح کی شرابیں پیتے ہیں ان کو یہ مرض ۴۰ - ۵۰ برس کی عمر میں ضرور ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ ان اغذیہ کے استعمال سے جگر اور امعاء کا فعل ٹھیک طور پر ادا نہیں ہوتا اور ہضم غذا کا نضج مکمل طور پر نہ ہونے سے یورک ایسڈ وغیرہ فضلات اندر رہ جاتے ہیں جس سے تمام جسم میں شریانیں صلب اور موٹی ہو جاتی ہیں اگر قلب میں تعظیم اور موٹاپن ہو جائے اور قلب کی حرکات بڑھ جائیں تو بھی ضغط دموی یعنی خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے ۔ بعض اطباء کا خیال ہے کہ کلیتین میں ورم ہونے کے سبب سے خون صاف نہیں ہو سکتا لہذا جو سمیات پیشاب کی راہ خارج ہوا کرتی ہیں وہ محتبس ہو کر خون کے اندر دورہ کرتی رہتی ہیں اور یہ ان کا اثر ہے کہ قلب اور شریانوں میں صلابت اور موٹاپن پیدا ہو جاتا ہے اور شریانیں پرانی ربڑ کی ہو جاتی ہیں قلب کی حرکات سے خون ان عروق میں پہنچ کر ان کو بخوبی پھیلا نہیں سکتا اس کے باعث نبض میں تناؤ اور خون کا دھکا بہت بڑھ جاتا ہے ۔ جس کو ہائی بلڈ پریشر یعنی فشار دم قوی کہتے ہیں امراض گردہ میں یہ حالت عام طور پر بڑی عمر کے اشخاص میں دیکھی جاتی ہے ۔

علامات مرض ابتداء میں جب مریض سیڑھیاں چڑھتا ہے یا کوئی مشقت کا کام کرتا ہے تو اس کا دم پھولنے لگتا ہے اور وہ سینہ میں بوجھ یا دباؤ اور اختلاج قلب محسوس کرتا ہے جب مرض بڑھ جائے تو مریض درد سر معمولی بے خوابی اور بے چینی کی شکایت کرتا ہے اور سر میں گرمی کا احساس کرتا ہے خیالات

پراگندہ ہوگئے ہیں آخرکار جب مرض ترقی کر جاتا ہے تو دماغ میں کسی چھوٹی شریان کے پھٹ جانے سے دماغ کے اندر جریان خون ہو کر مریض کو سکتہ یا نصف حصہ جسم کا فالج ہو جاتا ہے۔ اگر دائیں طرف جریانِ خون ہو تو بائیں طرف فالج ہوتا ہے اور اگر بائیں طرف جریان خون ہو تو داہنی طرف فالج ہوگا۔

تقدم بالحفظ ضغط دموی کو طبعی حالت پر رکھنے کے لئے شدید جسمانی محنت و مشقت اور دماغی محنت اور ذہنی افکار و پریشانی سے بچنا چاہیئے۔ پرخوری یعنی زیادہ کھانے پینے خصوصاً لحمی اغذیہ گوشت انڈا مچھلی وغیرہ کی کثرت سے پرہیز کریں منشیات و شراب تمباکو جائے کافی پنیر ترک کر دیں اعتدال اور میانہ روی کی زندگی بسر کریں اور مستور مراکز تعدیہ کا تدارک کریں تاکہ ان اسباب سے زہریلے مواد خون میں جذب ہو کر شرائین میں سختی پیدا نہ کریں۔

علاج جب خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہو تو دو تین دن تک فاقہ کرائیں اور صرف پھلوں کا رس استعمال کرائیں سوتے وقت سر کو اونچا رکھیں جلاب کے بعد جوشِ خون کو کم کرنے کے لئے چھوٹی چندن کا سفوف بمقدار ۲ رتی دن میں تین مرتبہ دیں ہمراہ شیر گاؤ یا عرق گلاب وغیرہ
چونکہ یہ سفوف سخت کڑوا ہوتا ہے اس لئے اسے کیپسول میں ڈال کر کھلانا چاہئے یا سفوف مفرح ۲ ماشہ ہمراہ عرق شیرۂ تولہ عرق ماء الجبن ۵ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر بوقت صبح اور دواء الشفاء نصف ماشہ کھلا کر اوپر سے گل نیلوفر ۲ ماشہ، عناب ۵ دانہ، آلو بخارا ۵ دانہ، مغز تربوزہ ۵ ماشہ، گاؤزبان ۳ ماشہ جمع کو بھگو کر اور مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ شامل کر کے شام کو دیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہوا ہے کہ مغز تربوز کا اثر اس مرض میں بہت مفید پڑتا ہے اور ۲۰ فیصدی مریضوں کی اسکی تاثیر سے دل پر بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ اور عروقی ساخت کی تبدیلیاں رک جاتی ہیں۔ نیز شریانوں کی لچک قائم رہتی ہے۔ اگر مریض فربہ ہو تو جونکیں لگوانے یا فصد لینے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں دودھ مکھن، دہی، پالک ٹماٹر سیب انگور، ناشپاتی اور تازہ سبزیاں اور پھل کھلائیں۔ موٹے آٹے کی

روٹی کھلائیں ۔

پرہیز: گرم مصالحہ ، شراب ، چائے ، تمباکو ہر قسم کے گوشت مچھلی ، انڈہ ، باقلا چنے ، ماش کی دال مییٹری بٹھائی میدے کی روٹی اور اسی قسم کی ثقیل اور محرک چیزوں سے پرہیز لازم ہے ۔ نمک کا استعمال کم کر دیں کیونکہ نمک کی زیادتی سے پیاس بڑھ جاتی ہے ۔

نفث الدم ، یعنی خون تھوکنا

کیفیت و ماہیت مرض اس مرض میں منہ کے تھوک اور بلغم کے ساتھ یا بغیر تھوک کے خالص خون خارج ہوتا ہے ۔

نوٹ : جو خون پھیپھڑوں اور ان کے متعلقہ اعضاء مثلاً حنجرہ قصبۃ الریہ وغیرہ سے آتا ہے وہ نفث الدم کہلاتا ہے ۔ لیکن اگر خون معدے یا مری یا ناک اور منہ سے آئے تو اس کو اصطلاح میں قے الدم یا نزف الدم کہتے ہیں ۔

یہ درحقیقت بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض دیگر امراض ریہ و قلب وغیرہ کی ایک علامت ہے چنانچہ پچانوے فیصدی مریضوں میں یہ سل دیوی کی ایک علامت ہوتی ہے ۔

اسباب مرض اکثر تو اس مرض کا باعث سل ریوی ہوتا ہے ۔ یعنی پھیپھڑوں کی سل میں مریض خون تھوکا کرتا ہے ۔ لیکن پھیپھڑوں کی سوزش (نمونیا) یا پھیپھڑوں کا مردار پڑجانا (گنگرین آف دی لنگز) یا دل کی کیواڑیوں کے امراض یا حلق یا حنجرہ یا ہوا کی نالی وغیرہ میں باریک شریان کے پھٹ جانے سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے ۔ انیورسما ، سرطان دنبیلہ نیز شدت کی گرمی ، کثرت ورزش زور سے چلانا یا کھانسنا ، پہاڑ یا کسی بلند مقام پر چڑھنا وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں لیکن دموی اور صفراوی مزاج کے اشخاص کو ہی یہ مرض ہوا کرتا ہے ۔ کبھی کبھی عورتوں میں خون حیض بند ہوکر یہ شکایت ہوجاتی ہے یعنی وہ خون تھوکنے لگتی ہیں ۔

تیز مسہلات یا تیز گرم اغذیہ ادویہ کے استعمال سے بھی نفث الدم کی شکایت ہوجاتی ہے

علاماتِ مرض

سینہ میں تناوٹ اور گرانی محسوس ہوتی ہے۔ گلے میں خراش ہوتی ہے اور خشک کھانسی آتی ہے دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے اور کھانسی کے ساتھ کف دار خون خارج ہوتا ہے۔ اگر پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جائے تو یکبارگی بہت سا خون خارج ہو کر غشی یا ہلاکت واقع ہوتی ہے۔

کثرتِ نفث الدم

اگر مریض کثیر مقدار میں خون تھوک رہا ہو تو اس کے دو ہی سبب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اورطی کا اینورسما جو قصبۃ الریہ میں پھٹ گیا ہو۔

۲۔ دق کی وجہ سے ریہ کی کسی شریان میں قرح پیدا ہونے سے اسکی دیوار پھٹ گئی ہے اول الذکر میں موت یقینی ہے۔ مؤخر الذکر کی وجہ سے اگر نفث الدم کثرت سے شروع ہو جائے تو بھی مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن گاہے خون کا آنا آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے اور مریض رو بصحت ہو جاتا ہے۔

اگر نفث الدم ابتداء میں ہو تو پھر تشخیص کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے کیونکہ ابتداء میں مریض کے جسمانی امتحان سے غیر طبعی علامات کا پتہ نہیں چلتا۔ ابتداء دق میں خون بہت کم مقدار میں اور بالعموم بلغم کے ساتھ ایک سرخ لکیر کی شکل میں خارج ہوتا ہے۔ اگر قرح دق کسی بڑی شریان کے پاس ہو تو اسکی دیوار میں بھی زخم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی دن زور سے کھانسی کرنے پر اسکی دیوار پھٹ جاتی ہے اور بلغم کے ساتھ خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

تشخیص

اگرچہ عام علامات میں بعض تشخیصی علامات بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم مرض کی اہمیت کی وجہ سے اسکی مفصل تشخیصی علامات درج کی جاتی ہیں۔ چنانچہ خون تھوکنے کی مختلف قسموں کی تشخیص اسطرح کی جاتی ہیں کہ معلوم کریں کہ خون کس طرح آتا ہے یعنی دماغ سے حلق میں کھچ کر (تنخیع) آتا ہے یا کھنگار (تنخنخ) کیساتھ نکلتا ہے یا کھانسی کے ساتھ آتا ہے یا قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے یا تھوک میں ملا ہوا ہوتا ہے۔ پس اگر مریض بیان کرے کہ تھوک میں ملا ہوا بغیر کسی کھنگار وغیرہ کے خون آتا ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ مسوڑھوں اور منہ زبان وغیرہ سے آ رہا ہے۔ اور اگر دماغ سے حلق میں کھینچنے کی حرکت کے ساتھ آتا ہے اور سرخ مائل بہ سیاہی رنگ کا ہوتا ہے تو حلق تالو یا

دماغ سے آتا ہے۔ اس صورت میں خون نکلنے کے بعد مریض سر کی گرانی اور زخم کا ہونا بیان کرتا ہے اور اسے پہلے نکسیر کی عادت رہ چکی ہے اور نکسیر کی دوسری علامتیں جیسے چہرہ سُرخ ہونا آنکھوں کے آگے چنگاریاں اُڑنا۔ خون میں جھاگ نہ ہونا اور دفعتاً منہ سے خون آ جانا اور کبھی اس کے ساتھ نکسیر بھی جاری ہو جاتی ہے۔ اور اگر مریض کھنگار کے ساتھ خون آنا بیان کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ قصبۃ الریہ اور حنجرہ سے آتا ہے پس اگر تھوڑی سی کھانسی کے ساتھ ذرا سی مقدار میں جھاگ دار خون درد کے ساتھ آتا ہو تو قصبۃ الریہ کا خون ہے اور اگر گہرا سرخ رنگ ہو بغیر کھانسی کے آتا ہو تو یہ حنجرہ کا خون ہے۔

اور اگر قے میں خون آتا ہو تو غذا کی نالی یا معدہ یا جگر اور طحال سے سمجھنا چاہیئے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان میں سے کسی عضو سے خون آ رہا ہے غور کریں معدہ یا جگر یا طحال وغیرہ میں درد یا کوئی تکلیف موجود ہوگی۔ اگر مریض کھانسی کے ساتھ خون آنا بیان کرے تو قصبۃ الریہ یا پھیپھڑے یا سینہ سے آتا ہے۔ اس کے علاوہ خون کی رنگت اور جھاگ دار یا بغیر جھاگ ہونے پر نظر کریں اور اس کے ساتھ رقیق یا غلیظ ہونے اور کھانسی کی کمی اور زیادتی کو دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ درد کس جگہ محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ اگر خون پھیکے رنگ کا زردی مائل پتلا اور کم مقدار میں جھاگ دار ہو نیز سخت کھانسی کے ساتھ آئے اور کسی قسم کا درد نہ ہو اور چند روز میں بند ہو جائے اور دفعتاً شروع ہو جائے اور پھیپھڑے کے رنگ کی طرح سفیدی مائل رنگ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ خاص پھیپھڑے سے آتا ہے۔

اگر خون سرخ چمکدار اور پھیپھڑے کے خون سے کچھ گاڑھا ہو اور سینہ کے خون سے بھی غلظت کم ہو۔ جھاگ بھی نہ ہو زیادہ مقدار میں آئے اور گرم [illegible] تو پھیپھڑے کی رگوں سے سمجھنا چاہیئے۔

اگر خون سیاہ رنگ گاڑھا جما ہوا تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور رُکتا نہ ہو نیز کسی قدر جھاگ بھی ہو سخت کھانسی اور سینہ میں درد ہو چت لیٹنے سے کھانسی اور درد زیادہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ خون سینہ سے آتا ہے۔

اگر خالص خون شوخ رنگ زیادہ مقدار میں دفعتاً آتا ہو اور جھاگ کم ہوں تو یہ رگ کے کٹنے یا پھٹنے سے آتا ہے۔

اگر خون گوشت کے دھووں کی طرح ہو اور پہلے کم اور بعد میں زیادہ ہوتا جائے یا اگر دفعتاً خارج ہو اور اس کے ساتھ پیپ یا کھرنڈ یا گوشت کے ٹکڑے خارج ہوں تو تاکل ریہ (پھیپھڑے کے کھائے جانے) کی علامات ہیں۔

اگر حیض یا بواسیر کے خون کے بند ہونے کے بعد خون آئے اور کوئی علامت نہ ہو تو اسکی وجہ حیض یا بواسیر کے خون کی بندش ہوتی ہے۔

نفث الدم اور قے الدم کا فرق

قے الدم	نفث الدم
۱۔ مریض خون قے کرتا ہے۔	۱۔ مریض خون تھوکتا ہے۔
۲۔ خون کا کوئی حصہ بھی کف دار نہیں ہوتا	۲۔ خون کا کچھ حصہ کف دار ہوتا ہے۔
۳۔ صرف خون ہی آتا ہے لیکن عموماً اسکے ساتھ معدے کی رطوبات یا غذا کے اجزاء ملے ہوئے ہوتے ہیں۔	۳۔ گاہے مریض صرف خون ہی تھوکتا ہے لیکن عموماً خون کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہوتا ہے جسکی موجودگی خوردبین سے معلوم کی جاسکتی ہے۔
۴۔ اگر خون بہت زیادہ ہو تو اس کا ردعمل کھاری ہوگا ورنہ رطوبات معدی کے ملنے سے اس کا ردعمل تیزابی ہوتا ہے۔	۴۔ خون کا ردعمل کھاری ہوتا ہے۔
۵۔ دق کے جراثیم نہیں ہوتے۔	۵۔ خوردبینی امتحان سے اسمیں دق کے جراثیم یا لچکدار ریشے پائے جائیں گے۔
۶۔ مریض کے گزشتہ حالات سے امراض معدہ یا ہزال الکبد کے عوارض کا پتہ ملے گا۔	۶۔ مریض کے گزشتہ حالات سے وجع المفاصل شدید کھانسی اور رات کو پسینہ آنا جو قلب اور پھیپھڑوں کے امراض کی علامات ہیں کا پتہ چلتا ہے معائنہ کرنے

نفث الدم	قے الدم
پر قلب یا ریہ میں غیر طبعی حالت پائی جاتی ہے ۔	
۷ ۔ خون تھوکنے سے پہلے حلق میں خراش ہوتی ہے اور یہ نفث الدم کی معتبر علامت ہے ۔	۷ ۔ خون تھوکنے سے پہلے مریض مضمحل ہو جاتا ہے ۔ متلی ہوتی ہے اور قسم شراسیفی پر دباؤ محسوس ہوگا ۔ مریض کا دل بیٹھتا جاتا ہے اور چکر آتے ہیں ۔
۸ ۔ خون آنے کے بعد مریض کے براز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی البتہ اگر خون بہت زیادہ آرہا ہو اور مریض اس کا کچھ حصہ نگل گیا ہو تو پھر قے الدم کی طرح براز سیاہ ہوگا	۸ ۔ خون آنے کے بعد براز عموماً سیاہ آتا ہے
۹ ۔ خون آنے کے بعد مریض کچھ دنوں تک خون آمیز بلغم خارج کرتا رہتا ہے	۹ ۔ خون آنے کے بعد کوئی بلغم خارج نہیں ہوتا ۔
۱۰ ۔ خون آنے سے پہلے مریض کو کھانسی کی شکایت ہوگی ۔	۱۰ ۔ خون آنے سے پہلے مریض کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد کی شکایت کرے گا ۔

مندرجہ بالا نکات کے باوجود قے الدم اور نفث الدم میں فرق کرنا آسان نہیں ہے اس لئے مریض کو کچھ وقت کے لئے زیر نظر رکھیں کیونکہ گاہے نفث الدم کے باعث خون آمیز قے آتی ہے یعنی پہلے مریض نفث الدم کا خون نگل جاتا ہے اور بعد میں قے کر دیتا ہے ۔

علاج

محرکات شدید و شراب حمام اور جماع سے اجتناب کریں اور پنڈلیوں پر سنگیاں کھچوائیں اور بطور دوا ۔ برگ اڈوسہ (برگ بانسہ) ایک تولہ پیس کر اور چھان کر صبح شام تین روز تک پلائیں ۔ سفوف جو نفث الدم میں معمول ہے ۔ کہربائے شمعی ۔ دم الاخوین ۔ لبسہ ۔ صمغ عربی

ہرایک دو ماشہ کافور۔ افیون ہرایک ایک جو سب کو باریک پیس کر پہلے کھلائیں اوپر سے آب بارتنگ سبز ۲ تولہ یا شیرہ تخم بارتنگ ۵ ماشہ۔ شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

نسخہ اکسیر نفث الدم جو نفث الدم۔ قے الدم۔ بول الدم۔ بواسیر خونی۔ نکسیر استحاضہ۔ اور خونی پیچش کے لئے عجیب چیز ہے غرضیکہ ہر قسم کے جریان خون میں بہت مفید اور مجرب ہے۔

نسخہ: سنگجراحت ۵ تولہ برگ نیم سبز ایک پاؤ۔ برگ نیم کے بھرتہ میں سنگجراحت رکھ کر اوپر کپڑا لپیٹ کر ہوا سے بچا کر سات سیر اوپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال کر کھرل کریں۔ ایک ماشہ صبح ایک ماشہ شام کو مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھلائیں۔

لعوق انجبار۔ جو نفث الدم کھانسی اور سل کے لئے مفید ہے۔ نسخہ:
بیخ انجبار ۲ تولہ کو کنار مسلم۔ تخم خبازی ۱۰ ۱/۲ ماشہ۔ تخم خطمی ۱۰ ۱/۲ ماشہ سپستان ۲۰ عدد اصل السوس مقشر ۶ ماشہ۔ بیدانہ ۹ ماشہ۔ عناب ۲۰ دانہ۔ شب کو آب کدو مشوی نصف سیر آب بیٹھ مشوی نصف سیر میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر مل چھان کر نبات سفید نصف سیر داخل کر کے قوام کریں بعدہٗ کہربا شمعی۔ گل ارمنی رب السوس۔ دم الاخوین۔ طباشیر سرطان محرق ہرایک ۶ ماشہ صمغ عربی ۹ ماشہ کیترا ۹ ماشہ پیس کر اضافہ کریں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک کھلائیں۔

صفراوی دست، اسہال صفراوی

اسباب مرض گرم ممالک اور گرم موسم میں غذا کی خرابی کے سبب اکثر اس قسم کے دست آیا کرتے ہیں۔

علامات مرض جب صفرا کے معدہ اور آنتوں میں بکثرت گرنے کی وجہ سے دست آتے ہیں تو ان کے ساتھ بالعموم بخار بھی ہوا کرتا ہے۔ شروع میں مریض کو قے اور دست آنے لگتے ہیں جن میں پہلے صفرا وغیرہ خارج ہوتا ہے پھر جب کثرت سے دست آنے لگتے ہیں تو پیلے اور سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ مقعد میں سوزش

ہوتی ہے اور اس کے گرد سرخ رنگ کا حلقہ پڑجاتا ہے۔ آنتوں میں سوزش ہوتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے اس قسم کے اسہال کی علامات خصوصاً بچوں میں علامات ہیضہ کے بہت مشابہ ہوتی ہیں مثلاً مریض کے چہرہ پر نہایت پژمردگی چھا جاتی ہے۔ حرارت جسم گھٹ جاتی ہے۔ یعنی جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے پیشاب کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں تشنج (اینٹھن) ہوتی ہے لیکن قے اور دست کے مواد میں قدرے قلیل صفرا ضرور ہوتا ہے اور ان کی رنگت چاولوں کی پیچ کی طرح نہیں ہوتی جیسا کہ اصلی مریض ہیضہ میں ہوا کرتی ہے۔ جوانوں میں تو اس مرض کی مذکورہ علامات میں تخفیف ہو کر عموماً صحت ہو جایا کرتی ہے لیکن نازک شیر خوار بچوں میں یا ایسے بچوں میں جن کا دودھ قبل از وقت چھڑا دیا گیا ہو نیز کمزور اور بوڑھے اشخاص میں اکثر یہ بیماری مہلک ہوا کرتی ہے کیونکہ جب ایسے مریضوں کا جسم سرد ہو جاتا ہے تو پھر وہ گرم ہونے میں نہیں آتا چنانچہ اگر ۲۴ گھنٹے تک جسم گرم نہ ہو خصوصاً بچوں میں تو پھر موت کا سخت اندیشہ ہوتا ہے اگر کسی ایسے مریض کا جسم گرم بھی ہو جائے تو اس کو شدت کی صفراوی قیئں یا دست آنے لگتے ہیں اس کا پیٹ پھول جاتا ہے اور اس پر غنودگی غالب ہو جاتی ہے۔

علاج اگر اسہال معدی صفراوی ہوں جن میں پیاس اور گرمی زیادہ اور مقعد میں سوزش ہوتی ہے اور براز میں زرد رنگ کا صفرا خارج ہوتا ہے تو جب تک دستوں میں صفرا نکلتا رہے تب تک کوئی قابض دوا نہ دیں بلکہ جب پانی کی مانند پتلے پتلے زیادہ دست آنے لگیں اور پیٹ میں مروڑ نفخ نہ ہو اور زبان صاف ہو تب قابض دوا دینی چاہیے۔ چنانچہ شروع میں تنقیہ صفرا کے لئے شربت ورد مکرر ۲ تولہ عرق گلاب آدھ پاؤ میں ملا کر پلائیں۔ جب مروڑ وغیرہ بند ہو جائیں اور نفخ نہ ہو تو جب پانی کی طرح پتلے پتلے دست بلا درد آنے لگیں تو قابضات کا استعمال کریں۔ چنانچہ قرص طباشیر قابض ۵ ماشہ ہمراہ شربت خشخاش ۲ تولہ یا جوارش سفرجلی قابض ۷ ماشہ۔ ہمراہ شربت حب الآس ۲ تولہ یا جوارش آملہ عنبری سات ماشہ یا جوارش انارین ۷ ماشہ ہمراہ شربت انجبار ۲ تولہ دیں یا جوارش زرشک استعمال کریں۔

نسخہ جوارش زرشک۔ زرشک ۶ تولہ ۔ تخم خرفہ بریاں ۲ تولہ، حب الآس ۲ تولہ

طباشیر ۲ تولہ۔ سماق ۲ تولہ۔ گل سرخ ۲ تولہ۔ کشنیز مقشر بریان ۲ تولہ۔ زہر مہرہ گلاب میں گھسا ہوا ۲ تولہ۔ رُب بہی۔ شربت انار۔ قند سفید ان تینوں میں سے ہر ایک تمام دواؤں کے برابر لے کر قوام کریں اور حسب دستور جوارش تیار کریں۔

مقدار خوراک ۵ ماشہ ہمراہ عرق گلاب دیں۔

نسخہ حب قابض کتھ سفید۔ ائمی خورد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ افیون خالص ہر ایک تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر پانی میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک دو گولی۔ علاوہ ازیں جوارش آملہ۔ جوارش سماق۔ جوارش طباشیر سفوف طباشیر۔ قرص طباشیر قابض اور حب زہر مہرہ وغیرہ بھی اسی قسم کے اسہال میں مفید ہے۔

غذا: زود ہضم اور ہلکی غذا دیں مثلاً ساگودانہ۔ گیہوں کا دلیہ۔ مونگ کی نرم کھچڑی۔ ارارورٹ۔ یخنی چوزہ مرغ۔ بکری کا شوربا آٹے میں سوڈا میٹھا ڈال کر پکائی ہوئی روٹی۔ آب سیب۔ آب بہی۔ آب سنگترہ۔ دودھ سوڈا۔ آش جو۔ انڈے کی سفیدی وغیرہ استعمال کرائیں۔

پرہیز: بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں خصوصاً آلو اروی۔ کچالو۔ ماش کی دال چنے کی دال۔ گوبھی۔ بھنڈی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ تیز اور خراش دار اغذیہ۔ گرم مصالحہ۔ سرخ مرچ۔ پیاز۔ لہسن وغیرہ سے بھی پرہیز لازمی ہے۔ گڑ۔ تیل اور کھٹائی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

وجع الفواد۔ کوڑی کا درد

فم معدہ کا درد

نوٹ ①: وجع الفواد کے لغوی معنی ہیں دردِ دل لیکن درحقیقت یہ فم معدہ کا شدید درد ہے اور چونکہ فم معدہ دل کے قریب ہوتا ہے اور اس کے درد میں قربت قلب کی وجہ سے مریض مقام قلب پر درد کی شکایت کیا کرتا ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم

کیا گیا ہے۔

تعریف مرض یہ قسم معدہ کا عصبی درد ہے اور درحقیقت یہ سوء ہضم کی ایک علامت ہے۔

اسباب مرض اس قسم کا درد زیادہ تر عورتوں کو جوانی یا سن یاس (حیض بند ہونے کا زمانہ) میں جسمی کمزوری یا مرض باؤگولہ کے سبب ہوا کرتا ہے کبھی زمانہ حمل اور قبض وغیرہ کے سبب اکثر ایسی شکایت ہو جایا کرتی ہے اور عام طور پر بدہضمی، بکثرت چائے نوشی و تمباکو نوشی، سستی و کاہلی وغیرہ اس کے اسباب ہیں فکر و تردد، بکثرت محنت دماغی، سمیت ملیریا اور نقرس سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات مرض تم معدہ میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے اور اس درد کا دورہ اکثر رات کے وقت ہوا کرتا ہے عموماً تو خلو معدہ میں درد ہوا کرتا ہے اور کھانا کھانے سے اس میں تخفیف ہو جاتی ہے لیکن کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے۔ پیٹ میں نفخ و قراقر اور جلن کی شکایت ہوتی ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں۔ جی متلاتا ہے اور اکثر تے ہو جاتی ہے۔

علاج مقام درد پر گرم پانی کی بوتل یا گرم روئی سے سینک کریں اور بطور دوا عرق بادیان، عرق اجوائین ———— عرق الائچی ہر ایک ۲ تولہ ملاکر پلائیں یا جوارش کمونی ۱ ماشہ کھلا کر اوپر سے یہ عرقیات پلائیں۔ اگر درد شدید ہو تو گرم پانی میں نمک ملا کر تے کرائیں۔ اور پھر عرق بادیان، عرق گلاب ہر ایک ۵ تولہ سکنجبین یا گل قند ۲ تولہ پلائیں یا یہ نسخہ دیں مصطگی، دانہ الائچی خورد ہر ایک ایک ماشہ گل قند ۲ تولہ میں ملاکر اول کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ پودینہ خشک، شیرہ زیرہ سیاہ ہر ایک تین ماشہ، عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال کر گلقند ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ نیز تم معدہ کے درد میں ہیرا ہینگ ارتی سویز منقی میں لپیٹ کر کھلائیں یا امرت دھارا چار بوند عرق بادیان کیساتھ یا بتاشہ میں یا شکر سفید میں ملا کر کھلائیں۔

اگر قبض ہو تو اسے رفع کریں اس غرض کے لئے روغن بید انجیر ۲ تولہ پاؤ بھر دودھ میں

ملا کر دیں دو تین اسہال ہو کر اکثر آرام آجاتا ہے۔
بعض اوقات فوری تسکین کے لئے برشعشا ر ۲ رتی سے نصف ماشہ تک ایک دو مرتبہ کھلانا بہت مفید ہے۔

غذا: درد کو آرام ہونے کے بعد بھی ایک وقت کچھ نہ دیں پھر ہلکی غذائیں دیں مثلاً مونگ کی دال کی کھچڑی، بکری یا پرندوں کا شوربہ۔ چپاتی وغیرہ کھانے کے بعد پودینہ کی چٹنی یا زنجبیل کا مربہ کھلائیں۔

پرہیز: نفاخ اور ثقیل اغذیہ مثلاً آلو، اروی، مٹر، گوبھی، کچالو، ماش اور چنے اور مسور کی دال وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

رطوبت معدی میں تیزابیت کی کثرت و قلت

کیفیت و ماہیت: رطوبت معدی کی تولید کم ہوتی ہے یا زیادہ لیکن ہضم غذا کے لئے رطوبت معدی (گیسٹرک جوس) کا معتدل ہونا ضروری ہے چنانچہ اسکی کمی بیشی سے مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رطوبت معدی میں تیزاب نمک کی زیادتی میں درد معمولی ہوتا ہے اور کھانا کھانے سے بہت دیر بعد ہوتا ہے۔ اور کھانا کھانے سے عارضی سکون ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں رطوبت معدی میں تیزابیت کی وافر مقدار کے باعث معا رصائم میں تقرح کا عمل بالخصوص نمایاں ہوتا ہے۔ اس کے برعکس قلت تیزابیت یا ہائیڈروکلورک ایسڈ کی افرازات معدے سے یکسر ناپید بھی ہو سکتا ہے اس حالت کو بے تیزابی کہا جاتا ہے۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ کی معدہ کے اندر غیر موجودگی سے ہضم کے ذمہ دار خامرات بھی یکسر ختم ہو جاتے ہیں۔ نتیجتہً خلاصہ غذا (کیلوس) کی بناوٹ ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ خون کی بناوٹ کے لئے ضروری کبدی کیمیاوی عنصر (INTRINSIC FACTOR) بھی غائب ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ نقص الدم مہلک کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اگر برودت کی وجہ سے رطوبت معدی کم پیدا ہوتی ہو جس کے نتیجہ میں معدہ میں تیزابیت بھی کم پیدا ہوگی تو بسے ہوئے بدبودار ڈکار آتے ہیں تو ایسی صورت میں غذا میں نمک اور مصالحہ زیادہ کر دیں اور حیوانی غذائیں زیادہ کھلائیں نیز چٹنی اچار کا استعمال کرائیں اور فلفل سیاہ، لونگ، اجوائین دیسی سونف زیرہ سیاہ وغیرہ تلخ خوشبودار حریف یعنی چرپرے مقویات استعمال کرائیں کیونکہ ان سے رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

اگر حرارت اور سوزش معدہ کی وجہ سے رطوبت معدی زیادہ پیدا ہوتی ہو تو لازمی طور پر تیزابیت معدہ بھی زیادہ ہوگی تو ایسی حالت میں غذائیں نمک اور گرم مصالحہ کم کر دینا چاہئے۔ شیریں اور ترش اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غذا میں گوشت کم دینا چاہئے، چٹنی اچار وغیرہ سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے۔ اس حالت میں کھاری دواؤں کے بعد از غذا دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کے دینے سے معدہ کی تیزابی کیفیت اور ترشی کم ہو جاتی ہے اور رطوبت معدی کا ترشح بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ اطباء قدیم نے اسی نکتہ کو پیش نظر رکھ کر اس حالت میں نمک سلیمانی اور دیگر املاح کو بعد از غذا دینے کی تاکید کی ہے۔ اس حالت میں غذا سے پہلے قابض اور مسکن ادویہ مثلاً آملہ، سماق، انار دانہ، مصطگی وغیرہ کا استعمال بھی رطوبت معدی کے ترشح کو کم کر دیتا ہے۔ رطوبت معدی میں تیزابیت کی زیادتی کی صورت میں فم معدہ یعنی کوڑی کے مقام پر جلن ہوتی ہے جس میں دبانے پر یا غذا کے بعد زیادتی ہو جاتی ہے عموماً متلی اور گاہے قے ہوتی ہے بھوک بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے زبان پر میل جما ہوا ہوتا ہے لیکن اس کے کنارے سرخ ہوتے ہیں حلق اور سینے میں جلن ہوتی ہے ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں جلتی ہیں گاہے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ نبض سریع اور پیشاب کم مقدار میں آتا ہے اور مریض دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے۔ رطوبت معدی میں تیزابیت کی کمی کی صورت میں یعنی برودت کی وجہ سے رطوبت معدی کی تولید کم ہوتی ہو اور بسے ہوئے کھاری ڈکار آتے ہوں اور ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہوں تو اس صورت میں جوارش کمونی ۱ تولہ ہمراہ عرق الائچی ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اور کھانے کے بعد جوارش لبوب ۶ ماشہ کھلائیں۔

☆

قروح معدہ اور قروح اثنا عشری

تعریف مرض اس مرض میں عموماً معدہ کی پچھلی دیوار پر ایک یا دو یا چار اپنچ لمبے زخم ہوتے ہیں اور شاذ و نادر معدہ کی اگلی دیوار پر بھی ایسے زخم ہو جاتے ہیں جو بہت خطرناک ہوتے ہیں اور اکثر اثنا عشری یعنی بارہ انگشتی انتڑی میں زخم پیدا کر دیتے ہیں۔ شدید یا نیا زخم چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اس کا کنارا صاف کٹا ہوا ہوتا ہے۔ گویا چاقو سے کاٹ کر زخم بنا دیا گیا ہے زخم کی سطح ہموار اور صاف ہوتی ہے لیکن پرانا زخم بڑا ہوتا ہے۔ اس کا کنارہ موٹا اور بے قاعدہ ہوتا ہے جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف سے تو زخم بڑھتا جاتا ہے دوسری طرف سے اچھا ہوتا جاتا ہے۔ یہ زخم بڑھتے بڑھتے بہت گہرا ہو جاتا ہے اور کبھی اس قدر گہرا ہو جاتا ہے کہ معدہ کی دیوار میں سوراخ ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض ۲۰ سے ۲۵ برس کی عمر میں اور مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے خصوصاً ایسی عورتیں جن کے ماہواری ایام بند ہوتے ہیں یا جن کو معمولی حیض آنے کی بجائے نفث الدم کی شکایت ہوتی ہے اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں معدہ میں زخم ہونے کا سبب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ معدہ کی کسی شریان میں سدہ پڑ کر وہ مسدود اور زخمی ہو جاتی ہے یا عضلات معدہ میں مقامی تشنج ہو کر معدہ کی اندرونی سطح کا ایک چھوٹا سا حصہ بے حس ہو جاتا ہے اور پھر رطوبت معدہ یا جراثیم کے اثر سے وہاں زخم ہو جاتا ہے۔ بہرکیف پرانا ورم معدہ یا پرانی بدہضمی اس مرض کا سبب ہوتا ہے۔ اور ایسا کام کہ جس سے عضلات شکم پر زور پڑے مثلاً جوتے سینا وغیرہ بھی اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے۔ ورم معدہ مزمن بدہضمی۔ گلی سڑی اور ثقیل غذاؤں کا استعمال نیز اکال زہروں کا استعمال مثلاً سم الفار، دار چکنا وغیرہ کے کھانے کے بعد ورم ہو کر پیپ بن جاتی ہے اور زخم ہو جاتا ہے۔ نیز پرسوت وغیرہ عفونی بخار وغیرہ۔

علامات مرض اس مرض میں پرانی بدہضمی کم و بیش موجود ہوتی ہے ابتدائے مرض میں فم معدہ یا کوڑی کے مقام پر یا اس کے بالمقابل پشت

پر بوجھ یا جکڑن محسوس ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ درد دھیما ہونے لگتا ہے جو تقریباً ہر وقت موجود رہتا ہے معدہ کو دبانے سے اس درد میں شدت ہوتی ہے اور عموماً کھانا کھانے کے بعد ایک آدھ گھنٹہ تک شدت کا درد ہوتا ہے جو کبھی ٹھہر ٹھہر کر اس شدت کا ہوتا ہے کہ مریض مارے درد کے بیتاب ہو جاتا ہے اور کھائی ہوئی غذا کو قے کر کے نکال دیتا ہے۔ کبھی خلو معدہ میں بھی درد ہوتا ہے لیکن بالعموم کھانا کھانے کے بعد پہلے شدید درد ہوتا ہے اور پھر دھیما دھیما ہوتا ہے اکثر کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد قے ہو جایا کرتی ہے جس میں غیر منہضم غذا اور خون ملا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کسی بڑی شریان معدہ کے پھٹ جانے سے خالص خون کی قے آیا کرتی ہے جس سے مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ کبھی براز کی راہ خون خارج ہونے سے سیاہ رنگ کا پاخانہ آتا ہے لیکن اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ مریض کو دوا میں بسمتھ یا آئرن سٹیل سے بھی پاخانہ سیاہ رنگ کا آیا کرتا ہے۔ کبھی زخم معدہ پھٹ کر معدہ میں سوراخ ہو جانے سے غذا پیری ٹونیم یعنی صفاق میں چلی جاتی ہے جس سے اس جھلی میں ورم ہو کر مریض مر جاتا ہے اس مرض میں اکثر قبض رہتی ہے اور غذا ہضم نہ ہونے کے سبب مریض روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔

قروح معدہ اور قروح اثنا عشری میں فرق

قروح معدہ میں درد تیز ہوتا ہے کھانا کھانے کے بعد خاص وقت پر زیادہ ہو جاتا ہے لیکن کھانا کھانے کے فوراً بعد عارضی سکون ہوتا ہے۔ درد معدہ کو چیرتا ہوا سیدھا پشت کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوگا عموماً قے ہوتی ہے۔ معدہ کے خاص حصے کے دبانے پر درد ہوتا ہے۔

قروح معدہ میں عام طور پر قے آتی ہے اور کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد ہوتا ہے اور قے سے افاقہ ہوتا ہے کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ کے اندر اندر قے آ جاتی ہے نمک کا تیزاب قے میں موجود ہوتا ہے۔ کچھ مقدار خون کی بھی ہوگی۔

قروح معدہ میں قسم شراسیفی پر درد ہوتا ہے جو عموماً غضروف خنجری کے عین نیچے ہوتا ہے۔ درد ایک خاص مقام پر محسوس ہوتا ہے یہ مقام یا تو درمیانی خط پر یا اس

کے ذرا بائیں طرف ہوتا ہے اور کھانا کھانے سے چند منٹ بعد درد شروع ہوجاتا ہے بعض مریضوں میں تقریباً ایک گھنٹہ بعد ہوتا ہے اگر مریض کو قے آجائے تو آرام ہوجاتا ہے۔ پیٹھ پر بارہویں فقرہ صدری اور پہلے فقرہ قطنی کے مقام پر بھی درد ہوگا اور شدید ہوگا۔

قروح اثنا عشری

قروح اثنا عشری عموماً مردوں میں ہوتے ہیں۔ اس کی علامات بھی تقریباً وہی ہوتی ہیں جو قروح معدہ کی ہیں مثلاً قے الدم، سیاہ براز، پیٹ میں درد، قلت الدم وغیرہ وغیرہ البتہ درد خط وسطی سے دائیں طرف ہوتا ہے۔

کھانا کھانے سے دو تین گھنٹہ کے بعد درد ہوگا اور بھوک کے وقت زیادہ ہوجاتا ہے۔ اور کھانا کھانے سے اس میں افاقہ ہوتا ہے۔

قروح اثنا عشری میں قسم شراسیفی میں درد ہوتا ہے لیکن کھانا کھانے کے بعد آرام ہوجاتا ہے۔

قروح اثنا عشری کا درد گہرائی میں ہوتا ہے اور بھوک کے وقت شدید ہوجاتا ہے اور قروح میں دورے کافی دیر کے بعد ہوتے ہیں اور عموماً رات کو نیند میں ہوتے ہیں مریض یکایک چونک اٹھتا ہے۔ مردوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے اور بالعموم کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔

علاج: معدہ کو قطعی آرام دینا نہایت ضروری ہے پس چند روز تک مریض کو کسی قسم کی غذا کھانے کو نہ دیں۔ پہلے ماء العسل یا آش جو پلائیں تاکہ پیٹ صاف ہو جائے اور پھر قرص طباشیر ۵ ماشہ یا قرص کہربا ۵ ماشہ شربت حب الآس ۲ تولہ کے ہمراہ صبح و شام دیں یا یہ نسخہ دیں۔ کندر، دم الاخوین، کہربا شمعی، گل ارمنی ہر ایک ایک ماشہ ان کو پیس کر شربت خشخاش ۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے عرق گلاب ۷ تولہ شربت حب الآس ۲ تولہ ملا کر پلائیں یا یہ قرص دیں۔

نسخہ قرص: خشخاش ۷ ماشہ، صمغ عربی ۲½ ماشہ کتیرا ۲½ ماشہ گل نار، گل سرخ حب الآس، عصارہ، ریش برگد، اقاقیا، زعفران کہربا ہر ایک ۲۰ رتی سب کو کوٹ چھان کر آب سماق سے اقراص بنائیں اور ان کو سایہ میں خشک کریں۔

مقدار خوراک ۴ ماشہ تک ہمراہ آب سرد جس میں قدرے لعاب اسپغول ملا ہو۔

غذا چند روز تو غذا نہ دیں اس کے بعد آش جو، ماء العسل، پتلا اراروٹ، ساگو دانہ آب انار، آب سنگترہ، سفیدی بیضہ مرغ۔ آب لونگ یخنی حقنہ غذائی کے ذریعہ دیں اور پھر کچھ دن بعد یہی غذائیں منہ کے راستہ دیں مگر ان کو بہت سرد کر لیا کریں۔

پرہیز باقی سب غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ حرکت سے بھی پرہیز کرائیں۔

قے الدم، یعنی خونی قے

تعریف و ماہیت مرض اس مرض میں مریض خون کی قے کرتا ہے یا اس کے قے کئے ہوئے مواد میں خون بھی خارج ہوتا ہے۔ یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے مرضی حالات میں ایک علامت ہے۔

اسبابِ مرض قے الدم کے اسباب درج ذیل ہیں۔

۱۔ **نگلا ہوا خون**: ۱۔ نکسیر ۲۔ نفث الدم ۳۔ دہن اور گلے سے سیلان خون ۴۔ متصنع۔ بعض لوگ فریب دینے کے لئے جانوروں کا خون پی لیتے ہیں اور بعد میں قے کر دیتے ہیں اگر یہ شبہ ہو تو خورد بینی امتحان سے اس کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

۲۔ **امراض مری**: ۱۔ سرطان مری ۲۔ اینورسما کا مری میں پھٹنا ۳۔ مری کا دوالی پھٹ جانا ۴۔ خارجی اشیاء کا مری میں چبھ جانا وغیرہ وغیرہ

۳۔ **امراض معدہ**: ۱۔ التہاب معدہ شدید ۲۔ التہاب معدہ مزمن ۳۔ سمیات ۴۔ قرح معدہ ۵۔ سرطان معدہ ۶۔ تکلس شریان معدہ ۷۔ اینورسما کا معدہ میں پھٹنا ۸۔ چوٹ و ضرب

۴۔ **امراض اثنا عشری**: ۱۔ قرح اثنا عشری ۲۔ سرطان ۳۔ مرارہ کی پتھری جس نے اثنا عشری کو مجروح کر دیا ہو۔

۵۔ **وریدباب الکبد کا سدہ**: ۱۔ تصلب الکبد ۲۔ ورید باب الکبد پر دباؤ

۴۔ قلب اور ریہ کے امراض مزمن
۶۔ شدید بخار ۱۔ چیچک ۲۔ حمیٰ احمرا ۳۔ ملیریا شدید ۴۔ ہیضہ وغیرہ
۷۔ امراض خون ۱۔ خرخرا ۲۔ اسکربوط ۳۔ قلت الدم ابیض ۴۔ قلت الدم خبیثہ
۸۔ دیگر امراض متفرقات۔ مثلاً
التہاب مزمن گردہ۔ یرقان مزمن۔ آتشک وغیرہ وغیرہ
مندرجہ بالا اسباب کی مختصر تشریح یا وضاحت (از جامع الحکمت)
۱۔ نگلے ہوئے خون کی قے یعنی مریض پہلے کسی نہ کسی طرح خون کو معاوم یا غیر معلوم طور پر نگل جایا کرتا ہے جو بعد میں قے کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے۔ اس قسم میں رعاف یعنی نکسیر۔ لفث الدم۔ منہ یا حلق سے خون کا اخراج جیسا کہ بعض اوقات دانت نکلوانے یا حلق وغیرہ کے کسی زخم میں ہوا کرتا ہے) شامل ہیں۔
۲۔ مری کے امراض میں جن میں خون کی قے ہوتی ہے ان میں مری کے اندر کی رسول اور طبی کی شریانی رسولی (اینورسما) کا مری کے اندر پھٹ جانا۔ مری کے اندر کی غیر طبعی پھیلاد دریدوں کا پھٹ جانا۔ جوف صدر میں غیر طبعی ساختوں یعنی رسولیوں وغیرہ کا پیدا ہو کر مری اور شریانی طبی میں شگاف یا کسی غیر جنس شئے کا مری میں پہنچ کر مری اور شریان اور طبی میں شگاف کر دینا شامل ہیں۔
۳۔ امراض معدہ جن میں خون کی قے ہوتی ہے۔ ان میں ورم معدہ حاد۔ ورم معدہ مزمن۔ ورم معدہ سمی۔ سمیات اکالہ مثلاً قوی تیزابات وغیرہ کا استعمال معدہ اور آنتوں میں خراش کرنے والے زہر مثلاً سنکھیا۔ فاسفورس۔ اثمد (یعنی اینٹی مونی) وغیرہ۔ قرحہ معدہ۔ معدے کی باریک رگوں کا منہ کھل جانا معدے کے اندر بثور دموی یا زخم سرطان معدہ معدے کی ضرب یا معدے کی شریانوں کا تصلب لبطن کی کسی شریان کے اینورسما کا معدے میں پھٹ جانا وغیرہ شامل ہیں۔
۴۔ اثنا عشری کے امراض۔ اس میں اثنا عشری کے زخم، سرطان اور سنگ مرارہ کا اثنا عشری میں زخم پیدا کر دینا شامل ہیں۔
۵۔ باب الکبد کا سدہ اور احتقان دموی۔ اس میں تلیف الکبد۔ باب الکبد کا ورم حاد بعض اقسام عظم طحال بالخصوص جو فقر الدم طحال میں ہوا کرتا ہے۔ شاذ و نادر باب الکبد پر خارجی دباؤ

یا دل اور پھیپھڑوں کے مزمن امراض شامل ہیں۔

۶۔ شدید حمیات۔ ان میں مہلک قسم کے حمیات ثبوری مثلاً چیچک، خسرہ، موتی جھرہ وغیرہ مہلک قسم کا سرخ بخار، شدید حمی فصلی (ملیریا)، زرد بخار، حمی دنج (ہڈی توڑ بخار) ہیضہ۔ شدید قسم کا ورم لطانۂ قلب جس کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اور صغر الکبد صفراوی شامل ہیں۔

۷۔ امراض خون۔ مرض ہاجکن، ورم ابیض کاذب، فقر الدم مہلک یعنی مرض اخضر، فقر الدم طحالی اور مزمن ملیریا شامل ہیں۔

۸۔ دیگر متفرق اسباب۔ ان میں مزمن ورم گردہ، بالخصوص جو پیٹ کے عمل جراحی کے بعد پیدا ہوا ہو، مزمن اور دیرپا یرقان اور آتشک شامل ہیں۔ ان میں سے کثیر قے الدم کا باعث بالعموم معدے کی رگوں کا منہ کھل جانا اور معدے کے زخم، اثنا عشری کے زخم اور تلیف الکبد ہوا کرتا ہے۔

علامات اس میں یا تو شوخ سرخ رنگ کا خون کثیر مقدار میں قے کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مقام معدہ پر برچھی چبھنے کا سا درد بھی محسوس ہوتا ہے اور کبھی صرف جلن سی محسوس ہوتی ہے۔ گاہے خون غذائی مواد میں ملا ہوا اور کم مقدار میں سیاہی مائل رنگت کا چاکلیٹ اور قہوے کے رنگ کا سا خارج ہوتا ہے۔ گاہے قے الدم سے پہلے متلی اور بے چینی سی ہوتی ہے۔ اور کبھی اس قسم کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

تشخیص مرض اس کی تشخیص زیادہ دشوار نہیں ہے۔ البتہ اس کے اسباب کی تشخیص کسی قدر مشکل ہے۔ جیسا کہ اسباب سے ظاہر ہے معدے کی رگوں کے منہ کھل جانے، معدے اور اثنا عشری کے زخموں اور تلیف الکبد کی صورت میں قے کے اندر خون کثیر مقدار میں اکثر شوخ سرخ رنگ کا خارج ہوتا ہے۔ نگلے ہوئے خون کی قے الدم کی صورت میں خارج ہونے کے علاوہ نفث الدم یا منہ اور حلق وغیرہ کے زخموں کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح دوسرے اسباب کی وجہ سے جو قے الدم ہوتی ہے۔ ان میں بھی ہر ایک سبب کی مخصوص علامات کم و بیش موجود ہوتی ہیں جن کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

انجام مرض

قے الدم بالعموم ایک نہایت اہم علامت ہوتی ہے لیکن اُس کا انجام اکثر اُس کے سبب کی شدّت و خفت پر منحصر ہوا کرتا ہے۔ دریدباب الکبد کے احتقان دموی سے جو قے الدم کی شکایت ہوتی ہے وہ اکثر کسی قدر مفید ہوتی ہے۔ اینورسما کے پھٹنے سے جو قے الدم کی شکایت ہوا کرتی ہے وہ عموماً مہلک ہوتی ہے اور دیگر شدید امراض مثلاً سرطان معدہ یا اثنا عشری فقر الدم تلیف الکبد اور قروح معدہ و اثنا عشری وغیرہ سے جو قے الدم ہوتی ہے اسکا انجام بھی جلد یا بدیر خراب ہی ہوا کرتا ہے۔ قے الدم کے انجام پر خون کی کثرت و قلت بہت زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ گو کثیر خون کے خارج ہونے کی وجہ سے مریض بہت کمزور ہو جایا کرتا ہے۔

علاج جب مریض کو خونی قے آرہی ہو تو اسے فوراً چت لٹائیں اور اسے اٹھنے بیٹھنے اور کروٹ لینے سے روک دیں اگر مریض بے ہوش ہو تو اسے ہوش میں لانے کی تدبیر کریں۔ منہ پر سرد پانی عرق گلاب ملا کر اس کے چھینٹے ماریں چونا نوشادر ملا کر سونگھائیں اگر مریض کو نیند آتی ہو تو اسے سونے دیں بلکہ اگر زیادہ بے چینی ہو تو معجون برشعثا دیں تاکہ نیند آجائے۔ خون بند کرنے کے لئے گیرو، سنگ جراح، دم الاخوین، بسد، کہربا شمعی ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شربت انجبار میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ اور اقاقیا، گلنار، صندل سفید، صندل سرخ ہر ایک چھ ماشہ گلاب میں پیس کر برف سے ٹھنڈا کر کے لیپ کریں نیز صبح و شام قرص کہربا تین ماشہ پیس کر کھلائیں اور شیرہ حب الآس ۳ ماشہ، شیرہ بیخ انجبار ۳ ماشہ، شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ، شیرہ تخم کاہو ۳ ماشہ، لعاب بہدانہ ۳ ماشہ نکال کر شربت حب الآس ۲ تولہ ملا کر چٹائیں۔ جب خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اور نبض بہت ضعیف ہو جائے تو اسوقت جواہر مہرہ دو چاول دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملا کر عرق عنبر ۵ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ نیز پانی میں نمک ملا کر اس کا حقنہ کریں اس سے خون میں پانی جذب ہو کر اسکی مائیت کی کمی کی تلافی ہو جاتی ہے۔ یہ نسخہ اکسیر نفث الدم جو قے الدم نفث الدم اور بواسیر خونی نکسیر استحاضہ اور پیچش خونی میں مفید ہے۔ استعمال کریں۔

نسخہ: سنگ جراحت ۵ تولہ برگ نیم سبز ایک پاؤ۔ برگ نیم کے بھرتے میں سنگ جراحت رکھ کر اوپر کپڑا لپیٹ دیں اور ہوا سے بچا کر سات سیر اوپلوں کی آنچ دیں سرد

ہونے پر ایک ماشہ صبح اور شام کو مکھن میں کھلائیں۔

نسخہ محلل : اگر رگوں کے پھٹ جانے کی وجہ سے جریان خون کی شکایت ہو تو اس کے لئے عجیب الاثر ہے۔ نسخہ۔ سرمہ اصفہانی۔ دم الاخوین۔ شادنج۔ مخسول ہر ایک تین ماشہ مازو سبز۔ گلنار فارسی ہر ایک۔ ڈیڑھ ماشہ شاخ گوزن سوختہ۔ اقاقیا خانہ ساز ہر ایک ایک ماشہ۔ نمک مغسول ڈیڑھ ماشہ۔ افیون خالص ۲ رتی۔ زعفران چار رتی۔ سب کو باریک پیس کر بارتنگ یا خرفہ کے پانی میں ملا کر اقراص بنائیں خوراک ۳ ماشہ۔

غذا: جب تک خون جاری ہو غذا کو روک دینا مناسب ہے۔ البتہ آب انار دے سکتے ہیں اگر زیادہ ضعف ہو جائے تو حقنہ غذائی کے ذریعہ مثلاً جو۔ پتلا اراروٹ۔ دودھ سوڈا یا چونے کا پانی ملا ہوا یا مونگ کی دال کا پانی پہنچائیں جب افاقہ ہو جائے تو یہ غذائیں کھلائیں اور پتلی کھچڑی۔ چاول۔ جو کے ستو وغیرہ۔

پرہیز: تمام محرک اور گرم اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرانا چاہئیے۔ غم غصہ اور فکر و پریشانی اور زیادہ جسمانی حرکت سے بچنا چاہیے۔

قولنج

تعریف مرض اس مرض میں آنتوں میں غیر منظم طور پر تشنج ہوتا ہے۔ جس میں بڑی آنتوں بالخصوص قولون میں غیر منظم طور پر تشنجی قسم کا درد ہوتا ہے۔

اقسام مرض قولنج کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ قولنج ورمی : اس میں سدہ ورم کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۲۔ قولنج بلغمی : اس میں بلغمی لیسدار رطوبت آنت کی نالی کو بھر کر بند کر دیتی ہے۔

۳۔ قولنج ریحی : اس میں غلیظ ریح آنتوں کے اندر بند ہو کر درد کا باعث ہوتی ہے

۴۔ قولنج التوائی : اس میں آنتوں کے اندر گرہ یا پیچ پڑ جاتا ہے۔

۵۔ قولنج دودی : اس میں آنتوں کے کیڑوں کی کثرت اور ازدحام کی وجہ سے آنتوں کی نالی بند ہو جاتی ہے۔

۶۔ قولنج ثفلی : اس میں براز خشک ہو کر اور مینگنیوں کی شکل اختیار کر کے آنتوں

میں بند ہو جاتا ہے اور سدہ پیدا کر دیتا ہے اور ثفل کی خشکی اور احتباس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً خشک غذاؤں کا استعمال، براز کا دیر تک آنتوں میں بند رہنا۔ آنتوں کی قوت دافعہ کا کمزور ہو جانا۔ آنتوں کی حس کا زائل ہو جانا یعنی آنتوں کا فالج۔ صفراء کا آنتوں میں کم گرنا۔ پسینہ یا حمام وغیرہ سے جسم کی رطوبات کا بکثرت تحلیل ہو جانا۔ گرم ہوا میں دیر تک رہنا جس سے جسم کی رطوبات تحلیل ہو جاتی ہیں اور آنتوں کا اندر سے چھل جانا۔ آنتوں کا ورم۔ پیچش۔ کرم امعاء کثرت اسہال وغیرہ۔

۷۔ قولنج عرضی اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جس میں دوسرے احشاء کا ورم وغیرہ آنتوں پر دباؤ ڈال کر ان کی نالی کو بند کر دیتا ہے اور براز کا اخراج روک دیتا ہے مثلاً بعض اوقات جگر طحال، گردے، مثانہ رحم وغیرہ کے ورم یا رسولی وغیرہ میں ہوتا ہے۔

۲۔ یا مرارہ کی نالی یا گردے کی نالی کا شدید درد جو پتھری کے سبب سے ہوا کرتا ہے اور عارضی طور پر آنتوں کے فعل کو باطل کر دیتا ہے۔

اطباء جدید کے نزدیک اسباب کے لحاظ سے قولنج کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ قولنج ریحی ۲۔ قولنج صفراوی۔ جو صفراء کے آنتوں پر زیادہ گرنے سے ہوتا ہے ۳۔ قولنج تشنجی۔ اس کو قولنج عصبی بھی کہتے ہیں ۴۔ قولنج سُربی۔ جو سرب یعنی سیسے کی سمیت کے جسم میں جذب ہو جانے سے ہوا کرتی ہے۔

۵۔ قولنج نحاسی: یعنی تانبے کی سمیت کے جسم میں جذب ہو جانے سے ہوا کرتا ہے

اسباب مرض

آنتوں میں غلیظ اور لیسدار بلغم کا اجتماع یا غلیظ ریاح کا آنتوں میں بند ہو جانا، آنتوں کا ورم، یا خشک براز کا آنتوں میں رُک جانا۔ شدید مسہلات کا استعمال یا سنکھیا، اثمد سیسہ، نحاس وغیرہ کسی ادویہ سے تسمم ہو جانا، پیٹ کو شدید سردی لگ جانا، غذاء کی خرابیاں مثلاً ہمیشہ ثقیل اور دیر ہضم اغذیہ مثلاً میدے کی روٹی، پیسڑی کچے میوہ جات مثلاً سیب یا بیر وغیرہ۔ بچوں میں یہ مرض اکثر اوقات قبض، ریاح شکم، ناکارہ ورم امعاء کی

وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ کبھی بوجھل چیز اُٹھانے یا حرکت کرنے سے بھی آنتوں میں بل پڑ جاتا ہے۔ اور یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات بتدریج یا دفعتہً پیٹ میں ناف کے گرد سخت بے چین کر دینے والا شدید قسم کا درد ہوتا ہے جس کو دبانے سے کسی قدر سکون محسوس ہوتا ہے۔ پہلے ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ نفخ اور قراقر کی شکایت ہوتی ہے پیٹ کسی قدر پھول جاتا ہے۔ پھر ناف کے اور دگرد ٹھہر ٹھہر کر شدید درد ہوتا ہے مریض پیٹ کے بل پڑا رہتا ہے اور پیٹ کو اکثر ہاتھ سے دبائے رکھتا ہے۔ قبض کی شدید شکایت ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے کبھی قے بھی ہو جاتی ہے۔ درد کی شدت اور بے چینی سے مریض بار بار اٹھتا بیٹھتا ہے اور کروٹیں بدلتا ہے پاخانہ اگر آتا ہے تو کم مقدار میں تکلیف سے آتا ہے۔ قولنج ریحی میں درد اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ اور ریاح خارج ہونے پر درد میں قدرے تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور یہ درد اکثر نوبت بہ نوبت ہوتا ہے۔ ریح خارج ہو کر باری یکایک موقوف ہو جاتی ہے مریض کا چہرہ متفکر پریشان ہوتا ہے جسم سرد ہو جاتا ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے اور بعض مریضوں کو غش بھی آ جاتا ہے۔ لیکن بخار نہیں ہوتا اور سرد پسینہ آتا ہے مریض شدت درد کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے یعنی بار بار اٹھتا بیٹھتا اور پہلو بدلتا رہتا ہے بھوک مر جاتی ہے اگر اس مرض کے ساتھ پیشاب بھی بند ہو جائے تو مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تشخیص مرض درد قولنج کو درد گردہ۔ درد معدہ۔ ورم زائدہ۔ درد دل، آنتوں میں بل پڑ جانا خصوصاً بچوں میں۔ ورم امعاء اور رحم وخصیۃ الرحم کی تکالیف سے تشخیص کر لینا ضروری ہے۔ چنانچہ :

ا۔ درد گردہ مقام گردہ سے اُٹھتا ہے جس کی ٹیسیں رانوں اور فوطوں تک جاتی ہیں اور پیشاب تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے اور کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ درد جگر قولنج صفراوی میں متلی اور قے زیادہ ہوتی ہے اور درد کی نوبت چند گھنٹے سے لے کر چند روز رہا کرتی ہے۔ لیکن درد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ درد معدہ ناف سے اوپر مقام معدہ پر ہوا کرتا ہے۔ اپنڈی سائٹس میں ناف کی داہنی جانب دبانے سے اذیت پہنچتی ہے اور ابھار سا محسوس ہوتا ہے۔ درد دل عموماً ۴۵ سال کی عمر میں بعد ہوا کرتا ہے درد کی ٹیسیں خصوصاً بائیں بازو

کی طرف جاتی ہیں اور پسینے سے جسم تر بتر ہو جاتا ہے ۔ انتڑیوں میں بل پڑ جائے تو قے میں براز خارج ہونے لگتا ہے رحم اور خصیۃ الرحم کی بیماری میں حیض کا آنا بند یا بے قاعدہ ہو جاتا ہے پیڑو میں گرانی، کمر کولہوں اور رانوں میں درد ہوتا ہے ۔ ورم امعاء میں بخار ہوا کرتا ہے

انجام مرض اس مرض کا انجام اس کے سبب اور شدت و خفت پر منحصر ہے۔ عام طور پر گو قولنج کا دورہ نہایت شدید ہوتا ہے لیکن بہت جلد گزر جاتا ہے ۔ مریض ایک دو روز میں اچھا ہو جاتا ہے ۔ لیکن قولنج ختنقی اور شدید قسم کے سدی قولنج میں جس میں آنتوں کے اندر سوراخ ہو جایا کرتا ہے ۔ بعض اوقات انجام ہلاکت ہوتا ہے ۔

علاج سدہ نکالنے اور آنتوں کو صاف کرنے کے لئے کسٹر آئیل ۲ تولہ تارپین کا تیل ۲۰ بوند ۔ پیپرمنٹ آئیل ۳ بوند ۔ ۲ چٹکی نمک دودھ گرم میں ملا کر پلا دیں ۔ پیٹ پر گرم پانی کی بوتل سے یا جوش دادہ پوست سے سینک دیں ۔ نیز گلیسرین سوپ یا سنلائٹ سوپ یا اچھا دیسی صابن ایک سیر گرم پانی میں کسی قدر ملا کر یا گھول کر اسمیں کسٹر آئیل ایک اونس روغن تارپین اڈرام ملا کر اس سے حقنہ کریں ۔

مسہل کے لئے یہ نسخہ دیں ۔ روغن بیدانجیر ولایتی ۴ تولہ عرق گلاب آدھ پاؤ عرق بادیان ۱۰ تولہ میں ملا کر پلائیں یا یہ گولیاں استعمال کرائیں ۔ نسخہ حب مسہل :

سقمونیا ولایتی ۱ ماشہ شحم حنظل ۴ ماشہ ۔ مصطگی رومی ایک ماشہ بدستور پانی کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور بوقت ضرورت ایک ماشہ آب گرم کے ساتھ کھلائیں ۔

ضروری تنقیہ کے بعد جوارش مصطگی ۵ ماشہ یا جوارش کمونی ۹ ماشہ کھلائیں اور اوپر سے شیرہ بادیان شیرہ تخم خرفہ ہر ایک ۶ ماشہ انیسون ۳ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال کر گلقند ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۔

مسہل قولنج بادیان ۹ ماشہ بسنارسکی ۹ ماشہ ۔ گل سرخ ۱ تولہ مویز منقی ۱۱ دانہ ۔ تخم کرفس ۹ ماشہ ۔ بکو خشک ۶ ماشہ پانی میں جوش دے کر اتار کر مل چھان کر گل قند ۴ تولہ پیس کر داخل کریں اور اور کسٹر آئیل ۴ تولہ اضافہ کر کے نیم گرم پلائیں نسخہ معجون برائے قولنج ریحی جبکہ قبض نہ ہو ۔ قرفہ ۔ مرچ سیاہ ۔ زیرہ سفید ۔ سونف ۔ زیرہ سیاہ ۔ انیسون ۔ زنجبیل

الائچی خورد۔ الائچی کلاں۔ لونگ ۔مصری کوزہ ۔ہر ایک ۲ تولہ ۔شہد خالص بتیس تولہ ادویہ کا سفوف کر کے شہد میں ملا کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ا تولہ تک صبح و شام دیں ہمراہ عرق بادیان وغیرہ اگر درد شدید ہو تو پہلے برشعشا ایک ماشہ یا افیون، نوشادر، عصارہ ریوند ہر ایک ایک رتی گولی بنا کر کھلائیں اگر دس منٹ تک تخفیف نہ ہو تو اور گولی کھلائیں ۔جب درد ٹھہر جائے تو بدستور حقنہ کریں۔

نسخہ معجون قولنج جو اکثر اقسام قولنج میں مفید ہے ۔ زنجبیل ۔قرفہ ۔ دار چینی ۔قرنفل سلیخہ ۔تار مشک ۔سنبل الطیب ۔دانہ الائچی خورد و کلاں ۔ مصطگی رومی ۔ساذج ہندی ۔نانخواہ ۔تخم کرفس ۔انیسون ہر ایک ۲ ماشہ ۔شیطرج ہندی ۔ زعفران ہر ایک چار ماشہ ۔سقمونیا ولایتی ۸ ماشہ ۔ تربد مجوف ۸ ماشہ (روغن بادام سے چرب شدہ) افتیمون ولایتی ۔حب النیل ہر ایک ۸ ماشہ ۔ بسفائج فستقی ۵ ماشہ ۔نمک ہندی ۳ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر قند سفید دو چند اور شہد خالص ایک حصہ بطریق معروف معجون تیار کریں۔

مقدار خوراک : ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک ۔

نقوع قرنفل جو نفخ شکم اور قولنج میں نافع ہے ۔محرک اور کاسر ریاح ہے ۔ **نسخہ** : قرنفل نیم کوفتہ ۱½ تولہ آب مقطر کھولتا ہوا ۱۰ چھٹانک قرنفل کو پانی میں ڈال کر پندرہ منٹ کے لئے ڈھک کر رکھ دیں اس کے بعد چھان کر سوا تولہ سے اڑھائی تولہ تک کی مقدار میں ذرا نمکین کر کے پلائیں ۔ قولنج ورمی میں ۱۔ ابتدا میں روغن گل ۲ تولہ سرکہ خالص ا تولہ ملا کر کپڑا تر کر کے ورم کے مقام پر رکھیں جب درد کو تسکین ہو جائے تو ۲۔ گل بنفشہ ۔تخم خطمی ۔گل بابونہ ۔زردچوب ۔ہر ایک ۶ ماشہ باریک پیس کر روغن بابونہ ۲ تولہ موم ا تولہ لعاب تخم کتان ۲ تولہ میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں اور رفع قبض کے لئے حسب ذیل حقنہ کریں ۔ تخم کتان ۔تخم حلبہ ۔گل بابونہ ہر ایک ایک تولہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے آش جو ۔آب مکو سبز ۔آب خیار سبز ہر ایک ۵ تولہ شامل کر کے روغن بادام ۶ ماشہ اضافہ کر کے نیم گرم سے حقنہ کریں۔

قولنج سرمی دخاسی میں پیٹ پر سینک کریں ۔ اور ایک سیر پانی کو گرم کر کے اسمیں

کسی قدر صابن گھول لیں اور تین تولہ روغن بید انجیر ملا کر حقنہ کریں۔ ایلاؤس میں مسہل نہ دیں بلکہ مریض کو چت لٹا کر اس کے پیٹ کو آہستگی سے ملیں اور اس کے ساتھ ہی پاؤں کو اٹھا کر ملائیں تاکہ آنت اپنی جگہ پر چلی جائے نیز سوا سیر پانی گرم کر کے حقنہ کی لمبی نلی کے ذریعہ آنتوں میں پہنچائیں اور جب پانی باہر آئے تو پیٹ کو نیچے سے اوپر کی طرف ملیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو اپریشن کرائیں۔

غذا غذائیں زود ہضم اور بھوک سے کم کھلائیں مرغ کا شوربہ غذا کے علاوہ دوا بہت مفید ہے۔ اسکی افراط رکھیں۔

شروع مرض میں اگر ماء العسل پر اکتفا کی جائے تو مناسب ہے درد کی حالت میں قطعی کھانے کو نہ دیں۔ سدہ رفع ہونے کے بعد یخنی دینا فائدہ مند ہے مونگ اور ارہر کی دال کا پانی بکری کے گوشت کا شوربہ کے ساتھ روٹی کا پارچہ بنا کر دیں جب تغذیہ کی ضرورت ہو تو لغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی اور انڈے کی زردی وغیرہ دینے میں مضائقہ نہیں۔ دودھ سوڈا بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔

پرہیز ثقیل دیر ہضم اور بادی چیزوں سے پرہیز لازمی خصوصاً آلو، اروی، گوبھی، دال ماش، چنے کی دال، چاول، بڑا گوشت، سری پائے، مچھلی، کچا دودھ اور برف وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

دیدان الامعاء

یعنی

آنتوں کے کیڑے

اس مرض میں آنتوں میں مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو جلد یا بدیر مختلف قسم کی تکالیف پیدا کر دیتے ہیں۔

ویسے تو اس قسم کے کیڑوں کی تعداد بہت ہے لیکن یہاں صرف تین قسم کے

کیڑوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو انسان کی انتڑیوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ کثیر الوقوع اور مشہور ہیں۔

کیڑوں کی پیدائش

کیڑوں کی پیدائش کا سبب بلغمی رطوبات ہوتی ہیں جو حرارت غریبہ کے عمل سے متعفن ہو کر کیڑوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ لیکن اطباء جدید کے خیال کے مطابق یہ کیڑے بذات خود یا ان کے تخم یا انڈے، ساگ پات سبزیوں اور پانی یا دیگر ماکولات و مشروبات کے ساتھ باہر سے جسم انسان میں پہنچتے اور آنتوں کے اندر متمکن ہو کر نشو و نما پاتے رہتے ہیں۔

تشخیص پیٹ میں مختلف کیڑوں کی نوعیت معلوم کرنے سے پہلے کیڑوں کی عام علامات کے ذریعہ یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ مریض کے شکم میں واقعی کیڑے ہیں بھی یا نہیں۔ چنانچہ اگر مریض شکم میں کیڑوں کے رینگنے کی حرکت محسوس کرتا ہے۔ رات کو دانت پیستا ہے آنتوں میں مڑ دڑ ہو خصوصاً بھوک کی حالت میں منہ سے رال بہتی ہو دن کے وقت زبان اور ہونٹ خشک رہتے ہوں اور رات کو تر ہو جاتے ہوں کھانا کھانے کے بعد متلی ہو جاتی ہو۔ سر کی طرف بخارات چڑھنے کے باعث درد سر اور دوران سر کی شکایت ہو ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں پیاس زیادہ لگتی ہو۔ بدہضمی رہتی ہو بھوک کم لگے یا بھوک کا ہوکا ہو جائے آنکھوں میں سفیدی اور چمک پیدا ہو جائے ہونٹوں میں تہیج ہو گاہے مرگی کے دورے پڑتے ہوں۔ گاہے پیٹ میں بالخصوص زائدہ دودیہ کے مقام پر قولنجی قسم کا درد بھی ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات اس جگہ نزلا دی قسم کا ورم ہو جاتا ہے۔ جسمانی تغذیہ میں نقص پیدا ہو کر لاغری کمزوری اور کمی خون کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر بدہضمی پائی جاتی ہے۔ انعکاسی تحریک کی وجہ سے بعض قسم کے عصبی عوارض مثلاً خوف۔ بزدلی۔ ناک نوچنا۔ دانت پیسنا کثرت لعاب دہن نیند میں ڈرنا۔ دردسر، دوران سر تشنجی دورے رعشہ اور مرگی۔ حول یعنی بھینگا پن اور بول فی الفراش وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ جب یہ علامات پائے جائیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ مریض کے پیٹ میں

کیڑے موجود ہیں۔
کرم شکم عام طور پر تین قسم کے ہوتے ہیں۔

علامات اقسام کرم شکم

۱۔ ایک تو باریک چھوٹے سفید چاول نما ہوتے ہیں جن کو چنونے کہتے ہیں۔
۲۔ لمبے خراطین جنکو کیچوے کہتے ہیں یا حیات کہتے ہیں۔
۳۔ کدو دانے۔ جو تخم کدو کے مشابہ ہوتے ہیں اور باہم مل کر زنجیر سی بناتے ہیں۔
۱۔ چمنے یا چنونے جن کو دود الخل یا انگریزی میں تھریڈ ورم کہتے ہیں۔ یہ عموماً شیر خوار بچوں یا چھوٹے بچوں میں پائے جاتے ہیں، اگرچہ بعض جوانوں میں بھی دیکھے گئے ہیں۔ رات کو بچوں کو یہ چنونے بے حد پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ مقعد میں خارش ہوتی ہے اور سبز زمرخ ہو جاتی ہے۔ رات بھر بچہ بے چین رہتا ہے گھر والوں کے لئے باعث پریشانی رہتا ہے۔ روتا ہے کسی کل چین نہیں ہوتی یہ گول سفید رنگ کے تقریباً ایک سنٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ مادہ مقعد کے باہر آ کر رات کو انڈے دیتی ہے جس سے خارش پیدا ہوتی ہے۔ جب انڈوں سے لارئے نکلتے ہیں تو پھر وہ اندر گھس جاتے ہیں۔ جب مقعد میں خارش ہوتی ہے تو مریض وہاں کھجلی کرتا ہے تو انڈے ناخنوں میں لگ جاتے ہیں۔ پھر وہ شخص جس سے ہاتھ ملاتا ہے اسے چھوت میں سے حصہ دیتا ہے۔ جو بھی ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھاتا ہے انڈے اس کے منہ کے راستے پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر ان سے بچے نکل آتے ہیں۔

کرم شکم میں مریض کے منہ سے رال سوتے میں بہتی ہے نیز مریض حالت خواب میں بھی دانت پیستا ہے بحالت کرم شکم بھوک پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں یا تو بھوک بہت بڑھ جاتی ہے یا گھٹ جاتی ہے۔

۲۔ کیچوے یا حیات (راؤنڈ ورمز) ان کو طیپ بھی کہتے ہیں۔ یہ بچوں اور جوانوں دونوں کو ہوتے ہیں۔ یہ رنگ میں سفید شکل میں گول اور لمبے ہوتے ہیں۔ مادہ نر سے لمبی ہوتی ہے۔ عام طور پر چھ سے دس انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ جن مریضوں کے پیٹ

میں کیچوے ہوں ان کے پاخانے میں ان کے انڈے خارج ہوتے رہتے ہیں پاخانہ پر مکھیاں بیٹھ کر اسے کھانے پر پہنچا دیتی ہیں یا پاخانے وغیرہ کی کھاد کھیتوں میں پڑتی ہے اور کیچوں کے انڈے سبزی پر لگ جاتے ہیں بعض لوگ سلاد یا سبزی اچھی طرح دھوکر استعمال نہیں کرتے چنانچہ یہ انڈے پیٹ میں ان انڈوں سے بچے (لاروے) نکلتے ہیں جو کہ خون میں داخل ہوکر جگر میں پہنچتے ہیں وہاں سے خون کے راستے پھیپھڑوں میں پہنچ جاتے ہیں وہاں سے رینگ کر ہوائی نالی کے راستے حلق میں آتے ہیں. حلق سے پھر یہ نگلے جاتے ہیں. اور معدے اور انتڑیوں میں چلے جاتے ہیں. اس دوران اور خاص کر انتڑیوں میں خون چوسنا شروع کر دیتے ہیں. جب یہ لاروے پھیپھڑوں میں جاتے ہیں تو نمونیا جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں. پیٹ میں لیپ وغیرہ ہوں تو جسم پر خارش، پیٹ میں درد. قے. دست. کھانسی. نمونیا اور بخار وغیرہ کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں جب یہ ان کی سمیت سے تشنجی دورے پڑنے لگتے ہیں سارا جسم بُری طرح اینٹھتا ہے اور ان تشنجی دوروں میں سخت تکلیف ہوتی ہے.

۲. کدو دانے یعنی ٹیپ ورمز. (حب القرع)

یہ بچوں میں کم اور بڑوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں. یہ کیڑے بہت لمبے ٹیپ یعنی فیتے کی طرح چپٹے ہوتے ہیں. منہ کی طرف سے باریک اور دم کی طرف سے موٹے ہوتے ہیں لمبائی کئی فٹ ہوتی ہے بعض اوقات دم کی طرف سے ٹکڑے ٹوٹ ٹوٹ کر پاخانے میں آتے ہیں یہ ٹکڑے کدو کے بیج کی طرح ہوتے ہیں فیتے میں بیشمار گانٹھیں ہوتی ہیں مریض کے پاخانے میں انڈے بھی خارج ہوتے ہیں. پاخانے کی کھاد کھیتوں میں پڑتی ہے تو انڈے سبزی اور گھاس میں لگ جاتے ہیں. جانور جب گھاس چرتے ہیں تو انڈے ان کے اندر چلے جاتے ہیں. انڈوں سے لاروے نکل کر جانوروں کے گوشت میں بیٹھ جاتے ہیں. جب انسان گوشت کھاتا ہے تو یہ لاروے بعض اوقات پکانے پر بھی نہیں مرتے اور انسان کی انتڑیوں میں چمٹ کر بڑھنے لگتے ہیں بعض اوقات گندے پانی میں اس کے انڈے موجود ہوتے ہیں اور گندہ پانی پینے سے انسان کے پیٹ میں پہنچ جاتے ہیں. یہ انسان کے پیٹ میں بدہضمی کا باعث بنتے ہیں کبھی کبھی دست بھی لگ جاتے ہیں.

Scanned by CamScanner

علاج

کرم شکم کو دُور کرنے کا اصولی علاج یہ ہے کہ پہلے مریض کو کوئی دست آور دوا دے کر معدہ اور آنتوں کو صاف کریں تاکہ ان کے بعد قاتل کرم دوائیں کیڑوں پر اپنا اثر اچھی طرح کر سکیں دست آور دواؤں میں روغن بید انجیر بہتر ہے اور قاتل کرم دواؤں میں افسنتین دیدانی درمنہ ترکی، باؤ بڑنگ، کمیلہ، سرخس مناسب ہیں ان قاتل کرم دواؤں کو رات کے وقت کھلا کر صبح مسہل دیں۔ اسطرح تمام کیڑے مردہ ہو کر خارج ہو جائیں گے۔

ایک اور بات جسکی طرف توجہ دینی ضروری ہے کہ قاتل کرم دوائیں عام طور پر کڑوی اور بدمزہ ہوتی ہیں لہذا یہ کیڑے ان کو نہیں کھاتے اور ان کے مہلک اثر سے محفوظ رہتے ہیں لہذا اس کے لئے حیلے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بہتر تدبیر یہ ہے کہ پہلے تین چار روز تک وقت مقررہ پر دودھ میں شکر ملا کر پلائیں پھر اسی وقت مقررہ پر دودھ میں قاتل کرم دوائیں ملا کر دیں۔ کیڑے چونکہ دودھ پینے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں لہذا وہ اس دوا والے دودھ کو فوراً پینا شروع کر دیتے ہیں اور ہلاک ہو کر رہ جاتے ہیں، اس کے بعد روغن بید انجیر وغیرہ دوا مسہلہ دیں ہلاک شدہ کیڑے خارج ہو جائیں گے اس کے بعد اصلاح ہضم جوارش جالینوس، معجون اذراقی وغیرہ کھلائیں۔ بچوں کے لئے تیز قوی قاتل کرم ادویہ استعمال کرانی مناسب نہیں ہے۔ انہیں زیادہ تر چرنوں کی شکایت ہوتی ہے جن کا تعلق زیریں آنتوں سے ہوتا ہے لہذا انہیں قاتل کرم دواؤں کے شافے استعمال کرانا مناسب ہے۔ بچوں کے چرنوں کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔ نسخہ: رسوت ۲ ماشہ، چاکسو مقشر ۲ ماشہ، ایلوا ایک ماشہ، مرچ سیاہ ۵ دانہ، برگ نیم ۵ عدد ہینگ ۱ ماشہ سب کو باریک پیس کر دانہ جوار کے برابر گولیاں بنالیں۔

چھوٹے بچے کو ایک اور بڑے بچے کو دو تین گولیاں رات کو سوتے وقت کھلائیں مقعد میں روغن تخم نیم یا آڑو کے پتوں یا ازنڈ کے پتوں کا پانی لگائیں۔

چرنوں کو ہلاک کرنے کے لئے کمیلہ باریک پیس کر روغن شفتالو یا روغن تخم نیم میں ملائیں اور اسمیں کپڑا اتھیر کر شافہ بنا کر بچے کی مقعد میں رکھیں۔

کیچوؤں اور کدو دانوں کی موجودگی میں پہلے تین روز تک گائے کے دودھ پاؤ سیر میں مصری ملا کر وقت مقررہ پر پلاتے رہیں اس کے بعد چوتھے روز سرخس، کمیلہ باؤبڑنگ حب انیل ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر دودھ میں ملاکر رات کو سوتے وقت پلائیں اور صبح کو سنارمکی ۱ تولہ پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور گلقند ۲ تولہ ملاکر تربد سفید ۳ ماشہ باریک شدہ اوپر چھڑک کر پلائیں تمام کیڑے مردہ ہو کر خارج ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں معجون سرخس خصوصیت سے مفید ہے۔ نسخہ:

نسخہ معجون سرخس سرخس، بابڑنگ ہر ایک سات ماشہ گوگل، تربد سفید مجوف خراشیدہ ہر ایک چودہ ماشہ کوٹ چھان کر دواؤں سے سہ چند شہد میں گوندھ کر معجون تیار کر لیں۔ ایک تولہ سے ۲ تولہ تک معجون رات کو کھلائیں اور صبح مسہل دیں۔ یہ معجون آنتوں کے ہر قسم کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔ مسہل کے لئے روغن بیدانجیر (کسٹرائیل) بہترین چیز ہے۔ نیز اطریفل دیدان بھی اس مرض میں مفید ہے۔

غذا: غذا، زود ہضم اور کم فضلات والی غذائیں دیں انڈہ۔ چوزہ مرغ۔ بکری کے گوشت کا شوربا۔ مونگ کی دال۔ تیتر۔ بٹیر۔ وغیرہ کا گوشت۔ گرم مصالحہ دار غذائیں استعمال کرائیں اور ادرک پودینہ وغیرہ کی چٹنی کے ساتھ غذائیں۔ زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

پرہیز: بلغم پیدا کرنے والی اور بادی غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرائیں سبزیاں کم کھلائیں۔ دیر ہضم اشیا آلو۔ گوبھی، مٹر۔ بینگن۔ بکری کے سری پائے۔ کیلے کی گلی سڑی پھلیاں۔ امرود۔ ناشپاتی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

ام الصبیان، صرع اطفال، جموگا

تعریف مرض: اس مرض میں بچوں میں تشنجی حرکات ہوا کرتی ہیں۔ یہ چھوٹے بچوں کا

مرض ہے جسے جاہل لوگ آسیب خیال کرتے ہیں ۔

اسباب مرض یہ مرض عموماً چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے عموماً بدہضمی اور خاص کر نفخ شکم، قبض، پرانے دست، پیٹ کے کیڑے اس مرض کے اسباب ہوتے ہیں لیکن کبھی دانت نکالنا، خوف کھا جانا، سردی لگنا یا بھیگنا، گھونگھٹ یا غلاف حشفہ کا لمبا ہونا، تنگ مثانہ کمزوری خصوصاً ہڈیوں کی کمزوری، عصبی مزاج بعض دماغی امراض مثلاً ورم دماغ یا ورم اغشیہ دماغ خصوصاً جو مادہ سل کے سبب سے ہو سکتے یا ضعف دماغ وغیرہ بعض دیگر شدید امراض مثلاً نمونیا یا شدید کھانسی، چیچک، خسرہ اور شدید بخار وغیرہ کثرت سیلان خون بھی اس کے اسباب ہیں ۔

علامات مرض خفیف حالت میں بچہ سوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ عضلات چہرہ پھڑکتے ہیں منہ کے گرد ایک نیلا سا حلقہ پڑ جاتا ہے۔ سانس آہستہ آہستہ اور مشکل سے آتا ہے۔ علامات بحالت شدید۔ شدید حالت میں بچہ چیخ مار کر دفعتہً بے ہوش ہو جاتا ہے عضلات اینٹھتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کھنچے جاتے ہیں انگوٹھے مڑے ہوئے سر سامنے یا پیچھے یا پہلوؤں پر ہوتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کھنچے ہوئے اور ان سے آنسو جاری ہوتے ہیں پتلیاں اول سکڑی ہوئی پھر کشادہ ہو جاتی ہیں چہرہ اول سرخ بعد میں نیلا ہو جاتا ہے۔ منہ سے جھاگ آتی ہے۔ نبض سریع اور باریک چلتی ہے بول براز بے اختیار خطا ہو جاتے ہیں۔ یہ علامات ایک دو منٹ کے لئے ملتوی ہو کر بار بار عود کر آتی ہے تا وقتیکہ باری ختم ہو جائے نوبت مرض رفع ہوتے وقت بچہ ایک لمبا سانس لیتا ہے اور تشنجی حرکات رفع ہو جاتی ہیں۔ تب بچہ خوفزدہ ہو کر روتا روتا سو جاتا ہے کبھی پسینے سے تر بہ تر ہو کر بیہوش ہو کر انتقال کر جاتا ہے ۔

نوٹ: جس قدر مرض خفیف ہو اسی قدر دیر تک رہتا ہے باری کے بعد اگر بچہ بے چین ہو یا دانت پیسے تو پھر باری کا اندیشہ ہوتا ہے جس قدر کم عمر میں یہ مرض ہو اسی قدر زیادہ خطرناک ہوتا ہے ۔

علاج قبض نہ ہونے دیں ۔ دودھ پلانے والی کو ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں نیز اسے جماع سے بھی پرہیز کرائیں۔ قبض کی حالت میں صابن کی بتی مقعد

میں رکھیں۔ سوہاگہ بریاں ایک یا دو رتی ماں کے دودھ میں حل کر کے اور اس میں قدرے عرق بادیان ملا کر نصف فوراً اور نصف ۲ گھنٹے کے بعد پلائیں۔ ہینگ کو گلاب کے عرق میں گھس کر پیٹ پر ملا کریں۔ یہ نسخہ مجرب ہے نسخہ :

جند بیدستر، عود صلیب، گوگل، صبر زرد ہر ایک ۲ ماشہ سب کو پیس کر گولیاں بقدر دانہ مونگ بنائیں اور ان میں سے ایک یا دو گولیاں ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔ حب جند۔ نسخہ :

جند بیدستر، مشک خالص، عود صلیب ہر ایک دو ماشہ، عرق دار چینی یا عرق بادیان کے ساتھ بدستور سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ شیر خوار بچوں کو ۱/۲ سے ایک گولی ماں کے دودھ میں حل کر کے اور بچوں کو ایک سے چار گولی تک عرق بادیان کے ہمراہ دیں۔

عود صلیب کو گلے میں لٹکانا بھی مفید ہے۔

نوٹ ضروری :جب بچوں میں بحالت خلل شکم بخار شدید ہو جاتا ہے تو اکثر حالت میں دماغ پر ابخرہ چڑھ کر ام الصبیان کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں گرم دوائیں نہ دیں جبکہ بخار کی تسکین کے ساتھ خلل شکم کو رفع کریں چنانچہ بخار کی رعایت سے فوراً کوئی ٹھنڈی دست آور دوا، مثلاً شیر خشت ۶ ماشہ تا ایک تولہ حسب عمر مریض سونف کے عرق میں حل کر کے پلائیں، تاکہ معدہ صاف ہو جائے اور تسکین حرارت کے لئے سر پر بکری کا دودھ دوہیں اور اس میں کپڑا تر کر کے تالو پر رکھیں اور شافہ استعمال کریں اور یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ گاؤ زبان، اصل السوس، گل سرخ ہر ایک ایک ماشہ، مویز منقی ۲ دانہ پانی میں جوش دے کر ترنجبین ۶ ماشہ حل کر کے پلائیں اور مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کو ہلکی اور سریع الہضم غذا کھلائیں۔

شہیقہ یعنی کالی کھانسی

ہوپنگ کف : سعال دیکی

تعریف مرض : یہ ایک شدید نوعی اور نہایت متعدی یعنی چھوت دار مرض ہے جس میں پہلے

زکام ہوتا ہے اور پھر نوبتی طور پر تشنجی قسم کی کھانسی ہوتی ہے چونکہ کھانسی کے ساتھ اندر کو دم کھینچتے ہوئے لفظ ہوپ کی سی آواز نکلتی ہے اس لئے اسکو انگریزی میں ہوپنگ کف کہتے ہیں۔

فائدہ اس کے عربی نام سعال دیکی اور شہیقہ بھی اسی مناسبت سے رکھے گئے ہیں بسعال عربی میں کھانسی کو کہتے ہیں اور دیک مرغ کو کہتے ہیں چونکہ جب مرغ بانگ دیتا ہے تو بانگ کے ختم ہونے کے ساتھ ہی جو آواز ہوتی ہے اسی قسم کی آواز اس کھانسی میں پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے بے موسوم کیا گیا ہے لفظ شہیقہ کے لغوی معنیٰ ہیں چیخنا چلانا چونکہ اس میں مذکورہ بالا قسم کی آواز نکلتی ہے اس لئے اسکو شہیقہ کہتے ہیں اور چونکہ کھانستے کھانستے مریض کا رنگ نیلا یا کالا ہو جاتا ہے اس لئے اس کو اردو میں کالی کھانسی کہتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا خوردبینی جرثومہ ہوتا ہے جو مریض کی ناک اور منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ پس اس مرض کی چھوت مریض کے تنفس سے اور اس کے اشیائے مستعملہ سے اوروں کو لگ جاتی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر چھوٹے بچوں بالخصوص ۲ سے ۸ برس کی عمر کے بچوں کو ہوا کرتی ہے لیکن شاذ و نادر جوان اور بوڑھے بھی اسمیں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً ایسے لوگ جن کو بچپن میں یہ بیماری نہ ہوئی ہو کیونکہ یہ بیماری عمر بھر میں ایک ہی بار ہوتی ہے۔ دوبارہ نہیں ہوتی۔ کبھی شکم مادر میں جنین کو اس مرض کا اثر ہو جاتا ہے۔ ایسے نوزائیدہ بچے میں اس قسم کی کھانسی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ بیماری عموماً وبائی پھیلا کرتی ہے ایسی چھوت دار ہے کہ کبھی کبھی صرف ایک مریض سے سارے شہر میں پھیل جاتی ہے۔ اسکی چھوت یقیناً مریض کی ناک کی رطوبت اور بلغم کے ذریعے لگتی ہے اس لئے مریض کے مستعملہ کپڑے زیادہ تر اس مرض کے پھیلانے کا باعث ہوا کرتے ہیں۔

علامات مرض سہولت بیان کرنے کے لئے اسکی علامات کو تین درجوں میں تقسیم کر کے لکھا جاتا ہے۔

پہلا درجہ یا زکام کا درجہ چھوت لگنے کے چار پانچ روز بعد خفیف سا بخار ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی زکام ہو جاتا ہے یعنی ناک بہتی ہے چھینکیں آتی ہیں اور آنکھوں سے بھی پانی آتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی اٹھتی ہے ہفتہ عشرہ ایسی صورت رہ کر کھانسی شدت سے ہونے لگتی ہے

۲۔ دُوسرا درجہ یا تشنج کا درجہ اس درجہ مرض میں زکام کی علامات میں تخفیف ہوتی جاتی ہے لیکن کھانسی میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اور کھانسی نوبت بہ نوبت اٹھتی ہے اور کھانسی کی نوبت یا دَورہ کی صُورت حسب ذیل ہوتی ہے۔

کھانسی کے دَورہ یا نوبت کی کیفیت کھانسی کا دورہ یا باری آنے سے پہلے گلے میں سرسراہٹ یا خراش وغیرہ محسوس ہوتی ہے پھر کھانسی اٹھتی ہے اور کھانستے کھانستے مریض بے دم ہو جاتا ہے اور اُس کا چہرہ سُرخ اور نیلگوں ہو جاتا ہے اور آنکھیں اُبھر آتی ہیں کبھی بول و براز خطا ہو جاتا ہے۔ شدتِ مرض میں منہ یا ناک یا کان سے خون نکلتا ہے۔ کھانستے کھانستے پھیپھڑوں میں سے ہوا خارج ہو کر منہ کا رنگ نیلا یا سیاہ ہو جاتا ہے اور جب زور سے دم اندر کی طرف کھینچتا ہے تو ہوپ یا بانگ مرغ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح کھانستے کھانستے قے ہو جاتی ہے یا لیسدار سفید بلغم خارج ہو کر نوبت رفع ہو جاتی ہے۔ خفیف مرض میں دَورۂ مرض کے رفع ہونے کے بعد مریض بچہ بھلا چنگا معلوم ہوتا ہے۔ کھانے کو مانگتا ہے لیکن اگر مرض شدید ہو تو دَورہ مرض کے رفع ہونے کے بعد کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ عضلاتِ سینہ میں درد محسوس ہوتا ہے سر بھی درد کرتا ہے اور بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے۔ کھانسی دن کی نسبت رات کو خصوصاً رات کے پچھلے حصے میں کھانسی زیادہ ہوا کرتی ہے جب رات کے وقت کھانسی کی نوبتوں میں کمی ہو تو مرض میں افاقہ کی صورت خیال کی جاتی ہے۔ کبھی کھانسی کے وقت گلے میں اسقدر سخت تشنج ہوتا ہے کہ دم بند ہو جاتا ہے اور تنفس کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔

۳۔ تیسرا درجہ یا افاقہ کا درجہ اس درجہ میں مرض کی شدت اور اسکے دوروں کی تعداد میں کمی آجاتی ہے۔ اور بانگ یا ہوپ کی آواز جاتی رہتی ہے بلغم بآسانی خارج ہونے لگتا ہے اور کھانسی کی وجہ سے جو قے ہوتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے۔ جسم میں دن بدن طاقت آنے لگتی ہے آخر کار کھانسی بالکل جاتی رہتی ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

زمانہ حضانت مرض: یعنی مرض کی پوشیدگی کا زمانہ۔ زمانہ حضانت اس

مرض کا ایک سے دو ہفتہ تک ہے یعنی چھوت لگنے کے ایک سے دو ہفتہ بعد علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

زمانہ تعدیہ چھوت لگنے کی مدت شروع مرض سے لے کر چھ ہفتہ تک ہوتی ہے۔ یعنی شروع مرض سے لے کر ۶ ہفتہ تک مریض سے دوسروں کو اس مرض کی چھوت لگ سکتی ہے۔

مدت مرض اس مرض کی مدت ۴ سے ۶ ہفتے تک ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی دو تین ماہ تک ہوتی ہے۔ افاقہ کی صورت میں سردی لگ جانے یا غذا کی بد پرہیزی سے مرض پھر عود کر آتا ہے اس لئے آرام ہونے کے بعد بھی چند ہفتہ تک پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

انجام مرض یہ مرض بذاتِ خود مہلک نہیں لیکن عوارضات مثلاً نمونیا وغیرہ ہو جائیں تو انجام عموماً خراب ہوتا ہے مریض اگر چھوٹا بچہ ہے اور دانت نکالتا ہو تب بھی نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے ایک سال سے کم عمر کے بچے اس مرض میں مبتلا ہو کر جانبر نہیں ہوتے۔ جب خسرہ وغیرہ کے بعد یہ مرض ہو تو انجام اکثر خطرناک ہوتا ہے۔

عوارض و نتائج اس مرض کے دوران و نتیجہ میں اکثر برانکو نمونیا ہو جاتا ہے۔ کبھی ذات الجنب۔ ورم اغشیہ دماغ۔ سکتہ۔ ورم معدہ۔ ورم امعاء اور اسہال وغیرہ امراض بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان سب عوارضات میں سب سے زیادہ نمونیا کا اور نتائج میں زیادہ تر سِل کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علاج نزلہ زکام کی حالت میں اس کا علاج کریں کوئی دوسرا سبب مرض ہو تو اس کا تدارک کریں قبض رفع کریں ہضم خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ ابتدائے مرض میں جب نزلہ کے ہمراہ بخار بھی ہو تو یہ نسخہ دیں۔ (قہوہ) نسخہ:
بہدانہ ۱ ماشہ۔ گل بنفشہ ۱ ماشہ۔ گاؤ زبان ۱ ماشہ۔ خطمی ۱ ماشہ۔ خبازی ۱ ماشہ۔ سبوس گندم ۱ ماشہ عناب ۳ دانہ سپستان ۵ دانہ۔ نبات اکولہ سب دواؤں کو جوش دے کر چھان لیں اور مصری ملا کر بطور قہوہ گرم گرم پلائیں (یہ قہوہ بھی تنقیہ کے بعد کالی کھانسی میں خصوصیت سے مفید ہے) نسخہ قہوہ: اصل السوس ڈیڑھ ماشہ۔ زوفا خشک ۳ ماشہ۔ گاؤ زبان ۳ ماشہ۔

مویز منقی ۲ دانہ، مصری ۶ ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے تین سے پانچ برس تک کے بچے کو پلائیں اور ترطیب کے لئے شیرہ مغز بادام ۵ عدد اسی میں اضافہ کریں۔ یہ لعوق بھی کالی کھانسی میں بہت مفید ہے۔ نسخہ مغز بادام، مغز چلغوزہ، تخم کتان ہر ایک ۳ ماشہ۔ فلفل دراز کاکڑا سنگی ہر ایک ایک ماشہ سب کو پیس کر شہد خالص ملا کر عمر کے موافق تھوڑی تھوڑی چٹائیں یہ نہایت مفید ہے۔ اور یہ دوا بھی کالی کھانسی میں مفید ہے۔

نسخہ برگ کیلا خشک ایک تولہ رب السوس ۶ ماشہ نمک سیاہ ۶ ماشہ مرچ سیاہ ۳ ماشہ سہاگہ ۳ ماشہ پھٹکڑی ۳ ماشہ کاکڑا سنگی ۳ ماشہ ان سب کو جوکوب کرکے ایک کوری کلیہ میں رکھ کر اوپر سے گل حکمت کرکے آگ دیں اور خاکستر کو نکال کر بچوں کو نصف رتی سے ایک رتی تک اور جوانوں کو ۱ ماشہ تک پان میں رکھ کر یا مکھن میں ملا کر کھلائیں۔

لعوق تیغال | کاکڑا سنگی، شکر تیغال، سونٹھ، ہر ایک ۴ ماشہ پپلا مول ۱۲ ماشہ باریک پیس کر شہد خالص ۸ تولہ میں ملا کر لعوق بنائیں اور تھوڑا تھوڑا دن میں متعدد بار چٹائیں اس سے بلغم بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں لعوق بزرالبنج ۳ ماشہ، دیا قوزاہ ماشہ۔ بوڑھوں کو ایسی کھانسی میں اور لعوق کتان یا لعوق بادام یا لعوق بادام یا لعوق خشخاش یا شربت زوفا۔ بچوں اور جوانوں دونوں کو ایسی کھانسی میں حسب عمر بقدر مناسب دینا مفید ہوتا ہے۔

معمولی بکری کا شوربا چپاتی، کھچڑی، ساگودانہ وغیرہ دیں۔

غذاء: چکنی اور ترش چیزوں سے بلغم پیدا کرنے والی اور ٹھنڈی اور ترش اشیاء

پرھیز: سے پرہیز کرائیں، تیل کی پکی ہوئی چیزیں۔ کدو، ککڑی، کھیرا، شلغم اور گوبھی وغیرہ نہ دیں۔

جدری، چیچک، سمال پاکس

تعریف مرض | یہ ایک شدید متعدی قسم کا مرض ہے جس میں جسم پر خاص قسم کے دانے نکل آتے ہیں، یہ مرض وبائً پھیلا کرتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خورد بینی کیڑا ہے۔ یہ کیڑا مرض کو پھیلاتا ہے۔ یہ مرض ہر عمر، ہر قوم، ہر جنس اور ہر موسم میں ہو سکتا ہے لیکن گوروں کی نسبت کالوں کو اور جوانوں کی نسبت بچوں کو سرد ممالک کی نسبت گرم ممالک میں اور امیروں کی نسبت غریبوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے یہ مرض اگرچہ زندگی میں ایک ہی بار ہوتا ہے لیکن اس کا دوسرا حملہ ہو بھی تو خفیف نوعیت کا ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض علامات مرض کے لحاظ سے اس کے چار درجات ہیں۔ درجہ اول کی علامات۔ اس درجہ میں مریض کو چھوت لگنے سے بارہ دن کے بعد علامات ظہور پذیر ہو جاتی ہیں۔ لیکن مریض کو سوائے سستی اور کاہلی کے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

درجہ دوم کی علامات اس درجہ میں یکایک لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے بچوں میں تشنج ہو کر ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ سر اور کمر میں شدید درد ہوتا ہے۔ نم معدہ پر درد ہوتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں بخار جلد ۱۰۲ سے ۱۰۴ درجہ تک جا پہنچتا ہے چہرہ تمتاتا ہے بھوک زائل ہو جاتی ہے زبان پر میل جمی ہوتی ہے قبض اور بے چینی لاحق ہو جاتی ہے۔ رات کو ہذیان ہو جاتا ہے۔

درجہ سوم کی علامات اس درجہ میں بخار کم ہو جاتا ہے اور دانے نکلتے ہیں جو پہلے پیشانی چہرہ اور ہاتھ کی پشت پر ہوتے ہیں لیکن ایک دن بعد سارے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ یہ دانے شروع میں سرخ چمکدار اور سطح جلد سے کسی قدر اونچے نقاط کی صورت میں ہوتے ہیں۔ پھر دوسرے یا تیسرے دن چپٹے ابھار بن جاتے ہیں۔ اور چھونے سے سخت محسوس ہوتے ہیں۔ تیسرے چوتھے روز ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ پانچویں روز ہر دانہ کے گرد ایک سرخ حلقہ سا پیدا ہو جاتا ہے اور دانے کی نوک اندر کی طرف دب جاتی ہے۔ ساتویں یا آٹھویں روز ان میں پیپ پڑنے لگتی ہے جیسے جیسے پیپ پڑتی جاتی ہے دانے کا درمیانی دباؤ کم ہو کر دانہ نوک دار ہوتا جاتا ہے۔ پھر شدید قسم کا بخار ہو جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ یا کم و بیش ہوتا ہے۔ مریض کو سانس لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ دسویں گیارہویں دن دانے مرجھا جاتے ہیں۔

درجہ چہارم کی علامات اس درجہ میں دانے مرجھا کر کھرنڈ بن جاتے ہیں اور کھرنڈ اترنے پر جلد پر بھورے رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں، بشدت مرض میں جلد کے گلنے کے باعث بجائے داغوں کے جلد میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔

اقسام مرض علامات کی شدت وخفت اور دانوں کی شکل کے پیش نظر اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ چیچک منفصلہ اس میں دانے متفرق اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور باہم ملے ہوئے نہیں ہوتے۔

۲۔ چیچک متصلہ اس میں دانے قریب قریب اور ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ چہرہ سوج جاتا ہے جسکی وجہ سے آنکھیں کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہذیان ہو جاتا ہے اور پپوٹوں کے سوج جانے کی وجہ سے آنکھیں کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کبھی مریض مر جاتا ہے۔ اور کبھی بخار اور دیگر علامات میں تخفیف ہو کر صحت ہونے لگتی ہے

۳۔ چیچک دمویہ یہ قسم نہایت شدید ہے۔ مریض شروع ہی سے نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ بجھ جاتا ہے۔ بے چینی، غنودگی اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے سانس جلد جلد آتا ہے۔ دانوں میں بجائے خون کے پیپ آتی ہے اس لئے اسکو خونی چیچک یا کالی چیچک بھی کہتے ہیں۔

۴۔ چیچک مہلکہ اس قسم میں دانے بے ڈھنگے ہوتے ہیں ان میں پیپ کی بجائے خون ہوتا ہے۔ اسمیں تیسرے یا پانچویں سے ساتویں روز موت واقع ہو جاتی ہے۔

۵۔ چیچک متغیرہ اس قسم میں تیسرے دن جسم پر چند دانے نکل کر خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ ان اشخاص کو نکلا کرتی ہے جنہیں ٹیکہ درست نہ لگا ہو اور بعض اوقات ایسے اشخاص کو بھی نکلتی ہے جن پر پہلے اس مرض کا حملہ ہو چکا ہوتا ہے۔

علاج اس مرض کے علاج میں اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ دانے کم سے کم نکلیں اور جو نکلیں ان میں زیادہ پیپ نہ پڑے نیز مریض کی طاقت کا خیال رکھیں اور عوارضات

کا باقاعدہ علاج کریں۔ مریض کو علیحدہ ہوادار کمرے میں رکھیں کمرے کی حرارت معتدل ہو اور باہر کی سرد ہوا کے جھونکے اسمیں نہ آتے ہوں۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات مفید ہیں۔

بچے کو دس بارہ چھوٹے چھوٹے مروارید ناسفتہ نگلوا دیں اس سے چیچک کے عوارض شدت اختیار نہیں کرتے۔ مروارید ناسفتہ، برگ لالہ سفید ہر ایک ۴ رتی سے ایک ماشہ پیس کر ۴ تولہ عرق گاؤزبان کے ساتھ کھلائیں۔

جوشِ خون اور بخار کو تسکین دینے کے لئے یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ: عناب ۴ عدد۔ عدس مسلم ۱ تولہ، اصل السوس مقشر ۲ ماشہ۔ گل لالہ ایک ماشہ ڈیڑھ پاؤ عرق شاہترہ میں جوش دیں جب تیسرا حصہ رہ جائے۔ شربت نیلوفر ۱ تولہ، خاکسی ۲ ماشہ اضافہ کرکے پلائیں۔ رفع قبض کے لئے شیرخشت یا ترنجبین ۲ تولہ سے چار تولہ تک عرق شاہترہ میں حل کرکے پلائیں۔

جب علامات چیچک نمایاں ہوجائیں تو یہ نسخہ دیں۔

عناب ۵ دانہ، گل نیلوفر ۵ ماشہ شاہترہ ۵ ماشہ۔ مکو خشک ۵ ماشہ، بہدانہ ۳ ماشہ سب کو نصف سیر پانی میں بھگو کر چھان کر اسمیں خاکسی ۵ ماشہ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

شدت بخار اور قے میں

زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ کو عرق بید مشک ۲ تولہ میں گھس کر اسمیں شربت نیلوفر، شربت عناب ہر ایک ۲ تولہ عرق کیوڑہ، گاؤزبان ہر ایک ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ یا عرق گاؤزبان، عرق کیوڑہ پلائیں۔ خفقان اور تپش قلب کی حالت میں عرق گلاب یا عرق بید مشک میں صندل سفید گھس کر اور اسمیں کپڑا تر کرکے مقام قلب پر لگائیں اور نسخہ مذکور کے ساتھ خمیرہ مروارید ۵ ماشہ کھلائیں۔ ہذیان کو دور کرنے کے لئے پنڈلیوں پر سنگھیاں لگوائیں اور سرکہ در دغن گل اور گلاب میں پارچہ تر کرکے سر پر رکھیں۔

اگر چیچک کے دانے اچھی طرح نہ نکلیں اور عوارض شدید ہوجائیں تو یہ نسخہ پلائیں۔

عناب ۵ دانہ، مویز منقی ۹ دانہ، مکوہ خشک ۵ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ، ابریشم مقرض ۵ ماشہ، خاکسی ۳ ماشہ، نبات سفید ۱ تولہ پانی میں جوش دے کر صاف کرکے مریض کو پہلے

گھونٹ گھونٹ پلائیں ۔۔۔۔۔۔ اور آب گرم یا خاکسی کے گرم جوشاندہ کو چارپائی کے نیچے رکھ کر اور مریض کو کپڑا اوڑھا کر بھپارہ دیں اور مریض کے بدن اور بستر پر تھوڑی خاکسی ڈال دیں۔ اگر مریض بیحد کمزور ہوجائے تو ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں۔

نسخہ زہر مہرہ خطائی، مروارید ناسفتہ، یاقوت رمانی، رب السوس ہر ایک ایک ماشہ، دانہ ہیل کھر یاسمی، برگ گل شقائق ڈیڑھ ماشہ سب کو باریک کرکے شربت سیب دو تولہ ملا کر کسی قدر کیوڑہ اضافہ کریں اور اسمیں ورق نقرہ ملا کر دن میں ایک یا ۲ ماشہ چٹائیں۔ آنکھوں کی پھنسیوں کے ازالہ کے لئے شیاف ابیض کو دودھ میں گھس کر آنکھوں میں ٹپکائیں ناک اور کان کی حفاظت کے لئے انکو روغن گل سے چرب کریں۔ آنکھوں کو صرف عرق گلاب خالص سے روزانہ دن میں کئی بار دھو کر صاف روئی سے صاف کرتے رہیں۔ تفریح وتقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید اور شربت کیوڑہ وغیرہ دیں اگر دست آنے لگیں تو قرص طباشیر قابض دیں۔

غذا: شدت بخار اور درد ورم درد گلو وغیرہ میں آش جو پلائیں یا آش جو مونگ یا مونگ کی دال کا پانی دیں لیکن ضعف کی حالت میں آش جو یا دال کے پانی میں شوربا ملا کر دیں یا شوربا، یخنی، دودھ، دودھ میں پھینٹے ہوئے انڈے دیں۔

خسرہ، حصبہ، میزلس

تعریف مرض یہ ایک قسم کا متعدی بخار ہے جس میں پہلے نزلہ اور زکام ہوتا ہے اور چوتھے روز جسم پر نہایت چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔

اسباب مرض یہ متعدی مرض عام طور پر وبائی پھیلتا ہے اس میں عام طور پر چھوٹے چھوٹے بچے اور گاہے بوڑھے اور جوان بھی گرفتار ہوجاتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتا ہے۔ چونکہ بچپن میں سبھی

اشخاص اس سے لذّت اندوز ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے جوانی اور بڑھاپے میں اس سے محروم ہی رہتے ہیں اس مرض کی چھوت ناک کی رطوبت اور تنفس کے ذریعہ لگتی ہے۔
چھوت لگنے سے ۸ سے ۱۲ دن بعد علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں۔

اقسام مرض چھوت لگنے کے دس بارہ روز بعد پہلے لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۱ تا ۱۰۲ ہوتا ہے مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ پیشانی میں درد ہوتا ہے زکام ہوتا ہے پپوٹے سوج جاتے ہیں، بار بار چھینکیں آتی ہیں ناک بہتی ہے پانچویں روز جسم پر سرخ دانے نکل آتے ہیں جو باہم مل کر ہلالی شکل کے دھبّے بن جاتے ہیں۔

دانے نکل چکنے کے بعد علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ آٹھویں روز مرجھائے ہوئے دانوں پر سے بھوسی سی اُترنا شروع ہو جاتی ہے، اس وقت جسم پر بہت خارش ہوتی ہے اس مرض کی مدت چودہ دن تک ہوتی ہے عام طور پر بخار آٹھویں روز اُتر جاتا ہے اس مرض کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

۲۔ شدید خسرہ : اس میں علامات شدید ہوتی ہیں بے قاعدہ طور پر سیاہ یا نیلے رنگ کے دانے نکلتے اور زائل ہو جاتے ہیں، گاہے لعاب دار جھلی (میوکس ممبرین) سے خون جاری ہو جاتا ہے، پیشاب میں البیومن آنے لگتا ہے کھانسی یا نمونیا لاحق ہو جاتا ہے مریض بحید کمزور ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور بے ہوشی کے عالم میں مر جاتا ہے۔ یہ مرض نہایت شدید اور مہلک قسم کا ہوتا ہے جس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔

علاج مریض کو سردی سے بچائیں اور علیحدہ کمرے میں رکھیں اس کے بدن اور بستر پر خاکسی چھڑکیں موسم گرما میں صندل کی دھونی دیں اور موسم سرما میں انار۔ انجیر یا جھاؤ کی لکڑی جلائیں، دواء کے طور پر یہ نسخہ دیں۔

نسخہ عناب ۲ دانہ، مویز منقی ۳ دانہ پانی میں جوش دے کر مل چھان کر ایک ماشہ خاکسی چھڑک کر پلائیں یا شربت انار تھوڑا پلاتے رہیں، تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ۱ ماشہ دیں نیز صندل، زہر مہرہ، طباشیر، الائچی خورد، نارجیل دریائی، عقیق، مرجان میں سے کوئی

ایک کسی مناسب عرق میں گھس کر پلاتے رہیں نہایت مفید ہے ۔ عرق بید مشک ۔ عرق کیوڑہ ۔
عرق گلاب ، عرق گاؤزبان ، عرق الائچی ، شربت کیوڑہ ، شربت صندل وغیرہ بھی دیں ۔
اگر تشنج لاحق ہو جائے تو بچہ کو نیم گرم پانی میں گردن تک بٹھائیں یا گرم پانی میں مسکہ
روغن گل ، میٹھا تیل ، گھی ، روغن بنفشہ میں سے کوئی ایک ملا کر سارے بدن پر اچھی طرح مل دیں ۔
کھانسی میں شربت بنفشہ ، شربت اعجاز ، شربت شفاء وغیرہ کو عرق بادیان میں ملا کر دینا بھی
مفید ہے ۔ منہ اور حلق کے اورام دبثور کے لئے ، گلنار ، زردرد ، عدس وغیرہ کے جوشاندہ
سے کلیاں کرائیں ۔
بے خوابی کو دور کرنے کے لئے بچہ کے سر میں روغن خشخاش روغن کدو ۔ روغن کاہو یا
روغن بادام وغیرہ کی مالش کریں ، شربت کوکنار ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک پلاتے رہیں ۔ دست آنے
لگیں تو شربت انار وغیرہ شربت حب الآس ۹ ماشہ یا ایک تولہ دیں یا قرص طباشیر قابض ایک
ماشہ شربت انار وغیرہ کے ہمراہ دیں ۔
اگر ان تدابیر سے دست بند نہ ہوں تو سفوف الطین ایک دو ماشہ ، رب بہی میں ملا
کر دیں ۔

"موتیا ستیلا"

یعنی کاکڑا لاکڑا یا چکن پاکس ،

تعریف مرض یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں پہلے ہلکا بخار ہوتا ہے اور اس کے
۲۴ گھنٹہ بعد چھاتی پر سرخ سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں ۔ اور
دوسرے تیسرے روز پھر اور دانے نکل آتے ہیں یہ دانے کافی سخت ہوتے ہیں ، پھر ان میں
آبی رطوبت بھر جاتی ہے اور پھر وہ کسی قدر پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے پھر یہ دانے خشک
ہو جاتے ہیں ، اور ان پر کھرنڈ آجاتے ہیں اور اتر جاتے ہیں ۔
(اس کو جدری کاذب بھی کہتے ہیں ۔ یہ مرض شیر خوار بچوں اور چار سال سے کم عمر کے بچوں
کو ہوا کرتا ہے) ۔

اسبابِ مرض یہ مرض سخت متعدی ہے اور تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر تین چار سال کی کم عمر کے بچوں کو ہوتا ہے۔ دس سال کی عمر کے بعد یہ بہت کم ہوتا ہے لیکن کبھی جوانوں اور شیرخوار بچوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ ہر جنس اور ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ مرض بھی عمر میں ایک ہی بار ہوتا ہے دوبارہ نہیں ہوتا۔ اسکی چھوت زیادہ تر براہِ راست مریض سے تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے لیکن کپڑوں کے ذریعے سے جن میں اسکی چھوت مدت تک قائم رہتی ہے یا ایسے تندرست اشخاص سے جن کو مریض وغیرہ سے اس مرض کی چھوت لگ گئی ہو دوسرے مستعدین کو اسکی چھوت لگ جاتی ہے اس کے خشک ریشے یعنی کھرنڈ کے ذرات بھی غذا یا تنفس کے ذریعے داخلِ جسم ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض شدید امراض بالخصوص خسرہ خناق وبائی اور سرخ بخار کے ناقہین اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض زمانہ حضانت اس کا ۱۰ سے ۲۰ روز تک لیکن بالعموم ۱۴ روز تک ہوتا ہے۔ بعدہٗ پہلے خفیف بخار ہوتا ہے جس کے ۲۴ گھنٹے بعد گردن پشت اور چھاتی پر چند سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں جن میں ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے کے اندر شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ تیسرے روز دانے پختہ ہو کر پانچویں یا چھٹے روز خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ساتویں آٹھویں روز ان پر سے کھرنڈ جھڑ کر وہاں گلابی سے داغ رہ جاتے ہیں۔ اگر سب دانے ایک ہی بار نکل آئیں تو مرض ایک ہفتہ میں رفع ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ دانے عموماً دوسرے تیسرے روز بلکہ چوتھے پانچویں روز تک نکلتے رہتے ہیں۔ اس لئے مرض کے رفع ہونے میں بھی زیادہ دیر لگتی ہے۔

تشخیصِ مرض چیچک اور موتیا ستیلا میں فرق ——— دانوں کے نکلنے سے پہلے تشخیص مشکل ہے اس میں ابتدائے بخار سے ۲۴ گھنٹے بعد دانے پہلے پشت پر نکلتے ہیں اور پانچویں روز خشک ہو جاتے ہیں برخلاف ازیں چیچک کے جس بخار کے ۴۸ گھنٹے بعد دانے پہلے پیشانی اور چہرہ پر نکلتے ہیں۔ پانچویں دن ان میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور چھٹے دن ان کی نوکیں دب جاتی ہیں۔

نتائج و انجامِ مرض اس مرض کے نتیجے میں اور کوئی بیماری نہیں ہوتی

اور انجام اس کا بخیر ہوتا ہے۔

علاج اول تو علاج کی چنداں ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اگر ضرورت ہو تو ابتدائے مرض سے تبرید و تسکین کے شربت کھورڑہ یا شربت عناب وغیرہ دیں۔ اگر دانوں کے نکلنے میں دیر ہو جائے اور قلب پر سوزش و حرارت ہو تو عناب ۵ دانہ، مویز منقی ۵ دانہ، خاکسی ۱ ماشہ، مصری ا تولہ کا جوشاندہ پلائیں اور خمیرہ مروارید بھی مفید ہے۔

ذیل کے نقشہ میں چیچک، کاکڑا لاکڑا اور خسرہ کی علامات فارقہ دی جا رہی ہیں۔
(از کتاب جدید دستور علاج شمس الاطبار حکیم غلام نبی صاحب)

نمبر	چیچک	خسرہ	کاکڑا لاکڑا
۱۔	اس مرض میں نزلہ زکام نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو مرض کے وسط یا آخر میں خفیف سا ہوتا ہے۔	۱۔ دانے نکلنے سے پہلے شدید شدید زکام ہوتا ہے۔ جو اس مرض کی خاص علامت ہے۔	۱۔ زکام نہیں ہوتا۔
۲۔	کمر میں سخت درد ہوتا ہے	۲۔ کمر میں درد نہیں ہوتا۔	۲۔ کمر میں درد نہیں ہوتا۔
۳۔	چیچک کے دانے مسور کے دانوں کے برابر ہوتے ہیں	۳۔ خسرہ کے دانے خشخاش کے دانوں کے برابر ہوتے ہیں۔	۳۔ کاکڑا لاکڑا کے دانے ہر دو سے بڑے ہوتے ہیں۔
۴۔	دانوں میں عموماً پانچویں دن رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔	۴۔ دانوں میں چھٹے دن رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔	۴۔ تیسرے دن دانے رطوبت سے بھر جاتے ہیں۔
۵۔	بخار کے ۴۸ گھنٹے بعد دانے نکلتے ہیں۔	۵۔ بخار کے ۲۰ گھنٹے بعد دانے نکلتے ہیں۔	۵۔ بخار کے ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے بعد دانے نکلتے ہیں۔
۶۔	دسویں گیارہویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں۔	۶۔ چھٹے ساتویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں۔	۶۔ پانچویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں۔
		۷۔ ہفتہ عشرہ میں سب کھرنڈ	۷۔ ایک ہفتہ میں کھرنڈ اتر کر

نمبر	چیچک	خسرہ	کاکڑا لاکڑا
۷.	دو ماہ تک کھرنڈ اُترتے رہتے ہیں۔	اُتر جاتے ہیں۔	جلد صاف ہو جاتی ہے۔
۸.	ابتداء میں آنسو بہتے ہیں۔	۸. آنسو نہیں بہتے۔	۸. معمولی سا پانی نکلتا ہے۔
۹	ہذیان بے ہوشی اور غنودگی کا غلبہ ہوتا ہے۔	۹. گاہے ہوتا ہے مگر خفیف	۹. عموماً نہیں ہوتا۔
۱۰.	بخار تیز ہوتا ہے۔	۱۰. بخار بے ترتیب ہوتا ہے	۱۰. بخار ہلکا ہوتا ہے۔
۱۱.	دانے عموماً چہرے پر زیادہ نکلتے ہیں یا پہلے چہرے اور پیشانی پر نکلنا شروع ہوتے ہیں۔	۱۱. دانے پہلے عموماً پیشانی پر نکلتے ہیں اور پھر چہرے پر نکل آتے ہیں۔	۱۱. دانے پہلے پشت یا چھاتی پر نکلتے ہیں اور پھر گردن و سینہ پر نکلا کرتے ہیں۔

حمیٰ آجامیہ

یعنی موسمی بخار یا ملیریا

نوٹ ①: حمیٰ آجامیہ۔ موسمی بخار۔ دلدل کا بخار۔ ملیریا بخار۔ اس قسم کا بخار موسم برسات کے بعد نمناک اور دلدلی زمینوں یا نے زاروں کے گندہ بخارات سے پیدا ہوتا ہے۔

ملیریا ایک اطالوی لغت ہے جس کے معنی ہیں میلی ہوا۔ یہ لفظ اس وقت وضع کیا گیا تھا جبکہ عام اطباء اور حکماء کا یہ خیال تھا کہ ملیریا ایک زہریلی ہوا ہے جو گرم و مرطوب مقامات میں نباتی مادوں کے تعفن و تبخیر سے پیدا ہوتی ہے لیکن اب تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ملیریا درحقیقت زہریلی ہوا نہیں بلکہ ایک قسم کا خونخوار کرم ہے جو کہ انافیلس نامی مچھر کے کاٹنے سے انسان کے جسم میں داخل ہو کر طرح طرح امراض و عوارض پیدا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ملیریا ایک متعدی بیماری ہے جو کہ خاص قسم کے کرم کی موجودگی سے بدن میں پیدا ہوتی ہے۔ بخار کا ہونا تلی اور جگر کا بڑھ جانا اس کی خاص علامت ہے۔

ملیریا ایک ایسی اصطلاح ہے جو کہ چند ایک خاص قسم کے بخاروں پر بولی جاتی ہے۔

ملیریا بخاروں کی تقسیم

علامات کے لحاظ سے اسے دو جماعتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ۱۔ نوبتی بخار ۲۔ لازمی بخار

ہند و پاک میں ہر سال دس لاکھ جانیں اس مرض سے تباہ ہوتی ہیں اس کے جراثیم خاص قسم کے مچھروں کے کاٹنے سے جسم انسان میں داخل ہو کر خون میں پرورش پاتے ہیں۔ کئی ایک اسباب مچھروں کی پیدائش کے ممد و معاون ہوتے ہیں۔ مثلاً پانی کا جمع رہنا۔ گھاس پھونس اور نباتات کا سڑنا وغیرہ۔

ملیریا سے امراض ذیل پیدا ہوتے ہیں ۱۔ مسلسل بخارات جو دو ہفتہ کے بعد اترتے ہیں ۲۔ نوبتی بخارات مثلاً یومیہ۔ تجاری۔ چوتھیہ وغیرہ۔ یومیہ بخار کا دورہ ہر روز ہوتا ہے اس بخار میں ایک باری سے دوسری باری تک ۲۴ گھنٹے تجاری بخار میں ۴۸ گھنٹے اور چوتھیا بخار میں ۷۲ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے ۳۔ تلی و جگر کا بڑھ جانا۔ یرقان۔ ہچکی۔ اسہال عام ضعف، تکسیر عصبی درد جو دورہ سے ہوتے ہیں اختلاج القلب وغیرہ ۴۔ متفرق امراض ان کی یہی شناخت ہے کہ ملیریل علاقوں میں دورہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔

ملیریا کے اسباب

ملیریا ویسے تو ان جراثیم کے جسم میں داخل ہو کر خون میں شامل ہو جانے سے ہوتا ہے جو ایک خاص قسم کے مچھر کے کاٹنے سے جسم میں داخل ہو کر بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن بعض مزید اسباب بھی اسکی پیدائش و افزائش میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جن کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ملیریا اکثر گرم ممالک میں ہوتا ہے لیکن سرد ممالک میں یہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔ پہاڑوں کے دامن اور ترائی میں بھی زیادہ ہوتا ہے عام طور پر پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر اس کا وجود نہیں پایا جاتا۔

۲۔ نمناک زمین اور ایسے مقامات جہاں پانی کھڑا رہتا ہے اور نباتی مواد گلتے سڑتے رہتے ہیں۔ ملیریا کی افزائش کے لئے موزوں ہے۔

۳۔ موسم کی تبدیلی کے وقت بھی ملیریا نمودار ہوتا ہے۔

۴۔ گورے رنگ کے آدمی۔ کمزور اشخاص۔ بچے اور نازک مزاج اور نازک اندام عورتیں

اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں چنانچہ ایسے افراد جو ایک بار ملیریا میں گرفتار ہو چکے ہیں وہ دوبارہ اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ملیریا کے اقسام ملیریا سب سے کثیرالوقوع بخار ہے جس کے جراثیم انافیلس نامی مچھر کی وساطت سے انسان کے جسم میں پہنچتے ہیں اور اخلاط متعفنہ اور مقامات تعفن کے فرض کی وجہ سے لازمہ، دائرہ غب اور ربع مختلف اشکال میں رونما ہوتا ہے لیکن علامات کے لحاظ سے اسکی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ نوبتی بخار ۲۔ لازمی بخار

۱۔ نوبتی بخار، تپ لرزہ، یا حمی نائبہ

تعریف مرض یہ وہ مرض ہے جو باری یا نوبت سے آتا ہے جس میں پہلے سردی محسوس ہوتی ہے اس کے بعد پسینہ آ کر بخار اُتر جاتا ہے اور کچھ مدت کے بعد پھر عود کر آتا ہے۔

اسباب مرض غذا کی خرابی، رنج و غم وغیرہ اس کے اسباب مؤیدہ ہیں بچے، جوان، بوڑھے، مرد، عورت سبھی اس کا شکار ہوتے ہیں اگرچہ جوانوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے ایک حملہ کے بعد جسم میں دوسرے حملہ کو قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

اقسام مرض نوبت کے لحاظ سے اسکی تین قسمیں ہیں۔
۱۔ روزانہ بخار ۲۔ تجاری بخار ۳۔ چوتھیا بخار

۱۔ روزانہ بخار یا حمی مواظبہ

اس کا دورہ ہر روز ہوتا ہے اور ہر ایک باری سے دوسری باری تک ۲۴ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے اسے موسمی بخار بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا حملہ عام طور پر موسم برسات کے بعد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بخار ایک دن شدید ہوتا ہے اور دوسرے دن خفیف ہوتا ہے۔

اسے شطر الغب کہتے ہیں ۔

علاماتِ مرض بخار چڑھنے سے پہلے طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ جمائیاں منہ توڑے دیتی ہیں، ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں، سر چکراتا ہے، بے خوابی عارض ہو جاتی ہے، بھوک مرجاتی ہے وغیرہ۔ بعض مریضوں میں یہ علامات ظاہر نہیں ہوتیں اور بعض میں ان کی شدت و خفت مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلے سردی محسوس ہونے لگتی ہے، شدتِ لرزہ سے مریض کے دانت بجنے لگتے ہیں۔ بے پناہ کپڑے اوڑھنے سے بھی سردی رفع نہیں ہوتی، منہ خشک ہو جاتا ہے۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ دو گھنٹوں سے لے کر چار یا پانچ گھنٹوں تک ایسا رہنے کے بعد مریض کو قدرے آرام ہو جاتا ہے۔ یہ بخار کا پہلا درجہ ہے ۔

نوٹ ①: چھوٹے بچوں کو اکثر سردی یا لرزہ کی بجائے تشنج ہو جاتا ہے ۔

دوسرا درجہ دوسرے درجے میں جسم حرارت سے پھکنے لگتا ہے مریض کپڑا اُتار پھینکتا ہے۔ نبض بڑا اور تیز چلنے چلنے لگتی ہے سر درد کرتا ہے، زبان پر سفید میل سی جم جاتی ہے۔ پیشاب سرخ اور کم مقدار میں آتا ہے پیاس شدت کی محسوس ہوتی ہے، درجہ حرارت بہت اونچا ہو جاتا ہے، ایسا تین چار گھنٹے تک رہتا ہے۔

تیسرا درجہ تیسرے درجے میں پسینہ شروع ہو جاتا ہے پہلے پیشانی اور چہرہ عرق آلود ہو جاتے ہیں، ازاں بعد سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے۔ بخار اُتر جاتا ہے اور مریض کو نیند آ جاتی ہے ۔

۲۔ تجاری بخار، یعنی غب دائرہ

اس بخار میں ایک سے دوسری باری تک ۴۸ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔ یہ بخار ایک دن شدید اور دوسرے دن خفیف ہوتا ہے یا دوسرے دن بالکل نہیں ہوتا۔ اس کو باری کا بخار کہتے ہیں ۔

۴۔ چوتھیا بخار یا ربع دائرہ

اس بخار کا دورہ ہر چوتھے روز ہوتا ہے اور ہر دو باریوں کے درمیان کا وقفہ ۷۲ گھنٹے کا ہوتا ہے۔

علامات مشترکہ ہیں جو اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔

ان بخاروں کی متواتر نوبتوں سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ یرقان عارض ہو جاتا ہے گردوں میں ورم ہو کر بول زلالی یا خون آنے لگتا ہے۔ کھانسی دمہ کی شکایت ہو جاتی ہے اکثر مریضوں کو قلت الدم کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ملیریا سے ام الصبیان کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ ہاں کمزور اور بوڑھے مریض جن کا مناسب علاج نہیں ہوتا لڑھک جاتے ہیں۔

علاج حمیات کے متعلق حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب کا دستور العلاج یہ ہے کہ مریض کو ہوادار کمرے میں لٹائیں، مریض کا بستر صاف ستھرا ہونا چاہئیے ایک تیمار دار رات دن مریض کے پاس رہنا چاہیئے مریض کو غذا اور دوا اوقات متعینہ پر دینی چاہیئے۔ مریض کے تھوک بلغم بول و براز چونے وغیرہ میں ڈلوا دینا چاہیئے۔

مسلسل بخار میں یہ بات پیش نظر رہے کہ پہلے ایک ہلکا مسہل دے کر پیٹ کو صاف کرایا جائے پھر معرقات مدرات کا استعمال کیا جائے مریض کے منہ کو صاف رکھا جائے۔ کیونکہ منہ میں مواد ردیہ کی موجودگی میں مریض کو غذا کی رغبت نہیں رہتی۔ بخار کی حرارت کو رفع کرنے کے لئے مریض کے بدن کو اسفنج کریں یا مریض کو تر چادر میں لپیٹیں۔ برف کو تھیلی میں ڈال کر مریض کے جسم کے مختلف حصوں پر پھیریں۔ شدید بخاروں مثلاً محرقہ بطنی (ٹائیفائیڈ فیور) میں علاج آبی نہایت مفید ہے۔ اخراج مفضلات کے لئے جب جلد کا فعل سست ہو جائے تو معرقات و مدرات کا استعمال کریں اور معدہ امعاء کو صاف کرنے کے لئے مقیات و مسہلات کام میں لائیں۔

شدت پیاس کی صورت میں تھوڑا تھوڑا سرد پانی پلائیں یا برف کے چند ٹکڑے چوسائیں سوڈا واٹر یا لیمن برف سے سرد کر کے پلائیں۔

آلو بخارا منہ میں رکھ کر چوسیں سکنجبین یا املی کا زلال عرق گلاب میں ملا کر اور برف سے سرد کر کے پلائیں۔

متلی یا قے : بعض تیز بخاروں میں خود بخود متلی یا قے ہوا کرتی ہے لیکن اگر معدہ میں غیر اشدار مادہ ہو تو حلق میں انگلی ڈال کر یا نمک کو گرم پانی میں ملا کر یا کوئی قے آور دوا دینی چاہیے۔ اگر خراش معدے سے اُبکائیاں آئیں تو برف چوسائیں یا فم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں یا سوڈا واٹر برف سے سرد کر کے پلائیں اور جب تک قے وغیرہ بند نہ ہو جائے کھانے کو کچھ نہ دیں۔

قبض کی صورت میں ہلکا سا کوئی ملین دیں۔ **اسہال** ۔ اگر بخار میں دست آئیں تو انہیں یک لخت بند نہ کرنا چاہیے کیونکہ زہریلے مادہ کا اخراج ہی مناسب ہے لیکن اگر مریض کمزور ہو یا بہت زیادہ دستوں کے آنے سے مریض بعید کمزور ہو جائے
لیکن اگر مریض کمزور ہو یا بہت زیادہ دستوں کے آنے سے مریض بعید کمزور ہو جائے
تو مربہ آنولہ یا مربہ بہی۔ شربت انار وغیرہ استعمال کرائیں۔

کمزوری کو رفع کرنے کے لئے یہ نسخہ جات مفید ہیں۔

۱۔ دوا، المسک معتدل جواہر والی عرق گاؤزبان کے ہمراہ دیں۔

۲۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۷ تولہ۔ عرق بیدمشک ۳ تولہ۔ شربت سیب ۲ تولہ یا شربت انار ۲ تولہ کے ہمراہ کھلائیں۔ مربہ سیب اور مربہ بہی بھی مفید ہے۔

غذا بخار کی حالت میں آش جو سادہ یا دُودھ سوڈا دیں وقفہ میں دودھ۔ چاول مونگ کی دال۔ شوربا۔ لوکی وغیرہ دیں۔

ثقیل اور نفاخ چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات ہر قسم کے بخاروں بالخصوص ملیریائی بخاروں میں مفید ہے۔

۱۔ بخارین کافور ۲ تولہ۔ بھنگڑی ۴ تولہ دونوں کو کھرل کر کے آنچ دیں۔ اس میں سے ایک رتی دو تین بار عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔

۲۔ اکسیر ملیریا ست گلو خانہ ساز۔ مغز تخم کرنجوہ ہر ایک ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ طباشیر ہر ایک تولہ۔ حبوب نخودی بنائیں۔ تین چار

گولیاں دن میں دو تین بار مناسب بدرقہ کے ہمراہ دیں ۔

۳۔ برائے ملیریا | برگ مغیلاں ۔ زیرہ سفید ہر ایک ۳ ماشہ ۔ فلفل دراز ۲ ماشہ مغز کرنجوہ ۶ ماشے ۔ چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں مناسب بدرقہ سے استعمال کرائیں ۔

۴۔ حب شفاء | تخم جوزماثل (تخم دھتورہ سفید) ۴ ماشہ ، ریوند چینی ۳ ماشہ ۔ زنجبیل ۳ ماشہ گوند ببول ۲ ماشہ کوٹ پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی تازہ پانی سے دیں ۔

۵۔ حبوب بخار | گلو سبز ۱۰ تولہ چرائتہ ۵ تولہ ۔ برگ نیم ۵ تولہ مرچ سیاہ ۵ تولہ ، انیس سفید شیریں ۲ تولہ ۔ کوٹنے والی دواؤں کو کوٹ کر رات کو ایک سیر پانی میں بھگوئیں ۔ صبح کو جوش دے کر جب ایک پاؤ پانی باقی رہ جائے مل چھان کر اسمیں مغز تخم کرنجوہ سفوف شدہ ۵ تولہ ۔ کونین سفید ۱ تولہ ۔ کشتہ ہڑتال گئو دنتی ۔ ست گلو ۔ خانہ ساز ۔ طباشیر عمدہ ۔ عصارہ ریوند ہر ایک ایک تولہ ۔ کشتہ ابرک سیاہ ۔ کشتہ ابرک سفید ہر ایک ایک تولہ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ ۔ ہر قسم کے بخاروں کے لئے اکسیر صفت گولیاں ہیں ۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں ۔

۶۔ حبوب نوبت | سونٹھ ایک تولہ مغز تخم کرنجو ۔ ایک تولہ ، تخم دھتورہ سفید ۲ تولہ کوٹ پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں ۔ نوبتی بخاروں میں ایک گولی صبح دوپہر اور شام کو مناسب بدرقہ کے ہمراہ دیں ۔

۷۔ حبوب تلسی | تلسی کی تازہ پتی اور سیاہ مرچ ہموزن لے کر خوب کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔ نوبت سے چار گھنٹے پہلے ایک یا دو گولی پانی سے دیں ۔

۸۔ حب بھنگ | یہ گولیاں بخاری بخار کے لئے مفید ہیں ۔ بھنگ ۴ تولہ ، خاکسی ۴ تولہ ، کافور ایک تولہ گیرو ، ایک تولہ سب ادویہ کو کوٹ کر عرق گلاب میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں دو دو گولیاں صبح و شام

عرق کاسنی ۵ تولہ، عرق گاؤ ہ تولہ اور شربت نیلوفر ۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔

۹۔ سفوف برائے بخار ملیریائی ست گلو خانہ ساز ۳ ماشہ، طباشیر ۲ ماشہ، الائچی خورد ۲ ماشہ، زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ کا فور ایک ماشہ سفوف بنائیں اور دو ماشہ استعمال کرائیں۔

لازمی بخار، غب لازمہ

تعریف یہ بھی ملیریائی بخار ہے جو ۵ سے ۱۴ دن تک برابر چڑھتا رہتا ہے، اور کسی وقت بھی اُترنے کا نام نہیں لیتا صبح یا شام کے وقت کسی قدر ہلکا ضرور ہو جاتا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بخار کی اس کمی کو فترہ کہتے ہیں نبض کمزور اور لین ہوتی ہے۔ بھوک بند اور پیشاب سرخ ہوتا ہے۔

اسباب مرض اس بخار کا سبب بھی وہ خبیث جراثیم ہیں، جن سے روزانہ بخار ہوتا ہے۔

علامات مرض بخار سے پہلے سستی۔ بے چینی اور پست ہمتی کا احساس ہوتا ہے اعضا شکنی ہوتی ہے نم معدہ پر گرانی کے سبب جی متلاتا ہے اور بھوک کم ہوتی ہے پھر کسی قدر جاڑا لگ کر بخار ہو جاتا ہے اور کبھی بغیر جاڑے کے بھی ہو جاتا ہے بعض دفعہ ٹمپریچر ۱۰۴ تک پہنچ جاتا ہے زبان میلی ہو جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے پیاس شدید ہوتی ہے دس بارہ گھنٹے تک یہی حال رہتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا پسینہ آتا ہے اور علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔ اس بخار کی مدت پانچ سے چودہ دن ہے لیکن مناسب علاج نہ ہونے سے اکیس دن تک بھی رہ سکتا ہے۔ پھر بحران ہو کر یک دم بخار اُتر جاتا ہے۔

علاج مریض کے پیٹ کو صاف کریں اور بخار کی حرارت کو کم کرنے کے لئے پہلے دو تین دن تک یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب اسپغول ۲ ماشہ، شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ، عرق مکوہ

عرق شاہترہ، عرق گاؤزبان، ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر اسمیں سکنجبین بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔
خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں اور اس کے بعد صبح کو یہ نقوع اور شام کو یہی تبرید کا نسخہ پلائیں۔

نسخہ نقوع — گل بنفشہ ۷ ماشہ، عناب ۳ دانہ، آلو بخارا ۵ دانہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، تخم خبازی ۵ ماشہ رات کو پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۵ تولہ ملا کر دیں۔ پانچویں دن اسی نسخہ میں تخم خیارین اور ساتویں روز تخم کاسنی، نیلوفر ۷ ماشہ اضافہ کریں۔ بعد نضج مادہ ۷ ماشہ آٹھویں یا دسویں دن یہ مسہل دیں۔

نسخہ مسہل — پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ گلقند ۴ تولہ شکر سرخ ۴ تولہ مغز املتاس ۴ تولہ تمر ہندی ۴ تولہ اضافہ کر کے روغن بادام ۱ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر ان تدابیر سے بخار رفع نہ ہو تو پھر قرص طباشیر کافوری ہمراہ شربت بزوری دیں۔

نسخہ قرص طباشیر کافوری — طباشیر کبود ۱ تولہ، زرشک ۲ تولہ، تخم کاہو ۱ تولہ، مغز ہندوانہ ۱ تولہ، مغز کدو ۱ تولہ، مغز خیارین ۱ تولہ، گل سرخ ۱ ماشہ زعفران ۲ رتی ادویہ کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول سے چھوٹے چھوٹے قرص بنائیں اور ایک ماشہ کی مقدار میں دن میں دو مرتبہ دیں۔

نوٹ: قرص کافوری میں کافور نہیں بتایا، غالباً کتابت کی غلطی ہوگئی ہے اسمیں ایک ماشہ کافور ڈالیں۔ (صدیقی)

حمی تیفودیہ اور حمی تیفوسیہ

تعارف — حمی تیفوسیہ یعنی میعادی بخار، ٹائیفس فیور
یہ ایک شدید متعدی بخار ہے جو تقریباً چودہ دن تک برابر چڑھا رہتا ہے اسمیں مریض کو ہذیان رہتا ہے۔

حمی تیفودیہ یعنی ٹائیفائیڈ فیور یا میعادی بخار۔
یہ ایک قسم کا میعادی متعدی بخار ہے جو عموماً اکیس دن تک برابر چڑھا رہتا ہے

ہر ایک کا علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

حمیٰ تیفودیہ یعنی تپ محرقہ۔ ٹائیفائیڈ فیور

کیفیت و ماہیت مرض یہ ایک متعدی اور مسلسل رہنے والا بخار ہے جو تین ہفتہ تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ آنتوں میں خاص طرح کا فتور پیدا ہو جانے کی وجہ سے حمیٰ معویہ کے نام سے بھی موسوم ہے۔

اسباب مرض اس کا اصل باعث بے سی لس ٹائی فوسس۔ نامی خورد بینی جرثومہ ہے۔ علاوہ ازیں مریض کے فضلات آلود برتنوں اور کپڑوں یا پس خوردہ اشیاء سے یہ مرض پھیلتا ہے۔ مریض بچوں کے جراثیم تندرست بچوں کے معدہ میں پہنچ کر آنتوں پر حملہ آور ہوا کرتے ہیں یہ مرض شیر خوار بچوں میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ ہاں جوان اور بچے اس مرض میں بالعموم مبتلاء ہوتے ہیں۔

علامات سمیت یا جرثومہ کے داخل بدن ہونے کے بعد ۵ سے ۲۱ روز تک مریض کسی قدر سست اور کاہل نظر آتا ہے اور تمام جسم میں درد سا رہتا ہے بعض لوگوں کو پتلے اور پھیکے دست آنے لگتے ہیں پھر بیماری کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ مریض کو کبھی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی غنودگی کی کیفیت رہتی ہے اگر نیند آتی بھی ہے تو طرح طرح کے خواب نظر آتے ہیں بھوک کی کمی اور پیاس کی شدت ہو جاتی ہے۔ زبان کی نوک اور کنارے سُرخ لیکن درمیانی حصّہ میلا ہوتا ہے نبض سریع اور تنفس میں بو ہوتی ہے بعض کا پیٹ پھول جاتا ہے جس میں دبانے سے درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ بخار صبح کم اور شام کو زیادہ ہو جایا کرتا ہے پہلے ہفتے میں بخار خفیف لیکن دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے دوسرے ہفتے میں بخار تیز ہو جاتا ہے [illegible] نہیں ہوتی حتیٰ کہ صبح و شام کے ٹمپریچر میں فرق کم ہی ہوتا ہے ۹ سے چودہ دن تک علامات شدید ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ جلد گرم اور خشک گاہے خفیف پسینہ سے نم ہوتی ہے نبض باریک کمزور اور غیر منتظم ہوتی ہے۔ حرکت نبض ۱۲۰ مرتبہ فی منٹ تک پہنچ جاتی ہے تنفس کی رفتار بھی تیز ہو جاتی ہے اور تنفس سے بدبو بھی آتی ہے تیسرے ہفتہ

میں بخار رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہوجاتا ہے اور دیگر عوارضات میں بھی تخفیف ہوجاتی ہے لیکن مریض گزشتہ تکالیف کی وجہ سے کافی دُبلا اور کمزور ہوجاتا ہے۔ بخار گو کم ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ لیکن طبعی حالت پر آنے کے لئے کوئی مُدت مقرر نہیں کی جاسکتی بخار سے ساتویں یا آٹھویں دن سینہ اور شکم پر متفرق گول اور جلد سے قدرے اونچے گلابی رنگ کے دانے نکلتے ہیں جو انگلی سے دبانے پر زائل ہوجاتے ہیں اور دباؤ ہٹانے پر پھر نمودار ہوجاتے ہیں۔ یہ دانے تین چار روز میں زائل ہوجاتے ہیں لیکن انہیں کے قریب میں اور دانے نکل آتے ہیں غرض بخار کے رہنے تک یہ اسی طرح نکلتے اور زائل ہوتے رہتے ہیں (جب اس مرض کا حملہ خفیف ہوتا ہے تو صرف اِکا دُکا دانے گردن سینہ۔ پیٹ اور جنگاسوں کے مقام پر نکلتی ہیں دانے نہیں نکلتے۔ دوسرے ہفتے کے اختتام پر حرارت طبعی حالت پر آجاتی ہے) دوسرے ہفتے میں پیٹ میں نفخ کافی ہوتا ہے دائیں الئیک خاصرہ کو دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے۔ طبیعت مالش کرتی ہے اور دست آتی ہے دست زرد رنگ کے کسی قدر پتلے اور بدبودار ہوتے ہیں۔ نبض کی رفتار اور حرارت میں زیادتی ہوجاتی ہے۔ مریض پر ہذیانی کیفیت طاری ہوتی ہے کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا اور نہ ہی کچھ کھایا جاتا ہے۔ ردی حالات میں ہاتھ پیر کانپتے ہیں۔ عضلات پھڑکتے ہیں اور غنودگی کے بعد بے ہوشی کامل ہوکر مریض مرجاتا ہے۔

بعض مریضوں کی آنتوں میں زخم ہوکر سوراخ ہوجاتا ہے۔ زخم کی حالت میں پاخانے کے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ تیسرے ہفتے کے اواخر میں جبکہ بخار کم ہونا شروع ہوجاتا ہے ضربات نبض بھی کم ہوتی ہیں بھوک بھی محسوس ہونے لگتی ہے۔ دست بھی کم ہوجاتے ہیں یا رک جاتے ہیں۔ غرضیکہ تمام علامات میں تخفیف ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ یہ تمام علامات اکثر اسی طرح سلسلہ وار پائی جاتی ہیں۔

عوارض و نتائج اس بخار کے ضمن اور نتیجہ میں کھانسی اور درد پہلو، پھیپھڑوں کی سوزش مالیخولیا۔ دیوانگی وغیرہ امراض میں سے کوئی مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

انجام اگر بخار کی حرارت ۱۰۵ سے زیادہ ہو یا اسہال بکثرت آئیں یا آنتوں میں

سوراخ ہوکر جریان خون ہو یا پردہ صفاق میں سوزش ہو جائے یا پھیپھڑے یا دماغ مبتلاً امراض ہو جائیں یا کمزوری اور نقاہت بہت بڑھ جائے تو ایسی صورتوں میں بالعموم انجام خراب ہوتا ہے۔ شراب خور یا ضعیف اشخاص اور حاملہ عورتیں اس مرض میں زیادہ تلف ہوا کرتی ہیں۔

حفظ ما تقدم اس بخار کی سمیت مریض کے دستوں میں بکثرت ہوتی ہے اور جب اس کے ذرات کسی طرح خورد و نوش کی چیزوں کے ہمراہ تندرست اشخاص کے معدہ میں پہنچ جاتے ہیں تب ان میں بھی بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ بالعموم یہ سمیت رقیق چیزوں مثلاً پانی دودھ وغیرہ کے ذریعہ پھیلا کرتی ہے لیکن بعض اوقات اسی خشک شدہ سمی مادہ کے ذرات یا جراثیم ہوا میں اڑ کر منہ کے ذریعہ آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں علاوہ ازیں کھانے پینے کے برتن پہننے کے کپڑے وغیرہ سے بھی یہ جراثیم ایک دوسرے میں منتقل ہو سکتے ہیں اسی لئے مریض سے متعلق ملبوسات کھانے پینے کے برتن اور تھوک وغیرہ سے پوری پوری احتیاط برتیں اسکے فضلات کو مانع عفونت ادویہ ڈال کر آبادی سے بہت دور گہرا دفن کرا دیں شفایابی کے بعد کمرہ میں گندھک وغیرہ کی دھونی دیں۔
تندرست اشخاص کے مکان میں بھی عود لوبان کافور صندل وغیرہ کی دھونی دیں۔

علاج مریض کو ہوادار فراخ کمرے میں چارپائی پر لٹا دیں اور بخار کی شدت کو دور کرنے کے لئے کمرے میں سرد پانی چھڑکیں اور پنکھا کریں مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ شدت پیاس کی حالت میں انار یا فالسہ کا رس پلائیں یا شربت صندل عرق گاؤزبان پلاتے رہیں صرف عرق بید مشک بھی پیاس کو تسکین دینے کے لئے کافی ہے۔
اگر معدہ اور امعاء اور احشاء میں ورم نمودار ہو تو فلوس خیار سبز ۲ تولہ۔ عناب ۷ دانہ آلو بخارا ۱۰ دانہ پانی میں جوش دے کر چھان کر تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ شام کو آش جو انار کے رس کے ساتھ دیں۔

ڈاکٹری علاج اب تک اس کا علاماتی علاج کیا جاتا رہا ہے لیکن اب کلوروِ مائی سیٹین اور کلوروِ مائی سیٹین کی ایجاد سے اس کا علاج بہت کامیاب اور آسان ہو گیا ہے۔ کلوروِ مائی سیٹین میں بتدریج درجہ حرارت کو

کم کرنے کے علاوہ ٹائیفائیڈ کی سمی کیفیت کو بھی جلد ہی زائل کر دیتی ہے اور اچھے نتائج حاصل کرنے کے لئے مرض کے شروع ہونے کے بعد دس روز کے اندر اندر استعمال کی جائے تو بہتر ہے

غذا مریض کو ایسی غذا کھلانی چاہیئے جو رقیق اور سیال ہو۔ ساتھ ہی مقوی اور زود ہضم بھی ہوں، دودھ، سوڈا، ساگودانہ آش جو یم ب گوشت یعنی یخنی مفید غذائیں ہیں۔

پرہیز ثقیل اور دیر ہضم اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

حمیٰ تیفوسیہ یعنی

تپ محرقہ ھذیانی، ٹائیفس فیور

کیفیت و ماہیت مرض یہ ایک سخت متعدی قسم کا مسلسل یعنی لازمی بخار ہے جو بالعموم دو ہفتے تک برابر چڑھا رہتاہے۔ اس میں شدید ہذیان ہو جانے کی وجہ سے اسے ہذیانی بخار کہتے ہیں۔ اور اس بخار میں بھی جسم پر نقاط پیدا ہو جاتے ہیں جو ٹائیفائیڈ کے دانوں سے مختلف ہوا کرتے ہیں۔

اسباب مرض اس کا اصل سبب حفظان صحت کے اصول سے عدم توجہی اور صفائی کا خیال نہ رکھنا چنانچہ جب بچوں کو نہلایا دھلایا نہیں جاتا تو جوؤں کے ذریعہ پھانس نما جرثومہ کے باعث وہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سرد ملک سرد موسم اور قحط کے زمانہ میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے اور اس میں ہر عمر ہر صنف کے لوگ مبتلا ہو سکتے ہیں۔

علامات مرض چھوت لگنے کے وقت سے ۱۲ دن تک بالعموم کوئی خاص علامات نظر نہیں آتیں۔ دفعتاً سردی محسوس ہو کر زور کا بخار چڑھ جاتا ہے، ہاتھ پاؤں اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ آنکھیں لال ہونٹوں پر پپڑی زبان خشک بھوری اور باہر نکالنے پر کانپتی ہے۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے۔

جی متلاتا ہے اور اُبکائیاں آتی ہیں۔ مریض رات کو زیادہ بےچین رہتا ہے۔ ہذیان ہونے کی وجہ سے مریض بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ نبض ممتلی اور تیز ہوتی ہے۔ سانس کی رفتار بھی تیز ہو جاتی ہے۔ لمس حار اور یابس ہوتا ہے۔ بخار دوتین روز تک اپنے انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ درجہ حرارت ۱۰۴۔۱۰۵ تک رہتا ہے۔

بعدہ بتدریج کم ہوکر دوسرے ہفتے کے آخر تک اتر جاتا ہے۔ مریض کے بدن سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے جو اسی بخار کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ پانچویں چھٹے روز مریض کی پشت پہنچا پنڈلی اور بغل پر قرمزی رنگ کے سیاہی مائل دانے نکل آتے ہیں جو تحت الجلد جریان خون ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ خفیف حملہ کی صورت میں چودہ دن کے اندر اندر ضربان نبض اور حرارت کم ہوکر تقاطر زائل ہونے لگتے ہیں۔ نیند آتی ہے زبان صاف ہو جاتی ہے اور بھوک لگنے لگتی ہے۔

علامات بد مرض کے شدید حملہ کی صورت میں ۱۲ سے ۲۰ دن کے اندر ظاہر ہوا کرتی ہے۔ زبان خشک بھوری یا سیاہ اور باہر نکالنے پر کانپتی ہے غنودگی بےخوابی شدید ہوتی ہے اور بالعموم مریض مر جاتا ہے۔

عوارض ونتائج کھانسی، نمونیا، پلوریسی، قے، فالج یا دیوانگی وغیرہ قسم کے عوارض اس کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔

انجام علامات بد کے پائے جانے پر اور بالخصوص پیشاب بند ہو جانے کی صورت میں مریض مر جاتا ہے۔

علاج مریض کو آرام سے ہوادار روشن کمرہ میں سلائیں۔ چلنے پھرنے اور دیگر حرکات سے بچائیں۔ پینے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

لعاب بہدانہ ۳ ماشہ، شیرہ عناب ۱۰ دانہ، عرق شاہترہ ۱۰ تولہ، عرق مکوہ ۱۰ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر خاکسی چھڑک کر پلائیں۔

اگر مریض کو غنودگی، کندی حواس اور قلت اشتہا ہو تو سکنجبین سادہ یا شربت نیلوفر عرق گلاب میں ملا کر پلائیں۔ اگر حرارت زیادہ ہو تو زرشک ۲ ماشہ تمر ہندی ۱ تولہ عرق شاہترہ میں ملا کر شربت عناب، شربت انار میں ملا کر پلائیں۔

پیشاب میں حدت اور جلن ہو تو عناب ۹ دانہ بہدانہ ۳ ماشہ پانی میں جوش دے

کر شیرہ خارین ۶ ماشہ، شیرہ خشک دھنیہ ۱۲ ماشہ، شربت نیلوفر ۱ تولہ اضافہ کرکے پلائیں۔ دُوسرے روز اسی نسخہ میں اصل السوس اور گل بنفشہ اضافہ کردیں۔ اگر قبض ہو تو تلین کریں۔

نوٹ ⑦: ٹائیفائیڈ اور ٹائیفس فیور میں فرق ــــ یعنی

حمّیٰ تیفودیہ اور حمّیٰ تیفوسیہ میں فرق :

ٹائیفائیڈ اور ٹائیفس دونوں علیحدہ علیحدہ امراض ہیں۔

اطباء قدیم کے نزدیک آخر الذکر بخار، خون میں گرمی اور جوش و غلیان کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن خون میں عفونت نہیں ہوتی اور اول الذکر داخل عروق خون میں عفونت کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ ہر دُو بخاروں کی سمیت و سرایت اور عوارض و بحران میں فرق ہے چنانچہ ٹائیفس میں شدید ہذیان ہوتا ہے اور بحران چودھویں روز ہوتا ہے لیکن ٹائیفائیڈ میں مریض کی آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ متعفن دست آتے ہیں اور بحران اکیسویں روز ہوتا ہے۔ اس بخار کو دوسرے بخاروں سے ممتاز کرنے کے لئے یہ تین علامتیں مخصوص ہیں۔ نہایت تکلیف دہ بے خوابی، منہ اور زبان کا سیاہی مائل غلیظ ہونا، ابتدا ہی سے ہذیان پایا جاتا ہے، مریض میں مخصوص بُو۔

غذا | زود ہضم اور مقوی دیں۔ جو رقیق اور سیال ہو۔ مثلاً آشِ جو، دودھ سوڈا، یخنی گوشت وغیرہ۔

پرھیز | ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔

خنازیر، کنٹھ مالا یا سل غدی :

تعریف مرض | اس مرض میں گردن کے غدود جاذبہ پھول کر مالا کی طرح ہوجاتے ہیں ۳، ۲ اس لئے اسے اُردو میں اسکو کنٹھ مالا کہتے ہیں اور چونکہ اس مرض میں

گردن پھول کر سُور کی گردن کی طرح ہو جاتی ہے لہذا اسکو عربی میں خنازیر کہتے ہیں۔ طب قدیم میں اسے سل سے متعلق خیال نہیں کیا جاتا اور اس کو سل کے سوا ایک مستقل مرض مانتے تھے لیکن جدید تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مادہ سل جو پھیپھڑوں اور آنتوں میں پہنچ کر دق کا موجب ہوتا ہے۔ وہی گردن کی گلٹیوں میں داخل انہیں متورم کر دیتا ہے اور مرض خنازیر پیدا کرتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ ان گلٹیوں میں داخل ہونے والے جراثیم کمزور ہوتے ہیں۔ لہذا یہ مرض ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے اور اس مرض کے مریض مدت العمر زندہ رہتے ہیں اور ان میں ان گلٹیوں کے علاوہ کوئی خاص علامات پیدا نہیں ہوتیں جنہیں خطرناک قرار دیا جائے۔

یہ گلٹیاں بچپن میں متورم ہو جاتی ہیں بعض کو صرف ایک گلٹی ہوتی ہے اور بعض کو متعدد اگر کوئی گلٹی مناسب علاج سے تحلیل ہو جاتی ہے یا پھوٹ جاتی ہے تو اسکی بجائے دوسری گلٹی نکل آتی ہے اور جوانی تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بعض مریضوں کو جوانی میں بھی یہ گلٹیاں نکلتی ہیں اس کے بعد شاذ ہی نکلتی ہوئی دیکھی گئی ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا اصل سبب تو وہی مادہ سل ہے جو کسی نہ کسی طرح سے غدود جاذبہ میں سرایت کر جاتا ہے لیکن اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ مسلول یا آتشکی شرابی یا ضعیف والدین کے بچے جو پیدائشی طور پر کمزور ہوتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

میلا کچیلا رہنا۔ کثیف آب و ہوا اور خرابی غذا اس کے اسباب مؤیدہ ہیں:

علامات گردن کے غدود یا گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں شروع میں ان کے اوپر کی جلد ادھر اُدھر سرکتی رہتی ہے اور ان میں درد نہیں ہوتا۔ متورم گلٹیاں علیحدہ علیحدہ محسوس ہو سکتی ہیں لیکن بعد کو وہ باہم مل جاتی ہیں اور ان کے اوپر کی جلد سُرخ ہو جاتی ہے۔ اور وہ درد کرنے لگتی ہے آخر کار ان میں مواد پیدا ہو کر وہ پھوٹ جاتی ہیں اور وہاں پر زخم اور ناسور بن جاتے ہیں جو مہینوں اور برسوں تک اچھے نہیں ہوتے کبھی کبھی خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض روز بروز لاغر اور

کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اگر پھیپھڑوں میں یہ مرض سرایت کر جائے تو ساتھ ہی سل ریوی (تپ دق) بھی ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں رات کو بخار تیز ہو جاتا ہے اور پسینہ آکر اتر جاتا ہے بھوک مر جاتی ہے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے قبض رہنے لگتا ہے جسمانی کمزوری بڑھ جاتی ہے اور ان گلٹیوں کا مادہ سینہ کی گلٹیوں میں سرایت کر کے انہیں متورم کر دیتا ہے۔ اور گاہے یہی مادہ پھیپھڑوں میں پہنچ کر دق پیدا کر دیتا ہے۔

علاج | پہلے منضج و مسہل دیں اور چالیس روز تک اطریفل غدی کا استعمال کرائیں۔

نسخہ منضج | اسطوخودوس۔ بسفائج۔ بادیان۔ بادرنجبویہ۔ پوست بیخ بادیان شاہترہ۔ مکوہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ انیسون ۳ ماشہ انجیر زرد ۳ عدد مویز منقی ۲ تولہ رات کو آدھ سیر گرم پانی میں بھگوئیں صبح جوش دے کر اور مل چھان کر گلقند ۴ تولہ ملا کر آٹھ روز تک برابر پلائیں نویں روز اسی نسخہ میں سنا مکی ۹ ماشہ تربد سفید ۳ ماشہ ریوند خطائی ۳ ماشہ۔ زنجبیل ۲ ماشہ۔ مغز املتاس ۳ تولہ۔ شربت دینار ۲ تولہ۔ شیرہ مغز بادام ۱۰ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اگر مریض کی طاقت برداشت ہو تو دو تین مسہل دیں۔ اس کے بعد اطریفل غدی کا استعمال کرائیں۔

نسخہ اطریفل غدی | جو کہ کنٹھ مالا میں معمول و مفید ہے۔ ہلیلہ سیاہ ۴ تولہ۔ افتیمون ۲ تولہ۔ ہلیلہ آملہ۔ تربد ہر ایک دو تولہ بسفائج۔ اسطوخودوس۔ بھیڑ کے گردن کے غدد۔ ہر ایک ۱½ تولہ سنا مکی ۴ ماشہ۔ فاریقون۔ زرنباد۔ شیطرج۔ نوشادر ہر ایک ۳ ماشہ انیسون۔ قرنفل۔ سنبل الطیب۔ قرنفل۔ جوزبوا۔ مصطگی رومی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد ملا کر بدستور اطریفل تیار کریں اور ایک تولہ روزانہ سوتے وقت کھلائیں۔

ضماد۔ سرس کی چھال۔ کڑوی لوکی۔ کالی زیری اور مرچ سیاہ ہموزن لے کر سل بٹے پر پیس کر اور صبح شام گلٹیوں پر لیپ کریں۔

نوٹ ①: کڑوی لوکی سے مراد کڑوا کدو ہے۔
اگر گلٹیوں سے مواد بہہ رہا ہو تو چھپکلی کا تیل لگائیں۔

ایک چھپکلی کو روغن سرسوں ۵ تولہ میں جلائیں جب خوب جل جائے تو چھپکلی کو پھینک دیں اور تیل گلٹیوں پر لگائیں۔

غذا بکری کے گوشت کا شوربہ، کریلے کی ترکاری، مونگ اور ارہر کی دال چپاتی کے ساتھ دیں، نان یا ڈبل روٹی، بسکٹ، چاء، انڈہ وغیرہ حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔

پرھیز ترشی اور ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرائیں۔ ماش کی دال کدو، ٹنڈا، دودھ، دہی، چاول، آلو، اروی، کچالو، گائے کا گوشت سری پائے، مچھلی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

برص، سفید داغ

تعریف مرض برص، جلد پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں، جو ابتدا میں عموماً چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ اس قسم کے داغ تمام بدن پر پھیل جاتے ہیں۔ گرہاتھ اور چہرہ پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جب یہ داغ تمام بدن میں پھیل جائیں اور سارا بدن سفید ہو جاتا ہے اس قسم کا نام برص منتشر رکھا جاتا ہے۔

اسباب مرض اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عضو کا مزاج بدل کر بارد ہو جاتا ہے اور اس خون میں بلغم کی کثرت ہوتی ہے جو تغذیہ میں صرف ہوتا ہے۔ جس سے قوت مغیرہ کمزور ہو جاتی ہے اور غذاء کو اعضاء کی ساخت کی طرف پورے طور پر تبدیل نہیں کر سکتی۔

گاہے برص میں عضو کا مزاج بدل کر ایسا سرد تر ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا گوشت سیپ کے گوشت کی طرح پلپلا سا اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو خون یہاں آتا ہے وہ اسی طرح بارد المزاج اور سفید رنگ ہو جاتا ہے۔ خواہ یہ خون بذات خاص کتنا ہی اچھا اور بلغم سے پاک اور مزاج میں گرم ہو، جیسا کہ اگر عضو کا مزاج اچھا ہو تو خراب غذاء کو بھی درست کر کے اپنے مزاج میں تبدیل کر لیتا ہے۔

نوٹ⑤: قوت مغیرہ کے ضعف کی وجہ عموماً عصبی خلل ہوا کرتا ہے اور گاہے یہ

مرض موروثی ہوتا ہے۔ گاہے داء الثعلب سے بھی سفید داغ پیدا ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات اس کا کوئی سبب معلوم ہی نہیں ہوتا۔

نوٹ ⑤ : قوتِ مغیرہ، وہ قوت ہے جو غذا میں عضو کی صورت اختیار کرنے کی استعداد و قابلیت بڑھا دیتی ہے اور اس سے اسکی ذاتی قابلیت و استعداد کو باطل کر دیتی ہے جو اس میں اپنی اصلی صورت نوعیہ کے اختیار کرنے کے لئے موجود ہے اس فعل سے غذا اپنے رنگ و قوام کو چھوڑ کر اعضاء کی ساخت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کا رنگ و قوام اختیار کر لیتی ہے۔ (علامہ نفیس)

کبھی برص اس مقام پر نمودار ہو جاتا ہے جہاں سنگھیاں کھجوائی جاتی ہیں۔ اسی طرح بسا اوقات جلد پر گہرے قروح کے مندمل ہونے کے بعد بھی سفید داغ پڑ جاتا ہے۔

علامات برص کی علامت یہ ہے کہ اس کا رنگ سفید براق ہوتا ہے اور وہ جگہ چکنی ہوتی ہے اور اسکی سفیدی جلد اور گوشت میں جگہ ہڈی تک سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے اور اس مقام میں جو بال اُگتے ہیں وہ بھی سفید ہوتے ہیں بعض اوقات برص کے مقام کی جلد بدن کے دوسرے حصوں کی جلد سے نیچے دبی ہوئی ہوتی ہے اور دبانے سے دیر تک دبی رہ جاتی ہے۔ اور اگر یہاں سوئی چبھوئی جائے تو بجائے خون کے سفید رطوبت خارج ہوتی ہے اور یہ مقام ملنے سے سرخ نہیں ہوتا۔ یہ مرض معالج اور مریض کو تھکا دینے والا اور بمشکل علاج پذیر ہے بلکہ تقریباً لا علاج ہے علی الخصوص جبکہ برص دیرینہ (پرانا) ہو اور علی الخصوص وہ برص جو اب تک بڑھ رہا ہو۔ جس برص کے اچھے ہونے کی اُمید کی جا سکتی ہے وہ ہے جو ملنے سے سُرخ ہو جائے اور اس میں کسی قدر کھُردرا پن ہو اور اس کے اُوپر جو بال اگیں وہ زیادہ سفید نہ ہوں اور جب اس مقام کی جلد انگوٹھے اور دوسری انگلی سے پکڑی جائے اور گوشت سے اُٹھا کر اسمیں سوئی چبھوئی جائے تو وہاں سے خون خارج ہو یا گلابی رطوبت۔

علاج پہلی قسم میں غلیظ بلغم کا باقاعدہ نضج کے بعد استفراغ کریں۔ اور بدن

کو اس سے پاک کریں پھر مزاج کی تبدیلی کے لئے گرم معجونیں کھلائیں مثلاً کلکلانج اور قرص
برشگی۔ علی ہذا تریاق، اور شرودیطوس کھلائیں۔ ایسی غذائیں دیں جو گرم خون پیدا کرنے
والی ہوں مثلاً چوزوں اور جنگلی چوپاؤں کے بھنے ہوئے گوشت جن میں گرم مصالحہ
ڈالے گئے ہوں اور ایسے طلاء، لگائیں جو خوب گرم ہوں اور جن سے وہ مقام سُرخ ہو جاتا ہے
اور خون جذب کرنے والے ہوں مثلاً زفت۔ نفط سفید۔ خردل۔ کنگی سفید۔ کنگی سیاہ
مویزج۔ نمک چھکنی۔ چونا۔ ہڑتال سرخ۔ بورہ ارمنی۔ جنگلی پیاز۔ چیتہ۔ عاقرقرحا۔ کلونجی۔
پوست بیخ کبر۔ پھر ایسی دوائیں لگائیں جو جلد پر چھلکے پیدا کرنے والی اور زخم ڈالنے
والی ہوں مثلاً ذراریح، تیلنی مکھی، سرکہ۔ بھلانوے کا شہد۔ تخم کرفس۔ کبوتر کی بیٹ۔ مولی
کے بیج۔ مازریون۔ فرفیون۔ جب علاج سے ناامیدی ہو جاتی ہے تو برص کی سفیدی کو
دواؤں سے رنگتے ہیں تاکہ لوگ ان سے نفرت نہ کریں اور اسکی صورت یہ ہے کہ پھٹکری
شورہ، مرمکی، شراب کا میل، گیرو۔ مجیٹھ۔ چیتہ۔ خبث الحدید۔ نیل۔ وسمہ۔ سرکہ۔ طلاء کریں۔
اور برص کے مقام کو پہلے مازو کے پانی سے دھولیں اسکے بعد یہ دوا۔ لگائیں تاکہ اس
مقام پر کھردراپن پیدا ہو جائے اور اس کے رنگ کو قبول کر سکے علی ہذا دواؤں
سے رنگنے کے بعد بھی گھیس اور پھٹکری کے پانی سے دھوئیں، تاکہ جو رنگ چڑھ گیا
ہے وہ کچھ مدت تک محفوظ رہے اور جلد زائل نہ ہو جائے

برص کے لئے چند نسخے

سفوف باپچی | باپچی ۱ تولہ۔ تخم پنواڑ ۱ تولہ، انجیر زرد ۱ تولہ۔ چاکسو ۱ تولہ سب
کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ یہ سفوف بقدر ایک تولہ پوٹلی باندھ
کر رات کو گرم پانی میں بھگو دیں اور صبح کو اس کا زلال لے کر پلائیں اور تھوک کو مقام
برص پر ضماد کرائیں اور شام کے وقت گیرو ۳ ماشہ، اسوت ۳ ماشہ، مرچ سیاہ ۷ دانہ۔
پانی میں پیس کر پلائیں، یا رات کو معجون اطریلال پانی میں ملا کر پلائیں اور ان تدابیر
کے ساتھ ہی مقام برص پر ذیل کا روغن لگائیں۔

روغن برص کا نسخہ | میٹھا تیلیہ ۶ ماشہ۔ گھونگھچی سرخ ۶ ماشہ۔

ریوند خطائی ۶ ماشہ، تخم پنواڑ، بیج ۶ ماشہ، بدستور پتال جنتر کے ذریعہ روغن کشید کریں اور طلاء کریں مگر پانی نہ لگنے دیں۔ یا

حسبِ ذیل طلاء استعمال کریں :

تخم پنواڑ ۶ ماشہ، بابچی ۶ ماشہ، اجمود ۶ ماشہ، مجیٹھ ۶ ماشہ، تخم ترب ۶ ماشہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ، ہڑتال طبقی ۶ ماشہ، مغز جمال گوٹہ ۶ ماشہ، توتیا ۶ ماشہ، تخم پلاس ۶ ماشہ ۶ ماشہ، ہیراکسیس ۶ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سرکہ ملاکر گولیاں بنا لیں اور بوقتِ ضرورت سرکہ میں گھس کر طلاء کریں۔ یا

پلاس پاپڑہ سرکہ میں گھس کر لگانا یا مغز جمال گوٹہ دخردل ہموزن پانی میں پیس کر طلاء کرنا، یا لہسن، توتیا، نوشادر، ہموزن آبِ لیموں میں پیس کر لگانا اور اسی طرح دوسری محمر اور جاذبِ خون ادویہ کا طلاء کرنا سودمند ہوتا ہے۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو باقاعدہ بلغم کا منضج پلاکر مسہل دیں اور مسہل سے فراغت کے بعد مندرجہ بالا ادویہ کا استعمال کرائیں۔

پرھیز : دودھ مچھلی اور بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔

جُذّام ، کوڑھ

تعریفِ مرض جذام ایک مزمن متعدی مرض ہے جو جرثومہ جذام (بیسی لس لیپرس) کے جسم میں سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے یعنی سوائے انسان کے کسی اور حیوان میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک غیر متحرک جرثومہ ہے جو مریض جذام کے ماؤف مقامات اور زخموں وغیرہ کی رطوبت میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

اسبابِ مرض جذام ایک نہایت ہی پرانا مرض ہے جو دنیا کے اکثر حصص مثلاً ایشیا، یورپ اور افریقہ وغیرہ میں پایا جاتا ہے اور ہندوستان، چین جنوبی افریقہ اور بعض دیگر گرم ممالک میں یہ

مرض زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ایک نہایت چھوت دار مرض ہے اور بالعموم اسکی چھوت مریض سے براہِ راست تندرست کو لگ جاتی ہے اُبھار دار کوڑھ جس میں مریض کے جسم پر زخم ہوتے ہیں اور اسکی ناک بہتی ہے نسبتاً زیادہ چھوت دار ہوتا ہے مریض سے چھوت لگنے کے علاوہ مرض جذام مجذوم کے مستعملہ تولیہ، رومال، لباس، اسباب، کھانے پینے کے برتنوں وغیرہ کے ذریعہ بھی لگ جاتا ہے۔ مچھروں، پسوؤں اور کھٹملوں کے ذریعہ بھی یہ مرض مریض سے تندرست کو لگ جاتا ہے۔ غریب اور مفلس لوگ جنکی غذا ناقص ہوتی ہے اور وہ غلیظ و کثیف رہتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلاء ہو جاتے ہیں، یہ مرض عموماً دس سے تیس سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے۔ یہ مرض موروثی نہیں ہوتا کیونکہ مجذوم والدین کے بچے بوقت پیدائش اس مرض سے محفوظ ہوتے ہیں البتہ بعد پیدائش انکو چھوت لگ کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض — اسکی تین قسمیں ہیں۔
۱۔ اُبھار دار کوڑھ یا جلدی کوڑھ۔
۲۔ بے حسی کا کوڑھ یا عصبی کوڑھ ۳۔ کوڑھ مرکب۔

۱۔ اُبھار دار کوڑھ، یا جذام درنی، یا جلدی کوڑھ:

علاماتِ مرض — اس مرض کی مدت حضانت مختلف ہوتی ہے کبھی صرف چند ہفتے اور کبھی چند سال ہوتی ہے یعنی اس مرض کی چھوت لگنے یا جراثیم جذام کے جسم میں سرایت کرنے کے چند ہفتے بعد اور کبھی دو تین سال بعد یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس مدت حضانت میں مریض بالعموم کمزور ہو جاتا ہے۔ اسکی بھوک کم ہو جاتی ہے اور اس کے جوڑوں میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے۔ اور بے قاعدہ طور پر بخار آتا ہے۔ جب یہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو اسکی پہلی اور یقینی علامت یہ ہوتی ہے کہ جسم کے بعض بعض مقامات بالخصوص چہرے پر سرخ سرخ دھبے یا داغ

پڑجاتے ہیں جو ایک دو بار پیدا ہو کر غائب ہو جاتے ہیں لیکن بالعموم اس جگہ بھورے رنگ کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ پھر ان مقامات پر چھوٹے چھوٹے دانے یا اُبھار (ٹیوبرکلز) پیدا ہو جاتے ہیں جن کے اُوپر کی جلد بھوری سخت اور کھُردری ہوتی ہے یہ اُبھار یا دانے چہرہ پر خصوصاً پیشانی ناک اور کان کی لو وغیرہ پر زیادہ پیدا ہوتے ہیں کبھی یہ دانے بڑھ کر تمام جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ مریض کے ابرو ؤں، پلکوں اور موچھوں کے بال گر جاتے ہیں۔ ناک بہتی ہے آنکھیں سُرخ ہوتی ہیں آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ دانے نرم ہو کر پھُوٹ جاتے ہیں اور ان سے متعفن مواد نکلتا ہے۔ چونکہ مریض جذام کی ناک ذرا پھیل جاتی ہے اور اس کا چہرہ شیر کے چہرے کے مشابہ ہو جاتا ہے اسی مناسبت سے اس کو عربی میں داء الاسد یعنی مرض شیر کہتے ہیں۔ مریض کی شکل گھناونی ہو جاتی ہے۔ شدتِ مرض میں ہاتھ پاؤں متورم ہو جاتے ہیں، ناک کی ہڈی گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے اور حنجرہ اور حلق میں زخم پڑ کر نگلنا اور بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور بالآخر اسہال پیچش کھانسی نمونیا وغیرہ ہو کر مریض کا انتقال ہو جاتا ہے۔

بے حسی کا کوڑھ ' یا جذام عصبی ' یا جذام مخدر

علامات جذام مخدر کی ابتدائی علامات تو وہی ہوتی ہیں جو جذام درنی کی ہیں لیکن اس قسم کے جذام میں مقام ماؤف پر دانے یا اُبھار پیدا نہیں ہوتے بلکہ سرخ سرخ دھبے پیدا ہونے کے بعد وہاں پر خفیف بھُورے رنگ کے نشان باقی رہ جاتے ہیں تو ان نشانات کی جلد درمیان سے لاغر اور چکنی ہو کر ذرا سی نیچے کو دب جاتی ہے اور اس کے کنارے ذرا سے اُبھرے ہوئے اور قشری یعنی چھلکے دار ہوتے ہیں۔ اس قسم کے جذام کا حملہ زیادہ تر اعصاب پر ہوتا ہے اس قسم کے جذام کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں بے حس یعنی سُن ہو جاتے ہیں۔ لیکن بالعموم ابتدا میں پاؤں کے

جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور پھر چہرہ سینہ یا ہاتھ پاؤں پر بھورے رنگ کے ایک دو چھوٹے چھوٹے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ مقام بے حس یا سُن ہو جاتا ہے۔ اگر وہاں پر سوئی چبھوئیں یا اس مقام کو آگ کے انگارے سے جلائیں تب بھی مریض کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی یعنی اس قسم کے جذام میں مقام ماؤف میں درد۔ سردی۔ گرمی یا لمس کا مطلق احساس نہیں ہوتا پھر ان دھبوں کے مقام پر آبلے پڑجاتے ہیں۔ اور وہ آبلے ٹوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔ مگر ان میں کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ شدت مرض میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ گل جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہاتھ پاؤں جھڑ کر مریض لولا لنگڑا ہو جاتا ہے۔ اسکی شکل نہایت ہی گھناؤنی ہو جاتی ہے اور اس سے سخت بدبو آتی ہے وہ آخر کار مرض اسہال وغیرہ میں مبتلا ہو کر انتقال کر جاتا ہے۔

۲۔ جذّام مرکّب یا مرکّب کوڑھ

اس قسم کا جذّام بہت کم واقع ہوا کرتا ہے۔ دونوں قسم کے جذام کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ کبھی تو پہلے جذامی ابھار پیدا ہو کر پھر اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں اور کبھی پہلے اعصاب ماؤف ہوتے ہیں اور پھر اُبھار پیدا ہوتے ہیں اور کبھی دونوں قسم کی علامات ایک ساتھ شروع ہو جاتی ہیں۔

تشخیص مرض ابتدا میں اس مرض کو چنبل صدفہ اور برص سے تمیز کیا کرتے ہیں چنانچہ چنبل کے دھبے مثل جذام کے دھبوں کے بے حس نہیں ہوتے اور نہ زیادہ اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہمیشہ خشک رہتے ہیں اور اکثر جوڑوں کے پشت کی طرف ہوتے ہیں۔ اور ان پر سے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔

برص کے داغوں کے کنارے صاف ہوتے ہیں اُبھرے ہوئے نہیں ہوتے اور داغوں کے مقام کی جلد بے حس نہیں ہوتی۔

مدت و انجام مرض یہ مرض بہت مدت تک رہا کرتا ہے چنانچہ اُبھار دار کوڑھ دس پندرہ برس تک اور بے حسی کا کوڑھ

پندرہ بیس سال تک رہا کرتا ہے اور انجام عموماً اس مرض کا خراب ہوتا ہے لیکن اگر شروع مرض میں اس کا مناسب علاج کیا جائے تو بعض مریضوں کو آرام بھی آجاتا ہے۔

جذام کا علاج : حفظ ماتقدّم جو کہ نہایت ضروری ہے۔

حفظ ماتقدّم :

۱۔ جذام کے مریض کو تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ رکھیں اور کھلی ہوا میں پاک وصاف رکھیں ہر روز غسل دیں اور صاف کپڑے پہنائیں ہلکی اور زود ہضم غذا دیں ایسے مریضوں کو آبادی سے دُور کوڑھی خانوں میں رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

۲۔ جذامی زخموں وغیرہ پر پٹی باندھ دیں تاکہ مواد اِدھر اُدھر لگنے نہ پائے۔

۳۔ مریض جذام کا بول و براز تھوک اور بلغم اور بالخصوص اسکے زخموں کے مواد کو اس میں فینائل یا چونہ ڈلوا کر دبوا دینا چاہیئے اور زخموں پر کی پٹیوں وغیرہ اور دیگر ناقص کپڑوں کو جلوا دینا چاہیئے۔ مریض کے لباس کو اور ظروف مستعملہ کو بہت اچھی طرح پاک صاف کرانا چاہیئے۔

۴۔ جذامی کو کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگانا یا انہیں بیچنا نہ چاہیئے اور ایسے موچی، حجام یا دھوبی وغیرہ کا پیشہ بھی اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

۵۔ تمام جذامیوں کو یا کوڑھیوں کو آبادی سے دُور کوڑھی خانوں میں رکھنا چاہیئے ان کے میل جول سے دوسروں کو یہ مرض نہ ہو جائے کوڑھیوں کو مانگنے کی غرض سے بھی شہروں یا قصبوں میں نہیں جانے دینا چاہیئے۔

۶۔ خیرات کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ کوڑھیوں کو انکی تمام ضروریات دیں لیکن روپے پیسے نہ دیں تاکہ ان کے ہاتھوں سے وہ روپے پیسے چھوت دار ہو کر تندرست اشخاص کے ہاتھوں میں نہ جائیں۔

۷۔ چونکہ اب یہ امر مسلمہ ہے کہ جذام موروثی مرض نہیں ہے کیونکہ مجذوم والدین کے

بچوں میں بوقت پیدائش یہ مرض نہیں ہوتا بلکہ بعد از پیدائش بچوں کو ان کے والدین سے اسکی چھوت لگ کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس لئے جذامی والدین کے بچوں کو ان سے علیحدہ رکھیں۔

۸۔ عموماً کوڑھی مریض سے ہی تندرست اشخاص کو اس مرض کی چھوت لگ جایا کرتی ہے لیکن کبھی مچھروں، پسوؤں، کھٹملوں اور جوؤں وغیرہ کے جذامیوں کے کاٹنے کے بعد تندرست اشخاص کو کاٹنے سے ان کو بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ کوڑھیوں کی بستیاں بالکل علیحدہ ہوں اور انکو تندرستوں سے اور تندرستوں کو ان سے ملنے جلنے کی اجازت نہ دیں۔

۹۔ جب کسی شخص کو جذام یا کوڑھ ہو جائے تو اس مرض کا اعلان کر دینا چاہیے۔ یعنی دوسروں کو اس سے آگاہ کر دینا چاہیے۔ اور اس سے علیحدہ رہنے اور علیحدہ کھانے پینے کی تاکید کر دینی چاہیئے بلکہ اسکو کوڑھی خانہ یا کوڑھیوں کی بستی میں بھجوا دینا چاہیئے۔

نوٹ: اہلِ اسلام کی احادیث صحیحہ میں بھی جذامی سے پرہیز کے متعلق متعدد احادیث موجود ہیں چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص کو فرمایا کہ تم جذامی سے ایسے بھاگو جیسے کوئی شیر سے بھاگتا ہے نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرورِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جذامی سے جب بات کرو تو درمیان میں ایک یا دو نیزہ (بھالہ) کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔

علاج باقاعدہ منضج اور مسہل دے کر جسم کا تنقیہ کریں۔
نسخہ منضج: گل سرخ، عنب الثعلب، تخم کاسنی، شاہترہ، چرائتہ، افتیمون، صندلین ہر ایک سات ماشہ، عناب ۹ دانہ سب کو عرق گلاب اور عرق شاہترہ حسب ضرورت میں رات کو بھگو کر صبح معمولی جوش دے کر مل چھان کر ۲ تولہ گلقند ملا کر اور شام کو بھی جوش دے کر گلقند ملا کر پلائیں، پندرہ روز جوشاندہ پلائیں اس کے بعد سولہویں روز اسی جوشاندہ مذکور میں پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۵ ماشہ، برگ سنا مکی ۷ ماشہ مغز املتاس ۵ تولہ، ترنجبین ۵ تولہ، شیرخشت ۳ تولہ، گلقند ۳ تولہ اور روغن بادام ۱ تولہ اضافہ کر کے پلائیں، اسی طرح پانچ سات مسہل دے کر مصفی خون عرقیات

کا عرصہ تک استعمال کرائیں۔

نسخہ عرق مصفی خون
برگ شاہترہ نصف سیر سر بھوکر چرائتہ۔ تخم نیم۔ تخم بکائین۔

گل منڈی۔ برہم ڈنڈی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ سیاہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ دھمایہ۔ زرد چوب ہر ایک دو چھٹانک۔ تخم کاسنی۔ پوست درخت بکائین۔ نیل کنٹھی۔ تخم پنواڑ۔ کشنیز خشک۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ۔ گل نیم۔ گل بکائین۔ ہر ایک ایک پاؤ۔ گلو سبز تین پاؤ۔ بشیطرج ہندی۔ گل بنفشہ۔ برگ گاؤ زبان ہر ایک ۵ تولہ۔ بابچی ۴ تولہ۔ برگ حنا۔ پوست کچنال ہر ایک ۵ تولہ سب ادویہ کو نیمکوب کرکے ۲۰ سیر پختہ پانی میں ۴۸ گھنٹے تر کرکے بطریق معمول عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک، ۵ تولہ صبح، ۵ تولہ شام۔ رس ہڑتال جذام کے لئے مفید ہے۔

نسخہ رس ہڑتال۔ دافع جذام۔ ہڑتال ورقیہ۔ ۱ تولہ مغز کرنجوہ۔ پھنکڑی ہر ایک تین تولہ پہلے کرنجوہ کو نیمکوب کرکے نصف رس کا ایک سکورہ میں رکھ کر اوپر سے نصف پھنکڑی پھیلا کر ڈال دیں پھر ہڑتال کی ڈلی رکھ کر باقی نصف مغز کرنجوہ اور پھنکڑی پھیلا کر اس کے اوپر ڈال دیں پھر اس سکورہ پر ایک اور سکورہ رکھ کر گل حکمت کرکے سات سیر جنگلی اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر بمقدار چار چاول ہر روز پان میں ڈال کر پنجاہ روز کھلائیں۔

علاوہ ازیں مرکبات سیماب مثلاً سلیمانی یا دار چکنا وغیرہ اور سنکھیا کے مرکبات مثلاً جوہری۔ یعنی جوہر منتی یا زدہ جوہر اس مرض میں تنقیہ کامل کے بعد مفید ہیں۔

غذا: بے نمک۔ پرہیز ترشی بادی اشیاء سے استعمال چوب چینی اور ماء الجبن بھی اس مرض میں مفید ہے۔ بشرطیکہ بطریق مناسب ان کا استعمال کیا جائے۔

نوٹ ①: سلیمانی سے مراد رسکپور ہے۔

طاعون، پلیگ

تعریف مرض

یہ مرض وبائی قسم کے کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے جن کا نام پلیگ بسیلائی ہے طاعون درحقیقت چوہوں کی وبا ہے جو انسان کو طاعون زدہ چوہوں کے پسوؤں کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے۔ خفیف طاعون میں بخار نہیں ہوتا۔ گردن یا بغل یا کنج ران کی گلٹیاں پھول کر ۱۲ روز میں بیٹھ جاتی ہیں۔ کبھی کبھی کسی بدھ میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے ـــــ اور خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے اس قسم کا طاعون مہلک نہیں ہوتا ـــــ شدید طاعون کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ گلٹی دار طاعون ـــــ ۲۔ تنفسی طاعون ـــــ

۳۔ عفونتی طاعون ـــــ

۱۔ گلٹی دار طاعون۔ بیوبونک پلیگ

اس قسم کا طاعون بذاتِ خود متعدی نہیں یعنی براہِ راست مریضِ طاعون سے تندرست اشخاص کو نہیں لگ سکتا۔ پہلے سر کمر اور جوڑوں میں درد ہو کر عام ضعف طاری ہوتا ہے اور لرزہ کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے۔ پھر یا تو اسی روز یا تین چار روز تک گردن کنج ران یا بغل میں بدیں نکل آتی ہیں۔ بدیں صرف ایک طرف نکلا کرتی ہیں بدوں میں شدت کا درد اور چبھن ہوتی ہے اور ورم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ان کے سوائے جسم پر پھوڑے اور کاربنکل بھی نکل آتے ہیں۔ اگر مریض زندہ رہے تو ساتویں روز بدھ میں پیپ پڑ کر پھوٹ جاتی ہے۔ بعضوں میں ابتداء سے بے حواسی اور خوف بہت طاری ہوتے ہیں۔ بعضوں میں چھ سات گھنٹے تک لرزہ شدید رہتا ہے عموماً بخار ۱۰۲ اور ۱۰۴ درجہ کے درمیان رہتا ہے کبھی ۱۰۷ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ کبھی ناک، منہ، مقعد اور مجری بول کے راستے خون آتا ہے تو اس مناسبت سے اسکو خونی طاعون کہتے ہیں۔ جلد کے نیچے جریانِ خون ہو کر جابجا سرخ دھبے بھی ہو جاتے ہیں جو بعض اوقات اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ تمام بدن سیاہ ہو جاتا ہے اسی لئے یورپ میں اس کو "کالی موت" کے نام سے

نامزدکیا گیا ہے۔ آنکھیں اندر گھس جاتی ہیں مگر ہیضہ کی طرح ان کے اندر نیلا حلقہ نہیں پڑتا تمام چہرہ پر دُکھ درد اور خوف کے بَل پڑجاتے ہیں۔ لیکن جو ایک دو گھنٹہ میں مرنے والا ہے اس کا چہرہ بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی نہیں مرے گا۔

۲۔ تنفسی طاعون نمونیائی پلیگ (نیومونک پلیگ)

اس قسم کا طاعون نہایت ہی مہلک ہوتا ہے اسکی چھوت بذریعہ تنفس مریض سے تندرست کو لگ جاتی ہے۔ اسمیں پھیپھڑے مُردار پڑکر گلنے شروع ہوجاتے ہیں یعنی گنگرین آف لنگز ہوجاتا ہے۔

سانس کے ساتھ سڑے ہوئے گوشت کی بو آتی ہے جس کی وجہ سے دور تک کھڑے ہونا بھی محال ہوجاتا ہے کھانسی، تنگی تنفس اور سینہ میں دَرد کی موجودگی سے نمونیا کا شبہ ہوتا ہے۔ قے، بلغم اور تھوک کے ساتھ خون اور گلے ہوئے پھیپھڑے کے اجزاء خارج ہوتے ہیں۔

۳۔ عفونتی طاعون، سیپٹی سیمک پلیگ

جب طاعونی پسو کسی شخص کو درید میں کاٹے تب اس قسم کا طاعون ہوا کرتا ہے۔ مریض دفعتاً بیمار ہوکر ۲۴ گھنٹہ کے اندر مرجاتا ہے۔ خاص فسادات طاعون یعنی بدیں، کاربنکل اور پھوڑے نہیں ہوتے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بخار کے ساتھ چھوٹی اور خراب بدیں اور خون کے دھبے نمایاں ہوبھی جاتے ہیں اور تشنج اور بے ہوشی ہوکر مریض تھوڑی دیر میں چل دیتا ہے چونکہ اس دَوران میں صداع، تشنج، بے خوابی، بے چینی، بدحواسی، ہذیان اور بے ہوشی وغیرہ عصبی علامات شدت کے ساتھ ہوتی ہیں اس لئے اسکو عصبی طاعون بھی کہتے ہیں۔

تشخیص مرض طاعون کی تشخیص بہت آسان ہے کیونکہ اور کوئی وبائی بخار ایسا نہیں جو کثرت سے یکے بعد دیگرے مبتلا کرے طاعون کا بخار عموماً مسلسل بلا تخفیف کے ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ بَدوں کے

نکل آنے سے گلٹی دار طاعون کی تشخیص میں شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ گلٹی دار طاعون میں بد کی رطوبت کا اور عفونتی طاعون میں خون کا اور نمونیائی طاعون میں تھوک یا بلغم کا خوردبینی امتحان کرنے سے کامل تشخیص ہو جاتی ہے۔

انجام مرض بدھیں جس قدر جلدی پک جائیں اور پیپ خارج ہو جانے اسی قدر اچھا ہے ان کا دبے رہنا خراب علامت ہے بڑی بڑی بدھیں نکلنا اور نرم ہو کر پھوٹ جانا اچھی علامت ہے کیونکہ اس طرح موذی مادہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے اگر بخار شدید ہو یا ہذیان یا بے ہوشی یا تشنج ہو یا شدت سے قیئیں آئیں یا پیشاب بند ہو جائے تو ایسی حالتوں میں انجام عموماً بخیر نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ طاعون ہو کر دوبارہ بھی ہو جاتا ہے۔

تدابیر انسداد مریض کو ایک علیحدہ ہوادار کمرے میں جگہ دیں علیحدگی خود اس کے اور نیز دوسروں کے لئے مفید ہے اس کے کپڑوں برتنوں مکان اور تمام اسباب کو بعد صحت کامل طور پر ڈس انفیکٹ کرا دیں اور جو شئے سوختنی معلوم ہو اسکو جلا دیں چوہوں کو پنجرے کے ذریعہ پکڑ کر مار ڈالنا چاہیئے۔ اپنے مکان سے چوہے نکالنے کی ایک آسان تدابیر یہ ہے کہ آٹھ حصہ کول تار میں ایک حصہ خالص سلفیورک ایسڈ ملا کر تمام سوراخوں میں ڈال دیں۔ ان کے ملنے سے ایک درزنی گیس پیدا ہوتی ہے جو گہرے سوراخ میں اتر جاتی ہے اور چوہے نکل کر بھاگ جاتے ہیں۔ گھر کے کمروں کا فرش پختہ ہونا چاہیئے تاکہ چوہے اپنی بلیں نہ بنا سکیں علاوہ ازیں کل اسباب کو دھوپ لگاتے رہیں اور ہفتہ وار مکان کو فنائل سے ڈس انفیکٹ کرتے رہیں۔ دیہات میں لوگ اپنے گھروں کے تمام کمروں میں کانی اوپلے اور گھاس پھونس جلا کر جس سے تمام فرش اور دیواریں خوب گرم ہو جائیں بآسانی ڈس انفیکٹ کر سکتے ہیں۔ تمام مکان کو صاف اور خشک رکھنا چاہیئے۔ مشتبہ جگہ آمد و رفت بند کر دینی چاہیئے۔

علاج وبا کے ایام میں پپیتہ ولایتی ۴ رتی پانی میں گھس کر صبح کو پی لیا کریں اور پپیتہ ولایتی بازو یا گلے میں باندھ کر رکھنا بفضل الٰہی اس مرض کا حملہ نہیں ہونے دیتا اور کافور ا تولہ درونج عقربی ا تولہ۔ جدوار خطائی ۲ ماشہ۔ عرق گلاب قدر

حاجت میں خوب پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں اور وبا کے زمانہ میں تین ۳ گولیاں روزانہ بطور حفظ ماتقدم کھالیں تو وبا کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں مرض کی حالت میں بھی ایک گولی ہر دو تین گھنٹہ کے بعد کھلا کر اُوپر سے شیرہ عناب ۵ دانہ، شیرہ آلوبخارا ۵ دانہ، شیرہ مغز کدو ۳ ماشہ، عرق بیدمشک ۲ تولہ۔ عرق کیوڑہ ۲ تولہ میں نکال کر پلانے سے نفع ہوتا ہے۔
جب کسی مقام پر طاعون پھیل جائے تو تندرست اشخاص کو اس مقام کو چھوڑ کر کسی بلند مقام پر کھلی ہوا میں چلے جانا چاہیئے۔ اور کثرت محنت جماع اور خون کو جوش میں لانیوالی اَدویہ سے پرہیز کریں۔ ترشی سرکہ پیاز پودینہ وغیرہ کا استعمال کریں۔ حب جدوار استعمال کرائیں۔ نسخہ ۱ جدوار خطائی۔ درونج عقربی۔ کافور۔ گل ارمنی ہر ایک ایک تولہ، مرکی ۶ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ، آب برگ نیم سبز میں گولیاں بقدر دانہ مسور بنائیں اور عرق بیدمشک کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ گلٹیوں پر حسب ذیل لیپ لگائیں۔

نسخہ ضماد سنکھیا سفید۔ مرچ سیاہ۔ افیون۔ کافور، ہر ایک ۶ ماشہ بچھناک۔ ان بجھ چونا۔ جدوار خطائی۔ تخم دھتورہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ کچلہ ۶ عدد سرکہ میں پیس کر گلٹی پر لیپ کریں اور گرم اینٹ سے سینک کریں نہایت مجرب ہے اگر اس طرح تحلیل نہ ہو تو اسے پکانے کے لئے اس پر السی کی پلٹس باندھیں جب پک جائے شگاف دے کر مواد خارج کریں تقویت قلب کے لئے دوا، المسک بارد دیں اگر غلبۂ خون ہو تو گلٹی پر چند جونکیں لگوائیں شروع مرض میں فاد زہر معدنی۔ جدوار خطائی ہر ایک ۲ رتی۔ گائے کی چھاچھ کے ساتھ استعمال کرائیں اور پینے کو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ زہر مہرہ خطائی۔ بنسلوچن کبود۔ ہر ایک ایک ماشہ کافور ۲ رتی سب کو پیس کر خمیرہ مروارید ۵ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اُوپر سے شیرہ عناب ۵ دانہ تخم کاہو ۳ ماشہ۔ شیرہ برگ نیم ۱۱ عدد عرق بیدمشک عرق کیوڑہ ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر شربت صندل یا شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر دیں یا یہ نسخہ دیں۔
جدوار خطائی ۶ رتی مروارید ۴ رتی۔ فاد زہر معدنی ۳ رتی کافور ۲ رتی سب ادویہ کو پانچ پانچ تولہ۔ عرق گلاب وعرق کیوڑہ میں گھس کر ایک بار پلائیں اور ایسی ایک ایک خوراک دوا، دن میں تین چار بار پلائیں۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

حب طاعون | جدوار خطائی، زرنباد، زردچوب، صندل سرخ، صندل سفید، گل مختوم، کافور، زہر مہرہ سب مساوی الوزن اور زہر مہرہ کو تھوڑے عرق گلاب میں گھس کر اور باقی دواؤں کو کوٹ کر پیس کر لعاب اسبغول کے ہمراہ گولیاں بنائیں۔ ۱½ ماشہ صبح اور ۱½ ماشہ شام گرمیوں کے موسم میں عرق گلاب کے ساتھ اور سردیوں میں پانی کے ساتھ دیں۔ دردِ سر اور ہذیان کو دور کرنے کے لئے سرکہ، عرق گلاب، روغن گل میں کپڑا تر کر کے مریض کے سر پر رکھیں اور لخلخہ کافوری یا عطر صندل سونگھائیں۔ شدتِ پیاس کے رفع کرنے کے لئے عرق کاسنی عرق گاؤزبان عرق صندل اور عرق گلاب مساوی الوزن ملا کر پلائیں۔

غذا | لطیف زود ہضم اور مقوی مثلاً دودھ، شوربا، یخنی وغیرہ دیں۔ دودھ، ڈبل روٹی، نیز دودھ سوڈا یا لائم واٹر دودھ میں ملا کر دیں، نیز محرکات اور تازہ میوہ جات مثلاً انار، انگور، سیب ناشپاتی، وغیرہ کا پانی دیں۔ سادہ پانی جس قدر مریض مانگے اسے پلاتے رہیں۔

نوٹ: یہاں تک سالِ سوم کا سلیبس بفضلہ تعالیٰ اختتام پذیر ہوا۔ اب سالِ چہارم کا سلیبس شروع کیا جاتا ہے۔

سلیبس سالِ چہارم ،

عضوی اور غیر عضوی

یعنی نامیاتی یا آرگینک : ORGANIC

غیر نامیاتی یا اِن آرگینک : IN ORGANIC

عضوی یا نامیاتی ۔ نامیاتی اجسام یا بڑھنے پھولنے والے اجسام یعنی حیوانات و نباتات وہ اشیاء ، جو حیوانی اور نباتی اجسام سے حاصل کی جاتی ہیں ۔

با لالفاظ دیگر : نامیاتی مرکبات وہ مرکبات ہیں جن میں کاربن لازمی جزو ہوتا ہے ۔ چونکہ یہ جسم پیدا ہوتے ہیں اور نشو و نما پاتے ہیں اس لئے انہیں نامیاتی اجسام کہتے ہیں ۔ چنانچہ نباتات سے نشاستہ کی کئی قسمیں شکر ، ترشے ۔ خوشبو کی چیزیں فراری اور غیر فراری روغن وغیرہ حاصل ہوتے ہیں اور حیوانات سے چربیاں ، سریش وغیرہ حاصل کی جاتی ہے ۔ لکڑی کی کشید سے سرکے کا ترشہ (ایسی ٹک ایسڈ) میتھل ، الکوحل ایسی ٹون وغیرہ نکالے جاتے ہیں ۔ پھر کئی دوائیں مثلاً کونین ، اسپرین ، آیوڈو فارم ، کلورو فارم ، کاربالک ایسڈ ، تھائی مول ، کیمفر ، کوکین وغیرہ مختلف درختوں سے یا ان سے حاصل کئے ہوئے مرکبات سے تیار ہوتی ہیں ۔

غیر عضوی یا غیر نامیاتی — وہ عناصر یا اشیاء جو نشو و نما نہیں پاتے مثلاً معدنیات اور بالالفاظ دیگر غیر نامیاتی مرکبات وہ مرکبات ہیں جن میں کاربن لازمی جزو نہیں ہوتا البتہ کاربونیٹ اور بائی کاربونیٹ میں کاربن لازمی موجود ہوتا ہے ۔

کیمیائی اعمال

دو یا دو سے زیادہ عناصر آپس میں یا کیمیائی طور پر ملتے ہیں یا طبعی طور پر ۔ پہلے طریق کے ماحصل کو مرکب اور دوسرے طرز کے نتیجے کو آمیزہ کہتے ہیں ۔ کیمیائی عمل بعض اوقات دو اجزا کو محض یکجا کرنے سے واقع ہونا شروع ہو جاتا ہے مثلاً کسی القلی مثلاً سوڈیم بائی کاربنیٹ (سوڈا بائی کارب) اور ترشہ مثلاً ہائیڈرو کلورک ایسڈ کو باہم ملاتے ہی کیمیائی عمل شروع ہو جاتا ہے ۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس نکلنے لگتی ہے ۔
کبھی اس قسم کے عمل کے واقع ہونے کے لئے حرارت کی امداد ضروری ہوتی ہے ۔ چنانچہ مرکری آکسائیڈ گرم کرنے سے اپنے کیمیائی اجزا ، مرکری اور آکسیجن میں تقسیم ہو جاتا ہے ۔ کبھی برقی رو کی مدد سے کیمیائی عمل واقع ہوتا ہے مثلاً پانی میں برقی رو دوڑانے سے وہ اپنے اجزا آکسیجن اور کاربن میں تقسیم ہو جاتا ہے ۔

نوٹ ⓪ : دو اشیاء کے کیمیائی طور پر اس طرح ملنے سے ایک نئی چیز پیدا ہو تو اسے کیمیائی ترکیب کہتے ہیں اور ماحصل کو مرکب یا کیمیائی مرکب کہتے ہیں ۔ اسکے برعکس کیمیائی مرکب کے اپنے اجزا میں تقسیم ہو جانے کے عمل کو کیمیائی بے ترکیبی کہتے ہیں ۔ کبھی دو مرکبوں یا ایک عنصر اور ایک مرکب کے ملنے سے اس قسم کا کیمیائی عمل ہوتا ہے کہ ایک انحل ماحصل پیدا ہوتا ہے ۔ اور ناحل ہونے کے باعث وہ برتن کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے اس عمل کو ترسیب کہتے ہیں اور وہ چیز جو نیچے بیٹھے اسے دُرد یا رسوب کہا جاتا ہے ۔

کیمیائی مرکبات کی تین اہم قسمیں

ترشہ : اساس : نمک
ایسڈ : بیسس : سالٹ
ACIDS : BASES : SALTS

کیمیائی مرکبات : دو نوع کے ہیں ۔ اول نامیاتی دوئم غیر نامیاتی

نامیاتی مرکبات: حیوانات اور نباتات کے اجسام ہوتے ہیں اور غیر نامیاتی مرکبات زیادہ تر معدنیات سے ہوتے ہیں۔

غیر نامیاتی مرکبات کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اوّل ایسڈ یعنی ترشے۔ دوئم بیس یا اساس جن کے ساتھ ترشے کیمیائی عمل کرکے نمک بنا دیتے ہیں۔ تیسرے نمک جو ترشہ یا اساس کے ملنے سے اور آپس میں کیمیائی عمل کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

ترشوں میں سے بعض ایسے تیز ہیں کہ جلد اور کپڑے کو جلا دیتے ہیں اور پھر ان میں سے اکثر سیال ہیں۔ اس لئے انہیں تیزاب بھی کہتے ہیں، لیکن سب ترشوں کے لئے تیزاب کی اصطلاح کا استعمال اس لئے صحیح نہیں کہ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو نہ تیزاب ہیں نہ آب یعنی جلاتے بھی نہیں اور سیال بھی نہیں۔

ترشے غیر نامیاتی اجسام سے بھی حاصل کئے جاتے ہیں اور نامیاتی اجسام سے بھی، غیر نامیاتی ترشوں میں سب سے اہم وہ ہیں جو گندھک شورہ اور خوردنی نمک سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہیں گندھکی ترشے شوروی ترشے اور نمکی ترشے کہتے ہیں۔

ترشہ کوئی بھی ہو، ان میں ہائیڈروجن ضروری ہوتی ہے اور وہ کئی مرکب کیساتھ کیمیائی طور پر اس طرح ملتا ہے کہ اپنی ہائیڈروجن اسکے حوالے کر دے اور اس کی جگہ کوئی اور عنصر اس سے لے کر ایک نیا مرکب بنائے جس مرکب کے ساتھ وہ اس قسم کا کیمیائی عمل کرتا ہے اسے اساس کہتے ہیں اور ماحصل کو نمک۔

ترشوں کے خواص تمام ترشوں کا ذائقہ ترش ہوتا ہے یہ نیلے لٹمس کو سرخ کر دیتے ہیں۔ اور یہ خاصیت ترشہ کو غیر ترشہ سے شناخت کے لئے استعمال ہوتی ہے ترشوں میں ہائیڈروجن ہوتی ہے جو اکثر دھاتوں سے بدل پذیر ہوتی ہے۔

گندھکی ترشہ + زنک = زنک سلفیٹ + ہائیڈروجن

ترشے کاربونیٹ مرکبات کو بے ترکیب کرکے ان کی کاربن ڈائی آکسائیڈ ان سے جدا کر دیتے ہیں۔

اساس | وہ شئے ہے جو ترشے کے ساتھ کیمیائی عمل اس طرح کرے کہ اس کا ماحصل کوئی نمک ہو مثلاً ،

نمک ترشہ + سوڈا کارب = سوڈا کلورائیڈ (نمک خوردنی)
کاربن ڈائی اکسائیڈ + پانی

اساسوں میں اکثریت القلی اجسام کی ہوتی ہے ۔

القلی | وہ اساس ہیں جن میں ہائیڈروجن اور آکسیجن لازماً شامل ہوتے ہیں ۔ جو سُرخ لٹمس کو نیلا اور زرد ہلدی کو بھورا کردیتے ہیں ان کا ذائقہ قدرے تلخ ہوتا ہے اور ان کی لمس صابن کی ہوتی ہے وہ پانی میں آسانی سے حل ہو جاتے ہیں ۔ ترشوں کے ساتھ مل کر نمک پیدا کر دیتے ہیں اور یہ نمک نہ ترشوی ردعمل رکھتے ہیں نہ القلی کا سا ۔ گویا ایک دوسرے کی تعدیل کر دیتے ہیں ۔

نوٹ : یہ مضمون اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت طویل ہے لیکن سوال کے پیش نظر (عضوی اور غیر عضوی کی تعریف) اس قدر کافی ہے ۔ لہذا اسکو یہیں ختم کیا جاتا ہے ۔ (صدیقی)

اختلاج القلب یا سُرعت قلبی ،
یعنی دل کی پھڑکن

تعریف مرض | اس مرض میں دل کی حرکت نہایت تیز ہو جاتی ہے ۔ یعنی دل پھڑکنے لگتا ہے ۔

اسباب مرض | عصبی کمزوری ، شراب خوری ، تمباکو نوشی ، بدہضمی ، امراض قلب بالخصوص دل کا پھیل جانا ۔ اختناق الرحم وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں ۔ بعض مریضوں میں اعصاب راجعہ کے ناقص ہو جانے یا سر نخاع میں جہاں کہ بڑے مراکز قلبیہ ہیں کسی قسم کا فتور یا نقص آجانے سے بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے ۔

علاماتِ مرض نبض اس میں بہت تیز چلتی ہے چنانچہ ایک منٹ میں بجائے ۷۰ یا ۸۰ مرتبہ کے ۱۵۰ یا ۲۰۰ بلکہ ۳۰۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے لیکن اس مرض میں قلب کی حرکت مریض کو محسوس نہیں ہوتی۔ کبھی تنگیٔ تنفس اور دردِ دل کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ حالت زیادہ شدید نہ ہو تو چنداں مضرِ صحت نہیں ہوتی۔ بعض ایسے مریضوں کی صحت سالوں تک اچھی رہتی ہے اور انکو ذاتی تجربہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس چیز سے ان کو تسکین ہو جاتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دل حرکت کرتا کرتا فالتو ضرب بھی لگا دیتا ہے اور کبھی یہ مرض دوری یا نوبتی طور پر واقع ہوتا ہے اور اس کے دورے مختلف اوقات تک رہا کرتے ہیں۔ دَورہ مرض میں خون کا دباؤ بہت کم ہو جاتا ہے اور اگر یہ دورہ عرصہ تک رہے تو مرض زرقہ (سائنوسس) کی شکایت ہو جاتی ہے یعنی جلد کی رنگت نیلی بھی ہو جاتی ہے وغیرہ،

علاج اس کا علاج بعینہٖ وہی ہے جو خفقان کا ہے۔ بعض مریضوں میں پیٹ پر پٹی باندھنے سے دَورہ مرض رُک جاتا ہے۔ علاوہ ازیں امعاء کو صاف رکھنا کشنیز اور سنگِ یشب کا استعمال بہترین اور مجرّب علاج ہے۔

خفقان القلب، دھڑکا،

ھَولِ دِل :

تعریفِ مرض اس مرض میں دل غیر معمولی طور پر زور زور سے دھڑکتا ہے اور اس کے دھڑکنے کی حرکت مریض کو محسوس ہوتی ہے۔

اختلاج قلب اور خفقان میں فرق

خفقان و اختلاج القلب کا فرق اگرچہ بعض اطباء نے خفقان اور اختلاجِ قلب میں چنداں فرق نہیں کیا لیکن خفقان میں

میں دل کی حرکت تیز ہوجاتی ہے یعنی دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے اور اختلاج القلب میں دل بہت تیزی سے دھڑکنے بلکہ غیر منتظم طور پر پھڑکنے لگتا ہے۔ یعنی خفقان دل کا دھڑکنا اور اختلاج دل کا پھڑکنا۔ بعض اطباء اس میں یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ خفقان میں مریض کو حرکتِ قلب محسوس ہوتی ہے لیکن اختلاج میں نہیں۔

اسبابِ مرض اکثر اس مرض کا سبب عصبی کمزوری ہوتی ہے۔ چنانچہ کثرتِ محنت دماغی کثرتِ مباشرت، جلق، مشت زنی) انفعالات نفسانیہ مثلاً رنج غم فکر تردد، خوف دہشت وغیرہ سے عصبی کمزوری پیدا ہوکر اکثر دل دھڑکنے لگتا ہے مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ خصوصاً نوجوان عورتیں۔ شروع حیض کے ایام میں، جوان عورتوں میں فتور حیض یعنی کثرتِ حیض یا بندش حیض سے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور ادھیڑ عورتیں سن یاس یعنی چالیس پینتالیس سال کی عمر میں جب کہ حیض آنا موقوف ہونے لگتا ہے تب وہ ہول دل کی شکایت میں مبتلاء ہوجاتی ہیں۔ وہ عورتیں جن کو اختناق الرحم کی شکایت ہوتی ہے۔ وہ بھی اکثر اس مرض میں مبتلاء ہوا کرتی ہیں۔

محرکات مثلاً چائے قہوہ اور کوکو وغیرہ کے پینے یا مسکرات و منشیات مثلاً تمباکو، بھنگ، چرس، گانجا، تاڑی اور بالخصوص شراب کے پینے سے بھی دل اکثر دھڑکنے لگتا ہے۔ جو لوگ تمباکو (زردہ) کھاتے ہیں یا حقہ یا سگریٹ و سگار نوشی زیادہ کرتے ہیں وہ اکثر اس موذی مرض میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ کمی خون یعنی قلت الدم کی حالت میں بھی دل دھڑکنے لگتا ہے۔ جب نقرس یا وجع المفاصل کے سبب یا مزمن امراض جگر کے سبب خون ناقص کثیف ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں بھی ہول دل کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بدہضمی بالخصوص نفخ شکم سے یا معدہ کے پھیل جانے سے دل پر دباؤ پڑکر وہ دھڑکنے لگتا ہے۔ موٹے اشخاص اس مرض میں مبتلا ہونے کے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کو خونی بواسیر کی شکایت ہوتی ہے ان کو بھی دورۂ مرض میں یعنی جب بواسیر کا خون آتا ہے تو خفقان کی شکایت ہوجاتی ہے۔ مرض گھیگھا (گلڑ) جس میں آنکھ کے ڈھیلے باہر کو ابھر آتے ہیں۔ اسکی یہ ایک خاص علامت ہے کہ مرض مذکور میں دل ضرور دھڑکتا ہے۔ کثرت ورزش یا تکان سے بھی خفقان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بعض نئے سپاہی بحالت کوچ کبھی شدید خفقان

سے چلتے چلتے گر پڑا کرتے ہیں، بعض امراض قلب یعنی دل کی کیواڑیوں کے امراض جن میں بطون قلب سے خون رُک رُک جاتا ہے یا واپس آجاتا ہے خفقان کا باعث ہوتے ہیں۔ اور جب دل کی ساخت چربی میں بدل جاتی ہے تب بھی خفقان ہوجاتا ہے۔

علامات مرض — کئی اکثر خفیف اسباب مثلاً جوش، غصہ، خوف و دہشت سے دل دھڑکنے لگتا ہے جب زور زور سے دل دھڑکتا ہے تو سینہ پر دل کی دھڑکن محسوس ہوتی ہے طبیعت بے قرار اور بے چین ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دل ڈوبا جاتا ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے کبھی بے ہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے بعض اوقات دل اس شدت سے دھڑکتا ہے کہ مریض کی چارپائی بھی ہلنے لگتی ہے کبھی نبض نہایت تیز چلتی ہے دورۂ خفقان کے بعد اکثر عارضی طور پر پیشاب زیادہ آتا ہے بدہضمی اور نقرس کے مریضوں کو اپنا دل لرزتا ہوا محسوس ہوتا ہے جس وجہ سے ان کی پریشانی بہت بڑھ جاتی ہے نازک مزاج اشخاص میں بھی صبح کو بیدار ہونے پر بلاوجہ دل دھڑکنے لگتا ہے بعض مریضوں میں ہول دل کے ساتھ درد دل کی بھی شکایت ہوتی ہے جس سے بائیں کروٹ پر لیٹنا دشوار ہوجاتا ہے۔ کبھی خفقان میں دل کا فعل غیر منتظم ہوجاتا ہے لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب ابواب قلب یا دل کی کیواڑیوں کی کوئی بیماری ہو یا دل پھیل جائے یا اسکی ساخت چربی میں بدل جائے جب بطون قلب سے خون رُک رُک کر جاتا ہے یا بعض امراض شش سے دوران خون میں رکاوٹ لاحق ہوتی ہے تو دل کا فعل وقفہ دار ہوجاتا ہے۔ جب بدہضمی کے سبب دل دھڑکنے کی شکایت ہو تو اکثر نفخ شکم رہتا ہے، ترش ڈکاریں آتی ہیں منہ میں پانی بھر آتا ہے، سینہ میں جلن رہتی ہے اگر باؤ گولہ سے یہ شکایت ہو تو گلے میں باؤ گولہ اٹکنے کے خیال سے مریضہ دم گھٹنے کی سی کیفیت بیان کرتی ہے کبھی درد سر اور دوران سر وغیرہ کی بھی شکایت ہوتی ہے۔

تشخیص مرض — چونکہ خفقان دل کے فعل کی خرابی یا اسکی ساخت کی خرابی ہر دو سے پیدا ہوتا ہے اس لئے دونوں حالتوں میں مندرجہ ذیل تشخیصی علامات ہیں۔

٭

دل کی فعل کی خرابی سے خفقان	دل کی ساخت کی خرابی سے خفقان
۱۔ یہ مرض عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے	۱۔ یہ مرض مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔
۲۔ اچانک نوبتی طور پر لاحق ہوتا ہے اور دفعتہً اچھا ہو جاتا ہے۔	۲۔ رفتہ رفتہ بڑھتا اور کم و بیش ہر وقت موجود رہتا ہے۔
۳۔ دل کی دھڑکن بہت شدید نہیں ہوتی	۳۔ دل کی دھڑکن بہت شدید ہوتی ہے۔
۴۔ مقام قلب پر ٹھوکنے سے زیادہ حصہ پر ٹھوس آواز سنائی نہیں دیتی اور کبھی کسی بڑی شریان یا ورید پر غیر معمولی آواز سنائی دیتی ہے۔	۴۔ ٹھوکنے سے قلب کے زیادہ حصہ پر ٹھوس آواز سنائی دیتی ہے اور قلب پر سینہ میں لگا کر سننے سے ایک غیر معمولی آواز بھی بخوبی سنائی دیتی ہے۔
۵۔ دل مضطرب ہوتا ہے اور ادنی تحریک پر زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے نیز بائیں پسلی میں خفیف درد رہتا ہے۔	۵۔ کبھی کبھی ہول دل کے ساتھ درد دل کی بھی شکایت ہوتی ہے جس کی ٹیسیں بائیں شانہ اور ہاتھ تک جاتی ہیں۔
۶۔ مریض کا چہرہ پھیکا ہوتا ہے اور پاؤں پر آماس ہوتا ہے۔	۶۔ مریض کا چہرہ نیلگوں ہوتا ہے اور پاؤں پر آماس نہیں ہوتا۔
۷۔ بحالت آرام بھی اکثر دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور ٹہل قدمی سے فائدہ ہوتا ہے۔	۷۔ بحالت آرام دل نہیں دھڑکتا اور چلنے پھرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔
۸۔ فصد کھولنے یا خون نکالنے سے دل اور بھی زیادہ دھڑکنے لگتا ہے۔ اور کمزور ہو جاتا ہے۔	۸۔ فصد کھولنے یا خون نکالنے سے دل کے دھڑکنے میں تخفیف و تسکین ہو جاتی ہے۔
۹۔ مقوی و محرک اغذیہ و ادویہ کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے اور مسکن ادویہ سے نقصان۔	۹۔ مقوی و محرک اغذیہ و ادویہ دینے سے نقصان ہوتا ہے اور مسکن ادویہ سے فائدہ ہوتا ہے۔

خفقان کی تعریف

اطباء متقدمین کے نقطہ نظر سے :

خفقان دل کی مضطرب اور غیر معمولی حرکت ہے اور اس کا سبب دل کو کوئی ایذا اور تکلیف دینے والی چیز ہوتی ہے۔ جو کبھی تو خود دل میں یا اس کے غلاف میں ہوتی ہے۔ اور کبھی دل کے متصل و شارکہ اعضا رشلاً معدہ ودماغ دجگر وریہ ومراق وامعاء اور رحم میں ہوتی ہے اور کبھی اس کا سبب تمام بدن میں ہوتا ہے جیسا کہ وبائی بخاروں میں دیکھا جاتا ہے اور کبھی یہ مادہ خلطی یا غیر خلطی سے اور کبھی سوء مزاج سادہ کبھی ورم یا تفرق الاتصال سے کبھی سدہ اور کبھی شدت حس اور ضعف قلب سے ہوتا ہے اور مادہ خلطی دموی ہوتا ہے یا صفرادی جو دل کے عروق میں بھر جاتا ہے۔ یا رطوبی بلغمی دمائی جو دل کے غلاف میں جمع ہو جاتا ہے یا سوداوی ہوتا ہے جو دل کی رگوں میں بھر جاتا ہے یا ریحی جو اخف واسہل ہوتا ہے اور سوء مزاج سادج سے خفقان اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جب کسی سوء مزاج کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ موجب ضعف ہوتا ہے اور جب کوئی ضعف قلب میں حادث ہوتا ہے تو جب تک قلب میں بقیہ قوت موجود ہوتی ہے قلب مضطرب ہو کر بصورت خفقان اس اذیت کو اپنے نفس سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

انتباہ جب خفقان زیادہ ہو تو غشی میں منتقل ہو جاتا ہے اور جب غشی مفرط ہو تو وہ ہلاکت کا موجب ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا نظریہ کے مطابق چونکہ مختلف اسباب وعلامات کے لحاظ سے خفقان کئی قسم کا ہوتا ہے اس لئے یہاں اس کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے مثلاً خفقان حاریہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ خفقان حار سادج خفقان حار مادی خفقان حار مادی کی، پھر دو قسمیں ہیں خفقان دموی اور خفقان صفرادی۔

خفقان حار سادج: یہ شدت کی گرمی یا لو لگنے تیز گرم خوشبوؤں کے سونگھنے اور گرم اغذیہ واشربہ وادویہ کے کھانے

پینے سے ہوتا ہے۔ اسمیں نبض تیز چلتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔

علاج مریض کو آرام سے سونے دیں سرد پانی سے غسل کرائیں سیر و تفریح کرائیں اگر قبض نہ ہونے دیں قبض رفع کریں اور تعدیل مزاج کے لئے بطور تبرید شربت نیلوفر، شربت صندل یا شربت فالسہ یا شربت انار یا شربت نارنج عرق بید مشک یا عرق کیوڑہ یا عرق گلاب یا عرق گاؤزبان میں ملاکر دیں، دہی یا تازہ دودھ کی میٹھی لسی سرد کرکے برف ڈال کر پلائیں اگر زیادہ تبرید کی ضرورت ہو تو خمیرہ صندل ۹ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ پہلے کھلاکر اوپر سے کشنیز خشک تین ماشہ تخم خرفہ ۳ ماشہ کا عرق گاؤزبان برگ گذر، عرق کیوڑہ ہر ایک چار تولہ میں شیرہ نکال کر اور صاف کرکے اسمیں شربت انار ۲ تولہ ملاکر تخم بالنگو ۳ ماشہ چھڑک کر پلائیں یا یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

نسخہ آملہ مربہ ۱ عدد پانی سے دھوکر پیس کر ورق نقرہ ۱ عدد لپیٹ کر اول کھلائیں بعدہٗ تخم خرفہ، کشنیز خشک، زرشک ہر ایک ۵ ماشہ، آلوبخارا ۵ عدد کا عرق گلاب، عرق گاؤزبان، عرق کیوڑہ، عرق صندل ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت انار ملاکر فرنجمشک ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اگر حرارت شدید ہو تو یہ نسخہ مفید ہے۔ نسخہ قرص کافور ۳ ماشہ، شربت انار ۲ تولہ میں ملاکر کھلائیں بعدہٗ تخم خرفہ ۱ تولہ کا عرق گلاب ۴ تولہ عرق گاؤزبان ۸ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ اضافہ کرکے پلائیں۔

غذا، لطیف اور زود ہضم دیں۔

خفقان دموی اس میں غلبہ خون کی علامات نمایاں ہوتی ہیں چنانچہ نبض، قسلی، گردن اور کنپٹی کی رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں اور زور زور سے تڑپتی ہیں طبیعت سست اور کسلمند رہتی ہے نیند زیادہ آتی قارورہ سرخ اور غلیظ ہوتا ہے۔ وغیرہ،

علاج اگر مریض قوی ہو تو اور دموی مزاج ہو تو سب سے پہلے بائیں ہاتھ کی فصد باسلیق کھولیں، اور اگر فصد مناسب نہ ہو تو پہلے پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اس کے بعد مطفیات و مسکنات ادویہ استعمال کریں۔ مثلاً تازہ دہی یا گائے یا بکری کے دودھ کی میٹھی لسی ٹھنڈی کرکے پلائیں یا یہ نسخہ دیں، عناب، دانہ

زرشک ۲ تولہ تمر ہندی ۹ تولہ تینوں کو عرق گاؤزبان و عرق نیلوفر ہر ایک ۱۰ تولہ میں بھگوئیں اور مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔ خمیرہ صندل ۹ ماشہ کھلا کر اوپر سے لعاب اسپغول ا تولہ شیرہ تخم کاہو۔ شیرہ تخم کاسنی ہر ایک ۶ ماشہ۔ شیرہ کشنیز ۵ ماشہ عرق گلاب و عرق گاؤزبان ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر اور چھان کر شربت انار ملا کر عرق کیوڑہ ملا کر پلائیں۔ صندل کو عرق گلاب میں گھس کر مقام قلب پر لیپ کریں یا ان مفردات مفید و مجربہ میں سے کسی ایک کو استعمال کریں ۱۔ کشنیز خشک ۹ ماشہ کو عرق بیدمشک و عرق گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں بھگو کر صبح مل چھان کر پلانا خفقان دموی میں نہایت ہی مفید ہے یا ۲۔ زرشک ۲ تولہ کو پانی میں بھگو کر آب زلال نتھار کر اور اسمیں شربت نیلوفر یا شربت انار ملا کر پلانا مفید ہے ۳۔ ہڈی نکالی ہوئی تازہ گاجروں کا پانی ۶ تولہ لے کر اس میں شربت صندل یا شربت انار ۲ تولہ ملا کر پلانا بہت مفید ہے ۴۔ یا آب ہندوانہ ۱۰ تولہ میں عرق گلاب عرق کیوڑہ ہر ایک ۳ تولہ اور شربت انار ۲ تولہ ملا کر پلانا مفید ہے یا ۵۔ تخم ریحان ا تولہ عرق گلاب ۳ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں رات کو بھگو کر اور صبح مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلانا مفید ہے یا مندرجہ ذیل مرکبات میں سے کوئی نسخہ استعمال کرائیں۔

خمیرہ صندل ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ا تولہ یا خمیرہ ابریشم یا جوارش صندلین ۷ ماشہ میں سے کوئی ایک عرق گاؤزبان یا عرق گزر یا عرق کیوڑہ وغیرہ کے ہمراہ دینا مفید ہے شربت نگترہ یا شربت بزوری یا شربت تمر ہندی یا شربت نیلوفر یا شربت فالسہ یا شربت انناس یا شربت صندل یا شربت فواکہ وغیرہ میں سے کسی ایک کا استعمال بھی مفرح مبرد اور مفید ہے۔

خفقان صفراوی اس میں علاوہ تپش دل کے شدت کی پیاس لگتی ہے بے چینی و بے قراری زیادہ ہوتی ہے اور نیند بہت کم آتی ہے وغیرہ۔ علاج اس کا بھی وہی ہے جو کہ خفقان دموی میں مذکور ہوا لیکن اس میں قاطع صفراء اور سرد دوائیں زیادہ مفید ہوتی ہیں مثلاً آلو بخارا ۹ دانہ تمر ہندی ۲ تولہ کا زلال نتھار کر اسمیں شربت نیلوفر یا شربت انار ملا کر پلانا مفید ہے۔

اغذیہ و اشربہ خفقان حار میں غذا رلطیف زود ہضم اور سرد دینی چاہیے ثقیل اور نفاخ اور گرم اغذیہ و اشربہ سے پرہیز رکھنا

چاہیئے۔ ترش اور سرد میوہ جات مفید ہیں۔

خفقان یابس جب بدن میں یبوست کا غلبہ ہو اور بدن دبلا ہو تو اس قسم کا خفقان ہوا کرتا ہے اس میں بے خوابی اور خشک کھانسی وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے مریض کی طبیعت زود رنج اور غصہ آور ہو جاتی ہے اس قسم کا خفقان ابواب امراض قلب کے سبب سے اور کبھی مرض سل و دق سے پہلے ہوا کرتا ہے یعنی آغاز سل میں ہوا کرتا ہے جبکہ درحقیقت مادہ مرض سل جسم میں موجود ہوتا ہے اس قسم کے خفقان کے علاج میں رفع یبوست اور ترطیب بدن کو مدنظر رکھیں چنانچہ گائے کا تازہ دودھ اور دہی وغیرہ پلائیں۔ علاوہ ازیں بطور دوا، بہدانہ، اسپغول اور برگ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں لعاب نکال کر اور اسمیں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملاکر پلائیں یا یہ نسخہ استعمال کرائیں جو نہایت ہی مفید اور مجرب ہے۔ نسخہ:

لاجورد مغسول ۱ سرخ کو خمیرہ گاؤزبان ۷ ماشہ میں ملاکر پہلے کھلائیں اُوپر سے شیرہ گاؤزبان ۳ ماشہ، عرق گاؤزبان، عرق کیوڑہ، عرق گلاب ہر ایک چار تولہ میں نکال کر شربت سیب ۲ تولہ ملاکر تودری سفید ۳ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

خفقان معدی اس قسم کا خفقان خرابی معدہ سے ہوتا ہے، بالخصوص بدہضمی یا کمزوری معدہ وغیرہ سے۔ اس میں سوء ہضم کی علامات نفخ شکم ترش ڈکاریں موجود ہوتی ہیں ایسی حالت میں معدہ کی اصلاح کریں ثقیل و نفاخ اغذیہ و اشربہ سے پرہیز کرائیں اور قے کرانے کے بعد معدہ کی تقویت کے لئے جوارش عود ۷ ماشہ یا جوارش مصطگی ایک تولہ، عرق بادیان وغیرہ کے ساتھ کھلائیں یا جوارش کمونی ایک تولہ یا نمک سلیمانی ۳ ماشہ ہمراہ آب تازہ وغیرہ دیں قلب کی تقویت کے لئے مفرحات و خمیرہ جات معدہ کی رعایت سے استعمال کرائیں ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

خفقان ضعفی اس قسم کا خفقان دل کے کمزور ہو جانے سے ہوتا ہے چنانچہ جسم سے زیادہ خون نکل جانے سے یا زیادہ

دست وغیرہ آنے یا زیادہ روزے رکھنے یا زیادہ ورزش کرنے اور نقص تغذیہ وغیرہ سے بدن میں رطوبت کے کم ہو جانے سے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگتا ہے اس قسم کے خفقان میں مریض کو مقوی اغذیہ وادویہ مثلاً دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ نیم برشت انڈے کی زردی بٹیر، تیتر، چوزۂ مرغ یا حلوان کا گوشت۔ فرنی۔ کھیر۔ تازہ میوہ جات وغیرہ اور بطور دوا خمیرہ مروارید ۳ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا یا خمیرہ صندل ۳ ماشہ یا خمیرہ ابریشم ۳ ماشہ، عرق عنبر یا عرق گاؤزبان وغیرہ کے ہمراہ دیں۔ یا عمدہ مار اللحم پلائیں۔

خفقان حسی | (نروس پلپی ٹیشن) اس قسم کے خفقان میں مریض دیکھنے میں بالکل تندرست معلوم ہوتا ہے اسے کسی قسم کی شکایت نہیں ہوتی البتہ معمولی اذیت یا تکلیف سے مثلاً تبخر یا معمولی حرارت و برودت سے قلب متاذی ہو کر دھڑکنے لگتا ہے اس قسم کے اس مرض میں مقوی اعصاب ادویہ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ لیکن کبھی مسکنات مخدرات بھی استعمال کرنے پڑتے ہیں۔

علاج | معجون جالینوس ۵ ماشہ ہمراہ عرق مار اللحم ۵ تولہ شربت عناب ۲ تولہ استعمال کریں۔ غذا: بکری کے گوشت کا شوربا۔ خرفہ۔ پالک۔ ترئی۔ کدو ارہر کی دال۔ مونگ کی دال۔ ناشپاتی۔ انگور۔ مالٹا۔ سیب۔ سنگرہ۔ میٹھا۔ انگور۔ ککڑی کھیرا وغیرہ۔ خفقان ریحی میں اکثر پرندوں کا شوربا اور انڈوں کی زردی مفید ہوتی ہے

پرہیز | سرخ مرچ۔ گرم مصالحہ۔ لہسن۔ پیاز۔ گوبھی۔ آلو۔ اروی۔ ماش کی دال مسور کی دال۔ چنے کی دال۔ گڑ۔ تیل۔ چائے۔ تمباکو وغیرہ سے پرہیز لازمی ہے

نوٹ: اس مرض میں مختلف تفریحات اور دریاؤں اور باغوں کی سیر بہت مفید ہے اور رنج و فکر بہت مضر ہے۔

ضعف قلب یا دل کی کمزوری

تعریف مرض | اس مرض میں دل کی حرکت بہت سست ہو جاتی ہے

یعنی دل بہت آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہے جسکی وجہ سے نبض کی حرکت بھی کمزور ہوجاتی ہے ــــــ

اسباب مرض دل کی رکاوٹ ، اعصابی کمزوری ۔ گردوں کی خرابی ۔ بخاروں کے بعد کی کمزوری ۔ عصب راجع پر یا اس کے مرکز پر بلاواسطہ یا بالواسطہ خراش یا تحریک کا ہونا عضلات قلب میں عارضی یا مستقل نقص یا فتور آجاتا ہے ۔ شرائین قلب کے امراض کے سبب دیوارہائے قلب کی ٹھیک پرورش نہ ہونا ۔ مختلف قسم کے عصبی امراض یا میعادی یا مزمن امراض میں دل کی حرکت کمزور ہوجاتی ہے چنانچہ ٹائیفائیڈ فیور ، مالیخولیا ، صرع ، فقر الدم ، اختناق الرحم ۔ پرسوت ۔ ذیابیطس ، تسمم البول ، قرح معدہ اور یرقان میں بھی قلب اور نبض کی رفتار سست ہوجاتی ہے ۔ بعض مقوی قلب ادویہ مثلاً ڈیجی ٹیلس وغیرہ کے استعمال سے بھی قلب نبض کی رفتار کسی قدر سست ہوجایا کرتی ہے ۔ مسلسل رنج و فکر کا بھی دل کی رفتار پر اثر پڑتا ہے ۔

علامات مرض قلب کی حرکت سست ہوجاتی ہے ۔ نبض بھی کمزور چلتی ہے اور اسکی رفتار کم ہوجاتی ہے یعنی صرف چالیس سے پچاس مرتبہ فی منٹ حرکت کرتی ہے ۔ طبیعت سست رہتی ہے اور کسی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا ۔

علاج قواعد حفظان صحت کی پابندی کریں کھلی اور تازہ ہوا میں رہنا چاہیئے ۔ اور روزانہ باغ کی سیر کرنی چاہیئے ۔ غذا لطیف زود ہضم اور کثیر الغذا ہونی چاہیئے ، کشتہ نقرہ ۔ ایک سرخ خمیرہ صندل ، ۱ ماشہ میں ملاکر ہمراہ عرق گاؤزبان کھلائیں ۔ خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ، ۱ ماشہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ ۔ جواہر مہرہ نصف رتی یا یہ نسخہ دیں ۔ طباشیر کبود ایک ماشہ ۔ الائچی خورد ۱ ماشہ ۔ زہر مہرہ ۱ ماشہ ۔ یشب سبز ۱ ماشہ ، مروارید ۲ رتی ۔ فادزہر حیوانی ۱ ماشہ ملاکر پیس کر دوا ۔ المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملاکر دیں اور اوپر سے عرق گلاب ۱ تولہ ۔ عرق عنبر ۲ تولہ پلائیں ۔

غذاء لطیف زود ہضم اور بہترین و عمدہ غذا کھلائیں۔ موٹے گیہوں کی روٹی چوزوں کا شوربہ۔ یخنی۔ انڈے۔ ترکاریوں میں کدو تری خرفہ پالک۔ میوہ جات میں سے رنگترہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی۔ مکھن۔ دودھ وغیرہ دیں۔

پرہیز مسور کی دال، ماش کی دال، گائے کا گوشت اور گوبھی وغیرہ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز لازمی ہے۔

نوٹ: اختلاج اور ضعف قلبی میں فرق یہ ہے کہ اختلاج میں دل کی حرکت تیز ہوتی ہے اور ضعف قلبی میں بہت سست گویا یہ دونوں متضاد ہیں۔

غشی

تعریف مرض اس مرض میں عارضی طور پر دل کا فعل بند ہو جاتا ہے یعنی اس مرض میں دل کی حرکت دفعۃً رک جاتی ہے جس سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور اسکی حس و حرکت کی اکثر قوتیں بند ہو جاتی ہیں۔

اطبائے قدیم کے مطابق اس مرض میں قلب ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور روح حیوانی تحلیل ہونے یا دل میں اکھٹے ہونے کی وجہ سے دماغ کی طرف نہیں جاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روح نفسانی کم ہو کر اعضاء کی طرف نہیں جاتی اور حس اور اختیاری حرکات بند ہو کر غشی لاحق ہو جاتی ہے۔

جدید نظریہ کے مطابق اس مرض میں دل کے عضلات کی خلقی قوت اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ وہ دوران خون کے فعل کو احسن طریق پر انجام نہیں دے سکتے اور مریض کے دماغ میں خون طبعی مقدار کی نسبت سے کم پہنچتا ہے جس سے وہ حس و حرکت کے افعال سرانجام دینے کے قابل نہیں رہتا۔ اور غشی واقع ہو جاتی ہے

نوٹ: اگر دل کی حرکت دفعۃً بند ہو جانے کے بعد بتدریج جاری ہو جائے تو اسکو غشی کہتے ہیں اور اگر وہ پھر جاری نہ ہو سکے اور موت واقع ہو جائے تو اسے سقوط القلب یا ہارٹ فیلور کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ (جامع الحکمت جلد دوم)

اقسام مرض اسکی مشہور تین قسمیں ہیں۔
۱۔ قلبی غشی ۲۔ امتلائی غشی ۳۔ استفراغی غشی

نوٹ: غشی امتلائی دراصل قوما کے مترادف ہے جس کو امراض دماغی میں شامل کیا گیا ہے۔

اسباب مرض اچانک خوشی یا غم کی خبر سُننا، ضرب و زخم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے جسم سے زیادہ مقدار خون کا نکل جانا۔ نازک مزاجی چنانچہ بعض نازک مزاج اشخاص بالخصوص عورتوں کو گرم یا بند مکان میں جانے سے یا کسی مہیب شکل کے دیکھنے سے یا خوفناک آواز سننے سے غش پڑ جاتا ہے۔ بعض نازک مزاج عورتیں وضع حمل کے وقت غشی میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کبھی کمزوری و نقاہت کی حالت میں کھڑا ہونے سے بھی غش آ جاتا ہے۔ ضعف القلب، ضغط القلب وغیرہ میں اکثر غشی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بڑی بڑی وریدوں پر سے دباؤ کا یکایک اٹھ جانا جیسا کہ مرض استسقاء میں پیٹ سے یکبارگی زیادہ پانی نکال دینے پر اکثر غش پڑ جاتا ہے۔ خوف، رنج و غم وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ اسی طرح مواد کی کثرت مثلاً ہر قسم کے بخار، رگوں کا پُر ہو جانا، تخمہ وغیرہ یا کثرتِ استفراغ مثلاً دستوں کی کثرت وقے کی زیادتی، نکسیر، ہر قسم کا جریان خون، پسینہ کی کثرت ہر قسم کے نفسانی امراض مثلاً فرطِ مسرت یا شدید صدمہ خوف وغیرہ۔ امراض قلب مثلاً ورم قلب یا غلاف القلب کا ورم۔ تشمم القلب اور اور دل کی کواڑیوں اور اذن القلب کے شدید امراض میں بھی غشی پیدا ہو جاتی ہے اور بعض قسم کے زہریلے جانوروں کے ڈسنے یا زہریلی دواؤں کے کھانے یا زہریلی دواؤں کے سونگھنے یا بعض امراض مثلاً ورم گردہ و ذیابیطس وغیرہ سے خون میں زہریلے مواد زیادہ ہو کر تسمم الدم ہو جانے سے بھی غشی رونما ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض کبھی تو یکایک غش پڑ کر مریض فوراً مر جاتا ہے اور کبھی بتدریج علامات ظاہر ہو کر کچھ دیر کے بعد غشی دور ہو جاتی ہے عموماً غش آنے سے پیشتر مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ سر گھومتا ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے، مریض کو دل ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے

کانوں میں باجے سے بجتے سنائی دیتے ہیں چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ نبض نہایت کمزور چلتی ہے یعنی باریک جلد جلد اور کبھی اٹک اٹک کر چلتی ہے۔ سانس بھی جلد جلد آتا ہے اور کبھی غیر منتظم ہوتا ہے کبھی مریض ٹھنڈی سانس لیتا ہے کبھی ساتھ ہی قے ہو جاتی ہے۔ سر دپسینے سے جسم تر بتر ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور اسکی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ نبض نہایت اٹک اٹک کر اور نہایت ہی کمزور چلتی ہے یا ساقط ہو جاتی ہے کبھی ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں اور بول و براز خطا ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد مریض ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ہوش میں آجاتا ہے۔ مگر اس وقت قے ہو جاتی ہے دل دھڑکتا ہے اور ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تو صرف جی متلاتا ہے نبض کمزور چلتی ہے چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور ماتھے پر ذرا سا پسینہ آجاتا ہے۔

انجامِ مرض | اس مرض کا انجام اسباب مرض کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتا ہے اگر علاج کی طرف فوراً توجہ نہ دی جائے تو بعض حالات میں فوری موت واقع ہو جایا کرتی ہے۔

ضروری نوٹ①: غشی ایک قلبی بیماری ہے جس میں ضعف قلب سے جس وحرکت ارادی تقریباً بیکار و معطل ہو جاتی ہے۔ اس کے تین بڑے اسباب ہیں (۱) زیادتی استفراغ یا کثرت فرحت و لذت دفعتہً یا شدت آلام و اوجاع یا سموم حارہ۔

۲۔ روح حیوانی کا تحلیل ہو جانا۔ شرب شراب اور اخلاط و ابخرہ ردیہ یا غم و خوف عظیم ناگہانی۔ یا سموم باردہ یا شریان وریدی یا اورطی میں سدہ پڑ جانے سے امتلا مفرط ہو کر ۳۔ روح حیوانی کا دل میں گھٹنا۔ سوء مزاج قلب۔ اور استعمال اغذیہ فاسدہ سے روح حیوانی کا کم پیدا ہونا ان تینوں اسباب سے خواہ کوئی ایک سبب بھی ہو اس سے ضعف قلب پیدا ہوتا ہے اور ضعف قلب سے تمام قوتوں میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے جو غشی کا سبب ہوتا ہے۔

تشخیص مرض | اگرچہ بے ہوشی خواہ کسی سبب سے ہو عام طور پر اسکو غشی کہتے ہیں۔ لیکن (۱) دماغ پر چوٹ لگنے یا سدہ پہنچنے

سے ۲۔ یا دماغ کے امراض مثلاً سکتہ دمویہ یا سکتہ شمسیہ یا اختناق الرحم میں یا ۳۔ بعض شدید قسم کے حمیات یعنی بخاروں مثلاً محرقہ ہذیانی یا حمی غشیہ وغیرہ میں یا ۴۔ سمیت بول یا بعض زہر مثلاً زہر شراب یا زہر افیون وغیرہ سے جو بے ہوشی ہوتی ہے اس کو ماد (قوما) اور طب میں غشی امتلائی کہتے ہیں۔

غشی امتلائی جب شرب شراب اور اخلاط ردیہ وغیرہ سے امتلاء ہو کر یا معدہ یا صدر میں خون منجمد وغیرہ کے زیادہ تراوش پانے سے یا تمام عروق بدن میں امتلاء مفرط کے واقع ہونے سے یا سکتہ یا سکتہ شمسیہ وغیرہ سے عروق دماغیہ میں امتلاء الدم ہو کر غشی پیدا ہوتی ہے تو اس قسم کی غشی کو طب میں غشی امتلائی اور طب جدید میں کوما (قوما) کہتے ہیں۔

غشی قلبی جب خاص سوء مزاج قلب یا ضعف قلب یا ضغط قلب یا ورم قلب وغیرہ سے غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی غشی کو غشی قلبی کہتے ہیں ——

غشی قلبی اور غشی دماغی یا غشی دماغی میں فرق

غشی قلبی کی خاص علامات	قوما یا غشی دماغی یعنی غشی امتلائی کی خاص علامات
۱۔ غشی میں مریض کا چہرہ زرد ہوتا ہے	۱۔ قوما میں مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے۔
۲۔ غشی میں نبض کمزور اور اٹک اٹک کر چلتی ہے۔	۲۔ قوما میں نبض ممتلی یعنی خون سے بھری ہوئی چلتی ہے۔
۳۔ غشی میں سانس آہستہ آہستہ اور غیر منتظم ہوتا ہے۔	۳۔ قوما میں سانس خراٹے دار ہوتا ہے (سانس خراٹے سے آتا ہے)
۴۔ غشی میں جسم سرد پسینہ سے تر ہوتا ہے	۴۔ قوما میں جسم پر سرد پسینہ نہیں آتا۔
۵۔ غشی میں دماغ میں خون کی کمی ہوتی ہے۔	۵۔ قوما میں دماغ میں خون کی زیادتی ہوتی ہے۔
۶۔ غشی عموماً جوانوں میں ظاہر ہوتی ہے۔	۶۔ بے ہوشی یہ عموماً عورتوں میں ہوتی ہے۔

غشی قلبی کی خاص علامات	قوما یا غشی دماغی یعنی غشی اختلاقی کی خاص علامات
اور عورتیں اور مرد یکساں طور پر اسمیں مبتلا ہوتے ہیں ۔	اور بالعموم لڑکیاں یا جوان عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں سن یاس میں اور تپ مالدم کے مریضوں میں یہ شکایت ہر عمر میں ہوسکتی ہے
۷۔ غشی بعض اوقات بغیر کسی ظاہری سبب کے رونما ہوتی ہے ۔	۷۔ بے ہوشی عموماً نفسیاتی جذبات یا عصبی صدمات کے بعد ظاہر ہوتی ہے ۔
۸۔ غشی سے پہلے مریض کا دل متلاتا ہے۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے اس کا سر چکراتا ہے۔ لیکن اس کے پہلے یا بعد میں کوئی جذباتی علامت مثلاً غم غصہ یا خوشی وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی ۔	۸۔ بے ہوشی یا قوما میں پہلے یا بعد میں مریض ہنستا چیختا ہے یا کسی دوسری نفسانی تحریک کا اظہار کرتا ہے ۔
۹۔ غشی عموماً مہلک ہوتی ہے ۔	۹۔ یہ شاذ و نادر ہی مہلک ہو سکتی ہے۔
۱۰۔ اسمیں امراض قلب کی علامات پائی جاتی ہیں ۔	۱۰۔ اس میں عصبی امراض کی علامات پائی جاتی ہیں ۔

غشی استفراغی

جب کثرت سے دست وقے آنے یا زیادہ پسینہ یا پیشاب آنے یا زیادہ مقدار میں خون نکل جانے یا مرض استسقا میں پیٹ سے یکبارگی سارا پانی نکال دینے وغیرہ سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اسے غشی استفراغی کہتے ہیں اوجاع اور اورام بھی استفراغ کی تحت میں آجاتے ہیں کیونکہ وہ تحلیل قوت اور استفراغ روح کرتے ہیں ۔

اس کے علاوہ بھی غشی کی کئی قسمیں ہیں ، مثلاً غشی وجعی ، غشی ورمی ، غشی سدی ، غشی جوعی ، غشی تعبی ، غشی سببی ، غشی شرکی ، غشی اختناقی وغیرہ ۔

علاج مریض غشی کو فوراً لٹا دیں اور اس کے سر کو باقی جسم کی نسبت نیچا رکھیں تاکہ خون دماغ کی طرف بآسانی جا سکے اور اس کے گلے اور سینہ کی بندش

کو فوراً ڈھیلا کر دیں یعنی گلوبند یا گریبان وغیرہ کھول دیں مریض کے سر اور چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں ۔ مریض کو خوشبودار چیزیں سونگھائیں، چونا اور نوشادر کو تر کرکے اسکی ہوا سونگھائیں ۔ اگر ممکن ہو اور مریض دوا پی سکے تو دواء المسک حار یا معتدل دو تین ماشہ قدرے آب سیب میں حل کرکے حلق میں ڈالیں، یا ماء اللحم وعرق گلاب ملا کر چمچہ سے تھوڑا تھوڑا حلق میں ڈالیں یا مشک عنبر کو قدرے بید مشک یا ماء اللحم میں گھس کر حلق میں ٹپکائیں ۔

غشی کے امتلائی سبب میں حسب موقع وحالت مریض قے حقنہ یا فصد کرائیں تاکہ زیادہ خون دماغ کی طرف نہ جائے مریض کی پنڈلیوں اور بازوؤں کو باندھ دیں اور ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیوں کو خوب ملیں اور اگر ضرورت ہو تو سکنجبین آب گرم ملا کر قے کرائیں اور یا شوربہ کرائیں اور پھر اصل سبب غشی کو دریافت کرکے اس کا علاج کریں ۔

۱۔ اگر مریض غشی گرم مزاج ہو تو اسکو سرد مقام میں رکھیں اور شربت صندل عرق گلاب، عرق نیلوفر، عرق بید مشک میں ملا کر حلق میں ٹپکائیں لیکن ۲۔ اگر سرد مزاج ہو تو مشک، عنبر، زعفران وغیرہ سونگھائیں اور دواء المسک یا شربت بادرنجبویہ عرق دارچینی میں حل کرکے حلق میں ڈالیں ۳۔ یا اگر زیادہ دست آنے یا خون وغیرہ خارج ہو جانے سے غشی واقع ہو تو ایسی صورت میں سرد چیزیں نہ دیں اور نہ منہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں بلکہ چونہ نوشادر ملا کر اسکی ہوا سنگھائیں یا گرم گرم روٹی یا مرغ کے کباب یا مشک وغیرہ سونگھائیں اور شراب ریحانی وغیرہ یا ماء اللحم حلق میں ٹپکائیں ۔
۴ ۔ اگر زیادہ بھوک سے غشی واقع ہوتی ہو تو ایسی صورت میں عمدہ اور خوشبودار کھانے کھلائیں اور ذرا سا ماء اللحم حلق میں ٹپکائیں (۵) اگر ہیضہ کے سبب سے غشی واقع ہو تو قدرے مشک ماء اللحم میں یا آب سیب آب بہی میں حل کرکے حلق میں ٹپکائیں ۔

غذا ءپرهیز غذا مقوی ۔ دل و دماغ غذائیں کھلائیں ۔ چنانچہ یخنی چوزہ مرغ اور پرندوں کے گوشت کھلائیں ۔ دودھ، مکھن، بالائی دہی وغیرہ دیں میوہ جات میں سیب، کیلا سنگترہ، انگور، ناشپاتی امرود وغیرہ بہت

مفید ہیں ضرورت کے مطابق سبزیاں مثلاً پالک، کدو، ٹنڈا وغیرہ دیں۔ خشکہ کھچڑی اور مونگ کی دال بھی دے سکتے ہیں۔

پرہیز بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں اور خصوصیت کے ساتھ زیادہ گرم اغذیہ سے قطعی پرہیز کرائیں۔ ایسی حالت میں بینگن کریلہ، مسور کی دال، مچھلی، انڈے اور نفاخ اغذیہ مثلاً بھنڈی، ماش کی دال، مولی، گوبھی وغیرہ بالکل نہ دیں سخت ورزش اور دھوپ میں بکثرت چلنا پھرنا بھی ایسی حالت میں نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

وجع القلب

تعریف مرض دل میں تشنج ہوکر شدت کا درد ہوتا ہے اور دم بند ہونے لگتا ہے اور مریض کو موت کا اندیشہ ہوتا ہے

اسباب مرض یہ مرض عموماً ۴۵ برس کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ مردوں کو بہ نسبت عورتوں کے زیادہ ہوتا ہے، بد ہضمی، نفخ شکم، شراب خوری، بکثرت ورزش، رنج و غم، غصہ و غضب، گرم سرد ہوجانا، بعض امراض قلب و شرائین اس کے اسباب ہیں، تصلب الشرائین، یکبارگی خوشی حاصل ہونا ورم قلب نیز نقرس، آتشک، وجع المفاصل اس کے پیدا کرنے میں خاص اہمیت رکھتے ہیں، بعض اوقات متعدی قسم کے بخاروں کی سمیت بھی اس درد کا باعث ہوتی ہے۔

علامات مرض کبھی دورہ مرض سے پہلے بے چینی ہوتی ہے اور مقام قلب پر گرانی محسوس ہوتی ہے پھر دل میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ لیکن عموماً یہ مرض دفعتہً شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ دل میں نہایت شدت کا درد ہوتا ہے جسکی ٹیسیں ہر طرف مگر خصوصاً بائیں بازو کی طرف جاتی ہیں، سخت دم کشی ہوکر مریض کو موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ شدت تکلیف سے مریض کا رنگ فق ہوجاتا ہے۔ پسینہ سے

جسم تر بتر ہو جاتا ہے کبھی ساتھ ہی قے بھی آجاتی ہے اور کبھی مریض تکالیف کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

استعداد مرض یہ مرض عموماً عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہوتا ہے بعض اطبار کا خیال ہے کہ اس مرض کو وراثت سے بہت تعلق ہے یعنی نسلاً بعد نسلاً اس کا حملہ ہوتا ہے۔ دماغی محنت کرنے والے اشخاص اور طبقہ امرار کے وہ لوگ جو آرام طلب ہونے کے علاوہ مرغن اغذیہ اور شراب خوری میں مبتلا رہتے ہیں۔ زیادہ مبتلار مرض ہوتے ہیں۔

اقسام مرض یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے ۱۔ دردِ دل صادق ۲۔ دردِ دل کاذب ۳۔ دردِ دل سمی یا دردِ دل خفیف

۱۔ وجع القلب حقیقی یا دردِ دل صادق

یہ اکثر دماغی کاوش، ریاضت، رنج وغصہ یا بدہضمی کے بعد نمودار ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض کا چہرہ سبز یا زرد رنگ کا ہو جاتا ہے۔ دل کے مقام پر سخت درد ہوتا ہے پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگتا ہے۔ یہ عموماً چالیس پچاس سال کی عمر میں مردوں کو ہوتا ہے۔

۲۔ وجع القلب غیر حقیقی یا دردِ دل کاذب

یہ عموماً اختناق الرحم اور ضعف اعصاب کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں درد زیادہ شدید نہیں ہوتا اور عموماً عورتوں کو رات کے وقت ایام جوانی میں ہوتا ہے اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ میں مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۳۔ وجع القلب سمی۔

جو تمباکو، شراب، چائے وغیرہ سے ہوتا ہے ان کی سمیت سے دل میں درد ہونے لگتا ہے۔ یہ درد زیادہ شدید نہیں ہوتا اور اسے دردِ دل خفیف بھی کہا جاتا ہے۔

علاج: مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں، یا شور نہ کریں۔ درد کی حالت

یں مسکنات کا استعمال کرائیں دورہ کی حالت میں مخدرات اور مسکنات خارجی اور داخلی طور پر استعمال کرائیں، مفرحات مثلاً خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا دواء المسک جواہر والی استعمال کرائیں، عطریات اور خوشبوئیں سونگھائیں جسم کو حرکت سے باز رکھیں بعض اوقات حقنہ بھی مفید ہوتا ہے، مقام درد پر نمک سبوس گندم گل بابونہ وغیرہ کو پوٹلی میں باندھ کر ٹکور کریں، پوست خشخاش ۵ عدد کو پاؤ پانی میں جوش دے کر اسمیں گل بابونہ ۳ تولہ گل خطمی ۲ تولہ پوٹلی باندھ کر پوست کے جوشاندہ میں بھگو کر مقام درد پر ٹکور کریں، اگر جی متلاتا ہو تو سکنجبین گرم پانی میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں اگر تنفس شدید ہو تو روغن بیدانجیر ۲ تولہ گرم پانی میں ملا کر اور اسمیں صابن گھول کر حقنہ کریں۔ شربت دردکمر ۲ تولہ، شربت دینار ۲ تولہ، عرق گلاب ۱۰ تولہ، عرق بادیان ۱۰ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر یہ مرض نفخ ریاح کی وجہ سے ہو تو کاسر ریاح دوائیں دیں، جیسا کچھ ہیرا ہینگ ارتی مویز منقی میں بند کر کے فوراً کھلائیں یا جوارش کمونی اتولہ اول کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ شیرہ تخم کشوث ۵ ماشہ، عرق گلاب ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت انگور ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

تقویت قلب کے لئے دواء المسک جواہر والی ۲ ماشہ کھلا کر اوپر سے عرق بید مشک ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ عرق کیوڑہ ۲ تولہ عرق گلاب ۲ تولہ، رب بہی شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ ضماد۔ دارچینی، عود، وج ترکی زرنباد، مصطگی رومی، سب ہموزن عرق گلاب میں پیس کر نیم گرم مقام درد پر ضماد کریں۔ مزمن حالت میں چھ رتی کی مقدار میں تین روز تک عنبر کھلانا اور ضعف قلب کی حالت میں دو تین رتی مشک دینا بھی مفید ہے۔ یہ معجون بھی درد دل کی مخصوص دوا ہے۔

نسخہ معجون گل سرخ، فلفل سیاہ، زنجبیل، فلفل دراز، زراوند طویل، دارچینی، اسارون ہر ایک ۲ تولہ، مصطگی رومی، زرنباد پودینہ انیسون ہر ایک ایک تولہ جند بیدستر ۶ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر ہموزن شہد خالص اور ہموزن شیر وگلقند میں ملا کر معجون تیار کریں خوراک ۶ ماشہ

باقی اقسام میں سبب کے موافق علاج کریں۔

غذا: زود ہضم اور ہلکی کھلائیں۔ بکری کے گوشت کا شوربہ چپاتی۔ ساگودانہ۔ انڈہ۔ چوزہ مرغ۔ تیتر۔ بٹیر کا گوشت استعمال کریں۔

پرہیز: نفاخ ثقیل اور دیر ہضم اغذیہ مثلاً گائے کا گوشت، چاول، آلو، اڑی مچھلی، بینگن، کریلے، گڑ، تیل، ترشی، سری پائے، ماش کی دال، چنے کی دال وغیرہ تمام بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ محرکا غذیہ وا شربہ مثل چائے، قہوہ تمباکو شراب وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

سدہ دموی قلبی

خونی سدے	کارڈیک
سدہ دمویہ	تھرامبوسس

تعریف مرض: سدہ دمویہ سے مراد عروق (شرائین اور وریدوں وغیرہ) کے اندر کسی وجہ سے خون کا جم جانا۔ اور دوران خون میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔ اور سدہ عرقیہ سے مراد کسی منجمد خون کے ٹکڑے یا کسی دوسرے مادے مثلاً کرم جرم چربی کے ذلے یا کسی رسولی کے ٹکڑے وغیرہ کا کسی ایک جگہ سے دوران خون میں مل کر دورے کرتے ہوئے کسی باریک رگ (شریان۔ ورید۔ عروق شعریہ) میں جاکر پھنس جاتا ہے۔

اقسام: مقام سدہ کے لحاظ سے اس مرض کی مختلف قسمیں ہیں۔ چنانچہ سدہ دمویہ جب قلب کے اندر واقع ہو تو اس کو ا۔ سدہ دمویہ قلبی (کارڈیک تھرامبوسس) کہتے ہیں۔ اور جب ورید کے اندر پھنس جاتے ہیں تو اسکو سدہ دمویہ وریدی (وینس تھرامبوسس) کہتے ہیں اور پھر جس شریان یا ورید کے اندر سدہ رونما ہو اس کے مخصوص نام سے موسوم کر دیا جاتا ہے۔

اسباب: سدہ دمویہ، خون کی غلظت اور قوت انجماد کے بڑھ جانے یا خون کی رفتار کے سست ہو جانے یا عروق اور قلب وغیرہ کے اندر

استر کرنے والی باریک جھلی کے ورم سے پیدا ہوتا ہے۔ مرض انحصر میں بھی سدہ پیدا ہوسکتا ہے۔ سدہ دمویہ قلبی ۔نسبتاً زیادہ عام اور اہم ہے۔ یہ بالعموم قلب کے بائیں اذن میں ہوتا ہے۔ خصوصاً جب اس میں بہت زیادہ اتساع پیدا ہوگیا ہو بعض اوقات اسی قسم کے سدہ سے کوئی ٹکڑا علیحدہ ہوکر دماغ طحال گردوں یا آنتوں اور اطراف وغیرہ کی شرائین میں پھنس کر سدہ عرقیہ بھی پیدا کردیتا ہے۔ گاہے درمیانی کان کے امراض اور تقیح میں بھی پھیپھڑوں یا گردوں کی وریدوں میں سدہ عرقیہ ہوجایا کرتا ہے۔ گاہے فخذی عروق میں وضع حمل کے بعد یا فقر الدم کی موجودگی میں یا بعض قسم کے متعدی امراض مثلاً حمیٰ محرقہ اسہال۔ شاذ و نادر نزلہ وبائیہ اور نمونیا وغیرہ میں بھی سدہ عرقیہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح شاذ و نادر سرطان ثانوی سل اور تیسرے درجہ کے آتشک میں بھی ہزال حالات سے سدہ عرقیہ پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات سدہ مقام وقوع کے اختلاف کی وجہ سے اکثر علامات میں بھی کم وبیش اختلاف ہوتا ہے لیکن سدے کے مقام پر درد۔ بےچینی ۔سوجن یا بھربھراہٹ اس کے نچلے حصے کا پہلے زرد پھر نیلا اور سیاہی مائل ہوتے ہوئے مردہ ہوجانا۔ سدہ عرقیہ کی قریب قریب مشترک علامتیں ہیں۔ سدہ وریدیہ بالخصوص شریانِ فخذی وغیرہ کے سدہ میں اکثر اوقات متوازی دورانِ خون قائم ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر سدہ گردوں کی وریدوں میں پیدا ہوجائے تو اکثر جلد یا بدیر وہاں سدہ دمویہ کی وجہ سے موت واقع ہوجاتی ہے دماغی شریانوں کے سدہ عرقیہ میں عارضی غشی فالج اور بطلان الصوت وغیرہ عصبی عوارضات پیدا ہوجاتے ہیں۔ طحال کی شریان میں سدہ پڑجانے سے طحال دفعتہً بہت بڑھ جاتی ہے اور دردناک ہوجاتی ہے آنکھ کی مرکزی شریان میں سدہ پڑجانے سے ماؤف آنکھ میں نہایت شدید درد ہوتا ہے اور مریض دفعتہً اندھا ہوجاتا ہے۔

سدہ دموی قلبی کی علاماتِ فارقہ

مقامِ قلب پر درد۔ بےچینی ۔سوجن ۔مریض کو غشی ہوجاتی ہے اور وہ لمبے لمبے سانس لیتا ہے۔ اور اتساع قلب پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات اس قسم کے سدے

سے کوئی ٹکڑا علیحدہ ہو کر دماغ، طحال، گردوں یا آنتوں اور اطراف کی شرائین میں پھنس کر سدہ عروقیہ بھی پیدا کر دیتا ہے۔ انجام اس مرض کا خراب ہوا کرتا ہے بعض اوقات تو دفعۃً موت واقع ہو جاتی ہے اور کہیں عوارضات شدید مابعد باقی رہ جاتے ہیں۔

اصول علاج حفظ ما تقدم کے لئے ایسے مریضوں کو جن میں سدہ دمویہ کا اندیشہ ہو بالکل آرام کے ساتھ بستر پر لٹائے رکھیں۔

چونکہ یہ مرض نہایت خطرناک اور عسیر العلاج ہے اور اکثر اوقات اسکی علامات رونما ہونے کے بعد قبل اس سے کہ اسکی پوری طرح تشخیص ہو سکے موت واقع ہو جاتی ہے اس لئے اس میں تقدم بالحفظ کو خصوصیت کے ساتھ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور ان امراض کا جن سے یہ پیدا ہو سکتا ہے نہایت توجہ سے اور سرگرمی کے ساتھ مناسب علاج کر کے جس قدر ممکن ہو سکے مریض کی صحت کو بحال کیا جائے۔

دستور علاج جب حملہ مرض سے مریض کو غشی ہو جائے اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے تو سب سے پہلے اسکی فصد کھلوائیں اور مریض کی عمر اور طاقت کے مطابق خون نکلوائیں اور اس کے ساتھ ہی دواء المسک معتدل ۵ ماشہ عرق کیوڑہ ۵ تولہ میں حل کر کے پلائیں یا جواہر مہرہ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری ۷ ماشہ میں ملا کر عرق بید مشک ۵ تولہ میں حل کر کے پلائیں۔

غذا و پرہیز ایسی سرد تر غذائیں دیں جو خون کو زیادہ رقیق کرتی ہیں مثلاً ٹماٹر، شلغم، ٹنڈہ، تری، کدو، اناناس، ناشپاتی وغیرہ ایسی تمام غذاؤں سے پرہیز کرائیں جن سے خون غلیظ پیدا ہو اور خون کی قوت انجماد بڑھے مثلاً لیسدار اور لعاب دار اشیاء شوربا کلہ پاچہ، لحم البقر، سریشم ماہی، سفیدی بیضہ مرغ کچالو وغیرہ زیادہ گرم اور مصالحہ دار اشیاء، شراب، چاء اور قہوہ وغیرہ سے بھی پرہیز کرائیں

(ماخوذ از جامع الحکمت جلد دوم ص ۹۵/۹۸)

فشار الدم کی تعریف

قوی ۔ ضعیف بلحاظ عمر،

تناسب اور طریقہ معائنہ :

فشار الدموی قوی ہائی بلڈ پریشر یعنی خون کا بڑھا ہوا دباؤ، اس کو ضغط دموی یا فشار خون قوی بھی کہتے ہیں اور اس مرض کو دوران خون کے امراض میں شمار کیا جاتا ہے جس میں خون کا دباؤ حد اعتدال سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

خون کے دباؤ سے مراد وہ دباؤ یا قوت ہے جو خون ان ظروف کی دیواروں کے خلاف صرف کرتا ہے جن میں وہ بہہ کر جاتا ہے۔

اسباب موروثی استعداد، بڑھاپا، فکر و تردد، متعدی امراض مثلاً آتشک ونقرس وغیرہ، بستور مراکز تعدیہ مثلاً پایوریا، پراسٹیٹ اور لوزتین کی خرابی۔ لحمی اغذیہ کی کثرت، منشیات تمباکو، چائے، شراب وغیرہ کا بکثرت استعمال تصلب الشرایین وغیرہ۔ ان اسباب سے شرایین کی لچک مفقود ہو جاتی ہے اور اس سے لازماً خون کا دباؤ یعنی ضغط دموی بڑھ جاتا ہے۔ لیکن ضغط دموی کے لئے تصلب الشرایین لازمی نہیں ہے جب خون کی مقدار جسم میں بڑھ جائے تو اس سے بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ انتڑیوں کی عفونت سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جو کہ دوران خون میں شامل ہو کر شریانوں کی ساخت کو ناکارہ اور کمزور بنا دیتی ہے چنانچہ جو لوگ گوشت زیادہ مقدار میں کھاتے ہیں اور طرح طرح کی شرابیں پیتے ہیں ان کو یہ مرض ۴۰، ۵۰ برس کی عمر سے ضرور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان اغذیہ کے استعمال سے جگر اور امعاء کا فعل ٹھیک طور پر ادا نہیں ہوتا اور لحمی غذا کا نضج مکمل طور پر نہ ہونے سے یورک ایسڈ

وغیرہ فضلات اندر رہ جاتے ہیں جس سے تمام جسم میں شریانیں صلب اور موٹی ہو جاتی ہیں۔ اگر قلب میں تعظم اور موٹا پن ہو جائے تو قلب کی حرکات بڑھ جائیں تو بھی خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے بعض اطباء کی رائے ہے کہ کلیتین یعنی گردوں میں ورم ہونے کے سبب سے خون صاف نہیں ہو سکتا لہٰذا جو سمیات پیشاب کی راہ خارج ہوا کرتی ہیں وہ محتبس ہو کر خون کے اندر دورہ کرتی رہتی ہیں اور یہ ان کا اثر ہے کہ قلب اور شریانوں میں صلابت اور موٹا پن پیدا ہو جاتا ہے اور شریانیں مثل پرانی ربڑ کے ہو جاتی ہیں۔ قلب کی حرکت سے خون ان عروق میں پہنچ کر ان کو بخوبی پھیلا نہیں سکتا اس کے باعث نبض کی تناوٹ اور خون کا دھکا بہت بڑھ جاتا ہے جس کو ہائی بلڈ پریشر یا فشار الدم قوی کہتے ہیں۔ امراض گردہ میں یہ حالت عام طور پر بڑی عمر کے اشخاص میں دیکھی جاتی ہے۔

علامات ابتداء میں جب مریض سیڑھیاں چڑھتا ہے یا کوئی مشقت کا کام کرتا ہے تو اس کا دم پھولنے لگتا ہے اور وہ سینے میں بوجھ یا دباؤ اور اختلاج القلب کو محسوس کرتا ہے۔ جب مرض جاتا ہے تو مریض، دردسر، دوران سر، معمولی بے خوابی اور بے چینی کی شکایت کرتا ہے اور سر میں گرمی کا احساس کرتا ہے۔ خیالات پراگندہ ہوتے ہیں آخر کار دماغ میں کسی چھوٹی شریان کے پھٹ جانے سے دماغ کے اندر جریان خون ہو کر مریض کو سکتہ یا فالج ہو جاتا ہے۔ اگر داہنی طرف جریان خون ہو تو بائیں طرف فالج ہوتا ہے اور اگر بائیں طرف جریان خون ہو تو داہنی طرف فالج ہو گا۔

تشخیص مرض اس مرض کی تشخیص ایک خاص آلہ سے کی جاتی ہے۔ جس کے استعمال کا طریقہ ذیل میں درج کیا جائے گا۔

تقدم بالحفظ ضغط دموی کو طبعی حالت پر رکھنے کے لئے شدید جسمانی مشقت و دماغی محنت اور ذہنی افکار و پریشانی سے بچنا چاہئیے۔ پرخوری یعنی زیادہ کھانا پینا خصوصاً لحمی اغذیہ گوشت، انڈہ، مچھلی وغیرہ کی کثرت سے پرہیز کریں۔ منشیات، شراب، تمباکو، چائے، کافی۔ ترک کر دیں۔ اعتدال اور میانہ روی کی زندگی بسر کریں اور مستور مراکز تعدیہ وغیرہ کا تدارک کریں تاکہ ان اسباب سے زہریلے مواد خون میں جذب ہو کر شرائین میں سختی پیدا نہ ہو۔

انجام مرض اس مرض کے انجام کا انحصار شرائین بالخصوص شرائین دماغ کے تغیرات اور گردوں کے درجہ حرارت اور کارکردگی پر ہے اگر خون کا دباؤ مسلسل رہے تو دماغ میں جریان خون ہو کر صرع ہو سکتا۔ فالج وغیرہ دماغی پیدا ہو سکتے ہیں اور اگر قلبی و شریانی عظم اور ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ گردوں میں بھی التہاب پیدا ہو جائے تو تسمم بولی پیدا ہو کر حالت خطرناک ہو جاتی ہے۔ اگر اس حالت میں ورم طبقہ شبکیہ کی علامتیں بھی رونما ہو جائیں تو مریض چھ ماہ کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔

بلڈ پریشر معلوم کرنے کا طریقہ

سفگمو مینو میٹر (SPHYGMOMANO METER) یعنی مقیاس ضغط دموی یا بلڈ پریشر کو معلوم کرنے کا خاص آلہ۔ مریض کے بازو کے گرد لپیٹ کر پچکاری یا پھکنے سے بیگ (تھیلے) کے اندر ہوا داخل کی جائے جس سے بیگ پھولنا شروع ہو جائے اور بازو کی شریان پر دباؤ پڑے، ہوا بھرنے سے پیشتر ہی اسی جانب کی نبض پر انگلیاں رکھو جب نبض کا چلنا رک جائے تو فوراً سفگمو مینو میٹر کی گھڑی کو دیکھ لیا جائے کہ پارہ کتنے ملی میٹر تک پہنچا ہے پس اس درجے کو قلب کی حالت انقباض کا شریانی دباؤ کہتے ہیں جو تندرست اور نوجوان اشخاص (۱۸ سے ۲۵ سال) کا بلڈ پریشر ۱۲۰ ملی میٹر ہونا چاہیے۔ بچوں میں ایک سال کی عمر میں بہت کم تقریباً ۷۰ ملی میٹر پچاس سال کی عمر میں ۱۵۰ تک کوئی خطرہ کا باعث نہیں سمجھا جاتا۔ عورتوں میں بلڈ پریشر دس ملی میٹر کم سمجھنی چاہیے

اور انبساطی حالت میں ایک نوجوان میں ۶۵ سے ۸۰ ملی میٹر کے بین بین ہوتا ہے یعنی جب ربڑ کے تھیلے میں ہوا داخل کی جا رہی ہو اور ہوا کا دباؤ آتا نہ پڑا ہو کر نبض بالکل بند ہو چکی ہو تو اسوقت پارہ کبھی اوپر چڑھتا ہے اور کبھی نیچے اترتا ہے اس حالت میں پارہ کے متحرک ہونے کے وقت سب سے بلند مقام پر جہاں پارہ پہنچے وہ قلب کے انبساط کی حالت کا شریانی دباؤ کہلاتا ہے۔

ذیل میں ایک نقشہ درج کیا جاتا ہے جس میں صحت کی حالت میں خون کا دباؤ واضح کیا گیا ہے۔ (ماخوذ از جامع الحکمت جلد دوم صفحہ ۱۱۱)

عمر	ضغط دموی انقباضی	ضغط دموی انبساطی
۱۰ سال سے ۲۰ سال تک	۸۰ سے ۱۱۰ ملی میٹر	۵۰ سے ۷۰ ملی میٹر
۲۰ " ۳۰ " "	۱۲۰ " ۱۲۵ "	۷۰ " ۸۵ "
۳۰ " ۴۰ " "	۱۲۰ " ۱۳۰ "	۷۵ " ۹۰ "
۴۰ " ۵۰ " "	۱۲۵ " ۱۳۵ "	۸۰ " ۹۰ "
۵۰ " ۶۰ " "	۱۳۰ " ۱۴۰ "	۸۰ " ۹۰ "
۶۰ " ۷۰ " "	۱۳۵ " ۱۴۵ "	۸۵ " ۱۰۰ "

ضغط دموی معلوم کرنے کا عام اصول یہ ہے کہ :

بلڈ پریشر = نصف عمر + ۱۰۰ = نارمل سمجھا جاتا ہے

علاج جلاب کے بعد جوشِ خون کو کم کرنے کے لئے چھوٹی چندن کا سفوف بمقدار ۲ رتی دن میں تین مرتبہ ہمراہ شیر گاؤ یا عرق گلاب کھلائیں یا سفوف مفرح ۲ ماشہ ہمراہ عرقِ شیرہ ۵ تولہ، عرق ماءالجبن ۵ تولہ، شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر بوقت صبح اور دواءالشفاء نصف ماشہ کھلا کر اوپر سے گل نیلوفر ۷ ماشہ عناب ۵ دانہ آلو بخارا ۵ عدد تخم تربوز ۵ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ صبح کو بھگو کر اور مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ شامل کرکے شام کو دیں۔

تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہوا ہے کہ مغز تربوز اس مرض میں بہت مفید ہے۔

جب خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہو تو دو تین روز فاقہ کرائیں اور صرف پھلوں کا رس کا استعمال کرائیں۔ مریض کو تشویش و مصروفیت کاروبار وغیرہ سے بچنا چاہیئے تاکہ کوئی شریان بوجہ سختی خون کے دباؤ سے پھٹ نہ جائے آرام و سکون سے ضغط دموی گھٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی تکلیف پیدا نہ کرے تو خون کے دباؤ کو کم کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے نہایت جستجو سے اصل نقص کا ازالہ کریں کیونکہ خون کا دباؤ کسی ذہنی جسمانی یا غذائی فساد وغیرہ ہی کا کرشمہ ہوتا ہے۔ مریض کو سر کے نیچے اونچے تکیئے رکھ کر سونا چاہیئے۔ معمولی حالتوں میں اس سادہ علاج سے بڑھا ہوا ضغط دموی کم ہو جاتا ہے۔

البتہ سر گھومنا یعنی دَوران سر ایک بُری علامت ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں قبض کو دُور کریں۔ غذا سادہ اور زود ہضم اور کم مقدار آہستہ چبا کر کھائی جائے بڑی عمر کے اشخاص میں جبکہ مزاج نقرسی ہو یا ورم کلیہ مزمن (کرانک نفرائٹس) موجود ہو تو پروٹین والی غذائیں ممنوع سمجھی جاتی ہیں۔ کیونکہ اس مرض میں گردوں میں نائٹروجنی مادہ خارج کرنے کی طاقت بہت کم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ تندرستی میں پروٹین کی زائد مقدار چند گھنٹوں میں خارج ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن ۲½ پائنٹ دُودھ روزانہ مریض پی سکتا ہے۔ اس قدر مقدار پینے سے گردوں پر غیر مناسب بار نہیں پڑتا۔ شلجم۔ گاجر۔ ٹنڈہ۔ تری لوکی۔ کرم کلہ (بند گوبھی) پالک۔ لہسن۔ بارلے واٹر یعنی آش جو۔ ساگودانہ۔ ناشپاتی سنگترہ۔ تازہ لیموں کی سکنجبین۔ چائے۔ مچھلی اور پرندوں کا گوشت دے سکتے ہیں۔ کھانے میں نمک کم ڈالیں۔ کیونکہ نمک کی زیادتی سے پیاس بڑھ جاتی ہے۔ پانی بکثرت پینے سے خون کی مقدار بڑھ کر خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ گوشت خوب اُبال کر کھائیں۔ چاول اور آلو کم مقدار میں کھلا سکتے ہیں۔ پانی کم پیئیں۔

ممنوعات بکرے کا گوشت۔ مرغ۔ بڑے پرندوں کا گوشت شکار کا گوشت (ہرن بطخ۔ مرغابی۔ کونج۔ بیل گائے کے شوربے) میں پیوریَن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لئے ریگ گردہ۔ نقرس۔ آرٹیریو سکلے روسیس اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے خصوصیت سے ممنوع ہیں۔

کیلا۔ انگور۔ مٹھائی۔ پیسٹری خصوصاً فربہ اشخاص کے لئے۔ کھجور۔ چقندر۔ اروی۔ پیاز۔ دہی۔ پنیر۔ دالیں اور اگر مریض سینے میں دباؤ یا بوجھ محسوس کرے اور دل کی حرکات بے قاعدہ ہو تو ورزش ہر قسم تمباکو نوشی اور شراب سے پرہیز واجب ہے۔ سرد پانی سے غسل کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ لہذا گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ گرم خشک مقامات میں رہنا مفید ہوتا ہے۔

نوٹ ①: گوشت۔ انڈے۔ دودھ۔ پنیر۔ بادام اور اخروٹ میں پروٹین نسبتاً بہت زیادہ مقدار میں موجود ہوتی ہے اس لئے انہیں پروٹین والی غذا کہتے ہیں۔

÷

خون کے دباؤ کی کمی

فشارِ خون ضعیف

لو بلڈ پریشر : (LOW BLOOD PRESSURE)
یا ھائپوٹنشن : (HYPOTENSION)

تعریف مرض اس مرض میں دل کا فعل انقباض سست ہو جاتا ہے یا مرد ق شعریہ کشادہ ہو جاتی ہیں جس سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض تمام مزمن اور کمزور کر دینے والے امراض مثلاً سل۔ دق۔ تپ محرقہ یا بعض امراض مثلاً خناق وبائی وغیرہ سے دل کا فعل انقباض سست پڑ جاتا ہے۔ افیون تمباکو کے اثر سے یا ڈر اور شرمندگی کی وجہ سے بھی قلب کا انقباض فعل سست پڑ جاتا ہے۔ کبھی کمی خون کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

علامات مرض خون کے دباؤ میں کمی واقع ہو جانے سے کمزوری۔ متلی۔ سر چکرانا۔ بے ہوشی وغیرہ علامات رونما ہوتی ہیں۔ اگر یہ مرض مزمن صورت اختیار کر جائے تو مریض کا دل کسی کام کو نہیں چاہتا وہ بہت جلد تھک جاتا ہے۔ اس پر غنودگی اور سستی غلبہ پا لیتی ہے اور وہ سردی سے بہت متاثر ہوتا ہے۔

علاج خون کے دباؤ میں عارضی کمی علامات مریض کو چت لٹا کر اسکے سر کو قدرے نیچا کر دینے سے اکثر دور ہو جاتی ہیں۔ مستقل یا دیرپا کمی کے لئے ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے دل کو اور عروق کی دیواروں کو تقویت حاصل ہو۔ اس غرض کے لئے مالش۔ سرد غسل۔ کھیلے۔ فولاد کے مرکبات کا استعمال مفید ہے۔ چنانچہ صبح و شام کشتہ فولاد ۲ چاول۔ معجونِ جالینوس لولوی میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے عرق ماء اللحم ۴ تولہ عرق عنبر ۴ تولہ عرق مصفی خون ۴ تولہ مصری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ جوارش جالینوس معجونِ اذراقی

حب عنبر مومیائی بھی مفید ہیں۔ دواء المسک معتدل جواہر والی۔ عرق ماء اللحم کے ساتھ مفید ہے
غذا: پرندوں کا گوشت۔ دنبے یا بکری کے گوشت کا شوربا۔ مچھلی۔ انڈہ۔ دودھ مکھن۔ بادام وغیرہ تازہ میوے۔ خوبانی۔ ناشپاتی۔ شفتالو۔ انجیر۔ سیب وغیرہ
پرہیز: سخت اور ثقیل چیزیں گائے کا گوشت۔ آلو۔ بینگن۔ گوبھی۔ چقندر۔ کرم کلہ۔ گاجر۔ مولی۔ سرکہ اور مٹھائیوں سے پرہیز ضروری ہے۔

امتلاء دموی یا ہائی بلڈ پریشر

اور طب قدیم :

(از حکیم حافظ جلیل احمد صاحب مرحوم۔ پرنسپل طبیہ کالج۔ لاہور)

بعض امراض کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان سے دنیائے طب کو طب جدید نے روشناس کرایا ہے۔ طب قدیم میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں ہے یا اگر ہے تو اس قدر مختصر اور معمولی ہے کہ اس سے نہ انکی حقیقت و ماہیت کا پتہ چلتا ہے اور نہ ان کے علامات اور علاج کے متعلق کچھ مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں ایسے امراض کو "امراض غیر مدونہ" کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ چونکہ طب جدید کا طرز فکر اور انداز تحقیق طب قدیم سے بہت مختلف ہے اس لئے اس میں علم الامراض کے سلسلہ میں بہت سے ایسے امور بیان کئے گئے ہیں جن سے طب قدیم نے اپنے اسلوب بیان اور طرز تحقیق کے اختلافات کے باعث کوئی بحث نہیں کی۔ اور اس اعتبار سے وہ امور طبی دنیا میں جدید معلومات میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض امراض کی دریافت کا فخر طب جدید کو حاصل ہے۔ جن کی تعداد بمشکل دو چار سے زیادہ نہیں محض اس بناء پر ہر اس مرض یا حالت کو جس کا طب جدید میں کسی نئے نام یا عنوان سے تذکرہ ہو یا جس کی حقیقت و ماہیت اور جس کے اسباب وغیرہ طب جدید نے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق ایسی ترتیب و تفصیل

کے ساتھ بیان کئے ہوں جو طب قدیم سے مختلف ہوں، مرض غیر مدون سمجھ کر طب قدیم کو اس سے تہی دامان تصور کر لینا میرے خیال میں صحیح نہیں ہے میرے نزدیک امراض غیر مدونہ کی فہرست میں جتنے امراض شمار کئے جاتے ہیں وہ سب باستثنار چند طب قدیم میں اپنے اپنے مناسب محل اور موقع پر مذکور ہیں ۔

مثال کے طور پر ہائی بلڈ پریشر کو ہی لیجئے جس کو امراض غیر مدونہ میں نہایت اہم اور کثیر الوقوع مرض سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ طب قدیم میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، حالانکہ طب قدیم میں ایک جگہ نہیں متعدد جگہ اس کا بیان ملتا ہے اور اس شرح و بسط کے ساتھ ملتا ہے کہ قدیم کے اصول و نظریات کی ہمہ گیری اور اطبار متقدمین کی وسیع النظری پر حیرت ہوتی ہے ۔

گو بظاہر اس امر سے کہ ہائی بلڈ پریشر کا تعلق دوران خون سے ہے اور جمہور اطبار متقدمین جن کے مسلمات پر طب قدیم کی بنیاد ہے ۔ دوران کے قائل نہ تھے، اس خیال کی تائید ضرور حاصل ہوتی ہے کہ طب قدیم میں اس کا بیان نہ ہونا چاہئے لیکن تھوڑے سے غور و تعمق کے بعد اس کا جواب سمجھ میں آسکتا ہے کہ کسی مرض یا حالت بدن کا تحقق اور وجود کسی نظریہ کا تابع نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کا دار و مدار اسکی وجودی علامات پر ہوا کرتا ہے جن کو دیکھ کر مختلف نظریات کے تحت اس کے اسباب و علل متعین کر لئے جایا کرتے ہیں، لہذا اگر ہائی بلڈ پریشر کوئی ایسی حالت نہیں ہے جس کی ..... پیدائش کا ذمہ دار دنیا کا موجودہ ماحول ہو، بلکہ یہ زمانہ قدیم سے پیدا ہوتی آرہی ہے، اور ظاہر ہے کہ ایسا ہی ہے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اطبار قدیم نے اس کی "علامتیں" ملاحظہ نہ کی ہوں اور اپنے انداز فکر اور نظریہ کے مطابق اس کے اسباب و علل متعین کر کے اس کو کسی مناسب مقام پر ذکر نہ کیا ہو ۔

چونکہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ طب قدیم میں اس کا تذکرہ کس عنوان سے اور کس کس مقام پر کیا گیا ہے، نیز اسکی جو علامتیں طب قدیم نے بیان کی ہیں وہ ان علامات سے جو طب جدید نے ہائی بلڈ پریشر کی لکھی ہیں، کس قدر مطابقت رکھتی ہیں، اس امر کی ضرورت ہے کہ پہلے ہائی بلڈ پریشر کے متعلق طب جدید کی رُو سے معلومات حاصل ہو

جائیں۔ اس لئے ذیل میں طب جدید کی بعض مستند کتابوں سے اخذ کر کے ہائی بلڈ پریشر کی حقیقت اور اس کے اسباب و علامات مختصر طور پر عرض کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد طب قدیم کی معتبر اور مستند کتب سے حوالے نقل کر کے جن میں اس کا بیان ہے۔ دونوں میں تطابق عرض کیا جائے گا۔

ہائی بلڈ پریشر اور طب جدید

ھائی بلڈ پریشر کی تعریف

ہائی بلڈ پریشر کا مفہوم ہے خون کا بڑھا ہوا دباؤ" اس کو ضغط دموی اور فشار خون قوی وغیرہ ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ طب جدید کی رو سے

(DISEASFES OF TNEGLRCULATORY SYSTEM)

یعنی امراض دوران خون میں شمار کیا جاتا ہے۔ جس میں خون کا دباؤ حد اعتدال سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

خون کے دباؤ سے مراد وہ دباؤ یا قوت ہے۔ جو خون اُن ظروف کی دیواروں کیخلاف صرف کرتا ہے جن میں وہ بہہ کر جاتا ہے۔ اس اعتبار سے خون کے دباؤ کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ باطن قلب کا دموی دباؤ ۲۔ عروق شعر کا دموی دباؤ

۳۔ شرائین کا دموی دباؤ ۴۔ وریدوں کا دموی دباؤ

لیکن ہائی بلڈ پریشر میں عموماً شرائین کے دموی دباؤ سے بحث کی جاتی ہے جس کا دار و مدار مندرجہ ذیل چار چیزوں پر ہے۔

۱۔ قلب کے بائیں بطن کی قوت انقباضی

۲۔ خون کی مقدار جس کو قلب کا بایاں بطن ان شرائین میں دھکیلتا ہے۔ جو پہلے سے پُر ہیں۔

۳۔ شرائین کے درمیانی طبقہ کی لچک

۴۔ اردگرد کی رد کا وٹیں

یہ دباؤ ہر شخص میں اسکی عمر وغیرہ کے لحاظ سے ایک خاص درجہ پر ہوتا ہے جب

یہ اس درجہ سے بڑھ جاتا ہے تو اس کو HIGH BLOODPRESSURE کہا جاتا ہے۔ جب یہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ عموماً......

HYPERTROPHY OF THE HEART یعنی عظم القلب اور ARTERIAL — HYPERTROPHY —— یعنی عظم شریانی کی بھی شکایت ہوتی ہے جو کچھ مدت میں اچھی خاصی ترقی کر جاتی ہے پھر اس کے بعد شرائین کی عظم یافتہ ساختوں میں شحمی فساد شروع ہو جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی دیواریں کمزور ہو جاتی ہیں۔

اسباب ہائی بلڈ پریشر کا سب سے اہم سبب شرائین کا سخت ہو جانا ہے جس کی صورت یا تو یہ ہوتی ہے کہ شریانوں کی دیواریں معمول سے زیادہ دبیز اور سخت ہو جاتی ہیں جس کو ARTERIO - SCLEROSIS یعنی شریانی تصلب کہا جاتا ہے۔ یا ان کے لچکدار عضلی طبقہ کا تغذیہ خراب ہو کر اس میں چونے وغیرہ کے ارضی اجزا پیدا ہو جاتے ہیں جس کو ATHEROMA یعنی شریانی تکلس کہتے ہیں۔ بعض خاص قسم کے سمی اثرات کی وجہ سے بھی شرائین کی لچک زائل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ سخت ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مزمن ورم گردہ بھی اس کا بہت بڑا سبب ہے نیز عارضی طور پر ہائی بلڈ پریشر بعض اعصابی تحریکات مثلاً غصہ وغیرہ کی حالت میں بھی پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

علامات یہ مرض عموماً ادھیڑ عمر کے لوگوں کو پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور عورتوں کی بہ نسبت مردوں کو زیادہ لاحق ہوتا ہے۔ مریض اکثر دموی المزاج اور خوب موٹا تازہ ہوتا ہے اور مندرجہ ذیل عوارض کا شکار رہتا ہے۔

سر میں امتلاء اور عروق کی تڑپ کا مسلسل احساس۔ درد سر، چہرہ کی سرخی اور اس کا انتفاخ، آنکھوں کے آگے روشنی کی چمک نظر آنا، دوران سر، بیداری اور اختلاج قلب۔

ان کے علاوہ عظم شریانی کی علامتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً شرائین کا موٹا اور سخت محسوس ہونا، نبض کا صلب اور متواتر ہونا، عظم یافتہ شرائین کے تشنج کی وجہ سے وقتاً فوقتاً ناپائیدار اور بہت جلد ضائع ہو جانے والے استرخا کا حملہ اس کے بعد دماغی جریان

خون کی وجہ سے فالج کی پیدائش طبقہ شبکیہ کی شرائین کا موٹا ہو جانا اور اسکی عظم یافتہ شرائین کی عضلاتی ساخت میں شحمی فساد لاحق ہو جانے کی وجہ سے کبھی کبھی جریان خون ہو کر اس طرح نظر آنا، گویا آنکھ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

بہت سے مریضوں کے معدہ اور آنتوں کے فعل میں بھی نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مریض ضعف ہضم کی شکایت بیان کرتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدت تک مرض کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ اور مریض اپنے آپ کو بالکل تندرست خیال کرتا ہے یہاں تک کہ اس پر اچانک سکتہ کا حملہ ہو جاتا ہے، بعض مریضوں میں ورم طبقہ شبکیہ یا طبقہ شبکیہ اور رطوبت زجاجیہ میں سے کسی ایک میں جریان خون ہو جانے کی وجہ سے ضعف بصر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض سب سے پہلے اسی شکایت کے سلسلہ میں آنکھوں کے معالج کے پاس آتا ہے اور بعض مریضوں میں سب سے پہلی علامت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ ادنیٰ جسمانی محنت سے مریض کا سانس پھولنے لگتا ہے اور اس خوف سے کہ اس کو کوئی قلبی اذیت ہے وہ معالج سے مشورہ کرتا ہے۔

انجام اس مرض کے انجام کا انحصار شرائین بالخصوص شرائین دماغ کے تغیرات اور گردوں کے درجہ حرارت پر ہے اگر خون کا دباؤ مسلسل بڑھے تو دماغ میں جریان خون ہو کر صرع، سکتہ اور فالج وغیرہ دماغی امراض پیدا ہو سکتے ہیں اور اگر قلبی و شریانی عظم اور ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ گردوں میں بھی التہاب پیدا ہو جائے تو تسمم بولی پیدا ہو کر حالت خطرناک ہو جاتی ہے۔ اگر اس حالت میں ورم طبقہ شبکیہ کی علامتیں بھی رونما ہو جائیں تو عموماً مریض چھ ماہ کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر اور طبِ قدیم

طبِ قدیم میں ہائی بلڈ پریشر کو کس عنوان کے ماتحت اور کس کس مقام پر ذکر کیا گیا ہے؟ اس کا صحیح جواب معلوم کرنے کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل تین امور پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ کیا ہائی بلڈ پریشر کو طب قدیم میں اس کے اصول و نظریات کے اعتبار سے کوئی اصطلاحی نام دیا جاسکتا ہے ؟

۲۔ اگر دیا جاسکتا ہے تو طب قدیم نے اس نام سے جس مرض یا حالت کا ذکر کیا ہے اس کے عوارض و علامات ہائی بلڈ پریشر کے عوارض و علامات کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں ؟

۳۔ طب جدید نے ہائی بلڈ پریشر کی بہت سی علامتیں ایسی بیان کی ہیں جو طب قدیم میں مستقل امراض کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ مثلاً صداع ، دوار ، سکتہ ، فالج ، ضعف بصر وغیرہ کیا طب قدیم میں ان امراض کی ایسی قسمیں مذکور ہیں جو اس کے بیان کردہ اس مرض یا حالت کی طرف منسوب کی جاسکتی ہوں جس کے عوارض و علامات ہائی بلڈ پریشر کے عوارض و علامات کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں ؟

اگر مذکورہ بالا تینوں امور کا جواب ہمیں اثبات میں ملتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہمارا یہ مدعیٰ ثابت ہو جاتا ہے ۔ کہ ہائی بلڈ پریشر طب میں بھی مذکور ہے اور دونوں طبوں میں ہر ایک مسلمات اور اصول و نظریات کے اعتبار سے محض اسکی تعبیر و تفصیل میں فرق ہے ۔ لہٰذا ذیل میں ہر امر کے متعلق طب قدیم کی شہادتیں بالتفصیل بیان کی جاتی ہیں ۔

طب قدیم میں ہائی بلڈ پریشر کا اصطلاحی نام

امر اول ، کلیات طب میں اسباب امراض کی بحث میں ایک سبب بتایا گیا ہے جس کو اصطلاحاً "امتلاء" (اخلاط سے رگوں کا بڑھ جانا) کہتے ہیں ۔ امتلاء کا مفہوم یہ ہے کہ مظروف ظرف کی وسعت اور گنجائش سے زیادہ ہو جائے ۔ ظاہر ہے کہ یہ دو طرح سے پیدا ہو سکتا ہے ۔ (الف) مظروف کی مقدار اتنی بڑھ جائے کہ ظرف کا جوف اس کے لئے کافی نہ ہو اس کو امتلاء من جہۃ المظروف کہہ سکتے ہیں ۔ (ب) مظروف کی مقدار میں کوئی اضافہ نہ ہو ، البتہ ظرف کے جوف میں کسی سبب سے تنگی پیدا ہو جائے اس کو امتلاء من جہۃ الظرف کہا جاسکتا ہے ۔ کبھی امتلاء دونوں جہت سے بیک وقت بھی پیدا ہو سکتا ہے ۔ ایسی صورت میں لامحالہ امتلاء بہت شدید ہوگا ۔

طب جدید کی رو سے ہائی بلڈ پریشر کی بیان کردہ حقیقت اور اس کے اسباب و علامات پر معمولی سا غور و خوض کرنے سے یہ امر متحقق ہو جاتا ہے کہ طب قدیم میں اس کا مصداق یہ ہی امتلاء ہے۔ جس میں خون کی مقدار عروق کی وسعت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مستقل ہائی بلڈ پریشر میں امتلاء من جہۃ الظرف تو لازمی طور پر پایا ہی جاتا ہے۔ کیونکہ تصلب یا عکس یا منظم کی وجہ سے شریانوں کا جوف تنگ ہو جاتا ہے اور ان کی طبعی لچک زائل ہو جاتی ہے لیکن اکثر و بیشتر امتلاء من جہۃ المظروف بھی ان میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہائی بلڈ پریشر کی علامتوں میں بتایا گیا ہے کہ اس کے مریض اکثر دموی المزاج اور خوب موٹے تازے ہوتے ہیں۔ رہا عارضی بلڈ پریشر جیسا کہ غصہ وغیرہ کی حالت میں پیدا ہو جاتا ہے اس میں صرف امتلاء من جہۃ المظروف ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس کا سبب طب قدیم کی رو سے یہ ہے کہ حرارۃ غضب وغیرہ کی وجہ سے خون میں جوش و غلیان پیدا ہو کر اس کا حجم بڑھ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ اور رگیں پھول جاتی ہیں۔

بہر حال مندرجۂ بالا تصریحات اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ طب جدید جس حالت کو ہائی بلڈ پریشر کے نام سے نامزد کرتی ہے۔ اس کو طب قدیم اپنے نظریہ کے مطابق امتلاء دموی اصطلاح سے تعبیر کرتی ہے اور چونکہ امتلاء طب قدیم میں کوئی مرض نہیں بلکہ اس کا شمار اسباب امراض میں ہے اس لئے معالجات کی کتابوں میں اس نام کا کوئی مرض بیان نہیں کیا گیا۔ اسکی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے یا تو کلیات طب کی کتابوں میں اسباب امراض کی بحث دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ امر دوم کے ماتحت بیان کیا جائے گا۔ اور یا معالجات کی کتابوں میں امراض کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ ان کو مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ امر سوم کے ضمن میں لکھا جائے گا۔

ہائی بلڈ پریشر اور امتلاء دموی کی علامتوں میں تطابق :

امر دوم : جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے امتلاء طب قدیم کی رو سے کوئی مرض نہیں۔ بلکہ

سبب امراض ہے۔ اسی لئے اس کو طب قدیم میں شعبۂ معالجات کے بجائے اس کے صحیح محل ذکر یعنی کلیاتِ طب میں اسباب امراض کے ماتحت بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ دیکھنے کے لئے کہ طب قدیم میں امتلاء کے متعلق جو کچھ بتایا گیا ہے، وہ اس سے کس حد تک مطابقت رکھتا ہے، جو طب جدید میں ہائی بلڈ پریشر کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ ہمیں کلیاتِ طب کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

شیخ الرئیس بوعلی بن سینا کلیات قانون بحث اسباب میں تحریر فرماتے ہیں۔

امتلاء کی دو قسمیں ہیں۔ امتلاء بحسب الاوعیہ اور امتلاء بحسب القوۃ۔ امتلاء بحسب الاوعیہ یہ ہے کہ اخلاط، اور ارواح کی کیفیتیں اگرچہ صحیح ہوں لیکن انکی مقدار زیادہ ہو جائے یہاں تک کہ وہ رگوں کو پُر کر کے ان میں تناؤ پیدا کر دے اس قسم کا امتلاء جس شخص کو عارض ہوتا ہے، اسکو حرکت کے وقت خطرہ ہوتا ہے کیونکہ بسا اوقات امتلاء کی وجہ سے رگیں پھٹ جاتی ہیں اور اخلاط مخانق کی طرف بہہ نکلتے ہیں جس سے خناق، مرع، صرع اور سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد فصد کھول دی جائے۔

اس قول میں امتلاء کی وجہ سے رگوں کے تمدد اور تناؤ اور ان کے پھٹنے اور ان سے جریانِ خون ہو کر صرع اور سکتہ پیدا ہونے پر غور کیجئے کہ ہائی بلڈ پریشر اور اس کے نتائج کی کس قدر صحیح تصویر کھینچی گئی ہے جو اس امر کو بالکل واضح کر دیتی ہے کہ طب قدیم میں ہائی بلڈ پریشر کا مصداق یہی امتلاء بحسب الاوعیہ ہے۔ جس میں خون کی مقدار رگوں کی وسعت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد علاج ملاحظہ فرمائیے کہ فوراً فصد کھولنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ یہ وہ علاج ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو خطرناک حالت میں سکتہ اور فالج کی پیدائش سے محفوظ رکھنے کے لئے اطبار جدید کے پاس بھی اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں اور وہ باوجود مخالف فصد ہونے کے اس جگہ طب قدیم ہی کا اتباع کرنے پر مجبور ہیں۔

اس کے بعد شیخ الرئیس لکھتے ہیں :

امتلاء کی عام اور مشترک علامتیں یہ ہیں۔ اعضاء کا بوجھل ہونا۔ حرکات میں کسلمندی کا پیدا ہو جانا۔ رنگ کا سُرخ ہونا۔ رگوں کا پھُولا ہوا ہونا۔ نبض کا ممتلی (بھرا) ہونا۔ قارورہ کا رنگین اور گاڑھا ہونا۔ بھوک کا کم لگنا۔ بینائی کا مکدر اور کمزور ہو جانا۔

اگرچہ امتلاء کی عام اور مشترک علامتوں سے مراد وہ علامتیں ہیں جو کسی خاص خلط یا مادہ سے تعلق نہیں رکھتیں لیکن چونکہ بدن میں سب سے زیادہ مقدار خون ہی کی ہوتی ہے اس لئے طب طب قدیم میں جب مطلق امتلاء کی علامتیں بتائی جاتی ہیں تو ان میں زیادہ تر امتلاء دموی کی علامات کا ذکر ہوتا ہے۔ جیسا کہ شیخ ؒ کے قول آئندہ میں اسکی توضیح موجود ہے اس اعتبار سے یہ علامات گویا امتلاء دموی کی علامات ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل علامتیں خاص طور پر قابل لاحظہ ہیں جو طب جدید میں ہائی بلڈ پریشر کی اہم علامات سمجھی جاتی ہیں۔ رنگ کا سرخ ہونا۔ رگوں کا پھولا ہوا ہونا۔ نبض کا ممتلی یعنی پُر محسوس ہونا۔ بھوک کا کم لگنا اور ضعف بصر کا عارض ہونا ______

اس کے بعد ہر خلط کے غلبہ کی علامتیں علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہوئے شیخ الرئیس ؒ امتلاء دموی کی علامتیں اس طرح تحریر فرماتے ہیں :

خون کے غلبہ کی علامتیں امتلاء بحسب الاوعیہ کی علامتوں کے قریب قریب ہیں۔ اسی لئے غلبۂ خون کے وقت بدن میں اور خاص طور پر آنکھوں کی جڑوں نیز سر اور کنپٹیوں کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ انگڑائیاں اور جمائیاں آتی ہیں۔ اونگھ کا غلبہ ہوتا ہے۔ حواس مکدر ہوتے ہیں۔ اور فکر میں بلادت پیدا ہو جاتی ہے۔ محنت اور مشقت کے بغیر تکان کا احساس ہوتا ہے۔ منہ کا مزا میٹھا ہوتا ہے زبان سرخ ہوتی ہے اور جن مقامات کی رگیں آسانی سے پھٹ جایا کرتی ہیں جیسے نتھنے مقعد اور مسوڑھے ان سے جریان خون عارض ہوتا رہتا ہے۔

امتلاء دموی کی مندرجۂ بالا علامات سے مندرجہ ذیل علامتیں خصوصیت کے ساتھ قابل التفات ہیں۔ سر آنکھوں اور کنپٹیوں میں امتلاء اور بوجھ کا احساس۔ اونگھ کا غلبہ یعنی پوری طرح نہ سو سکنا محنت و مشقت کے بغیر تکان جس کی ابتائی صورت لازمی طور پر یہ ہوگی کہ مریض معمولی سی جسمانی محنت سے تکان محسوس کرے گا۔ اور اس کا سانس پھول جائے گا۔ بینائی کا کمزور اور مکدر ہونا۔ مختلف مقامات سے جریان خون ہوتے رہنا۔ دماغ میں جریان خون ہو کر صرع اور سکتہ کا پیدا ہو جانا۔ فصد کھول دینے سے مریض کا ان امراض سے محفوظ ہو جانا۔ اس کے بعد ان علامات کو ذہن میں رکھ کر طب جدید کی بیان کی ہوئی ہائی بلڈ پریشر کی علامتوں پر نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ آج جس کو مرض

غیر مدون سمجھا جا رہا ہے۔ طب قدیم میں صدیوں پہلے اس کا کس قدر صحیح اور مکمل نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا تھا۔

ہائی بلڈ پریشر اور امتلاء دموی سے پیدا ہونے والے امراض

امر سوم: ہائی بلڈ پریشر کی علامتوں میں جو علامتیں مستقل امراض کی حیثیت رکھتی ہیں ان میں سے اہم علامات علی الترتیب حسب ذیل بتائی گئی ہیں۔ صداع۔ دوار۔ بہیر۔ صرع سکتہ۔ استرخا، فالج، ضعف بصر، آنکھوں کے آگے آگ کے شعلے نظر آنا۔ اختلاج قلب اب ہمیں طب قدیم میں ان امراض کی ایسی قسمیں تلاش کرنا ہیں جو امتلاء دموی سے پیدا ہوتی ہیں۔ تاکہ یہ طب جدید کی رو سے ہائی بلڈ پریشر کی علامتیں تسلیم کی جا سکیں اور ہمارا مدعیٰ ثابت ہو جائے کہ ہائی بلڈ پریشر اور امتلا دموی دونوں ایک ہیں۔

یوں تو اس سلسلہ میں معالجات طب کی ہر کتاب سے مدد لی جا سکتی ہے۔ لیکن طول سے بچنے کی خاطر ذیل میں صرف معالجات کی مشہور و معروف مستند کتاب "شرح الاسباب و علامات" کے حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے اور ترتیب وار ہر مرض کے متعلق کتاب مذکور کی عبارت پیش کی جاتی ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ منقولہ عبارات میں جو جملے پیش نظر مقصد کے اعتبار سے غیر متعلق یا ضرورت سے زیادہ ہوں ان کو درمیان سے حذف کر دیا جائے تاکہ عبارت بلا ضرورت طویل نہ ہو۔ اسی طرح ترجمہ میں بھی حتی الامکان عبارت سے مطابقت رکھتے ہوئے مفہوم کے ادا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بالکل تحت اللفظ ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔

صداع (درد سر)

شرح الاسباب والعلامات۔ امراض راس بحث صداع میں مرقوم ہے۔
درد سر خون کے غلبے سے پیدا ہوتا ہے اسکی علامتیں یہ ہیں۔ چہرہ اور آنکھوں کا سرخ

اور مشتغ ہونا ، چہرہ اور آنکھوں کی رگوں کا پھولا ہوا ہونا جس کا سبب کثرت امتلاء اور تخلل پیدا کرنے والی حرارت کی وجہ سے خون کے حجم کی زیادتی ہوتی ہے ۔ سر میں بہت زیادہ گرانی اور بوجھ کا معلوم ہونا جو خون سے پُر ہو جانے کی بناء پر اس کے وزن میں زیادتی پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ ضربان یعنی شرائین کی شدید حرکت کا محسوس ہونا نیند کے مشابہ حالت کا پیدا ہونا ۔ لیکن نیند کا کم آنا ۔ نبض کا عظیم ہونا ۔

مندرجہ بالا علامات کو اگر اس امر سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے کہ یہ طب قدیم کی ایک پرانی کتاب میں درد سر دموی کی بحث میں لکھی گئی ہیں ۔ تو انصاف سے کہ کیا بالکل یہ معلوم نہیں ہوتا کہ طب جدید کی کوئی نئی LATEST کتاب ہائی بلڈ پریشر کی علامتیں گنوا رہی ہے ۔

دوار (دوران سر)

شرح الاسباب والعلامات ۔ امراض راس بحث دوار میں تحریر ہے ۔

یا دوار کا سبب خون ہوتا ہے ۔ اسکی علامتیں یہ ہیں ۔ چہرہ اور آنکھوں کا سُرخ ہونا رگوں کا پھولا ہوا ہونا جس کا سبب ان کا خون سے پُر ہونا ہے ۔

سہر (بیداری)

شرح الاسباب والعلامات ۔ امراض راس بحث صداع دموی میں ضمناً اس کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں گزر چکا ہے ۔

یعنی نیند کے مشابہ حالت کا پیدا ہونا ۔ لیکن نیند کا کم آنا ۔ علامہ نفیس بن عوض رح نے اس کا سبب بھی بیان فرمایا ہے کہ غلبہ خون کی صورت میں یہ حالت کیوں پیدا ہوتی ہے جس کو ہم نے طول کے خوف سے نقل نہیں کیا ۔

صرع (مرگی)

شرح الاسباب والعلامات ۔ امراض راس بحث صرع میں لکھا ہوا ہے ۔

یا مرگی کا سبب غلبہ خون ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ غلبہ خون کی وہ تمام علامتیں جو کئی مرتبہ (صداع وغیرہ کی بحث میں) ذکر کی جا چکی ہیں، موجود ہونگی۔ نیز (گردن کی) اوداج نامی رگیں خون سے پُر اور بھری ہوئی نظر آئیں گی دورہ صرع سے پہلے چہرہ میں امتلاء اور سرخی پیدا ہوگی۔ اس کے بعد صرع کا دورہ لاحق ہوگا۔ اور بعض اوقات صرع کے دورہ کے وقت مریض کے نتھنوں سے خون بھی بہنے لگتا ہے۔

ان علامات کو جو اس جگہ مناسب محل بیان کی گئی ہیں، صاحب کتاب کی ہدایت کے مطابق غلبہ خون کی ان علامتوں کے ساتھ ملا کر دیکھئے، جو صداع دموی وغیرہ کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔ اور غور کیجئے کہ ان حالات میں جو صرع پیدا ہوگی کیا وہ بعینہ وہ صرع نہیں ہے جو طب جدید کی رو سے ہائی بلڈ پریشر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔

سکتہ

سکتہ کے متعلق ایک قول تو شیخ الرئیس رح کا تعریف امتلاء کے ذکر میں گزر ہی چکا ہے دوسرا قول ذیل میں شرح الاسباب والعلامات امراض راس بحث سکتہ سے نقل کیا جاتا ہے۔

(یہ سکتہ پیدا کرنے والا) سدہ یا خلط خون سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ کی تجویفوں اور شریانوں کو پُر کر دیتا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ چہرہ سرخ مائل بہ کمودت ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ گویا مریض کا گلا گھٹ رہا ہے۔ اوداج نامی رگیں اور دوسری رگیں پھولی ہوئی نظر آئیں گی۔

یہاں بھی مناسب مقام صرف چند علامات کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے، باقی غلبہ خون کی علامتیں صرع کی طرح صاحب کتاب کے قول کے مطابق اس لئے ترک کر دی گئی ہیں، کہ ان کو کئی بار ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا علامات کے ساتھ ترتیب وار نظر ڈالئے اور بنظر انصاف دیکھئے کہ یہ ہائی بلڈ پریشر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سکتہ کا کتنا مفصل اور مبسوط بیان ہے۔

فالج و استرخا

شرح الاسباب و العلامات (امراض راس بحث فالج) میں مذکور ہے ۔

فالج کا سبب فضول رطبہ بلغمیہ ہوتے ہیں اور بعض اطبار کا قول ہے کہ فالج کبھی دموی بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس قول میں اعتراض ہے ۔

یہ الگ بات ہے کہ شارح اسباب علامہ نفیس بن عوض رح کو اس قول میں اعتراض ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس سے اس امر کے ثبوت میں تو کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ بہت سے اطبار متقدمین کے نزدیک فالج خون سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اب رہا یہ امر کہ علامہ نفیس کو اس امر پر کیا اعتراض ہے ۔ اور وہ صحیح ہے یا غلط، اس کے متعلق علامہ حکیم شریف خاں رح دہلوی کا قول ذیل میں ملاحظہ فرمائیے جو موصوف اپنے حاشیہ شرح اسباب میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی علامہ نفیس رحمہ اللہ اس قول میں یہ اعتراض ہے کہ خون تو دریدوں اور شریانوں میں ہوتا ہے دماغ کے بطون میں نہیں ہوا کرتا ۔ جو ان سے مبادی اعصاب پر گر کر فالج پیدا کر سکے ۔ بلکہ بطون دماغ میں تو بلغمی فضول ہوتے ہیں جو یا تو ان کی غذا سے باقی بچ کر دجمع ہو جاتے ہیں) یا اور کسی طرح ان میں پیدا ہو جاتے ہیں (لہذا یہی فضول مبادی اعصاب پر گر کر فالج کا موجب ہو سکتے ہیں) لیکن ایک فاضل شخص کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بطون دماغ سے مبادی اعصاب کی طرف فضول دمویہ کے انصباب کی صحت (اور ان سے فالج کی پیدائش) کے ثبوت میں معترض سے یہ کہے کہ تم خود خلط دموی سے سکتہ کی پیدائش کا اقرار کر چکے ہو ۔ (حالانکہ وہ بھی بطون دماغ ہی میں سدہ پیدا ہونے سے لاحق ہوتا ہے) نیز تم اس کا بھی اقرار کر چکے ہو، کہ جب سکتہ منحل ہوتا ہے تو فالج پیدا ہو جاتا ہے (تو گویا اس طرح تم خود سکتہ دواسطہ سے فالج دموی کی پیدائش کا اقرار کر چکے ہو ۔ پھر یہاں اعتراض کیوں کرتے ہو ؟)

علامہ حکیم شریف خاں رح کا یہ مدلّل جواب اس امر کا قوی شاہد ہے کہ اس بارہ میں علامہ نفیس بن عوض رح کی اس رائے کو کہ فالج غلبۂ خون سے نہیں ہو سکتا طب قدیم میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ۔ علاوہ ازیں شرح اسباب ہی فالج کے علاج کے ضمن میں مندرجہ ذیل عبارت بھی ملتی ہے ۔

فالج کا مذکورہ علاج اس وقت کے لئے ہے ۔
جب مریض کے مزاج میں حرارۃ نہ ہو۔ لیکن اگر حرارۃ موجود ہو جس پر قارورہ کا رنگین ہونا۔ مریض کے بدن کا گرم ہونا۔ مریض کا سرخ رنگ اور جوان کا ہونا دلالت کرتے ہوں تو پہلے تسکین حرارت کی کوشش کریں۔
یہ قول بتا رہا ہے کہ فالج دموی کے مریض صاحب اسباب و علامات اور خود علامہ نفیس بن عوض نے بھی دیکھے ہیں۔ لیکن چونکہ علامہ موصوف ایک غلط فہمی کی بنا پر خون سے فالج کی پیدائش کو ناممکن سمجھتے تھے اس لئے ان کو ایسے مریضوں میں حرارت مزاج کی تاویل سے کام لینا پڑا۔ حالانکہ اس کا امکان ہر بلغمی مرض میں ہے مگر اس خصوصیت کے ساتھ حرارت مزاج کی رعایت رکھنے کی کسی جگہ ہدایت نہیں کی گئی۔
بہرحال مندرجۂ بالا اقوال اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ طب قدیم کی رو سے فالج امتلاءِ دموی سے پیدا ہوتا ہے اور کثیر الوقوع ہے یہ تسلیم کر لینے کے بعد اب غلبۂ خون کی مذکورہ بالا علامات کے ساتھ فالج کی پیدائش کا تصور کیجئے اور دیکھئے کہ ہائی بلڈ پریشر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے فالج کا کتنا مکمل نقشہ بنتا ہے۔

ضُعفِ بصر

شرح اسباب و العلامات بحث ضعف بصر میں تحریر ہے۔ ضعف بصر سوءِ مزاج گرم مادی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو اعضاء بصر میں انتفاخ پیدا کر دیتا ہے۔ یعنی گرم مادہ کی کثرت کی وجہ سے (یہ سوءِ مزاج مادی) ان میں عظم اور تناؤ پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس لئے بھی ان میں عظم اور تناؤ پیدا ہو جاتا ہے کہ جب کوئی عضو گرم ہوتا ہے تو اس کی رطوبتیں جوش و غلیان کی وجہ سے متخلخل ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا حجم زیادہ ہو جاتا ہے۔ نیز وہ عضو فضول سے بھر جاتا ہے۔ اس کی علامت حرارت مزاج کے ساتھ آنکھوں کی سرخی اور ان کا انتفاخ ہے اس کا علاج یہ ہے کہ (مناسب عرق کی) فصد کھولی جائے۔
ظاہر ہے کہ سوءِ مزاج گرم مادی سے مراد اس جگہ سوءِ مزاج دموی ہے۔ جیسا کہ علامات سے اور علاج میں فصد کے مشورہ سے ظاہر ہے۔ یہاں بھی اگرچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حسب مقام

دو ایک علامات کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن ہمیں غلبۂ خون کی ان تمام علامات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جو اس سے پہلے کتاب میں بہت سی مرتبہ ذکر کی جا چکی ہیں اس کے بعد اس ضعف بصر کا ہائی پریشر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ضعف بصر سے موازنہ کرنا چاہیئے۔

آنکھوں کے آگے آگ کے شعلے نظر آنا :

شرح الاسباب والعلامات امراض عین بحث تخیلات سادہ میں مرقوم ہے۔
بعض اوقات انسان اسطرح دیکھتا ہے کہ گویا اسکی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ شرائین میں خون کے امتلائے ضغط (دباؤ) پیدا ہو رہا ہے اور ساتھ ہی سر کمزور ہے۔ مریض کی حالت ایسی ہوتی ہے گویا اس کو شرائین کے خون سے عنقریب اختناق پیدا ہو جائے گا۔ بشرطیکہ خون امتلاء کے باعث شرائین سے نکل کر مواضع خالیہ جیسے قلب یا دماغ کی طرف بہہ نکلے۔ چنانچہ اگر یہ خون تجاویف قلب پر گرے گا، تو اس سے غشی پیدا ہو جائے گی۔ پھر خناق اور موت۔ اگر تجاویف دماغ کی طرف گرے گا تو سکتہ لاحق ہو جائے گا۔ اور امتلاء دموی اس خیال شاذ کو اس طرح پیدا کرتا ہے کہ خون سے اس کے رنگ کے مشابہ سُرخ بخارات اُٹھ کر رُوح کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ نیز خود روح بھی غلبۂ خون کی وجہ سے خون کے رنگ سے رنگین ہو جاتی ہے اس لئے جب وہ آنکھوں سے نکلتی ہے تو ناظر (مریض) کو خیال ہوتا ہے کہ آنکھ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔
اس قول میں ہائی بلڈ پریشر کے علامات اور نتائج جس قدر تفصیل کے بیان کئے گئے ہیں وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن سب سے حیرتناک بات یہ ہے کہ اس میں ایک جملا ایسا بھی استعمال کیا گیا۔ جو لفظ بلفظ ہائی بلڈ پریشر کا مفہوم ادا کرتا ہے اس سے میری مراد یہ جملہ ہے۔ "وذلك يدل على ضغط فى الشرائين من امتلائها من الدم :

چنانچہ عربی میں ضغط کے معنی دباؤ کے ہیں جس کا انگریزی ترجمہ ، PRESSURE ہے۔ شریان ARTERY کو کہتے ہیں۔ شرائین اسکی جمع ہے دم خون کا نام ہے جسے انگریزی میں BLOOD کہا جاتا ہے۔ رہ گیا امتلاء سو ظاہر

ہے کہ یوں تو ہر وقت ہی شرائین میں خون ہوتا ہے اور حسب معمول اپنی مقدار کے مطابق ان میں ضغط پیدا کرتا ہے۔ لیکن جب خون کا امتلاء ہوتا ہے تو یہ ضغط غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے اسی مفہوم کو اس جگہ من امتلاء تھا من الدم سے ظاہر کیا گیا ہے اور انگریزی میں اس کے لئے بلڈ پریشر کے ساتھ لفظ (HIGH) بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے مندرجہ بالا جملہ کے مفہوم کو اگر انگریزی میں بیان کرنا چاہیں تو اس کا ترجمہ حسب ذیل ہوگا۔

ITSHOWSTHATTHERE IS HIGH
BLOOD DRESSUREINTHEARTERIES

اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ اس کے بعد ہائی بلڈ پریشر کے بیان کو طب قدیم میں ثابت کرنے کے لئے کس شہادت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ بلکہ میرے خیال میں تو یہ اس کی قوی دلیل ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کا مفہوم طب جدید نے طب قدیم ہی سے اخذ کیا ہے۔

اختلاج قلب

چونکہ قلب دوران خون کا مبداء ہے۔ اس لئے اختلاج قلب یا خفقان ہائی بلڈ پریشر کی دوسری علامتوں کی بہ نسبت زیادہ اہم سمجھی جاتی ہے اس کے متعلق شرح الاسباب و العلامات امراض قلب بحث خفقان ملاحظہ ہو۔

خفقان ایک حرکت اختلاجیہ ہے۔ جو دل کو کسی اذیت دینے والی شے سے عارض ہوتی ہے یہ اذیت دینے والی چیز یا تو وہ امتلاء ہوتا ہے۔ جس کو اصطلاحاً امتلاء بحسب الاوعیہ کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اخلاط اپنی مقدار کے لحاظ سے زیادہ ہوں۔ یہاں تک کہ اوعیہ یعنی عروق ان سے بھر جائیں۔ اگرچہ وہ اخلاط اپنی کیفیت کے اعتبار سے صحیح ہوں۔ لیکن یہاں اس سے مراد امتلاء دموی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ امتلاء دموی کی علامتیں موجود ہوں گی۔ یعنی رگیں موٹی اور تنی ہوئی ہوں گی۔ اعضاء میں گرانی اور حرکات میں کسلمندی پائی جائے۔ نبض ممتلی اور قارورہ رنگین اور گاڑھا ہوگا۔

امتلاء بحسب الاوعیہ کے متعلق شیخ الرئیس کا قول پہلے نقل کیا جا چکا ہے۔ نیز امتلاء دموی کی مفصل علامات دوار و سر وغیرہ کی بحث میں گزر چکی ہیں۔ یہ تمام تفصیلات ذہن میں رکھتے

ہوئے اس عبارت پر غور فرمایئے۔ اور دیکھئے کہ کیا یہ اختلاج بعینہ وہ اختلاج قلب نہیں ہے جو طب جدید کی رو سے ہائی بلڈ پریشر یا عظم شریانی قلبی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

فربہی

ہائی بلڈ پریشر کی علامتوں میں مذکورہ بالا امراض کے علاوہ ایک اور قابل توجہ علامت مریض کا دموی المزاج اور خوب موٹا تازہ ہونا بھی بتایا گیا ہے۔ اس کے متعلق بھی ذیل میں شرح الاسباب والعلامات بحث الہزال والسمن المفرط سے ایک قطعہ عبارت نقل کیا جاتا ہے جس میں ہائی بلڈ پریشر کی بہت سی تفصیلات صراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ لکھتے ہیں:

سمن مفرط (زیادہ فربہی) کے مریض کو خطرہ عظیم لاحق رہتا ہے اس لئے کہ طبیعت روزانہ خون کو عروق کی طرف روانہ کرتی رہتی ہے اور عروق میں غذا۔ (خون کے قبول کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان میں جو خون (پہلے سے) موجود ہوتا ہے۔ اس کو اعضاء استعمال نہیں کرتے اس لئے کہ فربہی کا مطلب ہی یہ ہے کہ اعضاء میں امتداد اور کھچاؤ کی استعداد باقی نہ ہے علاوہ بریں موٹے لوگوں کی رگیں تنگ اور گوشت میں دبی ہوئی ہوتی ہیں۔ لہذا یا تو کسی بڑی عرق میں انشقاق پیدا ہو جاتا ہے جو پھر التحام قبول نہیں کرتا اور خون تمام بدن سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ صورت اسوقت پیدا ہوتی ہے۔ جب عروق کا جرم نرم اور کمزور ہوتا ہے۔ یا مہلک ضیق النفس پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ عروق اور تجاویف میں خون کے امتلاء کی وجہ سے روح کے لئے ان میں گنجائش اور حرارت عزیزیہ کے واسطے ترویح کی جگہ باقی نہیں رہتی یہ صورت اسوقت پیدا ہوتی ہے جب عروق کا جرم نرم اور کمزور ہوتا ہے یا مہلک ضیق النفس پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ عروق اور تجاویف میں خون کے امتلاء کی وجہ سے روح کے لئے ان میں گنجائش اور حرارت عزیزیہ کے واسطے ترویح کی جگہ باقی نہیں رہتی یہ صورت اسوقت لاحق ہوتی ہے جب رگوں کا جرم سخت اور ٹھوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت زیادہ لحم و شحم بھی آلات تنفس کی مزاحمت کرتے ہیں اور ان پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ اسی طرح عروق بھی دباؤ ڈالتے ہیں۔ اور بسا اوقات کچھ مادہ

امتلاء کی وجہ سے فضا قلب، دماغ کی طرف گر پڑتا ہے جس کا سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ گوشت عروق پر دباؤ ڈالتا ہے۔ اس لئے خون عروق سے نکل کر اعضاء مذکورہ کی طرف بہہ نکلتا ہے یا اس کا سبب حرکت ہوتی ہے جو خون میں تخلخل پیدا کرکے اس کے حجم میں زیادتی پیدا کر دیتی ہے اور عروق میں پہلے سے امتلاء ہوتا ہی ہے۔ اس لئے خون ان تجویفوں میں آگرتا ہے بشرطیکہ کوئی بڑی رگ اپنی صلابت اور سختی کی وجہ سے پھٹ نہ سکے (خون کا) یہ انصباب بہت جلد ہلاک کر ڈالتا ہے۔ قلب پر گرنے کی صورت میں تو اسلئے ہلاک کرتا ہے کہ روح اور حرارت عزیزی دونوں گھٹ جاتی ہیں۔ لہذا غشی اور موت واقع ہو جاتی ہے اور دماغ کی طرف گرنے کی صورت میں اسلئے مہلک ہے کہ اس سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس قطعہ عبارت میں ہائی بلڈ پریشر اور عظم شریانی وقلبی کے اسباب وعوارض تو بالوضاحت بیان کئے ہی گئے ہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ لیکن اذا کان جرم العروق رخواً سخیفاً سے شرائین کے شحمی فساد یعنی ——— FATTY DEG ENERATION کا اور اذا کان جرم العروق صلباً متلذذاً سے شرائین کے تصلب یعنی ARTERIES SCLEROSIS کا جس صراحت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے وہ خاص طور پر قابل ملاحظہ ہے۔

طب قدیم کے نقطہ نظر کے مطابق امتلاء دموی کی ماہیت اس کے اسباب وعلامات اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امراض کے متعلق مذکورہ بالا مفصل معلومات ملاحظہ فرما لینے کے بعد امید ہے کہ یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی ہوگی کہ ہائی بلڈ پریشر کوئی غیر مدون مرض نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ امتلاء دموی کے نام سے طب قدیم میں ہزاروں سال سے مدون اور مذکور ہے اور اس شرح وبسط کے ساتھ مذکور ہے کہ کوئی معمولی سے معمولی جزئیہ بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ البتہ دونوں طبوں میں اسکی تعبیر وتشریح اور اس کے ذکر کئے جانے کے محل ومقام میں بے شک اختلاف ہے جس کا سبب دونوں کے اصول ونظریات اور انداز تحقیق وتجسس کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔

میرے نزدیک یہ صورت حال صرف ہائی بلڈ پریشر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ۔ بلکہ باستثنا چندان تمام امراض کا یہ ہی حال ہے جن کو آج کل عموماً غیر مدون سمجھا جاتا ہے ۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ جدید معلومات کے ساتھ اپنے فن کا مکمل اور عمیق مطالعہ کیا جائے ۔ اس کے بعد ایسے ہر مرض کے متعلق طب قدیم کی کتابوں سے پوری تفصیلات مہیا کی جا سکتی ہیں ۔

علاج

میرے خیال میں یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ ہائی بلڈ پریشر طب قدیم کی رو سے امتلاء دموی ہے ۔ اس کے علاج کے متعلق اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ عام حالات میں وہ ہی تدابیر عمل میں لائی جائیں جن کا طب قدیم غلبہ خون کی حالت میں مشورہ دیتی ہے ۔ مثلاً کسی مناسب عرق کی فصد تلیین طبیعت تقلیل غذا ، اور تطفیہ حرارت وغیرہ اور اگر اس کے نتیجہ میں کوئی خاص مرض پیدا ہو چکا ہو ۔ تو اس کے اصول علاج کے مطابق علاج کریں ۔ انشاء اللہ مفید اور موثر پائیں گے ۔

اسہال دموی ، خونی دست

اسباب مرض معدے کا زخم یا آنتوں کی سوزش یا ان کے زخم یا سرطان یا مرض بواسیر یا کمی خون ، مرض سکر بوط وغیرہ سے پاخانہ میں خون آنے لگتا ہے ۔ بعض عورتوں کو کبھی ماہواری ایام کے بند ہو جانے سے بھی خونی دست آنے لگتے ہیں ۔

نوٹ : جگر کی وجہ جو اسہال آتے ہیں ، انہیں قیام کبدی کہتے ہیں اور جگر کے خونی دستوں کو ذوسنطار یا کبدی کہتے ہیں ۔

نوٹ ضروری : مرض سکر بوط یا لثہ دا یہ یعنی ماخورہ دگوشت خوردہ اس مرض میں مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے اور اس کے مسوڑھے پلپلے ہو جاتے ہیں اور جسم کے مختلف مقامات سے جریان خون کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے ۔

امتلاء کی وجہ سے فضا قلب و دماغ کی طرف گر پڑتا ہے جس کا سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ گوشت عروق پر دباؤ ڈالتا ہے۔ اس لئے خون عروق سے نکل کر اعضاء مذکورہ کی طرف بہہ نکلتا ہے یا اس کا سبب حرکت ہوتی ہے جو خون میں تخلخل پیدا کر کے اس کے حجم میں زیادتی پیدا کر دیتی ہے اور عروق میں پہلے سے امتلاء ہوتا ہی ہے۔ اس لئے خون ان تجویفوں میں آ گرتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی بڑی رگ اپنی صلابت اور سختی کی وجہ سے پھٹ نہ سکے (خون کا) یہ انصباب بہت جلد ہلاک کر ڈالتا ہے۔ قلب پر گرنے کی صورت میں تو اسلئے ہلاک کرتا ہے کہ روح اور حرارتِ عزیزی دونوں گھٹ جاتی ہیں۔ لہذا غشی اور موت واقع ہو جاتی ہے اور دماغ کی طرف گرنے کی صورت میں اسلئے مہلک ہے کہ اس سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس قطعہ عبارت میں ہائی بلڈ پریشر اور عظم شریانی وقلبی کے اسباب وعوارض تو بالوضاحت بیان کئے ہی گئے ہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ لیکن اذا کان جرم العروق وخصا سخیفاً سے شرائین کے شحمی فساد یعنی —— FATTY DEGENERATION کا اور اذا کان جرم العروق صلباً متلززاً سے شرائین کے تصلب یعنی ARTERIES SCLEROSIS کا جس صراحت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے وہ خاص طور پر قابل ملاحظہ ہے۔

طب قدیم کے نقطہ نظر کے مطابق امتلاء دموی کی ماہیت اس کے اسباب وعلامات اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امراض کے متعلق مذکورہ بالا مفصل معلومات ملاحظہ فرما لینے کے بعد امید ہے کہ یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی ہوگی کہ ہائی بلڈ پریشر کوئی غیر مدون مرض نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ امتلاء دموی کے نام سے طب قدیم میں ہزاروں سال سے مدون اور مذکور ہے اور اس شرح وبسط کے ساتھ مذکور ہے کہ کوئی معمولی سے معمولی جزئیہ بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ البتہ دونوں طبوں میں اسکی تعبیر وتشریح اور اس کے ذکر کئے جانے کے محل ومقام میں بے شک اختلاف ہے جس کا سبب دونوں کے اصول ونظریات اور انداز تحقیق وتجسس کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔

میرے نزدیک یہ صورتِ حال صرف ہائی بلڈ پریشر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ بلکہ با استثنا چندان تمام امراض کا یہی حال ہے جن کو آج کل عموماً غیر مدون سمجھا جاتا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ جدید معلومات کے ساتھ اپنے فن کا مکمل اور عمیق مطالعہ کیا جائے۔ اس کے بعد ایسے ہر مرض کے متعلق طب قدیم کی کتابوں سے پوری تفصیلات مہیا کی جا سکتی ہیں۔

علاج

میرے خیال میں یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ ہائی بلڈ پریشر طب قدیم کی رو سے امتلاء دموی ہے۔ اس کے علاج کے متعلق اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ عام حالات میں وہی تدابیر عمل میں لائی جائیں جن کا طب قدیم غلبہ خون کی حالت میں مشورہ دیتی ہے۔ مثلاً کسی مناسب عرق کی فصد تلیین طبیعت تقلیل غذا، اور تلطیف حرارت وغیرہ اور اگر اس کے نتیجہ میں کوئی خاص مرض پیدا ہو چکا ہو۔ تو اس کے اصول علاج کے مطابق علاج کریں۔ انشاء اللہ مفید اور موثر پائیں گے۔

اسہال دموی، خونی دست

اسباب مرض معدے کا زخم یا آنتوں کی سوزش یا ان کے زخم یا سرطان یا مرض بواسیر یا کمی خون۔ مرض سکر لوبلا وغیرہ سے پاخانہ میں خون آنے لگتا ہے بعض عورتوں کو کبھی ماہواری ایام کے بند ہو جانے سے بھی خونی دست آنے لگتے ہیں۔

نوٹ ① : جگر کی وجہ جو اسہال آتے ہیں۔ انہیں قیام کبدی کہتے ہیں اور جگر کے خونی دستوں کو ذوسنطار یا کبدی کہتے ہیں۔

نوٹ ② ضروری : مرض سکر لوبلا یا لثہ دامیہ یعنی ماسخورہ (گوشت خورہ) اس مرض میں مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے اور اس کے مسوڑھے پلپلے ہو جاتے ہیں اور جسم کے مختلف مقامات سے جریان خون کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے۔

اس مرض کا اصل سبب حیاتین ج (وٹامن سی) کی کمی ہوتی ہے۔ مسوڑھے پھولے ہوئے اور پلپلے اور ان سے خون آنے لگتا ہے دانت ہلتے ہیں۔ ذرا سی چوٹ لگنے سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ کبھی ناک منہ یا مقعد سے خود بخود جریان خون ہو جاتا ہے۔ مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ آخر کار مریض بخار یا اسہال یا مرض استسقاء میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

علامات مرض پاخانہ سیاہ رنگ کا خون آمیز ہوتا ہے اور کبھی خالص خون کے دست آتے ہیں اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج اصل سبب مرض کو رفع کریں ابتداء میں رُب انار یا رُب بہی یا شربت انجبار یا شربت حب الآس۔ وغیرہ دینا مفید ہوتا ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو قرص طباشیر قابض یا قرص کہربا۔ یا قرص گل بمقدار ۲ ماشہ ہمراہ شربت حب الآس یا شربت انجبار یا شربت خشخاش وغیرہ دیں۔ سفوف مقلیاثا۔ یا سفوف طین یا سفوف طباشیر مفید ہے۔ یا یہ نسخہ دیں جو مفید اور مجرب ہے۔

کتھ سفید باریک شدہ ۶ ماشہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ اسپغول مسلم ۱ تولہ چینی سفید ۱ تولہ اس میں سے ۱-۲ ماشہ کی پڑیہ ہمراہ دہی استعمال کریں۔

غذا زود ہضم اور ہلکی غذا دیں چنانچہ ساگودانہ۔ گیہوں کا دلیہ۔ مونگ کی نرم کھچڑی اراروٹ۔ خیارین کی کھیر۔ یخنی چوزہ مرغ۔ بکری کا شوربا۔ آب سیب۔ آب بہی۔ آب سنگترہ۔ دودھ۔ سوڈا۔ آش جو۔ انڈے کی سفیدی وغیرہ استعمال کرائیں۔

پرہیز بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں۔ آلو۔ اروی۔ کچالو۔ ماش کی دال۔ چنے کی دال۔ گوبھی۔ بھنڈی وغیرہ سے پرہیز کریں تیز اور خراش دار اغذیہ گرم مصالحہ۔ سُرخ مرچ۔ پیاز۔ لہسن وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ گڑ۔ تیل اور کھٹائی سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

اسہال معوی

نوٹ : اطبائے قدیم نے اسہال کا معدہ ، جگر، اور آنتوں ۔ تینوں اعضاء کے امراض میں ذکر کیا ہے ۔ چنانچہ اسہال معدی ۔ اسہال کبدی ۔ اسہال معوی کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے ۔ جگر کے اسہال کو قیام کبدی کہتے ہیں ۔ اور اگر جگر کی وجہ سے خونی دست آتے ہوں تو ان کو ذوسنطار یا کبدی کہتے ہیں اور اگر معدہ اور آنتوں میں غذا ہضم نہ ہو اور پتلے دستوں کی شکل میں خارج ہو تو اسے ذرب کے نام سے موسوم کرتے ہیں ، اور اگر ہضم ناقص ہو یا غذا فاسد ہو جائے اور تین چار بار خارج ہو تو اسے خلفہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں کبھی معدہ اور آنتوں میں پھنسیاں وغیرہ پیدا ہو کر غذا بغیر ہضم کے یا بہت قلیل ہضم کے بعد خارج ہو جاتی ہے اسے زلق المعدہ یا زلق الامعاء کہتے ہیں ۔

جب صرف اسہال کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد اسہال معوی ہوتا ہے ۔ چنانچہ اب اسہال معوی کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

کیفیت و ماہیت مرض غذا ، معدے میں سے ہو کر آنتوں میں جاتی ہے اور یہاں اس کے زیادہ دیر ٹھہرنے رہنے کی وجہ سے اسکی مائیت جذب ہو جاتی ہے جب کبھی چھوٹی آنتوں کے فعل یا ساخت میں خرابی کی وجہ سے حرکت دودیہ بہت بڑھ جاتی ہے اس کے ساتھ ہی جب آنتوں کی غشاء مخاطی کا ترشح بڑھ جاتا ہے تو اسہال زیادہ تر پتلے ہو جاتے ہیں ۔

اسباب مرض ثقیل یا باسی یا زیادہ مصالحہ دار غذاؤں یا کثرت سے گوشت اور پکے ہوئے میووں کا کھانا یا کچے پھلوں کا بکثرت استعمال سے یا انتڑیوں کے ورم یا خراش یا زخم یا سدہ یا کرم پیدا ہو جانے یا بار بار مسہلوں کے لینے سے اور کبھی نزلہ زکام کی حالت میں علاج کی بے ترتیبی سے یا ضعف جگر کی وجہ سے رطوبات معدہ اور آنتوں پر گر کے غذا کو فاسد کر دیتی ہیں اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں اور کبھی ضعف جگر کی وجہ سے غذا ، پوری طرح ہضم نہیں ہوتی اور فاسد

ہوجاتی ہے اور اس قابل نہیں رہتی کہ بدن اس سے غذا لے کر فائدہ حاصل کر سکے یہ غذا لوٹ کر آنتوں کی طرف آتی ہے اور دست شروع ہوجاتے ہیں۔ یا معدہ ضعیف ہو کر رطوبات زیادہ پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے دست آتے ہیں کبھی خود آنتوں میں بلغمی لیسدار رطوبات اکٹھی ہوجاتی ہیں۔ جب غذا معدہ سے آنتوں میں آتی ہے تو پھسل جاتی ہے اور دست آتے ہیں کبھی جگر میں حرارت بڑھ کر صفراوی دست آتے ہیں بعض دفعہ دستوں کی راہ خون خارج ہوا کرتا ہے کبھی چھوٹے بچوں میں دانت نکالنے کی وجہ سے دست آتے ہیں۔ یہ مرض موسم گرما، خزاں اور برسات میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض جب غذا کے فاسد ہونے اور غذا کی کثرت استعمال سے دست آئیں تو ایسی حالت میں پیٹ میں مروڑ، قراقر اور درد اور نفخ ہوتا ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے ترش ڈکاریں آتی ہیں کبھی سردی لگتی ہے بار بار پتلے پتلے زردی مائل جھاگ دار یا مٹیالے رنگ کے دست آتے ہیں۔ نزلہ زکام کی وجہ سے ہوں تو نزلہ زکام کی علامات موجود ہوں گی زیادہ سونے خصوصاً دن میں سونے کے بعد زیادہ دست آئیں گے پانچ چار دست آنے کے بعد کچھ دیر تک دست بند رہیں گے دستوں میں کسی قدر جھاگ برآمد ہوں گے۔ جب رطوبات بلغمیہ کی زیادتی سے اور معدہ کے ضعف کی وجہ سے ہوں تو ایسی حالت میں دست دن کو زیادہ اور رات کو کم آئیں گے۔ دستوں کا قوام زیادہ یکساں نہ ہوگا بلکہ کچھ غلیظ اور کچھ رقیق حصہ ملا ہوا خارج ہوگا۔ غذا غیر منہضم خارج ہوگی۔ کھٹی ڈکاریں آئیں گی جب ضعف جگر کی علامات پائی جائیں گی معدہ کی حالت درست ہوگی۔ دستوں کا قوام بالکل یکساں ہوگا دست پتلے پتلے زرد رنگ کے یا سرخ رنگ کے گوشت کے دھودن جیسے آئیں گے اور رات کو زیادہ دست آئیں گے۔ جب غذا جگر میں پہنچے گی تو کچھ دیر تک متواتر دست آئیں گے اور پھر کچھ دیر کے لئے رک جائیں گے پیشاب کم آئے گا۔ جب آنتوں میں بلغمی رطوبات اکٹھی ہوجانے کی وجہ سے ہوں تو دستوں کے ساتھ بلغمی رطوبت یعنی آؤں خارج ہوگی۔ آنتوں میں درد اور مروڑ کی شکایت ہوتی ہوگی دست کھانا کھانے کے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے بعد شروع ہوں گے دن کو بہ نسبت رات کے زیادہ آئیں گے۔ پیشاب

کی حالت دُرست ہو گی حرارت جگر کی وجہ سے جب صفراوی دست آتے ہیں تو اسمیں سوزش اور جلن ہوتی ہے جگر کے مقام پر ہاتھ رکھنے سے گرم معلوم ہوتا ہے۔ مریض کو پیاس کی شدت ہوتی ہے اور کرب و بے چینی زیادہ ہوتی ہے۔ مریض نہایت لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اگر بواسیر کی وجہ سے خون کے دست آئیں تو بواسیر کے مسوں کا موجود ہونا اور دیگر علامات بواسیر موجود ہونگی۔ چھوٹے بچوں کو دانت نکالنے کے زمانے میں سبز یا زرد رنگ کے پھٹے پھٹے دست آتے ہیں اور اس کے ساتھ پیاس ہوتی ہے۔

علاج مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں شروع میں مریض کو غذا نہ دیں۔ اگر کوئی خراش دار مادہ یعنی غیر منہضم یا فاسد غذا پیٹ میں موجود ہو تو پہلے کوئی خفیف مسہل دے کر پیٹ کو صاف کریں اس کے بعد دست بند کرنے کی کوشش کریں اس مقصد کے لئے روغن بیدانجیر ۲ تولہ پاؤ بھر دودھ کے ہمراہ پلائیں۔ تاکہ خراش دار مادہ نکل جائے اس کے بعد شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ شیرہ دانہ الائچی ۲ ماشہ پانی میں پیس کر مصری ۲ تولہ ملاکر چند یوم پلائیں اور جوارش مصطگی ۷ ماشہ۔ جوارش عود شیریں ۷ ماشہ اس نسخہ کے ہمراہ صبح و شام پلائیں۔ اگر صفراء کی علامات پائی جائیں تو صفراء کا منضج پلاکر باقاعدہ مسہل دیں۔ اگر جگر کی خرابی سے دست آرہے ہوں تو ان کو بند کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں کیونکہ اس میں استسقاء و دیگر سخت امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور صبح کو صندل سفید ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں پیس کر چھان کر شربت خشخاس ۲ تولہ یا سکنجبین ۲ تولہ یا شربت انار ۲ تولہ ملاکر پلائیں اور شام آب انار ۵ تولہ شربت خشخاس ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔ اگر زیادہ عرصہ تک دست آنے کی وجہ سے مریض کمزور ہو جائے تو زہر مہرہ ایک ماشہ بنسلوچن ایک ماشہ باریک پیس کر جوارش انارین ۷ ماشہ میں ملاکر مریض کو کھلایا کریں اوپر سے بادیان ۵ ماشہ۔ زرشک ۵ ماشہ خرفہ سیاہ ۳ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں پیس کر شربت انگور شیریں ملاکر پلائیں۔ اگر اسہال غلبہ حرارت سے آئیں تو کشنیز بریاں کرکے ایک تولہ مریض کو کھلائیں اگر اسہال غلبہ برودت سے ہوں تو سنبل الطیب ۴ ماشہ باریک پیس کر ٹھنڈے پانی سے کھلائیں۔ نیز اجوائن۔ اجمود۔ زیرہ سیاہ زیرہ سفید۔ پیلامول۔ زنجبیل۔ دار فلفل۔ انگوزہ بریاں۔ نمک سونچر ہموزن باریک پیس کر

سفوف تیار کریں ۴ ماشہ کی مقدار میں گائے کی دہی کے ساتھ دیں۔

خراش دار دستوں میں یہ نسخہ جات مفید ہیں۔

۱۔ موچرس۔ مائیں۔ گل دھاوا۔ بل کتھ۔ کوکنار۔ رال خشک ہر ایک ایک حصہ مصطگی دو حصہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ۵ رتی کی مقدار میں صبح و شام پانی کے ساتھ دیں

۲۔ ہلیلہ سیاہ۔ بادیان۔ زنجبیل۔ پوست خشخاش۔ ہر ایک ٦ ماشہ۔ ہر دوا۔ گھی میں بھونی ہوئی لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، ۵ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام شربت خشخاش ۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔

۳۔ ہلیلہ سیاہ بریاں۔ گوندکیکر بریاں۔ دانہ مویز بریاں۔ بل گری۔ مائیں خورد۔ اجوائن گلنار۔ زرنباد۔ آملہ خشک۔ افیون سب دواؤں کو ہموزن لے کر کوٹ چھان کر پانی کے ہمراہ گولیاں نخودی تیار کریں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو دیں۔

صفراوی دستوں میں یہ نسخے مفید ہیں۔

۱۔ کتھ سفید۔ مائیں خورد۔ پوست۔ ہلیلہ زرد۔ افیون ہر ایک ۳ ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک ایک گولی صبح ایک گولی شام پانی سے دیں۔

۲۔ جوارش زرشک بھی مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

زرشک ۲ تولہ۔ تخم خرفہ بریاں ۳ تولہ۔ حب الآس ۳ تولہ طباشیر عمدہ ۳ تولہ۔ سماق ۴ تولہ گل سرخ ۳ تولہ کشنیز بریاں ۳ تولہ۔ زہر مہرہ گلاب میں گھسا ہوا۔ رب بہی۔ شربت انار قند سفید۔ ان تینوں میں سے ہر ایک ۲ تولہ تمام دواؤں کے برابر لے کر قوام کریں اور جوارش تیار کریں مقدار خوراک ۵ ماشہ ہمراہ عرق گلاب استعمال کرائیں۔

اگر سحج کا خوف ہو اور دست مڑوڑ کے ساتھ آئیں تو لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ بلگری ۳ ماشہ۔ شیرہ مڑوڑ پھلی ۳ ماشہ پانی میں لعاب اور شیرہ نکال کر رب بہی ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر برودت معدہ اور رطوبت کے غلبہ سے دست آئیں تو ایسی حالت میں صبح کو مصطگی ۱ ماشہ دانہ الائچی خورد ۱ ماشہ۔ پودینہ خشک ایک ماشہ۔ پوست سنگدانہ مرغ ایک ماشہ

سب کو باریک پیس کر گلقند ۲ تولہ میں ملاکر اوّل کھلائیں اوپر سے بادیان ۵ ماشہ۔ زیرہ سیاہ ۳ ماشہ۔ انیسون ۳ ماشہ۔ عرق پودینہ ۶ تولہ عرق الائچی ۶ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر رب بہی شیریں ۲ تولہ اسمیں حل کرکے پلائیں۔ اور شام کو عود خام ۶ ماشہ زیرہ سیاہ ۶ ماشہ دونوں کو سرکہ میں پیس کر دو دن تک بھگو دیں بعدہٗ خشک کرکے بھون لیں پھر ناخواہ ۶ ماشہ کردیا۔ زنجبیل بریاں۔ الائچی خورد۔ تخم مویز منقی ہر ایک ۶ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں اور ۶ ماشہ اس سفوف میں سفوف الاملاح ۴ رتی ملاکر اول پھنکاکر اُوپر سے عرق بادیان ۱۲ تولہ رب بہی ۲ تولہ ملاکر پلا دیں۔

نسخہ سفوف الاملاح کھار بھنگ ۲ تولہ۔ کھار نکھکنی ۲ تولہ کھار پودینہ ۲ تولہ۔ کھار مولی ۲ تولہ۔ کھار برگ کٹائی ۲ تولہ۔

ست اجوائن ولایتی ۱ تولہ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ مقدار خوراک ۴ رتی ہمراہ جوارش کمونی افعال و منافع مشتہی اور ہاضم ہے۔ قبض اور ضعف معدہ کی شکایت کو رفع کرتا ہے (کھار سے مراد نمک ہے یعنی ادویہ کو جلاکر راکھ بنائیں اور پھر پانی میں بھگو رکھیں دو تین دن کے بعد پانی نتھار کر آگ پر خشک کریں۔ اور نمک حاصل کریں) (صدیقی)

اگر لیس دار رطوبت (بلغم) کے اجتماع سے دست آرہے ہوں تو ایسی حالت میں باقاعدہ بلغم کا منضج دےکر مسہل دیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو بند کریں۔ ورنہ خود بخود دست بند ہوجائیں گے۔

عصبی دستوں میں یہ نسخہ جات مفید ہیں۔ عصبی دستوں کو خلفہ کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

۱۔ گندھک آملہ سار۔ سیماب۔ زنجبیل۔ زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ فلفل سیاہ۔ ہر ایک ۵ ماشہ برگ بھنگ بریاں سوا تولہ ہینگ۔ نمک سیاہ۔ نمک لاہوری۔ ہر ایک ڈھائی ماشہ۔ اول گندھک و پارہ کو ملاکر خوب کھرل کریں کہ سیاہ ہوجائے بعدہٗ باقی ادویہ کوٹ چھان کر آمیز کریں مقدار خوراک ایک ماشہ۔

۲۔ برگ بھنگ بریاں ۴ ماشہ دار فلفل۔ زنجبیل ہر ایک ساڑھے چار ماشہ کوکنار بریاں ساڑھے دس ماشہ انار دانہ بریاں۔ مصطگی رومی۔ کشنیز خشک بریاں ہر ایک چھ ماشہ گوندکیکر بریاں ۱½ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ساڑھے تین ماشہ

چھوٹے بچوں کو دانت نکالنے کے زمانہ میں جو دست آتے ہیں اس کے لئے شیرہ بادیان ۲ ماشہ، شیرہ حب الآس ایک ماشہ، شیرہ الائچی خورد ایک ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر رب بہی شیریں ا تولہ ملا کر صبح شام پلانا مفید ہوتا ہے۔ پیاس کی شکایت میں زہر مہرہ، بنسلوچن ہر ایک ۲ رتی عرق بید مشک میں گھس کر اسی نسخہ کے ہمراہ دیں۔

اسہال عصبی و معدی میں۔ انوشدارو سادہ ۵ ماشہ یا لولوی۔ ورق نقرہ لپیٹ کر اول ا۔ کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ شیرہ حب الآس ۵ ماشہ۔ شیرہ دانہ الائچی کلاں ۲ ماشہ پانی میں نکال کر شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

۲۔ شام کو زہر مہرہ۔ طباشیر۔ انار دانہ۔ پوست بیرون پستہ۔ زر شک۔ منقی ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر جوارش آملہ کلاں ۵ ماشہ میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے شیرہ حب الآس ۳ ماشہ شیرہ بیلگری ۳ ماشہ پانی میں نکال کر رب بہی شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ (نکتہ: اسہال کبدی میں اس نسخہ کے ساتھ شیرہ زیرہ سیاہ ۳ ماشہ کا اضافہ کیا جاتا ہے)

پرھیز نزلہ زکام کی وجہ سے ہو تو کھانا کھانے کے بعد فوراً سونا خصوصاً دن کو سونا مضر ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے اور نہانے سے اور ٹھنڈی بادی ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں، برف۔ آلو۔ اروی۔ کچالو۔ بھنڈی۔ ماش کی دال وغیرہ استعمال میں نہ لائیں رطوبات بلغمیہ کی زیادتی سے ہو تب بھی انہی چیزوں سے پرہیز کریں صفراوی دستوں میں اور حرارت کی زیادتی میں زیادہ گرم اور مصالحہ دار چیزیں نہ کھلائیں، ضعف جگر میں لہسن، پیاز، میدہ اور تنور کی پکی ہوئی روٹی گوشت مچھلی وغیرہ کا استعمال مضر ہے۔ بچوں کو دانت نکالنے میں جو دست آتے ہیں ایسے بچوں کو گرم چیزیں اور گڑ تیل کی پکی ہوئی چیزوں سے دودھ پلانے والی کو پرہیز کرائیں اور ثقیل و بادی چیزیں نہ کھانے دیں۔

غذا: اول ہلکی زود ہضم غذائیں مثلاً ساگودانہ خیارین کی کھیر، گیہوں کا پتلا دلیہ کھلائیں افاقہ ہونے پر رفتہ رفتہ مونگ کی نرم کھچڑی کھلائیں یا آلے میں نمک اور سوڈا میٹھا ملا کر پتلی چپاتیاں پکا کر بکری کے گوشت کے شوربا میں جو کم مرچ کا پکایا گیا ہو چور کر کھلائیں۔ جوں جوں مرض کم ہوتا جائے۔ رفتہ رفتہ حسب ضرورت غذائیں

تبدیلی کرتے جائیں۔ آبِ سیب۔ آبِ بہی۔ آبِ سنگترہ۔ دودھ۔ سوڈا۔ آش جو۔ انڈے کی سفیدی وغیرہ مفید ہیں۔

اسہال کبدی

جگر کے اسہال یا قیام کبدی

اسہال کو قیام اس لئے کہتے ہیں کہ مریض کو اسہال میں ابتداءً کھڑا ہونا ضروری ہوتا ہے چنانچہ اس مرض کا نام لازم پر رکھا گیا ہے۔

اسہال کبدی کے اسباب

۱۔ گاہے اسہال کبدی میں پیپ خارج ہوتی ہے جس کا سبب جگر کا پھوڑا ہوتا ہے جو پھٹ جاتا ہے۔

۲۔ گاہے گوشت کے دھوون جیسے (یعنی غسالی) دست آتے ہیں۔

۳۔ گاہے خونی دست آتے ہیں۔ جس کو **ذوسنطاریا کبدی** کہتے ہیں ــــــ یونانی میں ذوسنطاریا کے معنی ہیں آنتوں کے زخم۔ علماء اور حکماء اطباء اس لفظ کو انہی معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس لفظ کو مطلق اسہال دموی یعنی خونی دست پر استعمال کرتے ہیں۔ پیچش کی وجہ سے جو خونی دست آتے ہیں انہیں ذوسنطاریا نہیں کہتے۔

ذوسنطاریا کبدی کے اسباب

۱۔ وہ خونی امتلاء ہوتا ہے جو عادی جریان خون بند ہونے سے پیدا ہوتا ہے جیسے نکسیر، حیض، بواسیر کا خون بند ہونے سے امتلاء دموی ہو جاتا ہے۔ اور جب جگر اس خون کو آنتوں کی طرف دفع کر دیتا ہے۔ یا

۲۔ اس امتلاء کی وجہ سے ہاتھ پیر جیسے بڑے اعضاء کا کٹ جانا ہوتا ہے کیونکہ طبیعت عادت کے مطابق خون پیدا کر کے تمام اعضاء میں بھیجتی ہے مگر اس کو بعض اعضاء

کے کم ہو جانے کا علم نہیں ہوتا لہذا کٹے ہوئے عضو کی طرف آیا ہوا خون قریب کے عضو میں چلا جاتا ہے اور یہاں پر وہ بار ہوتا ہے اور قریب والے عضو میں چلا جاتا ہے وہاں سے اس کے قریب والے عضو میں لوٹ کر جگر میں آجاتا ہے اور جگر اس خون کو اپنے اوپر بوجھ سمجھ کر آنتوں کی طرف دفع کر دیتا ہے۔

۳۔ گاہے قیام کبدی کا سبب جگر کا تفرق الاتصال یعنی شگاف ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات جگر کے ورم حار کے پھٹنے یا کثرت امتلا خون یا چوٹ وصدمہ وغیرہ سے پیدا ہو جاتا ہے جس سے خون اعضاء کی طرف تقسیم نہیں ہوتا اور باب الکبد میں آکر وہاں سے امعاء میں گر جاتا ہے۔

۴۔ گاہے اسہال کبدی میں صفراء خارج ہوتا ہے۔
جس کا سبب یہ ہے کہ جگر میں صفراء زیادہ موجود ہوتا ہے اور اسکی قوت دافعہ قوی ہوتی ہے جو اسے خارج کر دیتی ہے۔

۵۔ گاہے اسہال کبدی میں صدید (زرد آب) خارج ہوتی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ جگر میں خون جل گیا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب جگر میں احتراق پیدا ہو تو جوہر مائی جوہر خشک ارضی سے الگ ہو کر امعاء کی طرف مندفع ہوتا ہے اسی کو صدید کہتے ہیں۔

۶۔ گاہے اسہال کبدی میں گدلی گاڑھی اور تلچھٹ جیسے رنگ و قوام کی چیز خارج ہوتی ہے۔ ایسے دستوں کا سبب پھوڑا ہوتا ہے۔

قیام کبدی کی مخصوص علامات

۱۔ آنتوں میں خراش نہ ہوگی یعنی درد نہیں ہوگا۔
۲۔ پاخانے میں خون ملا ہوا خارج نہیں ہوگا۔
۳۔ بدبو سخت ہوتی ہے۔
۴۔ خون زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔

نوٹ ①: اسہال کبدی میں خون جگر سے آتا ہے لہذا اس قسم کے دستوں کو اسوقت تک بند نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ مریض کمزوری محسوس نہ کرے ورنہ ممکن

ہے کہ خون کا دباؤ دل اور دماغ کی طرف بڑھ جائے گا اور مریض ہلاک ہو جائے گا۔ اس مرض کے علاج میں طبیب کو کافی غور و خوض کرنا چاہیے تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو کیونکہ اکثر اوقات مریض کو ذوسنطاریا کبدی یعنی جگر کے خونی دست ہوتے ہیں اور طبیب ان کو اسہال معوی سمجھ کر علاج شروع کر دیتا ہے جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

ہمارے زمانے کے طبیبوں کو تو اس امر کی ضرورت ہی نہیں کہ وہ ماہیت الامراض علامات امراض اور اسباب امراض معلوم کریں یا آپس میں متشابہ امراض کے درمیان فرق کرنے کی تکلیف گوارا کریں کیونکہ یہ تمام چیزیں ان کے نزدیک فضول اور لایعنی ہیں۔ ان تمام باتوں سے علیحدہ اور مستغنی ہیں۔ ایسے لوگ جالینوس کی بددعا کے مستحق ہیں۔

جالینوس کی بَددُعا

یہ ہے کہ الٰہ العالمین ان لوگوں کو ہلاک کر کے قبروں کی تعداد میں اضافہ کر۔

جالینوس کہتا ہے کہ میں ایسی قوم کو جانتا ہوں جس کے اکثر افراد اس مرض میں مبتلا ہو کر اس وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ اطباء نے اپنی نادانی سے ذوسنطاریا کبدی اور اسہال معوی میں فرق نہیں کیا۔ چنانچہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں کے درمیان فرق بیان کریں۔

اسہال کبدی اور اسہال معوی میں فرق :

۱۔ اسہال کبدی میں درد شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ لیکن اسہال معوی میں آنتوں کے اندر پھوڑوں کی موجودگی سے شدید درد ہوتا ہے۔

۲۔ اسہال کبدی میں خون دوروں کے ساتھ آتا ہے۔ اور دو تین دن خارج ہونے کے بعد بند ہو جاتا ہے پھر جمع ہوتا ہے تو دوبارہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ بخلاف ازیں اسہال معوی میں خون بغیر وقفہ کے مسلسل خارج ہوتا رہتا ہے۔

۳۔ اسہال کبدی میں مریض بہت جلد دُبلا ہو جاتا ہے۔ برخلاف اسہال معوی کے کہ اس میں انسان جلد دُبلا نہیں ہوتا۔

۴۔ اسہال کبدی میں اول سے آخر تک خالص خون یا غسالی خون خارج ہوتا ہے۔ اس میں آنتوں کی رطوبت شریک نہیں ہوتی ہاں اگر اسہال زیادہ آئیں تو آنتوں کی سطح جھل کر دستوں میں معوی رطوبات شریک ہونے لگتی ہیں۔ برخلاف ازیں اسہال معوی میں شروع میں صفراء خارج ہوتا ہے پھر آؤں اور پھر خون پھر جھلی کے ٹکڑے پھر قیح یعنی کچلہٗ خارج ہوتا ہے۔

۵۔ اسہال کبدی میں جگر کی حرارت و رطوبت کے اعتبار سے سخت بدبو ہوتی ہے برخلاف اسہال معوی کے کہ اسمیں آنتوں کی برودت و خشکی کی وجہ سے بدبو سخت نہیں ہوتی۔

علاج اگر اسہال کبدی جگر میں تفرق الاتصال پیدا ہونے سے آئیں تو قابض چیزیں اور زخموں کو بھرنے والی ٹکیوں سے علاج کریں جو نشاستہ، طباشیر عصارہ لحیۃ التیس (ریش برگد) دم الاخوین، گل ارمنی، گلنار سے آب بارتنگ کے ساتھ بنائی گئی ہوں۔

جگر کے صفراوی و زرد آبی اور وہ اسہال اور وہ اسہال جو تلچھٹ کے مانند ہوتے ہیں، ان کی علامات یہ ہیں کہ درد مروڑ یعنی خراش امعاء کی علامتیں موجود نہیں ہوتیں۔ یہ دونوں علامتیں شروع ہوتی ہیں لیکن بعد میں جب تیز اخلاط آنتوں پر زیادتی کے ساتھ گرتے ہیں تو لامحالہ خراش پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے درد مروڑ ہونے لگتا ہے۔ اسہال بار بار مسلسل نہیں آتے اور نہ پاخانے میں صفراوی خلط خارج ہوتی ہے۔ برخلاف ازیں جگر سے خارج ہونے والی خلط کہ وہ پاخانے کے بعد خارج ہوتی ہے۔ جب اسہال جگر کی وجہ سے ہوتے ہیں تو دست آنے کے بعد مریض کو آرام و سکون معلوم ہوتا ہے۔ اور جب مریض غذا کھالیتا ہے تو ہضم کے آخر تک دست بند رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں اخلاط ردیہ کو قطعی طور پر نہیں روکنا چاہئے۔ اور نہ ہی اس مقصد کے لئے قابض ادویہ استعمال کرائی جائیں۔ ورنہ مریض ہلاک ہو جائے گا۔ لہذا مزاج کو معتدل کیا جائے اور موجودہ خلط کی حدت کو معتدل کیا جائے۔ آش جو اور ایسے شربتوں کے ذریعہ جن میں حرارت بجھانے کی شان ہو۔ لیکن ان میں قبض زیادہ نہ ہو جیسے شربت خشخاش، شربت عناب اور شربت انار شیریں وغیرہ۔

اگر آنتوں میں خراش پیدا ہو جائے تو لیسدار دواؤں کے ذریعہ علاج کریں مثلاً گوند، نشاستہ، اسپغول، تخم بارتنگ، تودری، گرم پانی میں بھگو کر اور روغن گل ملا کر استعمال کریں۔

سنگرہنی

یعنی اسہال مزمن یا پرانے دست

تعریف مرض یہ ایک قسم کے مزمن اسہال ہیں جو گرم ممالک میں ہوتے ہیں اس مرض میں انتڑیاں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی دیواریں پتلی پڑ جاتی ہیں اور ان پر کہیں کہیں سطحی قروح بھی بن جاتے ہیں۔

اسباب مرض جدید تحقیقات اسے وٹامن بی کی کمی قرار دیتی ہے اگرچہ کئی قسم کے جراثیم ان دستوں میں پائے جاتے ہیں لیکن اس مرض کے کوئی خاص قسم کے جراثیم تا حال دریافت نہیں ہوئے۔ اس قسم کے اسہال مزمن گرم ممالک خصوصاً ہندوستان، چین، جزائر شرق الہند و غرب الہند وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

علامات مرض اس مرض میں مریض کا منہ اور زبان سرخ اور دردناک ہوتے ہیں اور کبھی ان پر سطحی زخم یا چھالے چھوٹے چھوٹے بھی پائے جاتے ہیں۔ مریض کے منہ سے رال بہتی ہے کھانا اور نگلنا دشوار ہوتا ہے۔ دن میں صبح کے وقت تین چار متعفن جھاگ دار سفید یا مٹیالے رنگ کے دست آ جاتے ہیں۔ مریض روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے اور اس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے اور اگر مناسب اور صحیح علاج نہ کیا جائے تو مریض جانبر نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے اسہال کو قابضات سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔

علاج مریض کو بالکل آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں۔ شروع میں کسٹرائیل دے کر انتڑیوں کو صاف کر دیں اور پھر قبض نہ ہونے دیں اور کبھی قبض ہو جائے تو صرف ایک ڈرام کسٹرائیل دے کر اسکو رفع کر دیں۔ زیادہ مقدار میں بار بار کسٹرائیل نہ دیں اور کوئی تیز مسہل بھی ہرگز نہ دیں اس مرض میں جس قدر احتیاط غذا سے فائدہ ہوتا ہے اس قدر دوا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس مرض کے اکثر مریضوں کو صرف دودھ کی غذا دینے سے ہی شفاء کلی ہو جاتی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک دو ماہ تک مریض کو صرف دودھ ہی پلاتے رہیں پس تندرست گائے کا عمدہ تازہ دودھ لے کر اور اس کو جوش دے کر سرد کر کے اسمیں سے بمقدار دو اڑھائی چھٹانک ہر دو دو گھنٹے کے بعد دینا چاہیئے دودھ میں تھوڑی سی مصری یا چینی ملا کر اور قدرے سوڈا خوردنی ملا کر دیں۔ بعض مریضوں کو دودھ موافق نہیں آتا تو ایسے مریضوں کو بکری کے گوشت کے قیمہ کا رس بمقدار ایک ایک اونس دودھ یا شوربا میں ملا کر دینا مفید ہے۔ یہ نسخہ سفوف جو سنگرہنی میں نہایت مفید ہے

نسخہ بادیان۔ پودینہ خشک۔ مصطگی رومی۔ زنجبیل۔ دانہ الائچی خورد۔ پوست سنگدانہ مرغ۔ ہر ایک ایک ماشہ سب کو پیس کر چھان کر سفوف بنائیں خوراک ۳ ماشہ۔

مجرّب نسخہ لعاب ریشہ خطمی ۶ ماشہ۔ حب الآس ۳ ماشہ۔ ریشہ برگد ۲ ماشہ۔ عرق بادیان ۵ تولہ عرق سکو، تولہ میں پیس کر چھان کر شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔

نسخہ دیگر زنجبیل۔ زیرہ سفید چار چار تولہ جو کوب کر کے آرد گندم چالیس تولہ میں ملا کر روٹی پکائیں اور پختہ روٹی سے زیرہ سفید نکال کر باریک پیس لیں اور بقدر ۲ ماشہ دہی میں ملا کر مریض کو کھلائیں مفید و مجرّب ہے۔

دیگر خرمہرہ (کوڑی) کو مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کر کے آگ دیں جب خاکستر ہو جائیں تو ان کے ہموزن نمک سنگ پیس کر ملا لیں اور شہد ملا کر ہر روز چار ماشہ کھلائیں۔ غذا، دودھ چاول یا دودھ یا دہی چاول دیں۔

نسخہ دیگر کاکڑاسنگی۔ ناگرموتھا۔ مغز بیل۔ مغز پنبہ دانہ۔ اندر جو برابر وزن

کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک پانی کے ساتھ دیں۔

غذا زود ہضم اور ہلکی غذا دیں مثلاً ساگو دانہ، گیہوں کا دلیہ، مونگ نرم کھچڑی یخنی چوزہ مرغ، بکری کے گوشت کا شوربہ آٹے میں سوڈا میٹھا ڈال کر پکائی ہوئی روٹی، آب سیب، آب بہی، آب سنگترہ، دودھ سوڈا، آش جو، انڈے کی سفیدی وغیرہ۔

پرھیز : ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔

زحیر یعنی پیچش

(بطرز قدیم از کتاب حاذق)

کیفیت مرض یہ ایک شدید اور تکلیف دہ مرض ہے جس میں بڑی آنتوں میں سے قولون اور آخری آنت یعنی معائے مستقیم میں کسی تیز مادہ کے اجتماع یا انصباب سے اندرونی سطح پر ورم ہو جاتا ہے یا زخم ہو جاتے ہیں۔ جب ان آنتوں میں کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے تو طبیعت اسکو نہایت سختی اور شدت کے ساتھ دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

پیچش دو قسم کی ہوتی ہے ۱۔ صادق : جس میں صفراء یا بلغم مالح آخری آنت پر گر کر خراش پیدا کرتا ہے جس کے باعث آدمی کو بار بار پاخانہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے مگر پاخانہ جانے سے سوائے دو چار قطرے غلیظ بلغم کے جس کو آؤں کہتے ہیں اور کچھ نہیں نکلتا۔ ۲۔ دوسری کاذب : جس میں غلیظ اجزاء سدہ بن کر آنت کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں، اور طبیعت ان کے دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر یہ سدے اپنی چسپیدگی کی وجہ سے نہیں نکلتے اور تقریباً صادق کی سی حالت ہو جاتی ہے، مگر اسمیں درد اور سوزش کم ہوتی ہے۔ طبیب کو چاہیئے کہ جس وقت پیچش کا علاج کرے اول دونوں قسموں کی تشخیص اور امتیاز کرلے جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ رات کو تخم ریحان اور اسپغول کا لعاب یا اسپغول سالم

۱ تولہ یا چہار تخم چرب شدہ ۱ تولہ (ہر ایک کو روغن بادام سے چرب کریں) اور مریض کو بھنکا دیں۔ اگر صبح کو پاخانہ میں سالم نکل آئیں اور آرام نہ ہو تو زحیر صادق ہے اور اگر مذکورہ بیج خارج نہ ہوں تو زحیر کاذب ہے۔

اسباب باسی اور نمکین غذاؤں اور گوشت اور سڑی لسی مچھلی یا زیادہ انڈے کھانے سے یا کچا دودھ پینے یا سخت قبض کی شکایت ہونے یا بار بار تیز مسہل کے لینے یا خالص صفراء۔ یا صفراء اور بلغم مالح کے مل کر آنتوں پر گرنے سے یا کسی غلیظ لیسدار یا خشک سدہ کے ان آنتوں میں پڑ جانے سے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بچوں کو بہ نسبت جوانوں کے اور مردوں کی بہ نسبت عورتوں کے زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علامات پہلے مروڑ کے ساتھ چلے چلے آؤں سے دست آتے ہیں بھوک کم ہو جاتی ہے اور خفیف بخار ہوتا ہے۔ اس کے بعد بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے رفع حاجت کے وقت کونتھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ پیٹ میں شدید درد اور مروڑ ہوتی ہے پاخانہ کم مقدار میں خون آمیز آؤں ملا خارج ہوتا ہے کبھی کونتھنے سے کانچ بھی نکل آتی ہے جب مرض شدید ہو جائے تو دن رات میں دس بیس بلکہ تیس چالیس بار اور کبھی اس سے بھی زیادہ دفعہ پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے بخار بھی تیز ہو جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے جی متلاتا ہے اور کبھی قے بھی ہو جاتی ہے درد اور نفخ ہوتا ہے پیشاب بھی سوزش اور تکلیف سے آتا ہے۔
اگر صفراء کی زیادتی سے ہو تو پاخانہ کے بعد مقعد میں سوزش اور جلن معلوم ہوتی ہے۔ سدہ کی وجہ سے ہو تو بعض دفعہ پاخانہ میں خشک اجزاء یعنی سدے خارج ہوتے ہیں اور پاخانہ مینگنیوں کی طرح آتا ہے۔ بعض دفعہ پاخانہ کی راہ بہت سا خون خارج ہوتا ہے۔ اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج پہلے مذکورہ بالا ترکیب عمل میں لاکر تشخیص کریں کہ زحیر صادق ہے یا کاذب اگر زحیر کاذب ہے یعنی سدوں کی وجہ سے ہو تو ایسی صورت میں روغن بیدانجیر ۴ تولہ شیر گاؤ میں ملا کر مصری ۲ تولہ شامل کرکے پلائیں یا ریشہ خطمی ۶ ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو لعاب نکال کر مغز فلوس ۴ تولہ اسمیں ملا کر روغن بادام شیریں ایک تولہ اور گل قند ۲ تولہ یا ترنجبین ۲ تولہ شامل کرکے پلائیں جب دست آکر طبیعت صاف ہو جائے

تو دوسرے روز تبریدکا یہ نسخہ دیں۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ ایک عدد لپیٹ کر اول کھلائیں اوپر سے لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ عرق برنجاسف ۶ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۶ تولہ میں لعاب اور شیرہ میں نکال کر شربت گل بنفشہ ۲ تولہ ملا کر تخم ریحان مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اگر زحیر صادق ہو جو صفرا رخالص یا بلغم مالح اور صفرا کی آمیزش کی وجہ سے ہو تو بہدانہ ۳ ماشہ ریشہ خطمی ۴ ماشہ پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں اور بادیان ۵ ماشہ پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں اور لعاب و شیرہ ملا کر شربت بنفشہ ۲ تولہ شامل کر کے اسپغول مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر صبح و شام پلائیں یا گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ ریشہ خطمی ۵ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں اور صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ ۴ تولہ ملا کر اسپغول مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اور شام کو اوپر والا نسخہ پلائیں۔ اگر پاخانہ میں خون بھی آرہا ہو تو صبح کے نسخہ میں تخم کنوچہ ۵ ماشہ حب الآس ۵ ماشہ۔ بیخ انجبار ۳ ماشہ پانی میں پیس کر شیرہ نکال کر اضافہ کر کے دیں۔ اگر مڑوڑ کی زیادہ شکایت ہو تو مغز دنبہ بیلی ۵ ماشہ اضافہ کریں۔ اگر خون کثرت سے آرہا ہو تو سفوف طین ۵ ماشہ روغن گاؤ بقدر حاجت میں چرب کر کے کھلائیں اوپر سے لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ شیرہ بیخ انجبار ۳ ماشہ۔ شیرہ بیلگری ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں لعاب اور شیرہ نکال کر چہار تخم (تخم ریحان تخم بارتنگ۔ تخم کنوچہ۔ اسپغول) ایک تولہ چھڑک کر صبح و شام پلائیں۔

اگر پیچش کے ساتھ نزلہ اور کھانسی کی بھی شکایت ہو تو تخم خطمی ۷ ماشہ۔ تخم خبازی ۷ ماشہ۔ ریشہ خطمی ۷ ماشہ۔ اصل السوس ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر پیچش کے ساتھ ورم احشاء بھی ہو تو گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ عنب الثعلب خشک ۵ ماشہ ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ بیخ انجبار ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلا دیا کریں اور شام کو شیرہ عنب الثعلب ۳ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ عرق برنجاسف ۶ تولہ۔ عرق ماء اللحم۔ مکوہ کاسنی والا ۶ تولہ میں لعاب و شیرہ نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلا دیا کریں۔

جب پیچش کے ساتھ جگر اور احشاء کے ورم کی اصلاح منظور ہو تو :

آب کدو سبز مروق ۴ تولہ۔ آب کاسنی سبز مروق ۴ تولہ شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر اسبغول مسلم ۱ تولہ چھڑک کر پلائیں اور سوت ۶ ماشہ کدو خشک ۱ تولہ۔ مغز املتاس ایک تولہ۔ آب کدو سبز بقدر حاجت میں پیس کر روغن گل ایک تولہ اضافہ کرکے شکم پر نیم گرم ضماد کریں۔

پرہیز زیادہ غذا نہ کھلائیں۔ ترش اور شیریں اشیاء سے گرم چیزوں۔ سرخ مرچ گرم مصالحہ گوشت۔ بینگن میتھی وغیرہ سے گڑ۔ تیل۔ مچھلی۔ انڈہ بھنے ہوئے چنے اور خشک چیزوں سے اور آلو۔ اروی۔ بھنڈی وغیرہ ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔

غذا سوائے مونگ کی نرم کھچڑی کے یا خشکہ اور دہی کے حالت مرض میں دیگر کوئی غذا نہ دیں آرام آنے پر رفتہ رفتہ مونگ ارہر کی دال۔ شوربا۔ چپاتی۔ ٹھنڈی ترکاریاں کدو۔ پالک۔ تری۔ خرفہ۔ ککڑی کھیرا وغیرہ حسب عادت دیں۔

نوٹ: چونکہ یہ مرض آخری آنتوں میں ہوتا ہے جو نیچے سے قریب ہیں۔ اس لئے دوا پلانے کی بجائے پچکاری کے ذریعہ پہنچانی زیادہ مناسب ہے۔

زحیر یعنی پیچش ڈی سینٹری

بمطابق تحقیقات جدید

تعریف مرض پیچش یہ ایک متعدی مرض ہے اسمیں بڑی آنتوں یعنی قولون و معائے مستقیم میں ورم ہو جاتا ہے اور اکثر ان کی اندرونی سطح پر زخم پڑ جاتے ہیں پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتی ہے بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور اس میں آؤں اور خون آتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

اسباب اور اقسام پیچش کا سبب ۱۔ نباتی مادہ۔ یعنی جراثیم یا ۲۔ حیوانی مادہ یعنی پروٹوزوآ یا ۳۔ کرم یعنی ورمز۔ پس مادۂ مرض کے لحاظ سے مرض پیچش تین قسم کا ہوتا ہے

۱۔ پیچش جراثیمی ۲۔ پیچش حوینی ۳۔ پیچش کرمی۔

۱۔ جراثیمی پیچش یا وبائی پیچش

نوٹ ①: زیادہ جراثیمی پیچش ہی واقع ہوتی ہے اور جب یہ وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے تب اس کو وبائی پیچش کہتے ہیں۔

طریق تعدیہ وبائی پیچش کا زہر یعنی جراثیم پیچش جو مریض کے براز میں ہوتے ہیں کسی نہ کسی طرح سے پینے کے پانی میں مل کر یا غذا کے ذریعہ تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہوا اور مکھیاں بھی ان موذی جراثیم پیچش کو مریض کے براز سے تندرست اشخاص تک پہنچا دیتی ہیں یعنی مکھیاں جب براز پر بیٹھتی ہیں تو جراثیم ان کی ٹانگوں وغیرہ کو لگ جاتے ہیں پھر جب وہ کھانے پینے کی چیزوں پر بیٹھتی ہیں تو وہی جراثیم ان چیزوں میں لگ جاتے ہیں اور پھر ایسی کثیف چیزوں کے کھانے سے وہ تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر مرض پیچش پیدا کرتے ہیں۔ مرض ہیضہ اور محرقہ بطنی (ٹائیفائیڈ فیور) کی طرح جراثیمی پیچش سے شفایاب ہونے پر بھی اکثر اشخاص کے براز میں عرصہ تک پیچش کے جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں پس ایسے بظاہر تندرست اشخاص بھی جن کو حاملان زحیر کہتے ہیں اس قسم کی پیچش کے پھیلانے کا اکثر باعث ہوتے ہیں کیونکہ آبدست کرتے وقت ان کے ہاتھوں میں جو جراثیم لگ جاتے ہیں پھر ان کے کثیف ہاتھوں سے وہ کھانے پینے کی چیزوں میں لگ جاتے ہیں۔ یا ان کے براز سے بطریق مذکورہ بالا پانی وغیرہ میں مل جاتے ہیں۔

اقسام مرض علامات مرض کی شدت و خفت کے لحاظ سے پیچش کی تین قسمیں ہیں۔
۱۔ خفیف پیچش ۲۔ شدید پیچش ۳۔ مزمن پیچش

۱۔ خفیف پیچش، زحیر بلغمی

نوٹ: یونانی اطباء اس قسم کی پیچش کو زحیر بلغمی کہتے ہیں۔ اسی قسم کی پیچش زیادہ واقع ہوا کرتی ہے۔

علامات خفیف پیچش میں پہلے درد اور مروڑ سے پتلے پتلے آنول آمیز دست آتے

ہیں بھوک کم ہو جاتی ہے۔ اور خفیف بخار ہو جاتا ہے پھر پیچش کی خاص علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ یعنی بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے رفع حاجت کے وقت کو نتھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ پیٹ میں درد کے ساتھ مروڑ ہوتی ہے لیکن پاخانہ کم مقدار میں آنوں یا خون آمیز خارج ہوتا ہے کبھی کو نتھنے سے کانچ نکل آتی ہے۔ شروع میں پیٹ دبا ہوا لیکن جب نفخ ہو تو پھول جاتا ہے۔ زیادہ تر اسی قسم کی یعنی خفیف جراثیمی پیچش ہی ہوا کرتی ہے۔

جب مریض کو آرام ہونے لگتا ہے تو رفتہ رفتہ بخار اور دیگر علامات رفع ہو جاتی ہیں اور اجابت میں حسبِ معمول فضلہ خارج ہونے لگتا ہے اور چند روز میں مریض اچھا ہو جاتا ہے صرف کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔

۲۔ شدید پیچش

۲۔ شدید پیچش۔ زحیر دمی۔ زحیر وبائی۔ ایکیوٹ بیسلری ڈی سنٹری۔

نوٹ ⓪: یونانی اطباء نے اسی قسم کی پیچش کو زحیر دمی سے تعبیر کیا ہے اور جب اس قسم کی پیچش وبائی صورت اختیار کرتی ہے تو اسکو زحیر وبائی کہتے ہیں۔

علامات اس قسم کی شدید پیچش کی مدت حضانت (یعنی جراثیم مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے اور نشو ونما پانے کی مدت) ایک دو روز اور بعض اوقات پانچ سات روز تک اور کبھی گیارہ روز تک ہوتی ہے یعنی چھوت لگنے کے عموماً ایک دو روز بعد لیکن کبھی پانچ سات روز یا گیارہ روز بعد علاماتِ مرض ظاہر ہوا کرتی ہیں لیکن عموماً اس قسم کی پیچش دفعتاً ہو جاتی ہے۔ یعنی کبھی تو یکایک مرض کا حملہ ہو جاتا ہے اور کبھی اس سے پہلے دو ایک روز تک زرد زرد بھورے بھورے رنگ کے پتلے پتلے دست آتے ہیں۔ پیٹ میں درد یا مروڑ ہوتا ہے اور کسی قدر بخار بھی ہو جاتا ہے بھوک مر جاتی ہے۔ دو تین روز بعد پیٹ میں مروڑ ہو کر بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ لیکن پاخانہ بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ شروع میں تو اجابت میں براز یعنی فضلہ خارج ہوتا ہے لیکن پھر تھوڑی تھوڑی آنوں اور لہو آنے لگتا ہے اور درد اور مروڑ کی زیادتی ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آنتیں اندر سے کٹ کٹ رہی ہیں۔ نبض تیز چلتی ہے۔

شدت کی پیاس لگتی ہے جی متلاتا ہے اور کبھی قے ہو جاتی ہے۔ بخار ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں سوزش ہوتی ہے اور تکلیف سے آتا ہے اور کبھی بند ہو جاتا ہے بے چینی اور بے خوابی کی وجہ سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات دستوں میں بہت سا خون خارج ہو جانے سے مریض بیحد کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے کبھی پردہ صفاق میں ورم ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ شدید حالتوں میں مریض ورم باریطون (غلافی جھلی) کی وجہ سے اکثر تیسرے چوتھے روز انتقال کر جاتا ہے۔

جب مریض رو بصحت ہونے لگتا ہے تو چھ سے آٹھ روز کے اندر اندر بخار اور دیگر علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ مرض رفع ہو کر صرف نقاہت باقی رہ جاتی ہے۔ لیکن غذا کی بد پرہیزی سے مرض پھر عود کر آیا کرتا ہے۔ اس مرض کے اکثر مریض مناسب علاج سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض مریض میں یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے جو مہینوں اور برسوں تک رہا کرتا ہے۔

۴۔ زحیر مزمن سنگرہنی یا پرانی پیچش

اس مرض میں مریض روز بروز لاغر ہوتا چلا جاتا ہے اس کا چہرہ پھیکا اور تکلیف زدہ ہوتا ہے۔ جلد خشک اور کھردری جس سے بھوسی جھڑتی ہے مریض کے جسم سے ناگوار قسم کی بو آتی ہے کبھی پیپ اور خون آمیز کسی قدر پتلے اور بدبودار دست آتے ہیں کبھی قبض ہو جاتی ہے۔ بھوک مرجاتی ہے اور مریض زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی درد اس قدر مروڑ اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے کہ مریض زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں بڑی آنتوں قولون اور رودہ مستقیم میں ورم ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں۔ یہ زخم گول ہوتے ہیں زخموں کے مابین کی لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے اس سے آنوں بکثرت ٹپکتی ہے اور معمولی خراش سے بھی تشنج ہونے لگتا ہے۔ میوکس ممبرین یعنی رطبی جھلی کے مُردار پڑ جانے سے سلف کے سیاہ چھیچھڑے دستوں سے خارج ہوتے ہیں۔ زخمی آنت کے چھد جانے سے صفاق (پیری ٹونیم) میں ورم ہو جاتا ہے کبھی اس مرض کے زہر کے جگر میں جذب ہو جانے سے ورم جگر ہو جاتا ہے۔ کبھی وجع المفاصل

نمونیا اور ورم گردہ بھی ہوجاتا ہے۔

انجام مرض جراثیمی پیچش ایک خطرناک مرض ہے مختلف مریضوں اور اس قسم کی پیچش کی مختلف وباؤں میں اس مرض کی شدت کم و بیش ہوتی ہے اور تعداد اموات تیس سے اسی فیصد تک ہوتی ہے۔ انتہائے مرض میں سبز رنگ کے متعفن دستوں کا آنا جن میں آنتوں کا مردار حصہ خارج ہوتا ہے نیز خون کا زیادہ حصہ خارج ہونا قے کا آنا اور شدید ضعف کا ہونا خطرناک علامات ہوتی ہیں۔ غریب اور بھوکے لوگ اس قسم کی وبائی پیچش میں مبتلا ہوکر زیادہ مرتے ہیں بچے بوڑھے کمزور اور شراب خور اشخاص بھی اس قسم کی پیچش میں مبتلا ہوکر زیادہ مرتے ہیں۔

حفظ ماتقدم چونکہ مرض پیچش بھی مثل ہیضہ اور محرقہ بطنی کے کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ ہی پھیلتا ہے۔ بہرصورت مرض پیچش سے محفوظ رہنے یا اس کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ۱۔ پاک صاف پانی پئیں ۲۔ ثقیل اور کثیف یا غلیظ اغذیہ و اشربہ کے کھانے پینے سے پرہیز رکھیں چنانچہ ۳۔ گرم ممالک میں کچی سبزی ترکاری مثلاً کھیرا، ککڑی گاجر، مولی، پیاز، سبز پودینہ اور دھنیا یا سبز کاہو وغیرہ جن پر کھاد کے ذرات غلاظت اور جراثیم وغیرہ لگے ہوتے ہیں ہرگز نہ کھائیں ۴۔ کچے اور گلے سڑے میوہ جات وغیرہ بھی نہ کھائیں ۵۔ سردی سے محفوظ رہیں خصوصاً موسم برسات میں رات کے وقت پیٹ کو سردی سے بچائیں ۶۔ پینے کا پانی جوش دے کر پلائیں ۷۔ صفائی کا ہر طرح خیال رکھیں ۸۔ مکھیوں کو پاخانے پر نہ بیٹھنے دیں ۹۔ مریض پیچش کو ایک علیٰحدہ کمرے میں رکھیں ۱۰۔ اس کے براز میں لکڑی کا برادہ اور مٹی کا تیل ڈلوا کر اسے جلوا دیں اسمیں فینائل یا پانچ فیصدی کاربالک لوشن یا چونہ یا بھوبھل یعنی تیز گرم راکھ ڈلوا کر اسے دبوا دیں ۱۱۔ مریض کے متعلقہ ظروف اور پارچہ جات و بستر وغیرہ کو بھی اچھی طرح پاک صاف کرائیں ۱۲۔ اور ایسا شخص جو تھوڑا عرصہ پہلے مرض پیچش میں مبتلا ہوا اسکو کسی ایسے کام پر ملازم نہ رکھیں کہ جس میں کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگانا پڑے کیونکہ بعض ایسے اشخاص حاملان زنجیر کے براز میں عرصہ تک جراثیم یا کرم پیچش خارج ہوتے رہتے ہیں اور ان کے کثیف ہاتھوں سے وہ کھانے پینے کی چیزوں میں لگ کر دیگر تندرست اشخاص میں اس مرض کے پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں

ایسے اشخاص کو خود بھی حلوائی یا نانبائی کا پیشہ یا شغل اختیار نہیں کرنا چاہیے ۱۲۔ مریض ہیضہ کے شفایاب ہونے یا اس کے مر جانے پر اس کے کمرے کو ٹھیک اسی طرح صاف کرائیں جیسا کہ مریض ہیضہ کے کمرے کو ۱ ور م ۱۔ جب وبائی ہیضہ پھیلے تو ہر طرح سے صفائی کا خوب انتظام کریں بالخصوص آب رسانی کا نہایت مناسب انتظام کریں اور پانی ہمیشہ جوش دے کر پئیں۔

نوٹ (۱): ایسے تندرست اشخاص کو جنہیں ہیضہ کی چھوت لگنے کا اندیشہ ہو اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے محافظ ویکسین یعنی ہیضہ کا ٹیکہ لگانا چاہیے۔

علاج شدید اور وبائی ہیضہ میں جدید علاج سیرمی نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ تمام شدید مریضانِ جراثیم ہیضہ میں جہاں تک ہو سکے جلد تر موجودہ جراثیم کے مطابق یعنی جو جراثیم مریض کے براز میں موجود ہوں ان کے لحاظ سے۔
۱۔ شیگا سیرم یا ۲۔ فلیکس نر سیرم کا استعمال کرنا چاہیے۔

ورم زائدہ اعور

اینڈی سائٹس، ورم زائدہ دودیہ

تعریف مرض اعور یعنی کانی آنت کے ساتھ چار یا پانچ انچ لمبا ایک زائدہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک نالی ہوتی ہے۔ اس نالی کا ایک سرا تو کانی آنت میں کھلتا ہے لیکن باہر کا سرا بند ہوتا ہے اس لئے جب کوئی چیز مثلاً سرخ مرچ کا بیج، بال، یا دانہ انار یا دانہ انگور وغیرہ اس میں چلی جاتی ہے تو اس میں پھنس کر ورم پیدا کر دیتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث بیسی لس کولائی (جراثیم کولون) اور سٹریپٹو کوکائی (جراثیم ریمی) ہیں۔ اس کے ابتدائی اسباب میں دائمی قبض سبزیوں کا کم اور گوشت کا کثرتِ استعمال شامل ہیں۔ بچوں اور بوڑھوں میں یہ مرض

کم ہوتا ہے عورتیں بھی اس میں کم ہی مبتلا ہوتی ہیں ۔

علامات مرض مریض درد سے بے چین اور بے قرار ہوتا ہے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے اور اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے ارد گرد کوئی چھری سے کاٹ رہا ہے ۔ آٹھ دس گھنٹے کے بعد درد داہنے پیڑو کی طرف منتقل ہو جاتا ہے ۔ اور اسی جگہ قائم ہو جاتا ہے ۔ اور یہی زائدہ اعور کا مقام ہے سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے ۔ جی متلاتا ہے ۔ قے آتی ہے ۔ قبض ہوتا ہے ۔ پیٹ تنا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ پیڑو پر دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہاں ایک ابھار یا سوجن محسوس ہوتی ہے جو ذرد کرتی ہے ۔ داہنی ران اوپر کی طرف کھنچی ہوئی ہوتی ہے ۔ اگر پھوڑا بن گیا ہو تو اس جگہ دبانے سے لہر اور نرمی سی محسوس ہوتی ہے ۔ کبھی ایک دورے کے بعد آرام ہو جاتا ہے اور کبھی یہ مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے ۔

انجام مرض عموماً یہ ورم چار پانچ روز میں تحلیل ہو جاتا ہے اور تمام علامات مرض دور ہو جاتی ہیں ۔ پس اس طرح سے بہت سے خوش نصیب مریض بغیر جراحی کے ہی اچھے ہو جاتے ہیں اور پھر مرض عود نہیں کرتا ۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے ۔ شدید علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے لیکن مقام ماؤف پر خفیف سا درد ہوتا رہتا ہے ۔ اور زائدہ متورم محسوس ہوتا ہے ۔ جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یا تو اس میں زخم ہو جاتا ہے ۔ یا اسکی نالی تنگ ہو جاتی ہے ۔ جس سے بار بار درد اور ورم ہوتا رہتا ہے ۔ بعض اوقات شروع ہی سے ورم باریطون بھی ہو جاتا ہے اور بعض مریضوں میں ورم قولون کے ساتھ ہی ورم زائدہ بھی ہو جاتا ہے یا پیڑو میں پھوڑا بن جاتا ہے ایسی صورت میں انجام عموماً خراب ہوتا ہے ۔

تشخیص مرض اس مرض کو قولنج معوی ۔ قولنج صفراوی ۔ قولنج التوائی اور قولنج کلوی سے تشخیص کیا کرتے ہیں ۔ چنانچہ ۱ ۔ قولنج معوی میں ناف کے ارد گرد شدید درد ہوتا ہے اور مریض کو بخار نہیں ہوتا ۲ ۔ قولنج صفراوی میں بھی مریض کو بخار نہیں ہوتا اسمیں متلی اور قے زیادہ ہوتی ہے اور قے میں سبز یا زردی مائل صفرا ، خارج ہوتا ہے اور کبھی شدت درد سے مریض کو غش آ جاتا ہے ۔

۳۔ قولنج التوائی میں سخت قبض ہوتی ہے۔ پیٹ میں شدت کا درد ہوتا ہے اور وہ پھول کر مانند ڈھول کے ہو جاتا ہے۔ بار بار قے آتی ہے جس میں آخر براز خارج ہونے لگتا ہے۔
۴۔ قولنج کلوی۔ میں مقام گردہ پر درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں رانوں اور فوطوں تک جاتی ہیں۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے لیکن پیشاب بہت کم یا بالکل نہیں آتا اور کبھی قطرہ قطرہ خون آمیز خارج ہوتا ہے۔

علاج مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں۔ اور سوپ وائڑ کا اینما کریں۔ کوئی جلاب دمسہل ہرگز نہ دیں۔ اس مرض کا صحیح علاج اپریشن ہے۔ اگر فوراً اپریشن نہ کیا جائے تو ورم ۴، ۵ روز میں تحلیل ہو کر مرض پھر عود کر آتا ہے یا پھوڑا بن جاتا ہے۔ اور سارے پیٹ میں پیپ پھیل کر انجام خراب ہوتا ہے۔ ہلکی ٹکور کریں۔ افیون ہرگز نہ دیں نہ ہی کوئی جلاب دیں۔

۱۔ سوئے کے سبز پتوں کا پانی نکال کر آگ پر پکائیں جب پانی پھٹ جائے تو اسکو چھان کر بقدر ۲ تولہ لے کر شربت دینار چار تولہ شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔

۲۔ آرد ماش پاؤ سیر بکری کے دودھ میں گوندھ کر نمک طعام، سونڈھ، تخم سویا، ہینگ ہر ایک ۳ ماشہ کو باریک پیس کر ملائیں اور ایک طرف سے ٹکیہ پکا کر کچی طرف ارنڈی کا تیل چپڑ کر گرما گرم مقام ماؤف پر باندھیں درد کو افاقہ ہونے پر حب کبد نوشادری ۲ عدد کھانا کھانے کے بعد صبح و شام استعمال کرائیں۔ یا نمک سیاہ آگ میں گرم کر کے عرق گلاب میں بجھائیں اور حب ملینت ایک عدد کھلا کر اوپر سے یہ عرق پلائیں اور جوارش کمونی ۶ ماشہ صبح و شام کھلائیں۔

غذا شدت مرض میں فاقہ بہتر ہے اور صرف رفع تشنگی کے لئے تھوڑا تھوڑا پانی دیں۔ دورہ مرض کے بعد چند روز تک سیال غذا، سنگترہ، مالٹا کا رس، گلوکوس، دودھ سوڈا، یخنی وغیرہ دیتے رہیں۔ رفتہ رفتہ ٹھوس غذا دینا شروع کریں۔

ضعف الکبد یا ضعفِ جگر

تعریف مرض | جب جگر کی کسی ایک قوت یعنی ہاضمہ، جاذبہ، ماسکہ اور دافعہ میں یا سب قوتوں میں خلل واقع ہوتا ہے تو جگر کے افعال میں نقص پیدا ہوتا ہے اسے ضعف جگر یا ضعف الکبد کہتے ہیں۔

علامات مشترکہ | چہرہ کا رنگ پھیکا یا زردی مائل یا نیلگوں ہو جاتا ہے۔ غذا، کھانے کے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ بعد جگر میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ غسالی رنگ کا ہوتا ہے۔ بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مخصوص بہ ضعف ہاضمہ | یہ ہیں۔ بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ پاخانہ نرم اور سفید رنگ کا ہوتا ہے اور مقدار میں نسبت صحت کی حالت کے زیادہ ہوتا ہے۔

علامات مخصوص بہ ضعفِ جاذبہ | یہ ہیں۔ بدن ڈھیلا ہوتا ہے چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے رنگ پھیکا ہوتا ہے اور جب غذا کا خلاصہ جگر میں سے گزرتا ہے تو وہاں تھوڑی دیر کے لئے بوجھ سا معلوم ہوتا ہے بلکہ ہلکا درد بھی ہوتا ہے۔

علامات مخصوص بہ ضعفِ ماسکہ | یہ ہیں کہ بدن ڈھیلا ہوتا ہے چہرہ کا رنگ مکدر سا ہو جاتا ہے۔ بھوک کم ہوتی ہے۔ قبض رہتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ تھوڑی مقدار میں آتا ہے۔

پھر اگر اس کا سبب برودت ہوگی تو زبان اور ہونٹوں کی سفیدی بدن کا ڈھیلا پن چہرہ کی بھربھراہٹ۔ نبض کی رفتار کی سستی شاہد ہوگی۔ لمس جگر بارد ہوگا۔ پیشاب سفید اور پاخانہ غسالی ہوگا۔

اگر اس کا سبب خون یا صفراء کی وجہ سے ہو تو حرارت کی زیادتی ہوگی اور مقامِ جگر پر سوزش اور جلن معلوم ہوگی لمس جگر گرم ہوگا۔

اسباب مرض ضعف جگر یا تو زیادہ برودت سے ہوتا ہے۔ مثلاً جماع۔ حمام یا ورزش کے بعد فوراً ٹھنڈا پانی یا برف سوڈا پی لیا یا دودھ
مرطوب اغذیہ کا کثرت استعمال یا نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا یا دور کی مسافت سے آنے اور بغیر دم لئے فوراً ٹھنڈا پانی پی لیا۔ برف کا کثرت استعمال وغیرہ یا خون یا صفرا۔ کی زیادتی سے بھی حرارت جگر اعتدال سے بڑھ کر جگر کو کمزور کر دیتی ہے۔

علاج سبب کے موافق علاج کریں اگر سوء مزاج جگر سے ہو تو سازج میں تعدیل اور مادی میں تنقیہ کریں فولاد کے مرکبات دیں اور کڑوی ادویہ مثلاً افسنتین وجرائیتہ وغیرہ دیں۔ ضعف ہضم میں حب کبد نوشادری غذا کے بعد دونوں وقت دیں۔ قبض ہو تو جوارش جالینوس ۳ ماشہ اور معجون کلکلانج ۲ ماشہ ملا کر صبح کو دیں۔ آب کاسنی سبز مروق جگر کے لئے بمنزلہ جھاڑو کے ہے اور جگر کے گرم اور بعض سرد امراض میں بھی مفید ہے۔ جوارش جالینوس بے حد مقوی جگر ہے۔ ریوند خطائی بارد الکبد کے لئے اور چوب چینی حار الکبد کے لئے مخصوص اور بے حد مفید ہے۔ بلغم شور والے اکثر حار الکبد ہوتے ہیں ان کو صبح سے بارہ بجے دن تک دوائیں حار دبارد ملا کر دینا چاہیئے لیکن بحالت ضعف اور ضرورت انتعاش حرارت غریزی بے تکلف قوی مرکبات حار دے سکتے ہیں۔

انتباہ جگر کے امراض میں بہت سرد ادویہ استعمال نہ کریں جب تک کہ ان کے ہمراہ کچھ گرم ادویہ نہ ملالیں۔ جگر کے امراض میں جو ادویہ استعمال کریں انہیں بہت باریک پیس لیں۔ سوء مزاج حار کبد والے کو کونین فولاد اور خبث الحدید مضر ہوتا ہے۔ اور سوء مزاج بارد کبد میں کاسنی خرفہ اسپغول مضر ہوتا ہے۔

نقوع جو ضعف جگر بلغمی کے لئے مفید ہے۔
گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ کوہ خشک ۵ ماشہ۔ برنجاسف ۵ ماشہ رات کو پاؤ بھر گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ یا شربت دینار ۲ تولہ مل کر کے پلائیں۔

نسخہ شربت دینار ملین ہے۔ پتوں کو دور کرتا ہے۔ جگر کے سدے کھولتا ہے سوء القنیہ۔ استسقاء۔ درد جگر۔ درد شکم۔ درد رحم۔ درد مثانہ۔ ذات الجنب کو نافع ہے۔ پیشاب جاری کرتا ہے۔

نسخہ بیخ کاسنی ۵ تولہ دس ماشہ ۔ بیخ بادیان ۵ تولہ دس ماشہ ۔ تخم خیارین ۔ گل سرخ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ ۔ تخم خربوزہ ۔ گاؤزبان ہر ایک ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ۔ تخم کشوث ۔ تخم کرفس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ۔ تخم کاسنی سات ماشہ ۔ ریوند خطائی ساڑھے چار ماشہ ۔ مصری ایک سیر بدستور شربت تیار کریں ۔ مقدارِ خوراک تین سے چار تولہ ۔ تک ہمراہ عرق بادیان ۔ معجون گل غافث ۔ جو ضعفِ جگر اور قبض کے لئے مفید ہے ۔ نسخہ ۔ معجون گل غافث ریوند چینی ۔ سونٹھ ۔ تربد سفید مجوف ۔ مصطگی رومی ۔ گل غافث ۔ اذخر مکی ۔ بالچھڑ ۔ دار چینی ۔ زعفران ۔ سب ہموزن لے کر کوٹ چھان کر دوگنا شہد خالص میں ملا کر معجون بنائیں خوراک ساڑھے چار ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق مکوہ ۶ تولہ عرق بادیان ۶ تولہ ۔ شربتِ دینار ۴ تولہ دیں ۔

حب کبد نوشادری ضعفِ جگر میں مفید ہے خصوصاً جبکہ جگر کا فعل ہضم ضعیف ہو ۔ نیز ورم جگر میں بھی مفید ہیں ۔

نسخہ حب کبد نوشادری :

نوشادر ۔ نمک طعام ۔ نمک سیاہ ۔ نمک لاہوری ۔ سوہاگہ بریاں ۔ زرکچور ۔ ہلیلہ سیاہ ۔ پوست ہلیلہ کابلی ۔ بادیڑنگ ۔ مرچ سیاہ ۔ سونٹھ ۔ ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک پیس کر عرق گلاب میں گوندھ کر حب بقدر نخود بنائیں ۔

مقدارِ خوراک ایک سے تین گولی تک کھانا کھانے کے بعد دیں ۔

عرق مقوی جگر و امعاء ۔ نسخہ :

بادیان ۴ تولہ ۔ بیخ بادیان ۴ تولہ کاسنی ۴ تولہ ۔ بیخ کاسنی ۴ تولہ ۔ برنجاسف ۴ تولہ ۔ مکوہ خشک ۴ تولہ ۔ گاؤزبان ۴ تولہ ۔ گل گاؤزبان ۴ تولہ ۔ بادرنجبویہ ۴ تولہ ۔ تمام ادویہ کو رات کو ۸ سیر پانی میں بھگو رکھیں ۔ صبح بذریعہ قرع انبیق ۲ سیر عرق کشید کریں ۔ جگر کی تمام بیماریوں کے لئے مختلف بدرقجات کے ہمراہ مفید ہے ۔

چنانچہ : ضعفِ جگر بسبب برودت میں اول جوارش جالینوس ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے عرق مذکور ۵ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر دیں ۔

ضعف جگر بسبب حرارت میں اول جوارش زرشک ۳ ماشہ کھلا کر اُوپر سے یہ عرق ۵ تولہ شربت انار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر خرابی جگر سے خون میں خرابی پیدا ہوگئی ہو تو یہ عرق ۵ تولہ عرق مصفی خون ۵ تولہ شربت عناب ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

معجون زبیب جالینوس نے اسکی نہایت تعریف کی ہے یہاں تک کہتا ہے کہ تقویت جگر کے لئے کوئی دوا اس سے بہتر نہیں ہے جگر کو قوت دیتی ہے۔ معدہ اور جگر کی سختی کو دُور کرتی ہے۔

نسخہ مویز منقیٰ ۹ تولہ ساڑھے چار ماشہ۔ زعفران ساڑھے تین ماشہ۔ جرائتہ، کاکفل ہر ایک نو ماشہ مقل الیہود۔ اذخر مکی ہر ایک سوا گیارہ ماشہ۔ دار چینی ساڑھے چار ماشہ۔ سلیخہ سوا دو ماشہ۔ بالچھڑ ساڑھے تیرہ ماشہ۔ مرمکی۔ مصطگی رومی ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ شہد خالص سولہ تولہ۔ حسب معمول معجون بنائیں۔

مقدار خوراک ۱/۲ ۳ ماشہ صبح ہمراہ بدرقہ مناسبہ جس وقت کہ حرارت مزاج ہو تو قدرے افیون اور اجوائین خراسانی داخل کریں۔

سفوف طباشیر۔ جو جگر کے اور معدہ کے گرم امراض میں مفید ہے مقوی معدہ و جگر ہے ابریشم مقرض ۳ ماشہ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ ورق طلا ۲ ماشہ۔ طباشیر عمدہ ۶ ماشہ۔ صندل سفید ۱/۲ ۳ ماشہ پوست سماق ۶ ماشہ مرداریڈ ۳ ماشہ۔ کشنیز خشک مقشر ا تولہ ۱/۲ ملہ گٹھلی نکالا ہوا ا تولہ غنچہ گل سرخ ۱/۲ ۱ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایک رتی سے چار رتی تک ہمراہ بدرقہ مناسبہ انباہ۔ اگر اس مرض میں دست آنے لگیں تو جوارش جالینوس میں کشتہ خبث الحدید ایک برنج کشتہ زمرد ایک برنج کشتہ قشر بیضہ مرغ ایک برنج ملا کر دیں اور جوارش مصطگی ۵ ماشہ بعد از غذا دیں۔

ورم کبد یا ورم جگر یعنی
جگر کی سوجن

کیفیت مرض ورم جگر یا تو صرف غلاف جگر میں پیدا ہوتا ہے یا خود جگر میں پھر یا جگر کے اوپر کے حصے میں ورم ہوتا ہے جسے ورم محدب جگر کہتے ہیں یا اسکی گہری ساخت میں ہوتا ہے جسے ورم مقعر جگر کہتے ہیں۔

اسباب مرض کثرت سے کھانا۔ گوشت یا گرم مصالحہ وغیرہ زیادہ استعمال کرنا۔ شراب خوری کی کثرت۔ جگر پر چوٹ لگنا میٹھی اور چکنی یعنی گھی والی چیزوں کا زیادہ کھانا پینا۔ خون یا صفرا، کا زیادہ پیدا ہو جانا۔ بعض دفعہ ثقیل اور غلیظ غذاؤں کے کثرت استعمال سے یا شدتِ بخار میں پانی کثرت سے پی لینے کی وجہ سے جگر میں بلغم زیادہ پیدا ہو کر ورم پیدا کر دیتا ہے اور کبھی بخاروں کے بعد تلی بڑھ جانے یا تلی میں سودا، کی کثرت سے پیدا ہونے کی وجہ سے بھی جگر میں ورم صلب (سخت ورم) پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات اگر ورم غلاف جگر میں ہو تو دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے مقام جگر پر درد ہوتا ہے سانس تنگی سے آتا ہے اور سانس کھینچنے سے درد زیادہ ہوتا ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے۔

علامات ورم محدب جگر جگر کے مقام پر سوجن ہوتی ہے جسے دبانے سے درد ہوتا ہے سانس لینے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ بخار ہوتا ہے کھانسی ہوتی ہے بائیں کروٹ لیٹنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے پیاس زیادہ ہوتی ہے پیشاب رقیق اور کم مقدار میں ہوتا ہے پسلیوں کے نیچے ہلالی شکل کا بڑھاؤ معلوم ہوتا ہے۔ پیشاب میں چمک مثل ابرک کے ہوتی ہے۔

علامات ورم مقعر جگر قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ ہچکیاں آتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں کبھی غشی بھی

آجاتی ہے۔ پاخانہ مثل گوشت کے دھوون کے ہوتا ہے اگر ورم مقعر اور محدب ہو تو نہایت خطرناک اور مہلک علامت ہے اگر خون یا صفراء کی زیادتی سے ہو تو مذکورہ علامات کے علاوہ جگر کے مقام پر سوزش اور جلن ہو گی۔ پیاس زیادہ ہو گی اور بخار شدید ہو گا۔ اگر بلغم کی زیادتی سے ہو تو علامات مذکورہ کے ساتھ چہرہ پر بھر بھراہٹ ہو گی اور زبان کی رنگت سفید ہو گی۔ پاؤں پر ورم ہو گا پیاس کم ہو گی اور بخار ہلکا ہلکا ہو گا آنکھوں کے پپوٹے پھولے ہوئے ہوں گے۔ ورم صلب میں ان علامات کے علاوہ مقام جگر پر ٹٹولنے سے جگر میں ٹٹولنے سے جگر میں سختی اچھی طرح معلوم ہوتی ہے۔

نکتہ ورم جگر میں دائیں جانب کی نبض بدیہی طور پر موجی ہو جاتی ہے اور بائیں طرف خفیف طور پر۔

اگر ورم محدب اور مقعر دونوں جانب ہو تو بہت خطرناک ہے۔

علاج اگر ورم محدب جگر میں ہو تو مدرات پلائیں اور مسہل ہرگز نہ دیں۔ البتہ اگر قبض ہو تو کوئی ملین دوا دے سکتے ہیں یا حقنہ کر سکتے ہیں۔

اگر ورم مقعر جگر میں ہو تو ملینات اور مسہلات سے تنقیہ کریں۔

عظم الکبد یا ورم الکبد کے لئے

معجون دبید الورد ۷ ماشہ دیں اُوپر سے افسنتین ۶ ماشہ نوشادر ایک ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر جوش دیں جب پھٹ جائے تو چھان کر شربتِ دینار ۲ تولہ شامل کر کے پلائیں۔

اشارہ اگر ورم جگر کے مریض کو خود بخود دست آنے لگیں تو خراب علامت ہے اگر قے یا پاخانہ سیاہ رنگ اور بدبودار ہو تو بھی خراب علامت ہے۔ اگر ورم جگر برودت سے ہو تو دوا، الکرکم یا معجون دبید الورد ہمراہ عرق بادرنجبویہ یا عرق برنجاسف دیں یا ضماد زعفرانی کا لیپ کریں (جس کا نسخہ آگے آتا ہے) اگر ورم جگر بلغمی محدب حصہ میں (محدب حصہ یعنی ادھلے حصہ) ہو تو یہ نسخہ دیں۔

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ برنجاسف ۵ ماشہ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ تخم کوہ خشک ۷ ماشہ گل سرخ ۵ ماشہ

تخم کثوث بصرہ بستہ ۵ ماشہ پاؤ بھر پانی گرم میں رات بھر بھگوئیں صبح مل چھان کر شربت دینار ۴ تولہ، آب کاسنی سبز مروق آب مکوہ سبز مروق ۴ تولہ ملا کر پلائیں اگر کھانسی ہو تو اُوپر کی دواؤں کے ہمراہ ملٹھی مقشر ۴ ماشہ اضافہ کریں یا یہ نسخہ دیں۔

بادیان، بیخ بادیان، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، تخم خربوزہ، انیسون، تخم کرفس، تخم کثوث بصرہ بستہ، گل غافث ہر ایک پانچ ماشہ نیم کوفتہ کر کے پاؤ بھر گرم پانی میں رات کو بھگوئیں صبح مل چھان کر آب کاسنی سبز مروق ۵ تولہ آب مکوہ سبز مروق ۵ تولہ ملا کر شربت بزدری معتدل ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔

اگر ورم صفراوی جگر کے محدب یعنی اُبھرے ہوئے حصہ میں ہو جس میں کھانسی اور سانس کی تنگی ہوتی ہے تو چند روز آب کاسنی سبز مروق آب مکوہ سبز مروق شربت بزدری ہر ایک چار تولہ ملا کر پلائیں۔

مروّقین

مروق کرنے یا پھاڑنے کا طریقہ:

یہ ہے کہ کاسنی یا مکوہ کے سبز پتے گھوٹ کر پانی بقدر ضرورت میں ملائیں اور دھیمی آنچ پر پکائیں پانی پھٹ کر علیحدہ ہو جائے گا۔ اسے موٹے کپڑے میں چھان لیں، مگر نچوڑیں نہیں ورنہ سبزی بھی پانی کے ہمراہ چلی جائے گی جس مقصد کے لئے یہ کام کیا جاتا ہے وہ حاصل نہیں ہوگا۔ (نوٹ: یہ جو کہا گیا ہے کہ پتے گھوٹ کر بقدر ضرورت پانی ملائیں۔ میرے خیال میں سادہ پانی نہیں ملانا چاہیئے۔ انہیں پتوں کے پانی کو پھاڑیں۔)

یا یہ نسخہ دیں۔ تخم کاسنی ۳ ماشہ تخم خیارین ۳ ماشہ تخم خربزہ ۳ ماشہ خارخسک ۳ ماشہ، عرق کاسنی ۶ تولہ عرق مکوہ ۶ تولہ، شربت بزدری معتدل ۴ تولہ ادویہ کو عرقوں میں پیس کر یا پانی میں شیرہ نکال کر شربت حل کر کے پلائیں اگر قبض ہو تو شربت بزدری کی بجائے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملائیں۔ اگر زیادہ سردی کی ضرورت ہو تو قرص زرشک ایک ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ مذکورہ میں شربت بزدری بارد ملا کر پلائیں۔

اگر ورم صفراوی یا دموی جگر کے مقعر یعنی گہرے حصہ میں ہو جو دیگر علامات کے ساتھ ہچکی۔ ابکائی اور قے وغیرہ سے پہچانا جاتا ہے تو مادہ کا تنقیہ ملینات اور مسہلات سے کریں۔ چنانچہ اول ایک ہفتہ تک یہ نقوع پلائیں۔ نسخہ نقوع یہ ہے۔

گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بیخ کاسنی ۶ ماشہ۔ بادیان ۶ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ گل سرخ ۶ ماشہ۔ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ مکوہ خشک ۵ ماشہ سب کو رات بھر گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر آبِ کاسنی سبز مروق ۴ تولہ گلقند ۴ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ آٹھویں روز ان ادویہ کے ہمراہ سنا مکی ۶ ماشہ۔ ترنجبین۔ شیر خشت۔ املی۔ شکر سرخ ہر ایک چار تولہ مل کر کے چھان کر پلائیں اور آب کاسنی داخل نہ کریں۔ اگلے روز تبرید کا یہ نسخہ دیں۔

اول جوارش اصلاح جگر تین ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ مغز تخم کدو ۳ ماشہ شیرہ مغز تخم تربوز ۳ ماشہ کو عرق گاؤزبان ۴ تولہ عرق کاسنی ۴ تولہ۔ عرق مکوہ ۴ تولہ میں نکال کر شربت بزوری بارد ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ اسی طرح ایک یا دو روز کے وقفہ سے دو تین مسہل دیں۔ مسہلوں سے فارغ ہو کر آبِ کاسنی سبز مروق آبِ مکوہ سبز مروق۔ شربت بزوری معتدل ہر ایک چار تولہ ملا کر چند روز پلاتے رہیں۔

نسخہ جوارش اصلاح جگر

جو جگر اور معدہ کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دستوں کو بند کرتی ہے حمی بشرکت جگر یرقان اور خفقان کے لئے مفید ہے۔ نیز مفرح ہے۔

بادیان ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۴½ ماشہ۔ زیرہ سفید ۴½ ماشہ۔ طباشیر ۴½ ماشہ۔ زہر مہرہ ۴½ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۴½ ماشہ۔ مرجان سرخ ۴½ ماشہ۔ پوست بیرون پستہ ۴½ ماشہ۔ ترنج ۹ ماشہ گرد سماق ۹ ماشہ۔ انار دانہ ۹ ماشہ۔ زرشک ۱ تولہ۔ گل بنفشہ ۹ ماشہ۔ گل نیلوفر ۹ ماشہ۔ پوست سنگدانہ ۹ ماشہ۔ گل سیوتی ۹ ماشہ۔ مربہ آملہ ۲ تولہ۔ نبات سفید ۶ تولہ۔ ورق نقرہ ½ ۱ ماشہ جواہرات کو عرق کیوڑہ میں کھرل کریں باقی ادویہ کا سفوف بنائیں مربہ جات پیس کر مع شربت انار آخر قوام میں داخل کریں دوبارہ قوام کریں پھر سب کو یکجا کر کے جوارش تیار کریں اور ورق ایک ایک کر کے ملائیں۔

مقدار خوراک ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح ۔
اگر ورم طبعی مقعر جگر میں ہوں تو اول سات روز یہ منضج دیں ۔
گل بنفشہ ۷ ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ، بیخ کاسنی ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، مکوہ خشک ۵ ماشہ
برنجاسف ۵ ماشہ، بیخ اذخر ۷ ماشہ، تخم کشوث ۵ ماشہ پوٹلی بستہ۔ پاؤ بھر گرم پانی میں رات بھر
بھگوئیں صبح مل چھان کر گلقند چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اور سہ پہر کو یہ نسخہ دیں۔
سونف ۵ ماشہ، مکوہ خشک ۵ ماشہ، تخم کشوث ۳ ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ، عرق برنجاسف
۱۲ تولہ میں پیس کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔
سات روز کے بعد صبح کے نسخہ میں ریوند چینی ۶ ماشہ، سنار مکی ۶ ماشہ اضافہ کر کے
رات کو بھگوئیں۔ صبح مغز املتاس ۳ تولہ ترنجبین ۲ تولہ شیرخشت ۲ تولہ شیرہ مغز بادام ۵ دانہ
اضافہ کر کے چھان کر پلائیں۔ اگلے روز خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں
اگلے روز پھر بدستور اوپر والی دواؤں کو بھگو کر مسہل دیں۔ اسی طرح سے ایک دو روز کا
وقفہ دے کر تین مسہل دیں۔ مسہلوں سے فارغ ہو کر تین چار ہفتہ تک متواتر افسنتین دریدہ
دیں، جس کا نسخہ یہ ہے ۔

افسنتین دریدہ

افسنتین ۷ ماشہ لے کر پاؤ بھر پانی میں پیس کر نوشادر ۴ رتی ملا کر نرم آگ پر رکھیں جب پھٹ جائے اور
سبزی الگ ہو جائے تو موٹے کپڑے میں چھان کر پلائیں۔ دوا کو نچوڑ کر نہ دیں صرف چھان لیں۔
سہ پہر کو معجون دبید الورد ۷ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مروق ۴ تولہ آب مکوہ
سبز مروق ۴ تولہ شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں اور حب کبد نوشادری ایک عدد غذا کے
بعد صبح شام دیں ۔

جب ورم پرانا ہو جائے اور بخار بھی ساتھ ہو تو صبح کو یہ نسخہ دیں۔
شکاعی ۳ ماشہ، بادآورد ۳ ماشہ، برنجاسف ۳ ماشہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگوئیں صبح
شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور سہ پہر کو یہ نسخہ دیں۔ بادیان ۵ ماشہ تخم کشوث ۳ ماشہ
مکوہ خشک ۳ ماشہ عرق برنجاسف ۵ تولہ، عرق مکو ۴ تولہ، عرق کاسنی ۳ تولہ میں پیس کر شیرہ
نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔

انتباہ واضح رہے کہ ادویہ محللہ جگر پر استعمال نہ کریں البتہ اگر کچھ قابض ادویہ ساتھ ملالیں تو کوئی ہرج نہیں ہے ۔

ضماد جو ورم جگر بلغمی میں مفید ہے ۔ مرکی ، حاشا ، افسنتین ، برنجاسف ، بالچھڑ ، اگر موقعا اکلیل الملک ہر ایک خشک ، گل بابونہ ہر ایک چھ ماشہ ، جدوار ، رسونت ہر ایک تین ماشہ آب مکوہ سبز مکوہ بقدر ضرورت میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں ۔

اگر ورم صلب جگر میں ہو یعنی جگر میں سختی آگئی ہو جو عموماً بخاروں کے بعد ہو جاتی ہے تو یہ نسخہ دیں ۔ انوشدارو سادہ کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ ، شیرہ منقی ۹ دانہ شیرہ مکوہ خشک ۵ ماشہ عرق برنجاسف ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت دینار ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں ۔ اگر بخار بھی ہو تو حب کرنجوہ ایک عدد صبح اور رات کو سوتے وقت کھلائیں ۔ اگر ضعف ہضم بھی ہو تو حب کبد نوشادری ایک عدد دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد دیں ۔

نقوع برائے ورم جگر و صلابت جگر و عظم جگر و ریاح جگر

مستعملہ مطب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خان صاحب

افسنتین ۵ ماشہ ، برنجاسف ۵ ماشہ ، مکوہ خشک ۵ ماشہ ، گل بنفشہ ۷ ماشہ ، مویز منقی ۹ دانہ ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ بدستور معروف بطور نقوع پلائیں ۔

نسخہ ضماد زعفرانی (از رموز الاطباء) اورام کبد خواہ محدب میں ہوں یا مقعر میں ورم حار ہو یا بارد ، قبض رہتا ہو یا دست آتے ہوں بالخاصہ مفید ہے نیز ہاتھ پاؤں کے سوجنے کو مفید ہے ۔ حب الآس ۳ ماشہ سنبل الطیب ۷ ماشہ اسارون ۷ ماشہ ، زعفران ۷ ماشہ ، اذخر مکی ۷ ماشہ مصطگی رومی ۷ ماشہ ، گل بابونہ ۳ ماشہ اکلیل الملک ۳ ماشہ ، جرائتہ تلخ ۳ ماشہ ، مکوہ خشک ۱ تولہ ، گل سرخ ۳ ماشہ ، صبر زرد ۳ ماشہ ، سونٹھ ۲ ماشہ ۔

ترکیب الماس کا گودا تین تولہ مکوہ سبز کے پانی میں تر کریں جب پھول جائے مل کر شیرہ لے لیں ۔ مصطگی علیحدہ کھرل کر کے رکھ لیں ۔ زعفران علیحدہ کھرل کریں باقی تمام ادویہ باریک کوٹ پیس کر شیرہ مذکور میں خوب کھرل کر کے یکذات کر لیں ، اور

مدہم سی آنچ پر پکائیں جب ذرا گاڑھا ہو جائے تو اُتار کر مصطگی اور زعفران ملا کر یکذات کرلیں اور نیم گرم ضماد کریں۔

پرھیز تمام چکنی اور میٹھی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ ورم صفرادی اور دموی میں گوشت گرم مصالحہ، سرخ مرچ، بینگن، مچھلی، انڈہ میتھی کا ساگ، لہسن پیاز، اروی، کچالو، چائے، مکھن دودھ، دہی، خربزہ، تیل گڑ کی بنی ہوئی چیزوں کے کھانے پینے اور محنت مشقت سے پرہیز کریں۔ اور ورم بلغمی میں آلو، پیاز، ترئی، ٹنڈا، کدو، ککڑی خرفہ، لیموں، دودھ، مکھن، بالائی۔ دہی اور موسمی پھل آم جامن، امرود تربوز، خربزہ سے سے پرہیز کریں۔ ورم صلب میں کچالو، اور گوشت کی بوٹی نہ کھلائیں۔ اروی، آلو، بھنڈی اور چنے مسور کی دال برف اور ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرائیں۔

غذا ورم صفرادی اور دموی میں غذا بہت تھوڑی مقدار میں دیں اور ماء الشعیر یا ساگودانہ یا خیارین کی کھیر کے سوا کوئی غذا نہ دیں اگر بھوک زیادہ معلوم ہو تو پالک اُبال کر اس کے پانی میں بکل ڈال کر کھلائیں افاقہ ہونے کے بعد ٹھنڈی چیزیں کدو، ترئی پالک، خرفہ، خشک کھچڑی، انار، انگور، سیب، ناشپاتی وغیرہ دیں اور ورم بلغمی میں دوران مرض یہ غذا تھوڑی مقدار میں دیں۔ ساگودانہ کی کھیر یا آبِ نخود یا ارہر کی دال اُبال کر اس کا پانی لے کر گرم مصالحہ شامل کرکے کھلائیں، مکوہ، کاسنی کے پتوں کی بھجیا بنا کر چپاتی کے بکل کے ساتھ کھلائیں اور بعد افاقہ مرض۔ مرغ، تیتر، بٹیر کا شوربا گرم مصالحہ ڈال کر دیں۔ ورم صلب میں چوزہ مرغ، تیتر یا بکری کا شوربا چپاتی کے ساتھ تھوڑی مقدار میں دیں۔ تمام اقسام میں مسہل کے روز سوائے مونگ کی نرم کھچڑی کے کوئی اور غذا نہ دیں۔

نوٹ ①: جب یہ مرض پرانا ہو جائے تو شیرہ بادہ شتر ۷ تولہ، شربت بزوری ۴ تولہ کے ہمراہ پلانے سے چند روز میں نفع ہو جاتا ہے۔ اگر اس مرض میں دست آنے لگیں تو آبِ بارتنگ سبزہ تولہ مکوہ سبز کے پانی کی طرح پھاڑ کر رب بہی ۲ تولہ ملا کر پلانے سے نفع ہوتا ہے۔

سوٴ القنیہ اور استسقاء

سوٴ القنیہ، کے معنی غذا کے ذخیرہ کی خرابی کے ہیں۔
قنیہ، پونجی یعنی راس المال کو کہتے ہیں۔ یہاں جگر کے خون کو راس المال (پونجی) سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چونکہ سوء القنیہ راس المال (خون) کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اس مرض کا نام اس کے سبب پر رکھا گیا ہے۔
سوٴ القنیہ، استسقاء کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے جس میں جگر کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور اس میں انتہائی ضعف طاری ہو جاتا ہے۔

اسباب ۱۔ اسکی وجہ گاہے سردی ہوتی ہے جس سے جگر صحیح خون پیدا نہیں کرتا لہذا تمام بدن میں کچا خون روانہ ہوتا ہے اور اعضاء میں بھی یہ طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اس خام خون کو صحیح خون میں تبدیل کر لیں۔
۲۔ گاہے اس کا سبب حرارت ہوتی ہے جیسا کہ گرم امراض میں دیکھا جاتا ہے کہ جگر گرم ہو جاتا ہے اور اسکی قوتیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ لہذا جگر ایسا خون نہیں پیدا کرتا جو تحلیل شدہ خون کے قائم مقام ہو سکے کیونکہ جب کوئی عضو اپنے صحیح مزاج سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو وہ طبعی افعال انجام دینے سے قاصر رہتا ہے۔

علامات چہرہ و بدن کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے اور جب خون کم ہو جاتا ہے تو چہرہ اور بدن کی رنگت سفیدی مائل ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پیر میں تہبیج نمایاں ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ تمام بدن میں ورم ہو جائے۔ یہ ورم خمیر کی طرح ہوتا ہے اور اس طرح نفخ و قراقر کی کثرت اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت اس کا نشان ہے یعنی کبھی طبیعت میں قبض اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہے اور کبھی کھانے کے بعد جلد تقاضا ہو جاتا ہے اور کبھی دیر کے بعد اور کبھی براز خشک آتا ہے۔

علاج پہلے ایسی تدابیر اختیار کریں کہ فضلات کا پیدا ہونا بند ہو جائے اور تنقیہ کریں اس مقصد کے لئے ایارج فیقرا کئی دفعہ دیں اگر خلط لزج اور

غلیظ ہو تو مسہل قوی کی ضرورت ہے۔ غاریقون راوند وغیرہ قوت کے مطابق استعمال کریں۔
اس مرض میں شربت افسنتین و شربت دینار، شربت دردمکرر سب سے بہتر ہیں۔
تنقیہ کے بعد مفتحات و مدرات دینا چاہیئے۔ ہر حال میں سرد پانی سے پرہیز رکھیں، پانی کے
بجائے عرق کاسنی اور عرق بادیان پر اکتفا کریں غذا کے لئے وہ اشیاء دیں جو لذیذ اور
مقوی جگر ہوں جیسے دراج، کبک و زیرباج کو قرنفل دارچینی مصطگی سے خوشبودار کریں۔

فائدہ اس مرض میں سب سے بہتر علاج ریاضت ہے خصوصاً بطور سفر چلنا اور
فصد کی ممانعت ہے جب تک اشد ضرورت نہ ہو اور فصد کی ضرورت اس
وقت پیش آتی ہے جب کہ خون حیض اور بواسیر وغیرہ کا بند ہو اور یہی اس کا سبب ہو،
اور امتلاء خون اور بیمار کے سن و سال و مزاج اگر اجازت دیں اور مناسب یہ ہے کہ
جب فصد کی ضرورت سمجھیں تو پہلے خفیف مسہل دیں جیسے ایارج فیقرا مطبوخ افتیمون
اس کے بعد فصد میں تھوڑا سا خون لیں۔ اور حیض کے بند ہونے میں اگر کھولنے کے
لئے مدرات دیں تو فصد کی حاجت نہیں ہوگی اور یہی طریقہ ہے اسی طرح اگر خون بواسیر
مخصوص ضمادوں سے کھل جائے تو فصد کی ضرورت نہیں۔ اس مرض میں بغیر اشد ضرورت
کے خون نکالنا مرض میں زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور دوگنا ضعف لاتا ہے اور آفات
پیدا کرتا ہے۔

تنبیہ اس مرض میں تنقیہ کئی دفعہ کرنا چاہیئے اور مسہل میں خوشبودار ادویہ
مثلاً عود، مصطگی، سنبل الطیب داخل کریں تاکہ معدہ کو تقویت
حاصل رہے کیونکہ اس جگہ معدہ کی تقویت نہایت ضروری ہے، خصوصاً اگر معدہ میں بھی
ضعف ہو اور جب یہ جان لیں کہ سوالقنیہ مستحکم ہوگیا ہے اور استسقاء ہوا چاہتا ہے
تو شیر شتر اعرابی دیں اور سلیخہ، سنبل الطیب، دارچینی زراوند، مدحرج، عرق گلاب
میں پیس کر جگر پر طلاء کریں نہایت مفید ہے۔
روغن مصطگی، روغن سوسن اور روغن شبت معدہ پر ملنا مفید ہے۔

استسقاء

تعریف مرض جسم کے کسی حصہ میں پانی پڑ جانا۔
اس مرض میں پہلے جگر ضعیف ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ دیگر اعضاء رئیسہ (قلب، دماغ) خراب اور ضعیف ہو جاتے ہیں۔ اور ایک عرصہ تک رہنے کی وجہ سے اور اپنی کمال تکلیف اور مجبور کن اذیت کی وجہ سے مریض کو زندگی سے بالکل عاری اور عاجز کر دیتا ہے اور اس قدر مستحکم ہو جاتا ہے کہ مستقل علاج یا کسی خاص تدبیر کے بغیر قطعی علاج پذیر نہیں ہوتا۔

اقسام مرض ۱۔ اول قسم یہ کہ فاسد اور ردّی مادہ بلغمی سارے بدن کے اعضا میں پیوست ہو جاتا ہے۔ اسکو اصطلاح میں استسقاء لحمی کہتے ہیں۔
۲۔ دوسری قسم یہ ہے کہ رطوبت جوف شکم میں بھر جاتی ہے اور پیٹ بھر جاتا ہے جسکو اصطلاح میں استسقاء زقی کہتے ہیں۔
۳۔ تیسری قسم یہ ہے کہ رطوبت کم اور غلیظ ہوتی ہے اور اس سے ریاح پیدا ہو کر جوف شکم میں بھر جاتی ہیں اور زقی کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو استسقائے طبلی کہتے ہیں۔

اسباب مرض مباشرت کے بعد فوراً ٹھنڈا پانی یا برف پی لینے یا دھوپ میں راستہ چل کر آتے ہی ٹھنڈا پانی پینے سے یا درزش اور کسی محنت مشقت کے بعد پسینہ خشک ہونے سے پہلے پانی پینے یا برف اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پینے یا مرطوب اور ٹھنڈی چیزوں کے کثرت سے استعمال میں لانے سے جگر ضعیف ہو کر بلغم کثرت سے پیدا کرتا ہے اور یہ بلغم جو ابھی کچی اور غیر منہضم غذاء کی صورت میں ہوتا ہے اور اعضاء کو غذا دینے کی قابلیت نہیں رکھتا تمام بدن میں منتشر ہو کر بدن کے مسامات میں نفوذ کرتا ہے اور استسقاء لحمی پیدا کرتا ہے۔ بعض دفعہ ان ہی اسباب سے غذاء فاسد اور خراب ہو کر رطوبت کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں اور جگر سے ناف کی طرف جا کر جوف شکم میں بھر جاتی ہے جس کا نام استسقائے زقی

ہے۔ اور کبھی انہی اسباب سے رطوبت غلیظ پیدا ہو کر اس سے اجزات اُٹھتے ہیں اور جوف شکم میں بھر کر ریاح کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جن سے پیٹ پھول جاتا ہے جس کا نام استسقاء طبلی ہے۔ استسقاء لحمی میں تمام اعضاء کا فعل ہضم ناقص ہوتا ہے زقی میں صرف جگر کا ہضم ناقص ہوتا ہے اور طبلی میں معدہ کا ہضم خراب ہوتا ہے۔

علامات استسقاء لحمی میں تمام جسم پھول جاتا ہے بدن پر ورم سا معلوم ہوتا ہے جسم کو ہاتھ لگانے سے نرم اور ڈھیلا معلوم ہوتا ہے جسم کے کسی مقام پر انگلی رکھ کر دبایا جائے تو گڑھا پڑ جاتا ہے۔ انگلی ہٹانے کے کچھ دیر بعد پھر گڑھا موقوف ہو کر جسم بدستور ہو جاتا ہے۔ پیشاب گاڑھا ہوتا ہے اور اسکی رنگت سفید ہو جاتی ہے پاخانہ مقدار میں زیادہ اور نرم آتا ہے پیشاب کی رنگت سفید ہوتی ہے پیاس کمی کے ساتھ لگتی ہے اور استسقاء زقی میں تمام جسم دُبلا ہو کر سوکھ جاتا ہے۔ پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ کی کھال چمکدار ہو جاتی ہے اور شیشہ کی طرح چمکتی ہے۔ کروٹ بدلنے سے پیٹ میں پانی کے چھلکنے کی آواز آتی ہے نبض نہایت کمزور ہو جاتی ہے سانس تنگی سے آتا ہے۔ زیادہ مدت تک یہ مرض رہنے کے بعد ہاتھ پاؤں پر ورم آ جاتا ہے۔ پیشاب مقدار میں کم آتا ہے۔

استسقاء طبلی میں پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے لیکن زقی کی نسبت اس میں بوجھ کم معلوم ہوتا ہے پیٹ میں کھچاوٹ اور تناوٹ ہوتی ہے۔ اگر پیٹ کو ہاتھ سے ٹھونکا جائے تو ڈھول کی طرح آواز آتی ہے۔ ڈکاروں کے ذریعے یا نیچے سے کچھ ریاح خارج ہو جانے پر آرام معلوم ہوتا ہے اور کھچاوٹ میں کسی قدر کمی ہو جاتی ہے اس قسم میں بہ نسبت دیگر اقسام کے ہاتھ پاؤں پر ورم اور بھرا ہٹ کم ہوتی ہے۔

جدید اضافات اگر دماغ کے پردوں میں پانی جمع ہو جائے تو اسکو استسقاء کے حجاب الدماغ کہتے ہیں اور اگر پھیپھڑوں کے پردے میں پانی جمع ہو جائے تو اسکو حجاب الریہ، حجاب القلب۔ استسقاء مراق البطن اور اسی طرح استسقاء الخصیہ اور استسقاء مفاصل۔ کبھی ٹھوس اعضاء اور ساختوں میں بھی پانی جمع ہو

جاتا ہے۔ بقول اطبا، جدید، درحقیقت یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ یہ بعض امراض دل و جگر و گردہ وغیرہ کی ایک علامت ہے جس مرض کے سبب استسقار کی شکایت ہو اسکی دیگر علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔ آماس یا سوجن شدید ہو تو جلد تنی ہوئی اور چمکدار ہوتی ہے۔ آماسیدہ مقامات کی روحانی قوت کمزور ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ذرا سی خراش سے وہاں پر خراب قسم کی سوزش ہوجاتی ہے۔

اسباب : جگر گردہ یا قلب کے امراض یا قلّتِ خون۔

علامات کے لحاظ سے استسقار کی چار قسمیں کی جاتی ہیں۔

۱۔ استسقار قلبی ۲۔ استسقار کلوی

۳۔ استسقار کبدی ۴۔ استسقار غیر معروف

۱۔ استسقار قلبی

اگر مریض چلتا پھرتا ہو تو پہلے اسکی ٹانگوں اور پاؤں میں اور اگر مریض لیٹا ہوا ہو تو پشت کمر اور پھیپھڑوں کے پیچھے کے حصوں میں تہبیج اور اجتماع رطوبات پایا جاتا ہے یعنی جب یہ مرض دل یا پھیپھڑوں کی خرابی سے ہو تو آماس پہلے پاؤں پر آتا ہے۔ رفتہ رفتہ تمام جسم پر پھیل جاتا ہے۔ ٹانگوں اور پاؤں کا تہبیج عموماً شام کے وقت نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ جسمانی امتحان کرنے پر ضعف قلب یا امراض صمامات قلب وغیرہ کی شکایات کم و بیش ضرور پائی جاتی ہیں۔ خاص علامات یہ ہے کہ تنگیٔ تنفس اور دل کی دھڑکن کی شکایت ہوگی جو تہبیج کے ظہور سے عموماً پہلے رونما ہوتی ہے۔

۲۔ استسقار کلوی

امراض گردہ بالخصوص التہاب کلیہ حاد و مزمن ہر دو میں پایا جاتا ہے۔ اسکی ابتدائی علامت یہ ہے کہ آماس پہلے آنکھوں کے پپوٹوں پر ظاہر ہوتا ہے خصوصاً صبح اٹھتے وقت زیادہ نمایاں ہوتا ہے اور چہرہ پر بھی تہبیج ہوتا ہے۔ اس کے بعد یک وقت تمام بدن میں استسقائی کیفیت پائی جاتی ہے۔ پیشاب میں امتحان کرنے پر رطوبت بیضہ ملتی ہے اور انا میب

ص ۱ لیو ر ھر ایٹ - ۲ء ۸۸ء

بولیہ کے بشرہ کے قشور پائے جاتے ہیں۔ بدن کی رنگت زردی مائل اور مومی ہو جاتی ہے جس کو استسقاء لحمی کہنا چاہیئے۔

۳۔ استسقاء کبدی

امراضِ جگر میں آماس پہلے پیٹ پر ظاہر ہوتا ہے بعد ازاں جب جگر کے نیچے ورید پر دباؤ پڑتا ہے تو پاؤں اور ٹانگیں بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ یہ عام طور پر شرابیوں میں ہزال الکبد کے باعث ہوتا ہے۔ یا بوڑھوں میں سرطان جگر کے باعث ہوتا ہے جبکہ یرقان نمایاں ہوتا ہے لیکن آخر میں جب کہ پیٹ کی وریدوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے تو اسمیں تنگی نفس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جسمانی امتحان پر جگر بڑھا ہوا یا اسمیں کوئی خرابی پائی جاتی ہے۔

نوٹ: حیض کی خرابی کی مشارکت سے اگر استسقاء ہو تو عموماً پنڈلیوں تک محدود رہتا ہے لیکن ہاتھوں اور چہرہ پر بھی آماس ظاہر ہو سکتا ہے جو خصوصاً شام کے وقت نمایاں ہوتا ہے۔

۴۔ استسقاء غیر معروف

اسکی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ فقر الدم۔ فسادِ خون | یا فقر الدم سے پیدا ہونے والے استسقاء مثلاً فقر الدم اخضر۔ فقر الدم مہلک۔ مرض درنی اور سلعات خبیثہ کے آخری درجات میں مرض بیری بیری اور مرض ایڈیسن میں استسقاء کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ سمی۔ مختلف سمیات سے | زہریلی مچھلیاں یا زہریلے قسم کے کیڑوں یا کیکڑوں سانپ۔ بچھو یا کنکھجورا اور بھڑ وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔

نوٹ ضروری | جب یہ مرض کمی خون (انیمیا) وغیرہ کے سبب سے ہو تو خفیف آماس عام طور پر پاؤں، ٹخنہ اور پوٹوں تک محدود ہوتا ہے۔ جو آرام کرنے

کے بعد بالخصوص صبح کے وقت دکھائی نہیں دیتا لیکن ذرا چلنے پھرنے سے نمودار ہو جاتا ہے۔ جبکہ ورم گردہ کے باعث پپوٹوں پر آماس آتا ہے تو برخلاف اسکے آرام کرنے یا لیٹنے سے خصوصاً صبح کے وقت زیادہ ہو جاتا ہے۔ البتہ شام کے وقت ٹخنے آماسیدہ ہوجاتے ہیں۔

انجام مرض جب یہ مرض جگر یا گردوں کے فعل کی خرابی سے واقع ہو تو مناسب علاج سے آرام ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن جب ضعف القلب سے یہ مرض ہو تو اس کا ازالہ قریب قریب ناممکن ہے۔

علاج بھوک اور پیاس پر جس قدر صبر کر سکیں بہتر ہے خصوصاً پانی بہت کم پئیں۔ اگر پیاس زیادہ ہو تو عرق گاؤزبان اور عرق بادیان ہموزن ملا کر تھوڑا تھوڑا پئیں یا آب آہن تاب پئیں۔ غذا خشک چیزیں مثلاً خشک روٹی کباب۔ بھنا ہوا گوشت وغیرہ کھلائیں مگر نمک کم ہو جب پاؤں وغیرہ پر ورم آ جائے تو غذا میں نمک بالکل نہ دیں۔ استسقاء لحمی میں رطوبات کو خشک کرنے والی ادویہ دیں۔ زقی میں پیشاب لانے والی دوائیں دیں اور طبلی میں کاسر الریاح دوائیں استعمال کریں۔ تمام قسم کے تر میوؤں سے پرہیز کریں۔ البتہ انار کی اجازت ہے۔ اونٹنی کا دودھ اس مرض میں بالخاصہ مفید ہے۔ بشرطیکہ حرارت یعنی بخار نہ ہو اگر حرارت ہو تو پہلے اسکو دُور کریں۔

لکو کی سبزی پکا کر کھلائیں۔ استسقاء کی تمام قسموں میں جگر کی تقویت کرنا ضروری ہے منضج جو استسقائے لحمی و زقی میں مستعمل ہے۔

گل بنفشہ ۲ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ کوخشک ۵ عدد۔ گل غافث ۵ ماشہ۔ تخم کشوث لبرہ بستہ ۵ ماشہ۔ تخم خیارین ۷ ماشہ رات کو بھگو کر گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو جوش دے کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ملا کر پلائیں اگر قبض زیادہ ہو تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے شربت دینار ملا کر دیں۔ اگر کھانسی ہو تو پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ اصل السوس ۳ ماشہ اضافہ کریں۔ اگر جسم میں برودت زیادہ ہو تو اسی نسخہ میں بیخ اذخر ۵ ماشہ اضافہ کریں آٹھ روز یہ دوا پلا کر نویں روز مغز املتاس ۲ تولہ ترنجبین ۲ تولہ شیرخشت ۲ تولہ شکر سرخ ۲ تولہ شیرہ مغز بادام ۵ عدد علیحدہ بھگو کر مل چھان کر منضج کے پانی میں اضافہ کرکے پلائیں مگر پہلے رات کو حب ریوند ۴ عدد کھلائیں مسہل کے اگلے روز تبرید کا یہ نسخہ دیں۔ دوا المسک

معتدل ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے شربت عناب ۲ تولہ شربت بنفشہ ۲ تولہ، عرق بادیان ۶ تولہ، عرق گاؤ زبان ۶ تولہ ملا کر پلائیں اگلے روز پھر منضج کی ادویہ شروع کریں چند روز کے بعد مسہل کی ادویہ شامل کر کے پلائیں اسی طرح سے تین مسہل دیں۔ بعد میں تقویت جگر کے لئے دوا ء الکرکم کبیر ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ تخم کثوث ۳ ماشہ، شیرہ مکو خشک ۳ ماشہ، شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق برنجاسف ۱۲ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اسی طرح سے تین مسہل دیں۔ بعد میں تقویت جگر کے لئے دوا ء الکرکم کبیر ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے تخم کثوث ۳ ماشہ شیرہ مکو خشک ۳ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق برنجاسف ۱۲ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔

استسقائے طبلی میں بھی یہی منضج صبح کو پلائیں مگر اسمیں انیسون ۵ ماشہ، زیرہ سیاہ ۳ ماشہ دارچینی ۳ ماشہ اضافہ کر کے بھگوئیں اور شام کو بادیان ۵ ماشہ، انیسون ۳ ماشہ، زیرہ سیاہ ۳ ماشہ اجوائن دیسی ۳ ماشہ، الائچی خورد ۳ ماشہ، عرق بادیان ۸ تولہ، عرق پان ۴ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت دینار ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

بعض اطباء استسقاء لحمی و زقی میں یہ منضج دیتے ہیں:

مکوہ خشک ۵ ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ، بادیان ۷ ماشہ، بیخ بادیان ۷ ماشہ، بیخ کاسنی ۷ ماشہ تخم کاسنی ۵ ماشہ، گل غافث ۵ ماشہ، تخم کثوث پوٹلی بستہ ۵ ماشہ، بیخ اذخر ۵ ماشہ، انیسون ۵ ماشہ رات کو عرق بادیان ۱۰ تولہ، عرق مکوہ ۱۰ تولہ میں بھگوئیں صبح کو جوش دے کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ، شربت دینار ۴ تولہ حل کر کے دیں۔ باقی تدابیر وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

معجون کالکلانج اس مرض میں نہایت مفید ہے۔

نسخہ معجون کالکلانج

(مجربہ حضرت حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی رح)

استسقاء بارد اور معدہ کی برودت کو زائل کرتی ہے۔ پرانے بخاروں، بلغمی کھانسی، دمہ قولنج، عظم طحال، مرگی، بہق اور اختناق الرحم میں مفید ہے۔ نیز مقوی معدہ اور قبض کشا اور ہاضم طعام ہے۔ نسخہ:

مرچ سیاہ، فلفل دراز، پپلامول، سونٹھ، نمک ہندی، سرخ نمک ہندی سیاہ۔

نمک اندرانی، نمک طبرزد، نمک سانبھر، اندرجو شیریں، بشیطرج ہندی، ناگرموتھا، دانہ الائچی کلاں، قرنفل، لونگ، صعتر، برنگ کابلی، کلونجی، کالا دانہ، زیرہ سیاہ، ساذج ہندی، تخم کرفس، دھنیا خشک ہر ایک ایک تولہ، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد، آملہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مغز املتاس ۵ تولہ، تربد مجوف، خراشیدہ آٹھ تولہ، شکر سفید ڈیڑھ سیر، مویز منقی پاؤ سیر، شکر کا قوام کرکے ادویہ کا باریک سفوف بنا کر شامل کرکے معجون بنائیں۔
آخر قوام میں نمکیات پیس کر شامل کریں۔
مقدار خوراک ۳ ماشہ سے نو ماشہ تک صبح۔

نسخہ دوار الکرکم صغیر

برائے استسقاء اور جگر اور طحال کی سرد بیماریوں میں مفید ہے۔
زعفران، ماشہ، سلیخہ، ماشہ، بالچھڑ، ماشہ، فقاح اذخر ۲½ ماشہ، مرمکی ۲½ ماشہ قسط شیریں ۲½ ماشہ، دارچینی ۲½ ماشہ، سب ادویہ کو کوٹ چھان کر سرکہ انگوری میں چوبیس گھنٹے بھگوئیں بعد ازاں دواؤں کے وزن سے تگنے شہد میں معجون بنائیں۔
مقدار خوراک ۳ ماشہ سے پانچ ماشہ تک صبح

نسخہ دوار الکرکم کبیر

برائے استسقاء نیز جگر و تلی کی سرد بیماریوں میں مفید ہے۔ سدوں کو کھولتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے، گردہ و مثانہ کو تقویت دیتی ہے۔

نسخہ زعفران خالص ۲½ تولہ، بالچھڑ ایک تولہ سات ماشہ، روغن بلسان ڈیڑھ تولہ اسارون، انیسون، تخم کرفس، ریوند چینی، مرمکی، دو قو، ہر ایک سوا تولہ۔
رب السوس، تج قلمی، مصطگی رومی، گل غافث ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مجیٹھ، قسط شیریں، دارچینی، فقاح اذخر، حب بلسان، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص میں بدستور معجون بنائیں۔
مقدار خوراک تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہمراہ شربت دینار ۲ تولہ، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ۔

معجون دبید الورد

برائے سوء القنیہ و استسقاء و ضعف جگر و ضعف معدہ و ورم جگر و ورم رحم وغیرہ بہت مفید ہے۔ نسخہ:

بالچھڑ، مصطگی رومی، زعفران خالص، طباشیر عمدہ، دارچینی، اذخر مکی، اسارون، قسطِ شیریں، گل غافث، تخم کشوث، مجیٹھ، لک مغسول، تخم کاسنی، تخم کرفس، زراوند طویل، حب بلسان، عود غرقی، لونگ، دانہ الائچی خورد، ہر ایک چھ ماشہ گل سرخ ساڑھے نو تولہ۔ کوٹ چھان کر تین گنا شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔

مقدارِ خوراک ۷ ماشہ تک صبح ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ عرق برنجاسف ۳ تولہ عرق مکوہ تولہ شربت دینار ۴ تولہ۔

معجون حافظ الاجساد

جو سوء القنیہ، استسقاء، امراض باردہ، معدہ و دماغ و جمیع اعضاء میں مفید ہے۔ دواء الکرکم سے بہتر ہے۔ نسخہ:

زعفران خالص ۵½ ماشہ، بالچھڑ ۶ ماشہ، دارچینی ۵ ماشہ، پوست بیخ کبرہ ماشہ، فقاح اذخر ۵ ماشہ، سنبل جبلی ۴ ماشہ، انیسون ۴ ماشہ، دوقو ۴ ماشہ، اسارون ۴ ماشہ، ریوند چینی ۴ ماشہ، فطراسالیون ۴ ماشہ، مر مکی ۴ ماشہ، قسطِ شیریں ۲ ماشہ، حب بلسان ۲ ماشہ، رب السوس عصارہ غافث ۲ ماشہ ۲ ماشہ، فوۃ الصبغ ۲ ماشہ، ناگر موتھا ۲ ماشہ، روغن زیتون ۶½ تولہ، شہد خالص ۲۰ تولہ سب ادویہ کو کوٹ پیس کر روغن زیتون میں چرب کر کے شہد میں گوندھ کر معجون بنائیں۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک صبح۔

نوٹ: فوۃ الصبغ سے مراد مجیٹھ ہے ـــــــ اور فطراسالیون سے مراد کرفس کوہی یا کرفس پہاڑی یعنی اجمود ہے۔ (صدیقی)

مسہل بے نظیر برائے استسقاء

نسخہ پارہ ۲ ماشہ، گندھک ۲ ماشہ، کمیلہ ۳ ماشہ، ریوند، تربد مجوف مقشر ۲ ماشہ، آردبیخ حنظل ۲ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد ۳ ماشہ، نمک نلی ۲ ماشہ، مغز جمال گوٹہ مدبر ۱ تولہ شیر زقوم یعنی ڈنڈا تھوہر حسب ضرورت۔ اوّل پارہ اور گندھک کی کجلی کریں حتیٰ کہ پارہ کی چمک جاتی رہے بعدہ دوسری ادویہ الگ الگ کوٹ پیس کر کپڑ چھان کرکے وزن کرلیں اور ڈنڈا تھوہر کے دودھ میں کھرل کریں جب گولی بنانے کے قابل ہوجائے تو ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک حسب قوت مرض و مریض ہمراہ شیر شتر دیں۔ غذا بجز شیر شتر اور کچھ نہ دیں۔ انشاء اللہ ایک ہی روز میں آرام ہوجاتا ہے۔ بعد میں تقویت معدہ و جگر کریں۔

نسخہ ماء اللحم کاسنی و مکوہ والا

جو معدہ و جگر کی اصلاح کرتا ہے اورام شکم کو تحلیل کرتا ہے اور کمزوری کو دور کرتا ہے استسقاء اور ورم جگر میں بھی مفید ہے۔

برنجاسف، شکاعی، بادآورد، بادرنجبویہ، مویز منقی، بادیان، بیخ کبر، بیخ اذخر، اصل السوس مقشر، مکوہ خشک، گل سرخ ہر ایک آدھ پاؤ، گاؤزبان، گل گاؤزبان ہر ایک ایک تولہ رات کو دس سیر گرم پانی میں بھگوئیں صبح آب کاسنی سبز، آب مکوہ سبز ہر ایک دو سیر، گوشت بزغالہ چار سیر اضافہ کرکے سات سیر عرق کشید کریں۔

خوراک: پانچ تولہ ہمراہ عرق بادیان ۲ تولہ عرق مکوہ ۲ تولہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ یا شربت دینار ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔

حب انیسون

صلابت جگر، ورم جگر و طحال اور معدہ کی ریاح میں مفید ہے۔ قبض کو دور کرتی ہیں، اپھار

نفخ شکم میں مفید ہیں۔ استسقاء کی تمام اقسام کو رفع کرتی ہیں۔ درد گردہ کو فائدہ مند ہیں تمام ریاحی امراض میں مستعمل ہیں۔ (عطیہ حکیم یوسف الحسن کوئٹہ)

جدوار خطائی ۱ تولہ۔ انیسون ۱ تولہ۔ صبر سقوطری ۳ تولہ۔ ہینگ بریان ۶ ماشہ مصطگی رومی ۱ تولہ۔ آب گھیکوار میں کھرل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔

خوراک ایک سے تین گولی نمک ہمراہ دہی ایک چھٹانک بوقت شب یا بوقت ضرورت دیں نیز مفصلہ ذیل عرق کے ہمراہ امراض ریحی میں فوراً اثر دکھاتی ہیں۔

پوست ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ پوست بلیلہ ۵ تولہ۔ آملہ منقی ۵ تولہ۔ قلمی شورہ ۳ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ۔ برادہ آہن ۲ تولہ۔ گودا گھیکوار ۲ سیر۔ عرق مکو ۲ سیر۔ عرق کاسنی ۲ سیر۔ شہد خالص ۱ سیر کوفتنی ادویہ کو کوٹ کر تمام اشیاء کو مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر گیارہ دن دھوپ میں رکھیں پھر مل کر موٹے کپڑے میں چھان لیں۔

خوراک: اڑھائی تولہ اس عرق میں پانچ تولہ عرق بادیان اور پانچ تولہ عرق پودینہ شامل کر کے دیں۔

ضماد جو استسقاء کے مریض کے پیٹ کے ورم پر لگایا جاتا ہے۔ مرکی ۶ ماشہ۔ ماشا ۶ ماشہ۔ گل بابونہ ۶ ماشہ۔ اکلیل الملک ۶ ماشہ۔ کوخشک ۶ ماشہ۔ بورہ ارمنی ۳ ماشہ۔ بکری کی پرانی مینگنیاں ۱ تولہ۔ افسنتین ۶ ماشہ۔ ہری مکو کے پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔

ضماد دیگر گل بابونہ ۶ ماشہ۔ اکلیل الملک ۶ ماشہ۔ بالچھڑ ۶ ماشہ۔ ناگرموتھ ۶ ماشہ۔ ریوند چینی ۶ ماشہ۔ مغز فلوس خیار شنبر ۱ تولہ۔ ہری مکو کے پانی بقدر حاجت میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔

جوشاندہ برائے استسقاء بارد

مصطگی رومی ۳ ماشہ۔ ریوند چینی ۳ ماشہ۔ دارفلفل ۳ ماشہ۔ دارچینی ۳ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ۔ سونٹھ ۶ ماشہ بادبڑنگ ۶ ماشہ نیمکوب کر کے پاؤ سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہے تو اتار کر چھان کر گلقند دو تولہ ملا کر پئیں۔

آیورویدک کتب میں بکھیرا کو ڈراپسی (استسقاء) کی قاتل

(موتھلکی لکھا گیا ہے۔ چنانچہ یہ نسخہ آماس تمام بدن، کھانسی، دمہ، درد پہلو اور پنڈروگ کے لئے مجرب ہے۔ نسخہ:

بکھیرا، سفید پھول والی، ملٹھی، دار ہلد، نیتر بالا ہر ایک تین ماشہ جوشاندہ بنا کر صبح و شام پلائیں۔ (بکھیرا پنجابی میں اٹ سٹ کو کہتے ہیں)

نوٹ ①: اگرچہ استسقاء کی تمام اقسام میں فصد منع ہے لیکن اگر عورتوں میں خون حیض رک جانے سے جگر خراب ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو تو صافن کی فصد مفید ہو سکتی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مدرات حیض سے علاج کریں۔

اسی طرح اگر بواسیر کا خون بند ہونے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو باسلیق کی فصد لیں یا کسی اور ترکیب سے خون جاری کریں۔

نوٹ ②: اگر مریض استسقاء کو پیشاب کم آتا ہو بدن خصوصاً چہرہ پر تہبج ہو پھوٹے پھولے ہوئے ہوں۔ پیشاب میں نوشادر کی سی بو ہو اور گردوں کے مقام پر درد بھی ہو تو ورم گردے کا علاج کریں۔

انتباہ: استسقاء کے مریض کو اگر مسہل دیں تو اسمیں سنا مکی اور ایلوا داخل نہ کریں۔ اور جو ادویہ جگر کے لئے مضر ہیں وہ بھی داخل نہ کریں۔

اشارہ: استسقائے لحمی میں کھانسی کا ہونا اور پاؤں پر پھوڑے پھنسیاں کا نکل آنا مہلک ہے۔ اور استسقائے زقی میں خصیتین تک ورم آجائے تو خراب علامت ہے۔ اور جگر یا طحال میں صلابت ہو جائے تو مہلک ہے۔ اگر مستسقی کے براز میں خون آنے لگے تو مہلک ہے۔ سوء تنفس اور اسہال کا ہونا۔ بخار ہونا اور قارورہ سرخ ہونا بھی ردی علامتیں ہیں۔

غذا: زود ہضم اور خشک غذائیں۔ بکری کا شوربا گرم مصالحہ ڈال کر، مرغ۔ تیتر۔

بٹیر کی یخنی بغیر گھی کی بکر یلا ، چولائی ، موٹھ کی دال ، مولی کا اچار ، سرکہ میں ڈالا ہوا ، پودینہ کی چٹنی ، ادرک ، زیرہ وغیرہ شامل کر کے دیں ۔

پرھیز : بادی ثقیل چکنی اشیاء مضر ہیں ۔ ریاضت ، حمام کرنا ، شیر شتر ، عرق مکو ، عرق بادیان یا لوہے کا بجھا ہوا پانی تھوڑی مقدار میں سے پلانا مفید ہے ۔ حتی الوسع بھوک اور پیاس پر صبر کریں ۔

نوٹ ① : بعض عورتوں میں اس مرض کے ساتھ حمل کا شبہ پڑ جاتا ہے اس لئے معلوم کریں کہ استسقاء والی عورت کی ناف لوٹی ہوئی ہوتی ہے اور حاملہ کی نہیں ۔ استسقاء والی عورت کے لیٹنے کے وقت پانی دونوں طرف کوکھوں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور حمل میں یہ صورت نہیں ہوتی ۔ استسقاء کے جملہ اقسام میں فصد منع ہے لیکن جن عورتوں میں ایام ماہواری کے رک جانے سے جگر خراب ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو تو صافن کی فصد مفید ہو سکتی ہے ۔ اگر بچوں کو یہ مرض ہو جائے تو دار چینی دانہ نخود کے برابر یا زنبیل ایک رتی کے برابر لے کر بچہ کی ماں کے دودھ میں گھس کر چمچہ سے صبح و شام دونوں وقت بچہ کے حلق میں ٹپکائیں ۔

عظم الطحال

تلی کا بڑھ جانا :

بقراط : کا قول ہے کہ جب طحال بڑھ جاتی ہے تو بدن لاغر ہو جاتا ہے اور جب طحال چھوٹی ہو جاتی ہے تو بدن فربہ ہو جاتا ہے ۔

جالینوس : کہتا ہے کہ طحال کا بڑا ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ بدن میں خراب اخلاط بھرے ہوئے ہیں اور اس کا چھوٹا ہونا و پتلا ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ بدن میں عمدہ اور بہتر اخلاط موجود ہیں ۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ طحال کے بڑے ہونے سے جگر کی مخالفت ہوتی ہے ۔ لہذا وہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی قوتیں حد درجہ کمزور ہو جاتی ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ جب جگر کمزور و لاغر ہو گا تو بدن میں خون کی پیدائش کم

اور خراب اخلاط زیادہ ہونگے جو بدن کو موٹا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھیں گے۔ لہذا بدن لاغر اور دُبلا ہو جائے گا۔

علامات بائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے ٹٹولنے سے تلی بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے جو بعض دفعہ سارے پیٹ کو گھیر لیتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ چہرہ اور جسم کا رنگ پھیکا سا ہو جاتا ہے۔ مریض لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ چلنے سے دم پھولتا ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے گردن پتلی ہو جاتی ہے۔

اسباب سب سے بڑا سبب تو ملیریا کی سمیت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جوہڑ یا خراب نالیوں کا پانی پینے سے بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تلی کی ساخت میں خود خــرابی موجود ہوتی ہے۔

علاج اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو یہ منضج پلا کر مسہل دیں۔ نسخہ منضج برائے ورم طحال و عظم الطحال۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ بادیان ۷ ماشہ۔ گاؤ زبان ۵ ماشہ۔ بکو خشک ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ عدد۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے پلائیں اور شام کو شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ بکو خشک ۵ ماشہ۔ عرق بادیان ۷ تولہ۔ عرق بکو ۵ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر عوارضات میں تخفیف نہ ہو تو صبح کے نسخہ میں بیخ بادیان ۵ ماشہ۔ بیخ کرفس ۵ ماشہ۔ بیخ اذخر ۵ ماشہ۔ شکاعی ۳ ماشہ۔ بادآورد ۳ ماشہ برنجاسف ۳ ماشہ اضافہ کریں۔ پندرہ یا بیس روز یہ نسخہ پلا کر بعد میں منضج کے نسخہ میں پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ تربد سفید مجوف ۷ ماشہ سنا مکی ۷ ماشہ اضافہ کر کے بھگو کر صبح جوش دے کر مل چھان کر مغز املتاس ۲ تولہ۔ ترنجبین ۲ تولہ شکر سرخ ۳ تولہ شیرہ مغز بادام ۵ عدد عرق گلاب میں حل کر کے منضج والے پانی میں ملا کر پلائیں۔

اگلے روز تبرید کا یہ نسخہ دیں۔ اول دواء المسک معتدل ۵ ماشہ کھلا کر اُوپر سے عرق بادیان ۶ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق برنجاسف ۴ تولہ خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اسی طرح ایک ایک روز کے وقفہ سے تین مسہل دیں۔ بعد میں تقویت کے لئے چند روز تک صبح کشتہ فولاد ۱ برنج۔ کشتہ زمرد ۱ برنج۔ جوارش جالینوس میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے عرق بکو

۶ تولہ عرق برنجاسف ۶ تولہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملاکر پلائیں ۔

دوائے طحال برائے عظم الطحال وقبض وریح معدہ داستسقاء، اور پیٹ کے بڑھنے میں مفید ہے ۔ ہر چہار نمک ایک ایک تولہ لے کر آب مولی پاؤ بھر میں کھرل کریں ۔ جب جذب ہو جائے سکورہ گلی میں رکھ کر منہ گل حکمت کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں ۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر آب گھیکوار پاؤ بھر میں کھرل کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں ۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر آب لیموں پاؤ بھر میں کھرل کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں ۔ بس تیار ہے نکال کر پیس کر محفوظ رکھیں ۔

خوراک ایک رتی سے ۲ رتی تک تھوڑے مکھن میں لپیٹ کر صبح کو دیں اس سے خوب دست آتے ہیں اور تلی گھل جاتی ہے ۔

روغن نوشادر ۔ برائے عظم الطحال ونفخ شکم و درد شکم داستسقاء نوشادر ۱۰ تولہ سمندر جھاگ ۱۰ تولہ گندھک آملہ سار ۱۰ تولہ ۔ ہر سہ ادویہ الگ الگ باریک کر کے ایک سکورہ گلی لے کر اوّل نصف سمندر جھاگ بچھائیں پھر نصف نوشادر پھر تمام گندھک پھر باقی ماندہ نوشادر اور سمندر جھاگ اور اچھی طرح دبا دیں کر اثنائے گل حکمت میں جلنے نہ پائے منہ گل حکمت کر کے خشک کر لیں اور ہوا سے محفوظ جگہ پر پانچ سیر اوپلوں کی آگ دیں ۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر پیس لیں اور ہوا میں اتنی دیر تک رکھیں کہ روغن سا بن جائے ۔ مقدار خوراک بقدر نخود بتاشہ پر ڈال کر دیں یا دوسرے بدرقہ مناسبہ سے دیں ۔

اکسیر جگر وطحال جو بڑھے ہوئے جگر اور تلی کو چند خوراکوں میں فائدہ دیتی ہے ۔ مقوی جگر اور مقوی معدہ ہے بھوک لگاتی ہے ۔

لوہ چون ۱۰ تولہ ۔ نوشادر ۳ تولہ کھرل میں ڈال کر اس قدر رگڑیں کہ آگ نکلے بعدہٗ سرکہ انگوری اس قدر ڈالیں کہ دوا سے ایک انچ اوپر ہے خشک ہونے پر دوبارہ اس قدر کھرل کریں کہ سرمہ سے زیادہ باریک ہو جائے ۔ پھر کپڑے میں چھان کر رکھ لیں ۔

خوراک ۔ ایک سے تین رتی تک حلوا میں رکھ کر روزانہ صبح دیں ۔

حب برائے عظم طحال سہاگہ ، نوشادر ، صبر زرد ، قلمی شورہ ، سب ایک ایک تولہ لے کر کوٹ پیس کر سرکہ کے ہمراہ گوندھ کر حب

بقدر نخود بنائیں۔

مقدار خوراک ایک یا دو حب صبح و شام پانی کے ہمراہ دیں اگر قبض زیادہ ہو تو صبر زرد ۲ تولہ ڈالیں۔ باقی ادویہ ایک ایک تولہ بعض دفعہ اس میں مصطگی رومی اور عصارہ ریوند ایک ایک تولہ اضافہ کیا جاتا ہے

ضماد کبریت اگر تلی بہت بڑھی ہوئی ہو اور دوسری ادویہ سے خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوتا ہو تو اسے استعمال کریں۔ بڑھی ہوئی تلی کو اور اسکی سختی کو بہت جلد تحلیل کرتی ہے۔ گندھک آملہ سار ڈیڑھ تولہ۔ گوگل۔ اشق۔ سکینج ترس۔ تخم سویا۔ تخم السی۔ اکلیل الملک۔ سداب ہر ایک تین تولہ۔ انجیر زرد دس عدد پہلے گوگل اشق اور سکینج کو سرکہ میں حل کرلیں پھر سب ادویہ کو باریک کوٹ پیس کر قند سرکہ میں گوندھ کر نیم گرم کرکے بقدر ضرورت ضماد کریں دو چار روز میں کافی فائدہ ہو جاتا ہے۔

ضماد اشق تلی کے ورم کو بہت جلد تحلیل کرتا ہے۔
سداب سوا دو تولہ اشنہ۔ کزمازج ہر ایک ڈیڑھ تولہ اشق گوگل۔ بورہ ارمنی۔ نمک ہندی ہر ایک سوا تولہ گندھک سات ماشہ انجیر زرد دس عدد۔ پہلے انجیر کو باریک پیس کر سرکہ میں پکائیں پھر اشق اور گوگل کو اسی سرکہ میں ڈال کر آگ پر خوب گرم کریں۔ پھر باقی ادویہ کا باریک سفوف کر کے شامل کریں اور نیم گرم کر کے ضماد کریں۔

عرق برائے عظم الطحال۔ ونفخ شکم و باؤ گولہ

عرق ادرک پاؤ۔ عرق لیموں پاؤ۔ سرکہ انگوری پاؤ۔ سب کو یکجا کر کے ایک بوتل میں ڈال کر پھٹکڑی بریاں۔ سہاگہ بریاں۔ نوشادر۔ قلمی شورہ۔ سجی۔ مرچ سیاہ۔ لونگ۔ سونٹھ جوکھار۔ نمک سیاہ ہر ایک ایک تولہ کا سفوف کر کے شامل کریں اور دو ہفتہ دھوپ میں رکھیں بعدہٗ صاف کر کے محفوظ رکھیں۔ خوراک ایک یا دو قطرہ۔

سفوف کبریت عظم طحال کے لئے مفید ہے۔ تلی یا جگر کے فعل کے خراب ہونے سے بخار آتا ہو اس کے لئے مفید ہے۔ پیٹ

بڑھ گیا ہو۔ ریح کو توڑتا ہے بھوک لگاتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے اور درد شکم میں بھی مفید ہے

نسخہ گندھک آملہ سار مصفیٰ ۵ تولہ۔ نمک طعام ا تولہ۔ نمک لاہوری ا تولہ۔ نمک سیاہ ا تولہ۔ سہاگہ بریاں ا تولہ کوٹ پیس کر سفوف بنائیں۔

خوراک بچوں کو دو رتی اور جوانوں کو ۱ ماشہ سے تین ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

حب برائے طحال

جو بڑی سے بڑی تلی کو چند روز میں گھلا دیتی ہے ان سے دو تین دست روزانہ ہوتے ہیں بھوک بھی خوب لگتی ہے

نسخہ صبر زرد۔ ریوند چینی۔ ہلدی۔ سہاگہ بریاں۔ ہینگ بریاں سب ہموزن لے کر باریک کوٹ چھان کر عرق گھیکوار کے ہمراہ کھرل کریں اور بقدر نخود گولیاں بنائیں

خوراک دو تین گولی صبح و شام ہمراہ آب گرم۔

پرہیز چکنی اور روغن دار اشیاء مٹھائیاں اور غلیظ چیزیں آلو۔ اروی۔ کچالو۔ ماش کی دال وغیرہ اس مرض میں نقصان پہنچاتی ہیں۔ دودھ مکھن کے کھانے سے پرہیز کریں۔

غذاء بھوک سے کم دیں اور معمولی غذا بکری کا شوربا چپاتی کے ساتھ دیں اور پودینہ کی چٹنی اور مولی کا اچار سرکہ میں ملا ہوا حسب ضرورت دیں۔

رائی ایک تولہ سہاگہ ۲ ماشہ نوشادر ۲ ماشہ کا سفوف کر کے رکھ لیں اور ۲۔۲ ماشہ کھانا کھانے کے بعد چبائیں۔ دودھ اگر پئیں تو اونٹنی کا دودھ پی سکتے ہیں۔ روٹی پکاتے وقت آٹے میں سوڈا ملا لینا چاہیئے تاکہ زود ہضم ہو جائے۔

سرطان جگر

سرطان کیا ہے! ایک قسم کی خبیث رسولی ہے۔

سلعہ یعنی رسولی کی تعریف اگر کسی عضو کی چند ایک خلیات کسی وجہ سے باغی ہو جائیں یعنی بغیر کسی تنظیم کے نشوونما اور افزائش نسل

کرنا شروع کر دیں۔ نہ ان کا کوئی مطلب ہو نہ کوئی کام ہو اور نہ کوئی فائدہ۔ اور مکمل طور پر اصلی عضو سے خودمختاری سنبھال لیں ان میں طاقت تکاثر لامحدود ہوتی ہے اور چونکہ یہ سلعات ان کے قوانین و ضوابط سے بالکل ہی خارج ہوتی ہیں۔ اس لئے سلعہ کو خودمختار اور خود آئین جدید بالیدگی بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ خلیات جسم سے خوراک تو لیتی رہیں گی لیکن کوئی فائدہ کا کام نہیں کریں گی۔ جیسا کہ اس عضو کا ہونا بلکہ اُلٹا نقصان پہنچاتی ہیں اور کبھی کبھی اتنا نقصان کہ اس کا کوئی یقینی طور پر علاج ہی نہیں ہوتا۔ یہ خلیات طبعی خلیات کی طرح پوری طور سے پرورش نہیں پاتیں۔ انکی شکل و صورت تھوڑی بہت اس عضو کی خلیات سے ملتی ہیں جس میں ان کا آغاز ہوا ہو۔ لیکن جتنی کم شکل ملے گی اتنی ہی خطرناک رسولی ہوگی اگر معدہ کی رسولی ہے تو معدہ کی خلیات سے شکل ملے گی اور اگر رحم کی ہے تو رحم کے خلیات سے ملے گی۔

کچھ ایسی رسولیاں ہوتی ہیں جو اپنی جگہ نہیں چھوڑتیں گویا جس عضو میں نکلتی ہیں اسی عضو تک محدود رہتی ہیں ایسی رسولیوں کو سادہ رسولی یا معصوم رسولی کہتے ہیں۔

لیکن کچھ ایسی رسولیاں ہوتی ہیں جو اصلی عضو میں بھی پھیلتے ہیں اور ساتھ والے نسیج میں بھی پھیل جاتے ہیں۔ بلکہ خون یا عروق لمفاویہ کے ذریعہ کسی دوسرے عضو میں جا نکلتے ہیں اور وہاں نشوونما شروع کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ایک ایسی زہر پیدا کرتے ہیں جو جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ ایسی رسولیوں کو خبیث رسولی کہتے ہیں اور اس کو سرطان بھی کہتے ہیں۔

اسبابِ سلعہ

متواتر دیرینہ کسی مہیج کا کسی نسیج پر عمل ہوتا ہے تو اس عمل ہیجان سے اس نسیج میں سلعہ پیدا ہو جائے گا۔ اس نظریہ کے ثبوت میں مندرجہ ذیل دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ولائتی تمباکو پینے والے مٹی کے پائپ کی گرم نلکی کو لگاتار اور دیر تک لب لگائے رکھنے سے لذع کے باعث سلعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ اگر دیر تک منہ میں کسی ٹوٹے ہوئے نوک دار دانت پر زبان رگڑ کھاتی رہے تو اس خراش کی وجہ سے زبان پر سلعہ پیدا ہو جائے گا۔

۳۔ مٹی کے تیل کے کارخانوں کے مزدوروں میں بوجہ مٹی کے تیل کی دیر تک خراش سے انکی جلد پر اور کارخانوں یا مکان کی دیوار کی چمنیاں صاف کرنے والوں کے فوطوں پر چمنیوں سے جما ہوا دھواں گر اور جم کر خراش پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے یہاں سلعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۴۔ کشمیری جو سردی کے موسم میں شکم پر کانگڑی (انگیٹھی کی قسم ہے) باندھے رکھتے ہیں ان میں بوجہ آگ کی دیرینہ حدت دلذع کے مقام پر سلعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۵۔ آلہ شعاع رانیجن کے پیچھے کام کرنیوالوں کے ننگے ہاتھوں پر بوجہ آلہ شعاع مذکور کی دیر تک شعاعوں کے اثر سے سلعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۶۔ مرارہ میں بوجہ حصاۃ المرارہ دیر تک خارش پیدا کرنے سے سلعہ ہو جاتا ہے۔

۷۔ کثرت سے پان کھانیوالوں میں چھالیا کی نوک دار دانوں کی متواتر رگڑ و خراش سے رخسار کے اندر سلعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۸۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی مکان میں کوئی مریض سلعہ رہتا ہو تو اس کے فوراً چلے جانے کے بعد جب کوئی کنبہ اس میں سکونت پذیر ہو گا تو اس کنبہ میں سے کسی کو کوئی سلعہ لاحق ہو جائے گا۔ مگر یہ سبب ایسا شاذ ہے کہ اگر اسکو اسباب خارجی کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے مگر چونکہ اسمیں دیر تک کسی قسم کی خراش پیدا نہیں ہوتی لہذا اس سبب کو متذکرہ بالا اسباب سے علیحدہ رکھتے ہوئے صرف سات اسباب کو یاد رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

نوٹ: وراثت بھی رسولی یا سرطان پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے جب کسی خاندان میں کسی شخص کو کینسر ہو جائے تو اکثر اوقات خاندان کے دوسرے افراد کو بھی ہو سکتا ہے خصوصاً سرطان معدہ عورتوں میں رحم کا سرطان، خصیۃ الرحم اور پستان کا سرطان اور مردوں میں لب اور آنتوں کے سرطان اکثر پیدا ہو جاتے ہیں۔

سلعات یا سرطان میں خلیات اپنا طبعی کام کرتے ہوئے باغی ہو جاتی ہیں اور کسی کے قابو

میں نہیں رہتیں۔ خود کا اصلی کام چھوڑ دیتی ہیں اس سلسلہ میں کچھ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ (HORMONE) اثر کرتی ہیں۔

کوئی سمجھتے ہیں کہ (VIRUS) اس کا سبب ہے تیسری وجہ بتاتے ہیں کہ کوئی شئے لگاتار جسم کے کسی حصہ سے رگڑ (IRRITATION) لگاتی رہے تب بھی رسولی پیدا ہو سکتی ہے مثلاً پان چبانا وغیرہ جس کا ذکر مفصل اوپر ہو چکا ہے۔

سلعہ کی اقسام

سلعہ کی دو مشہور قسمیں ہیں ۱۔ سلیم رسولی یا معصوم رسولی جس کو سادہ رسولی بھی کہتے ہیں ۲۔ خبیث رسولی جس کو سرطان بھی کہتے ہیں۔

سادہ اور معصوم رسولی اور خبیث رسولی میں فرق

سادہ رسولی	خبیث رسولی
۱۔ اپنی جگہ عضو میں محدود رہتی ہے اور ایک دائرے کے اندر رہتی ہے اور نشو و نما پاتی ہے۔	۱۔ عضو کے اندر بھی اور ساتھ لگے ہوئے نسیج میں بھی پھیلتی ہے بلکہ خون اور عروق لمفاویہ کے ذریعہ دُوسرے اعضاء میں ظاہر ہو جاتی ہے۔
۲۔ مریض مرتا نہیں صرف قریبی نسیج پر دباؤ پڑنے سے علامات پیدا ہوتی ہیں	۲۔ اگر یہ مرض فوراً ہی تشخیص کی جائے اور باقاعدہ علاج نہ ہو سکے تو مریض لازمی مرجاتا ہے
۳۔ اگر اپریشن کیا جائے تو آسانی سے رسولی نکالی جا سکتی ہے۔ اور پھر وہ دوبارہ پیدا نہیں ہوتی۔	۳۔ اگر ابتداء ہی میں اپریشن ہو جائے تو شاید ممکن ہے کہ سارا سرطان نکل آئے لیکن اپریشن کو دیر ہو جائے تو پھر مشکل سے ہو سکتا ہے کہ اسکی اپنی جگہ سے کچھ خلیات دوسرے اعضاء میں پہنچ چکے ہوں اور ان کا پتہ نہ چل سکے۔
۴۔ عضو کے اندر ساتھ والی خلیات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔	۴۔ اپنی زہر سے نزدیک والی خلیات کو ہلاک کر ڈالتا ہے اور سخت درد ہوتی ہے۔
۵۔ آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور کبھی بڑھنا بند بھی ہو جاتا ہے۔	

سادہ رسولی	خبیث رسولی
۶۔ خلیات کی شکل و صورت عضو کے خلیات کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔	۵۔ تیزی سے بڑھتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ۶۔ خوردبین سے دیکھا جائے تو خلیات کی شکل مختلف ہوتی ہے۔
۷۔ تھوڑی درد کے علاوہ صحت پر کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔	۷۔ مریض کمزور۔ پیلا بخار اور درد محسوس کرتا ہے

سرطان کے متعلق قدیم نظریات

سرطان وہ ورم ہے جسکی پیدائش سودائے محترق (جلا ہوا سودا ء) سے ہوتی ہے یہ سودائے محترق خالص صفرادی مادہ کے جلنے یا ایسے بلغمی مادہ کے جلنے سے حاصل ہوتا ہے جسمیں صفرادی مادہ کی آمیزش ہوتی ہے اور یہ دونوں ایک ساتھ جل جاتے ہیں۔ جو سرطان خالص صفرادی ہوتا ہے اسمیں پیپ پڑجاتی ہے اور جو بلغمی اور صفرادی ہوتا ہے اسمیں عموماً پیپ نہیں پڑتی۔ گاہے اسمیں اسوقت پیپ پڑجاتی ہے اور جو بلغمی اور صفرادی ہوتا ہے اسمیں عموماً پیپ نہیں پڑتی گاہے اسمیں اسوقت پیپ پیدا ہو جاتی ہے جب اس کے مادہ میں ایک قسم کی عفونت اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ سرطان کی پیدائش سودائے عکری (تلچھٹ) سے نہیں ہوتی۔ کیونکہ سودائے عکری یعنی وہ سوداء جو خون سے تلچھٹ کے طور پر پیدا ہوتا ہے۔ طبعی سوداء ہوتا ہے جو سرد خشک ہوتا ہے اور اسمیں حدت (تیزی) نہیں ہوتی برخلاف ازیں سرطان ایک موذی ورم ہے جس کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے لہٰذا اس کی پیدائش جلے ہوئے مادہ ہی سے ممکن ہے۔

علامات جب یہ ورم شروع ہوتا ہے تو بادام کے برابر یا اس سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن یہ روز بروز بڑا ہوتا جاتا ہے کیونکہ مادہ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس سے وہ رگیں بھر جاتی ہیں جو اس ورم کے آس پاس ہوتی ہیں اسمیں سختی بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس کا رنگ نیلگوں اور شکل گول ہوتی ہے کیونکہ اس کا مادہ غلیظ ہوتا ہے اور چھونے سے تھوڑا سا گرم محسوس ہوتا ہے کیونکہ مادہ میں احتراق اور حدت ہوتی ہے۔ جب یہ بڑا ہونے

لگتا ہے تو اس پر سرخ اور سبز رگیں سرطان (کیکڑا) کے پاؤں کے مانند نمودار ہونے لگتی ہیں اس کی ایک جڑ ہوتی ہے جو جسم کے اندر گھستی چلی جاتی ہے اور جو کیکڑے کے پیٹ کے مشابہ ہوتی ہے کیونکہ اس کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے اندر اور باہر کی رگیں بھر جاتی ہیں چونکہ یہ مادہ غلیظ ہوتا ہے لہذا نہ یہ تحلیل ہوتا ہے اور نہ حرکت کرتا ہے بلکہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔

سرطان کی وجہ تسمیہ

چونکہ یہ ورم گول ہوتا ہے اور اسکے ارد گرد رگیں ہوتی ہیں لہذا اسکی شکل کیکڑے کے مانند نظر آنے لگتی ہے۔ اس لئے اس کا نام سرطان (کیکڑا) رکھ دیا گیا ہے۔ لیکن بعض اطباء نے اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ جس طرح سرطان یعنی کیکڑا اپنے شکار پر چمٹ جاتا ہے اسی طرح یہ عضو ماؤف سے چسپاں ہو جاتا ہے۔ جس سرطان میں پیپ پڑ جاتی ہے اس کا زخم سیاہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا مادہ خبیث اور جلا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے کنارے موٹے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا مادہ نہایت خشک اور سخت ہوتا ہے وہ سرخ یا سبز اور باہر کی طرف لوٹے ہوئے ہوتے ہیں کیونکہ غلظت اور صلابت کے باعث ان میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے یہ باہر کی طرف مڑ جاتے ہیں۔ اس سے خراب قسم کا بدبودار زرداب بہا کرتا ہے کیونکہ اس کے بعض حصہ میں احتراق اور بعض میں تعفن ہوتا ہے الغرض یہ طبیب کو دق کرنے والی بیماری ہے اس سے شفایاب ہونا ناممکن ہے کیونکہ جس سرطان میں پیپ نہیں پڑتی ہے اس کا تحلیل ہونا ناممکن ہے اس لئے اگر ہلکی محلل دوائیں استعمال کرتے ہیں تو وہ سودائے محترقہ کو تحلیل نہیں کر سکتی ہیں اور اگر قوی درجہ کی محلل دوائیں استعمال کی جاتی ہیں تو لطیف اجزاء تحلیل ہو کر باقی حصہ پتھر کی مانند سخت ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور اسی طرح اسکو پکا کر پیپ بنانا بھی ناممکن ہے کیونکہ اس کا مادہ جلا ہوا اور خاکستر ہوتا ہے اور اس پر خشکی غالب ہوتی ہے۔ اب رہا عمل جراحی تو وہ بھی یہاں ناممکن ہے۔ کیونکہ اس میں رگیں ہوتی ہیں جو مواد کو ہر طرف سے جذب کرتی رہتی ہیں۔ ان کو پورے طور پر جڑ سے نکال پھینکنا بھی محال ہے کیونکہ اکثر رگیں پوشیدہ اور جو ہر عضو میں گھسی ہوئی ہوتی ہیں اگر عمل جراحی کے بعد ان میں سے کوئی رگ باقی رہ جاتی ہے تو اس میں خبیث مادہ پیدا ہو کر اس جگہ دوسرا سرطان پیدا ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس علاج سے مریض کو عذاب میں مبتلا کرنا اسکو گھلانا اور ہلاک کرنا ہے۔ بعض اوقات عضو ماؤف میں بڑی بڑی شرائین

اور رگیں ہوتی ہیں جو عمل جراحی سے کٹ جاتی ہیں اور ان سے خون آنے لگتا ہے اور جب انکو باندھ دیا جاتا ہے تو اکثر اعضاء میں یہ آفت پھیل جاتی ہے اور کئی سرطان پیدا ہو جاتے ہیں اب طریقہ علاج میں داغنا رہ گیا ہے اگر یہ اختیار کیا جاتا ہے تو اسمیں بہت ہی خطرہ ہے۔ خصوصاً جبکہ سرطان اعضاء شریفہ کے قریب ہو اور جس سرطان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس کا شفا یاب ہونا اس لئے ناممکن ہے کہ اس کا مادہ بہت خبیث اور فاسد ہوتا ہے جسکی وجہ سے اس کا زخم نہیں بھرتا لیکن تاہم اس کا علاج کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاج میں محض تین غرضیں مقصود ہوتی ہیں ۱۔ اسے بڑھنے سے روک دیا جائے ۲۔ اسمیں پیپ نہ پڑنے دی جائے ۳۔ اگر پیپ پڑ گئی ہو تو اس کے زخم کو بھرا جائے بڑھنے نہ دیا جائے نیز اسکی سوزش اور درد کو تسکین دی جائے یہ تینوں غرضیں صرف طلاؤں اور مرہموں کے استعمال سے پوری ہو سکتی ہیں۔ جو سرطان متقرح (جس میں پیپ پڑ چکی ہو) اور غیر متقرح (جس میں پیپ نہ پڑی ہو) کے لئے قرابادینوں میں مذکور ہیں۔ اور ان میں سے کچھ یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ بڑھنے کو روکنے والی دوا۔ مثلاً روغن گل سبز دھنیے کا پانی اور مکوہ سبز کے پانی میں سیسہ کو رگڑ کر چکی کے پتھر کی گرد ملا کر لگائیں۔

۲۔ پیپ پڑنے سے محفوظ رکھنے والی دوا۔ مثلاً سفیدہ کاشغری گل ارمنی آب کا ہو اور روغن زیتون ۳۔ زخم بھرنے والی دوا۔ مثلاً سفیدہ کاشغری اور توتیائے مغسول۔ روغن گل کے ہمراہ۔ لیکن ان کو استعمال کرنے سے پہلے فصد اور اسہال کے ذریعہ سوداوی مادہ سے بدن کا تنقیہ کر لیا جائے اور بدن کے خون کو پانی کی مانند رقیق بنا دیا جائے تاکہ وہ جل نہ سکے اور سرطان کا مادہ بڑھنے نہ پائے اس غرض کے لئے ایسی غذائیں کھلائیں جو بدن میں تراوٹ پیدا کریں اور عمدہ خون پیدا کریں مثلاً چوزہ ہائے مرغ۔ بھیڑ اور بکری کے بچوں کا گوشت۔ پتھریلی زمین کی مچھلی جن کو کدو۔ جو اور چولائی کے ساگ کے ساتھ پکایا گیا ہو تراوٹ پیدا کرنے والے شربت پلائیں مثلاً شربت بنفشہ و شربت نیلوفر وغیرہ۔

نوٹ: سرطان ایک قسم کی خبیث رسولی ہے لہذا اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ کسی ہوشیار جراح سے اس کے اجزاء کو تمام نکلوا دیا جائے لیکن اس کے اخراج میں یہ دشواری پیدا ہوتی ہے کہ بالعموم پورے اجزاء نہیں نکلتے بلکہ باقی رہ جاتے ہیں اور وہ بڑھ کر مختلف مقامات

میں سرطان پیدا کرتے ہیں آجکل اس کا علاج ریڈیم کی شعاعوں اور ایکسرے کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن کوئی کامیاب نہیں۔ اس تحریر سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ آجتک اس مرض کا کوئی شافی علاج دستیاب نہیں ہوا لیکن اگر احتیاط برتی جائے اور اسپر ہمیشہ توجہ رکھی جائے تو یہ مرض بڑھنے نہیں پاتا۔ جو ایک حد تک کامیابی کے مترادف ہے۔

سرطان کبد یا
جگر کا سرطان

تعریف مرض اس مرض میں جگر بڑھ جاتا ہے۔ جگر میں سفید دانہ دار مواد جمع ہو جاتا ہے اگر بار لیطون بھی مبتلا مرض ہو جائے تو استسقاء ہو جاتا ہے۔
یہ مرض عموماً ۴۰ سال سے بڑی عمر کی عورتوں کو ہوتا ہے۔ مرض کی واضح علامات موجود ہوتی ہیں مریض جگر یا کمر یا بازوؤں میں درد کی شکایت کرتا ہے۔

علامات مرض پیٹ پھول جاتا ہے۔ صحت جواب دینے لگتی ہے اول تو یرقان ہوا نہیں کرتا اگر ہو تو متعدی قسم کا ہوتا ہے۔ استسقاء کی صورت میں پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔ اور پھولی ہوئی وریدیں پیٹ کے نچلے حصے پر دکھائی دیتی ہیں ناف کے قریب اجتماع مواد محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو فقر الدم کے علاوہ بے قاعدہ بخار بھی ہونے لگتا ہے۔

علاج اس مرض کا کوئی حتمی علاج آج تک دریافت نہیں ہو سکا۔ البتہ اس کے علامات کو مسکنات و مخدرات سے دبایا جاتا ہے۔

ایک تجربہ میرے قابل احترام بزرگ طبیب جناب الحاج حکیم عنایت اللہ صاحب نسیم فرماتے ہیں کہ :
"اگر بڑھاپے میں یعنی ساٹھ سال کی عمر کے بعد یرقان ہو جائے تو یقین جانئے کہ اس کے پتہ میں یا جگر میں سرطان یعنی کینسر ہے۔

یرقان

تعریف وکیفیت مرض یرقان وہ مرض ہے جس میں جلد یا اس کے قرب وجوار میں غیر معفونی سیاہ یا زرد خلط سرایت کرنے سے بدن کا رنگ زرد یا سیاہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ: اگر اس خلط میں عفونت ہوتی تو تیسرے یا چوتھے دن کا بخار پیدا ہو جاتا، کیونکہ یرقان کا مادہ رگوں سے باہر ہوتا ہے۔

اقسام مرض اطبائے قدیم نے باعتبار رنگ کے یرقان کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔
۱۔ یرقان اصفر یعنی زرد جو جگر اور پتہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔
۲۔ دوسرا یرقان اسود یعنی سیاہ جو تلی کی خرابی سے ہوتا ہے۔ پھر باعتبار اسباب کے چودہ قسم کا مانا ہے یعنی مختلف اسباب کے لحاظ سے اس کے مختلف نام رکھ دیئے ہیں۔

نوٹ ضروری: اگرچہ از روئے تشریح و افعال الاعضاء یہ بات یقینی ہے کہ طحال یعنی تلی کی کوئی نالی نہیں ہوتی اور نہ ہی اعضائے ہضم سے اس کا کوئی تعلق ہے۔ مگر اطبائے متقدمین کی اس تحقیق پر کہ یرقان اسود یعنی سیاہ رنگ کا یرقان تلی کی خرابی سے ہوتا ہے ڈاکٹروں کو تعجب نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ سپلینائٹس (ورم طحال) اور لیوکوسائی تھیمیا (مرض مخصوص طحال) میں خون کی رنگت کے متغیر ہو جانے سے سارے جسم کی رنگت زرد یا سیاہ ہو جایا کرتی ہے۔ (از مخزن حکمت جلد دوم ص۱۸۱)

اطبائے جدید یرقان کی دو بڑی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

۱۔ یرقان سددی ۲۔ یرقان غیر سددی

اسباب مرض اس مرض کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں۔
۱۔ یرقان سددی: ایک وہ جو صفرادی نالی کو بند کرکے اس مرض کو پیدا کرتے ہیں اور دوسرے وہ ۲۔ یرقان غیر سددی: وہ جو بغیر بند کرتے صفرادی نالیوں کے اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ چنانچہ قسم اول کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

مرارہ کی نالی میں صفراوی پتھری یا کرم وغیرہ کا پھنس جانا یا اس میں یا بارہ انگشتی آنت کے سوراخ میں سوزش ہو کر منفذ کا تنگ یا بند ہو جانا۔

دوسری قسم کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

خاص قسم کے حمیات (بخار) تپ زرد بعض قسم کے زہر مثلاً سیسہ یا پارہ کا زہر یا سانپ بچھو یا دوسرے زہریلے حشرات کے کاٹنے کا زہر یا زہریلی ادویہ مثلاً فاسفورس سنکھیا وغیرہ کا زہر بعض امراض جگر۔ دائمی قبض بدہضمی کبھی سردی و رنج و غم وغیرہ۔

علامات مرض سب سے پہلے پیشاب زرد یا بھورے سیاہی مائل رنگ کا آنے لگتا ہے پھر آنکھوں کی رنگت زرد ہونے لگتی ہے۔ پھر لب مسوڑے زبان اور جلد کی رنگت بھی خفیف زردی مائل یا بھورے سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے منہ کا ذائقہ تلخ۔ بھوک نہیں لگتی۔ چکنی اور روغنی اغذیہ سے نفرت ہو جاتی ہے نفخ شکم رہتا ہے اور بار بار ڈکار آتے ہیں۔ براز میلا مٹیالا اور بدبودار خارج ہوتا ہے جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مرارہ سے صفراء انتڑیوں میں نہیں گرتا۔ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ مریض پست ہمت کمزور اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ جلد میں خارش ہوتی ہے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں کبھی مریض کو ہر چیز زرد دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر مرض پرانا ہو تو سخت ضعف اور ہذیان و تشنج وغیرہ ردی علامات پیدا ہو کر مریض کی زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

۱۔ یرقان اصفر یا زرد

اسباب کے لحاظ سے اسکی چودہ قسمیں ہیں:

۱۔ یرقان بحرانی ۲۔ یرقان بوجہ سوء مزاج حار کبد۔ یرقان بحرانی میں طبیعت حمیات حادہ میں مرہ صفراء کو جلد اور بدن کے بیرونی حصوں کی طرف بحران کے طور پر دفع کرتی ہے۔

۲۔ جو جگر کے سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ۳۔ یرقان بوجہ سوء مزاج مرارہ۔

۴۔ یرقان مزاجی بدنی ۵۔ یرقان بوجہ ورم جگر ۶۔ یرقان بوجہ سدہ جگر ۷۔ یرقان سمی۔

۸۔ یرقان ہوائے حار وبائی ۹۔ یرقان بوجہ ورم مرارہ ۱۰۔ یرقان بوجہ سوء مزاج مرارہ

۱۱۔ یرقان بوجہ سدۂ مرارہ ۱۱۔ یرقان بوجہ سدہ مجریٰ مرارہ ۱۲۔ یرقان لمی دِثرلوی۔ ۔
۱۴۔ یرقان قولنجی ۔ ہر ایک کی تفصیل ۔

۱۔ یرقان بحرانی گاہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت مرہ صفراء (پیلا صفرا) کو جلد اور بدن کے بیرونی حصوں کی طرف بحران کے طور پر دفع کرتی ہے ۔

علامات یرقان سے پہلے صفرادی بخار موجود ہوگا تیز بخار کے ساتھ بحران کی دوسری علامات بھی موجود ہوں گی مثلاً اندرونی اعضاء میں درد کا ہونا وغیرہ متلی ہوتی ہے اور منہ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے ۔ قبض ہوتا ہے ۔ نیز یرقان کی پیدائش ایام بحران میں ہوگی ۔ چنانچہ ساتویں دن سے پہلے اگر یرقان پیدا ہو تو نہایت خراب ہے کیونکہ طبیعت کے دفع کرنے سے یہ یرقان پیدا نہیں ہوتا بلکہ بحران پیدا ہو تو نہایت خراب ہے کیونکہ طبیعت کے دفع کرنے سے یہ یرقان پیدا نہیں ہوتا بلکہ بحران برقانی اسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ طبیعت صفراء کو قے یا دستوں کے ذریعہ خارج کرنے سے عاجز ہو کر جلد کی طرف دفع کرتی ہے ۔ طبیعت سات روز سے قبل بحران کے طور پر دفع نہیں کرتی کیونکہ غلیظ صفراء سات روز سے قبل نضج نہیں پاتا لہذا یرقان کی پیدائش کا سبب کوئی دوسرا ہوگا یعنی جگر میں سدہ یا جگر میں ورم یا جگر میں صفراوی مادہ کی زیادتی ہو جائے اگر ان صورتوں میں یرقان پیدا ہو تو وہ یقینی خراب ہوگا جیسا کہ جالینوس کا مذہب ہے ۔

۲۔ یرقان بوجہ سوء مزاج حار کبد گاہے یرقان جگر کے سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ جگر کا سوء مزاج حار غذا کو صفراء غیر طبعی کی طرف تبدیل کر دیتا ہے یہ صفراء اپنی زیادتی اور مرارہ کی فضاء میں نہ سما سکنے کے باعث خون کے ساتھ رگوں کے ذریعہ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے ۔

علامات سوء مزاج حار کبد کی علامات موجود ہوں گی ۔ صفراوی قے آتی ہے پیشاب میں شدت سے زردی یا سیاہی ہوگی اور پیشاب پر زرد جھاگ ہوتے ہیں ۔

۳۔ یرقان بوجہ سوء مزاج حار مرارہ یرقان گاہے مرارہ میں سوء مزاج گرم سے پیدا ہوتا ہے

اور اسی وجہ سے مرارہ کی طرف بہت سا صفرا رجذب ہوجاتا ہے۔ اور زیادتی کی وجہ سے جوش مار کر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔

علامات اسکی علامت یہ ہے کہ اچانک پیدا ہوتا ہے جس کا کوئی خارجی سبب نہیں ہوتا ابتدا رمیں پیشاب سفید اور اس کے بعد زرد اور پھر سیاہ ہوجاتا ہے۔

یرقان کبدی اور یرقان مراری میں فرق

یرقان کبدی یعنی جگری یرقان میں بھوک کم ہوجاتی ہے۔ اور پیاس زیادہ اور قارورہ ابتداء ہی سے سُرخ آتا ہے اور تمام بدن کا رنگ زرد ہوجاتا ہے مگر چہرہ کا رنگ تیرگی مائل ہوتا ہے اور صفراوی قے کی تکلیف رہتی ہے لیکن یرقان مراری میں ابتداءً زبان وقارورہ سفید ہوتا ہے۔

یرقان مراری اور یرقان سدی کبدی میں فرق

یہ ہے کہ یرقان سدی یعنی وہ یرقان جو جگر کے سدوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یکبارگی اور اچانک پیدا ہوتا ہے مگر پتہ کی گرمی سے پیدا شدہ یرقان آہستہ آہستہ پیدا ہو کر آخر میں مکمل ہوجاتا ہے۔

۴۔ یرقان مزاجی بدنی وہ یرقان جو تمام بدن اور رگوں کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات چھونے سے بدن گرم اور لاغر معلوم ہوتا ہے۔ پاخانہ خشک ہوتا ہے قے پیشاب اور پاخانہ میں صفرا رخارج ہوتا ہے اور یرقان بھی آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ یرقان بوجہ ورم کبد گاہے یرقان ورم جگر سے پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ورم جگر سے وہ راستہ دب کر بند ہوجاتا ہے جسکی راہ صفرا رپتہ کی طرف جاتا ہے لہذا صفرا رجگر میں رک کر جگر کو طبعی حالت سے زیادہ گرم کر دیتا ہے خصوصاً جب کہ ورم گرم قسم کا ہو۔

علامات | جگر کے مقام پر ورم محسوس ہوگا۔ درد شدید اور بخار ہوگا۔ پیاس کی شدت وغیرہ تمام علامات ورم جگر پائے جائیں گے۔

۶۔ یرقان بوجہ سدہ جگر | گاہے یرقان جگر کے سددوں سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں صفرا پتہ اور گردے کی طرف نہیں جا سکتا۔

علامات | یرقان کے ساتھ جگر کے سددوں کی علامتیں بھی موجود ہوں گی۔ قارورہ زرد پاخانہ بالکل سفید ہوتا ہے گردوں اور آنتوں کی طرف صفرا کو لے جانے والا راستہ بند ہو جاتا ہے۔

۷۔ یرقان سمی | یعنی وہ یرقان جو کہ اخلاط کے صفرا میں تبدیل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے گاہے اعضاء کے بعض اخلاط صفراء میں تبدیل ہو کر یرقان پیدا کر دیتے ہیں۔ اس تغیر کی وجہ:

الف: کبھی گرم زہریلے جانور کا کاٹنا (ڈسنا) ڈنگ مارنا ہوتا ہے جیسے ریتلا (ایک قسم کی زہریلی مکڑی ہے) بڑی قسم کی بھڑ اور سانپ کا کاٹ لینا ایسی حالت میں زہر کی گرمی اور درد کے باعث کاٹا ہوا عضو گرم ہو جاتا ہے جس سے موجودہ اخلاط گرمی و تعفن کے باعث صفراء بن جاتے ہیں۔ جو تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔

ب: تیز مہلک زہریلی دوا پی لینے سے یرقان ہو جاتا ہے۔

علامات | صحت پہلے اچھی اور اخلاط عمدہ ہوتے ہیں تدبیر غذا میں کوئی خرابی نہیں ہوتی اور کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کے فوراً بعد یرقان ہو جاتا ہے۔ اندرونی اعضاء میں درد اور مروڑ ہوتا ہے۔ چہرہ میں سرخی و سوزش ہوتی ہے بے چینی۔ پیاس اور گندہ دہنی (منہ سے بدبو آنا) موجود ہوتی ہے کیونکہ اخلاط خراب و گندہ ہوتے ہیں اور ان سے گندہ بخارات صعود کرتے ہیں یہ علامت اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ کسی سمی دواء کے استعمال سے یرقان پیدا ہوتا ہے۔

۸۔ یرقان بوجہ ہوا حار وبائی | یعنی وہ یرقان جو شدید حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ گاہے یرقان ہوا

کی شدید حرارت سے پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ گرم ہوا صفراء پیدا کرتی ہے۔

علامات صفراوی قے ہوتی ہے پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہے یرقان کی یہ قسم زیادہ تر بچوں اور عورتوں کو ہوتی ہے بخار غب یا حمی محرقہ ہوتا ہے۔

۹۔ یرقان بوجہ ورم مرارہ گاہے یرقان مرارہ کے ورم سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ پتہ ورم کے باعث صفراء کو جگر سے جذب کرنے اور آنتوں کی طرف دفع کرنے سے مجبور ہوتا ہے۔

علامات خفیف بخار ہوتا ہے مقام جگر پر معمولی سا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ ابکائی آتی ہے۔

۱۰۔ یرقان بوجہ سوء مزاج مرارہ گاہے یرقان مرارہ کے سوء مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات یرقان کے ساتھ متلی اور صفراوی قے ہوتی ہے جگر میں کسی قسم کا بوجھ نہیں ہوتا۔

۱۱۔ یرقان سدی گاہے یرقان اس نالی میں سدہ پیدا ہونے سے لاحق ہوتا ہے جس کے راستے پتہ صفراء کو جگر سے جذب کیا کرتا ہے۔

علامات صفراوی قے ہوتی ہے منہ کڑوا ہوتا ہے جگر میں ہلکا سا بوجھ ہوتا ہے پاخانہ رفتہ رفتہ سفید ہوتا چلا جاتا ہے۔

۱۲۔ یرقان بوجہ سدہ مجری مرارہ گاہے یرقان اس راستے میں سدے پڑنے سے پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعہ صفراء آنتوں کی طرف دفع ہوتا ہے۔

علامات پاخانہ یکبارگی سفید ہو جاتا ہے اور مشکل سے خارج ہوتا ہے، گاہے یرقان کے ساتھ قولنج بھی ہوتا ہے۔

۱۳۔ یرقان جو مذکورہ بالا دونوں راستوں میں زائد گوشت یا مسے کی پیدائش سے ہو۔

علامات یہ ہے کہ علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا گویا یہ لاعلاج ہے۔

۱۴۔ یرقان بوجہ قولنج | جسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ لیسدار بلغمی خلط کے سطح امعاء پر چپک جانے سے اس راستہ کا منہ بند ہو جاتا ہے جسکی راہ صفرا آنتوں پر گرا کرتا ہے۔

۲۔ یرقان اسود یا یرقان سیاہ یا یرقان سندھی

وجہ تسمیہ یرقان سندھی | صوبہ سندھ کی طرف منسوب ہے اور اس کا نام پاکستان میں ایک مقام ہے جہاں کے رہنے والے اکثر سیاہ ہوتے ہیں۔

اسباب و اقسام ۱۔ یرقان اسود سددی | کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو اس راستے میں سدہ پڑ جانے جس کے ذریعے سودا جگر سے طحال کی طرف جذب ہوتا ہے۔

۲۔ یرقان اسود کبدی | گا ہے یرقان اسود جگر کی شدید حرارت سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ حرارت جگر خون کو جلا کر سودا بنا دیتی ہے جس سے بدن سیاہ ہو جاتا ہے۔

علامت | مزاج میں چڑچڑاپن اور غم اور برے خیالات بغیر کسی بیرونی سبب کے موجود ہوتے ہیں نیز سودائے مراقی کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔

۳۔ یرقان اسود طحالی بوجہ ضعف جاذبہ طحال

۴۔ یرقان اسود طحالی بوجہ ضعف ماسکہ طحال

علامات | ان دونوں قسموں میں آنکھ کی سفیدی میں گدلاپن پایا جاتا ہے بھوک زائل ہو جاتی ہے۔

۵۔ یرقان اسود بوجہ گرم یا سخت ورم طحال

۶۔ یرقان اسود بحرانی

علامت یہ یرقان امراض طحال کے بعد بطور بحران پیدا ہوگا۔ اور یرقان پیدا ہونے کے بعد مریض ہلکاپن محسوس کرے گا۔

علاج

یرقان اصفر (زرد) میں پہلے آب گرم اور سکنجبین سے قے کرائیں بعدہٗ تسکین حرارت کے لئے چند روز یہ نسخہ دیں۔ عناب ۶ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ آلوبخارا ۶ دانہ۔ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ مکوہ خشک ۶ ماشہ۔ گل نیلوفر ۶ ماشہ۔ تخم خیارین نیمکوفتہ ۶ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ۔ آب مکو سبز۔ مروق ۲ تولہ آب کاسنی سبز مروق ۲ تولہ اضافہ کرکے پلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔

زرشک ۶ ماشہ۔ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ تخم خیارین ۶ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ بدستور خیسا ندہ بنا کر شربت بزوری یا سکنجبین بزوری ۲ تولہ آب ترب مروق ۲ تولہ اضافہ کرکے پلائیں۔ چند روز کے بعد مندرجہ ذیل نسخہ منضج و مسہل پلا کر تنقیہ کریں۔

نسخہ منضج گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بیخ کاسنی ۶ ماشہ۔ بیخ بادیان ۶ ماشہ۔ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ آلوبخارہ ۶ دانہ۔ زرشک ۵ ماشہ خیسا ندہ بنا کر گلقند ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ چوتھے روز اسی نسخہ میں سنامکی ۶ ماشہ مغز املتاس ۳ تولہ۔ تمر ہندی ۳ تولہ خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ۔ شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد اضافہ کرکے پلائیں۔ دو تین مسہل دے کر بعد میں یہ نسخہ تبرید پلائیں۔

نسخہ تبرید خمیرہ صندل ۵ ماشہ ورق نقرہ ایک عدد لپیٹ کر پہلے کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب ۵ عدد۔ شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ شیرہ تخم خیارین ۶ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

بعدۂ تعدیل مزاج اور تنقیح سدہ کے لئے چند روز یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ قرص زرشک یا قرص طباشیر کوئی ۳ ماشہ پہلے کھلائیں اوپر سے آب کاسنی سبز مروق ۴ تولہ، شربت سکنجبین بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

علاج یرقان اسود جس میں آنکھوں اور بدن کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ تخم کاسنی ۹ ماشہ، گل بنفشہ ۵ ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ، بادیان ۶ ماشہ، برگ شاہترہ گل منڈی ہر ایک ۶ ماشہ، عناب ۵ دانہ، انجیر زرد ۳ عدد۔ بدستور خیساندہ بنا کر شربت بزوری ۴ تولہ آب مکو سبز مروق، آب ترب سبز مروق ہر ایک ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ قبض کی صورت میں گلقند ۴ تولہ بجائے شربت بزوری کے اضافہ کریں۔

اور تنقیہ کی غرض سے اسی نسخہ میں سنا مکی ۶ ماشہ مغز املتاس ۳ تولہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ شربت دینار ۴ تولہ شیرہ مغز بادام ۵ دانہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اسی طرح دو تین مسہل حسب حالت دے کر بطور تبرید یہ نسخہ پلائیں

نسخہ تبرید دواء المسک معتدل ۵ ماشہ پہلے کھلا کر اوپر سے شیرہ عناب ۵ عدد عرق شاہترہ ۶ تولہ، عرق منڈی ۶ تولہ میں نکال کر شربت عناب ۳ تولہ ملا کر تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

یرقان اصفر اگر بحرانی ہو تو طبیعت کو تقویت پہنچانے کے لئے جوارش انارین ۷ ماشہ اول کھلا کر اوپر سے آب انار ترش ۳ تولہ زلال آلو بخارا ۳ تولہ آب کاسنی سبز مروق ۳ تولہ، آب مکو سبز مروق ۳ تولہ شربت سکنجبین بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر یرقان ورم جگر یا سدہ جگر کی وجہ سے ہو تو ان کا مناسب علاج کریں۔ اور حسب ذیل نسخہ جات استعمال کرائیں۔

نسخہ نمبرا نوشادر ۶ ماشہ قلمی شورہ ۶ ماشہ، جوکھار ۶ ماشہ، ریوند خطائی ۶ ماشہ سب کو کوٹ کر چھان کر سفوف بنا دیں اور ایک ایک ماشہ کی مقدار دن میں دو تین مرتبہ کھلائیں اور بیخ کاسنی ۹ ماشہ، تخم خیارین ۶ ماشہ، تخم خربزہ ۶ ماشہ، تخم کاسنی ۶ ماشہ، خارخسک

۶ ماشہ۔ گل غافث ۳ ماشہ۔ تخم کثوث۔ بوٹی لبستہ ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری معتدل ۲ تولہ آب مکوہ سبز مروق ۵ تولہ آب کاسنی مروق ۵ تولہ شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔

نسخہ نمبر۲ دوپہر کے وقت تخم کاسنی ۱ تولہ نمک طعام ۱ ماشہ پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں جب پانی پھٹ جائے تو صاف کر کے پلائیں۔

نسخہ نمبر۳ دوائے یرقان جگر کی اصلاح کرتی ہے اگر سدہ یا ورم بحاری مرارہ یا جگر کی وجہ سے یرقان کی شکایت ہو تو اس کو رفع کرنے میں بے نظیر ہے۔

ریوند خطائی ۱ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر کشتہ فولاد ۶ ماشہ ملا کر سفوف تیار کریں۔ ایک ایک رتی کی مقدار عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ۔ شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ صبح و شام پلائیں۔

نسخہ سفوف یرقان اسود یرقان سیاہ میں فائدہ مند ہے۔ تخم کرنس ۲ تولہ۔ زیرہ سیاہ ۱ تولہ اجوائن دلیسی ۱ تولہ افتیمون ولایتی ۱ تولہ زرد چوب ۱ تولہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ ہمراہ آب نیم گرم۔

نسخہ حب غافث یرقان زرد و سیاہ دونوں میں نفع کرتی ہے۔ گل غافث۔ صبر زرد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ مساوی الوزن باریک پیس کر آب کرنس میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور تین ماشہ کی مقدار میں [illegible] برگ مہندی ۱ تولہ کے ساتھ پلائیں۔

غذاء ہلکی اور زود ہضم دیں۔ بکری کا شوربہ چپاتی۔ دودھ۔ ڈبل روٹی۔ آش جو۔ انڈے کی سفیدی نخود آب۔ ساگودانہ۔ چوزہ مرغ کی یخنی۔ سبزیوں میں پالک۔ ترئی ٹنڈا۔ کدو۔ وغیرہ کھلائیں۔

پرہیز مرغن اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ بادی اور ثقیل اشیاء مثلاً آلو۔ گوبھی۔ اروی، ماش اور چنے کی دال سے پرہیز کرائیں نیز شراب۔ قہوہ۔ چائے اور گرم مصالحہ بھی

نہ دیں ۔لہسن ۔پیاز ۔سرخ مرچ بھی مضر ہیں اسلئے ان سے پرہیز لازم ہے ۔

التہاب مرارہ یعنی پتہ کی سوزش

تعریف التہاب | کسی زندہ ساخت پر مہیج (ہیجان یا جوش یا خراش پیدا کرنے والی) شئے کے خلاف جسم کی ایک فوری منظم و مرتب مدافعانہ تدبیر کا نام التہاب ہے ۔

علامات التہاب | التہاب کی پانچ علامتیں ہیں ۔
۱۔ ورم ۲۔ حمرۃ یعنی سرخی ۳۔ حرارت یعنی اس جگہ کو چھونے سے گرم محسوس ہوتی ۴۔ درد ۵۔ فتور انفعال

نوٹ : التہاب کے معنی سوزش کے ہیں ۔بعض لوگوں نے اسکو ورم کا مترادف سمجھا ہے ۔ جو صحیح نہیں ہے کیونکہ ہر ورم التہابی نہیں ہوتا مثلاً ورم رخو ۔ ورم مزمن ، ورم بلغمی ، ورم سوداوی وغیرہ ۔اس لئے ورم کو التہاب کا مترادف نہیں کہا جا سکتا ۔البتہ جب ورم التہاب کی وجہ سے پیدا ہو مثلاً ورم حاد تو اسکو التہابی ورم کہا جا سکتا ہے ۔چونکہ ورم حاد میں تقریباً التہاب کی تمام علامات پائی جاتی ہیں مثلاً ورم حاد میں درد ہوتا ہے حمرۃ ہوتی ہے حرارت ہوتی ہے ۔ اور فتور انفعال بھی ہوتا ہے ۔ لہذا اگر ورم حاد کو التہاب کا مترادف کہا جائے تو بجا اور کسی حد تک درست ہے ۔ (صدیقی)

التہاب مرارہ کا علیٰحدہ بیان مجھے نہیں مل سکا لہذا التہاب مرارہ کو ورم حاد مرارہ کے تحت بیان کیا جاتا ہے ——— کیونکہ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ ورم حاد اور التہاب کی علامات ،اسباب اور علاج میں بھی کوئی فرق نہیں ہے لہذا ورم حاد مرارہ کو التہاب مرارہ کے عنوان سے بیان کیا جاتا ہے ۔ (صدیقی)

التہاب مرارہ یا ورم حاد مرارہ

تعریف و ماہیت مرض | اس مرض میں بعض قسم کے جراثیم عضی قولونی

اور عصبی تیفودی) وغیرہ کی چھوت سے پتہ میں سوزش (التہاب) یا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ جو پہلے تو مرارہ کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی میں ہوتا ہے لیکن اس کے بعد اسکی گہری ساختوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اسوقت اکثر مخاطی جھلی کے ورم میں تخفیف یا کمی آجاتی ہے اور اسکی مخصوص لمفادی گلٹیاں بھی متورم ہو کر بڑی ہو جاتی ہیں۔

اقسام مرض یہ مرض شدت وخفت کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے۔
۱۔ ورم مرارہ حاد ۲۔ ورم مرارہ مزمن
لیکن یہاں صرف قسم اول کا ذکر ہوگا۔

اسباب ورم حاد مرارہ بالعموم تپ محرقہ اسہالی (ٹائیفائڈ فیور) اور موتی جھرا کے بعد ایک فیصدی مریضوں میں بطور عارضہ کے پیدا ہوجاتا ہے علیٰ ہذا اگر سنگ مرارہ سے مجریٰ مرارہ بند ہو جائے تو اس صورت میں بھی ورم پیدا ہو سکتا ہے اور ورم مزمن بالعموم حاد سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض دائیں طرف پتہ کے مقام پر اکثر اوقات شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ جو اکثر دائیں شانے میں اور بعض اوقات دائیں شانے کی طرف بڑھتا اور پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مرارہ دبانے پر نہایت دردناک پایا جاتا ہے لیکن اس جگہ کے عضلات شکم کے تنے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کو بخوبی دبا کر محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ یرقان عموماً ان حالات میں ضرور پایا جاتا ہے جب سنگ مرارہ کے مجاری صفراء میں پھنس جانے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو یا مجاری مرارہ بھی مبتلائے مرض ہو گئے ہوں بخار ہمیشہ رہتا ہے اور اس کے ساتھ خون میں سرخ دانے بھی بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

مرارے کی ذکاوتِ حس اس مرض میں ایک مخصوص علامت ہے جو مریض کو چت لٹا کر دائیں جانب کی پسلیوں کے زیریں کنارے پر انگلیوں سے دبانے پر محسوس ہوتی ہیں۔ اسوقت اگر مریض سے کہا جائے کہ وہ سانس کو تھوڑی دیر کے لئے اندر روک لے تو دباؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے درد اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے ایسا کرنے سے گاہے متلی بھی ہونے لگتی ہے۔

علاج ورم حاد مرارہ میں مریض کو آرام کے ساتھ بستر میں گرم رکھیں۔ معمولی قسم کے مریض اکثر کامل آرام اور مناسب غذا۔ مریٰ سے آرام پا جاتے ہیں۔ لیکن اگر سبب

پڑ کر مرارہ وغیرہ کے گل سڑ جانے کا شبہ ہو تو بغیر کسی انتظار کے اپریشن کرائیں۔ اگر محرقہ اسہال کے بعد سے مرض ہوا ہو تو صبح عناب ۵ دانہ، خاکسی ۵ ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ، گل بنفشہ ۹ ماشہ، گاؤزبان خشک ۵ ماشہ جوش دے کر مصری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر اجتماع صفراء سے ورم ہوا ہو تو سکنجبین ۲ تولہ گرم پانی ایک گلاس میں ملا کر اور نمک ۲ ماشہ اضافہ کر کے قے کرائیں۔ اس کے بعد صبح و شام آب انارین ۵ تولہ سکنجبین ۲ تولہ میں ملا کر دیں۔

غذاء و پرہیز گوشت، انڈے، گھی، مکھن، پنیر، جگر، گردوں، بھیجا بطخ وغیرہ کے گوشت اور ہر قسم کی چربیلی اور مرغن اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔ غذاء میں صرف تازہ سبزیاں، کدو، ٹنڈے، خرفہ، آلو بخارا، آش جو وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ (ماخوذ از جامع الحکمت جلد دوم)

سنگ مرارہ، حصاۃ المرارہ

مرارہ کی پتھری:

تعریف و ماہیت مرض اس مرض میں مرارہ یعنی پتہ کے اندر ایک یا اکثر ایک سے زیادہ دس بیس سے سو پچاس تک رنگ کے ایک دانہ سے لے کر بیضہ مرغ تک کے حجم کے برابر سنگ ریزے اور پتھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان پتھریوں کی رنگت کبھی بالکل سیاہ، کبھی ہلکی سیاہ بھوری، ٹیالی، سبزی مائل یا زرد ہوا کرتی ہے۔

پتہ میں پتھری کیسے بنتی ہے؟

ان سنگریزوں یا پتھریوں کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ طبعی خون کے اندر خاص قسم کا صفراوی مادہ کولیسٹرول (CHOLESTROL) شامل ہوتا ہے اگر کسی وجہ سے یہ صفراوی مادہ پتہ کے اندر زیادہ مقدار میں رک جائے جیسا کہ اکثر اوقات مرارہ اور اسکی مجاری کی سوزش اور التہاب جراثیمی کی صورت میں ہوا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ملحق

جراثیم یا مردہ خلیات یا رطوبات مخاطی وغیرہ کے ارضی رسوب موجود ہوں تو ان پر وہ تہ بہ تہ جمع ہو کر منجمد ہوتا جاتا ہے۔ اور سنگریزوں اور پتھریوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔

اسباب مرض

مرارہ کے اندر صفراء کا رک کر منجمد ہو جانا ۔ عفنی قولونی عصلی تیفوسی کا مرارہ میں پہنچ کر اسمیں نزلاوی قسم کے ورم کا پیدا کر دینا ۔ خاص کر صفراوی مواد کولیسٹرول کے جذب و انہضام کا فاسد ہو جانا وغیرہ ۔ اس مرض کے اصل اسباب ہیں یہ مرض زیادہ تر چالیس سے زیادہ عمر کے اشخاص میں پایا جاتا ہے ۔ مردوں کی نسبت سے عورتیں اس مرض میں زیادہ مبتلاء ہوتی ہیں ۔ علاوہ ازیں حیوانی اغذیہ گوشت انڈے چربیلی اور مرغن اشیاء کا زیادہ کھانا ۔ ورزش نہ کرنا سست عادت ۔ امراض جگر اور شرائین وا وردہ کے امراض ۔ تپ محرقہ کا حملہ ۔ مرض نقرس اور ذیابطیس کی استعداد اور موروثی استعداد اس مرض کے اسباب سابقہ و مویدہ شمار کئے جاتے ہیں ۔

نیز دائمی قبض ، منہ اور دانتوں ۔ گلے ۔ یا ناک وغیرہ میں مرکز عفونت کا موجود ہونا بھی اس مرض کے اسباب میں شمار کئے جاتے ہیں ۔

علامات

مریض داہنی پسلیوں کے نیچے جگر کے مقام پر بے چینی اور درد کے خفیف احساس کی شکایت کرتا ہے ۔ کچھ عرصہ کے بعد جب ضربہ ، سقط یا حرکت وغیرہ سے یا گاہے غذاء کی بد پرہیزی وغیرہ سے سنگ مرارہ کا کوئی ٹکڑا مرارہ کے اندر حرکت کر کے مجری مرارہ بالخصوص گردن مرارہ میں آ کر رُک جاتا ہے اور دفعتہً درد مرارہ یعنی قولنج صفراوی یا درد جگر یا قولنج کبدی کے دورے پڑنے لگتے ہیں جسکی چبھن پشت اور دائیں کندھے تک جاتی ہے ۔ جی متلاتا ہے اور اُبکائیاں آتی ہیں ۔

صفراوی کنکری اگر خاردار ہے تو صفراوی نالی میں پھنس کر سخت قولنج پیدا کرتی ہے ۔ مگر یرقان کم ہوتا ہے ۔ اگر صفراوی کنکر گول اور صاف ہے تو اخراج صفراء رُک کر سخت یرقان پیدا ہو جاتا ہے مگر درد کم ہوتا ہے ۔

کبھی یہ کنکریاں انتڑیوں میں جمع ہو کر سخت سدہ بنا دیتی ہیں اور کبھی خاص جگہ میں جمع ہو کر پھوڑا بنا دیتی ہیں ۔ کبھی ان کے اجتماع سے پتہ کے اندر ایک پتھر یا بہت سی پتھریاں بن جاتی ہیں ۔ دورہ قولنج کے بعد اگر براز کو چھان کر دیکھا جائے تو صفراوی کنکریاں معلوم ہو سکتی ہیں ۔

حفظ ماتقدم بعض اشخاص کو یہ مرض بار بار ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے منہ۔ دانتوں اور گلے، ناک یا جسم میں مرکز عفونت کا علاج ضروری ہے۔ عورتیں خصوصاً حمل کے آخری ایام میں اور وضع حمل کے بعد ان غذاؤں سے پرہیز کریں جن میں کولیسٹرول بکثرت پایا جاتا ہے۔

نوٹ گوشت۔ کلیجی۔ گردے۔ مغز۔ بلبہ۔ انڈے کی زردی۔ شراب۔ مٹر۔ آلو۔ لوبیا۔ مکھن وغیرہ میں کولیسٹرول مادہ بکثرت ہوتا ہے۔ کولیسٹرول سے پتہ میں پتھری پیدا ہوتی ہے۔ روغن زیتون میں کولیسٹرول مادہ حل ہو جاتا ہے اور پتھری بننے نہیں پاتی۔ لہذا پتہ کی پتھری کے مریض کو روغن زیتون بالخصوص مفید ہوتا ہے۔

علاج مریض کو آرام سے لٹا دیں۔ مقام درد پر جوشاندہ پوست سے ٹکور کریں۔ شروع مرض میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد روغن زیتون ڈھائی تولہ پلایا جائے یا بمقدار ۲ تا ۴ اونس صبح کے وقت ایک ہی بار دیا جائے۔ جب نوبت رفع ہو جائے تو تفتیت (توڑنے) و اخراج سنگ ریزہ کے لئے ۱۔ کشتہ سنگ یہود ایک سرخ شورہ قلمی ۱ ماشہ جوکھار ۱ ماشہ باریک پیس کر معجون عقرب ۵ ماشہ میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے آب برگ ترب سبز مروق ۴ تولہ آب برگ مشبت سبز مروق ۴ تولہ۔ شربت دینار ۲ تولہ شامل کر کے صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ ۲۔ روغن عقرب نیم گرم درد کی جگہ پر مالش کریں ۳۔ اگر حرارت کی زیادتی ہو تو آب کاسنی سبز مروق ۴ تولہ۔ آب مکو سبز مروق ۴ تولہ۔ شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۴۔ قبض ہو تو آلو بخارا ۵ دانہ تمر ہندی ۲ تولہ پانی میں جوش دے کر گلقند ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ زمانہ وقفہ میں روغن زیتون ایک بڑا چمچہ قبل از غذا مدتوں تک پلاتے رہیں۔ جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ روغن زیتون اس مرض میں خصوصاً مفید ہے۔ اگر اسے چوبیس گھنٹوں میں دس تولے تک استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہوتا ہے۔ کبھی روغن زیتون اس مرض میں مفید ہوتا ہے۔ کبھی روغن زیتون میں لیموں کا رس بھی ملا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی فائدہ مند ہے۔

غذا و پرہیز ہلکی اور زود ہضم غذا کھلائیں۔ بکری کا شوربہ۔ نخود آب۔ چوزہ مرغ روغن زیتون۔ روغن بادام۔ ارہر کی دال۔ مولی۔ شلغم۔ انجیر۔ خوبانی وغیرہ کھلائیں۔ شیرینی۔ نشاستہ دار۔ چربی دار اغذیہ۔ مچھلی۔ چائے۔ شراب وغیرہ سے پرہیز

کریں گرم مصالحہ اور اچار وغیرہ بھی استعمال نہ کریں علاوہ ازیں ۔ آرد ماش ۔ آلو ۔ گوبھی وغیرہ ثقیل اشیاء سے بھی پرہیز لازمی ہے ۔ نیز گوشت کلیجی ۔ گردے ۔ مغز ۔ بلبلہ ۔ انڈے کی زردی شراب مٹر ۔ لوبیا ۔ مکھن وغیرہ ہرگز نہ دیں کیونکہ ان میں کولسٹرول بکثرت ہوتا ہے ۔ مٹھائی ۔ چاول اور مصالحہ چٹنیاں بہت کم استعمال کریں ۔

قولنج کبدی

بعض اطباء کی رائے میں قولنج دراصل قولون رنج تھا جو کثرتِ استعمال سے قولنج رہ گیا اور قولون یونانی لفظ کولون کا معرب ہے یونانی میں کولون یا کولن بڑی آنتوں کے خمدار حصے کو کہتے ہیں انگریزی لفظ کالک بھی اس سے مشتق ہے اور قولنج کا صحیح مترادف ہے طبی اصطلاح میں قولنج پیٹ کے تشنجی درد کو کہتے ہیں بالخصوص جو قولون نامی آنت عضلاتی ریشوں کے سکڑنے یا اینٹھنے سے پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن طب جدید یعنی ڈاکٹری میں کالک کا اطلاق آنتوں کے درد کے علاوہ جگر ، معدہ ، گردہ ، حالبین ، رحم اور قاذف نالیوں وغیرہ تمام احشاء کے تشنجی درد کو ہوتا ہے ۔ جیسے ہیپک کالک ۔ قولنج کبدی اور رینل کالک قولنج کلوی وغیرہ جو درحقیقت آنتوں کے تشنجی درد نہیں ہوتے بلکہ صفراوی پتھری یا حالبین کے تشنجی درد ہوتے ہیں ۔

(ماخوذ از جامع الحکمت جلد دوم)

کیفیت مرض صفراوی پتھریاں کیونکر بنتی ہیں ؟ مرارہ میں صفراء کے منجمد ہونے یا اس میں ورد تر شح ہونے یا بارہ انگشتی آنت سے اس میں کسی کرم وغیرہ کے چلے جانے سے اس پر صفراوی تہیں جم جم کر کنکریاں بن جاتی ہیں ۔ جو تعداد میں اکثر دس بیس مگر کبھی سیکڑوں ہوتی ہیں جسامت ماش یا چنے کے دانہ کے برابر مگر شکل میں گول یا نوکدار وغیرہ تازہ کنکریاں بھاری مگر خشک ہلکی ہوتی ہیں انکی ساخت میں صفراوی رنگت ۔ کولیسٹرین ۔ قدرے چونا ۔ میگنشیا ۔ سوڈا اور پوٹاش وغیرہ اجزاء ہوتے ہیں جب مرارہ سے کوئی کنکری نکل کر اسکی نالی میں آتی ہے تو سخت درد ہوتا ہے ۔ جسے عام طور پر درد جگر طب میں وجع الکبد اور ڈاکٹری میں

ہے جسے ملک کالک کہتے ہیں ۔

اسباب مرض حیوانی اغذیہ مثلاً گوشت وغیرہ زیادہ کھانا، کثرت شراب خوری ۔ ورزش نہ کرنا، سست عادات ۔ امراض جگر، سوزش مرارہ ۔ دائمی قبض وغیرہ ۔

علامات مرض دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے دفعتہً ایسی شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریض مارے درد کے بے قرار ہو جاتا ہے ۔ درد کی ٹیسیں شکم پشت اور داہنے کندھے تک جاتی ہیں ۔ جی متلاتا ہے اور ابکائیاں آتی ہیں کبھی ہچکیاں ستاتی ہیں نفخ اور قبض کی شکایت ہوتی ہے نبض کمزور ۔ چہرہ متفکر ۔ مریض نڈھال ہو جاتا ہے ۔ کبھی شدت درد سے مریض کو غش آ جاتا ہے ۔ اگر پتھری مرارہ میں واپس چلی جائے یا بارہ انگشتی آنت میں جا گرے تو درد وغیرہ رفع ہو جاتا ہے اور اگر مرارہ کی نالی میں پھنس جائے تو یرقان ہو جاتا ہے ۔

علاج دورہ کے وقت معجون دبید الورد ۶ ماشہ ۔ عرق مکو ۔ عرق کاسنی ۔ عرق برنجاسف ہر ایک چار تولہ اور شربت دینار یا شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔

۲ ۔ بابونہ ، اکلیل الملک ۔ گل ٹیسو ۔ مکو خشک ۔ پرسیاؤشاں ہر ایک ۲ تولہ سیر بھر پانی میں جوش دے کر مقام جگر پر نطول کریں ۔

اگر سدے سے جگر میں درد ہو تو یہ نسخہ دیں ۔ نسخہ : جوارش زرعونی ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ تخم کثوث ۔ شیرہ انیسون ہر ایک ۵ ماشہ ۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔ اگر گھنٹہ گھنٹہ کے بعد ایک ایک اونس روغن زیتون دیا جائے یا دورۂ مرض میں بمقدار ۵ یا ۶ اونس ایک ہی بار پلا یا جائے تو اکثر حالتوں میں دورۂ مرض اور درد رک جاتا ہے ۔ ایسا ہی دورۂ رفع ہو جائے تو ایک دو نمکین مسہل دیں ۔ شراب ہرگز نہ پئیں ۔ سبز ترکاریاں ساگ پات اور تازہ میوہ جات زیادہ مفید ہوتے ہیں گھی کی بجائے اگر روغن بادام یا روغن زیتون کھایا جائے تو بہت مفید ہوتا ہے ۔ کھاراپانی یا سوڈا واٹر زیادہ پینا اخراج صفراء کے لئے بہت مفید ہے اگر قبض ہو تو اسے فوراً رفع کرنا چاہیئے ۔ رفع قبض کے لئے اطریفل ملین ۵ ماشہ یا حب ملین ۲ عدد رات کو سوتے وقت پہلے کھلا کر اوپر سے

۲ تولہ۔ روغن زیتون، عرق بادیان ۱ تولہ میں ملا کر بوقت ضرورت یا کم از کم ہفتے میں دو مرتبہ استعمال کرادیا کریں۔ دورہ درد کی حالت میں مقام درد پر پوست خشخاش ۵ تولہ کو عرق گلاب دو سیر میں جوش دے کر اس کے ساتھ نکور کرائیں، اور صابن ایک تولہ، نمک تولہ۔ روغن بیدانجیر ۲ تولہ گرم پانی میں ملا کر اس سے حقنہ کرائیں۔

غذا و پرہیز غذا ہلکی اور زود ہضم کھلائیں۔ بکری کا شوربا، نخود آب، چوزہ مرغ۔ روغن زیتون۔ روغن بادام۔ ارہر کی دال۔ مولی، شلغم۔ انجیر، خوبانی وغیرہ کھلائیں۔ نشاستہ دار شیریں، چربی دار اغذیہ، مچھلی، چائے، شراب وغیرہ سے پرہیز کریں۔ گرم مصالحہ اور اچار وغیرہ بھی استعمال نہ کریں۔ علاوہ ازیں، آرد ماش، آلو، گوبھی وغیرہ قبیل اشیائے بھی پرہیز لازمی ہے۔

دردِ گردہ

گردے کا درد۔ وجع الکلیہ۔ قولنج کلوی

RENAL COLIC : رینل کولک

اسباب مرض جب کوئی سنگریزہ یا پتھری گردہ سے مثانہ میں جاتے ہوئے حالب یا گردے اور مثانہ کی درمیانی نالی سے گزرتی ہے تو سخت تشنجی درد ہوتا ہے جسے عوام درد گردہ کہتے ہیں۔ پتھری کے علاوہ گاہے درد گردہ کا سبب ریاح ہوتے ہیں اور ضعف ہوتا ہے۔ گاہے ورم یا زخم سے بھی درد گردہ ہو جاتا ہے۔ ورم یا زخم کی وجہ سے درد گردہ ہو تو ان کا بیان اپنے مقام پر ہوگا۔ اگر ریاح کی وجہ سے ہو جس کو ریح الکلیہ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب کمزور حرارت ناریہ اخلاط غلیظ میں عمل کرتی ہے تو ریاح غلیظ پیدا ہو جاتے ہیں اور ریاح گردوں میں تناؤ پیدا کرتے ہیں۔

علامات درد ہوتا ہے۔ بغیر بوجھ کے تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ قبض ہوتا ہے۔ پتھری کی موجودگی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ یہ درد اپنی جگہ سے تھوڑا بہت منتقل ہوتا رہتا ہے اور خلو معدہ کے وقت کم ہو جاتا ہے۔ ہضم جید کے وقت درد کم ہو جاتا ہے۔

آب نخود

علاج | ریاح کے مادے کو پیشاب کے ذریعہ خارج کرنے والی اور تحلیل کرنے والی ادویہ پلائیں۔ یہ جوشاندہ ریح گردہ میں مفید ہے۔

بادیان ۶ ماشہ، سداب ۶ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ، انیسون ۲ ماشہ، بیخ بادیان ۶ ماشہ، بیخ کبیر ۶ ماشہ تمام کو پانی میں جوش دے کر ماء العسل ۴ تولہ کے ہمراہ پلائیں اور نمک وغیرہ سے ٹکور کریں۔

اگر درد گردہ (وجع الکلیہ یا قولنج کلوی) پتھری کی وجہ سے ہو تو اسکی علامات یہ ہوتی ہیں کہ کمر میں گردہ کے مقام پر سخت درد ہوتا ہے جسکی رفتار کمر سے مثانہ کی طرف ہوتی ہے اور جس کی ٹیسیں مثانہ، خصیہ، قضیب اور کنج ران بلکہ ران کے اندر کی طرف جاتی ہیں اور مریض درد کے مارے بیتاب ہوتا ہے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے مگر پیشاب تھوڑا بہت آتا ہے یا بالکل نہیں آتا اور اگر تھوڑا سا قطرہ قطرہ خارج ہو بھی تو وہ خون آمیز ہوتا ہے۔ ماؤف جانب کا خصیہ اوپر کو چڑھا ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ نبض کمزور اور باریک چلتی ہے متلی اور قے ہوتی ہے۔ طبیعت پریشان ہوتی ہے یہ درد تشنجی اور اکثر نوبت بنوبت ہوا کرتا ہے۔

علاج | پتھری کو توڑنے اور خارج کرنے والی ادویہ استعمال کریں۔ جن کا ذکر سنگ گردہ کے بیان میں تفصیل سے کیا جائے جائے گا۔

غذاء: چوزہ مرغ یا بکری کا شوربہ دیں۔
بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔

سنگِ گردہ و مثانہ

گردے کی پتھری : حصاۃ الکلیہ : سنگ گردہ

STONE IN THE KIDNEY : سٹون ان دی کڈنی

تعریف مرض | اس مرض میں گردہ یا مثانہ کے اندر ریگ یا پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی کیفیت جب غیر طبعی ہو جاتی ہے تو اسمیں معدنی قسم کا ذرد

یعنی تلچھٹ تہ نشیں ہو جاتا ہے۔ یہ معدنی ذُرد بول یعنی یہ معدنی ذرات جو پیشاب میں تہ نشیں ہوتے ہیں کبھی تو یہ متفرق رہتے ہیں یعنی مجتمع نہیں ہوتے ایسی حالت کو رینل سینڈ (RENAL SAND) یعنی رمل کلیہ یا ریگ گردہ کہتے ہیں اور کبھی معدنی ذرات کے باہم ملنے سے کنکریاں یا پتھریاں بن جاتی ہیں۔

پتھریاں کیونکر بنتی ہیں :- پتھری بننے سے پہلے گردہ یا مثانہ خون یا بلغم کا ذرہ یا کوئی جرثومہ کسی نہ کسی وجہ سے ضرور موجود ہوتا ہے جس کو مرکز بنا کر معدنی اجزاء اس کے گرد اگرد جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح سے پتھری بن جاتی ہے۔ پتھری ابتدا میں عموماً چھوٹی ہوتی ہے یعنی مونگ یا چنے کے دانہ کے برابر ہوتی ہے اور گردے سے حالب یعنی گردہ و مثانہ کی درمیانی نالی کی راہ گزر کر مثانہ میں چلی جاتی ہے۔ جہاں پیشاب کے معدنی اجزاء اس پر تہ بر تہ جم کر اسکو ایک بڑی پتھری بنا دیتے ہیں۔ لیکن کبھی پتھری حوض کلیہ یا دہانہ گردہ کے اندر بن کر وہیں رہ جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ بڑھ کر اسکی شکل حوض کلیہ کی طرح شاخدار ہو جاتی ہے۔ کبھی تو ایک ہی پتھری ہوتی ہے اور اس کے خارج ہو جانے کے بعد دوبارہ پتھری پیدا نہیں ہوتی لیکن بعض مریضوں میں وقتاً "فوقتاً" سینکڑوں پتھریاں پیشاب میں خارج ہوتی رہتی ہیں۔

اقسام گردے یا مثانہ کی پتھری اکثر تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔

۱۔ یورک ایسڈ وغیرہ کی پتھری۔ اس قسم کی پتھری بھورے سرخی مائل رنگ کی ہوتی ہے اور سخت ہوتی ہے اور اکثر گردے میں بنا کرتی ہے۔

۲۔ فاسفیٹ آف کیلسیم وغیرہ کی پتھری اس قسم کی پتھری رنگت میں زردی مائل ساخت میں ملائم اور شکل میں بیضوی ہوتی ہے اور مثانہ میں بنتی ہے۔

۳۔ اوکسے لیٹ آف لائم۔ وغیرہ کی پتھری اس قسم کی پتھری رنگت میں سیاہ اور ساخت میں نہایت سخت کھردری یا خار دار اور بھاری ہوتی ہے۔ اس قسم کی پتھری گردے میں بنا کرتی ہے۔ لیکن بہت کم ہوا کرتی ہے۔

نوٹ : جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ پتھری کے وسط میں ایک نوات یا مرکز ہوتا ہے۔ پھر اس کے گرد مختلف بناوٹ کی الگ الگ تہیں بن جاتی ہیں۔ بچوں میں یہ مرکز

ایمونیم یوریٹ کا ہوتا ہے جوانوں میں یورک ایسڈ کا اور چالیس سال کی عمر کے بعد کیلسیم اوگزلیٹ کا اور شاذونادر یہ مرکز صرف خون کا ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہوتا ہے۔ پتھری کی ساخت میں مندرجہ ذیل چیزیں پائی جاتی ہیں۔ یورک ایسڈ، ایمونیم اور سوڈا یوریٹ، کلیسیم اوگزلیٹ کلیسیم فاسفیٹ، کلیسیم کاربونیٹ، ایمونیم اور منگنیشیم فاسفیٹ، سسٹن و (CYSTIN) زینتھین، انڈیگو (INDIGO) خون۔

خون میں کلیسیم کی مقدار بڑھ جانے سے بھی گردوں میں کلیسیم کے نمکیات جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ کیفیت ڈائمن ڈی کی کثرت یا مریض کے لمبے عرصے تک لیٹے رہنے کی صورت میں رونما ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے پیشاب میں یورک ایسڈ، سسٹین اور اوگزلیٹ بکثرت خارج ہوتے ہوں انکے گردوں میں بھی پتھر بن جاتے ہیں۔ بعض غذائیں جن میں یہ نمکیات کثرت سے ہوں پتھر پیدا کرتی ہیں۔ ریوند چینی اور پالک میں بھی اگزیلیٹ کثرت سے ہوتا ہے۔ نیز حیاتین الف A کی قلت سے بھی گردے مثانہ اور مرارہ میں پتھری بن جاتی ہے۔ اگر غذا کے ساتھ نوشادر کا استعمال کیا جائے تو پتھری کی پیدائش رک جاتی ہے۔

جسامت بلحاظ جسامت کے پتھری کبھی تو ریت کے موٹے دانے یا مٹر کے دانہ کے برابر ہوتی ہے اور کبھی مرغی کے انڈے یا نارنگی کے برابر ہوتی ہے۔ اور وزن میں چند رتیوں سے لے کر چند اونس یا چند چھٹانک تک ہوا کرتی ہے۔

تعداد پتھری جب بڑی ہو تو ایک ہی ہوا کرتی ہے لیکن کبھی دو چار بھی ہوا کرتی ہیں لیکن جب چھوٹی چھوٹی پتھریاں ہوں تو سینکڑوں کی تعداد میں ہوا کرتی ہیں جو عموماً پیشاب میں نکلتی رہا کرتی ہیں۔

اسباب مرض پتھری کی بیماری ہر ایک عمر میں ہو جاتی ہے۔ چنانچہ چھوٹے بچوں میں بھی دیکھی جاتی ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ جوانی کے عالم میں یا ادھیڑ عمر میں ہوا کرتی ہے۔ بالخصوص ایسے لوگوں کو جو کھانے پینے میں بے اعتدالی کرتے ہیں یعنی حیوانی و شیریں اغذیہ مثلاً شراب کباب۔ گوشت، انڈے، پلاؤ، قورمہ، مٹھائی، حلوہ وغیرہ کھاتے ہیں اور کافی ورزش یا ریاضت نہیں کرتے یعنی سست اور کاہل رہتے ہیں۔ جگر کی خرابی اور مرض نقرس بھی اس بیماری کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔ ایسے مقامات جہاں کے پانی میں چونے

وغیرہ کے اجزاء ہوں وہاں کے باشندوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن بڑا بھاری سبب فتور ہضم ہے کبھی یہ موروثی بھی ہوتا ہے۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں کے اور بچوں اور جوانوں کو بہ نسبت بوڑھوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔

۱۔ یورک ایسڈ (حامض بولی) کی پتھری عموماً ان اشخاص میں پائی جاتی ہے جن کا مزاج نقرسی ہوتا ہے۔ جن کے اعصاب اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ اور یہ عموماً بچوں اور نوجوانوں میں پائی جاتی ہے کبھی زیادہ عمر کے اشخاص میں بھی پائی جاتی ہے جو گوشت بہت زیادہ کھاتے ہیں اور عموماً اس میں مبتلا رہو جاتے ہیں۔ ان کا پیشاب ترش اور اس میں حامض بولی (یورک ایسڈ) زیادہ ہوتا ہے ان کے پیشاب میں بھی کبھی سرخ رنگ کی ریگ بھی آتی ہے۔ یہ پتھری سخت اور سرخی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور گردہ میں پیدا ہوتی ہے ۲۔ کلس اگزلیتی (کیلسیم اگزلیٹ) کی پتھری زیادہ تر ان اشخاص میں پائی جاتی ہے جو زیادہ تر سبزیاں اور میوے استعمال کرتے ہیں ان کا اکثر گزر در ہوتا ہے۔ ان کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ سخت اور کھردری ہوتی ہے۔ یہ بھی گردہ میں پائی جاتی ہے ۳۔ نمکیات۔ فاسفورس کی پتھری یہ زردی مائل بھربھری ملائم اور بیضوی پتھری ہوتی ہے جو عموماً غیر منہضم غذا۔ کے کیلوس ملنے سے مثانہ میں پیدا ہوتی ہے اسکے مریضوں میں پیشاب کی کیفیت کھاری ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اگر پینے کا پانی ناقص ہو تو بھی گردہ اور مثانہ میں پتھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پیشاب کو روکنے کی عادت اور کثرت جماع وغیرہ بھی اس کے اسباب مؤیدہ ہیں کثرت پسینہ کی وجہ سے بھی جب پیشاب مقدار میں کم اور قوام میں گاڑھا ہو جاتا ہے تو گردہ میں قاذورے کے رسوب رکنے لگتے ہیں اور بالآخر پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ جنین کو رحم مادر میں بھی یہ مرض عارض ہو سکتا ہے۔ ایسے اشخاص جن کے خاندان میں نقرس گٹھیا اور آتشک وغیرہ کی تاریخ ملتی ہے یا جو حیوانی دخیری اغذیہ مثلاً گوشت، انڈے شراب وغیرہ زیادہ استعمال کرتے ہیں لیکن ورزش اور ریاضت کافی نہیں کرتے اس مرض کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

علامات کمر میں دھیما دھیما درد ہوتا ہے جو خصیوں، رانوں۔ اور بعض دفعہ حشفہ تک جاتا ہے۔ تیز دوڑنے یا گھوڑے یا اونٹ کی سواری کرنے سے درد زیادہ ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے مگر پیشاب کم آتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ یا پیشاب کے

بعد خون آتا ہے۔ اگر پتھری بڑی ہو تو پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ قبض ہوتا ہے اور قے ہوتی ہے اگر پتھری مثانہ میں ہو تو مثانہ کے مقام پر بوجھ ہوتا ہے اور پیشاب کر چکنے کے بعد بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی پورا پیشاب خارج نہیں ہوا چلنے پھرنے اور بوجھ اٹھانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب غلیظ ہوتا ہے اگر پتھری گردہ میں ہو تو مقام گردہ میں ثقل ہوگا یا چبھن ہوگی۔ بیٹھ کر اٹھا جائے تو کمر میں کھچاوٹ ہوگی۔

انجام مرض جب تک پتھری کے ذریعہ خاص گردے کی ساخت میں کوئی شدید نقص واقع نہ ہو جائے مثلاً ورم گردہ یا قرح گردہ کی شکایت پیدا نہ ہو جائے اسوقت تک انجام زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔ قولنج کلوی کے دورے وقتاً فوقتاً پڑتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات مناسب علاج کے ذریعہ پتھری کو خارج کر دینے سے اور آئندہ پتھری کے بننے کو روک دینے سے مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے۔

حفظ ما تقدم ایسے اشخاص کو جن کے خاندان میں نقرس گٹھیا کی شکایت ہو تو انہیں چاہیے کہ گوشت، چاول اور شراب وغیرہ سے پرہیز کریں ہضم کو درست رکھیں غذا، لطیف اور زود ہضم کھلائیں جس میں سبزی ترکاریاں زیادہ ہوں۔ میوہ جات میں سے سنگترہ، نارنگی اور خربوزہ وغیرہ کا بالخصوص زیادہ استعمال کریں اگر یورک ایسڈ کی پتھری ہو تو گوشت اور لحمی غذائیں ترک کرا دیں اور سبزیوں اور میووں کا استعمال کرائیں۔ نمکین ادویہ دیں جگر کی اصلاح کریں اور پانی اور سوڈا واٹر زیادہ پلائیں لیکن اگر پتھری اگزیلیٹ کی ہو تو سبزیاں اور میوے ترک کرا دیں اور بھیڑ بکری کا گوشت اور پرندوں کا گوشت کھلائیں اگر نمکیات فاسفورس کی پتھری ہو تو تیزاب نمک اور ترش ادویہ استعمال کرائیں اور ہضم کی اصلاح کریں ان تدابیر کے ساتھ ہر حالت میں پتھری کو توڑنے والی ادویہ اور پیشاب لانے والی ادویہ استعمال کرائیں۔ درد کی شدت کی حالت میں گرم پانی یا اینٹ سے ٹکور کریں۔ اگر ضرورت ہو تو برشعشا ایک ماشہ کھلائیں تاکہ درد میں سکون ہو۔

علاج شدت مرض کے وقت مریض کو فوراً ٹب میں گرم پانی بھر کر اس میں مریض کو بٹھا دیں۔ مریض پیشاب کو روک رکھے پھر گرم پانی کے ٹب میں بیٹھ کر زور سے پیشاب کرے تاکہ کنکر خارج ہو۔ اس ترکیب سے اکثر ریگ یا پتھری خارج ہو جاتی

ہے اور یہ نسخہ دیں۔
نمک خربوزہ ۲ سرخ۔ نمک ترب ۲ سرخ۔ کشتہ سنگ یہود ۴ سرخ قلمی شورہ ۴ سرخ۔ جوکھار ۴ سرخ ملا کر کھلائیں۔ اُوپر سے شیرہ دو تخم ۲ ماشہ۔ شیرہ کاکنی ۲ ماشہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ آلو بالو ۲ ماشہ۔ شیرہ خارخسک ۲ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر قبض ہو تو کسٹر آئل ایک اونس پلائیں۔

دوائے پتھری وریگ گردہ و مثانہ

نسخہ حجرالیہود ۵ تولہ قلمی شورہ ۱۰ تولہ۔ آب مولی تین سیر ایک سکورہ گلی لے کر پہلے ایک تہ قلمی شورہ پانچ تولہ رکھیں اسپر حجرالیہود رکھ کر باقی شورہ اوپر بچھائیں۔ اوپر سے آدھ سیر مولی کا پانی ڈال دیں۔ سکورہ کا منہ گل حکمت کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال کر دوسرے سکورے میں بدستور قلمی شورہ دس تولہ کے درمیان سنگ یہود کو رکھ کر آدھ سیر آب مولی ڈال کر پانچ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح چھ مرتبہ کریں بعد میں ٹھنڈا کر کے پیس کر رکھ لیں۔ بوقت ضرورت اس دوا میں سے چھ برنج لے کر دو برنج جوکھار ملا کر پانی کے گھونٹ یا شربت بزوری سے کھلائیں۔ انشاء اللہ چند روز میں بڑی سے بڑی پتھری خارج ہو جائے گی۔ حب حصاۃ۔ جو ریگ اور پتھری کے اخراج میں مجرب ہیں۔

نسخہ گندھک آملہ سار ۱ تولہ۔ آملہ ۹ ماشہ نمک چرچرہ ۲ ماشہ ریوند ۲ ماشہ آملہ کو پانی میں بھگو کر نرم کر لیں اور صاف کر لیں پھر باقی ادویہ باریک کر کے ملا کر کھرل کر کے بقدر نخود گولیاں بنائیں۔

خوراک ایک گولی گیارہ بجے ہمراہ پانی دیں۔

دوائے لاجواب بہترین نسخہ ہے جو ہر جگہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتی ہے
نسخہ: کشتہ سنگ یہود ۲ تولہ۔ خاکستر عقرب سوختہ ۱ تولہ شورہ قلمی ۶ ماشہ۔ بھڑ بھونجہ کے چھپر کی راکھ ۶ ماشہ نوشادر دیسی ۶ ماشہ جوکھار ۶ ماشہ نمک مولی ۶ ماشہ نمک خربزہ ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو کوٹ پیس کر کھرل کر کے رکھ لیں۔ خوراک ۲ ماشہ تک

ہمراہ پانی دیں۔

یہ نسخہ مفید ہے۔ اطفار الطیب (نکھ) کلتھی (حب القلت) برابر وزن کوٹ چھان کر سفوف بنالیں جب درد گردہ کا دورہ ہو تو ۶ ماشہ سے اتوا تک کھلا کر اوپر سے شکر سرخ کا شربت یا عرق سونف نیم گرم آدھا گلاس پلائیں۔ بشرط ضرورت بارہ گھنٹے کے بعد دوسری خوراک دے سکتے ہیں اور سرخ مرچ پانی میں پیس کر گردوں پر ضماد کریں اور ایک منٹ کے بعد دھوکر اتار دیں اور روغن زرد چپڑ دیں اکثر اوقات درد گردہ سے تڑپتا ہوا مریض اس علاج سے فوراً چین پاتا ہے۔

جب یورک ایسڈ کی پتھری بہت چھوٹی ہو تو ۲ ڈرام گلیسرین ایک اونس پانی میں ملا کر دن میں تین بار خالی معدہ پر ہفتہ عشرہ تک پلانا بہت مفید ہے اس سے یورک ایسڈ کی پتھری حل ہو جاتی ہے۔

غذا، و پرہیز | غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ چاول، گوشت، انڈے اور شراب کباب وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

جن مریضوں کی پتھریاں اگزیلیٹ کی ہوں ان میں ریوند کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ریوند سے ان اجزا میں اضافہ ہوتا ہے۔

بول الدم
خونی پیشاب آنا

تعریف مرض | اس مرض میں پیشاب خون آمیز ہوتا ہے۔

اسباب مرض | گردوں یا مثانہ کے بعض امراض مثلاً ورم گردہ، شدید اور سنگ گردہ و مثانہ یعنی گردہ و مثانہ میں پتھری کا ہونا۔ گردہ میں رسولی یا مادہ سل کا ہونا۔ مقام گردہ پر چوٹ لگنا بعض امراض نائزہ و غدہ قدامیہ و بعض خراشدار ادویہ مثلاً ٹرپن ٹائن

(ڈاکر ہن)، یاکن تھیرپڈیز (ذرایچ یا تلینی مکھی) کا ٹنچر۔ کاربالک ایسڈ۔ اور یوروٹروبین کا استعمال سکروی۔ حصبہ۔ چیچک اور دیگر شور دار بخاروں کا ہونا۔ بواسیر کے خون کا یک لخت بند ہو جانا بعض عورتوں میں خون حیض کا بند ہوجانا۔ امراض قلب۔ حامض بولی (یورک ایسڈ) کی زیادتی۔ پتھری کی خراش کبھی دلی صدمات اور رنج و غم وغیرہ سے بھی ایسی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔ گرم اور تیز اشیاء کا بکثرت استعمال کرنا۔ گردہ کی رگوں کا منہ کھلنا۔ یاگردہ و مثانہ پر چوٹ لگنا۔ اور کبھی سخت سردی لگنے سے بھی خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔ بعض مقامات جیسے مصر وغیرہ میں یہ مرض مقامی بھی ہوا کرتا ہے جس کا سبب ایک خاص قسم کا کرم مانا جاتا ہے۔

علامات مرض وتشخیص

اگر زخم یا خراش سے خون آئے تو پیشاب میں ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر گردے کی رگ کھلنے سے ہو تو خالص خون ہوتا ہے جس میں پیپ وغیرہ نہیں ہوتی۔ مگر درآدمیوں میں محض سردی کی وجہ سے خون آمیز پیشاب آجاتا ہے اور مریض کو سردی محسوس ہوتی ہے۔ بعد میں طبیعت خود بخود درست ہوجاتی ہے۔ جب خون گردہ سے آتا ہے تو مقام گردہ پر درد محسوس ہوتا ہے پیشاب سیاہی مائل ہوتا ہے جس میں لمبے لمبے دموی رسوب پائے جاتے ہیں۔ لیکن جب خون مثانہ سے آرہا ہو تو مقام مثانہ اور آلہ تناسل کی جڑ میں درد ہوتا ہے اور پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے اور اخراج پیشاب سے بھی درد ہوتا ہے اور قارورہ میں قشورات مثانہ پائے جاتے ہیں۔

اگر درد وغیرہ کہیں بھی نہ ہو تو ایسے بول الدم کی وجہ عموماً غیر طبعی افزدنیاں ہوا کرتی ہیں۔ جو عموماً مثانہ میں پائی جاتی ہیں۔

علاج

جو بھی سبب ہو اس کے موافق علاج کریں۔ اگر امتلاء خون کی وجہ سے ہو تو فصد کریں اور ٹخنوں کی حجامت کریں۔ پتھری وغیرہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ اور مندرجہ ذیل سفوف استعمال کریں۔

نسخہ

دم الاخوین۔ سنگجراحت شگفتہ۔ پھٹکڑی بریاں ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر کھلائیں اوپر سے شیرہ خرفہ۔ شیرہ بیخ انجبارہ ماشہ۔ شیرہ تخم خشخاش سفید ۵ ماشہ پانی میں نکال کر مصری ۲ تولہ ملاکر پلائیں یا قرص کہربا یا قرص گلنار۔ کوئی ان میں سے

۲ ماشہ ہمراہ شربت انجبار دیں۔ سفوف شادنج بھی مفید ہے۔

نسخہ شادنج مغسول۔ دم الاخوین۔ کُندر۔ کہربا شمعی۔ گلنار۔ شب یمانی۔ تخم خرفہ۔ گل ارمنی گل قبری۔ سب ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک صبح وشام کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ تخم خشخاش سفید۔ شیرہ بیخ انجبار۔ شیرہ حب الآس ہر ایک ۵ ماشہ پانی میں نکال کر شربت انجبار ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔ محض شربت انجبار دودھ کی لسی میں ملاکر پلائیں مجرب ہے

غذا وپرہیز گلوکوس۔ آش جو۔ ساگودانہ۔ انڈے کی سفیدی پانی میں پھینٹی ہوئی۔ مونگ کی کھچڑی۔ سوڈا۔ دودھ۔ پالک۔ کدو۔ توری وغیرہ دیں۔ گرم تیل۔ مرچ۔ کھٹائی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ مشقت کا کام بھی نہ کریں۔

ذیابیطس

تعریف مرض اس مرض میں مستقل طور پر پیشاب میں شکر آتی ہے اور پیشاب بکثرت آتا ہے۔ مریض کی صحت عام خراب ہوجاتی ہے۔ پیاس شدید ہوتی ہے۔ مریض جس قدر پانی پیتا ہے وہ تھوڑی دیر بعد بلاتغیر پیشاب کے راستہ سے خارج ہوجاتا ہے۔ مریض خواہ کتنا ہی پانی پی لے اسکی تشنگی کم نہیں ہوتی۔ مریض بیحد کمزور ہوجاتا ہے

اقسام مرض اسکی دو بڑی قسمیں ہیں ۱۔ ذیابیطس سادہ ۲۔ ذیابیطس شکری
۱۔ سادہ میں پیشاب بکثرت آتا ہے اور پیاس بہت لگتی ہے لیکن پیشاب میں شکر نہیں آتی ۲۔ ذیابیطس شکری میں پیشاب کے اندر شکر آیا کرتی ہے

شکر کیا ہے ــــــ ؟ اور شکر کی کیمیاوی ترکیب کیا ہے اور یہ ہمارے جسم میں کس طرح جذب وہضم ہوتی ہے اور کیا اثر کرتی ہے ــــــ ؟

شکر کی کیمیاوی ترکیب

اللہ تعالیٰ حکیم مطلق نے اپنی حکمت کاملہ سے کاربن یعنی کوئلہ اور پانی کو باہم ملاکر شکر بنادی ہے۔ چنانچہ اگر شکر کو کسی برتن میں رکھ کر آگ پر آنچ دیں تو حرارت سے اس کا پانی اڑجاتا ہے

اور باقی کاربن یعنی کوئلہ رہ جاتا ہے یعنی شکر کا تجزیہ کریں تو وہ کاربن اور پانی میں متفرق ہو جاتی ہے ۔

شکر کے اقسام

کیمیاوی ترکیب کے لحاظ سے شکر عموماً دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک شکر انگوری جس کی ترکیب میں چھ حصہ کاربن اور چھ حصہ پانی ہوتا ہے ۔ اور دوسرے شکر نیشکر یعنی گنے کی شکر جس کی ترکیب میں شکر انگوری کی نسبت دو چند کاربن اور تقریباً دو چند پانی ہوتا ہے ۔

تمام نباتی اغذیہ جو کہ ہم ہر روز کھاتے ہیں ان میں شکری اجزاء بکثرت موجود ہوتے ہیں خصوصاً نشاستہ دار اغذیہ میں ۔ اسی لئے نشاستہ دورانِ ہضم میں شکر انگوری میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔ کھائی ہوئی غذا کی تمام شکر بشکل انگوری میں بدل کر انتڑیوں سے براہ ماساریقا (عروقِ جاذبہ) میں جذب ہو کر جگر میں جاتی ہے اور وہاں .... گلائیکوجن یعنی شکر حیوانی یا شکر کبدی میں تبدیل ہو کر جمع رہتی ہے اور وہاں سے حسب ضرورت عضلات جسم میں حرارت و قوت پیدا کرنے کے لئے پھر شکر انگوری میں تبدیل ہو کر صرف ہوتی رہتی ہے ۔

شکر ہمارے جسم میں کیا اثر کرتی ہے ؟

شکر ہمارے جسم میں حرارت پیدا کرتی ہے اور اسے قوت بخشتی ہے ۔ عضلات جسم (گوشت جسم) منبع حرارت و حرکت ہیں اور جب عضلات میں حرکت ہوتی ہے تو ان میں سے کاربانک ایسڈ گیس اور پانی بنتا ہے اور یہ دونوں شکر کے اجزاء ہیں ۔ چنانچہ جب آدمی کوئی زور کا کام یا ورزش کرتا ہے ۔ تو اس کا سانس چڑھ جاتا ہے اور پسینہ آجاتا ہے ۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ عضلات کی زیادہ حرکت سے جو زیادہ کاربانک ایسڈ گیس بنتی ہے وہ براہ تنفس خارج ہو جاتی ہے اور جو پانی بنتا ہے وہ بشکل پسینہ خارج ہو جاتا ہے ۔ بحالت صحت خون میں ۰۱ ر سے ۱۵ . ر فی صدی یعنی ایک ہزار حصہ خون میں صرف ایک یا ڈیڑھ حصہ شکر ہوتی ہے ۔ لیکن عضلات میں ایک ہزار حصہ خون میں پانچ سے ۹ حصے شکر ہوتی ہے پس خون کی نسبت عضلات میں کیوں اس قدر زیادہ شکر ہوتی ہے ۔ یہ اس واسطے کہ عضلات کو غیر معمولی

محنت ومشقت کرنی پڑے تو ان میں شکر کی کمی سے ان کا کام نہ رک جائے پس عضلات کی حرکت حرارت کا پیدا ہونا گویا ان میں شکر موجودگی اور اس کی تحلیل پر منحصر ہوتا ہے اور اگر عضلات میں شکر کم ہو تو اس کے تحلیل ہو چکنے کے بعد پھر خود عضلات وغیرہ تحلیل ہونے لگتے ہیں۔

نوٹ ۱: چونکہ چربی، نشاستہ اور شکر یہ تینوں چیزیں کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن سے بنی ہوتی ہیں اس لئے ان کی یہ کیمیاوی ترکیب جسم میں ان کے آپس میں ادل بدل ہو جانے کے چنداں منافی معلوم نہیں ہوتی چنانچہ نشاستہ دوران ہضم میں شکر بن جاتا ہے۔ اسی طرح سے زائد شکر دوران ہضم میں چربی میں مستحیل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب گھوڑے کو جو، چنا دیا جاتا ہے تو وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب گائے بھینس کو جو، گیہوں یا چنا۔ بطور رجو کر دیا جاتا ہے تو وہ موٹی تازی ہو جاتی ہے ان کا دودھ بڑھ جاتا ہے اور دودھ میں مکھن کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انکی غذا میں جو نشاستہ ہوتا ہے شکر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور شکر چربی میں مستحیل ہو جاتی ہے اسی طرح جو لوگ مٹھائی اور چاول زیادہ کھاتے ہیں وہ بھی اکثر موٹے ہو جاتے ہیں۔ پس مذکورہ بالا عینی مشاہدات سے ہم یہ یقینی نتائج اخذ کر سکتے ہیں کہ نشاستہ شکر میں اور شکر چربی میں مستحیل ہو جاتی ہے۔

خلاصہ شکر: ۱۔ شکر ہمارے جسم میں حرارت و قوت پیدا کرتی ہے اور ۲۔ اگر اس ضرورت سے زائد ہو تو وہ خصوصاً جگر میں اور کسی قدر عضلات میں جمع رہتی ہے اور ۳۔ اگر اس سے بھی زائد ہو تو پھر وہ چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ذیابیطس شکری کی پیدائش

مرض ذیابیطس میں شکر کے مذکورہ بالا انہضام میں فرق آجاتا ہے یعنی شکر ٹھیک طور پر صرف نہیں ہوتی بلکہ براہ پیشاب جسم سے خارج ہو جاتی ہے تو پھر طبیعت جسم میں حرارت و قوت پیدا کرنے کے لئے بدن کی چربی اور گوشت سے شکر کا کام لینے کی کوشش کرتی ہے۔

کے عمل انہضام میں ان کو ایک خاص قسم کی شکر (گلائی کوجن بشکر حیوانی یا شکر کبدی) میں تبدیل کر کے کچھ کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے اور کچھ مخصوص تغیرات کے ساتھ خون میں شامل کر کے مختلف اعضا اور بالخصوص عضلات میں بھیج دیتا ہے۔ جہاں وہ (کلاہ گردہ۔ غدہ درقیہ۔ غدہ نخامیہ) بے نالی گلینڈوں اور بالخصوص بالنقراس کے مخصوص داخلی افرازات یا مواد محرکہ (ہارمونز) کی تحریک سے جل کر جسمانی حرارت اور قوت پیدا کرتے ہیں اس عمل میں دماغ کے ایک خاص عصبی مرکز کا بھی اقتدار شامل حال ہوتا ہے۔ یعنی دماغ کے بطن چہارم میں ایک مقام ہے جس کو شوگر پنکچر یعنی سوراخ شکر کہتے ہیں اگر اس مقام میں سوئی چبھو دی جائے تو پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جگر کا شکر انگوری کو شکر کبدی میں تبدیل کرنے کا عمل اعصاب کے متعلق ہے اس کا مرکز دماغ کے چوتھے بطن میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں پر سوئی چبھونے سے اس دماغی مرکز کے فعل کے مختل ہو جانے سے جگر کے اس فعل میں بھی فتور آ جاتا ہے۔ چنانچہ دماغ میں اس مقام پر یا اس کے نزدیک پھوڑا یا رسولی وغیرہ ہونے سے بھی مرض ذیابیطس پیدا ہو جاتا ہے ——— لبلبہ کی رطوبت کو بھی ذیابیطس شکری پیدا کرنے میں خاص عمل دخل ہے۔

لبلبہ میں سے دو قسم کی رطوبتیں تراوش پاتی ہیں۔ ایک معمولی رطوبت لبلبہ (پنکریاٹک جوس) جو کہ اسکی نالی کے ذریعہ صفرا کے ساتھ بارہ انگشتی آنت میں گرتی ہے اور نشاستہ و شکر کے ہضم میں مدد دیتی ہے اور دوسرے ایک اور اندرونی رطوبت تراوش پاتی ہے جو کہ بذریعہ خون عضلات میں پہنچ کر انکی رطوبت کے ساتھ مل کر تحلیل و تجزیہ شکر میں مدد دیتی ہے۔ ایسی اندرونی رطوبت کو ہارمون کہتے ہیں۔

چنانچہ یہ امر مشاہدہ کیا ہے کہ ذیابیطس کے بعض مریضوں میں لبلبہ میں نقص یا زوال آ جاتا ہے عملی تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ فتور یا زوال لبلبہ سے پیشاب میں شکر آنے لگ جاتی ہے۔ یعنی ذیابیطس شکری پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ اگر کسی حیوان کے پیٹ سے لبلبہ کاٹ کر نکال دیا جائے اور صرف ایک حصہ باقی رہنے دیا جائے تب بھی پیشاب میں شکر نہیں آتی۔ اگر لبلبہ کو پیٹ میں سے نکال کر جسم کے کسی اور حصہ میں سی دیا جائے تب بھی پیشاب میں شکر نہیں آتی۔ ان تجربات سے معلوم ہوا کہ لبلبہ کو ذیابیطس پیدا کرنے میں خاص عمل دخل ہے۔

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کی چربی اور عضلات تحلیل ہونے لگتے ہیں، اور ان کے غیر طبعی اور ناتمام ہضم سے ایمونیا اور ایسی ٹون وغیرہ مضر صحت اجزاء پیدا ہو کر موجب شدتِ مرض و باعث ہلاکت ہوتے ہیں پہلے اس مرض کی ماہیت کے متعلق یہ خیال تھا کہ جب گردوں میں سوءِ مزاج گرم شدید ہو جاتا ہے تو وہ اپنی قوتِ برداشت سے زیادہ پانی جگر سے جذب کرتے ہیں تاکہ بڑھی ہوئی گرمی اور سوزش کو بجھائیں اور سوءِ مزاج گرم گردوں کو کمزور کر دیتا ہے اور گرمی ان کی رگوں کے منہ کو کشادہ اور ڈھیلے کر دیتی ہے جسکی وجہ سے وہ پانی کو نہیں ٹھہرا سکتے نیز چونکہ وہ پانی سے بھر جاتے ہیں اور قوتِ ماسکہ اتنے زیادہ پانی کو روکنے پر قادر نہیں ہوتی اس لئے گردوں کی قوتِ دافعہ اپنا فعل کرتی ہے اور پانی کو نکال دیتی ہے۔ اسکی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ جب گردہ کی سب قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں تو اس پانی میں کوئی عمل نہیں کرتیں اس لئے یہ خود بخود ہی نکل جاتا ہے۔ اس پانی کے نکل جانے کے بعد گردے پھر جگر سے پانی کے طلبگار ہوتے ہیں کیونکہ انکی گرمی کم نہیں ہو جاتی اور جگر عروق ماساریقا اور معدے سے پانی کا طالب ہوتا ہے تاکہ گردوں کی پیاس بجھا سکے یہی تسلسل جاری رہتا ہے اور مریض بار بار پانی پیتا ہے اور پیشاب کرتا رہتا ہے۔

جدید ترین تحقیقات

کے مطابق بھی سادہ ذیابیطس میں یا تو گردوں میں سوءِ مزاج ہو جاتا ہے یا آتشک وغیرہ کی وجہ سے نظام عصبی میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ یا غدہ نخامیہ کی کم و بیش خرابی پائی جاتی ہے جس سے ذیابیطس کی مخصوص علامات یعنی پیاس اور پیشاب کی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔

ذیابیطس شکری کے متعلق جدید ترین تحقیقات

یہ ہے کہ شکری اجزاء کا جذب و انہضام ناقص ہو جاتا ہے چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے کہ معمولی حالات میں خون کے اندر شکری اجزاء ایک خاص تناسب سے موجود ہوتے ہیں۔ نشاستہ دار شکری اور چربیلی اغذیہ کے استعمال سے نہ صرف جسمانی خون کے اندر شکر کا یہ طبعی تناسب ہی قائم رہتا ہے بلکہ اس میں زیادتی بھی ہو جایا کرتی ہے۔ اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ جگر مذکورہ اغذیہ

جگر کی خرابی کو بھی مرض ذیابیطس شکری پیدا کرنے میں خاص دخل ہے۔ کیونکہ غذا کی تمام شکر جگر میں پہنچ کر اور شکر کبدی میں (گلائیکوجن) تبدیل ہو کر وہاں جمع رہتی ہے اور حسب ضرورت صرف ہوتی رہتی ہے۔ پس اگر جگر کے فعل میں نقص یا فتور آ جائے تب بھی پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔ چنانچہ ممکن ہے کہ جگر کے فعل ناقص ہو جانے کے سبب وہ شکر کو ہضم نہ کر سکے یعنی اس کو شکر کبدی (گلائیکوجن) میں تبدیل نہ کر سکے یا اپنی قوت ماسکہ کے ضعیف ہو جانے کے سبب جگر اسکو اس حالت میں قائم اور اپنے اندر جمع نہ رکھ سکے تو ایسی صورت میں خون کے اندر شکر کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور پیشاب میں شکر خارج ہونے لگتی ہے۔

تجربتہً بعض حیوانات کے پیٹ سے جگر کو نکال دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون کے اندر جو شکر کی طبعی مقدار تھی وہ بھی غائب ہو گئی پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ خون میں شکر جگر میں سے آتی ہے پس جب کسی وجہ سے جگر کے فعل میں فتور آ جاتا ہے اور اس کا گلائیکوجن عمل (شکر کبدی) بنانا ناقص ہو جاتا ہے تو مرض ذیابیطس شکری پیدا ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض — اسباب کے لحاظ سے اس مرض کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے

۱۔ **ذیابیطس معوی**: جو کہ زیادہ شکر وغیرہ کھانے اور انتڑیوں کے فتور سے واقع ہو۔

۲۔ **ذیابیطس عصبی**: جو کہ سر و ریڑھ وغیرہ پر صدمہ پہنچنے یا کثرت محنت دماغی یا کثرت مباشرت وغیرہ سے ہو۔

۳۔ **ذیابیطس کبدی**: جو جگر کی خرابی خصوصاً زیادہ کھانے پینے اور میخواری وغیرہ سے واقع ہو۔

۴۔ **ذیابیطس عصبی و کبدی**: جو کہ اعصاب و جگر دونوں کے فتور سے ہو اس قسم کا یہ مرض اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔

۵۔ **ذیابیطس غددی و بانقراسی**: جو غدہ نخامیہ، کلاہ گردہ وغیرہ بے نالی گلٹیوں اور بالخصوص بانقراس کے نقائص کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

اسباب مرض — یہ مرض عموماً ۲۵ یا ۳۰ برس کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے

یعنی بچپن میں یہ مرض نہیں ہوتا۔ جوانی میں اور اکثر ادھیڑ عمر میں یا اس کے بعد ہوا کرتا ہے عورتوں کی نسبت مردوں میں یہ مرض دو چند ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی خاندان کے دو تین افراد اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

شیریں و نشاستہ دار غذا بکثرت کھانا پینا۔ اور محنت نہ کرنا ورزش یا جسمانی محنت کرنے کے بعد جب کہ جسم گرم ہو یکایک سرد پانی پی لینا۔ زیادہ شراب پینا۔ کثرت محنت دماغی کرنا چنانچہ ایسے اشخاص جو زیادہ دماغی محنت کرتے ہیں جیسے مؤلفین، ایڈیٹران اخبارات اور وکلا وغیرہ اکثر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نیز کثرتِ مجامعت کرنا، رنج وغم و فکر و تردد یا دیگر صدمات کا ہونا سر یا ریڑھ یا پیٹ پر چوٹ لگنا بعض امراض دماغ و نخاع خصوصاً دماغ میں بطن چہارم میں یا اس کے نزدیک پھوڑے یا رسولی وغیرہ کا ہونا۔ لبلبہ کا چھوٹا ہونا یا اسکی رطوبت کا ناقص پیدا ہونا جگر یا اس کے پرانے امراض اکثر اس بیماری کا باعث ہوا کرتے ہیں بعض اوقات جسم میں کسی اور مرض کی سمیت کے سرایت کر جانے سے جگر و لبلبہ اور نظام عصبی میں کسی قدر فتور آ کر یہ مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ کبھی آتشک یا نقرس کے بعد یہ مرض ہو جایا کرتا ہے اور کبھی ملیریا بخار شدید نمونیا دیگر میعادی بخاروں کے بعد یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ کبھی جگر یا کلاہ گردہ یا امعاء پر چوٹ لگنے یا زخم آ جانے سے یا ان میں نقص آ جانے سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

المختصر: یہ مرض بالعموم ۱۔ انتڑیوں کی خرابی سے یا ۲۔ دماغ یا اعصاب پر صدمہ وغیرہ پہنچنے سے یا ۳۔ جگر کے فتور سے یا ۴۔ اعصاب و جگر دونوں کے نقائص سے یا ۵۔ لبلبہ کے نقص و زوال سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علامات مرض

بعض اوقات یہ مرض خفیف سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض کو صرف اس قدر محسوس ہوتا ہے کہ اس کو پیاس زیادہ لگتی ہے اور معمول کی نسبت پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آتا ہے خصوصاً رات کے وقت اور وہ روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے لیکن بعض مریضوں میں یکایک سردی لگنے کے بعد یا شدت کی پیاس کو بجھانے کے لئے زیادہ پانی پینے کے بعد یا کسی دلی صدمہ یا چوٹ وغیرہ لگنے کے بعد علاماتِ مرض پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض جوانوں میں

اکثر بہت شدید ہوتا ہے اور ادھیڑ عمر والوں میں اکثر مزمن ہوتا ہے چالیس سال عمر کے بعد یہ مرض عموماً مزمن صورت میں ہوا کرتا ہے۔

شروع مرض میں تو صرف یہی ہوتا ہے کہ مریض کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ پیشاب زیادہ آتا ہے اور کمزوری محسوس ہوتی ہے لیکن جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے۔ علامات میں بھی شدت ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو منہ خشک رہتا ہے شدت کی پیاس لگتی ہے۔ دانت بوسیدہ یا ڈھیلے ہو کر گر جاتے ہیں مسوڑے پھول جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں منہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے تنفس سے ایک خاص قسم کی میٹھی میٹھی بو آتی ہے کبھی ہاضمہ خراب ہوتا ہے اور کھٹی ڈکاریں آتی ہیں لیکن اکثر ہاضمہ خراب نہیں ہوتا بلکہ بھوک زیادہ لگتی ہے اور کبھی بھوک کا ہوکا ہو جاتا ہے یعنی ادھر کھایا اور ادھر پھر بھوک لگی۔ عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے مریض روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے اور پست ہمت اور بہت سست ہو جاتا ہے درد سر یا دوران سر کی شکایت رہتی ہے اور اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے جلد خشک ہوتی ہے۔ اس پر خارش ہوتی ہے اور اس پر سے بھوسی جھڑتی ہے نیز جلد پر داغ یا چھائیاں پڑ جاتی ہیں کبھی پھوڑے پھنسیاں یا کاربنکل (شب چراغ) نکل آتے ہیں کبھی انگزیما (نار فارسی) کی شکایت ہو جاتی ہے وغیرہ حرارت جسم صحت کی نسبت کسی قدر کم ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد مگر ہتھیلیاں اور تلوے گرم ہوتے ہیں۔ قلب و نبض کی رفتار وغیرہ میں چنداں فرق نہیں آتا لیکن جب قوما ذیابیطسی (ذیابیطس کی بے ہوشی) ہو جاتی ہے تو نبض بہت کمزور چلنے لگتی ہے۔ پیشاب بار بار اور بکثرت آتا ہے اس میں شکر کی مقدار تو دو یا اڑھائی فیصدی ہوتی ہے لیکن بعض اوقات ۱۰ یا ۱۲ فیصدی تک ہوتی ہے۔ پیشاب سے میٹھی بو آتی ہے اور اس پر چیونٹیاں جمع ہوتی ہیں۔ مریض شبانہ روز میں پانچ سات سیر یا اس سے بھی زیادہ پیشاب کرتا ہے جس میں ۱۰ سے ۲۵ اونس تک شکر خارج ہوتی ہے۔ پیشاب کی رنگت پھیکی شربتی یا نخالی گھاس کی رنگت کی مانند ہوتی ہے اور اس میں شکر کی زیادتی کی وجہ سے اس کا وزن متناسبہ ۱۰۲۰ سے ۱۰۶۰ درجہ تک اور کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے جو کہ مقیاس البول (یورینومیٹر) سے اندازہ کیا جاتا ہے۔ رات کے پیشاب کی نسبت دن کے پیشاب میں شکر زیادہ آیا

کرتی ہے۔ شکر کے علاوہ پیشاب میں یوریا اور فاسفیٹس کا اخراج بھی بڑھ جاتا ہے پیشاب میں شکر کی خراش سے کبھی نائزہ کے منہ یا کلفہ میں زخم ہوجایا کرتا ہے۔ مردوں میں قوت باہ زائل ہوجاتی ہے اور عورتوں میں حیض کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ موتیا بند ہوکر بینائی ناقص یا زائل ہوجاتی ہے۔ آخر مرض سل یا نمونیا ہوکر یا شدت ضعف یا اسہال سے یا قومائے ذیابیطس ہوکر مریض راہی ملک عدم ہوجاتا ہے۔

اس مرض کی مخصوص علامات میں جن کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔

۱۔ پیشاب بکثرت آنا۔ ۲۔ پیشاب میں شکر آنا ۳۔ شدت کی پیاس لگنا ۴۔ بھوک زیادہ لگنا اور ۵۔ جسم کا لاغر اور کمزور ہوجانا۔

نوٹ: قومائے ذیابیطی۔ ذیابیطس کے جوان مریضوں میں یہ مرض عموماً شدید ہوتا ہے جب انہیں غذا میں سخت پرہیز کرایا جاتا ہے یا زیادہ قبض کی شکایت رہتی ہے تو اکثر قومائے ذیابیطی ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ شکایت نامعلوم طور پر آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے چنانچہ پہلے مریض کے پیشاب کی مقدار کم ہوجاتی ہے اور اسمیں شکر کا اخراج گھٹ جاتا ہے پھر نبض جلد جلد اور کمزور چلنے لگتی ہے جسم سرد ہوجاتا ہے پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے ازاں بعد سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ طبیعت بہت بے چین ہوتی ہے کوتاہ دمی ہوتی ہے یعنی مریض اچھی طرح سانس نہیں لے سکتا اور آخر غفلت یا بے ہوشی طاری ہوکر مریض کا انتقال ہوجاتا ہے۔ اس قسم کے قوما کی ماہیت میں محققین کا خیال ہے کہ خون میں بیٹا آکسی بیوٹرک ایسڈ وغیرہ کے پیدا ہوجانے سے ایسی حالت ہوتی ہے۔

نوٹ دیگر: جب یک لخت پیشاب میں شکر کا آنا موقوف ہوجائے تو کوما ہوکر موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (صدیقی)

ذیابیطس شکری اور غیر شکری میں فرق

ذیابیطس کی دو بڑی قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ ذیابیطس سادہ ۲۔ ذیابیطس شکری

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذیابیطس شکری میں مستقل طور پر پیشاب میں شکر آتی ہے

صہ قوما

اور پیشاب بکثرت آتا ہے اور مریض روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے لیکن ۲۔ ذیابیطس سادہ میں پیشاب بکثرت آتا ہے اور پیاس بہت لگتی ہے لیکن پیشاب میں شکر نہیں آتی ۔

علاج سب سے پہلے مریض کو ہر قسم کی میٹھی اور نشاستہ دار غذاؤں کے استعمال سے منع کریں ۔ مریض کو رنج و غم ۔ فکر و تردّد اور پریشانی سے بچائیں ۔ مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں اور اسے گرم کپڑے پہنائیں تاکہ جلد کا فعل بحال رہے اور پسینہ آتا رہے قبض نہ ہونے دیں دوا سے کہیں زیادہ توجہ غذا کی طرف دیں مریض کو شیریں اغذیہ سے بچنا چاہیئے ۔ شکر قند ۔ گنا ۔ کھجور ۔ انگور ۔ مٹھائیاں وغیرہ نہ دیں نشاستہ دار چیزیں مثلاً روٹی ۔ چاول تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں ۔

ان چیزوں کا استعمال ہر حال مناسب ہے

ہر قسم کا گوشت (سوائے جگر) انڈے ۔ ناریل ۔ بادام ۔ مغزیات ۔ پنیر ۔ بالائی ۔ دہی ۔ مکھن گھی ۔ روغن ماہی ۔ ترش پھل ۔ سیب ۔ ناشپاتی ۔ آڑو ۔ جامن ۔ فالسہ ۔ لسوڑہ ساگ ہر قسم آلو مع چھلکا ۔ اگر لاغری زیادہ ہو تو بھیڑ یا بکری کے خصیے ۔ گردے اور بلبہ گھی میں بھون کر کھلائیں سبز ترکاریوں کی بھجیا ۔ جامن کا رس ۔ آم کا رس ملا کر مساوی پلانا مفید ہے اس سے پیاس بجھ جاتی ہے ۔ لوہے کا بجھا ہوا پانی یا آب لیموں یا دہی کا پانی یا ناریل کا پانی بھی پیاس کو تسکین دیتا ہے ادویات میں سب سے اعلیٰ افیون ہے اس کے دوسرے درجے پر سنکھیا ۔ اس کے بعد تخم جامن ۔ کچلہ اور فولاد ہیں ۔

نوٹ : شدید اور مزمن صورتوں میں مریض کی غذا میں سے شکر یہ اجزا بالکل نکال دینے پر بھی شکر برابر خارج ہوتی رہتی ہے جوان مریضوں میں شدت مرض کی صورت جب غذا سے سخت پرہیز کرایا جاتا ہے یا انہیں قبض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے تو اکثر تو مائے ذیابیطسی ہو جاتا ہے اور پھر غفلت اور بے ہوشی طاری ہو کر مریض مر جاتا ہے ۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات بے حد مفید ہیں ۔

۱۔ صندل سفید ۲½ ماشہ ۔ نشاستہ ۔ کتیرا ۔ تخم کاہو ۔ تخم خرفہ ہر ایک ۱۰½ ماشہ ۔ گوندکیکر گل ارمنی ۔ گلنار ۔ سماق ۔ بلوط ۔ ہر ایک ڈیڑھ تولہ سفوف بنائیں اور ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک صبح و شام ترش دہی کی لسی یا آب انار ۷ تولہ کے ساتھ دیں ۔

۲۔ گلوئے خشک اور شکر ہموزن سفوف بناکر ایک تولہ روزانہ نہار منہ کھلانا مفید ہے۔
۳۔ مغز پنبہ دانہ ۶ تولہ ایک رات دن گرم پانی میں بھگوکر آدھ سیر شکر میں قوام کرکے شربت بنائیں اور دو تولہ کی مقدار میں دیں۔ یہ نسخہ ذیابیطس غیر شکری کے لیے ہے (صدیقی)
۴۔ کشتہ قلعی، کشتہ فولاد، کشتہ مرجان، کشتہ عقیق، کشتہ صدف مروارید ی، کشتہ زمرد، کشتہ چاندی ہر ایک ۶ ماشہ، کشتہ بیضہ مرغ ایک تولہ، تخم کاہو، مغز کشنیز، گل سرخ، برادہ دندانِ فیل سوختہ، حب کاکنج، برادہ صندل سفید، مغز تربوز، تخم خیارین، مغز کدو، تخم خشخاش، تخم خرفہ، ہر ایک ایک تولہ ـــــ زرشک، پوست آملہ تازہ، مغز تخم جامن ہر ایک دو تولہ، طباشیر اصلی، گلنار، رب السوس ولایتی، گل ارمنی، گل مختوم، گل پستہ، اقاقیا، بزرالبنج، سماق، گوندکیکر، جفت بلوط، کتیرا، ست گلو، ملٹھی مقشر، پوست درخت نیم، اندر جو شیریں، کاسنی، پاہ گجراتی، کھربا شمعی ہر ایک نو ماشہ، سلاجیت اصلی ۱½ تولہ، کافور دیسی ایک تولہ، سفوف برگ گڑمار بوٹی ہموزن تمام ادویہ۔
سلاجیت کو عرق انار ترشی اور عرق کدو میں حسب ضرورت حل کرکے بعد میں کشتہ جات ملاکر گھنٹہ بھر کھرل کریں پھر تمام پسی ہوئی ادویہ ملاکر خوب کھرل کریں اور تین تین ماشہ کے قرص بنالیں۔

خوراک: ایک ٹکیہ صبح ہمراہ شیر بز جوشیدہ جس میں میٹھا نہ ڈالا گیا ہو اور شام کو ایک قرص ہمراہ عرق گلاب ۲ تولہ دیں۔

نوٹ: پانی کے گھڑے میں برادہ صندل سفید ۵ تولہ خس ۵ تولہ کی پوٹلی بناکر ڈالدیں۔ پینے کے لئے یہی پانی دیں ہر تیسرے روز پانی اور پوٹلی بدل دیں۔
اس اکسیری دوا کے استعمال سے شکر کی مقدار بہت کم ہوجاتی ہے بدن توانا ہونے لگتا ہے، چہرے پر تازگی آنے لگتی ہے اور بہت جلد مریض تندرست ہوجاتا ہے۔

تحفہ علوی: کچلہ بریان، کریلا خشک ہموزن لے کر باریک کریں اور نخودی گولیاں بنائیں ایک گولی دن میں تین بار پانی سے کھلائیں، کریلے کا استعمال ذیابیطس میں بے حد نافع ہے۔
نسخہ دیگر: گڑمار بوٹی، جامن کی چھال کا سفوف دونوں ہموزن لے کر سفوف بنائیں
حـ پارہ گجراتی

تین تین ماشہ صبح و شام دیں۔

نوٹ: مریض ذیابیطس کو حتی الوسع کوئی جراحی عمل نہ کرنا چاہیئے۔ بالخصوص کلوروفارم سونگھانا مہلک ہو سکتا ہے۔

بول زلالی

(از جامع الحکمت جلد دوم)

ایلبیومینوریا

تعریف مرض: اس مرض میں غیر طبعی طور پر پیشاب کے اندر زلالی رطوبت یعنی رطوبت بیضیہ۔ ایلبومن یا اس سے متعلقہ مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔

نوٹ: نہ صرف تمام حیوانات بلکہ نباتات تک کی ساخت میں طبعی طور پر زلالی رطوبت پائی جاتی ہے جو خون کی وساطت سے ساختوں تک پہنچتی ہے۔ طبعی حالت میں یہ رطوبت پیشاب کے ساتھ خارج نہیں ہوتی لیکن غیر طبعی اور مرضی حالتوں میں گردے پیشاب کے ساتھ اس رطوبت کو بھی جذب کر کے خارج کرنے لگتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہ بذات خود کوئی خاص مرض نہیں ہے بلکہ بعض دیگر مرضی حالات کی ایک نہایت اہم علامت ہے پہلے اس کو ہمیشہ گردے کے اہم امراض بالخصوص ورم گردہ کی ایک اہم اور خاص علامت سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب مزید تحقیقات سے بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ یہ شکایت گردوں کے کسی مخصوص مرض کے بغیر بعض دیگر حالات میں بھی پائی جاتی ہے اور ان حالات میں اکثر یہ زیادہ اہم اور خطرناک نہیں ہوتی۔

اقسام: بعض اطباء نے اسباب کے لحاظ سے سات اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

اسباب: اس مرض کے اسباب کو سات اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ گردے کے عضوی امراض مثلاً ورم گردہ وغیرہ جو سردی لگ جانے سرخ بخار۔ خناق وبائی اور بعض دیگر متعدی امراض سے پیدا ہو سکتا ہے۔ (بول زلالی

عضوی ۔ارگینک ایلبیومینوریا)

۲۔ گردے کی ساختوں کا فساد جو بعض ہزالی اور سمی قسم کے امراض مثلاً سل خبیث رسولیاں اور جسم کے کسی خاص حصے میں عرصہ دراز تک پیپ کے پیدا ہوتے رہنے سے ہوا کرتا ہے۔

۳۔ مجاری بول کا تقیح وجریان خون یا ۔ فساد خون جو کمی خون (فقر الدم) کی مختلف صورتوں آتشک اور قسم سری یا سیابی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔ حاملہ عورتوں میں بول زلالی کی جو شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے وہ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ (بول زلالی سمی۔ ٹاکسک ایلبیومینوریا)

۵۔ ہر قسم کے بخاروں میں بھی اس مرض کی کم و بیش شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے جو بالعموم بخاروں کے رفع ہو جانے پر خود بخود زائل ہو جایا کرتی ہے۔ (بول زلالی حمی)

۶۔ بعض امراض عصبی مثلاً صرع سکتہ۔ اور دماغی صدمات میں بھی یہ شکایت رونما ہو جایا کرتی ہے (بول زلالی عصبی)

۷۔ نوبتی یا عارضی اسباب مثلاً شدید جسمانی محنت، شدید سرد غسل۔ شدید نفسانی جذبات۔ ثقیل اور ایسی غذاؤں کا کثرت استعمال جن میں زلالی رطوبت یا رطوبت بیضہ زیادہ پائی جاتی ہے مثلاً انڈے۔ پنیر وغیرہ سوء ہضم یا نوجوان اشخاص بالخصوص عصبی مزاج کے نوجوان لڑکوں میں بغیر کسی ظاہر سبب کے جو بول زلالی کی شکایت ظاہر ہوتی ہے (بول زلالی بلوغی)
وہ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ یہ صورت زیادہ خطرناک نہیں ہوتی اور اکثر بغیر کسی علاج کے از خود رفع ہو جایا کرتی ہے۔

علامات زلالی رطوبت کے پیشاب میں آتے رہنے سے خون میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث بدن دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے اور جلد کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے ہاتھ پیروں پر اور پپوٹوں پر ورم آ جاتا ہے پیٹ میں نفخ رہتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے قبض اور متلی کی شکایت رہتی ہے دل دھڑکتا ہے۔ کبھی دست آنے لگتے ہیں سر میں درد رہتا ہے دن رات میں کئی مرتبہ پیشاب آتا ہے آخر کار مریض استسقاء میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں چنانچہ اگر ورم گردہ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اس کا مخصوص علاج کریں۔ اگر کثرت جماع یا استفراغ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو یہ نسخہ دیں۔ مغز نارجیل۔ مغز فندق۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ مغز

اخروٹ، مغز بادام ہر ایک ایک تولہ کوٹ کر شہد خالص ۱۲ تولہ میں ملا کر رکھ لیں اور اسمیں سے ایک تولہ روزانہ کھلائیں اور اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پلا دیا کریں۔ اگر مزاج میں حرارت ہو تو تخم خشخاش، مغز تخم کدو شیریں، مغز تربوز، مغز پیٹھا، مغز خیار دانہ ہر ایک تین تین ماشہ، مغز بادام شیریں ۵ دانہ، مصری ۲ تولہ سب کو شیر گاؤ میں پیس کر گرم کر کے حریرہ کی مانند پکا کر کھلائیں۔ شدت مرض میں گردے کے مقام پر گلاس یا چند جونکیں لگوائیں، یا گرم گرم پلٹس بندھوائیں۔ رفع قبض کے لئے روغن زیتون ۱ تولہ دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت دیں اگر ضعف گردہ کی وجہ سے ہو تو صبح معجون جالینوس یا معجون فلاسفہ یا جوارش زرعونی ہر ایک ۵ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ دیں اور شام کو سلاجیت دو رتی۔ لبوب صغیرہ ماشہ یا کشتہ طلا ۲ چاول لبوب کبیرہ ۵ ماشہ میں ملا کر پاؤ بھر گرم دودھ کے ساتھ پلائیں ——— اگر ضعف گردہ کے ساتھ ہضم کی خرابی بھی ہو تو کشتہ فولاد ایک چاول بیضہ مرغ ایک رتی جوارش زرعونی ۵ ماشہ میں ملا کر صبح کو کھلائیں اور کندر ۱ ماشہ مصطگی رومی ایک ماشہ پیس کر جوارش جالینوس ۵ ماشہ میں ملا کر شام کو کھلائیں۔ اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشہ ہمراہ عرق عنبر، گزر عرق گاؤزبان ۱ تولہ دیں اگر گرمی و خرابی خون اس مرض کا باعث ہو تو کشتہ فولاد ۲ چاول یا کشتہ طلا ایک چاول دواء المسک معتدل سادہ ۵ ماشہ یا جواہر والی ۵ ماشہ میں ملا کر کھلائیں یا کشتہ فولاد ۲ چاول معجون دبید الورد ۵ ماشہ میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے اجوائن دیسی ۱ تولہ کا زلال جسے آٹھ پہر تک عرق برنجاسف ۱۲ تولہ میں بھگو کر حاصل کیا گیا ہو، پلائیں۔

غذا و پرہیز سبز ترکاریاں اور دودھ استعمال کریں مرچ سرخ، گرم مصالحہ زیادہ شیرینی کا استعمال گوشت انڈے اور دوسری ایسی غذائیں جن میں رطوبت بیضہ زیادہ ہو مضر ہیں۔

سوزاک اور قرحہ سوزاک

گنوریا (GONORRHEA)

تعریف مرض یہ ایک متعدی مرض ہے جو گونو کاکس جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے جراثیم اندام نہانی یا پیشاب کی نالی کے ذریعے داخل ہوتے ہیں جب گونو کاکس پیشاب کی نالی کی جھلی میں داخل ہو جاتا ہے تو دو تین روز کے بعد اثرات پیدا ہوتے ہیں اور پیپ اور پانی آنا شروع ہو جاتا ہے۔

نوٹ: سوزاک بھی تقریباً ایسی عالمگیر بیماری ہے کہ بہت کم لوگ اس موذی مرض کے نام سے ناآشنا ہوں گے اور یہ بیماری اس قدر سخت تکلیف رساں ہوتی ہے کہ بعض اوقات مریض اپنی جان کھونے کو اس دائمی تکلیف پر ترجیح دیتے ہیں۔ سوزاک کے مریضوں کے مریضوں کے لئے پیشاب کرنے کا وقت ایک عجیب محشر نما اور قیامت خیز زلزلہ ہوتا ہے اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دن میں تقریباً تین چار مرتبہ سکرات موت کے منازل طے کرتے ہیں ان زنانہ مصائب کے علاوہ اس مرض کے اس قدر برے اور اندیشناک نتائج ہوتے ہیں کہ جس پر غور کرنے سے مریض کی زندگی نہایت تلخ اور اندھیر معلوم ہوتی ہے۔ جوانی کی امنگیں شباب کے ولولے سب خاک میں مل جاتے ہیں۔ قوت رجولیت اور مردانہ طاقت بالکل ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔ جریان۔ ضعف باہ جیسی موذی اور ہستی کو تلخ کرنے والی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسباب مرض یہ بیماری گونو کاکس جراثیم سے ہوتی ہے۔ جو اکثر فاحشہ عورتوں سے جماع کرنے سے جن کو یہ مرض ہو لاحق ہوتی ہے گویا یہ مرض بدفعلیوں اور زناکاری کا نتیجہ ہوتا ہے چنانچہ سوزاکی فاحشہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے یا حائضہ عورت سے جماع کرنے سے یا سیلان الرحم کی شکایت والی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے سے شرمگاہ کی رطوبات فاسدہ اس مرض کے پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی شراب وکباب کی کثرت استعمال سے اور مرچیں یا مصالحہ دار اغذیہ اور

گرم اور تیز اشیاء کے کھانے سے اور جلق لگانے سے بھی پیشاب کی نالی میں ورم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے۔ انسان کے سوا اور کسی دیگر حیوان کو یہ مرض نہیں ہوا کرتا۔ اطباء نے اس مرض کو متعدی امراض میں شمار کیا ہے۔ اکثر نوجوان عیاش اس میں مبتلا ہو کر اپنی پاک دامن بیویوں کے دامن عصمت پر بھی اس کا داغ لگا دیتے ہیں جس سے ان بیچاری بے گناہوں کی ہستی اور زندگی تلخ ہونے کے علاوہ آئندہ آنیوالی نسل اولاد و اطفال اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔

علامات مجامعت کرنے کے بعد دوسرے تیسرے دن پیشاب کی نالی یعنی مجری بول سرخ اور متورم ہو جاتا ہے اور اسمیں خراش اور جلن ہوتی ہے۔ پیشاب درد کے ساتھ جل کر آتا ہے پھر نیلے رنگ کی پتلی پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ تین چار روز ایسی حالت رہ کر علامات شدید ہو جاتی ہیں پیشاب کی جلن اور درد میں زیادہ ہو جاتی ہیں اور سبزی مائل زرد رنگ کی گاڑھی پیپ زیادہ مقدار میں آنے لگتی ہے۔ کولہوں میں اور کمر میں درد ہو جاتا ہے۔ قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔ پیشاب رک رک کر آتا ہے اور بعض وقت پیشاب میں خون ملا ہوا آتا ہے۔ بعض اوقات پیشاب میں چھیچھڑے اور چھلکے خارج ہوتے ہیں۔ کبھی عضو تناسل متورم ہو کر ایسا دردناک ہو جاتا ہے کہ ذرا سا کپڑا بھی چھو جائے تو درد کرنے لگتا ہے۔ دو تین ہفتے یہ علامات رہ کر رفتہ رفتہ تخفیف ہونے لگتی ہے اگر مناسب اور معقول علاج نہ کیا جائے یا بدپرہیزی کی جائے تو پرانا سوزاک ہو جاتا ہے جس کو قرحہ سوزاک کہتے ہیں جو مدتوں رہتا ہے۔ (حضرت مسیح الملک مرحوم)

انجام اس خبیث مرض سے کئی امراض پیدا ہوتے ہیں مثلاً مردوں میں بد گھٹیا خونی پیشاب، پیشاب بند ہو جانا، ورم خصیہ وغیرہ عورتوں میں ورم گردن رحم، ورم رحم، بانجھ پن، عسر الطمث وغیرہ اگر معقول علاج نہ کیا جائے تو پرانا سوزاک (قرحہ) ہو جاتا ہے جو مدتوں رہتا ہے جب بہت پرانا سوزاک ہو جاتا ہے تو پیشاب کی نالی میں مقام قرحہ پر زائد فاسد ریشے پیدا ہو کر نالی کا وہ حصہ سکڑ جاتا ہے یا بند ہو جاتا ہے پھر پیشاب سخت تکلیف سے قطرہ قطرہ آتا ہے۔ اسے اسٹرکچر کہتے ہیں۔

علاج: اگر سوزاک نیا ہو تو سفوف قلمی شورہ ۲ ماشہ ہمراہ شربت بزوری معتدل ۲ تولہ

ڈکاب مدر ایک ہفتہ تک دیں جب خون یا پیپ و جلن بند ہو جائے تو دوسری ادویہ سے اندمال کریں ۔ اگر سوزاک پُرانا ہو تو اول ایک ہفتہ سفوف مدر صبح و شام ہمراہ شربت بزوری دیں اور دن کے دس بجے اور شام کے چھ بجے آب مدر پونے دو تولہ پلائیں اور پچکاری استعمال کریں ایک ہفتہ کے بعد ادویہ برائے اندمال دیں ۔ نئے سوزاک میں پچکاری ہرگز نہ کریں ۔ نیز دوران استعمال ٹماٹر، بینگن، کریلا، مچھلی، انڈا، مرغ، مرچ، اچار، چائے، آم، انگور، انجیر، اخروٹ اور پستہ وغیرہ نہ کھائیں ۔

نسخہ سفوف قلمی شورہ قلمی شورہ ۲۱ ماشہ، دانہ الائچی کلاں ۲۱ ماشہ، شکر سفید ۴۲ ماشہ کوٹ چھان کر باریک سفوف بنائیں ۔

مقدار خوراک چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ لسی شیر ایک ہفتہ تک دیں ۔

نسخہ آب مدر جس سے پیشاب خوب کھل کر آتا ہے ۔ سوزاک کی درد جلن کے لئے مفید ہے ۔ آب بیخ کیلا ۸ تولہ، آب پوست بیخ فالسہ ۳ ماشہ لعاب تخم خبازی ۳ ماشہ، لعاب اصل السوس مقشر ۳ ماشہ صبح یہ ایک خوراک کا وزن ہے صبح و شام پلائیں اور دن بھر میں دو تین مرتبہ کچی لسی سے معاونت کریں ۔

ترکیب کیلا کی جڑ کو دھو کر کوٹ کر پانی نکالیں باقی تینوں ادویہ کو رات بھر ایک چھٹانک پانی میں بھگوئیں صبح آب زلال لے لیں ۔

نسخہ آب مدر دیگر درخت کیلے کے تنے میں چھری سے شگاف کریں اس میں سے جو پانی نکلے لے لیں پاؤ بھر یہ پانی ہو تو قلمی شورہ تین ماشہ اس میں حل کر کے صبح و شام پئیں اس قدر پیشاب آئے گا کہ بعض دفعہ ازار بند کھولنا مشکل ہو جاتا ہے ۔

نسخہ سفوف مدر (پیشاب آور)

سوزاک کے شروع میں چند روز دیں ۔

کباب چینی ۱۰ ماشہ قلمی شورہ ، ماشہ دانہ الائچی کلاں ۹ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف

بنائیں خوراک ۶ ماشہ ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ پانی میں حل کرکے دیں ایک ہفتہ دے کر
پھر دوسری ادویہ اندمال دے سکتے ہیں۔
نسخہ سفوف کتیرا برائے سوزاک بہت عمدہ چیز ہے۔
ریوند چینی ۲ ماشہ، صمغ عربی، کتیرا، دم الاخوین، طباشیر، رب السوس، گل مختوم، گل ارمنی
کاکنج، خشخاش ہر ایک چھ ماشہ، نشاستہ، مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو، مغز تخم خربوزہ، تخم خرفہ
ہر ایک نو ماشہ شکر سفید آٹھ تولہ سفوف تیار کریں۔ خوراک چھ ماشہ ہمراہ لسی شیر۔

نسخہ سفوف بہروزہ برائے سوزاک

ایک قلعی شدہ دیگچی میں پانی اور دودھ نصف نصف ملا کر آدھے تک بھر دیں اور منہ پر
ایک کپڑا باندھ دیں اس پر حسب ضرورت بہروزہ رکھیں اوپر ایک کٹورہ اوندھا رکھیں نیچے
مدھم آگ جلائیں بہروزہ پگھل کر دیگچی میں چلا جائے گا اور فضلہ اوپر رہ جائے گا۔ ٹھنڈا ہونے
پر پھر ایسا ہی کریں۔ اسی طرح تین بار کریں پس تیار ہے۔

خوراک دو ماشہ سے ۲ ماشہ تک دیسی کھانڈ چھ ماشہ ہتھیلی پر رکھ کر اوپر بہروزہ رکھیں
اور پھانک لیں اوپر سے کچی لسی پئیں۔

نسخہ سفوف صدف مرکب اس سے سوزاک کا اندمال ہو جاتا ہے
صدف سوختہ ۵ تولہ طباشیر ۲ تولہ الائچی خورد
۲ تولہ، بہروزہ مصفّٰی ۲ تولہ، کھانڈ دیسی ۱۰ تولہ کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔
مقدار خوراک چار ماشہ تک صبح ہمراہ دودھ یا شربت بزوری۔

نسخہ جوہر رسکپور کافوری

برائے سوزاک۔ اسکی پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔
رس کپور ۵ تولہ، کافور ۵ تولہ، شراب برانڈی، نمک ثار کے ہمراہ کھرل کرکے چھوٹی چھوٹی ٹکیاں
بنا کر خشک کریں اور ایک مٹی کی ہنڈیا میں رکھ کر اوپر سرپوش اوندھا رکھ کر منہ گل حکمت
کریں اور نیچے دیا جلائیں جس میں سرسوں کا تیل ہو اور روئی کی موٹی بتی ہو ڈھکنے کے اوپر

ٹاٹ بھگو کر رکھیں جب خشک ہو جائے تو پھر تر کر کے رکھیں جب تیل ختم ہو جائے تو برتن کو ٹھنڈا کر کے کھولیں جو جوہر اوپر لگا ہو وہ لے لیں۔

مقدار خوراک ایک رتی نمک بالائی میں لپیٹ کر کھلائیں اُوپر سے دُودھ کی لسی شکم سیر پلائیں جب پیشاب معلوم ہو تو کچھ دیر صبر کر جب صبر نہ ہو سکے تو پیشاب کریں۔ تیسرے روز پھر ایک خوراک دیں۔

پچکاری برائے سوزاک : جو پیپ کو جلد بند کر دیتی ہے۔

رسونت ا تولہ، توتیا بریاں ۲ ماشہ، مردار سنگ ۲ ماشہ۔ ایک بوتل پانی میں کھرل کر کے رات بھر رکھ چھوڑیں صبح نتھار کر پانی کو کپڑے میں چھان لیں جو فضلہ نیچے رہے اسے پھینک دیں اور دن بھر میں تین مرتبہ پچکاری کریں اگر بجائے سادہ پانی کے دہی کا پانی استعمال کریں بہت مفید ہے یہ نسخہ سفوف مدر بھی مفید ہے۔ ایک ہفتہ تک دیتے رہیں جس سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور اجابت بھی ہوتی ہے اور سوزاکی مادہ پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتا ہے۔ نسخہ :

اندر جو شیریں ا تولہ شورہ قلمی مدبر ا تولہ، کباب چینی ا تولہ۔ زیرہ سفید ا تولہ، ریوند چینی ا تولہ، دانہ الائچی کلاں ا تولہ، برگ سنا مکی ا تولہ، قند سفید ۶ تولہ کوٹ چھان کر باریک سفوف بنا دیں۔ خوراک چھ ماشہ صبح و سہ پہر ہمراہ دودھ سرد پاؤ سیر دن میں دو تین مرتبہ کچی لسی پلائیں۔

ترکیب شورہ قلمی مدبر شورہ قلمی ۵ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ ماشہ دونوں کو مٹی کے آبخورہ میں ڈال کر کوئلوں کی آگ پر رکھیں دونوں دوائیں پانی ہو جائیں گی جب دُھواں اُٹھنا بند ہو جائے تو اتار کر کسی پتھر کی صاف سل پر پھیلا دیں ٹھنڈا ہونے پر پیس کر رکھیں۔

پچکاری دیگر جو پرانے سوزاک میں مفید ہے۔ سہاگہ ا تولہ نیل دیسی ۲ ماشہ توتیا بریاں ۲ ماشہ، کافور ا ماشہ افیون ا ماشہ ایک سیر گرم پانی میں حل کر کے بوتل میں محفوظ رکھیں صبح و شام اس میں سے تھوڑے لے کر دُو دفعہ پچکاری کریں۔

احتیاط پیشاب کرنے کے بعد استنجا کرکے ہاتھوں کو اچھی طرح سے صاف کریں اور کبھی عضو تناسل کو ہاتھ لگ جائے تو فوراً صاف کرلیں اگر سوزاک کی پیپ ذرا سی بھی آنکھ کو لگ گئی تو اندھا ہونے کا خطرہ ہے اگر لگ جائے تو فوراً آنکھ کو بورک لوشن یا عرق گلاب سے اچھی طرح صاف کرلیں۔

اگر سوزاک کے جرم بوجہ پچکاری یا کسی اور سبب کے خصیوں میں جا کر ورم پیدا کریں تو نوشادر ۱ تولہ گل ٹیسو ۱ تولہ سیر بھر پانی میں جوش دے کر اول بھپارہ دیں اور جب سینکنے کے قابل ہو جائے تو کوئی فلالین کا ٹکڑا بھگو کر خصیوں پر ٹکور کریں اور پچکاری موقوف کردیں۔

نوٹ: شدت مرض میں پچکاری کرنے سے مرض بڑھ جاتا ہے اور پیپ آنی موقوف ہو کر ورم خصیہ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ علامات میں تخفیف ہونے پر پچکاری کی دوائیں استعمال کرانی چاہئیں اور جب پیپ آنی بند ہو جائے تو ایک ہفتہ دو ہفتہ بعد تک علاج احتیاطاً جاری رکھیں تاکہ کامل شفاء ہو جائے اور مرض عود کرنے کا خطرہ نہ رہے۔

پرہیز گرم اور غراشدار چیزیں مثلاً سرخ مرچ تیز اور مصالحہ دار غذائیں ترشی اچار چٹنی گوشت انڈے شراب و کباب چائے وغیرہ کے کھانے پینے سے دور مجامعت سے اور زیادہ چلنے پھرنے سے تیل و گڑ کی بنی ہوئی اور شیریں چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

غذا: زود ہضم لطیف اور ٹھنڈی مثلاً دودھ ڈبل روٹی یا دودھ چاول یا فیرنی یا دودھ میں پکایا ہوا جو کا دلیہ مونگ کی نرم کھچڑی دال چپاتی اور ٹھنڈی سبز ترکاریاں مثلاً کدو، پالک، خرفہ، ترئی، ٹنڈا، بھنڈی وغیرہ دیں مونگ کی نرم کھچڑی بھی دے سکتے ہیں۔

۱۔ وجع المفاصل ، یا جوڑوں کا درد یعنی گنٹھیا

۲۔ وجع الورک ، یعنی سرین کا درد

۳۔ وجع الرکبہ ، یعنی گھٹنے کے جوڑ کا درد

۴۔ نقرس ، یعنی ٹخنے یا پاؤں کے انگوٹھے یا چھوٹے جوڑوں کا درد ،

۵۔ عرق النساء ، لنگڑی کا درد ۔ رینگھن باؤ

نوٹ : متعلقہ عرق النساء

عرق کے معنی رگ کے ہیں اس لئے بعض اطباء کو دھوکہ لگ جاتا ہے کہ عرق النساء کا درد جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک رگ یا ورید میں ہوتا ہے ۔ لیکن عرق النساء کا درد کسی رگ یا ورید میں نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک بڑے چوڑے پٹھے میں ہوتا ہے جس کو عصبہ عریضہ (سیاٹکا نرو) کہتے ہیں اس لئے اس مرض کو انگریزی میں "سیاٹیکا" کہا جاتا ہے ۔ یہ درد کمر سے پاؤں تک اترتا ہے کبھی کل وسعت میں اور کبھی اس کے ایک حصہ میں کبھی مدتوں رہتا ہے اور عصب کو کاٹنا پڑتا ہے ۔ اکثر اوقات یہ درد ایک ہی ٹانگ میں ہوا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی دونوں ٹانگوں میں بھی ہو جایا کرتا ہے اور عموماً آہستہ آہستہ شروع ہو کر شدت اختیار کر لیتا ہے ۔

وجع المفاصل ہو تو عموماً جسم کے تمام جوڑوں میں درد ہوتا ہے ۔ بعض اوقات صرف کہنی یا کولہے یا صرف گھٹنے میں درد ہوتا ہے کبھی جوڑوں پر ورم بھی آ جاتا ہے ۔

عرق النساء : سرین کے جوڑ سے لے کر گھٹنے تک یا نیچے پاؤں تک درد جاتا ہے

باقی جتنی قسم کے درد مذکور ہوئے ہیں وہ اپنے اپنے ماؤف جوڑوں کے نام پر ہیں۔
نقرس : کا درد عموماً دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ میں اور کبھی دونوں انگوٹھوں کے جوڑ میں یا ایڑی یا ٹخنہ کے جوڑ میں ہوتا ہے (یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں میں یعنی چھوٹے جوڑوں میں ہوتا ہے اور انگلیاں سوج کر بدوضع سی دکھائی دیتی ہیں۔ جسے چھونے یا حرکت کرنے سے درد ہونے لگتا ہے مریض مارے درد کے بے چین ہو جاتا ہے۔

نوٹ ① : تمام اقسام اوجاع میں عموماً ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ قبض ہوتا ہے۔ رات کو درد کی زیادتی کی وجہ سے نیند کم آتی ہے۔ چونکہ تمام اقسام، اسباب اور علاج مشترک ہیں لہذا سب کا مجموعی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

اسباب | یورک ایسڈ کا زیادہ پیدا ہونا اور ادرار کم ہونا، سرد اشیاء کا کثرت استعمال یا سردی لگنا یا بارش میں بھیگنا یا بہت پسینہ آئے ہوئے پر فوراً نہا لینا یا کسی گرم مکان سے فوراً نہا لینا یا کسی گرم مکان سے فوراً سرد ہوا میں نکل آنا کثرت ریاح۔ زیادتی بلغم۔ زیادتی صفراء یا سوداء، آتشک وسوزاک وغیرہ۔

علامات | جسم کے تمام جوڑوں میں خصوصاً کہنی۔ ٹخنہ۔ گھٹنہ وغیرہ میں درد اور ورم ہو جاتا ہے کبھی مذکورہ بالا جوڑوں سے کسی ایک مقام پر درد ہوا کرتا ہے جوڑوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ سردی اور بارش کے موسم میں مرض کی شدت ہو جاتی ہے ماؤف جوڑوں میں رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ جوڑ پھول کر اور متورم ہو کر بدوضع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات وہ باہم جُڑ کر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ نقرس کا درد اکثر دائیں پاؤں انگوٹھے کے جوڑ میں اور کبھی دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے جوڑوں میں اور کبھی ایڑی یا ٹخنہ کے جوڑ میں اس شدت سے ہوتا ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ ماؤف جوڑ کو چھونے یا حرکت کرنے سے سخت درد ہونے لگتا ہے۔ بعض وقت لرزہ سے خفیف بخار بھی آ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ سر میں شدید درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں، شدت تکلیف سے رات کو نیند نہیں آتی مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں کھنچتی ہیں اور ان میں سرسراہٹ محسوس ہوتی ہے۔

علاج | ابتداء میں چند روز معجون سورنجان ۶ ماشہ کھلا کر خارخسک ۲ ماشہ۔ تخم خربزہ

۲ ماشہ۔ تخم خیارین ۳ ماشہ پانی میں پیس کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں اور درد کے مقام پر روغن حنا قدر حاجت نیم گرم کر کے مالش کریں اگر اس تدبیر سے فائدہ حاصل نہ ہو تو تخم شبت ایک تولہ پانی میں جوش دیکر سکنجبین ملا کر گرم گرم پلائیں تاکہ قے ہو جائے۔ ابتداء میں قے ہو جانے سے اکثر اس مرض میں نفع پہنچتا ہے۔ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو پہلے یہ منضج ۹ روز تک پلائیں۔

نسخہ منضج برائے وجع المفاصل بارد

سورنجان ۵ ماشہ۔ گل سرخ ۴ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۳ ماشہ۔ گاوزبان ۳ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۲ ماشہ۔ ملٹھی ۳ ماشہ۔ تربد موصوف ۲ ماشہ۔ سونٹھ ۱ ماشہ۔ انجیر ۳ عدد۔ سپستاں ۹ دانہ۔ مویز منقی ۹ دانہ سب کو رات بھر آدھ سیر پانی میں بھگوئیں۔ صبح جوش دے کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں نو روز کے بعد اسی نسخہ میں سنا مکی ۱ تولہ داخل کر کے بھگوئیں صبح جوش دے کر ترنجبین ۲ تولہ۔ مغز املتاس ۲ تولہ باقاعدہ بھگو کر صاف کر کے اضافہ کریں۔ صبح کو مذکورہ نسخہ پلائیں اگلے روز خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ چاندی کے ورق لپیٹ کر کھلائیں۔ اسی طرح دو مسہل دے کر بعد میں معجون سورنجان یا معجون اذراقی یا حب وجع المفاصل یا کشتہ بارہ سنگا جو ستیاناسی میں تیار کیا گیا ہو۔ اگر آتشک یا سوزاک کے سبب سے ہو تو معجون عشبہ و چوب چینی وغیرہ دیں۔

منضج برائے اوجاع ہر قسم

یورک ایسڈ کا اخراج کرتا ہے۔
خارخسک ۹ ماشہ۔ تخم خربوزہ ۶ ماشہ۔ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ بکو خشک ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۱½ ماشہ۔ زیرہ کرمانی ۷ ماشہ۔ سورنجان شیریں ۶ ماشہ۔ تخم خیارین ۶ ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ سب ادویہ کو نیم کوب کر کے رات کو پاؤ بھر عرق مکو میں بھگوئیں صبح مل چھان کر گلقند شامل کر کے گھوٹ کر پئیں۔ تین روز یہ نسخہ پلا کر چوتھے روز اسی نسخہ میں ترنجبین ۲ تولہ۔ شیرخشت ۲ تولہ۔ املتاس ۴ تولہ روغن بادام ۱ تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ مسہل کے بعد مقویات خمیرہ وغیرہ، معجون سورنجان معجون اذراقی وغیرہ دیں۔

اگر وجع المفاصل کے ہمراہ بخار بھی ہو تو چند روز یہ نقوع پلائیں۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ چرائتہ ۲ ماشہ۔ شاہترہ ۶ ماشہ۔ سورنجان شیریں ۵ ماشہ

رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگوئیں صبح جوش دے کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔

سفوف برائے وجع المفاصل بلغمی

یہ وجع المفاصل بلغمی کے لئے نہایت کامیاب ہے۔

سورنجان شیریں، اسگند، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، طباشیر، گل سرخ ہر ایک ایک تولہ شکر سفید پانچ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنا دیں۔

خوراک ۲ ماشہ تک ہمراہ شربت بزوری حار دیں۔ نسخہ حب سورنجان جو وجع المفاصل کے لئے معمول ہے۔

صبر سقوطری، پوست ہلیلہ زرد، سورنجان شیریں کوٹ چھان کر (مساوی الوزن) پانی کے ہمراہ نخودی گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک : ۲ گولی سے ۴ گولی تک ہمراہ عرق بادیان یا چائے وغیرہ دیں۔

نسخہ معجون سورنجان یحییٰ بن خالد

برائے اوجاع مفاصل مجرب ہے۔

سورنجان شیریں دہ درم، بسنا مکی پنج درم، اسارون دو درم، زنجبیل دو درم، زیرہ کرمانی دو درم، فلفل دراز دو درم کوٹ چھان کر تین گنا شہد میں معجون بنائیں۔

خوراک : دو درم یعنی سات ماشہ تک ہمراہ آب نیم گرم دیں۔

نسخہ معجون سورنجان مشکی

وجع المفاصل اور امراض باردہ کے لئے بیحد مفید ہے مقوی خون اور مقوی باہ ہے۔ آتشک یا سوزاک کے باعث وجع المفاصل ہو تو اس کے لئے بھی مفید ہے۔ بہت عمدہ چیز ہے۔ حضرت حکیم عبدالوہاب نابینا کی معمول مطب ہے۔

سورنجان شیریں ۹ ماشہ دارچینی ۹ ماشہ، عشبہ مغربی ۹ ماشہ، دانہ الائچی کلاں ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، قرنفل ۶ ماشہ، خولنجان ۶ ماشہ، زنجبیل ۶ ماشہ، جوزبوا ۶ ماشہ، اسارون ۶ ماشہ، سنبل الطیب ۶ ماشہ، کبابہ ۶ ماشہ، ساذج ہندی ۶ ماشہ، وج ترکی ۶ ماشہ دار فلفل ۶ ماشہ بہمن سفید ۶ ماشہ، بہمن سرخ ۶ ماشہ، درونج عقربی ۶ ماشہ، لسان ۶ ماشہ، جوزبوا ۶ ماشہ۔

فلفل سیاہ ۲ ماشہ، شقاقل مصری ۱/۲ ۴ ماشہ، مصطگی رومی ۱/۲ ۴ ماشہ، گاؤزبان ۱/۲ ۴ ماشہ، زعفران ۱/۲ ۴ ماشہ، عقرعقرحا ۱/۲ ۴ ماشہ، جدوار خطائی ۱/۲ ۴ ماشہ، عنبر اشہب ۲ ماشہ، مشک خالص ۳ ماشہ۔ ورق نقرہ ۲۰ عدد، ورق طلاء ۵ عدد، عرق گلاب نصف بوتل، شہد و مصری ہر ایک ادویہ سے ڈیڑھ گنا کا قوام کر کے معجون بنائیں۔ عنبر اور مشک اور زعفران عرق گلاب تھوڑے میں حل کر کے آخر قوام میں داخل کریں۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک۔

پرہیز | انڈہ، مچھلی، گوشت گاؤ، بینگن، دودھ، دال مسور، قند سیاہ

معجون سورنجان خاص

وجع المفاصل نقرس و عرق النساء میں مفید ہے۔

سورنجان شیریں ۱/۲ ۱ تولہ، تخم کرفس ۱/۲ ۵ ماشہ، بادیان ۱/۲ ۵ ماشہ، فلفل سفید ۱/۲ ۵ ماشہ، صعتر فارسی ۱/۲ ۵ ماشہ، نمک ہندی ۱/۲ ۵ ماشہ، برگ حاخشک ۱/۲ ۵ ماشہ، کفدریا ۱/۲ ۵ ماشہ، بوزیدان ۹ ماشہ، مویزج کوہی ۹ ماشہ، بیخ کبر ۹ ماشہ، زیرہ سیاہ ۹ ماشہ، شیطرج ہندی ۹ ماشہ، گل سرخ ۱ تولہ، زنجبیل ۱ تولہ، محمودہ مشوی ۱ تولہ، پوست ہلیلہ ۵ تولہ، تربد سفید مجوف، خراشیدہ ۵ تولہ چوب چینی ۱ تولہ، برگ سنا مکی ۱ تولہ کوٹ چھان کر روغن بادام ۲ تولہ سے چرب کر کے ۱/۲ ۱ سیر شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔

خوراک | ۶ ماشہ ہمراہ عرق بادیان، عرق مکو، عرق گاؤزبان ہر ایک چار تولہ نیم گرم کر کے پلائیں۔ نوٹ: محمودہ سے مراد سقمونیا ہے (مصدقی)

روغن سم الفار برائے وجع المفاصل

(از بیاض حضرت حکیم نابینا صاحب رح)

سم الفار سفید ایک تولہ، روغن ارنڈ پاؤ سیر میں ڈال کر دھیمی آنچ پر پکائیں اور حل کریں اگر کچھ باقی رہ جائے تو باریک پیس کر شامل کریں جب اچھی طرح سے حل ہو جائے تو سلاجیت ۵ تولہ ست لوبان ۵ تولہ ملا کر یکجان کر لیں بوقت ضرورت قدرے دردوں کی جگہ پر مالش کریں۔

روغن سرخ | اوجاع مفاصل و خدر، استرخاء، فالج، لقوہ اور تمام اوجاع بلغمی و ریحی کے لئے ازحد مفید ہے۔

نسخہ مجیٹھ ۲۰ تولہ ۔ کائپھل ۲ تولہ ۔ تج ۲ تولہ ۔ چھڑیلا ۲ تولہ کبابہ خنداں ۲ تولہ ۔ ناگرموتھا ۔ اگر دارچینی ۶ ماشہ ۔ زرنجورد ۴ تولہ الائچی خورد ۱ تولہ ۔ جلوتری ۶ ماشہ ۔ عود غرقی ۶ ماشہ میدہ لکڑی ۶ ماشہ ۔ برادہ صندل سبز ۱ تولہ ۔ برادہ صندل سرخ ۱ تولہ ۔ لونگ ۶ ماشہ انبہ ہلدی ۶ ماشہ دارہلد ۶ ماشہ ۔ عاقرقرحا ۶ ماشہ قسط تلخ ۶ ماشہ ۔ ساذج ہندی ۶ ماشہ ۔ بیخ سوسن ۱ تولہ ۔ سورنجان تلخ ۱ تولہ گھونگچی سفید ۶ ماشہ برگ سداب ۶ ماشہ دارفلفل ۶ ماشہ ۔ رتن جوت ۴ ماشہ ۔ موم خام ۱ تولہ ۔ زعفران ۲ ماشہ ۔ عرق گلاب ایک بوتل روغن کنجد دو سیر دواؤں کو خوب باریک کر کے عرق گلاب میں رات کو بھگو رکھیں صبح دو سیر پانی ڈال کر نرم آگ پر جوش دیں جب پانی چوتھا حصہ رہ جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے خوب مل کر موٹے کپڑے میں چھان لیں اور روغن کنجد شامل کر کے مدہم آنچ پر پکائیں جب جل ہو جائے تو اتار کر چھان لیں اور زعفران حل کر کے محفوظ رکھیں بوقت ضرورت درد کی جگہ پر مالش کریں ۔

نوٹ ① : اسمیں مشک ۳ ماشہ لکھا تھا لیکن میں نے نہیں لکھا ، ایک تو بہت گراں ہے دوسرا خالص نہیں ملتا ۔ تقریباً تین ہزار روپیہ تولہ وہ بھی ناخالص ۔ مجیٹھ کا وزن بیس تولہ ہے (صدیقی)

روغن سرخ بہ نسخہ دیگر تمام امراض باردہ وریحی اوجاع المفاصل وغیرہ کے لئے مفید ہے بطور طلاء استعمال کریں ۔ مقوی باہ بھی ہے ۔ **نسخہ** : سنکھیا سفید ۱½ تولہ شنگرف رومی ۱½ تولہ ۔ رتن جوت ۱۰ تولہ دارچینی ۱۰ تولہ ۔ جائفل ۱۰ تولہ ۔ لونگ ۱۰ تولہ ۔ زردی بیضہ مرغ ۱۰۰ عدد روغن کنجد سوا دو سیر انڈوں کو اُبال کر زردی لے لیں اور باریک کر کے تیل میں پیس لیں پھر شنگرف اور سنکھیا کو باریک کر کے تھوڑا سا انڈوں والا تیل ملا کر کھرل کریں اور باقی ادویہ کا باریک سفوف کر کے شامل کریں اور دھیمی آنچ پر پکائیں اور ہلاتے رہیں ۔ آنکھوں کو دھوئیں سے بچائیں ۔ جب تیل چرخ کھا جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے چھان لیں اور وقت حاجت درد کی جگہ پر مالش کریں ۔

پرہیز کل بادی پیدا کرنے والی اور ٹھنڈی چیزوں کدو ۔ پالک ۔ بھنڈی ۔ اروی ۔ آلو ۔ دودھ چاول کی کثرت اور مکھن وغیرہ ۔ برف کا ٹھنڈا پانی پینے سے اور سرد پانی سے غسل کرنے سے پرہیز کریں ۔

غذاء ملوان کا بُھنا ہوا گوشت ۔ تیتر ۔ بٹیر ۔ مرغ کا بُھنا ہوا گوشت گرم مصالحہ شامل

کر کے کھلائیں۔ مونگ، ارہر کی دال، چپاتی، چائے، انڈے کی زردی، بسکٹ، انجیر، مویز منقی وغیرہ کھا سکتے ہیں۔

آتشک حقیقی

بادفرنگ، سفلس : SYPHILIS

ہارڈ شنکر : HARD CHANCRE

تعریف مرض یہ ایک متعدی مرض ہے جو زناکاری سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا زہر مریض کے خون اور نیز اسکی تمام پھنسیوں بالعموم چھالوں اور زخموں کی رطوبات میں موجود ہوتا ہے۔ پس اگر مریض آتشک کا خون یا اس کے زخم کی رطوبت دوسرے شخص کے زخم یا رگڑ یا جھلی پر لگ جائے تو آتشک کا زہر سرایت کر جاتا ہے۔

زمانہ حضانت مرض یا زمانہ سرایت :

دس یوم سے ۹۰ یوم تک ہے۔ اس عرصہ میں آتشک کا کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا عموماً ۲۸ یوم میں ایک سخت پھنسی حشفہ پر ظاہر ہوتی ہے اس پھنسی میں نہ تو درد ہوتا ہے اور نہ زخم بنتا ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں ہارڈ شنکر کہتے ہیں۔

یہ زہر آتشک کا مبتلا ہے یہیں سے زہر جسم کے اندر داخل ہوتا ہے چنانچہ دونوں جڈوں میں غدد بڑھ کر سخت گٹھلیاں بن جاتے ہیں جن میں نہ تو درد ہوتا ہے اور نہ زخم بنتے ہیں۔ اس کے بعد گہرے نقصانات شروع ہو جاتے ہیں۔ گردہ، جگر، دل، دماغ، ششش، اعصاب، عضلات مفاصل اور ہڈیوں وغیرہ اعضاء میں بہت ورم ہو جاتا ہے اور گمیاں بنتی ہیں جو گمیاں سطح کے قریب ہوں ان کے گہرے بدنما زخم بن جاتے ہیں۔

نوٹ : اس بیماری کے متعلق تو اریخ سے ثابت ہے کہ پہلے یورپ کے بعض جزائر میں پیدا

ہوئی تھی پھر یہ ملک بہ ملک پھیلتی ہوئی آہستہ آہستہ ہندوستان میں بھی سینکڑوں زندگیوں کی بربادی کا موجب ہو رہی ہے زیادہ تر صفائی نہ رکھنے والی عورتوں اور طوائفوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض اس مرض کا اصل سبب ایک جرثومہ ہوتا ہے جسے سپائرو کیٹا پلیڈا (SPIROCHAETA PALLIDA) کہتے ہیں۔ یہی اس مرض کو پھیلاتا ہے۔

طریقِ تعدیہ اس مرض کا اصل سبب تو یہی جرثومہ ہے جو مختلف طریقوں سے انسان کے جسم میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کرتا ہے چونکہ یہ مرض متعدی ہے لہٰذا آتشک کے مبتلا۔ مریضوں کے ساتھ صحبت رکھنے ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے اور کھانا کھانے یا ایسے مریضوں کا جھوٹا پانی پینے یا حائضہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنے اور بازاری فاحشہ عورتوں اور طوائفوں کے ساتھ مباشرت کرنے یا مریضِ آتشک کا بوسہ لینے یا اس کے جھوٹے برتنوں میں کھانا کھانے یا اس کے ساتھ سونے یا اس کا لباس پہننے سے یہ مرض ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایسے مریضوں اور تندرست اشخاص کے ایک جگہ پیشاب کرنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بہر حال اس بیماری کا زہریلا اثر جسم میں سرایت کر کے اخلاط اور خون کو جلا کر سودائے محترق بنا دیتا ہے اور یہ فاسد اخلاط اور خون جسم میں رہ کر اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات کے لحاظ سے آتشک کے تین درجے ہیں۔

پہلا درجہ یوم سرایت سے عموماً ۱۴ یوم کے بعد شروع ہوتا ہے جس میں پہلے ہارڈ شانکر بنتا ہے پھر ہر دو پیڑوں کے غدد بڑھ کر سخت گولیوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

دوسرا درجہ جو زخم آتشک کے ظاہر ہونے ۱½ ماہ بعد شروع ہوتا ہے جس میں جلد اور جھلیوں پر پھنسیاں اور چھالے نمودار ہوتے ہیں بھووں پلکوں اور سر کے بال گر جاتے ہیں، گلے میں بار بار ورم ہو کر آواز بھر جاتی ہے جب یہ شروع دانے چھاتی اور بازو وغیرہ پر نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ آتشکی دانوں کا یہ خاصہ کہ ان میں درد جلن اور خارش

نہ ہوگی۔ کلائی اور ٹانگوں کی لمبی ہڈیوں یعنی نلوں میں خصوصاً رات کے وقت درد ہونے لگتا ہے جسم کے تمام غدد جاذب خصوصاً جنگاسہ اور گردن کی پچھلی طرف کے غدد بڑھ کر سخت ہو جاتے ہیں اسکی میعاد عموماً ایک سال ہے یعنی مذکورہ بالا علامات عموماً ۱۲ ماہ بعد بالکل رفع ہو جایا کرتی ہیں لیکن بعض مریضوں میں درجہ دوم اور درجہ سوم کے درمیانی عرصہ میں وقتاً فوقتاً چند علامات پیدا ہو کر مریض کو یہ یاد دلاتی رہتی ہیں کہ آتشک کی بلا اس کے جسم کے اندر موجود ہے مثلاً مہینوں برسوں کے بعد ٹانگوں وغیرہ میں گول گول زخم نمودار ہوتے ہیں۔ ان پر کھرنڈ بن جاتا ہے اور زخم نیچے بڑھتا رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوں پر چمبل کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

تیسرا درجہ درجہ دوم کی علامات رفع ہو جانے کے مہینوں یا برسوں بعد درجہ سوم کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ گہرے زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور مختلف اعضاء و احشاء میں گمیاں یا گلٹیاں بن جاتی ہیں۔ یہ انتہائی درجہ ہے۔ تالو میں زخم ہو جاتا ہے اور ناک کا بانسہ گل جاتا ہے پہلے اور دوسرے درجہ میں آتشک متعدی ہوتا ہے مگر تیسرے درجہ میں متعدی نہیں رہتا۔ معقول علاج کرا لینے کے بعد اکثر اشخاص میں تیسرے درجہ کی علامات ظاہر ہوتی ہی نہیں بعض مریض پندرہ بیس سال تک بھلے چنگے رہتے ہیں اور پھر ان میں درجہ سوم کی علامات نمودار ہوتی ہیں اس لئے درجہ سوم کی علامات نمودار ہونے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔

علاج مرض آتشک کا زہر بتدریج زائل ہوتا ہے اس لئے اس مرض سے شفائے کلی حاصل کرنے کے لئے استقلال سے علاج کرنا چاہیے۔ جب آتشکی مواد کی غلظت اور کثرت ہو تو بغیر مسہل کے چارہ نہیں چنانچہ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ گل منڈی۔ ہلیلہ سیاہ، صندل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۲ تولہ شامل کر کے ۱۲ روز تک بطور منضج پلائیں شام کو معجون عشبہ ۶ ماشہ ہمراہ عرق عشبہ کھلائیں۔ اس کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل ۷ روز تک پلائیں مسہل سے فارغ ہونے کے بعد ۳ روز تک ٹھنڈائی کا نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ تبرید زہر مہرہ ۱ ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ دونوں کو پیس کر خمیرہ گاؤزبان یا معجون عشبہ ۱ تولہ میں ملا کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر ہمراہ شربت عناب ۲ تولہ کھلائیں۔

مکمل تنقیہ کے بعد جوہر منقی ا چاول ،مویز منقی ایک عدد کا بیج نکال کر اس میں لپیٹ کر پانی کے گھونٹ سے نگلوا دیں ۔ دانتوں کو یہ دوا ، نہ لگے ۔ دوا ، مذکور عرصہ تک جاری رکھیں۔ یہ طریقہ اگرچہ دیر طلب ہے لیکن اس طرح علاج کرنے سے فائدہ دوامی ہوتا ہے ۔

نسخہ جوہر منقی جس کو جوہر رسکپور بھی کہتے ہیں ۔ سم الفار سفید ۵ تولہ ، رسکپور ۵ تولہ ، دارچکنا ۵ تولہ ۔ بانڈی قسم اوّل میں خوب کھرل کر کے بطریق معروف جوہر اڑائیں ۔

مقدار خوراک نصف سے ایک چاول منقیٰ میں رکھ کر نگل لیں اوپر سے دودھ پئیں ۔ گندم کی روٹی کی چوری کھائیں ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد دو روز ناغہ کریں ۔

نوٹ : مرض کے درجہ اول و دوم میں منضج و مسہل سودا دے کر بعد میں سیماب کے مرکبات استعمال کرائیں ۔ درجہ سوم میں عشبہ اور چوب چینی کا استعمال کرائیں ۔ ماء الجبن کا استعمال بھی نہایت مفید ہے ۔

نسخہ سفوف سیماب پوست ہلیلہ زرد ۔ ہلیلہ سیاہ ۔ فلفل سیاہ ہر ایک دو ماشہ ۔ سیماب ایک ماشہ ۔ شکر ۱۲ تولہ باہم ملا کر ۲۱ پڑیاں بنالیں ایک پڑیہ صبح ایک شام عرق گلاب کے ہمراہ استعمال کرائیں ۔

یہ گولیاں بھی بہت مفید ہیں ۔

حب رسکپور ۔ رسکپور ۲ رتی فلفل سیاہ ۔ قرنفل ہر ایک دو ماشہ ۔ سب کو آب برگ پان میں کھرل کر کے گولیاں بقدر فلفل سیاہ بنائیں ، ایک گولی صبح ہمراہ عرق گلاب دیں اور زخموں پر یہ مرہم لگائیں ۔

نسخہ مرہم دافع آتشک مردار سنگ ۔ خاکستر خرمہرہ زرد ، کات سفید ۔ ہڑتال گئودنتی (کوئلوں پر جلائی ہوئی) الائچی خورد مع پوست ہر ایک ۲ ماشہ ، سلیکھری ، کافور ، کباب چینی ۔ ہر ایک ۲ ماشہ طباشیر ا ماشہ سب کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں اور سو مرتبہ دھوئے ہوئے مکھن میں ملا کر استعمال کریں ۔

موروثی آتشک

یعنی پیدائشی آتشک

حمل ٹھہرنے کے وقت یہ مرض بذریعہ نطفہ والد کی طرف سے یا والدہ کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ آتشکی نطفہ عام طور پر کمزور اور ناقص ہوا کرتا ہے اس لئے رحم مادر میں اسکی مناسب پرورش نہیں ہوتی پس حمل بار بار ساقط ہو جاتا ہے۔ یا بچہ پیدا ہو کر جلد مر جاتا ہے یا پیدائش کے بعد گوناگوں عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں، منہ اور حلق میں چھالے پڑ جاتے ہیں بعض مقامات چھل کر وہاں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بال کمزور ہو کر جھڑ جاتے ہیں مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ٹانگوں کی ہڈیاں خم کھا جاتی ہیں اور جوڑ متورم ہو جاتے ہیں۔ (فنیشر)

آتشک مجازی

یہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے جو زنا کے بعد عضو مخصوص پر ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا کرم یا جرثومہ ہوتا ہے۔ اس مرض کا مواد سخت متعدی ہوتا ہے لیکن وہ خون میں داخل ہو کر کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہاں اگر اس کے زخم کا مواد آنکھ کان، منہ یا زخم میں لگ جائے تو اس جگہ بھی سخت متعدی زہریلا ورم پیدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ آتشک مجازی کا زہر خون میں سرایت نہیں کرتا تاہم احتیاطاً اندرونی طور پر مصفی خون ادویہ کا استعمال ضرور کریں۔ مواد لگنے کے ۲۴ گھنٹہ بعد عضو تناسل پر خارش ہو کر ایک یا متعدد پھنسیاں نکل آتی ہیں جن میں تیسرے روز رطوبت پیدا ہو کر آبلہ بن جاتا ہے۔ پانچویں روز یہ رطوبت پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک زخم بن جاتا ہے۔ یہ زخم مردوں میں حشفہ یا اسکی جلد کے اندر مجری البول کے منہ پر یا اس کے اندر عضو تناسل کی جلد پر، اور عورتوں میں لب ہائے اندام نہانی

کے اندر اور گاہے فم رحم پر پیدا ہوتا ہے اس زخم کے پیدا ہوتے ہی جنگاسہ کے غدود متورم ہو جاتے ہیں جن میں پیپ پڑ کر بدھیں بن جاتی ہیں جو پھٹ کر زخموں کی صورت اختیار کر لیتی ہے اس قسم کے زخم گہرے ہوتے ہیں جن کے چاروں طرف ورم، کنارے صاف اور ریشے ابھرے ہوئے جن سے مواد بکثرت خارج ہوتا ہے اور مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

علاج جو آتشک حقیقی میں بیان ہوا ہے۔ اصول کے مطابق منضج مسہل وغیرہ دے کر جوہر منقی یا مرکبات سیماب استعمال کرائیں۔

تنبیہ مرکبات سیماب بعد از غذا دیں۔ گردے ماؤف ہوں تو بہت تھوڑی مقدار میں دینے سے بھی منہ آ جاتا ہے۔ لہٰذا گردے کے مریض کو مرکبات سیماب استعمال نہ کرائیں۔

غذا گندم کی روٹی کی چوری اور گھی کا خوب استعمال کریں۔ مرغی، بکری کے گوشت کا شوربہ چپاتی، پلاؤ، بھنڈی، توری، ٹینڈا، دال نخود، ارہر کی دال، خرفہ وغیرہ دیں۔ گھی دیسی جس قدر ہضم ہو سکے کھلائیں۔

پرہیز ورزش، ترشی، زیادہ شیرینی، گوشت گائے، شراب، زیادہ گرم چیزیں مثلاً بینگن، میتھی اور لہسن، گڑ و تیل کی بنی ہوئی چیزیں، دال مونگ، مسور کی دال وغیرہ نمک کا استعمال کم کر دیں اور دودھ کا استعمال بہت کم۔

ہیضہ یا کالرا

CHOLERA

تعریف مرض یہ ایک متعدی اور مہلک اور خطرناک مرض ہے جو اکثر وبار کے طور پر پھیلا کرتا ہے۔ اس مرض میں کثرت سے دست آتے اور قے آ کر مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث کالرا بیسی لس یا کرم ہیضہ ہے۔ اس مرض کا اصل سبب تو یہی جرثومہ ہے جو مریض کے دست اور قے میں خارج ہو کر پانی دودھ یا دیگر اشیائے خوردنی میں مل کر تندرست اشخاص کی انتڑیوں

میں پہنچ کر مرض پیدا کرتا ہے کبھی کرم ہیضہ کنوئیں تالاب یا چشمہ وغیرہ کے پانی میں مل کر اس مرض کے دبائیہ پھیلنے کا سبب ہوتے ہیں۔ موسم گرما اور موسم برسات میں مرض شدید ہوتا ہے۔ نازک مزاج اور کمزور اور ڈرپوک اشخاص جن کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے اس مرض میں بکثرت مبتلا ہوتے ہیں تھکن رنج وغم غذا میں بدپرہیزی ایام ہیضہ میں تیز مسہل لینا وغیرہ اس کے مزید اسباب ہیں۔ علاوہ ازیں ہیضہ کے تین بڑے سبب یہ ہیں۔

۱۔ فساد آب و ہوا ۲۔ غذاؤں کا ذاتی فساد ۳۔ معمولی غذاؤں کے استعمال کی خرابی

۱۔ آب و ہوا کے خراب ہو جانے کا اثر بعض اوقات براہ راست انسان پر پڑتا ہے اور اسکو بعض موذی اور مہلک امراض کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی صرف حیوانات پر اور کبھی حیوانات کی کسی خاص قسم پر اور بعض اوقات نباتات پر یا ان میں سے کسی خاص نوع پر کبھی کسی غلہ میں کوئی ذاتی سقم پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات پھلوں میں خرابیاں دیکھنے میں آتی ہیں کبھی ساگ ترکاریوں میں یہ حالت محسوس ہوتی ہے بعض اوقات چوپاؤں کے کھانے کی چیزوں میں یہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور نباتات کا فساد کبھی تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص ادنیٰ تامل سے پہچان جاتا ہے۔ مثلاً کسی غلہ کی شکل یا رنگ یا مقدار جسامت یا مزہ میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات یہ فساد یا خرابی اس قدر پوشیدہ ہوتی ہے کہ اس کا پتہ یا تو کیمیاوی امتحان سے لگ سکتا ہے یا ان نقصانات سے جو ان کے استعمال کے بعد انسان یا دیگر حیوانات کو لاحق وعارض ہوتے ہیں۔

۲۔ غذاؤں کا ذاتی فساد اگر یہ آب و ہوا کا خراب اثر خوراکی نباتات اور غذاؤں کے ذریعہ انسان یا حیوانات پر موثر ہو یا حیوانی غذاؤں مثلاً دودھ اور گوشت وغیرہ کے ذریعہ سے انسانی بدن میں سرایت کرے تو ایسی غذاؤں کو فاسد اور نہایت مضر سمجھنا چاہیئے اور ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۳۔ معمولی غذاؤں کے استعمال کی خرابی

ہیضہ کی بالکل ایک علیحدہ اور جداگانہ قسم ہے جو براہِ راست دبار کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن اگر یہ وبار کے زمانہ میں واقع ہو جائے تو ہیضہ دبائی کے لئے ایک قوی محرک ہوتی ہے اور یہی تقریباً ایسی ہی مہلک اور زندگی تلف کرنے والی ہوتی ہے جیسے

وبائی یہی باعث ہے کہ اسکو ہیضہ غذائی یا ہیضہ تخمی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔

علامات پیاس بہت ہوتی ہے ۔ بھوک مر جاتی ہے ۔ متلی تے اور دست ہوتے ہیں پیٹ میں گڑگڑاہٹ یا درد ہوتا ہے ۔ بے چینی ہوتی ہے ایک دو دست آجانے سے مریض کمزور ہو جاتا ہے ۔ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے اس مرض کے چار درجے ہیں جن کی علامات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے ۔

علامات درجہ اوّل پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے یا درد ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی متلی یا تے ہوتی ہے دستوں میں اول پاخانہ خارج ہوتا ہے پھر سفید رنگ کا گاڑھا سا پانی نکلتا ہے تے میں بھی اول غذا غیر منہضم نکلتی ہے پھر کچھ زردی مائل مواد نکلتا ہے اس کے بعد سفید رنگ کا مٹیالا سا مواد نکلتا ہے ۔

علامات درجہ دوم مریض بے چین ہوتا ہے دست اور تے میں زیادتی ہو جاتی ہے پیاس بڑھ جاتی ہے ۔ دوا یا پانی یا غذا دینے سے فوراً تے ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے ۔

علامات درجہ سوم مریض نڈھال ہو جاتا ہے جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے آنکھیں پتھرا جاتی ہیں اور ان کے گرد نیلے حلقے پڑ جاتے ہیں ۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے ۔ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے اور دب جاتا ہے ۔

علامات درجہ چہارم اگر درجہ سوم میں سے مریض بخیریت گزر جائے تو مرض رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ تے بند ہو جاتی ہے ۔ خشکی کم ہو جاتی ہے بدن میں گرمی آجاتی ہے بعض وقت بخار ہو جاتا ہے جو اچھی علامت ہے ۔

علاج مریض کو ایک علیحدہ کشادہ اور ہوا دار کمرہ میں رکھیں اور آرام سے بستر پر لٹا دیں ۔ جب تک دست اور تے کثرت سے آرہے ہوں بند نہ کریں کیونکہ یہی وہ زہریلا مادہ ہے جو اس بیماری کا باعث ہوتا ہے اور جسے قوتِ مدبرہ دفع کر رہی ہوتی ہے بلکہ اگر فراغت سے نہ آرہے ہوں تو اس وقت طبیعت کی مدد کریں ۔ اگر تے کی

زیادتی ہو اور مادہ قے کے ذریعہ دفع ہو رہا ہو تو سکنجبین ۲ تولہ میں پاؤ بھر گرم پانی ملا کر پلائیں تاکہ خوب کھل کر قے ہو جائے قے کی زیادتی سے ہرگز نہ گھبرائیں۔ بلکہ استقلال سے علاج میں مشغول رہیں۔ جس قدر استفراغ زیادہ ہوگا موذی مادہ دفع ہو کر مریض کے شفایاب ہونے کی زیادہ امید ہوگی۔ اچھی طرح قے ہو چکنے کے بعد امرت دھارا پانچ قطرے شربت انار ۲ تولہ عرق گلاب ۵ تولہ میں ملا کر پلائیں اگر مادہ کا میلان نیچے کی طرف ہو جو آنتوں میں نفخ و قراقر کی زیادتی سے معلوم ہو سکتا ہے تو جوارش سفرجلی مسہل ۹ ماشہ کھلائیں تاکہ ایک دو دست کھل کر ہو جائیں اور زہریلا مادہ دفع ہو جائے بعد میں انار دانہ ۳ ماشہ پودینہ سبز ۲ ماشہ مرچ سیاہ ۲ ماشہ نمک ۱½ ماشہ کی چٹنی بنا کر تھوڑی تھوڑی چٹائیں۔

یا عرق بادیان۔ عرق پودینہ۔ عرق اجوائین۔ عرق الائچی۔ عرق گلاب۔ سکنجبین لیموئی ہر ایک تین تولہ ملا کر پلائیں۔ جب ان تدابیر سے فارغ ہو جائیں تو ذیل کی ادویہ میں سے کوئی ایک دیں۔

جب تک قے اور دستوں کا زور ہو کسی قسم کی غذا مریض کو نہ دیں البتہ پیاس کی شدت رفع کرنے کے لئے عرق گلاب ۱۰ تولہ میں سکنجبین ۲ تولہ ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔

حب کبریت (برائے ہیضہ) حضرت حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی

نے حیدر آباد دکن میں وبا پھیلنے کے زمانہ میں بنائی جس سے ہزارہا بندگانِ خدا کو فائدہ ہوا۔

نسخہ زنجبیل خراشیدہ ۱ سیر۔ فلفل سیاہ ۶ تولہ۔ فلفل دراز ۲ تولہ قرنفل ۶ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ تولہ۔ نمک سینڈھا ایک سیر۔ نمک سیاہ سوا سیر۔ کبریت مصفیٰ ۸ تولہ کوفتہ بیختہ عرق لیموں میں تین شبانہ روز تر رکھیں بعد میں خواہ بقدر نخود گولیاں بنائیں خواہ سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۱ ایک گولی ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

حب فود بنج (برائے ہیضہ ریاح و غلیظ معدہ)

نسخہ ہلدی۔ پوست بیخ آک۔ چونہ خوردنی۔ تخم مرچ سرخ ہموزن لے کر کوٹ پیس کر

عرق پودینہ میں تین روز کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔
خوراک: ایک عدد ہمراہ عرق پودینہ دن میں تین چار بار دیں۔

حب گل آک (ہیضہ کے لئے نہایت مفید ہے)

نسخہ: گل آک ۹ تولہ، فلفل سیاہ ۶ تولہ، فلفل دراز ۳ تولہ، سوا اگر چوکیا بریان ۳ تولہ، نمک سیاہ ۱½ تولہ سب ادویہ کو باریک کر کے آب ادرک تازہ میں سات روز متواتر کھرل کریں، اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گھنٹے کے بعد ایک ایک گولی دیتے رہیں، اگر پیاس زیادہ معلوم ہو تو تازہ پانی تھوڑا دیں۔ اگر دست و قے بند ہونے کے بعد پیٹ میں نفخ ہو جائے یا پھول جائے تو چار پانچ گولی ایک ہی مرتبہ دے دیں۔ ایک دست ہو کر شکایت رفع ہو جائے گی۔

نسخہ دیگر جو ہیضہ کی سمیت کو دور کرتا ہے اور بقیہ مواد کو تحلیل کرتا ہے اور قبض صالح پیدا کرتا ہے حتیٰ کہ سقوط قوت اور غشی کو دور کرتا ہے جب معدہ سے فاسد مادہ رفع ہو جائے تو قابلِ استعمال ہے۔
پپیتا ولایتی ۱ ماشہ، نارجیل دریائی ۱ ماشہ، جدوار خطائی ۱ ماشہ، عرق گلاب میں گھسکر دیں، بحالت بے ہوشی و غشی حلق میں ٹپکائیں۔

نکتہ ہیضہ میں ایک قسم کا ضغطہ پیدا ہو کر نبض ساقط ہو جایا کرتی ہے مگر اس کا اعتبار نہیں، مایوس نہ ہوں اور یہ ہیضہ میں ہی ہوتا ہے دواء المسک معتدل جواہر والی ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک دینا چاہیئے۔ بعض اطباء جواہر مہرہ تجویز کرتے ہیں، مگر اسی سے یبوست غالب ہو کر باعث نقصان ہوتی ہے۔

احتیاط اگر مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں تو زنجبیل اور نمک پیس کر خشک مالش کریں اگر مریض کو غشی ہو جائے تو تریاق فاروقی ایک ماشہ قدرے گلاب میں گھس کر دیں۔ اگر ہاتھ پاؤں میں تشنج ہو جائے تو گھی میں کپڑا چرب کر کے معدہ کے عضلات پر رکھیں اگر نبض ساقط ہونے لگے تو دواء المسک معتدل ۲ ماشہ جواہر مہرہ ۲ چاول ملا کر دیں۔

غذاء ابتداء مرض اور شدت مرض میں تو مریض کو مطلق کسی قسم کی غذا نہیں

دینی چاہیئے صرف پیاس کی شدت رفع کرنے کے لئے عرق گلاب اور سکنجبین برف سے ٹھنڈا کیا ہوا تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں جب مریض کی حالت بہتر ہو جائے تو آش جو تھوڑا تھوڑا برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں اس کے بعد رفتہ رفتہ ساگودانہ یا مونگ کی نرم کھچڑی دیں۔ چند دن گزرنے کے بعد شوربے میں ڈبل روٹی بھگو کر یا پتلی چپاتی بھگو کر اول کم تعداد میں دیں۔ رفتہ رفتہ غذا کی مقدار بڑھاتے جائیں صحیح ہونے پر معمولی غذائیں بکری کا شوربا اور چپاتی دیں۔

پرہیز حالتِ مرض میں غذا بالکل نہ دیں مرض کے بعد کمزوری کی حالت میں بھی غذا میں کسی قسم کی بدپرہیزی نہ ہونے دیں چند یوم تک لطیف زود ہضم غذا دیتے رہیں اور مریض کو آرام سے رکھیں چند دنوں تک شدید حرکت وغیرہ سے بچائیں اور پاخانہ علیحدہ کمرے میں پھرنے کی ہدایت کریں اور پاخانہ پر فینائل وغیرہ چھڑکوا دیں۔ عرصہ تک ثقیل نفاخ اور دیر ہضم چیز والے سے پرہیز کرائیں۔

نوٹ ①: کنول گٹہ کی بندی یا لیموں کا بیج گلاب میں گھس کر دینے سے قے اور دستوں میں کمی ہو جاتی ہے جب قے اور دست شدت سے آرہے ہوں اور مریض بیحد ضعیف اور کمزور ہو گیا ہو تو یہ چیزیں گھس کر دینے سے فوراً نفع ہوتا ہے۔

فالج اطفال

بچوں کا فالج ، انفنٹائل پریلسس

کیفیتِ مرض بعض بچوں کو بالتخصیص عمر گاہے ماہے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے جس کا اگر موقع پر علاج کیا جائے تو بہت جلد زائل ہو جاتا ہے اور اگر بدتدبیری اور لاپرواہی سے عرصہ تک رہ جائے تو پھر بمشکل علاج پذیر ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض حرام مغز کے کسی حصے کا سخت وصلب اور کمزور ہو جانا اس کا سب سے بڑا سبب ہے۔ علاوہ ازیں دانت نکلنے کی

شدید تکلیف آنتوں کی خرابی چیچک خسرہ وغیرہ کے عوارضات پیٹ کے کیڑے۔ پٹھوں کی کمزوری، عام جسمانی کمزوری، خون کی کمی اور سردی لگنا۔ اس کے اسباب میں داخل ہے بعض دفعہ سرسام مغز میں اجتماع خون ہو کر بھی فالج ہو جایا کرتا ہے۔

کبھی تو یہ مرض یک لخت ہو جایا کرتا ہے اور کبھی آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔

علامات جس طرف فالج ہو اس طرف کا بازو، ٹانگ۔ ہاتھ، پاؤں حرکت نہیں کر سکتا لیکن اعضاء کی قوت حس اس قدر کمزور نہیں ہوتی ہاتھ پاؤں اور پشت پر درد کی بھی شکایت ہو جاتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک طرف کی بجائے دونوں طرف یہ بیماری واقع ہو جاتی ہے۔ مگر اس قسم کا فالج شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

علاج مرض کے اصلی سبب کو دفع کریں۔ حفظان صحت کا خیال رکھیں۔ بچے کو آرام سے نرم بستر پر لٹائے رکھیں۔ قبض ہو تو رفع کریں ابتدائے مرض میں گرم پانی سے غسل دینا یا گرم پانی کی بھاپ پہنچانا۔ کمر اور پشت پر جونکیں لگوانا سینگھیاں کھچوانا۔ خشک گلاس لگانا بھی مفید تدابیر ہیں اور جس طرف فالج گرا ہو اسطرف کو گرم پانی کی گدی یا بوتل یا گرم اینٹ سے ٹکور کرنا بھی مفید ہے۔

مقامی طور پر ۱۔ روغن لونگ ۲۔ روغن دارچینی ۳۔ روغن جائفل ۴۔ روغن مالکنگنی میں سے کوئی ایک ایک حصہ لے کر روغن کنجد یا روغن بابونہ یا روغن زیتون ۴ حصے میں ملا کر مقام ماؤف اور کمر و پشت میں ملنا بہت مفید ہے۔

اندرونی طور پر۔ ہینگ اصلی ½ رتی۔ قرنفل ۲ رتی زنجبیل ۱ ماشہ جند بیدستر ۲ رتی میں سے کسی ایک کو باریک کر کے شہد میں ملا کر کھلانا مجرب ہے۔

اور غذا کے طور پر شوربائے کبوتر یا شوربائے مرغ یا نخود آب پلانا جس میں نمک کم ہو اور گرم مصالحہ بمقدار مناسب ڈالا گیا ہو بہت مفید و مناسب ہے۔

تریاق فاروق ایک ماشہ یا خمیرہ اسطوخودوس ۲ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا بمقدار ایک دو ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ دیں۔ روغن مقوی اعصاب کی مالش کریں۔

نسخہ روغن مقوی اعصاب قرنفل۔ دارچینی۔ ہلدی۔ کچور

صندل سرخ، رتن جوت، مازو، عقرعقرحا، مجیٹھ ۔ قسط تلخ، خولنجان، کباب چینی، اسگند، بتھوا ہر ایک چھ ماشہ، کچلہ ۲ ماشہ سب کو جوکوب کر کے ایک سیر گرم پانی میں رات بھر تر رکھیں صبح کو ہلکی آگ پر جوشش دیں جب ڈیڑھ پاؤ پانی باقی رہ جائے تو مل چھان کر اسمیں روغن کنجد روغن زیتون ہر ایک پاؤ، تولہ ملا کر پھر پکائیں حتیٰ کہ صرف تیل باقی رہ جائے چھان کر اسمیں کافور ۲ ماشہ روغن تارپین خالص ۹ ماشہ خوب حل کر لیں اور نیم گرم مالش کیا کریں نہایت مفید ہے۔

نتوء السرہ یعنی ناف کا فتق یا

فتق سری، امبلائیکل ہرنیا

تعریف مرض اس قسم کے فتق میں ناف کے مقام پر صفاق پردہ کے پھٹنے کے باعث ثرب (چربی دار پردہ) یا آنت اوپر کو ابھرتی ہے اس لئے ناف بھی ابھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو ہندوستان میں سونڈا کہتے ہیں۔ یہ قسم بچوں میں عام ہے۔

ثرب : یعنی آنتوں کے اوپر کا چربیلا پردہ

علاج اس مرض کا علاج شافی تو عمل جراحی ہے یعنی دستکاری جو صرف جوانوں اور بچوں میں مفید ہوتی ہے لیکن اگر یہ علاج نہ ہوسکے تو عارضی حاجز پیٹی لگانا ہے چنانچہ مختلف قسم کی پیٹیاں انگریزی دوا فروشوں کے ہاں مل سکتی ہیں۔

ٹرس یعنی پیٹی خواہ کسی قسم کی یا کسی چیز کی ہو اسکی خوبی یہ ہے کہ اس کے لگانے سے نہ تو جلد کو کسی قسم کا ضرر پہنچے نہ فتق خارج ہونے پائے نہ اس سے حرکات جسم میں کسی قسم کی دقت واقع ہو اور نہ ہی اس کے متواتر استعمال سے فتق کا سوراخ کشادہ ہو جائے۔ پیٹی ٹھیک ناپ کی ہونی چاہیئے۔ بچوں میں اور جوانوں میں اگر شروع سے پیٹی لگا لی جائے تو سال دو سال

میں بالکل آرام ہو سکتا ہے لیکن بطور احتیاط اچھا ہونے کے بعد بھی مریض کو چاہیئے کہ ایک سال یا دو سال تک پیٹی لگاتار ہے تاکہ مرض پھر ہو جانے کا اندیشہ نہ رہے ۔

پیٹی لگانے سے اگرچہ ابتدا میں ذرا سی تکلیف محسوس ہوتی ہے ۔ مگر یہ تکلیف دو چار روز میں ہی رفع ہو جاتی ہے رات کو سوتے وقت پیٹی کو اتار دینا چاہیئے اور باقی ہر وقت لگائے رہنا چاہیئے ۔ صبح کو چارپائی پر اٹھنے سے پیشتر پیٹی لگا لینی چاہیئے ۔ تاکہ فتق کے بار بار باہر آنے سے اس کا سوراخ کشادہ نہ ہو جائے ورنہ پیٹی لگانے کا فائدہ ضائع ہو تا رہے گا نیز پیٹی کی گدی کے مقام کو صاف اور خشک رکھنا چاہیئے اور اس پر کبھی کبھی کھریا مٹی یا زنک اوکسائیڈ چھڑک دینا چاہیئے ۔ تاکہ نمی اور دباؤ سے وہاں کی جلد کٹ کر ذرا درزخمی نہ ہو جائے

نوٹ: مذکورہ بالا علاج بنے والے فتق کے واسطے ہے چنانچہ یہ یاد رہے کہ پیٹی لگانے سے پہلے مریض کو چت لٹانے اور ٹانگیں سکیڑنے سے فتق خود بخود اپنی جگہ پر چلا جاتا ہے ۔

مزید تدابیر و علاج: مریض کو آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں ۔ چلنے پھرنے اور اچھلنے کودنے سے روک دیں ۔ قبض نہ ہونے دیں اور قابض بادی غذاؤں مثلاً بینگن کریلا ۔ بھنڈی ۔ چاول ۔ گائے کا گوشت ۔ سری پائے ۔ مچھلی ۔ ماش اور چنے کی دال سے پرہیز کرائیں ۔ مندرجہ ذیل ضماد بھی مفید ہے ۔

نسخہ: مصطگی رومی ۔ انزروت ۔ کندر ۔ جوز السرو ۔ برگ مرد ۔ اقاقیا ۔ گلنار ۔ دم الاخوین ۔ مرمکی ۔ شب یمانی ۔ صبر زرد ۔ ابہل ۔ رسوت ۔ پوست بندق ہندی سب ہموزن لے کر آب مکو سبز میں پیس کر ضماد کریں ۔

داخلی طور پر صبح و شام مصطگی رومی ایک ماشہ پیس کر گلقند ۱ تولہ میں ملا کر کھلائیں ۔ بعد از غذا جوارش جالینوس ۶۔۶ ماشہ دیں ۔ اگر فتق ریحی کی شکایت ہو تو بھی اصلاح ہضم کے لئے جوارش جالینوس ۶۔۶ ماشہ بعد از غذا دیں اور صبح و شام یہ نسخہ پلائیں ۔

نسخہ: جوارش کمونی ایک تولہ کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ شیرہ انیسون ۲ ماشہ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ ۔ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ عرق بادیان ۶ تولہ ۔ عرق اجوائن

۶ تولہ میں نکال کر شربت دینار ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔

حکیم غلام نبی صاحب ایم اے کے تجربات

۱۔ شیر مدار ایک حصہ سہاگہ بریاں ۲ حصے ملا کر رکھیں خوراک ۱ رتی سے ۴ رتی تک دن میں چار دفعہ دیں۔

۲۔ قشر بندق ہندی ایک تولہ ملٹھی باریک شدہ، تولہ باریک کر کے محفوظ رکھیں ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار کھلائیں اور علاج ایک عرصہ تک جاری رکھیں۔

نزلہ و زکام وبائی یعنی

انفلوئنزا

نزلہ زکام وبائی یا انفلوئنزا۔ یہ ایک قسم کا وبائی زکام ہے جو یکبارگی بہت سے اشخاص یا شہروں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کے متعلق خیال کیا گیا ہے کہ یہ ایک جراثیم سے پیدا ہوتا ہے جو مریض کے ناک اور تھوک میں ملتا ہے۔ یہ جرثومہ جب جسم میں داخل ہوتا ہے تو کم از کم اڑتالیس گھنٹے بعد یا پانچ دن بعد مرض پیدا کرتا ہے۔

علامات قریب قریب وہی ہوتی ہیں جو سادہ زکام میں ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں مخصوص علامات بیان کی جاتی ہیں (بخار شدید ہوتا ہے ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک)

۱۔ تنفسی علامات ناک سے لے کر پھیپھڑے تک نظام تنفس ماؤف ہوتا ہے گلے میں درد، سانس میں تنگی، کھانسی۔ ناک و آنکھ سے پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ بلغم کا رنگ زرد یا سبز ہوتا ہے۔ بعضوں میں سرخی مائل بھی ہوتا ہے۔ اگر یہ کیفیت اور بڑھ جائے تو پھر ورم عروق خشنہ، ذات الجنب اور ذات الریہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اگر مریض پہلے سے مرض سل میں مبتلا ہو تو انفلوئنزا کا دورہ نہایت سخت ہوتا ہے اور مریض کا جاں بر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔

۲. اعصابی علامات — درد سر نہایت شدید ہوتا ہے کمر درد جوڑوں میں بھی سخت درد کی شکایت ہوتی ہے ان ہی وجوہ سے مریض میں شدید کسل پایا جاتا ہے۔ شدید دردوں کی صورت میں ورم غشاء دماغ، ورم دماغ اور ورم نخاع بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

۳. ہضمی علامات — متلی بالعموم ہوتی ہے اور زبان پر میلے رنگ کا پرت ہوتا ہے بعضوں میں قے یا اسہال ہوتے ہیں لیکن بالعموم قبض ہوتا ہے اور درد قولنج کی شکایت بھی بعض مریضوں میں دیکھی گئی ہے۔

۴. قلبی علامات — نبض ممتلی اور سریع ہوتی ہے۔ قلب کی حرکات بےقاعدہ اور تیز ہوتی ہیں بعض میں دل بیٹھنے کی شکایت ہوتی ہے۔

شدید حالتوں میں ورم غلاف القلب، ورم غشاء مستبطن القلب، اختلاج، ذبح القلب، ورم گردہ اور ورم اور دماغی ہو جاتا ہے اس مرض کا شدید دورہ ۲۴۔۳۶ یا ۴۰ گھنٹے رہتا ہے۔ اور بعد میں حرارت کم ہو کر صحت معمولی حالت میں آ جاتی ہے۔ حلقوم اور لوزتین سرخ اور سانس بدبودار ہوتا ہے۔ نکسیر بھی بعض میں جاری ہوتی ہے اور قارورہ نہایت سرخ ہوتا ہے بعضوں میں جلد خشک ہوتی ہے اور بعضوں کو پسینہ زیادہ آتا ہے۔ یہ مرض عموماً مہلک نہیں ہوتا بشرطیکہ مریض میں وہ علامات و عوارضات نہ پیدا ہوں جن کو ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔ لیکن ۱۹۱۸ء ۱۹ میں جو انفلوئنزا ہندوستان میں پھیلا تھا اس میں لاکھوں جانیں ضائع ہو گئیں۔ اس وقت بھی اس مرض میں ڈاکٹری علاج ناکام رہا اور یونانی علاج سے بےحد کامیابی ہوئی۔ چنانچہ اسی وقت اس مرض میں بہدانہ، عناب، سپستان، شربت بنفشہ استعمال کیا جاتا ہے اور استاذنا مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کا ایجاد کردہ نسخہ ہے۔ خدا انکو جوار رحمت میں جگہ دے آمین ثم آمین۔ (حکیم خواجہ رضوان احمد)

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

معجون برشعشا ۴ رتی سے ایک ماشہ تک استعمال کریں۔

حب افیون — بھی مفید ہے۔ نسخہ: افیون خالص، زعفران، گوند کتیرا، گوند کیکر ہر ایک ۲ ماشہ

باریک پیس کر پوست خشخاش کے پانی میں دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھلائیں ۔

حب بنفشہ بھی مفید ہے ۔ نسخہ :
گل بنفشہ ساڑھے تین ماشہ ۔ سقمونیا ولایتی پونے دو ماشہ ۔ غاریقون پونے دو ماشہ کوٹ پیس کر پانی میں گوندھ کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں ۴ گولیاں ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کریں۔
تقویت قلب و دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ، ماشہ کی مقدار میں چند دن تک کھلاتے رہیں ۔

بطور حفظ ماتقدم اس وبا کے زمانہ میں چائے کا استعمال ضرور رکھنا چاہیے غذا میں احتیاط رکھنا بھوک سے کم کھانا قبض نہ ہونے دینا لباس صاف رکھنا اس مرض کے حملہ سے بچاتا ہے ۔

پرہیز: ترش چیز دل ۔ دودھ ۔ دہی ۔ غلیظ و ثقیل غذاؤں کے استعمال سے پرہیز کریں ۔ سرد پانی سے نہانے ٹھنڈی ہوا میں سر کو کھلا رکھنے آلو ، اروی ، بھنڈی ، ماش کی دال وغیرہ کھانے سے اور برف کی کثرت استعمال سے پرہیز رکھیں ۔ غذا لطیف اور سریع الہضم مثلاً شوربا یخنی ۔ آش جو میں شربت بنفشہ ملا کر یا مونگ کی دال چپاتی کے ساتھ جبکہ بخار نہ ہو ۔ پانی کی جگہ عرق مکو عرق گاؤزبان نیم گرم پلائیں ۔

کن پیڑے یا گل سوئے یا

ممپس (MUMPS) یا ورم غدہ نکفیہ

تعریف مرض یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں کان کی لو کے سامنے اور پیچھے کا تھوک پیدا کرنے والا غدود (پرائڈ گلینڈ) سوج جاتا ہے اور بخار بھی ہوتا ہے

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خورد بینی جرثومہ ہے جو مریض کے

تھوک میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر بچوں اور جوانوں کو ہوا کرتا ہے۔ گاہے نوجوان اشخاص بھی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض موسم خزاں اور موسم بہار میں وبائی صورت میں پھیلا کرتا ہے۔
اس مرض کا زمانہ حضانت ۱۵ سے ۲۵ دن تک ہوتا ہے۔

علامات مرض اس میں پہلے بخار ہو جاتا ہے۔ جو عموماً ۱۰۲ درجہ تک ہوتا ہے پھر پہلے ایک کان کے سامنے اور پیچھے ورم ہو جاتا ہے جو بڑھ کر کان کے پیچھے کی طرف اور نیچے کی طرف گردن میں پھیل جاتا ہے۔ اور دو روز بعد دوسری جانب کا غدد بھی متورم ہو جاتا ہے اور رخسارے اور گردن سوج کر ایک ہو جاتے ہیں منہ کھولنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہوتی ہے لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے کبھی ہذیان بھی ہو جاتا ہے سر میں درد ہوتا ہے۔ بخار بہت تیز ہو جاتا ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ پانچویں روز بخار رفع ہو جاتا ہے۔ آٹھویں دن تک ورم تحلیل ہو جاتا ہے کبھی کان کے اندر اور کبھی دماغ میں جا پھوٹتا ہے۔ مریض کبھی بہرہ ہو جاتا ہے۔

جوان لڑکوں میں یہ مرض گاہے خصیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور جوان لڑکیوں میں پستان یا خصیۃ الرحم کی طرف اتر جاتا ہے۔ لیکن یہ تبھی ہوتا ہے جب مریض کو بستر میں سے اُٹھ کر جلد چلنے پھرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ لڑکوں میں خصیے متورم ہو کر درد کرنے لگتے ہیں۔ پیشاب کی نالی سے مواد خارج ہونے لگتا ہے گاہے خصیے سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: اس مرض کے علاوہ بھی پراٹڈ گلینڈ متورم ہو جایا کرتے ہیں چنانچہ میعادی یا شدید بخار خصوصاً ٹائیفائیڈ میں عفونت پھیل کر مذکورہ بالا غدد متورم ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کو پیروٹائٹس (ورم غدہ نکفیہ) کہتے ہیں۔ گلوکوس کے کثرتِ استعمال سے اس مرض کے جرثومے بہت جلد بڑھتے ہیں۔ اس لئے محرقہ بخار کے مریضوں کو عرصہ تک صرف گلوکوس بطور غذا دینا خطرہ سے خالی نہیں ہے اگر غدود متورم ہو کر ان میں پیپ پڑ جائے تو شگاف دے کر اسے خارج کر دینا چاہیئے۔ ورنہ گنگرین بن کر مہلک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

علاج جو بچہ اس مرض میں مبتلا ہو جائے اسے دوسرے بچوں سے الگ رکھیں اور سردی لگنے بھیگنے اور چلنے پھرنے نہ دیں۔ جوشاندہ پوست خشخاش میں

کپڑا بھگو کر اور نچوڑ کر سینک کریں اور سرخ چیونٹیوں کے سوراخ پر جو مٹی ہوتی ہے۔ تھوڑے پانی میں گوندھ کر ورم کے مقام پر چند مرتبہ لگائیں ورم اتر جائے گا یا ورم کی تحلیل و تسکین کے لئے اسپغول کو دودھ میں پکا کر بطور پلٹس مقام ماؤف پر لگائیں اور اگر ورم شدید ہو تو شروع مرض میں چند جونکیں لگوانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ رفع قبض کے لئے ہلکا مسہل دیں اور بخار کی حالت میں یہ نسخہ پینے کو دیں۔

عناب ۵ دانہ سپستان ۱۱ عدد بہدانہ ۵ ماشہ مکو خشک ۵ ماشہ عرق شاہترہ، عرق مکو ہر ایک ۱ تولہ میں جوش دے کر اور مل چھان کر شربت نیلوفر ۱ تولہ ملا کر اور خاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر صبح و شام پلائیں۔

غذاء مرض کے دوران میں غذاء لطیف اور سیال مثلاً دودھ کہ آش جو اور یخنی شوربا وغیرہ دیں۔ ترشی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

خسرہ

میزلس : MEASLES

تعریف یہ ایک قسم کا متعدی وبائی بخار ہے جس میں پہلے نزلہ اور زکام ہوتا ہے اور چوتھے روز جسم پر نہایت چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔

زیادہ تر ۵ سال تک کے خورد سال بچے اس میں مبتلاء ہوتے ہیں، یہ مرض عمر بھر میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔

اسباب مرض یہ متعدی مرض عام طور پر وباء پھیلتا ہے اس میں عام طور پر چھوٹے بچے اور گاہے بوڑھے اور جوان بھی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ زندگی میں صرف ایک بار ہوتا ہے چونکہ بچپن میں سبھی اشخاص اس سے لذت اندوز ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے جوانی اور بڑھاپے میں اس سے

محروم رہتے ہیں اس مرض کی چھوت ناک کی رطوبت اور تنفس کے ذریعہ لگتی ہے۔ چھوت لگنے سے ۸ سے ۱۲ دن بعد علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں۔

اقسام مرض شدت و خفت علامات مرض کے لحاظ سے اسکی دو قسمیں ہیں۔
۱۔ خفیف خسرہ: چھوت لگنے کے دس بارہ روز بعد پہلے لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۱ تا ۱۰۲ ہوتا ہے مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ پیشانی میں درد ہوتا ہے زکام ہوتا ہے پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ بار بار چھینکیں آتی ہیں ناک بہتی ہے پانچویں روز جسم پر سرخ دانے نکل آتے ہیں جو باہم مل کر ہلالی شکل کے دھبے بن جاتے ہیں۔ دانے نکل چکنے کے بعد علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ آٹھویں روز مرجھائے ہوئے دانوں پر سے بھوسی اترنا شروع ہو جاتی ہے اس وقت جسم پر بہت خارش ہوتی ہے۔

اس مرض کی مدت چودہ دن تک ہوتی ہے عام طور پر بخار آٹھویں روز اتر جاتا ہے۔ اور اس مرض کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

۲۔ شدید خسرہ اس میں علامات شدید ہوتی ہیں۔ بے قاعدہ طور پر سیاہ یا نیلے رنگ کے دانے نکلتے ہیں اور زائل ہو جاتے ہیں۔ گلے سے لعاب دار جھلی (میوکس ممبرین) سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں البیومن آنے لگتا ہے کھانسی یا نمونیا لاحق ہو جاتا ہے۔ مریض بیحد کمزور ہو کر یا بے ہوشی کے عالم میں مرجاتا ہے یہ مرض نہایت شدید اور مہلک قسم کا ہوتا ہے جس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔

علاج مریض کو سردی سے بچائیں اور علیحدہ کمرے میں رکھیں اسکے بدن اور بستر پر خاکسی چھڑکیں موسم گرما میں صندل کی دھونی دیں اور موسم سرما میں انار انجیر یا جھاؤ کی لکڑی جلائیں اور دوا از یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ عناب ۵ دانہ۔ مویز منقی ۷ دانہ سپستان ۷ دانہ۔ ملٹھی ۳ ماشہ۔ خوب کلاں ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ عدد آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ڈیڑھ پاؤ پانی رہ جائے چھان کر مصری ملا کر رکھیں اس میں سے تین چار تولہ خوراک دن میں تین چار دفعہ پلائیں اس سے نزلہ زکام بگڑنے نہ پائے گا۔ دانے جلد ہی نکل آئیں گے امعاء صاف رہیں گے۔

تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ۲ ماشہ تنہا یا ہمراہ نسخہ مذکورہ بالا چٹاتے رہیں۔ بعض اوقات چیچک اور خسرہ کے دانے اچانک گم ہوجاتے ہیں اور مواد اعضائے رئیسہ اور احشا کی طرف گرنے لگتا ہے ایسی حالت میں ورق طلاء ایک عدد زعفران نصف رتی مشک خالص نصف رتی مروارید ۲ رتی عرق گاؤزبان، تولہ عرق کیوڑہ ۲ تولہ میں حل کرکے چمچہ چمچہ بھر ہر نصف گھنٹے کے بعد پلائیں۔ اگر تشنج لاحق ہوجائے تو بچہ کو نیم گرم پانی میں گردن تک بٹھائیں یا گرم پانی میں روغن گل میٹھا تیل یا گھی یا روغن بنفشہ میں سے کوئی ایک ملاکر سارے بدن پر اچھی طرح مالش کریں۔ کھانسی میں شربت بنفشہ شربت اعجاز وغیرہ کو عرق بادیان میں ملاکر دینا بھی مفید ہے۔ منہ اور حلق کے اورام دثبور کے لئے گلنار، زردرد، عدس وغیرہ کے جوشاندہ سے کلیاں کرائیں۔ بےخوابی کو دور کرنے کے لئے بچہ کے سر میں روغن خشخاش، روغن کدو، روغن کاہو، یا بادام روغن وغیرہ کی مالش کریں۔ اور شربت کوکنار تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ دست آنے لگیں تو شربت انار وغیرہ حب آلاس ۹ ماشہ یا ا تولہ حسب عمر دیں یا قرص طباشیر قابض ایک ماشہ شربت انار وغیرہ کے ہمراہ دیں۔ اگر اس تدبیر سے دست بند نہ ہوں تو سفوف الطین ایک دو ماشہ رب بہی میں ملاکر دیں۔

انجام مرض خسرہ خفیف ہو تو انجام اس کا بخیر ہوتا ہے لیکن شدید خسرہ کے نتیجہ میں جب خناق کالی کھانسی یا نمونیا وغیرہ امراض رونما ہو جائیں تو شیرخوار بچے بالعموم مرجاتے ہیں۔ چار سال سے اوپر عمر والے بچے کم مرتے ہیں۔

غذاء: دودھ، آش جو، شوربا، یخنی وغیرہ دیں۔

خناق یا ورم حلق

تعریف و کیفیت مرض یہ دراصل ایک شدید موذی اور مہلک ورم ہوتا ہے جو کبھی مری (غذا کی نالی) کے عضلات میں اور کبھی حنجرہ کے عضلات میں پیدا ہوتا ہے اگر مریض کو سانس لینے میں تکلیف معلوم ہو تو یہ ورم حنجرہ کی علامت ہے اور اگر کسی چیز کے نگلنے میں

تکلیف ہو تو یہ ورم مری کی علامت ہے۔

بقول علامہ ارزانی خناق ایک مرض ہے جس میں حلق کے اندر کسی بافت (عضل) کے پیدا ہونے کی وجہ سے سانس لینے یا کسی چیز کے نگلنے میں یا دونوں میں فتور پیدا ہو جاتا ہے

اقسام خناق مطلق کے علاوہ اسکی دو مشہور قسمیں ہیں۔
۱۔ خناق کلبی ۲۔ خناق ذبحہ

۱۔ خناق کلبی کی وجہ تسمیہ بقول علامہ طبری۔ یہ مرض کتوں کو بالعموم ہوا کرتا ہے جیسے مرض دار الثعلب لومڑی کو ہوا کرتا ہے لیکن قدیم اطباء خناق کلبی اس مخصوص ورم کو کہتے ہیں جو حنجرہ کے اندرونی عضلات میں پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس ورم کا مریض منہ کھول کر کتوں کی طرح زبان نکالے رہتا ہے علاوہ ازیں ہر ایک خراب قسم کے خناق کو بھی خناق کلبی کہہ دیتے ہیں۔ اس قسم کا خناق پہلے سے چوتھے روز تک ہلاک کر دیتا ہے۔

۲۔ خناق ذبحہ بقول ابو الطب بقراط۔ خناق کی سب سے بڑی قسم وہ ہے جو کہ حلق میں دکھائی نہ دے اور نہ گردن کے بیرونی حصے میں ورم و سرخی نمودار ہو لیکن درد نہایت شدید ہو۔ تنفس میں تنگی اور انتصابی کیفیت موجود ہو۔ اس قسم کے خناق کو ذبحہ کہتے ہیں، یہ بھی پہلے دن سے چوتھے دن تک ہلاک کر دیتا ہے۔

بقول علامہ ارزانی خناق کی ایک قسم ہے جس کو خناق کلبی کہتے ہیں رکتے کا خناق) یہ خناق کی نہایت سخت قسم ہے مریض کتے کی مانند منہ کھولے ہوئے اور زبان باہر نکالے ہوئے رہتا ہے۔ نیز خناق کی ایک قسم ذبحہ ہے یہ بھی نہایت ہی سخت قسم ہے، اسمیں مریض نہ بول سکتا ہے اور نہ کوئی چیز نگل سکتا ہے اگر کوئی چیز تکلیف کے ساتھ پیتا ہے تو وہی ناک کے راستے نکل آتی ہے۔ اس خناق میں جبکہ گلے کے نیچے سرخی پیدا ہو جائے تو یہ نیک علامت ہے۔

اسباب مرض حلق کا ورم یا کوا گرانا۔ گرد و غبار یا کسی خراشدار چیز کا حلق میں چلے جانا سرد اور مرطوب ہوا میں رہنا جسم میں خون یا

صفراء کا غلبہ ہونا یا نزلہ زکام کا ہونا۔ علاوہ ازیں علامہ نفیس نے اس مرض کے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے ہیں ورم لوزتین یا لوزتین کے عضلات کا ورم جو گا ہے دموی ہوتا ہے گا ہے صفراوی گا ہے بلغمی ہوتا ہے گا ہے سوداوی گا ہے خناق کا سبب حلق کے اندرونی عضلات کا ورم ہوتا ہے جس کو خناق ذبحہ کہا جاتا ہے جس کا کوئی حصہ منہ کے اندر ظاہر نہیں ہوتا اور نہ باہر ورم کے آثار دکھائی دیتے ہیں گا ہے خناق کا سبب گردن کے مہر دل پر چوٹ اور صدمہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے گردن کے مہرے اندر کی طرف ٹل جاتے ہیں گا ہے خناق کی وجہ اندرونی عضلات کی خشکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ تن جاتے ہیں اور راستے کو تنگ کر دیتے ہیں گا ہے خناق کی وجہ پھیپھڑوں کا ورم ہوتا ہے جس سے مریض میں یکبارگی خناق نہیں پیدا ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ بڑھ کر آخر مکمل ہو جاتا ہے۔

نوٹ: گا ہے حلق کے سامنے باہر کی طرف ایک کان سے دوسرے کان کی طرف ہلالی شکل کی سرخی طوق کے مانند نمودار ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ مادہ حلق کی بیرونی جانب منتقل ہو گیا ہو اگر یہ علامت پیدا ہو تو نہایت عمدہ اور بہتر ہوتی ہے۔

علامات: لرزہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ حلق میں خشکی اور کھرکھراہٹ معلوم ہوتے ہیں حلق میں گرانی درد اور ورم کی شکایت ہو جاتی ہے خراش ہو کر بار کھانسی آتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے اس لئے مریض بار بار لب نگلنے کی کوشش کرتا ہے اور لب نگلنے میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ کھنگار کے ساتھ کبھی بلغم نکلتا ہے منہ کا ذائقہ خون کی زیادتی میں میٹھا اور صفراء کی زیادتی میں کڑوا اور بلغم کی زیادتی میں پھیکا ہوتا ہے۔ اگر ورم کان کی اندرونی نالی کی طرف بڑھ جائے تو مریض بہرہ ہو جاتا ہے آواز بھرائی ہوئی یا بیٹھ جاتی ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو بیرونی سرخی اور ورم معلوم ہوتا ہے سانس رک رک کر آتا ہے۔

علاج: اگر بخار شدید ہو پیاس کی زیادتی اور شدت ہو حلق میں جلن اور سوزش معلوم ہوتی ہو اور کرب اور بے چینی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ صفراء اور خون کی زیادتی ہے ایسی حالت میں مریض اگر جوان ہو تو فصد سرارو کھلوائیں اور بقدر طاقت مریض خون نکالیں یا دونوں کانوں کے پیچھے اور گردن کے درمیان جونکیں لگوائیں اور دوسرے روز

بھی انہی تدابیر پر عمل کریں۔ فصد کے بعد خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ اوّل کھلا کر اوپر سے بہدانہ ۲ ماشہ، عرق گاؤزبان میں بھگو کر لعاب نکالیں اور عناب، دانہ تخم کاہو ۳ ماشہ، عرق گاؤزبان میں شیرہ نکال کر مذکورہ لعاب ملا کر شربت توت سیاہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور گلنار ۴ ماشہ کوکنار ۴ عدد گزمازج ۶ ماشہ۔ عدس مسلم ۱ تولہ کشنیز خشک ۶ ماشہ عنب الثعلب ۱ ماشہ پانی میں جوش دے کر نیم گرم غرغرہ کرائیں اور مغز املتاس ۵ تولہ شیر گاؤ پاؤ سیر مصری دو تولہ جوش دے کر پلائیں۔

ورم شدید کی حالت میں مغز املتاس ۵ تولہ شیر گاؤ آدھ سیر میں جوش دے کر اس کے غرغرہ کرائیں۔ یا بہدانہ ۳ ماشہ عرق شاہترہ عرق مکوہ میں بھگو کر لعاب نکالیں اور عناب، دانہ عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق مصفی خون ۱ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت توت سیاہ شامل کر کے پلائیں۔

پوست خشخاش پانی میں جوش دے کر فلالین کا ٹکڑا اسمیں بھگو کر گلے میں ورم کے مقام پر نیم گرم ٹکور کریں۔ بلغمی اور سوداوی میں مادہ کے موافق تنقیہ کریں۔

چٹکلہ نہایت مجرب برائے خناق

پوست ریٹھہ ۱ ماشہ پانی میں حل کر کے غرغرہ کرائیں۔ انشاء اللہ چند مرتبہ میں صحت ہوگی اگر مریض بے ہوش ہو تو تھوڑا سا پانی مذکور منہ میں ڈالیں اور مریض کے سر کو ہلائیں۔ اور پھر اوندھا کر کے پانی نکال دیں انشاء اللہ فوراً ہوش آجائے گا۔

دوا برائے خناق کلبی

نسخہ: ایلوا۔ مرمکی۔ شنگرف۔ جمال گوٹہ مدبر۔ توتیا سبز۔ سب مساوی الوزن لے کر الگ الگ باریک کرلیں پھر آب لیموں میں بارہ پہر کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ باجرہ باندھیں بوقت ضرورت ایک حب ہمراہ آب سرد دیں۔ اس سے خوب دست اور قے ہو کر مادہ کا اخراج ہو جاتا ہے

روغن برائے خناق

گل خیرا۔ گل بنفشہ۔ ہرایک دو تولہ لے کر دس تولہ پانی میں شب بھر بھگوئیں۔ علی الصبح جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے تو چھان لیں اور روغن کنجد ۵ تولہ میں ملا کر نرم آنچ پر پکائیں حتیٰ کہ پانی ختم ہو جائے اور تیل باقی رہ جائے صاف کر کے رکھ لیں اس تیل کی مالش گلے پر کر کے اوپر روئی باندھیں چند گھنٹہ

کے بعد دوبارہ مالش کریں۔

اگر نزلہ زکام کے بگاڑ سے خناق ہوا ہو تو مذکورہ بالا بیرونی استعمال کی دواؤں کے ساتھ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ عناب ۹ دانہ سپستان ۹ دانہ تخم خطمی ۵ماشہ تخم خبازی ۵ماشہ پانی میں خفیف جوش دے کر صاف کرکے شربت توت سیاہ ۲ تولہ شامل کرکے پلائیں۔

دیگر: لعوق نزلی آب تربوز والا۔ عرق گاؤزبان ۳ تولہ میں گرم کرکے حل کریں۔ جب نیم گرم رہے تو چٹائیں۔

پرہیز: گوشت، بگڑ، تیل اور گرم چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

غذا: نرم ہلکی سیال اور زود ہضم غذا دیں مثلاً آش جو، مونگ کی دال کا پانی یا گیہوں کا دلیہ پتلا دیں۔ افاقہ کے بعد کدو، ترئی، پالک، خرفہ اور مونگ کی دال وغیرہ چپاتی سے دیں۔

نوٹ ①: مرض کی شدت کی حالت میں جلد سے جلد فصد یا جونکوں کا عمل کرائیں ورنہ اندیشہ ہوتا ہے کہ سانس رک کر مریض ہلاک نہ ہو جائے۔ خناق کے مریض کے منہ سے جھاگ نکلنا خراب علامت ہے نیز اگر چہرے کا رنگ نیلگوں ہو جائے اور ہونٹ سیاہی مائل ہو جائیں تو بچنے کی امید نہیں ہے۔

خناق وبائی

ڈفتھیریا : (DIPHTHERIA)

تعریف مرض: یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں تالو، حلق اور حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

اسباب و علامات: اس مرض کا باعث ایک خوردبینی جرثومہ ہے جس کو ڈفتھیریا بیسی لس یا جرثومہ خناق وبائی کہتے ہیں۔ یہ کیڑا مریض

کے متورم حلق کی فاسد جھلی میں نیز اس کے ناک اور حلق اور منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے اس لئے مریض کا بوسہ لینے یا اس کے جوٹھے برتنوں میں کھانا کھانے یا پانی وغیرہ پینے سے یہ مرض تندرست اشخاص کو لگ جاتا ہے۔ ورم گلو اور نزلہ وغیرہ اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ مریض سست ہو جاتا ہے اس کا سر درد کرتا ہے۔ جی متلاتا ہے گردن میں اکڑاؤ معلوم ہوتا ہے۔ ہلکا یا تیز بخار ہو جاتا ہے آواز بھرا جاتی ہے منہ سے رال ٹپکتی ہے اور بو آتی ہے۔ نگلنے اور دم لینے میں دقت ہوتی ہے۔ پیشاب میں ایلبومن خارج ہوتا ہے کبھی دم رک کر مریض مرجاتا ہے۔ کبھی ناک منہ سے خون جاری ہوتا ہے کبھی ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ کبھی ہذیان ہو جاتا ہے۔ حلق کے اندر جو فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی حنجرہ کی طرف بڑھ کر مہلک دم کشی پیدا کر دیتی ہے۔ اس مرض کے ساتھ یا بعد میں ورم گردہ یا اختلاج القلب یا فالج بھی ہو جایا کرتا ہے۔

یہ مرض زیادہ تر ۲ سے ۱۵ سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔ چھ ماہ سے کم عمر والے بچوں میں اس مرض کی چھوت کا اثر نہیں ہوتا۔ خاص طور پر ۲ سے ۵ سال کے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ سردی، نزلہ اور ورم گلو اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

علاج مریض کو ہوا دار کمرے میں آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں اور اس کے پلنگ کے پاس ایک کیتلی ہر وقت کھولتی رہنی چاہیئے تاکہ اس میں سے بھاپ نکل کر کمرے کی ہوا کو گرم اور مرطوب رکھے۔

ابتدائے مرض میں جدوار خطائی کو آب مکو سبز میں گھس کر باہر گلے پر لیپ کریں اور یہ غرغرہ کرائیں۔ نسخہ: گلنار ۱ تولہ۔ کوکنار ۲ عدد۔ کزمازج۔ عدس مسلم۔ بکھیڑ۔ خشک مکو خشک ہر ایک سات ماشہ تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے صاف کر کے غرغرے کرائیں۔ اگر مرض ایک حالت پر ٹھہر جائے تو مغز املتاس ۲ تولہ شیر گاؤ میں حل کر کے پلائیں۔ انتہائے مرض میں مغز فلوس کو آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔ باقی علاج خناق کے مطابق کریں۔

غذا: لطیف اور مقوی۔ مثلاً دودھ، آش جو، شوربا، یخنی وغیرہ دیجیے۔

نوٹ: مریض کے حلق اور ناک کے مواد کو کپڑے میں لے کر جلا دیا کریں تاکہ اسکی چھوت تندرست اشخاص کو نہ لگے۔

آجکل اس کا علاج اینٹی ڈفتھیریا ٹاکسین (تریاق خناق دوائی) سے کیا جاتا ہے جو کامیاب سمجھا جاتا ہے۔

نمونیا

ذات الریہ : پھیپھڑوں کا ورم

تعریف و کیفیت مرض یہ ایک خاص قسم کا بخار ہے جس میں پھیپھڑے متورم ہو جاتے ہیں اور سینہ میں درد ہوتا ہے اور تکلیف دہ کھانسی کے ساتھ گاڑھا جما ہوا بلغم بلاجھاگ خارج ہوتا ہے اور دم کشی رہتی ہے سانس جلد جلد مگر کھینچ کر آتی ہے سانس لیتے وقت ناک کے نتھنے پھول جاتے ہیں۔ بار بار پیاس لگتی ہے۔ جس طرف کا پھیپھڑا متورم ہو اس طرف کا رخسارہ زیادہ سرخ ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض انفلوئنزا ریاتپ محرقہ کے بیسی لس سے بھی واقع ہوتا ہے لیکن اکثر نیوموکاکس (کرم نمونیا) کے سبب سے ہوا کرتا ہے جو تندرست آدمی کے منہ میں بھی پائے جاتے ہیں اور کسی خارجی تاثیر مثلاً سردی وغیرہ سے پھیپھڑوں کو ایذا پہنچے تو حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگرچہ نمونیا قریباً ساٹھ فی صدی حالتوں میں اچانک ظاہر ہوتا ہے لیکن ہمیشہ آلات تنفس کے انفکشن کی سابقہ ہسٹری موجود ہوا کرتی ہے تیز بخار ۱۰۵-۱۰۶ درجہ حرارت پانچویں یا آٹھویں روز بحران ہو کر نبض ٹمپریچر اور سانس نارمل ہو جاتے ہیں لیکن شرابی ناتواں بوڑھے مریض یا جن لوگوں کو عارضہ دل یا گردہ ہو ان کے لئے مہلک ہے۔

بقول اطباء قدیم اس مرض کا مادہ اکثر صفرا رخالص یا ایسا خون ہوتا ہے جس میں صفرار ملا ہوا ہو لیکن شاذ و نادر بلغم شورے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ خون۔ سودا۔ بلغم۔ یا کسی خلط سے بھی پیدا ہو اس میں صفرار کی آمیزش ضرور

ہوتی ہے۔ شرابی اور کمزور اشخاص جن کے پھیپھڑے ضعیف ہوتے ہیں یا وہ غریب لوگ جنہیں
کافی غذا نہیں مل سکتی اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں جس شخص کو ایک بار ہو جائے پھر
دوبارہ سہ بارہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سرد اور مرطوب مقامات میں سردی اور بہار کے موسم میں
مکان کی کثافت اور غلاظت اور لباس کے میلے کچیلے رکھنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک
متعدی مرض ہے جس کی چھوت عموماً تنفس کے ذریعہ تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ کبھی
یہ مرض وبا کے طور پر بھی پھیل جاتا ہے۔ خصوصاً خریف کے آخیر اور ربیع کے شروع میں
جب کہ دن کو گرمی اور رات کو سردی ہوتی ہے یہ مرض کثرت سے ہوا کرتا ہے اور بعض امراض
کے دوران میں امراض قلب شدید سوزش گردہ ذیابیطس خسرہ چیچک زکام وبائی (انفلوئنزا)
سل، پرانی کھانسی وغیرہ میں بطور مرض کے واقع ہوا کرتا ہے۔

علامات بخار، کھانسی، تنگی تنفس، درد سینہ، نبض موجی یہ پانچ علامات اس
مرض کی مخصوص علامات ہیں۔

علاج شروع مرض میں مریض کو حقنہ کریں یا ملین ادویہ استعمال کریں اور تسکین درد
کے لئے یہ تیر دملی سینہ پر نیم گرم مالش کریں۔

نسخہ تیر دملی موم زرد ۱ تولہ، چربی ۲ تولہ، مغز ساق گاؤ ۲ تولہ روغن گل ۲ تولہ
روغن گل کو آگ پر پگھلا کر باقی ادویہ اس میں ڈال دیں۔ جب تمام
اشیاء پگھل جائیں اتار لیں نیم گرم حالت میں ماؤف جانب مالش کریں۔ دس تولہ السی کی گرم گرم پلٹس
بنا کر ایک کپڑے پر پھیلا کر اور اس کے اوپر رائی ۶ ماشہ باریک چھڑک کر باندھیں تین تین گھنٹے
کے بعد اسے بدلتے رہیں ۴۔۵ مرتبہ پلٹس لگانا کافی ہے تسکین حرارت کے لئے ابتداء میں یہ نسخہ
پلائیں۔ بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ، تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۵ ماشہ، گاؤزبان
۵ ماشہ کو پانی میں جوش دے کر شیرہ تخم کاہو ۳ ماشہ اضافہ کریں اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر خاکشی ۶ ماشہ
چھڑک کر پلائیں۔ پانچویں یا چھٹے روز جب گرمی و خشکی رفع ہو جائے تو اس نسخے سے بہدانہ
گاؤزبان اور شیرہ کاہو موقوف کر کے مویز منقی ۹ دانہ، انجیر زرد ۲ عدد اصل السوس ۶ ماشہ
اضافہ کریں پیاس کی حالت میں عرق گاؤزبان نیم گرم پلائیں۔ نویں روز بحران واقع ہو تو گرم
پانی کی بوتلیں مریض کی رانوں اور بغلوں میں رکھیں اور مریض کو تنہا نہ چھوڑیں جب بحران

ہو کر بخار اتر جانے اور صرف کمزوری باقی رہ جانے تو تلطیف اور مقوی غذا کھلائیں اور تقویت لئے حب جواہر اور خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشہ میں ملاکر کھلائیں اور اوپر سے لعوق سپستان ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں جوش دے کر پلائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ قبض کی صورت میں لعوق سپستان۔ خیار شنبری ۱ تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں جوش دے کر نیم گرم پلائیں۔

کشتہ بارہ سنگھا ۲ چاول، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ ماشہ یا شہد خالص ایک تولہ میں ملاکر دینا بھی مفید ہے۔ یہ تیر دلی بھی مفید ہے۔ موم سفید ۲ ماشہ۔ روغن گل ۱ تولہ میں ملاکر گرم کرکے لوبان ۳ ماشہ مصطگی ۳ ماشہ ملاکر نیم گرم مالش کریں۔

پرہیز: پیاس کی حالت میں پانی ہرگز نہ دیں بلکہ اسکی بجائے صرف عرق گاؤزبان نیم گرم کرکے گھونٹ گھونٹ وقتاً فوقتاً دیں اور دھوپ میں بیٹھنے سے اور افیون، بھنگ، چرس اور دیگر مخدرات سے اور قابض چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز رکھیں۔ لہسن، پیاز، شلغم، بھلی، بھنڈی، آلو، اروی، ماش کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں۔

غذاء: حالت مرض میں غذا صرف مرغ کا شوربہ یا بکری کا شوربا دیں یا آش جو میں اصل السوس ۵ ماشہ سپستان ۹ دانہ جوش کرکے روغن بادام ۶ ماشہ شامل کرکے دیں۔ تخفیف مرض کے بعد یخنی یا شوربا چپاتی وغیرہ دیں۔

کزاز، یعنی بدن اکڑ جانا

ٹیٹے لنس : (TETANUS)

تعریف کیفیت مرض: یہ ایک متعدی مرض ہے جس کے جراثیم حیوانات کی لید کے باعث کھیتوں، سڑکوں، بازاروں اور کوچوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور کسی ضرب یا زخم یا ورم کے راستہ سے سرایت کرکے یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ مرض نہایت مہلک ہے۔ مرض کی چھوت لگنے کے بعد سر چکراتا ہے جمائیاں آتی ہیں اور انگڑائیاں آتی ہیں لیکن نیند نہیں آتی بخار ہو کر بدن اکڑ جاتا ہے اور سخت درد کرتا ہے۔ عموماً گردن پیچھے کو اکڑی ہوئی رہ جاتی ہے منہ کھولنے اور نگلنے میں

میں تکلیف ہوتی ہے پھر منہ بند ہو کر کھل نہیں سکتا یعنی دانتی لگ جاتی ہے اس لئے اس مرض کو انگریزی میں "لاک جا" کہتے ہیں مریض کی پشت سخت کمان کی طرح خمیدہ ہو جاتی ہے۔

تحقیق مزید کزاز کے لفظی معنی "میں تانا ہوں" کے ہیں۔
اس مرض میں جسم کے بیشتر عضلات منقبض ہوتے اور وقتاً فوقتاً انقباضات کے دَورے ہوتے رہتے ہیں اس مرض کا سبب ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جسکی شکل نقارہ کی چوب جیسی ہوتی ہے۔ یہ جرثومہ کزاز ہوا کی عدم موجودگی میں افزائش حاصل کرتا ہے۔ اور معمولی مٹی اور گھوڑے وغیرہ حیوانات کی لید میں پایا جاتا ہے
چنانچہ جب اس قسم کی مٹی یا لید سے زخم آلودہ ہو جاتا ہے تو مرض کزاز پیدا ہو جاتا ہے۔

تشخیص زہر کچلہ کی علامات اس مرض کی علامات سے بہت ملتی جلتی ہیں۔
لیکن زہر کچلہ میں پہلے جبڑے کے عضلات میں تشنج نہیں ہوا کرتا اور زخم نہیں ہو چکا ہوتا۔ فوٹ:۔ (کزاز اور کچلہ کی بحث میں فرق، دیکھو اس کتاب کے صفحہ ۲۰۳ پر)

انجام مرض اگر بروقت علاج کیا جائے تو شفایابی کی امید ہو سکتی ہے۔ جب مرض زور پکڑ لے تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔

علاج دردناک تشنج رکنے کے لئے ایک دو ماشہ بھنگ رگڑ کر ہر چوتھے گھنٹے پلائیں
ضرب یا ورم یا زخم کی جگہ کو کاربالک لوشن ۔م میں یا جوشاندہ نیم سے بار بار دھوئیں یا اس پر کاربالک ایسڈ خالص لگائیں زخم ہو جانے تو بطور حفظ ماتقدم جب تک زخم مندمل نہ ہو جائے اینٹی ٹیٹنک سیرم کی ہر ساتویں روز زیر جلد پچکاری کریں۔ لیکن مرض کی تشخیص یا ابتدائی علامات ظاہر ہوتے ہی ایک لاکھ یونٹ کا وریدی ٹیکہ کر دینا لازم ہے

غذا: دودھ، شوربا، یخنی وغیرہ سیال چیزیں دیں۔

مانیا و داء الکلب

فزع الماء یا آب ترسی

تعریف مرض مالیخولیا اور جنون کی ایک قسم مانیا اور داء الکلب کے نام سے موسوم ہے

کیونکہ مانیا کے معنی یونانی میں جنون سبعی (درندگی) کے ہیں۔ چنانچہ مریض درندگی میں درندے سے مشابہ ہوتا ہے لیکن رازی اور بعض دوسرے اطبائے متاخرین نے مانیا کے معنی جنون ہائج یعنی جوشیلا جنون بیان کئے ہیں۔

انیا جنون سبعی ہے اس میں مریض غضبناک اور بے چین ہوتا ہے بھاگتا ہے دوڑتا ہے اور اس کے اخلاق و عادات میں درندگی پیدا ہو جاتی ہے اور اسکی نظر آدمیوں جیسی نہیں رہتی۔ داء الکلب مانیا کی قسم ہے جس میں غضب کے ساتھ مریض کی عادت میں کھیل کود بھی ہوتا ہے۔ یعنی ایذا رسانی کے ساتھ مہربانیاں بھی ہوتی ہیں جیسا کہ کتوں کی عادت ہوتی ہے اس لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کا مریض اخلاق و عادات میں کتے کے مشابہ ہوتا ہے لیکن روفس حکیم نے اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس مرض کا مریض جب کسی شخص کو کاٹ کھاتا ہے تو وہ شخص مرجاتا ہے۔ جیسا کہ باؤلے کتے کے کاٹنے سے مرجایا کرتا ہے۔

اسباب داء الکلب کا سبب سودائے غیر طبعی ہوتا ہے جو طبعی خون کے جل جانے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض میں مہربانی اور کھیل کود بھی ہوتا ہے لیکن جو سودائے غیر طبعی صفراء کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ مانیا مطلق کا سبب ہوا کرتا ہے۔

علامات جنون کے ساتھ درندگی ہوتی ہے مریض میں اضطراب اور بے چینی ہوتی ہے۔

(نوٹ از خواجہ رضوان مرحوم)

داء الکلب کے متعلق حکیم روفس کا قول بالکل صحیح ہے۔ یہ مرض ہندوستان میں بالعموم کتوں کے اندر اور یورپ میں بھیڑیوں کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اگر باؤلا کتا کاٹے تو مرض ۱۶ فیصدی اور بھیڑیا کاٹے تو ۸۰ فیصدی ہوا کرتا ہے۔ نیز کتے کا مرض خفیف اور بھیڑیے کا مرض شدید ہوتا ہے۔

بھیڑیئے اور کتے کے علاوہ بلی۔ اونٹ۔ گیدڑ۔ لومڑی۔ گھوڑا اور گائے وغیرہ میں بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان میں جب یہ مرض باؤلے جانور کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تو انسان میں یہ خواص پیدا ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ کسی کو کاٹ کھائے تو اس میں بھی اسی قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات کاٹے ہوئے مقامات پر درد ہوتا ہے۔ دماغی خراش اور جلد کے احساسات تیز ہو جاتے ہیں۔ حرارت بڑھ جاتی ہے اور شکل و صورت ایسی تبدیل ہو جاتی ہے کہ پہچانا نہیں جاتا ٹھوس و سیالات کو نگلنے کی قابلیت جاتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ پانی کا نام سن کر مریض ڈرنے لگتا ہے اسلئے اس مرض کا نام فزع الماء یا آب ترسی رکھا گیا ہے۔ مرض کی شدت کے زمانے میں روشنی ، بلند آواز سے بھی نگلنے والے اعصاب اور تنفسی عضلات میں تشنجی دورے پڑنے لگتے ہیں اس کا سانس آہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اگر مریض کو جبراً پانی دیا جائے تو اسکو ہٹانے کی امکانی کوشش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اسوقت اس کا چہرہ نہایت خوفناک ہو جاتا ہے۔ تشنج کے دورے اگر بڑھ جائیں تو مریض کی صورت کتا جیسی ہو جاتی ہے۔ بالآخر میں وہ اپنا لعاب بھی نہیں نگل سکتا۔ مریض بکی اور جنونی ہو جاتا ہے۔ اسمیں مختلف قسم کے وہمی خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور جسمانی حالت کمزور ہو جاتی ہے۔ خاتمہ کے قریب اگرچہ تشنجی دورے رک جاتے ہیں۔ لیکن اسوقت ہر تدبیر ناکام ثابت ہوتی ہے۔

علاج اگر فوراً کاٹنے کے بعد مریض معالج کے پاس پہنچ جائے تو زخم کو اچھی طرح صاف کر کے نمک مرچ بھر دینا چاہیئے۔ چونا ، خطرناک ہے یا کاربالک ایسڈ یا دوسرے جلانے والی چیزوں سے فوراً جلا دیا جائے اور جس قدر جلد ممکن ہو مریض کو قریب کے ہسپتال میں جہاں باؤلے کتے کے کاٹنے کا علاج کیا جاتا ہے بھیج دیا جائے۔

(حکیم خواجہ رضوان احمد)

علاج مانیا اور داء الکلب میں سوداء صفراوی سے بدن کا تنقیہ کریں اور سوداء کے سوداوی سے بدن کو پاک کریں۔ اس غرض کے لئے ہر ایک خلط کے مناسب ادویہ مسہل استعمال کریں لیکن تنقیہ کی تمام شرائط کی رعایت رکھیں مثلاً پہلے مادہ کو نضج کریں۔ اس کے بعد بدن و دماغ میں ترا وٹ پیدا کریں۔ اس کے لئے نطول لعوق روغن اور عورتوں کا دودھ استعمال کریں لعوق خشخاش کے ذریعہ نیند لائیں۔ کدو یا نمک کا ہوا بال کر اور روغن بادام شیریں میں تل کر کھلائیں بشرطیکہ گرمی شدید ہو ورنہ بکری کے بچوں اور موٹے چوزوں کا گوشت اور بکری کے کلے دیں۔ قبض نہ ہونے دیں تاکہ ایذا دینے والے بخارات دماغ

کی طرف نہ چڑھیں۔

(شرح اسباب جلد اول ترجمہ خواجہ رضوان احمد مرحوم)

کالی کھانسی اور چیچک کا بیان سال سوم کے سلیبس میں آچکا ہے۔ لہذا دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

حمیٰ وجع المفاصل (احوالشافی)

گھٹنے کا بخار، ارتھے مٹک فیور : RHEUMATIC FEVER

تعریف مرض یہ ایک شدید بیماری ہے جس میں تیز بخار ہوتا ہے، جوڑ متورم ہو جاتے ہیں، اور ورم باطن قلب (اینڈو کارڈائیٹس) کی طرف خاص میلان ہوتا ہے یعنی دل کے اندر ورم ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔

اسباب مرض اگرچہ اس مرض کا اصل سبب تاحال معلوم نہیں ہوا لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ جراثیمی مرض ہے بعض محققین کا خیال ہے کہ سٹریپٹو کاکس جرثومہ سے تعفن خون ہو کر یہ مرض پیدا ہوتا ہے بعض خیال کرتے ہیں کہ جرثومہ مذکورہ سے مقامی عدودی ہو کر اس سے تسمم ہوتا ہے بعض اس کا سبب جرثومہ وجع المفاصل کو قرار دیتے ہیں کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے اور اگرچہ ہر عمر میں ہو سکتا ہے لیکن زیادہ تر سولہ سے چھبیس سال کی عمر میں ہوتا ہے۔ عورتوں کی نسبت غریب اور محنتی مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ ہے جو مریض کے خون وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس جرثومہ کو اگر کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کیا جائے تو اسے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اسباب معدہ : بارش میں بھیگنا یا سیلی جگہ پر سونا یا بھیگے ہوئے کپڑے دیر تک پہنے رہنا یا سردی لگنا۔ فساد ہضم، موسمی تغیرات سخت جسمانی محنت وغیرہ عورتوں میں خون حیض کا بند ہو جانا عرصہ تک دودھ پلانا وضع حمل وغیرہ اس کے اسباب معدہ ہیں۔ بیس برس سے کم عمر کی نوجوان عورتوں میں نسبتاً یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ جس شخص کو ایک دفعہ یہ مرض ہو جائے تو اسے دوبارہ سہ بارہ اس مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض

عموماً یکایک بے چینی اور لرزے سے بخار ہو جاتا ہے جس کے ۲۴ یا ۳۶ گھنٹے بعد ایک یا کئی جوڑوں میں پہلے اکڑاؤ اور پھر شدید درد ہوتا ہے سب سے پہلے گھٹنے اور ٹخنے کے جوڑ اور اس کے بعد کہنی اور کلائی کے جوڑ مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پہلے مریض کو بے چینی ہوتی ہے بعض اوقات لوزتین یعنی گلے کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ مختلف مقاماتِ جسم میں خفیف درد ہوتا ہے بعدہٗ بڑے بڑے جوڑوں میں ورم اور درد ہوتا ہے جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ جب مرض بخوبی نمایاں ہو جاتا ہے تو مریض کی حالت نہایت دردناک ہوتی ہے۔ جوڑ سوج کر نہایت درد کرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ اگر ان پر کپڑا چھو جائے تو مریض درد کی شکایت کرتا ہے جوڑوں کے ورم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے اور یکے بعد دیگرے بڑے بڑے جوڑ کبھی دونوں طرف کے مقابل جوڑ ایک ساتھ مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں بخار ۱۰۲ یا ۱۰۴ درجہ کا ہوتا ہے اور کبھی ۱۰۹ یا ۱۱۰ درجہ تک بھی نہایت شدید بخار ہو جاتا ہے ایسی صورت میں ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے نبض ممتلی اور تیز چلتی ہے زبان تر اور میلی ہوتی ہے اکثر قبض کی شکایت ہوتی ہے پیشاب سرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے ہاضمہ خراب ہوتا ہے بھوک نہیں لگتی مگر پیاس بہت لگتی ہے کثرت سے بدبودار پسینہ آتا ہے جس کی کیفیت ترش ہوتی ہے۔ اس مرض میں جوڑوں کی سوزش ایک سے دوسرے جوڑ میں اور دوسرے سے تیسرے جوڑ میں منتقل ہوتی رہتی ہے اس طرح بڑے بڑے جوڑوں میں درد وغیرہ کا دورہ ہوتا رہتا ہے۔ درد کے مارے مریض ہل جل نہیں سکتا اکثر راتوں کو نیند نہیں آتی عموماً دس بارہ روز کے بعد بخار رفع ہو کر دیگر علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے اور صرف کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔ یہ مرض اکثر عود کر آتا ہے۔

مدتِ مرض

مدت اس مرض کی عموماً تین ہفتہ سے چھ ہفتہ تک ہوتی ہے اکثر مریض شفایاب ہو جاتے ہیں لیکن اچھے ہونے کے بعد کبھی کبھی اندرونی عضو میں فتور آ جاتا ہے یا جوڑوں وغیرہ میں سختی وغیرہ رہ جاتی ہے یا دل کے مبتلائے مرض ہونے کے بعد جب واقع ہوتا ہے تو صحت میں کچھ نہ کچھ فرق رہ جاتا ہے چنانچہ ذرا سی محنت مشقت کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے اور سانس پھولنے لگتی ہے بالآخر مرض استسقاء ہو کر موت لاحق ہوتی ہے مہلک مرض میں مریض اکثر قلبی

فتور سے اور کبھی دماغی فتور سے انتقال کر جاتا ہے۔

علاج : اس مرض میں مریض کو بالکل آرام سے بستر پر لیٹے رہنا نہایت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس میں قلب کے مبتلائے مرض ہو جانے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اور اگر قلب مبتلائے مرض ہو جائے تو پھر بہت اٹھنا بیٹھنا یا چلنا پھر خطرناک ہوتا ہے۔ چونکہ اس قسم کا بخار شدید صفراوی یا دموی وجع المفاصل ہی میں ہوا کرتا ہے لہذا حسب قاعدہ بخار کی رعایت سے وجع المفاصل صفراوی اور دموی کا علاج کریں۔

نوٹ : اگرچہ اطبار متقدمین نے اس قسم کے اس مرض میں فصد باسلیق کے ذریعہ خون کا نکالنا نہایت مفید لکھا ہے لیکن چونکہ زمانہ حال کی تحقیقات جدیدہ سے اس مرض میں فصد کرنا قلب کو ماؤف و کمزور کرتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فصد نہ کھولیں اور تنقیہ کے لئے مسہل کا استعمال کریں۔

خارجی علاج : ۱۔ سورنجان ۱ تولہ آب کشنیز سبز میں پیس کر ماؤف جوڑوں پر ضماد کریں۔ ۲۔ یا زسوت ۲ ماشہ صندل سرخ ۲ ماشہ سورنجان ۱ ماشہ پیس کر روغن گل ۲ تولہ ملا کر لگائیں۔ ۳۔ یا تسکین درد کے لئے اسپغول اور کوکنار ہموزن پانی میں پکا کر گاڑھا کریں اور بقدر ضرورت روغن گل ملا کر ضماد کریں یا ۴۔ ضماد صندلین گل سرخ، فوفل اقاقیا آرد جو ہموزن لے کر سرکہ اور آب کشنیز سبز مساوی میں پیس کر ضماد کریں اور شدت درد میں تسکین کے لئے افیون ۲ ماشہ زعفران ۳ ماشہ اضافہ کریں۔ ۵۔ یا سورنجان ۳ ماشہ، مکو ۴ ماشہ کوٹ چھان کر روغن گل ۱ تولہ سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد ملا کر لگائیں۔

داخلی علاج : ابتدائے مرض میں تین روز تک یہ نسخہ پلائیں۔ شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خربوزہ، شیرہ خار خسک ہر ایک ۶ ماشہ، شیرہ تخم کاہو تین ماشہ، عرق مکو ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں اس کے بعد یہ نسخہ منضج پلا کر مسہل دیں۔ نسخہ منضج : شاہترہ ۷ ماشہ، عناب ۷ دانہ، گل بنفشہ گل نیلوفر، سورنجان شیریں، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، مکوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گل قند ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ سات روز کے بعد اسی نسخہ میں ہلیلہ زرد ۲ تولہ سنا مکی ۱ تولہ اضافہ کرکے رات کو بھگو دیں صبح جوش دے کر مغز املتاس ۲ تولہ، روغن

بادام ۶ ماشہ اضافہ کرکے پلائیں۔ ایک ایک یا دُو دُو روز کا وقفہ دے کر اسی طرح دو مسہل اور دیں۔ تنقیہ کے بعد سفوف سورنجان بارد دیں۔ نسخہ سفوف سورنجان بارد: سورنجان شیریں بوزیدان۔ پوست ہلیلہ زرد، مغز تخم ترلوز، مغز بادام شیریں، مغز تخم بارتنگ، مغز خیارین کشنیز مقشر، تخم خشخاش سفید سب ادویہ برابر وزن لے کر اور شکر سفید ہموزن ملا کر سفوف بنائیں اور روزانہ ۶ ماشہ عرق جوائنہ۔ انوار کے ہمراہ کھلائیں۔

غذاء

اس مرض میں غذاء کی احتیاط نہایت ضروری ہے پس جب تک بخار رہے مریض کو صرف گائے کا دودھ پلاتے رہیں۔ دودھ میں شکر کم ملائیں۔ اور دودھ میں قدرے میٹھا سوڈا ملا دیں دُودھ مریض جس قدر پی سکے پینے دیں شبانہ روز میں کم از کم دُو اڑھائی سیر دودھ پلانا چاہیئے۔ دودھ میں آش جو بھی دے سکتے ہیں۔ پانی بھی مریض جس قدر پینا چاہے اسے دیتے رہیں لیکن زیادہ سرد پانی نہ دیں۔ بخار دور ہونے کے بعد دودھ کی بجائے مونگ کی دال چپاتی اور خالی سبزی ترکاری بھی پکا کر دے سکتے ہیں۔ جب تک بخار رفع ہوئے پورے دس دن نہ گزر جائیں تب تک کسی قسم کا گوشت یا مچھلی وغیرہ ہرگز نہ دیں۔ ورنہ مرض کے عود کر آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (از مخزن حکمت)

بحمد اللہ سال چہارم کا سلیبس ختم ہوا۔

ایسا بیمار جس کو بھوک لگتی ہو اس تندرست کی نسبت بہتر ہے جس کو بھوک نہ لگے یعنی ایسا بیمار تندرست ہو سکتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس سے اخلاط کی نسبت سوال ہوا اس نے جواب دیا۔ خون ایک زرخرید غلام ہے مگر کبھی غلام آقا کو مار بھی ڈالتا ہے۔

صفرا ایک تروتازہ باغ کا رکھوالا کتکھنا کتا ہے۔ بلغم بادشاہ دسرداں ہے ایک دروازہ بند ہو تو اپنے نکلنے کا دوسرا راستہ کھول دیتا ہے
سودا بڑی کٹھن زمین ہے جب اس میں جنبش آتی ہے تو اس پر جتنی چیزیں ہیں سب ہلنے ڈہلنے لگتی ہیں۔

مستقی کو کہا شیر ز معمول کر
اور ادھر لکھ دیا مجنون کو شیر شتر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

طبّی جواہرات

یا

معمولاتِ صدیقی

مؤلف :
حکیم محمد ایوب صدیقی زبدۃ الحکماء ،
مطب صدیقی ، پاک گیٹ ، ملتان

طبّی جواہرات
یا
معمولاتِ صدیقی

آئیں کدھر ہیں آج قدرداں کمال کے
کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے

اس عنوان کے تحت ایسے جواہر پارے اور تجربہ شدہ بہترین نسخہ جات دیئے گئے ہیں جو بارہا تجربات کی کسوٹی پر سو فیصد مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ گویا بخل شکنی کی ایک مثال قائم کر دی گئی ہے اور اس نظریہ کو جو کہ مشہور ہے کہ اطبار بخیل ہوتے ہیں اور وہ اپنے صدری نسخہ جات کسی کو نہیں بتاتے اور اپنے ساتھ قبر میں لے جاتے ہیں۔ غلط ثابت کر دیا گیا ہے اور ایسے ایسے تجربات پیش کئے گئے ہیں جو اطبار کے سینہ میں بطور راز مقفل تھے۔ اب یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ طبِ قدیم میں مسائل صحت حل کرنے اور دکھی انسانیت کی خدمت کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے۔ اور اب طلبار کے لئے بھی یہ بہانہ نہیں رہے گا کہ ہم چونکہ طبیہ کالجوں میں سے خالی ہاتھ آتے ہیں لہٰذا ایلوپیتھی ادویات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ تھوڑی سی محنت کر کے یہ نسخہ جات صحیح تیار کر لیں تو آپ ڈاکٹروں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ہوں گے کیونکہ ان کی ادویات سے ری ایکشن ہوتا ہے لیکن ہماری ادویات مؤثر ہونے کے ساتھ ہی بے ضرر ہوتی ہیں۔ میں نے اس سلسلہ میں اڑھائی سو سے زائد چیدہ چیدہ نسخہ جات پیش کئے ہیں۔ یہ تمام نسخہ جات چوٹی کے اور قابلِ فخر ہیں۔ ان کے ذریعہ کامیاب مطب کی ضمانت دی جاتی ہے۔

لہٰذا طلبار سے بالخصوص اور اطبار ذی وقار سے بالعموم استدعا ہے کہ ان نسخہ جات کو تیار کر کے فنِ عزیز اور دکھی انسانیت کی خدمت کریں اور مؤلف کے حق میں دعائے خیر کریں۔

غرض نقشیست کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت
کند در کارِ ایں مسکیں دعائے
اسعدیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسخہ سفوف دافع نزلہ (اہوالشافی)

اجزاو ترکیب ساخت | پلپلا مول۔ گل اسطوخودوس۔ گل بنفشہ۔ گل نافث۔ باریان خطائی۔ مساوی الوزن باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک | ۱ ماشہ تا دُو ماشہ ہمراہ آب تازہ یا چائے یا شربت بنفشہ وغیرہ۔ صبح۔ دوپہر شام۔ دن میں تین مرتبہ دیں۔

فوائد | نزلہ اور دردِ سر نزلی کو مفید ہے۔ اگر قبض ہو تو رات کو اطریفل زمانی ۱ تولہ دُودھ کے ساتھ دے کر رفع قبض کریں۔ اور صبح یہ نسخہ استعمال کریں۔ دردِ سر نزلی مزمن کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ اکسیر صداع (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | گل اسطوخودوس ۲ ماشہ۔ کشنیز خشک ۲ ماشہ۔ بلفل سیاہ گیارہ دانہ پانی کے ساتھ پیس کر شیرہ نکال کر ۶ ماشہ علی الصبح قبل از طلوع الشمس بلا آمیزش شیرینی وغیرہ پلائیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

فوائد | دردِ سر عصابہ اور شقیقہ کے لئے بعد از تنقیہ مفید ہے۔

نسخہ مجوب نزلہ دائمی (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | کلہ مدبرہ ۳ ماشہ۔ تخم دھتورہ چھ ماشہ۔ زیرہ سفید

۶ ماشہ، مغز پنبہ دانہ ۶ ماشہ، مغز کشنیز خشک ۶ ماشہ، مومیائی خالص ۶ ماشہ، مغز بادام شیریں مقشر ا تولہ، کشتہ فولاد ا ماشہ، مصطگی رومی ۲ ماشہ۔ تمام اجزاء کو باریک پیس کر آب ترپھلہ میں ایک دن خوب کھرل کر کے حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ بدرقہ مناسبہ۔

ہدایات: ان گولیوں کے استعمال سے قبل اطریفل زمانی سے دماغ کا تنقیہ کر لیں اور اسی طرح پھر سات دن کے بعد اطریفل زمانی کا استعمال ضروری سمجھیں۔

ترکیب کشتہ فولاد

برادہ فولاد اصلی ا تولہ، مولی کا پانی چار تولہ میں تر کریں آٹھ پہر گزرنے کے بعد اسی پانی میں کھرل کر کے گولہ سا بنائیں۔ اور مولی کے تراشہ تشور میں نیچے اوپر دے کر گل حکمت کر کے تین سیر جنگلی اوپلوں کی آگ دیں۔ آگ محفوظ الہوا مقام میں دیں کرمزی رنگ کا کشتہ تیار ہوگا۔

ترکیب تدبیر کچلہ

کچلہ کو شیرہ گھیکوار میں اکیس یوم بھگوئیں اس کے بعد نکال کر پتہ اور چھلکا دور کر لیں کوٹ کر کام میں لائیں۔

نوٹ: تخم دھتورہ کو پوست خشخاش کے پانی میں سات بار تر و خشک کر لیں۔

نسخہ تریاق نزلہ (ہواشانی)

اجزا و ترکیب ساخت: اسطوخودوس ۱½ تولہ، گل گاؤزبان ۲ تولہ، تخم مورد ۲ تولہ، مغز دھنیا خشک ۲ تولہ، تخم کاہو ۲ تولہ، اجوائن خراسانی ۲ تولہ، پوست خشخاش ۸ تولہ، تخم خشخاش ۱۲ تولہ تمام ادویات کو نیم کوفتہ کر کے چار سیر پانی میں بھگو دیں۔ ایک رات گزرنے کے بعد جوش دیں جب نیم سیر پانی رہ جائے تو

اُتار کر کپڑے میں چھان کر ایک سیر چینی ملا کر قوام تیار کریں۔ سرد ہونے پر مندرجہ ذیل ادویات شامل کر کے محفوظ رکھیں۔ گل سرخ ۱½ تولہ۔ دھنیا خشک ۱½ تولہ۔ رب السوس ۱½ تولہ نشاستہ بریاں ۱½ تولہ۔ گوند کیترا ۱½ تولہ۔ مرمکی ۱½ تولہ۔ گوند کیکر ۱½ تولہ نہایت باریک پیس کر قوام مذکورہ میں ملا دیں اور محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک مناسب حالات مریض دیں۔

فوائد: یہ تریاق نزلہ کو گرنے سے روکتا ہے اور کھانسی کو رفع کرتا ہے۔ نزلی کھانسی کی اکسیری دوا ہے۔

نسخہ فریش برین

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کشتہ چاندی ۱ تولہ۔ جوہر زہر چلہ ۲ تولہ۔ نمک برہمی بوٹی ۴ تولہ۔ کشتہ مرجان ۴ تولہ۔ تمام ادویہ کو کھرل کر کے اکٹھا کر کے ملالیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک ایک رتی سے ۲ رتی تک ہمراہ خمیرہ گاؤزبان یا کیپسول بھر لیں۔ ایک کیپسول روزانہ بدرقہ مناسبہ سے دیں۔

فوائد یہ ایک اشتہاری نسخہ ہے۔ دماغ کی کمزوری جو کثرت مطالعہ غور و فکر کثرت غم یا جریان یا احتلام اور جوانی کی غلط کاریوں سے ہو گئی ہو تو نیا دماغ بنانے کے لئے استعمال کریں۔ یہ قیمتی مرکب امراض دماغ۔ قلب و جگر۔ معدہ نزلہ دائمی۔ دردسر دائمی بھوک کی کمی، چہرہ کی زردی۔ اعصابی کمزوری کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ نسیان کو بالخصوص مفید ہے۔

ترکیب کشتہ چاندی

پترہ چاندی خالص ۱ تولہ۔ پیپلا مول ۲ تولہ۔ فلفل دراز ۱۲ تولہ ہر دو ادویہ کو کوٹ کر ایک مٹی کے اوپلے کے درمیان گڑھا کر کے دو تولہ سفوف ادویہ فرش و لحاف میں پترہ نقرہ رکھ کر

اور اوپلے بقدر ایک سیر اردگرد رکھ کر آنچ دیں اسی طرح یہ عمل بارہ مرتبہ کریں۔ نہایت ہی عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ یا کسی اور سہل ترکیب سے کشتہ نقرہ تیار کرلیں جس کے مختلف نسخے مفتاح الخزائین میں درج ہیں۔ لیکن سنکھیا اور گندھک والا کشتہ نقرہ استعمال نہ کریں جو کہ صاحب نسخہ نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور سخت گرمی پیدا ہوتی ہے نوجوان آدمی اسکو استعمال نہیں کرسکتا اگرچہ کشتہ ایک ہی آگ میں تیار ہو جاتا ہے لیکن سخت مضر ہے۔

نوٹ ②: جوہر ترپھلہ یا جوہر برہمی سے مراد اُن کے نمک ہیں۔ جو ان کو جلا کر بدستور معروف حاصل کئے جاتے ہیں۔

کتاب لقمانی گائیڈ میں مذکورہ بالا نسخہ یوں درج ہے۔ (صدیقی)

اکسیر دماغ

اجزاء و ترکیب ساخت جوہر ترپھلہ ۱ تولہ جوہر برہمی ۱ تولہ۔ جوہر سلاجیت ۱ تولہ کشتہ چاندی ۱ تولہ شوگر آف ملک ۴ تولہ۔ طباشیر عمدہ ۴ تولہ۔ تمام ادویہ کو باہم خوب آمیز کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک ایک تولہ مکھن میں یا خمیرہ مرواریدہ وغیرہ میں بوقت صبح ایک ماہ متواتر استعمال کریں۔

فوائد مذکورہ بالا۔ میں اوپر والا پہلا نسخہ تیار کرتا ہوں (صدیقی)

نسخہ عرق فالج

اجزاء و ترکیب ساخت جوزبوا ۱ تولہ۔ لسباسہ ۱ تولہ۔ اسطوخودوس ۵ تولہ۔ کمال پترہ تولہ۔ لونگ ۵ تولہ۔ گل سرخ صاف شدہ ۵ تولہ۔ زنجبیل ۵ تولہ۔ خولنجان ۱۰ تولہ۔ دارچینی ۱۰ تولہ۔ اجوائین دیسی ۱۰ تولہ

برگ سنا رنگی صاف شدہ ۱ تولہ شہد خالص آدھ سیر۔ مشک خالص ۱ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ رات کو مناسب پانی میں بھگو رکھیں صبح اس کا عرق بقدر دس سیر کشید کریں۔ یاد رہے کہ مشک اور زعفران کو ململ کے کپڑے میں پوٹلی سی باندھ کر عرق والی نالی کے منہ پر باندھیں کہ پہلے عرق اس پر گرے۔ پھر برتن یا بوتل میں آئے۔

فوائد: فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ تشنج۔ کزاز۔ استرخار۔ گٹھیا۔ پرسوت۔ اور تمام ریحی امراض کے لئے مفید ہے۔ خام مواد کو اور بلغمی رطوبتوں کو مفید ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے اور ہضم کو قوی کرتا ہے۔

نوٹ: صاحب نسخہ نے اس سے پانچ بوتلیں عرق کشید کرنے کا لکھا ہے۔ لیکن اس طرح بہت ہی تیز ہو جاتا ہے۔ میں دس سیر عرق کشید کرتا ہوں۔ کبھی اس کے استعمال سے نکسیر بھی پھوٹ پڑتی ہے۔ مزاج کی مناسبت سے دیں یعنی سرد مزاج اور عمر رسیدہ لوگوں کے لئے مفید ہے۔ گرم مزاج اور نوجوانوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ (صدیقی)

(ہوالشافی)

نسخہ صرعی

اجزاء و ترکیب ساخت: نیلا توتیا بریان ۴ تولہ۔ تخم حنظل ۱۰ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۱ تولہ۔ پارہ مصفیٰ ۱ تولہ۔ پہلے گندھک اور پارہ کی کجلی بنا کر باقی اجزاء باریک پیس کر اس میں شامل کریں پھر تمام ادویہ کو خوب کھرل کریں اور محفوظ رکھیں۔ بس تیار ہے۔

فوائد: یہ دواء مرگی کے دورہ کو روکتی ہے اور اس کا انسداد کرتی ہے۔

مقدار خوراک: ایک رتی کیپسول بھر کر دیں۔ دن میں دو بار بعد از غذا پانی سے دیں۔

نوٹ: پہلے اصول کے مطابق منضج اور مسہل دے دیا جائے اس کے بعد یہ دواء استعمال کرائی جائے تو یقیناً فائدہ مند ہوتی ہے۔ میرا معمول مطب نسخہ ہے۔

نسخہ حب صرع (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: سم الفار سفید ۲ ماشہ، خولنجان ا تولہ، طوطیا سبز ۳ ماشہ، کتھ سفید ۲ ماشہ، طباشیر عمدہ ۲ ماشہ جملہ اذویہ کو عرق برگ تنبول میں کھرل کر کے گولیاں بقدار دانہ جوار بنالیں یا اسی مقدار یعنی تقریباً نصف رتی کیپسول میں ڈال کر دیں۔

فوائد: اس کے استعمال سے کہنہ سے کہنہ مرض صرع بفضل تعالیٰ چند دنوں میں جاتی رہتی ہے (حکیم عزیز الدین صاحب بھوپال کے مجربات خاص سے ایک چیز ہے۔ انہوں نے پیش فرماکر احسان عظیم کیا ہے) میرے خیال میں یہ بھی بعد از تنقیہ کامل استعمال کرائیں جائیں تو یقیناً مفید ثابت ہوں گے۔

نسخہ حبوب اکسیر لقوہ و اکسیر قولنج (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: پوست بندق ہندی یعنی ریٹھ کے چھلکے باریک پیس کر ہم وزن قند سیاہ شامل کر کے اس قدر کوٹیں کہ یکجان ہو جائیں۔ حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک: دو گولیاں پانی یا عرق بادیان سے دیں۔

فوائد: قولنج کے لئے مجرب دوا ہے خواہ آپ بری سے بری حالت کے مریض کو بھی دیں فوراً دست اور قے آکر بالکل حالت میں بھی صحت ہو جاتی ہے ایسی حالت میں دو سے چار گولیاں دے سکتے ہیں۔

نوٹ: ملتان کے ایک نامور حکیم صاحب ان گولیوں کو مرض لقوہ میں استعمال کراتے ہیں۔ انہوں نے ان کا نام حبوب اکسیر لقوہ رکھا ہوا ہے ان کا معمول مطب اور کامیاب اور مجرب نسخہ ہے۔ (صدیقی)

علاوہ ازیں میرا بھی تجربہ اس پر شاہد ہے۔ ایک حکیم صاحب ان گولیوں کو حبوب برقی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کے نسخہ کے مطابق ریٹھہ ۲ تولہ اور قند سیاہ ۲ تولہ ہے۔ لقوہ کے مریض میں بعد از تنقیہ اکسیر الاثر ہے قولنج میں مَیں نے تجربہ نہیں کیا اس کے ساتھ ہی اگر مندرجہ ذیل تیل استعمال کریں تو سونا پر سہاگہ ہوگا۔ (صدیقی)

نسخہ روغن بادنجان برائے لقوہ

گول بینگن زرد شدہ ۱۰ عدد ایک پاؤ تیل میں خوب جلا کر نتھار کر محفوظ رکھیں۔ لقوہ کے مریض کو مالش کرائیں تین دن میں افاقہ محسوس ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نسخہ اکسیر فالج (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت بیش مدبر ۲ ماشہ، سیماب مصفّی ۹ ماشہ، سیسہ مصفّی ۹ ماشہ، کچلہ مدبر ۹ ماشہ، سونٹھ ۶ ماشہ، سہاگہ بریان ۱ تولہ، گندھک آملہ سار ۱ تولہ، جائفل ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ فلفل دراز ۱ تولہ، مالکنگنی ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۱ تولہ، خرمہرہ زرد ۱۱ عدد آب ادرک ۱۵ تولہ، آب کیلہ ۵ تولہ۔ پہلے پارہ اور سیسہ کو عقد کریں اور دوسری ادویات کو کوٹ چھان کر ان سب کو ملا کر آب ادرک میں کھرل کریں اس کے بعد آب کیلہ میں کھرل کریں اور حبوب بقدر دانہ مونگ تیار کریں۔ اگر سعوف کی شکل میں رکھنا چاہیں تو اختیار ہے پہلے تنقیہ کرائیں اس کے بعد ایک رتی دوا پان میں رکھ کر ہر روز رات کو سوتے وقت اکیس یوم بلاناغہ دیں۔ اور دن کو غذا کے بعد تین ماشہ آب ادرک ایک پاؤ دودھ ملا کر دیں۔ جو شخص پان نہ کھائیں انہیں آب ادرک سے دیں۔ دوران علاج وقفہ وقفہ سے تین چار مرتبہ باقاعدہ مسہل دینا ضروری ہے۔

فوائد: فالج اور وجع المفاصل کے لئے اکسیر ہے۔ نیز ریاحی دردوں کے

لئے تیر بہدف ہے۔
آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا مصدقہ نسخہ ہے۔ جس پر صاحب نسخہ کو سند اور تمغہ مل چکا ہے۔ (صدیقی)

نسخہ روغن منوم (از علامہ داؤد انطاکی) (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کاہو، خشخاش، اجوائن خراسانی، ان تینوں کے پھول چھال اور بیج میں سے جو میسر آئے ہر ایک ۵ تولہ گل خار ۲ تولہ حب الآس ۳ تولہ باقلا ۲ تولہ۔ مبصر زرد، ۱ ماشہ، زعفران، ۱ ماشہ سب کو ایک سیر پانی میں اس قدر ریکائیں کہ مضمحل ہو جائیں (یعنی گل جائیں) اس کے بعد صاف کر کے روغن کدو یا روغن کاہو دس چھٹانک کے ساتھ اس قدر ریکائیں کہ جل کر تیل باقی رہ جائے صاف کر کے محفوظ رکھیں اسکو خواہ کسی طرح استعمال کیا جائے نیند لانے اور دردسر کو زائل کرنے کے لئے اسرار خفیہ میں سے ہے جس شخص کو اس کے استعمال سے بھی نیند نہ آئے اس کے اچھا ہونے کی امید نہ رکھیں۔

نسخہ عرق ابریشم (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ابریشم مقرض ۱۹ تولہ۔ گل گاؤزبان ۴ تولہ بادرنجبویہ ۴ تولہ۔ فرنجمشک ۴ تولہ۔ صندل سفید ۴ تولہ۔ بہمن سفید ۲ تولہ۔ خولنجان ۲ تولہ۔ ساذج ہندی ۲ تولہ۔ گل سرخ ۳ تولہ۔ جلوتری ۴۱ ماشہ دارچینی ۴۱ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۴۱ ماشہ۔ پودینہ خشک ۳ تولہ۔ زعفران خالص ۶ ماشہ۔ عنبر خالص ۵ ماشہ۔ آب سیب شیریں سوا سیر۔ آب بہی سوا سیر۔ آب امرود سوا سیر۔ عرق گلاب خالص سوا سیر۔ برگ پان تازہ سو عدد۔ بدستور معروف۔ عرق کشید کریں۔
مقدار خوراک: ۱ تولہ صبح ۱ تولہ شام ہمراہ شربت سیب ۲ تولہ۔

فوائد مقوی قلب اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے مفرح قلب ہے۔ خفقان کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ ماء اللحم کا قائم مقام ہے۔ مقوی اعصاب اور بلغمی امراض میں اکسیرالاثر ہے۔

حب اکسیر لقوہ دیگر (ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت میٹھا تیلیہ مدبر ۳ ماشہ۔ جائفل ۳ ماشہ۔ فلفل دراز ۳ ماشہ۔ اجوائن دیسی ۳ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ۔ زنجبیل ۳ ماشہ۔ جلوتری ۳ ماشہ۔ قند سیاہ کہنہ ۲ تولہ چار ماشہ۔ سوائے قند سیاہ کے باقی تمام دوائیں کوٹ چھان کر گڑ ملاکر ہاون دستہ میں ڈال کر خوب کوٹیں۔ ضرورت ہو تو تھوڑے پانی کا چھینٹا دے لیں پھر چنے کے دانہ کے برابر گولیاں تیار کریں۔ اگر آب ادرک میں تیار کرکے گولیاں بنائیں تو بہت ہی بہتر ہوگا۔

صاحب نسخہ کا فرمان ہے کہ میٹھا تیلیہ کو مدبر کرنے کی ضرورت نہیں لیکن میں میٹھا تیلیہ مدبر کئے بغیر نہیں ڈالتا) برسوت بخار کے لئے عرق اجوائن، گولہ اور وجع المفاصل دودھ گائے کے ساتھ کھلائیں۔

ترکیب استعمال ایک سے ۲ گولی صبح وشام ہمراہ ماء العسل ½۲ تولہ۔ عرق خاص ½۲ تولہ استعمال کرائیں۔

نسخہ عرق خاص (ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت گاؤزبان گیلانی اپاؤ۔ بادیان اپاؤ۔ منقی اپاؤ حسب دستور دو بوتل عرق کشید کریں۔

فوائد: بے نظیر نسخہ ہے لقوہ کے لئے اکسیر ہے اور لقوہ کے تمام نسخہ جات کا سرتاج ہے اس کے سامنے تمام کشتہ جات، منضج مسہل، معجونیں وغیرہ اور ڈاکٹری

علاج ہیچ ہیں، جہاں یہ تدابیر ناکام ثابت ہوں اس نسخہ سے کامیابی حاصل کریں اس سے کئی دیرینہ مریض شفایاب ہوئے ہیں لقوہ جیسے عسر البرء مرض کے لئے نہایت اطمینانی دوا ہے۔ علاوہ ازیں فالج، وجع المفاصل پرسوت کے لئے بھی مفید ہے ہمارے مطب کا مایہ ناز نسخہ ہے تجربہ کیجئے اور اس کے حیرت انگیز فوائد ملاحظہ فرما کر اسکی داد دیجئے۔

(عطیہ زبدۃ الحکماء حکیم مولوی محمد یار صاحب قریشی)

غذاء شوربا کبوتر یا مرغ، یخنی گوشت، آب نخود دیں۔ تمام سرد اور بادانگیز چیزوں سے پرہیز کریں۔

نوٹ: میں اس کو منضج اور مسہل کے بعد دیتا ہوں۔ اور میٹھا تیلیہ کو مدبر کر کے استعمال کرتا ہوں۔ نسخہ واقعی بہترین اور مجرب ہے۔ (صدیقی)

سرمہ اکسیر چشم

(اہم الشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سرمہ سیاہ باریک شدہ ۴ تولہ، نمک شیشہ ۲ تولہ، قلمی شورہ ۲ تولہ، سرد چینی ۲ تولہ، سمندر جھاگ ۲ تولہ، مرچ سیاہ ۱۶ ماشہ، پھٹکڑی سفید شگفتہ ۴ تولہ، رسونت عمدہ ۲ تولہ، ست لیموں ولایتی ۲ تولہ، ست پودینہ ولایتی ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس کر مانند غبار کریں اور محفوظ رکھیں۔

فوائد تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ دھند، جالا، غبار، پھولا، کمی بصارت کو دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے مفید ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے

ترکیب استعمال دو، دو یا تین تین سلائیاں آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔

سرمہ نورانی

(ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت بورک ایسڈ ۵ تولہ. قلمی شورہ ۵ تولہ. پھٹکڑی سفید بریان ۵ تولہ نوشادر ۵ تولہ. سمندر جھاگ ۵ تولہ مرچ چینی اتولہ، مرچ سفید اتولہ. نیلا توتیا ۲ ماشہ زنگار خالص ۲ ماشہ. ست. پودینہ ولایتی ۲ ماشہ. کافور ۲ ماشہ. ماسوائے ست پودینہ کے اور کافور کے تمام ادویہ کو باریک پیس کر کپڑ چھان کریں. اور برگ سرس کے پانی میں چند روز کھرل کریں خشک ہونے پر ست پودینہ اور کافور ملا کر کھرل کریں. مانند غبار ہو جائے بس تیار ہے محفوظ رکھیں.

فوائد: آنکھوں کے تمام امراض کا یقینی اور کامیاب علاج ہے.

رات کو سوتے وقت ایک ایک سلائی لگائیں اور صبح کو پانی کے چھینٹے دیں. ترش اور تیل والی اشیاء، اور دیگر مضر چیزوں سے پرہیز کریں ایک ہفتہ کے استعمال سے نظر بڑھتی ہے الغرض جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے.

روشنی

(ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت قلمی شورہ ۵ تولہ، پھٹکڑی بریان ۵ تولہ. نوشادر ۵ تولہ. بورک ایسڈ ۵ تولہ. سمندر جھاگ ۵ تولہ. کشتہ جست ۵ تولہ. زنگار خالص ۲ ماشہ. نیلا توتیا ۲ ماشہ. سفیدہ کاشغری ۵ تولہ ست پودینہ ولایتی اتولہ. کافور ۶ ماشہ تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس کر مانند غبار کریں. اور محفوظ رکھیں.

فوائد: دھند، غبار جالا، سوب چشم، ضعف بصارت، ناخونہ، پڑبال وغیرہ آنکھوں کے تمام امراض کا یقینی اور کامیاب علاج ہے.

ترکیب استعمال: بطور سرمہ رات کو سوتے وقت سلائی سے لگائیں. تھوڑا لگائیں

سرمچو کو گیلا کرکے بھر بھر کر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سرمہ اکسیر چشم دیگر

(ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: کشتہ جست عمدہ ۳ تولہ، پھٹکڑی سفید بریان ۲ تولہ، مصری کوزہ ۲ تولہ، زنجبیل بے ریشہ ۶ ماشہ، افیون خالص ۲ ماشہ۔ پہلے زنجبیل کو خوب باریک پیس کر کپڑچھان کرلیں۔ بعد ازاں پھٹکڑی بریاں ملا دیں پھر آخر میں مصری اور بعد میں افیون ملا کر کھرل کریں۔ نہایت باریک مانند غبار ہو جائے محفوظ رکھیں۔ سوتے وقت اللہ کا نام لے کر تین تین سلائیاں لگائیں۔

فوائد: آنکھوں سے پانی آنے کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ علاوہ ازیں دھند جالا اور سرخی چشم کے لئے مفید ہے۔

نوٹ: یہ ایک رجسٹرڈ تجارتی سرمہ کا راز ہے۔ جو آج سے نصف صدی قبل جو راز سینہ میں بند تھا اسے افشاء کیا جا رہا ہے اس کا خاص وصف ہے کہ آنکھوں سے پانی جاری ہونے سے روکتا ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا امراض چشم میں بھی مفید و مجرب ہے۔ (صدیقی)

عرق منور العین

(ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: شورہ قلمی ۲ تولہ، پھٹکڑی خام ۶ ماشہ، پھٹکڑی بریان ۱ تولہ، کافور کا سفوف ۶ ماشہ، عرق گلاب ایک بوتل خالص ۲۴ آونس میں تمام ادویہ کو قدرے باریک کرکے بوتل میں ڈال دیں اور مضبوط کارک لگا کر دھوپ میں تمام دن رکھا رہنے دیں بس دوا تیار ہے۔

فوائد: دکھتی آنکھوں میں تین چار بوند ڈال دیں انشاء اللہ بیس منٹ میں آرام ہوگا۔ روزانہ استعمال سے آنکھیں روشن اور صاف رہیں گی۔ بلکہ

آنکھیں تمام امراض سے محفوظ رہیں گی۔ بوڑھوں، بچوں اور نوجوانوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ دو بوند ڈالتے ہی ایسا معلوم ہوگا کہ گویا آنکھوں میں برف ڈال دی گئی ہے۔ بڑی عجیب شئے ہے۔ یہ عرق بڑا ہی مؤثر ہے بسا اوقات آشوب چشم کے چیختے ہوئے مریض فوراً بیس منٹ میں شفایاب ہو جاتے ہیں۔ جو شخص ایک بار اس عرق کو بنا کر آزمائے گا وہ زنک لوشن وغیرہ بھول جائے گا۔

سُرمہ نور (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پھٹکری بریاں یا زنک اوکسائیڈ ۲۰ تولہ، سرمہ سیاہ مصفیٰ ۲۰ تولہ، زنگار عمدہ ۳ تولہ۔ سفیدہ کاشغری ۳ تولہ۔ افیون خالص ۲ تولہ، سمندر جھاگ ۴ تولہ۔ تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس کر مانند غبار کریں۔ بوقت ضرورت دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد: تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے اور آشوب چشم کے لئے لاجواب ہے۔

بربرس لوشن (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت برگ حنا سرخ ۵ تولہ، رسوت عمدہ ۵ تولہ، کچری لیموں ۲ تولہ، تمر ہندی ۵ تولہ، پوست خشخاش ۳ تولہ، انار دانہ ۳ تولہ، زاج سفید بریاں ۵ تولہ، افیون خالص ۲ ماشہ، لعاب گھیکوار ایک پاؤ۔ سوائے پھٹکڑی اور افیون کے باقی تمام ادویہ کو کوٹ کر پانی میں بھگو کر رکھیں، یہ آٹھ پہر پانی میں پڑی رہیں پھر ان کو خوب مل چھان کر اسی محلول کو آگ پر چڑھائیں جب غلیظ القوام ہو جائے تو اسمیں زاج سفید بریاں باریک پیس کر ملا لیں بعد ازاں افیون حل کر کے ڈال دیں جب گولیاں بنانے کے قوام کے قریب ہو جائے تو اتار لیں اور اسمیں ایک بوتل عرق گلاب خالص دو آتشہ یا سہ آتشہ ڈال کر حل کر لیں بعد

ازاں نتھار کر بوتل میں بھر لیں۔

فوائد: دردِ چشم، آماس چشم، سوزش چشم میں مفید ہے آشوب نزلی کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ ککروں کے لئے مجرّب ہے۔

ترکیب استعمال ڈراپر سے چند قطرے دُکھتی آنکھ میں چند مرتبہ ڈالیں۔

نوٹ: اگر اس دوا کو عرق میں حل کرنے سے قبل شیاف کی صورت میں رکھیں یعنی اس کے چھوٹے چھوٹے شیاف بنالیں اور بوقت ضرورت شیاف کو عرق گلاب خالص میں حل کر کے آشوب نزلی میں آنکھوں میں بھی ڈالیں اور آنکھوں پر لیپ کریں تو بھی بہتر ہے۔ میرا چالیس سال سے معمول مطب اور بے خطا نسخہ ہے۔

تریاق چشم (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تخم سفید ۱ تولہ کفِ دریا ۱ تولہ مرچ سفید ۱ تولہ نوشادر قلمی ۱ تولہ سرمہ چینی ۱ تولہ فلفل دراز ۱ تولہ کشتہ جست ۱۲ تولہ۔ تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر مانند غبار کر کے یکجان کریں اور بارہ گھنٹے متواتر کھرل کریں۔

فوائد یہ اکسیر بے نظیر سرمہ جملہ امراضِ چشم کے لئے تریاق کامل کا حکم رکھتا ہے یہ فوری اثر دکھانے والا بے نظیر سرمہ ایک ہفتہ میں تمام امراض چشم مثلاً دھند، غبار، جالا، ککرے، پڑبال، بغرضیکہ تمام امراض چشم کا اکسیری علاج ہے وہ ککرے جو آپریشن کرنے کے بعد بھی نہ گئے ہوں اس کے استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیں گے۔ لطف یہ ہے کہ بنانے میں آسان کم خرچ ہے میرا معمول مطب ہے آزمائش کے بعد آپ کو ہزاروں سرموں سے بہتر اور مفید پائیں گے۔

ترکیب استعمال دو دو سلائی رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

اکسیر بیاض چشم (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت زنجبیل ۱ تولہ، پھٹکڑی سفید شگفتہ ۱ تولہ، نمک سنگ ۱ تولہ، تینوں ادویہ مساوی الوزن لے کر سحق بلیغ کریں اور محفوظ رکھیں۔

فوائد روزانہ دو تین مرتبہ آنکھ میں لگائیں، پھولا چشم کے لئے اکسیر الاثر ہے۔ چند روز کے استعمال سے پھولا دور ہو جاتا ہے۔ مویشیوں کے پھولا پر بھی اسکو استعمال کیا گیا ہے اکسیر ثابت ہوا۔

یہ نسخہ انتخاب جلیل صـ۳۷ نسخہ نمبر ۹۰ پر درج ہے القرابادین میں یہ عنوان دوار صـ۲۹۵ پر درج ہے۔ اور برادرم حکیم اللہ بخش صاحب سلیمانی کا معمول مطب اور مجرب ہے انہوں نے اس کا اشتہار دے رکھا ہے۔ میرے تجربہ میں بھی مفید ثابت ہوا ہے اور میرا معمول مطب ہے۔

سرمہ شفاء العین (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کشتہ جست ۵ تولہ، پھٹکڑی بریان ۱ تولہ، کشتہ صدف مرواریدی ۵ تولہ، مصری کوزہ ۵ تولہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد، عرق گلاب خالص ۵ تولہ، عرق بادیان ۵ تولہ سبکو باریک پیس کر عرقیات میں کھرل کر کے خشک کریں اور مانند غبار کر کے محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال تین تین سلائی ہر دو جانب روزانہ استعمال کرائیں

فوائد: یہ سرمہ ضعف بصارت کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا اور آنکھوں کو روشن کرتا ہے، اس سرمہ کو روزانہ بلاناغہ استعمال میں

لایا جائے تو نظر کو تیز کر کے بفضلہ تعالیٰ عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے۔
(مصدقہ برادرم حکیم مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم)

سُرمہ خاص (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | سرمہ سیاہ ایک پاؤ، قلمی شورہ ۲ تولہ، سمندر جھاگ ۱ تولہ، فلفل سفید ۳ ماشہ، کافور ۴ ماشہ، کشتہ جست ۵ ماشہ، پھٹکڑی سفید ۱ تولہ، زنگار خالص ۴ ماشہ، سفیدہ کاشغری ۸ ماشہ، ست لیموں ولایتی ۲ تولہ، نیلا تو تیا ۶ ماشہ، سرد چینی ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر مانند غبار کر کے محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال : صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد : امراض چشم، خارش، ضعف بصارت، آنکھوں سے پانی بہنا اور ککروں کے لئے بیحد مفید ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے اور عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے۔

نوٹ : یہ سرمہ برادرم مولوی عبدالعزیز صاحب کا مصدقہ ہے انہوں نے ذاتی طور پر اس کو آزمایا اور نزول الماء کے لئے مفید پایا۔ (صدیقی)

ککروں (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | توتیا سبز بریان، شب یمانی بریان، تنکار بریان، زنگار، سونا مکھی، ہیرا کسیس ولایتی، ہر ایک ۲ ماشہ، کشتہ جست ۲ ماشہ، صمغ عربی ۲ ماشہ۔ سب اجزاء کا سفوف تیار کریں اور پانی کی مدد سے شیاف بنائیں۔ رات کو سوتے وقت آنکھ میں تین تین دفعہ پھرا کریں۔ سات یوم میں شفاء ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فوائد : یہ خاص صدری نسخہ ہے۔ جو ککروں کے لئے تیر بہدف ثابت ہو چکا ہے۔

اکسیر ککرہ (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت کشتہ جست عمدہ۔ پھٹکڑی بریاں، مصری کوزہ ہموزن لے کر کھرل کریں اور ریشمی کپڑے میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں۔ اگر ککرے زیادہ سخت ہوں اور پرانے ہوں تو پلک اُلٹ کر پھایہ سے ان پر دوائی چھڑکیں چند ہی روز میں ککرے نیست ونابود ہو جائیں گے۔ مدت کی تلاش کے بعد نہایت ہی مفید حاصل ہوا جس سے ہزاروں بندگانِ خدا شفاء پا چکے ہیں۔

اکسیر شب کوری (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت فلفل سفید، فلفل سیاہ۔ دار فلفل، تینوں ادویہ ہموزن لے کر نہایت باریک پیس کر بطور سرمہ آنکھوں میں لگائیں لگائیں، شب کوری کے لئے مفید ہے۔
یہ نسخہ حکیم حافظ جلیل احمد صاحب۔ پرنسپل طبیہ کالج لاہور کی اختراع ہے شبکوری کے لئے مفید بتاتے ہیں۔ (مدنیقؔ)

دوائے بھینگاپن (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت سرمہ سیاہ ایک تولہ، سفوف بندق ہندی ایک تولہ کھرل کر کے سرمہ کی مانند پیس لیں اور سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں۔ بھینگاپن کے لئے مفید ہے۔

(علامہ سدیدیؒ کا مجرب ہے)

نوٹ: امراضِ چشم کے لئے کافی نسخہ جات لکھے جا چکے ہیں ابھی میری بیاض میں پچاس سے زائد اور بھی مفید نسخہ جات درج ہیں لیکن خوفِ طوالت سے انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ البتہ اکثر نسخہ جات میں زنگار کا استعمال کیا گیا ہے۔ بازار سے جو زنگار ملتا ہے وہ بالکل ردی اور نقصان دہ ہوتا ہے لہذا زنگار بنانے کا بہترین نسخہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ زنگار خود تیار کریں اور پورا فائدہ حاصل کریں۔ (صدیقی)

نسخہ زنگار

(زنگار تیار کرنے کی ترکیب)

ترکیب تیاری: تانبہ کا برادہ ایک سیر، نوشادر ایک پاؤ، نمک لاہوری نصف سیر نوشادر اور نمک کو باریک پیس کر برادہ میں ملا دیں اور تمام چیزوں کو تانبہ کے برتن میں جو کافی موٹا ہو ڈال کر اوپر تیز سرکہ اس قدر ڈالیں کہ برادہ سے دو انگل اوپر تک آجائے۔ اگر سرکہ صحیح نہ مل سکے تو کاغذی لیموں کا رس ڈال دیں اس کے بعد برتن کا منہ بند کر کے دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلاتے رہیں۔ خشک ہونے پہ سرکہ یا آبِ لیموں ڈال دیں جب دیکھیں کہ برادہ ٹھیک طرح زنگار بن گیا ہے تو خشک کر کے محفوظ رکھیں۔

سنون برائے ماسخورہ

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: مازو سبز ایک تولہ، مرمکی ۹ ماشہ پھٹکڑی بریاں ۱ تولہ تینوں ادویہ باریک پیس کر محفوظ رکھیں

نوٹ: مرمکی برسات کے دنوں میں نمی کے باعث باریک نہیں پستی لہذا اسکو توے پر رکھ کر خشک کریں۔

فوائد: ورم لثہ، تحریک دندان، ماسخورہ مزمن اور منہ کے زخموں کے لئے

مفید ہے۔

ترکیب استعمال | یہ دوا انگلی سے لگا کر مسوڑھوں پر ملیں۔ اگر زخموں کی وجہ سے نہ ملا جا سکے تو اس دوا کو روئی سے لگا مسوڑھوں پر چھڑکیں۔ دوا لگانے کے ایک گھنٹہ بعد تک کچھ نہ کھائیں پئیں اور منہ کا لعاب باہر خارج کرتے رہیں۔

پائیوریا (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | پوست ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ کچورہ تولہ۔ عقر قرحا ۲½ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ تولہ۔ توتیا بریاں ۱ تولہ سوڈا بائیکارب ۵ تولہ۔ مازو سبز ۲½ تولہ۔ کشتہ سنگ جراحت ۵ تولہ۔ کافور دیسی ۶ ماشہ۔ ست پودینہ ولایتی ۶ ماشہ۔ ست اجوائن ولایتی ۶ ماشہ۔ ست الائچی ۶ ماشہ۔ یوکلپٹس آئل ۶ ماشہ مصطگی رومی ۶ ماشہ تمام ادویات کو علیحدہ علیحدہ نہایت باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے محفوظ رکھیں۔

فوائد: ماسخورہ۔ دانتوں سے خون آنے مسوڑھوں میں ورم دانتوں میں کیڑا لگنے ٹھنڈا پانی سے تکلیف محسوس ہونے منہ سے بدبو آنے کے لئے نیز دانتوں کے ہلنے کو مفید ہے۔

ترکیب استعمال: بطور منجن استعمال کریں۔ پندرہ منٹ کے بعد کلی کریں۔

اکسیر ماسخورہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | انزروت ۱ تولہ کوڑی زرد ۱ تولہ۔ نیلا توتیا بریاں ۶ ماشہ۔ نیلا توتیا کو نیم کوب کر کے توے پر رکھ کر نرم آگ پر جلائیں جب بریاں ہو کر سفید ہو جائے اتار لیں کوڑیوں کو آگ میں ڈال کر جلائیں پھر سب کو کوٹ کر سنون تیار کر لیں اور محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال دانتوں پر صبح و شام حسب ضرورت ملنا چاہیے بعد میں کلی نہ کریں اور ایک گھنٹہ تک غذا پانی سے پرہیز کریں۔

فوائد ماسخورہ کا کامیاب نسخہ ہے۔ اگرچہ ماسخورہ حد سے تجاوز کر چکا ہو، مسوڑھے دانتوں کو چھوڑ چکے ہوں اور دانت ہلنے لگ گئے ہوں اس اکسیر کے استعمال سے ایک ہفتہ میں صحت مکمل ہو جاتی ہے۔ مزید براں دانتوں کو مضبوط کرتا ہے خون خواہ جس قدر آ رہا ہو فی الفور بند ہو جاتا ہے۔ پیپ آتی ہو وہ بھی رک جاتی ہے۔ مسوڑھے از سر نو پیدا ہو جاتے ہیں۔ درد دانت کو مفید ہے۔ دانتوں کو صاف بھی کرتا ہے۔

منجن مقوی اسنان (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کشتہ سنگ جراحت ۱۰ تولہ۔ مازو سبز ۱/۲ تولہ۔ عقر قرحا ۱/۲ تولہ۔ پھٹکڑی بریاں ۱/۲ تولہ۔ سوڈا میٹھا ۵ تولہ یوکلپٹس آئل ادانس۔ تمام چیزوں کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے یوکلپٹس آئل ملا کر محفوظ رکھیں اور بطور منجن استعمال کریں۔

فوائد دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ خون آنے کو روکتا ہے اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔

روغن اکسیر گوش (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت آب برگ دھتورہ ۱۰ تولہ۔ آب پیاز ۱۰ تولہ۔ آب برگ مدار ۱۰ تولہ۔ سرکہ خالص ۱۰ تولہ۔ تمام پانی اور سرکہ ملا کر روغن کنجد ۱۰ تولہ میں شامل کر کے آگ پر جلائیں۔ جب تیل باقی رہ جائے، نتھار کر اس میں کافور ۱ تولہ باریک پیس کر ملا دیں۔ بعد ازاں ٹنکچر آیوڈین ۱ تولہ یا افیون ۱ ماشہ ملا کر محفوظ رکھیں۔ بس تیار ہے بقدر چار قطرے کان میں روزانہ ڈالیں۔

فوائد درد گوش ۔ ورم گوش، پھنسی، بہرہ پن، ٹیس، کان بہنا، غرضیکہ تمام امراض گوش کو چند یوم میں اور درد گوش کو فوری تسکین دیتا ہے۔

روغن سماعت کشا (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تارمین کا تیل خالص ۲ تولہ۔ رائی کا تیل ۲ تولہ روغن بادام ۸ تولہ سب کو ملا کر محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال سوتے وقت روئی کا پھایہ اس تیل سے تر کر کے کانوں میں رکھ لیں اور صبح کو نکال دیجیے۔

فوائد: اعلیٰ درجہ کی سماعت کشا دوا ہے جسمیں رائی کا تیل ملا کر زود اثر بنا لیا گیا ہے۔ مُدتوں کے مریض ایک دو ماہ کے استعمال سے تندرست ہو سکتے ہیں بشرطیکہ کان کے پردوں میں کوئی ایسا نقص نہ ہو جو بغیر اپریشن کے ٹھیک نہ ہو سکے۔

اکسیر سیلان الاذن (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت روغن مغز تخم نیم ایک چھٹانک (نیم کی نبولی کا تیل جو بذریعہ دستی مشین نکلوائیں) کسپور ایک ماشہ، باریک پیس کر روغن میں حل کر لیجیے۔ بس تیار ہے۔

ترکیب استعمال چند قطرے بہتے ہوئے کان میں ڈالیں۔

فوائد برسوں کا سیلان الاذن دنوں میں دُور ہو جاتا ہے۔ میرا معمول مطب اور بارہا کا مجرّب نسخہ ہے یہ ایک قابل اخفا اور بہترین تحفہ ہے۔

*

برائے ریم گوش (ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: پھٹکری سفید باریک پیس کر شہد خالص میں ملا کر ململ کے صاف پارچہ کا فتیلہ بنا کر اس دوا میں لت پت کر کے کان میں رکھیں دن میں تین بار نیا فتیلہ رکھیں۔ ان شاء اللہ معمولی مرض تین چار روز میں اور پرانے سے پرانا سات روز میں بالکل دور ہو جائے گا۔

فوائد: کان کے زخم اور ریم گوش یعنی پیپ کے لئے مفید ہے۔

روغن گوش (ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: کافور دیسی ۱ تولہ، ست پودینہ ولایتی ۳ ماشہ ست اجوائن ۳ ماشہ، ایک شیشی میں حل کر کے بعد ازاں روغن کدو ۲½ تولہ روغن بادام ۲½ تولہ شامل کر کے شیشی کو خوب ہلائیں رات کو سوتے وقت ریم گوش اور درد کان کے مریض کو دو دو قطرے ڈالیں۔

فوائد: بہرہ پن کے لئے ایک کان میں ایک اور دوسرے کان میں دوسری رات کو دو دو قطرے ڈالیں اور قدرت کا شکریہ بجا لائیں کان کے جملہ امراض کا واحد علاج ہے۔ ریم گوش بہرہ پن کے لئے تیر بے خطا ہے بڑا ہی عجیب و غریب مؤثر نسخہ ہے بنا کر آزمائیں اور حکیم حقیقی کی قدرت کا تماشا دیکھیں۔

ذرور قلاع الفم (ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: طوطیا بریان ۲ ماشہ، شورہ قلمی ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، کتھ سفید ۱ تولہ، گل سرخ ۱ تولہ

کافور ۶ ماشہ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال: منہ میں چھڑک کر رال ٹپکائیں فوری آرام ہوگا۔

فوائد: یہ ایک فوری اثر رکھنے والی اکسیر ہے منہ کیسا ہی پکا ہوا ہو تب ہی آبلے ہوں ان کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مریض کھانے پینے سے عاجز ہو اس حالت میں ایک بہترین اور لاجواب تحفہ ہے۔

اکسیر خناق مفتاح الخزائن (458) (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: پوست ریٹھہ ۱ تولہ باریک پیس کر حسب ضرورت نیم گرم پانی میں ملا کر غرارہ کرائیں۔ اگر مریض بے ہوش ہو تو اس کو مریض کے منہ میں ڈال کر مریض کے سر کو ہلائیں انشاء اللہ مریض کو بہت جلد ہوش ہو جائے گا اور حلق بھی کھلتا جائے گا۔ گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ سے اسی طرح غرارے کرائیں۔ بارہا کا مجرب ہے مریض کے منہ سے بافراط لیسدار رطوبت خارج ہو کر آرام ہو جاتا ہے ——— اس حالت میں ریٹھہ کڑوا نہیں لگتا۔ جس مریض کے حلق سے پانی جیسی پتلی چیز نہ گزرتی ہو اور بے ہوش پڑا ہو اس کے استعمال سے فوراً دودھ یا کوئی سیال غذا گزر سکے گی۔ قریب المرگ مریضوں پر اس کا تجربہ ہوا ہر جگہ شافی مطلق نے کامیابی دی۔ یہ نسخہ نہیں کرامت ہے۔

سفوف عجیب برائے استرخاء اللہات (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: گل سرخ۔ مازو سپاری۔ گل سپاری۔ گلنار سماق۔ پھٹکڑی سہاگہ۔ ہر ایک مساوی الوزن لے کر سفوف تیار کریں اور انگلی کو لگا کر کوا کو لگائیں۔ یا یہ دوا چمچہ میں رکھ کر منہ کھول کر کوا کے نیچے رکھ کر اوپر اٹھائیں۔ منٹوں میں فائدہ دینے والی اکسیر ہے۔ استرخاء اللہات کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

غرغرہ برائے استرخاء اللہات (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: پھٹکڑی، مازو سبز، گلنار، سہاگہ، گل سپاری ہر ایک تین ماشہ نیم سیر پانی میں جوش دیکر سرد ہونے پر اس سے غرغرہ کرائیں۔ بفضلہ دو تین دفعہ کے استعمال سے کوا اپنی جگہ پر آ جاتا ہے۔

لحن داؤدی (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: جوہر لوبان خانہ ساز، کبابہ، زعفران، قرنفل دارچینی، ملٹھی، خولنجان، فلفل دراز ہر ایک ۳ ماشہ، مغز چلغوزہ ۲۰ عدد، مصری کوزہ ۲ ماشہ، جملہ ادویہ کو باریک پیس کر پان کے رس سے حبوب بقدر دانہ نخود تیار کریں۔ ایک سے دو گولی منہ میں رکھ کر چوسا کریں۔

فوائد: یہ گولیاں زیادہ بولنے والے مثلاً وکیلوں، بیرسٹروں، قاریوں اور واعظوں لیکچراروں پروفیسروں، شاعروں، ایکٹروں، طالب علموں وغیرہ کے لئے عجیب تحفہ ہیں۔ گلے کی رکاوٹ، نزلہ، بحت الصوت وغیرہ دور ہو کر آواز کوئل کی طرح تیز سے سُریلی ہو جاتی ہے۔ گانے والیوں یا گانے والوں کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔

اکسیر لکنت (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: خولنجان ۴ ماشہ، عقرقرحا ۴ ماشہ، فلفل سیاہ ۴ ماشہ شہد خالص ۱ تولہ، ورق نقرہ ایک ماشہ، کچلہ مدبر ایک ماشہ۔ سب ملا کر مثل معجون تیار کریں۔ دن میں دو تین مرتبہ زبان کے نیچے لگا دیا کریں۔

فوائد: لکنت کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے نہایت مفید دوا ہے صرف ۸ دن میں معتدبہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اکسیر لکنت دیگر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۱ تولہ، مصطگی رومی ۱ ماشہ، کندر ۱ ماشہ، اسطوخودوس ۳ ماشہ، بادرنجبویہ تین ماشہ، شہد خالص دو تولہ، آب خالص ۱۰ تولہ۔ آخری چار اشیاء (اسطوخودوس، بادرنجبویہ، شہد، پانی) کو جوش دیں حتیٰ کہ ۵ تولہ رہ جائے۔

ترکیب استعمال پہلی تین ادویہ سفوف کرکے ہمراہ جوشاندہ مذکور پلائیں۔ اسی طرح پندرہ روز استعمال کریں۔

فوائد لکنت کے لئے بہترین دوا ہے۔ اگر مریض پورے طور پر گفتگو نہ کر سکتا ہو بات کرتے وقت رک جاتا ہے اور ایک بات کو کئی کئی بار دہرا دہرا کر کہہ جاتا ہو۔ ایسی حالت میں یہ دوا نہایت مفید ثابت ہو چکی ہے۔

حبوب اکسیر ہیضہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تخم مرچ سرخ، چونا آب نارسیدہ، ہلدی، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ آک کی جڑ کا چھلکا بہ سایہ خشک کردہ ۲ تولہ پہلے ہر ایک دوا کو الگ الگ پیس کر باہم ملالیں۔ اور عرق پودینہ (آب پودینہ سبز) ڈال کر کھرل کریں حتیٰ کہ اٹھائیس تولہ عرق مذکور جذب و صرف ہو جائے دانہ مرچ سیاہ کے برابر گولیاں تیار کریں بس اکسیر ہیضہ تیار ہے۔

ترکیب استعمال ایک گولی عرق پودینہ کے ساتھ ہر پندرہ منٹ کے وقفہ سے دیں۔ نہایت مجرب ہے۔

فوائد ایسے نازک موقع پر بفضلہ تعالیٰ موقع پر مسیحائی کا کام کرتی ہیں جبکہ مریض ہیضہ کی حالت دکیفیت نہایت نازک ہو چکی ہو۔ نبض کمزور ناخن سیاہ اور آنکھیں اندر دھنس چکی ہوں ہاتھ پاؤں بلکہ جسم سرد ہو چکا ہو وغیرہ اجزاء معمولی مگر فوائد فقید المثال ہیں۔

شکمی امیت جنی

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت اجوائن دیسی مدبر بہ آب حنظل ایک پاؤ۔ گل مدار نصف پاؤ۔ قرنفل ایک چھٹانک۔ فلفل سیاہ ایک چھٹانک۔ فلفل دراز ایک چھٹانک۔ الائچی کلاں ایک چھٹانک۔ دارچینی ایک چھٹانک۔ زیرہ سیاہ کشمیری ایک چھٹانک۔ نمک سیاہ ایک چھٹانک۔ زنجبیل ایک چھٹانک نوشادر ایک چھٹانک۔ سب کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔ پھر امرت دھارا بقدر ضرورت لے کر سفوف میں شامل کر کے کھرل کے ذریعہ خشک کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: نصف ماشہ سے ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ۔

فوائد بدہضمی، بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ۔ درد معدہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ قبض اور پیٹ کی گرانی کو فوراً دور کرتی ہے۔

سفوف ہاضم صدیقی

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نمک سیاہ ۵ تولہ۔ نمک شیشہ ۵ تولہ۔ نوشادر قلمی ۵ تولہ۔ زیرہ سفید ۵ تولہ۔ ست لیموں ولایتی ۵ تولہ فلفل سیاہ ۵ تولہ۔ فلفل دراز ۵ تولہ۔ زنجبیل ۵ تولہ۔ ست پودینہ ولایتی ۱ تولہ۔ ست اجوائن ولایتی ۱ تولہ۔ ہینگ بریان ۳ تولہ۔ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔

ترکیب استعمال: ۲ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ دیں۔

فوائد: ہاضم، دافع دردِ شکم، متلی، قے اور دیگر امراض معدہ کو نافع ہے۔ یہ ہاضم ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کا خوش ذائقہ ہے نہایت عجیب و غریب اور زود اثر دوا ہے۔ ہیضہ کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ دیگر امراض معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ اپنے فوائد کے لحاظ سے کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس وقت عام اطباء کا معمول مطب نسخہ ہے۔

احمرین

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ پوست بلیلہ ۱ تولہ فلفل سیاہ ۱ تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ۔ نوشادر قلمی ۱ تولہ۔ نمک سیاہ ۱ تولہ۔ الائچی خورد ایک تولہ نمک ہندی ۱ تولہ۔ جوکھار ۱ تولہ قلمی شورہ ۱ تولہ۔ پوست بیخ مدار ۵ تولہ۔ قرنفل ۱½ تولہ۔ ست پودینہ ولایتی ½ ۱ تولہ۔ ست اجوائیں ولایتی ½ ۱ تولہ سوڈا بائیکاب ۱۰ تولہ۔ عرق لیموں ۲۰ تولہ۔ تمام ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر عرق لیموں میں کھرل کر کے سفوف تیار کریں۔ خشک ہونے پر اسمیں سوڈا میٹھا ملا کر محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال: ۴ رتی ہمراہ آب تازہ دیں یا بدرقہ مناسبہ سے دیں بعد از غذا استعمال کریں۔ دن میں دو تین خوراکیں دی جا سکتی ہیں۔

فوائد: جملہ امراض معدی کا تریاق ہے بھوک بڑھانے کے لئے بالخصوص مجرب ہے معدہ کو طاقت دے کر خواہش طعام پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے امراض معدی کو مکمل طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ دائمی قبض، نفخ شکم اور بالخصوص تبخیر معدی کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

دوائے احمر
(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تخم دھتورہ سیاہ ۲ ماشہ۔ مرچ سیاہ ا تولہ۔ نوشادر ا تولہ۔ ہرمچی ا تولہ الگ الگ کوٹ پیس کر کپڑے میں چھان کر وزن کرکے ملالیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک۔ برابر وزن چینی ملاکر پانی سے دیں۔

فوائد : درد شکم کی مخصوص دوائے ہے قبض ہو تو دُور کریں۔
نزلہ زکام میں ہمراہ شربت زوفا یا شربت خشخاش کھانسی دمہ میں ہمراہ شہد دیں۔ دانت کے درد میں دانت پر ملیں۔ درد سر و شقیقہ میں بطور نسوار سونگھائیں درد گردہ میں دو رتی یہ دوا اور دو رتی سوڈا بائیکارب ملاکر دورہ کے وقت دیں اور چند روز تک دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد پانی یا سوڈا واٹر سے دیں۔
اکسیر سرخ ؛ یا دوا ء الشفاء کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

نمک سلیمانی
(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نمک شیشہ ۲ تولہ۔ نمک سانبھر ۲ تولہ نوشادر قلمی ۲ تولہ۔ تخم کرنس ا تولہ۔ اجوائین دیسی ا تولہ۔ مرچ سیاہ ا تولہ۔ زنجبیل ا تولہ۔ لونگ ا تولہ۔ جائفل ا تولہ جلوتری ا تولہ۔ زیرہ سیاہ ا تولہ سب کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔
اگر سرکہ سرخ میں تر کرکے خشک ہونے پر محفوظ رکھیں تو زیادہ قوی ہوگا۔

مقدار خوراک : ۱ ماشہ ہمراہ آب تازہ یا بدرقہ مناسبہ

فوائد سوءہضم۔ ڈکار ترش۔ بدہضمی۔ درد شکم۔ ریاح معدہ وغیرہ تمام امراض معدی کے لئے اکسیر الاثر اور مسلمہ نسخہ ہے۔

حب مشتہی
(ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت گندھک آملہ سار ۹ تولہ۔ نوشادر ٹھیکری ۲ تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۱ تولہ۔ فلفل دراز ۱ تولہ۔ لونگ ۱ تولہ۔ جوکھار ۱ تولہ۔ آک کے پھول ۱ تولہ۔ ست لیموں ولایتی ۱ تولہ۔ پانی کے ذریعہ حبوب نخودی تیار کریں۔

فوائد دردشکم، بدہضمی، ہیضہ، بھوک کی کمی کو دور کر کے بھوک خوب لگاتی ہے۔
مقدار خوراک : ۲ سے ۳ گولی ہمراہ آب تازہ دیں۔

سفوف اکسیر معدہ
(ہوالشافی)

اجزاوترکیب ساخت پودینہ خشک ۵ تولہ۔ بادیان ۵ تولہ۔ اجوائن دیسی ۵ تولہ کشنیز خشک ۵ تولہ۔ زیرہ سفید ۵ تولہ۔ نوشادر ۵ تولہ۔ پوست بیخ مدار ۵ تولہ۔ قند سفید ۲۵ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں

فوائد تقریباً" پیٹ کی اکثر بیماریوں اور ہیضہ تک کے لئے مفید ہے۔ علاوہ ازیں جوڑوں کا درد، کمر کا درد، بخار جو معدہ اور آنتوں کی خرابی سے ہو یا موسمی بخار ہمراہ گرم پانی یا عرق سونف دیں۔ ویسے امرت دھارا کی طرح اللہ کا نام لے کر جس مریض کو بھی دیں گے انشاء اللہ کسی نہ کسی حد تک فائدہ ہی ہوگا۔ پیٹ درد۔ قبض۔ نفخ شکم۔ کھٹے ڈکار، پیچش، دست، بھوک نہ لگنا سب کے لئے مفید ہے۔

عرق ریاح شکن
(ہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت بادیان ۱ پاؤ۔ انیسون ۱ پاؤ۔ اجوائن دیسی

اپاؤ ۔ تخم سوئے اپاؤ ۔ دارچینی ۱ تولہ ۔ زیرہ سفید اپاؤ ۔ پودینہ خشک اپاؤ ۔ صعتر اپاؤ کمال پترا پاؤ ۔ پولیاں اپاؤ ۔ گل سرخ اپاؤ ۔ تالیس پترا پاؤ ۔ بدستور معروف عرق کشید کریں ۔ بیس سیر عرق کشید کریں ۔

فوائد امراض معدہ کے لئے مفید ہے ۔ ریح الکلیہ اور ریاح شکم کے لئے نہایت مفید ہے ۔ ریاح کی وجہ سے جسم پھول گیا ہو اس قسم کے موٹاپے کو دور کرتا ہے یا عورتوں کو خون ماہواری بند ہونے سے جو موٹاپا ہوتا ہے اس کے لئے بھی مفید ہے

ترکیب استعمال : ۵ تولہ دن میں دو تین مرتبہ دے سکتے ہیں ۔

حبوب معدہ (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ہیرا ہینگ ۴ ماشہ ۔ سہاگہ بریان ۴ ماشہ ۔ زنجبیل ۱۲ ماشہ مرچ سیاہ ۹ ماشہ ۔ فلفل دراز ۹ ماشہ ۔ سہانجنہ کے پانی میں یا آب گھیکوار میں کھرل کرکے حبوب نخودی تیار کریں ۔

مقدار خوراک : ۲ گولی صبح ۲ گولی شام ہمراہ آب نیمگرم بوقت ضرورت دیں ۔

فوائد یہ گولیاں بدہضمی ۔ قراقر معدہ و امعاء ۔ نفخ شکم ۔ ترش ڈکاریں ۔ جی متلانا اور قے کے لئے نہایت مفید ہیں ۔ کم خرچ بالانشین ہیں ۔

سنگرہنی کا بیش بہا تحفہ

اجزاء و ترکیب ساخت سیماب مصفیٰ ۱ تولہ ۔ گندھک آملہ سار ۱ تولہ ۔ لودھ مٹھانی ۱ تولہ ۔ ناگرموتھا ۱ تولہ ۔ اندرجو شیریں ۱ تولہ ۔ گل دھاوا ۱ تولہ ۔ موچرس ۱ تولہ ۔ بیلگری ۱ تولہ ۔ افیون خالص ۱ تولہ ۔ مرچ سیاہ ۱ تولہ ۔ کشتہ سنکھ ۲ تولہ ۔ کشتہ خرمہرہ ۲ تولہ پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی بنادیں اور افیون کو پندرہ تولہ پانی میں حل کرکے اس سے باقی باریک شدہ ادویہ پیس کر محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک ایک رتی سے تین رتی دن میں تین چار مرتبہ دہی کی لسی یا نقوع انار دانہ سے دیں۔

فوائد سنگرہنی اور پیچش خواہ کسی قسم کی ہو، مروڑ ہو۔ دو چار خوراکوں میں آرام آجاتا ہے، سنگرہنی کے لئے تو بالخصوص مفید ہے۔ اگر پیٹ میں سدہ ہو تو پہلے کسٹرائیل ۴ تولہ یا چھلکا اسبغول لے کر سدہ دور کریں بعد ازاں دوا۔ مذکورہ بالا استعمال کریں۔
نوٹ مزدری : افیون کا وزن بہت زیادہ ہے۔ ایک تولہ ہونا چاہئے۔

سفوف اکسیر جگر

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت چرائتہ ۵ تولہ کیسیس سبز ۲ تولہ۔ ریوند خطائی ۱۰ تولہ نوشادر قلمی ۱۰ تولہ۔ زنجبیل ۵ تولہ۔ دانہ الائچی کلاں ۵ تولہ۔ سوڈا بائیکارب ۱۰ تولہ۔ قند سفید ہموزن ادویہ۔ اگر معجون بنانا چاہیں تو اول سب ادویہ کو سرکہ تیز خالص میں گوندھ کر پھر شہد میں ملا کر حسب دستور معجون بنائیں۔

مقدار خوراک سفوف ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک معجون ایک تولہ صبح ایک تولہ شام دیں۔

فوائد جگر میں خرابی ہو، روٹی کھا کر جیٹھنا پڑے تو دائیاں پہلو گراں ہو جائے اور پھول جاتا ہے اگر وہ روٹی کھا کر لیٹ جاتا ہے یا پھر چلتا پھرتا ہے تو پھر علامات کم ہو جاتی ہیں۔ دماغ اور نظر بھی کمزور ہو گئی ہو اور طاقت سماعت بھی پہلے سے پہلے سے کم ہو اور جسم میں خون کم ہو گیا ہو ایسے مریض کے لئے یہ ایک تریاق ہے۔

پرہیز دال مسور۔ گوشت۔ مچھلی۔ ترش و شیریں اشیائے سے پرہیز لازمی ہے۔

فولادی

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نوشادر قلمی، گندھک آملہ سار ۱ تولہ، ہیرا کیسیس سبز

دانہ ۱ تولہ ہر ایک کو اول الگ الگ پیس لیں بعد ازاں ملا کر پھر پیس کر یکجان کریں۔

مقدارِ خوراک ایک رتی سے ۲ رتی تک بوقت صبح نہار منہ ہمراہ عرق کاسنی ۔اگر تکلیف زیادہ ہو اور پرانی ہو تو دو وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

فوائد دل و دماغ بہ نتیں کمزور ہوں۔ یرقان ہو گیا ہو ۔معدہ اور انتیں کمزور ہو کر اسہال کا مرض لاحق ہو گیا ہو ان سب کے لئے نہایت ہی مفید ہے کثرت سے خون پیدا کرتی ہے اور سات دن میں اپنا پورا اثر دکھلاتی ہے۔

تریاق الکبد (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نوشادر قلمی ۵ تولہ ،ہیراکسیس سبز ۵ تولہ ،دونوں مساوی الوزن لے کر باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدارِ خوراک ، ایک رتی سے چار رتی تک ہمراہ آب تازہ ۔

فوائد : امراض الکبد کے لئے اکسیر اور دائمی معمول ہے ۔

جگر دلی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت قلمی شورہ ۲۰ تولہ ،شب یمانی ۲۰ تولہ ،ہیراکسیس سبز ۲۰ تولہ ،تمام ادویات کو سفوف کر کے باہم ملا لیں اور کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے پانچ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سنہری رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا۔

مقدارِ خوراک : ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک دہی یا ادھ رڑکا کے ساتھ دیں صبح کو ایک بار

فوائد جگر کی اصلاح ہو کر خون صالح اور سرخ پیدا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے ۔تین دن کے استعمال سے انشاء اللہ یرقان کہنہ کو مفید ہے اور جگر کی خرابی سے جو سوجن جسم پر ہو جاتی ہے بالکل اتر جاتی ہے ۔

عصاریون

(ہوالشافی)

استسقاء کا شافی علاج

اجزاء و ترکیب ساخت ریوند عصارہ ۱ تولہ. قلمی شورہ ۲ تولہ. سوڈا بائیکارب ۲ تولہ. افسنتین ۱ تولہ. نوشادر قلمی ۲ تولہ. روغن جمبت ۲ ماشہ. تمام ادویہ کو باریک پیس کر رکھ لیں۔

ترکیب استعمال استسقاء میں بقدر ۳ ماشہ جوشاندہ بادیان کے ساتھ دینے سے اسہال آبی ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر قلب کبد اور گردوں کی تقویت کا خیال رکھا جائے تو مرض عود نہیں کرتا۔

نوٹ: معدہ اور امعاء میں سوزش کی حالت میں اسے استعمال نہ کریں۔

فوائد جہاں بہت سے معالجات فیل ہو چکے ہوں وہاں آخری حالتوں میں یہ دواء اکسیر کا حکم رکھتی ہے. کئی مایوس مریض اس دواء کی بدولت دولتِ صحت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔ اس سفوف سے پانی کی طرح رقیق دست آتے ہیں۔ استسقاء کے لئے مفید و مجرب ہے۔

شربت برائے ورم احشاء

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گل سرخ ۵ تولہ تخم خرفہ ۵ تولہ. گل غافث ۵ تولہ گل نیلوفر ۶ تولہ تخم خطمی ۶ تولہ. گلو خشک ۶ تولہ تخم خیارین ۳ تولہ بادیان ۳ تولہ. گاؤزبان ۳ تولہ برگ شاہترہ ۳ تولہ. بیخ کاسنی ۳ تولہ. تخم کاسنی ۳ تولہ. پوست بیخ کبر ۳ تولہ. عنب الثعلب ۲½ تولہ. اصل السوس مقشر ۲½ تولہ بہدانہ ۳ تولہ. عناب ولایتی ۵ عدد. برگ بانسہ ۶ تولہ. تخم خربوزہ ۳ تولہ. قند سفید ۲½ سیر بدستور معروف شربت تیار کریں۔

فوائد: ورم معدہ. ورم جگر. ورم رحم اور دیگر احشاء کے اورام کو تحلیل کرتا

ہے۔ سدہ جگر کو کھولتا ہے یرقان کو نافع ہے ہر قسم کے مادی بخار کا دافع ہے اخلاط ثلاثہ کو نضج دیتا ہے اکثر امراض میں مسہل دیئے بغیر ہی اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

ترکیب استعمال ادرام احشار کے لئے ہر روز ۴ تولہ صبح ۴ تولہ شام ہمراہ آب گرم صفراوی بخار کے لئے ہمراہ عرق کاسنی پلا دیں دموی کے لئے عرق شاہترہ اور بلغمی و سوداوی بخاروں میں ہمراہ عرق بادیان۔ نضج صفرا کے لئے عرق کاسنی۔ نضج بلغم کے لئے ہمراہ عرق بادیان نضج سوداء کے لئے ہمراہ عرق شاہترہ ملا کر دیں۔

نوٹ: اگر اس نسخہ میں تخم کشوث ۱ تولہ اضافہ کر دیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے معمول مطب ہے اور نہایت ہی مجرب ہے۔

شربت دینار بہ نسخہ خاص (ہمدانشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت بسفائج ۵½ ماشہ، تربد ۵½ ماشہ، گل سرخ ۴½ تولہ بیخ کاسنی ۴½ تولہ، تخم کاسنی ۲ تولہ، بیخ بادیان ۲½ تولہ، بادیان ۲½ تولہ، گل نیلوفر ۱۴ ماشہ، گل بنفشہ ۱۴ ماشہ، گاؤزبان ۱۴ ماشہ، افتیمون ولایتی ۱۴ ماشہ، اسطوخودوس ۱۴ ماشہ، سنا مکی صاف شدہ ۲½ تولہ، حب النیل ۲ تولہ سات ماشہ، تخم کشوث ۲½ تولہ، تمام ادویات کو رات کو ساڑھے چار سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ڈیڑھ سیر پانی باقی رہ جائے چھان لیں اور ایک سیر چینی سفید داخل کر کے قوام تیار کریں اس کے بعد ریوند خطائی ۱۲ تولہ باریک پیس کر اس میں ملا کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ۴ تولہ سے ۵ تولہ تک ہمراہ عرق مکو و عرق بادیان، مریض استسقاء کو دو دو وقت پلائیں، مادہ بذریعہ اسہال خارج ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا جگر کی اصلاح کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے استسقاء کو نہایت مفید ہے۔

اکسیرِ استسقاء (اہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت سنا مکی مصفیٰ ۱ تولہ ۔ لونگ تولہ ۔ شہد خالص ۱ تولہ ۔ سنا مکی اور لونگ کو کو الگ الگ پیس لیں ان کا وزن کر کے باہم ملا کر شہد خالص ملا کر تین خوراکیں بنالیں ۔

ترکیب استعمال مریض کو دو گھنٹہ قبل مغرب غذاء کھلائیں ۔ پھر شام کے وقت دواء کا تیسرا حصہ کھلا دیں ۔ دواء کھانے کے بعد مریض کو پانی یا غذا یا کوئی اور چیز ہرگز نہ دیں حتیٰ کہ صبح ہو جائے ۔ مریض کو رات میں اسہال ہو جائیں گے کسی کو چار کسی کو پانچ اور کسی کو زیادہ کسی کو بیس بھی ہو جاتے ہیں ۔ نہ ان کو بند کریں اور نہ ہی گھبرائیں ۔ کیونکہ ان سے مادہ کا اخراج ہوتا ہے مریض کو نہ ہی پیاس محسوس ہوگی اور نہ ہی کوئی اور تکلیف ۔ صبح تک نصف سے زائد ورم کل جسم سے رفع ہو چکا ہوگا ۔ صبح کو سوکھی روٹی اور کباب دیں اور پینے کو گرم پانی ۔ پھر شام کو بھی یہی کباب اور سوکھی روٹی کھانے کو دیں ۔ شام کے وقت دوسری خوراک دیں اس رات کو دست بہت کم آئیں گے ۔ مریض صبح کو درست ہو چکا ہوگا ۔ پھر وہی خشک روٹی (یعنی بغیر گھی کی) اور کباب یہی دونوں وقت دیں اگر ضرورت سمجھیں تو تیسری خوراک دے دیں ورنہ ضرورت نہیں ۔ تین دن ضروری پینے کو گرم پانی اور کھانے کو کباب بعد تین روز کے معجون خبث الحدید یا کشتہ فولاد جامن والا ہفتہ عشرہ تک کھلائیں تاکہ اعادہ کا خطرہ نہ رہے ۔ اسکی صفت یہ ہے کہ بعض مزاجوں میں تین خوراکوں سے اس نامراد کا قلع قمع ہو جاتا ہے ۔ یہ دواء اس مریض کے لئے پیام شفاء ہے جس کے ورم کے دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے ۔ باقی کے لئے نہیں ۔

محلول اکسیر الکبد (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پھلیاں کیکر ۵ سیر ، سوئیاں گراموفون والی یا برادہ فولاد خالص ۵ تولہ ، نوشادر قلمی ۲½ تولہ ۔
پھلیوں کو نیمکوفتہ کر کے ایک مٹکے میں ڈال دیں اور اسے پانی سے بھر دیں اور فولاد کا برادہ یا سوئیاں اسمیں ڈال دیں اور نوشادر بھی باریک کر کے اسمیں حل کر یں اور مٹکا کو ۴۱ یوم تک بند رکھیں ۴۱ دن کے بعد اسکو استعمال شروع کر دیں پہلے استعمال نہیں کرنا چاہیئے ، اس دوران گاہے گاہے ادویہ کو ہلایا کریں بعد ۴۱ دن کے اسمیں سے بوتل نتھار کر بھر لیں باقی مٹکہ میں رہنے دیں سیاہ رنگ کا محلول تیار ہوگا ۔
مقدار خوراک : ۲½ تولہ صبح ۲½ تولہ شام پلائیں ۔
فوائد یہ محلول جگر کے امراض ، ورم جگر اور سوء القنیہ میں بالخصوص مفید ہے کمی خون بھس ، یرقان چہرہ اور ہاتھ پاؤں پر تہیج کے لئے اکسیر الاثر ہے ۔ ایک بوتل کے استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے ۔
نوٹ : ملتان کے ایک مشہور حکیم صاحب کا خاندانی نسخہ ہے بہت ہی مجرب ہے

سفوف اکسیر جگر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت خبث الحدید مصفیٰ ایک پاؤ ، پوست ہلیلہ زرد ایک پاؤ ، فلفل سیاہ ۴ تولہ ، فلفل دراز ۴ تولہ ، زنجبیل ۴ تولہ ، پہلے چاروں ادویہ کو خوب کوٹ کر کسی چینی یا مٹی کے بڑے برتن میں ڈالیں اور پھر ان کے اوپر گائے کی دہی ڈالیں کہ تمام ادویات کے اوپر چار چار انگل چڑھ جائے پھر کسی باریک کپڑے سے برتن کو ڈھک دیں سردیوں میں ایک ہفتہ اور گرمیوں میں ۴ روز رکھ چھوڑیں ، اگر دہی پہلے خشک ہو جائے تو تھوڑے اور ڈال

دیں اور اس دوا کو کسی بڑے کاغذ وغیرہ پر پھیلا دیں اور سایہ میں خشک کریں اور پھر کوٹ کر ترکٹہ یعنی مرچ سیاہ، فلفل دراز اور سونٹھ کا سفوف ملائیں۔ بس یہی سفوف اکسیر جگر اور اکسیر یرقان ہے۔

مقدار خوراک: تین ماشہ صبح دہی کے پیالہ سے دیں۔ جن کو دہی نہ ملے اسکو چھاچھ سے دیں۔ سات آٹھ روز کافی ہے۔

فوائد: یہ سفوف جگر کی تمام بیماریوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ خصوصاً یرقان، ضعف جگر، ہاتھ پاؤں کے درم، چلتے پھرتے دم پھول جانا، سوالقنیہ کے لئے تو بار ہا آزمودہ ہے۔ یرقان اصغر، یرقان اسود ہر دو کے لئے بے خطا، چیز ہے۔ چنانچہ بے شمار مریضوں پر تجربہ کر کے تیر بے خطا کے مصداق ہے۔

نوٹ: خبث الحدید کو ذرا موٹا موٹا کوٹ کر پانی میں اس قدر دھوئیں کہ چمکنے لگے پھر خشک کر کے باریک پیس کر ادویات میں شامل کریں یہی خبث الحدید مصفیٰ ہے۔

مرض استسقاء کی بے نظیر دوا (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: سرکہ انگوری ۸ تولہ، آب لیموں، آب کاسنی سبز ۸ تولہ، نوشادر ٹھلی ۵ تولہ کی چھوٹی چھوٹی پھلیاں کر کے ان سب اشیاء کو بوتل میں بند کر کے دھوپ میں رکھیں اور چار پانچ روز بعد مریض کو مندرجہ ذیل طریقہ سے استعمال کرائیں۔

ترکیب استعمال: پہلے دن مریض کو بوقت صبح ایک تولہ خوراک دیں۔ دوسرے روز ۲ تولہ تیسرے روز تین تولہ چوتھے روز چار تولہ علی ہذالقیاس اور پھر روزانہ ۴ تولہ یا جس قدر برداشت ہو سکے پلاتے رہیں۔

فوائد: بفضلہٖ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں شرطیہ آرام ہوگا۔ بعض مرطوب علاقوں میں کئی اشخاص ایسے غریب طبقہ سے ہوتے ہیں جن کا پیٹ بڑھ جاتا ہے اور ٹانگیں سوکھ جاتی ہیں۔ ان کے واسطے اور استسقاء والوں کے لئے یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔

محلل طحال (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: گندھک آملہ سار مدبرہ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۱تولہ نمک لاہوری ۱تولہ۔ نمک سیاہ ۱تولہ۔ نمک سانبھر ۱تولہ۔ ست لیموں ولایتی ایک تولہ۔ باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔
ترکیب استعمال: بچوں کو ایک ماشہ اور جوانوں کو تین ماشہ پانی کے ہمراہ دیں۔
فوائد: ورم طحال ضعف ہضم۔ درد شکم اور بھوک نہ لگنا وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔

طحالی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: شورہ قلمی ۲تولہ۔ نوشادر عمدہ ۱تولہ۔ تربھلہ ۱تولہ زرکنہ ۲تولہ۔ رائی ۲تولہ۔ گندھک آملہ سار ۱تولہ مغز کنوار گندل ۲۰تولہ۔ آب پیاز ۳۰تولہ۔ آب لیموں ۳۰تولہ۔ طوطیا سبز ایک ماشہ۔ اشخار سفید ۱تولہ پیسنے والی ادویہ کو پیس کر مغز کنوار گندل میں ملا کر ایک مجرب برتن میں ڈال کر آب پیاز آب لیموں ڈال کر پندرہ دن دھوپ میں رکھیں بعدہٗ نتھار کر بوتل میں محفوظ رکھیں۔
مقدار خوراک: ۶ماشہ صبح ۶ماشہ شام ہمراہ سکنجبین ۴تولہ ملا کر دیں۔
فوائد: تلی کی تمام بیماریوں عظم۔ ورم اور صلابت طحال کے لئے مفید ہے۔

حب حلیت (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: ہینگ خالص ۴تولہ۔ زنجبیل ۳تولہ۔ نمک شیشہ ۲تولہ نمک سیاہ ۲تولہ۔ نوشادر قلمی ۱½ تولہ۔ فلفل سیاہ ۲تولہ۔ قرنفل ۱تولہ۔ خولنجان ۱تولہ۔ فلفل دراز ۱تولہ۔ الائچی خورد ۱تولہ۔ الائچی کلاں ۱تولہ۔ کبابہ چینی

اتولہ مصطگی رومی ۱ تولہ پپلامول ۱تولہ، اجوائین دیسی ۱ تولہ، ہلیلہ کابلی ۱ تولہ، کلونجی ۱ تولہ۔ ہینگ کو گھی میں چرب کر کے بریاں کریں اور آب لیموں میں باقی ادویہ دو بار تر و خشک کریں۔ اسی طرح آبِ ادرک میں دو بار تر و خشک کریں اور اسی طرح آب کنوار گندل میں دو بار تر و خشک کریں۔ پھر حبوب نخودی تیار کریں۔

فوائد ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قوتِ باہ کو برانگیختہ کرتی ہے ریح الکلیہ کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ ہاضم غذا ہے۔

ترکیب استعمال: دو گولی صبح اور دو گولی شام بعد از غذا دیں۔

حبِ راحتی

(مجرب الشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت افیون خالص ۱ ۱/۲ ماشہ، زعفران خالص ۲ ۱/۲ ماشہ رب السوس ولایتی ۲ ۱/۲ ماشہ، دار چینی ۲ ۱/۲ ماشہ مغز بادام شیریں مقشر ۲ ۱/۲ ماشہ، کوزہ مصری ۲ ۱/۲ ماشہ، شنگرف رومی پونے تین ماشہ۔ تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر پانی کی مدد سے گولیاں چنے سے ذرا چھوٹی بنائیں۔

فوائد کھانسی، نزلہ، زکام، دمہ، ضیق النفس بلغمی وغیرہ کے لئے اکسیر الاثر ہے۔

ترکیب استعمال ایک گولی آبِ نیم گرم یا گرم دودھ یا چائے سے رات کو سوتے وقت دیں اور تمام رات پانی نہ دیں۔ دمہ کے لئے فلفل دراز کے جوشاندہ سے دیں۔

قبض اگر ہو تو پہلے قبض دور کریں۔ بلغمی مزاج اور بوڑھوں کے لئے بالخصوص مفید ہے

نوٹ: اس نسخہ کی صدہا اطباء نے تصدیق کی ہے۔ فی الواقعی لاجواب تحفہ ہے۔ میرا چالیس سال سے زائد عرصہ کا معمول مطلب ہے۔ صفراوی مزاج کو نہ دیں۔ دق سل کی کھانسی میں نہ دیں۔

(معمول مطب)

حب سعال

(اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت مغز کدو ا تولہ، مغز خیارین ا تولہ، مغز بادام شیریں ا تولہ، رب السوس ولائیتی ا تولہ، کتیرا ا تولہ، نشاستہ ا تولہ، گل ارمنی ا تولہ، تخم باقلا ا تولہ، صمغ عربی ا تولہ، کوزہ مصری ۲ تولہ، افیون خالص ۳ ماشہ، تمام ادویہ کو باریک کر کے حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ یا منہ میں رکھ کر چوسیں۔

فوائد کھانسی، نزلی کے لئے بالخصوص مفید ہیں اور دق و سل کی کھانسی میں بھی مفید اور مجرب ہیں۔

کیپسول صدری

(اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کشتہ شاخ گوزن شیر مدار والا، خانہ ساز سہ آتشہ ا تولہ۔ افیون خالص ۳ ماشہ، زعفران خالص ۲ ماشہ، ہلدی ٦ ماشہ، دار چینی ۱ ماشہ، جوہر لوبان (الیسٹڈ بنزوئیک) ا تولہ آب ادرک سے گولیاں نخودی تیار کریں۔ یا کیپسول بھر لیں، ہمراہ بدرقہ مناسبہ قبض ہو تو پہلے تلین کریں۔

فوائد: ذات الجنب، ذات الصدر، شوصہ، ذات الریہ کے لئے مفید ہے۔

نسخہ کشتہ شاخ گوزن

(اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت شاخ گوزن برادہ شدہ ایک پاؤ یعنی بارہ سنگھا کے سینگ کو ریتی سے برادہ کریں اور شیر مدار ½ اسیر میں بھگو رکھیں، خشک ہونے پر گل حکمت کر کے چار بوریوں کے قریب اوپلوں کی

کی آگ دیں سیاہ رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا اسے نکال کر گودہ گھیکوار میں کھرل کر کے بدستور ۴ بوری اوپلوں کی آگ دیں پھر تیسری مرتبہ شیر مدار میں بھگو کر خشک کر کے سہ بارہ بدستور آگ دیں اگر چوتھی مرتبہ آبِ گھیکوار میں کھرل کر کے دیں تو زیادہ قوی ہوگا۔ کشتہ بزنگ سفید برآمد ہوگا نکال کر محفوظ رکھیں۔

فوائد ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ وجع المفاصل تمام بلغمی امراض نیز تمام اوجاع بلغمی و ریحی کے لئے اکسیر ہے۔

مقدارِ خوراک بقدر ایک رتی ہمراہ آبِ نیم گرم یا عرق بادیان دن میں تین بار حسب ضرورت دیں یا کسی مناسب بجو شاندہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ یا اوپر والے نسخہ میں ملا کر بصورت حبوب یا کیپسول استعمال کرائیں۔ بارہا کا مجرّب ہے۔

سفوف مفرّح مرواریدی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت طباشیر عمدہ ۵ تولہ۔ مغز کشنیز ۱۰ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۵ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۵ تولہ۔ کہربا شمعی ۵ تولہ۔ نارجیل دریائی ۲ تولہ۔ کشتہ عقیق ۲ تولہ۔ کشتہ مرجان ۱ تولہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ کشتہ صدف مرواریدی ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔ مغز کنول گٹہ ۲½ تولہ۔ سب کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے محفوظ رکھیں۔

مقدارِ خوراک ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک آب ہی یا کسی مناسب شربت سے استعمال کریں۔ علی الصبح نہار منہ ہر روز مکھن میں کھلانا ضعفِ دماغ۔ ضعفِ قلب میں بہت مفید ہے۔

افعال خواص مقوی قلب و دماغ و معدہ و جگر و مسکن قلب ہے۔ تبخیر معدہ کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ علاوہ ازیں اعضائے باطنی کے اخراج خون کو روکتی ہے۔ نفث الدم۔ قے الدم۔ نکسیر۔ کثرتِ خون حیض و نفاس۔ اسہال دموی سب میں خون بند کرنے کے لئے کھلائی جاتی ہے۔ بچوں کے اسہال میں ایک

نعمت ہے۔ حمیات میں عوارضات مثلاً غشیان قے۔ تہوع۔ کثرتِ عطش۔ قلق اضطراب۔ گھبراہٹ اسہال خفقان اور غشی میں بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ اختلاج قلب سوکھا مسان یعنی دق الاطفال کی مخصوص دوا ہے۔ اکثر اطبار کے مطب میں اکسیر القلب کے نام سے مشہور ہے۔

انتصابی (ابوالشافی)

اجزاء و ترکیب استعمال اجوائین دیسی ۵ تولہ۔ اجوائین خراسانی ۵ تولہ نمک لاہوری ۵ تولہ۔ سم الفار ۲ ماشہ (دو ماشہ) سب ادویہ کو کوٹ کر ایک جنگلی کبوتر کو آلائش سے پاک وصاف کر کے اس کے شکم میں تمام ادویہ بھر دیں اور اوپر سے سوئی دھاگے سے سی دیں اور ایک ہانڈی میں رکھ کر گل حکمت کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ میں سڑھنے پر نکال کر بمعہ ہڈیاں کبوتر باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدارِ خوراک: دو چاول مکھن وغیرہ میں رکھ کر دیں۔

فوائد: دمہ کی مخصوص دوا ہے۔ کھانسی نزلی مزمن اور ضیق النفس کے لئے مجرب ہے۔

علاج نفث الدم و رعاف (ابوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کیترا ۱ تولہ۔ نشاستہ ۱ تولہ۔ صمغ عربی ۱ تولہ۔ ہر چہار مغز ۲ تولہ۔ رب السوس ولایتی ۱ تولہ طباشیر عمدہ ۱ تولہ مغز بادام شیریں ۱ تولہ ۴ ماشہ۔ تخم خرفہ۔ انجبار ۱ تولہ دم الاخوین ۱ تولہ۔ تخم خشخاش ½ ۱ تولہ۔ گیرو ۱ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۱ تولہ۔ برادہ صندل سرخ ۱ تولہ۔ سنگ جراحت شگفتہ ½ ۱ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ شاخ گوزن سوختہ ½ ۱ تولہ۔ شکر تری ۵ تولہ بدستور معروف سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۳ ماشہ ہمراہ شربت شفا۔ دن میں تین مرتبہ دیں۔

نسخہ شربت شفاء (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت انجبار ۵ تولہ، گل بنفشہ ۲ تولہ، بہدانہ ۱ تولہ، حب الآس ۱ تولہ، برادہ صندل سفید ۱ تولہ، کوکنار ۷ دانہ، عناب ہراتی ۲۰ عدد، چینی ۲ پاؤ۔ بدستور معروف شربت تیار کریں۔ دم الاخوین اصلی ۶ ماشہ، صمغ عربی ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ نہایت باریک پیس کر شامل قوام کر کے محفوظ رکھیں۔

فوائد نفث الدم نکسیر کے لئے یہ مکمل علاج ہے اور معمول مطب ہے۔ علاوہ ازیں سعال نزلی کو بھی مفید ہے۔

نسخہ سفوف حبس الدم (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سنگ جراحت شگفتہ ۵ تولہ، پھٹکڑی بریاں ۲½ تولہ، گل ارمنی یا گیرو ۲½ تولہ۔ تمام ادویات کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

فوائد: ہر قسم کے جریان خون کے لئے مفید ہے مثلاً نکسیر، نفث الدم، قے الدم وغیرہ

مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک پانی سے یا شربت انجبار سے دن میں تین بار دیں نہایت ہی مفید اور مجرب ہے۔ معمول مطب ہے۔

نسخہ برائے دمہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تخم بین پھل کو اس قدر باریک پیس کر مثل غبار ہو جائے اس کو جس قدر باریک پیا جائے گا اتنا ہی زود اثر اور سریع الاثر ہوگا۔ دوا مذکورہ ایک ماشہ لے کر شربت زوفا مرکب ۲ تولہ میں خوب حل کر کے دمہ کے دورہ کے وقت ہر پندرہ منٹ کے بعد ایک انگلی چٹا دیں

ادھر حلق میں دوا پہنچی اور بلغم نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور عرصہ تک استعمال کرنے سے دَورہ بھی نہیں پڑتا۔ (نوٹ: تخم مین پھل کا صرف اُوپر والا چھلکا استعمال کریں)

نسخہ شربت زوفا مرکب ھوالشافی

اجزاء و ترکیب ساخت برگ گاؤزبان ۲ تولہ۔ بادرنجبویہ ۲ تولہ۔ گل بنفشہ ۲ تولہ۔ تخم خطمی ۲ تولہ۔ تخم خبازی ۲ تولہ۔ سپستان ۵۰ عدد۔ ابریشم مقرض ۲ تولہ۔ اصل السوس ۲ تولہ۔ پرسیاؤشان ۲ تولہ۔ مویز منقی ۲ تولہ۔ انجیر زرد ۲ تولہ۔ بیخ بادیان ۲ تولہ۔ زوفا خشک ۱۲ تولہ۔ تمام ادویات کو نیم کوفتہ کرکے ۲ سیر پانی میں بھگو دیں صبح کو ہلکی آنچ پر جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے اتار کر ٹھنڈا کریں اور ہاتھوں سے خوب ملیں اور موٹے کپڑے میں چھان لیں چینی ۱½ سیر ملاکر شربت کا قوام درست کریں۔ ٹھنڈا ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں۔ بس تیار ہے۔ اوپر کی دوا ایک ماشہ لے کر ۲ تولہ اس شربت میں خوب حل کریں اور تجربہ کریں۔

فوائد دمہ کو دور کرنے کے لئے مجرب ہے میرا پچاس سالہ مجرب ہے۔
نوٹ: اگر اس میں برگ بانسہ ۱ تولہ ملایا جائے تو بہتر ہوگا۔

اکسیر سل (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کافور دیسی ۲ تولہ۔ مازو سبز ۲ تولہ۔ کشتہ سنگ جراح بہ نسخہ خاص ۲ تولہ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدارِ خوراک ۴ رتی ہمراہ شربت اعجاز چٹائیں۔ اس کے اوپر عرق گاؤزبان، عرق بادیان ۵ تولہ ملاکر پلا دیں۔

ترکیب تیاری کشتہ سنگِ جراح بہ نسخہ خاص

ایک چھٹانک سنگ جراح کو باریک پیس کر ایک دن آبِ برگ اڑوسہ میں کھرل کرکے خشک

کریں اور قرص تیار کریں اور حسب معمول دس سیر اوپلوں کی آگ دیں اسی طرح دس آنچیں پوری کریں اس کے اسی طرح آنچیں گدھی کے دودھ میں دوا، کو کھرل کرکے دیں بس تیار ہے

فوائد سل کے ہزار ہا مریض اب تک اس نسخہ کی بدولت صحت یاب ہو چکے ہیں ۔ صرف تین دن میں خون آنا بند ہو جاتا ہے اور ہفتہ عشرہ میں سینہ درست ہو جاتا ہے اور بخار رک جاتا ہے ۔ غرضیکہ عجیب و غریب دوا ہے ۔ اطباء اس کو ضرور تیار کریں اور اس کے استعمال سے فائدہ اٹھائیں ۔ عرصہ سے یہ نسخہ میرا معمول مطب ہے

نوٹ ① میں نے اس نسخہ کو تیار کیا گدھی کا دودھ فوری طور پر میسر نہیں آسکا صرف برگ اڑوسہ خشک کرکے جوشاندہ میں کھرل کرکے نسخہ تیار کیا گیا بہترین نسخہ ہے بہت سے نسخوں سے اچھا ہے ۔ میں یہ دوا کیپسول میں بھر کر شربت عرق مذکورہ بالا سے دیتا ہوں ۔

اکسیر سل دیگر

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کافور دیسی ۲ تولہ ، مازو سبز ۲ تولہ کشتہ سنگ جراحت مذکورہ ۲ تولہ کشتہ مرجان درسکہ ا تولہ ، جوہر بالسہ ا تولہ ، سرطان سوختہ ۲ تولہ ملا کر محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک ایک رتی صبح ، دوپہر ، شام ہمراہ شربت اعجاز عرق ہرا بھرا ۱۲ تولہ ملا کر دیں ۔

فوائد ، سل و دق کے لئے آسان کم خرچ اور کثیر المنفعت چیز ہے ۔

نسخہ عرق ہرا بھرا

اجزاء و ترکیب ساخت برادہ صندل سفید ، خس ، برادہ صندل سرخ ، پدماکھ ، ناگرموتھا ، گلو سبز ، شاہترہ ، پوست بیخ نیلوفر ، تخم کاسنی ، سونف ، مغز تخم کدو ، نیترا بالا ، کشنیز ، تخم تلسی ، بیخ نیشکر ، بیخ جوانسہ بیخ کاسنی ، دھماں ، منڈی بوٹی ، ملٹھی ، الائچی خورد ، گوکنار ، ہر ایک ایک تولہ ، رات کو

پانی میں بھگو کر صبح حسب معمول عرق کشید کریں پھر اس عرق میں مذکورہ بالا ادویہ ڈال کر اور پانی حسب ضرورت ملا کر دوبارہ تین بوتل عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک : ۲ تولہ مذکورہ نسخہ کے ساتھ دیں۔

فوائد : یہ سل اور دق کے لئے بالخصوص مفید ہے۔

ٹھنڈک

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | گل نیلوفر۔ برادہ صندل سفید، مغز کنول ڈوڈھ۔ کوزہ مصری ۳ تولہ، کشنیز خشک، گوند کتیرا ہر ایک تین ماشہ۔ الائچی خورد ۱ ماشہ، طباشیر عمدہ ۲ ماشہ، چھلکا اسپغول ۲ ماشہ، تخم خرفہ ۳ ماشہ۔ سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک : ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک دیں۔

فوائد : تمام گرم امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ ضعف دل، دل کی دھڑکن، پیاس تپ صفرادی، یرقان، ضعف اعضائے رئیسہ، اسہال، ہچکی، قے، ہیضہ، جریان و کثرت حیض گھبراہٹ، نیند نہ آنا اور جلن کو دور کرنے میں تیر بہدف ہے اسکی ایک ہی خوراک سے گرمی سے تڑپتا ہوا مریض سکون میں ہو جاتا ہے۔

معجون برائے ضیق النفس

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | حنظل سبز ۲ سیر۔ گودہ گھیکوار ۲ سیر، جل نیم ۱ سیر، زخم حیات ۱ سیر، چار دل اجوائین ۱ پاؤ، اجوائین کو کوٹ کر باقی ادویات ملالیں اور تین سیر پانی میں مذکورہ بالا تمام دواؤں کو پکائیں جب پانی تین پاؤ باقی رہ جائے تو دواؤں کو مل چھان کر ہلکی آنچ پر پکائیں جب گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے تک یہ دوا جم جائے گی۔

مقدار خوراک : ۲ رتی سے ۴ رتی تک کسی مناسب بدرقہ سے دیں۔

فوائد | ضیق النفس (دمہ) کے لئے مفید ہے۔ اور مخرج بلغم ہے۔

حب ذات الریہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت زرد چوب یعنی ہلدی ۱ پاؤ، نمک شیشہ ۲ پاؤ، ثمر جوز مائل حسب ضرورت۔ اول دونوں اجزاء کو پیس کر ثمر جوز مائل تازہ سے بیج نکال کر اسمیں بھر دیں اور اسے بند کر کے اوپر آٹا لگا کر خشک کر لیں اور بھوبھل میں دبا دیں جب آٹا سرخ ہو جائے تو نکال کر آٹا اتار دیں اور باقی تمام ادویہ معہ ثمر جوز مائل خوب کھرل کر کے حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک ایک تا ۲ حب ہمراہ عرق گاؤزبان یا چائے کے ساتھ دیں۔ دن میں دو تین بار کھلائیں۔

فوائد ذات الریہ، ذات الجنب، نزلہ، زکام، ضربہ، سقطہ، اعصابی اوجاع اور وجع المفاصل میں مفید ہے۔

حب برائے کھانسی خشک (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گوند کیکر، نشاستہ گندم، گوند کتیرا، شکر تیغال ہر ایک ۲ ماشہ، بہدانہ، مغز کدو، مغز خیارین، مغز بادام شیریں مقشر، رب السوس ولایتی، خشخاش سفید، مویز منقی، ہر ایک ۲ ماشہ کوزہ مصری ۶ ماشہ، زعفران ۱ ماشہ، اسپغول ۲ ماشہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر لعاب بہدانہ اور اسپغول میں گوندھ کر گولیاں چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت ایک سے دو گولی یکے منہ میں رکھ کر چوسیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند روز کے استعمال سے مدت مدید کا مرض چلا جاتا ہے۔

فوائد : خشک کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے مفید ہیں۔

*

مالش برائے نمونیا

اجزاء و ترکیب ساخت کافور ۱ تولہ، روغن تارپین ۵ تولہ، روغن زیتون ۵ تولہ۔ ملالیں۔ نمونیا کے لئے عمدہ خارجی مالش کے لئے بہترین دوا ہے۔

حب عنصل

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب عنصل بریان ۱ تولہ، کندر ۱ تولہ، ست لوبان ۶ ماشہ، ست بندق ہندی ۱ تولہ (ست کی بجائے ریٹھ بھی ڈال سکتے ہیں مگر وزن بڑھاکر) سب کو باہم ملاکر شہد میں نخودی گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال صبح سہ پہر اور رات کو سوتے وقت سادہ پانی یا کسی عرق یا مناسب شربت کے ہمراہ ایک گولی استعمال کرائیں۔

افعال و منافع مزمن سرفہ بلغمی کو نافع ہے۔ دمہ، ربو، زکام ضیق النفس کو مفید ہیں۔ انکی تاثیر محرک غشاء بلغمیہ و قاطع و مخرج بلغم غلیظ لزجہ ہے۔ یہ گولیاں ہوائی نالیوں کی غشاء بلغمیہ پر اثر کرکے رطوبت بلغمیہ کو خارج کرتی ہیں جس سے غیر طبعی حالت کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ دماغ، ہوائی نالیوں اور سینہ کی تمام غلیظ اور لزج بلغم والی بیماریوں میں جہاں لیسدار ناقابل اخراج بلغم پیدا ہوجائے اور اکثر دوائیں ناکام رہتی ہیں۔ اور مرض ہٹیلا اور دیرپا ہوجاتا ہے۔ ایسے حالات میں یہ دوا خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ اور دنوں میں حالات بدل دیتی ہے۔ عموماً دافع بلغم کے طور پر سرفہ مزمن بلغمی دمہ، ربو، ضیق النفس، اور زکام میں زیادہ تر مستعمل ہے۔ نیز وجع المفاصل نزول الماء فی الصدر اور استسقاء (جو قلب یا پھیپھڑے کی شرکت سے پیدا ہوں) ان امراض میں بھی مادہ غلیظ اور لزج کو رفع کرنے اور سینہ کی صفائی کے لئے از بس مفید ہے۔ اس دوا کا استعمال صرف لزج

اور غلیظ بلغم میں ہی جائز ہے ۔

نوٹ : جب یہ غرض حاصل ہوجائے تو اس کے ہمراہ کسی اور دوا ، کو بھی جو مسکن غشار بلغمیہ و قاطع بلغم ہو شامل کر دیا کر دینا چاہیئے ۔ حب سیکران اس مطلب کے لئے مناسب ہے ۔ صبح کو حب عنصل اور شام کو حب سیکراں اسی تدبیر سے تمام بلغمی امراض مذکورۃ الصدر کا قلع قمع ہو جاتا ہے ۔

نسخہ حب سیکراں (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تخم جوزمائل (دھتورہ کا بیج) ا تولہ ۔ زنجبیل یعنی سونٹھ ۲ تولہ ۔ تخم سیکراں یعنی اجوائین خراسانی ۲ تولہ سب کو پیس کر شہد میں ملاکر نخودی گولیاں باندھیں ۔

مقدار خوراک : ایک گولی سے دو گولی ہمراہ آب تازہ یا ہمراہ دودھ استعمال کریں ۔

افعال و منافع یہ گولیاں قاطع بلغم مسکن غشار بلغمیہ و قاطع و حابس نزلات ہیں ۔ جب رقیق مواد بلغمی نتھنوں سے جاری ہو یا حلق میں گرتا ہو یا سینہ اور پھیپھڑہ سے بوجہ رقت خارج نہ ہو سکے اور حلق کی خراش اور دغدغہ کے باعث کھانسی بے چین کر رہی ہو اور بار بار خشک کھانسی کے بعد صرف پتلی سی جھاگ نکلتی ہو تو یہ حبوب اکسیر ثابت ہوتی ہیں معدہ میں ان کے وارد ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد خراش سوزش دغدغہ میں فوراً تسکین ہو جاتی ہے اور بلغم غلیظ ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ جو آسانی سے خارج ہونے لگتا ہے اور صورت آرام پیدا ہو جاتی ہے اور چند یوم کے استعمال سے کلی صحت حاصل ہو جاتی ہے اس کے کثرت استعمال سے بعض اوقات بلغم غلیظ ہو کر سانس کی تنگی کا باعث ہو جاتی ہے لہذا ایسے حالات میں اسکی مقدار خوراک کم کر دینی چاہیئے یہ دوا ، علاوہ غشار بلغمیہ پر موثر ہونے کے غشار منویہ پر بھی یکساں طور پر موثر ہے ۔ مثلاً سرعت انزال جریان کے لئے اور امساک پیدا کرنے میں بہت مفید و موثر ہے ۔ جب اس دوا ، کے استعمال سے تنگی تنفس پیدا ہونے لگے تو بہتر ہے کہ ان کے ساتھ حب عنصل دیا کریں ۔

بخور دمہ (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | برگ دھتورہ ایک تولہ، قلمی شورہ ایک تولہ، اجوائین دیسی ایک تولہ، اجوائین خراسانی ایک تولہ۔ برگ بھنگ ایک تولہ، افیون ۳ ماشہ۔ سب کو کوٹ کر باریک پیس کر سفوف بنا دیں۔

فوائد | ضیق النفس میں عین دورہ کی حالت میں مفید ہے۔ وقتی فائدہ کے لئے یہ بخور نہایت اکسیر ہے مریض خواہ کتنا ہی تنگ سانس لیتا ہو ایسی حالت میں مریض کے لئے آبِ حیات کا کام دیتا ہے فوراً دھواں اندر جاتے ہی مریض کی جان میں جان آجاتی ہے ولایتی بخورات اور سگرٹوں کے مقابلہ میں یہ دوا اکسیر اعظم ہے۔ دھواں اندر جاتے ہی مرض کا دورہ رک جاتا ہے۔ نہایت مفید الاثر دوا ہے۔ چلم میں رکھ کر پیئیں یا کنڈے کی آگ پر چٹکی ڈال کر منہ کے راستہ دھواں کھینچیں۔

لعوق خاص (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | کوکنار ۱۰ تولہ، الائچی خورد ۲½ تولہ، مصری کوزہ ایک پاؤ حسبِ دستور لعوق تیار کریں۔

مقدار خوراک : ۳ ماشہ صبح و ۳ ماشہ شام دیں۔

فوائد | سعال بلغمی، نفث الدم، اور دق و سل کی کھانسی کے لئے مفید ہے نیز مسکن و منوم ہے۔

حبِ ملین

اجزاء و ترکیب ساخت | برگِ سنا رکی صاف شدہ ۱۰ تولہ، سہاگہ

بریان ۱ تولہ، بسبصر عمدہ ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۱ تولہ، سقمونیا ولایتی ۱ تولہ تمام ادویہ کو باریک علیحدہ علیحدہ پیس کر روغن بادام سے چرب کرکے آب کنوار گندل سے حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک — دو سے چار حب ، یا دو صبح دو شام ہمراہ آب تازہ یا دودھ گائے استعمال کریں۔

فوائد — اعلیٰ درجہ کی ملین گولیاں ہیں ریاح شکن بھی ہیں تقریباً چالیس سال سے معمول مطب ہیں۔ نوٹ : سقمونیا ولایتی ہو نقلی نہ ہو۔ اگر سقمونیا اصلی دستیاب نہ ہو تو اسمیں بیس تولہ جلابہ ہرڑ ملالیں کیونکہ سقمونیا ایک تو بہت گراں ہو گیا ہے دوسرا بیرونی زرہ سے نقلی تیار کر رہے ہیں ، وہ بے فائدہ ہے اس لئے میں نے اس میں ترمیم کر دی ہے کہ بجائے سقمونیا کے جلابہ ڈال دی جائے۔ (صدیقی)

سفوف مسہل (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت — جلابہ ہرڑ ۶ تولہ ، سقمونیا ولایتی ۲ تولہ ، کیلومل ولایتی ۱ تولہ ، روغن بادام حسب ضرورت جلابہ کو نہایت باریک پیس کر وزن کرلیں پھر اس میں سقمونیا ولایتی پیس کر وزن کرکے ملائیں اس کے بعد کیلومل شامل کریں سب کو ملا کر کھرل میں ڈال کر خوب ملالیں اور روغن بادام سے چرب کرکے محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک — ایک ماشہ یا کم و بیش حسب ضرورت ہمراہ شربت بنفشہ یا دودھ سے دیں۔

افعال و خواص — ایسے مریضوں کو جو مسہلات سے خوف کھاتے ہیں ان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے کسی شربت میں ملا کر دیں اور مریض کو پتہ نہ دیں خاطر خواہ اسہال آ جائیں گے تمام مسہلات سے اعلیٰ و ارفع ہے بعض مسہلات میں بدبو ہوتی ہے جو نازک مزاج مریضوں اور بچوں کے قابل نہیں ہوتے لیکن اسمیں یہ نقص نہیں ہے گو بعض مسہلات میں بدبو نہیں ہوتی لیکن وزن خوراک اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ مریض اسکو

پی نہیں سکتا اگر یہ اس عیب سے بھی مبرا ہے کھانے میں آسان مقدار خوراک نہایت ہی قلیل اس کے کھانے سے نہ متلی نہ قے نہ گھبراہٹ نہ درد نہ پیچش ہوتی ہے۔ ہر مزاج ہر موسم ہر عمر میں یکساں مفید ہے حیات میں بھی دے سکتے ہیں کوئی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے بہر صفت موصوف ہے کوئی مسہل دوا تمام صفات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسہال خاطر خواہ آ جاتے ہیں بچوں، بوڑھوں، کمزور مریضوں اور امیروں نازک مزاج مریضوں کے لئے ایک عمدہ شے ہے الغرض بلے عزرا اور امیرانہ مسہل ہے۔
نوٹ: کیلومل کو ایلوپیتھی دوا۔ نہ سمجھیں یہ پارے کا کشتہ ہوتا ہے۔ (مسدلقی)

معجون ملین (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سقمونیا ولایتی ۱ تولہ۔ گل قند خالص ایک سیر۔ سقمونیا کو باریک پیس کر گلقند میں خوب آمیز کریں کہ یک ذات ہو جائیں بس معجون ملین تیار ہے۔

مقدار خوراک عام طور پر تین ماشہ سے ۶ ماشہ تک دی جاتی ہے۔ مزاج کے مطابق کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ دودھ یا کسی مناسب شربت سے دیں۔

فوائد مسہل ادویہ میں زود اثر اور بلا کرب دست آور ہے۔ نیز معمول مطب ہے۔

حب بواسیری (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گندھک آملہ سار مدبر بہ شیر گاؤ ۱ تولہ۔ رسوت مصفیٰ ۱ تولہ۔ آرد بندق ہندی ۱ تولہ۔ جوکھار ۱ تولہ مغز تخم نیم ۱½ تولہ۔ کشتہ سونا مکھی در برگ حنا ۹ ماشہ سب ادویہ کو باریک پیس کر حب نخودی

تیار کریں۔

فوائد بواسیر کے لئے ایک تریاق کامل ہے۔ چالیس سال سے زائد عرصہ سے معمول مطب ہے۔

مقدار خوراک ۲ گولیاں صبح و شام ہمراہ مکھن روزانہ باپرہیز استعمال کریں۔

جبوب بواسیر دیگر
(اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ریٹھہ ۱۵ تولہ مغز تخم نیم یک سالہ ۱۵ تولہ۔ تخم ترب یکسالہ ۱۵ تولہ، رسوت مصفیٰ خانہ ساز (نیم کے پتوں وغیرہ سے رس بنائیں) ۱۵ تولہ یا بازار سے اچھی مل جائے تو وہ استعمال کریں۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں اور آب ستیاناسی تازہ ۵ پاؤ پختہ سفوف میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور نرم جوش دیں یہاں تک کہ پانی خشک ہو جائے اور قوام گولیاں باندھنے کے قابل ہو جائے حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک دو گولیاں صبح گائے کے مکھن ۵ تولہ کے ساتھ دیں اور شام کو دودھ کی بالائی کے ہمراہ پورا ایک مہینہ استعمال کرائیں باپرہیز

فوائد ان گولیوں کے پورے ایک ماہ کے استعمال سے بواسیر بمع مسوں کے ختم ہو جاتی ہے۔ بواسیر کے لئے یہ گولیاں بالخاصہ مفید ہونے کے علاوہ جگر کی اصلاح تصفیہ خون اور قبض کشائی کے واسطے بہت ہی نفع بخش ہیں۔ عرصہ سے معمول مطب ہیں۔

حب بواسیر دیگر
(اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ریٹھے کا چھلکا ۱۰ تولہ، ہیرا کسیس سبز ۲ تولہ باریک پیس کر دانہ نخود کے برابر گولیاں تیار کریں۔

مقدارِ خوراک | ایک ایک گولی روز دہی کی بالائی میں لپیٹ کر استعمال کریں۔
فوائد | بواسیر کے لئے کم خرچ بالانشیں فقیرانہ نسخہ ہے۔

حب برائے التواء الامعاء (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | نمک چکنی۔ اجوائین خراسانی مساوی الوزن کوٹ چھان کر قند سیاہ کہنہ میں گولیاں بنائیں۔ بقدر ۲ ماشہ جوب گھی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر اسمیں زنجبیل بھی شامل کریں تو اسہال کے لئے مفید ہے جو ناف پڑنے سے عارض ہوتے ہیں۔

دواء دیگر برائے ناف ٹلنا (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | نمک چکنی۔ زیرہ سیاہ۔ فلفل سیاہ۔ قند سیاہ ہموزن لے کر حبوب نخودی تیار کریں۔
مقدارِ خوراک : ایک گولی سے ۲ گولی تک ہمراہ آب دیں۔
فوائد | جن لوگوں کی آئے دن ناف ٹلتی رہتی ہے اور ادھر ادھر پھرنے اور کام سے لاچار اور اسکو ملواتے پھرتے ہیں ان کے لئے بہترین فارمولا ہے۔ اس کے استعمال سے بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ گارنٹی کا نسخہ ہے۔
صاحب نسخہ کا فرمان ہے کہ بغیر آزمائے ہی اپنی بیاضوں میں درج فرمالیں اور میری گارنٹی پر استعمال کریں۔ نسخہ درست ہے اور میرا معمول مطب ہے۔

سفوف سحر پیش (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | پوست خشخاش ۴ تولہ، زنجبیل ۲ تولہ، بادیان ۲ تولہ

کتیرا ۱۲ تولہ۔ اسپغول ۱۲ تولہ۔ تمام ادویہ کو سوائے اسپغول کے پیس لیں اور اسپغول کو سالم ہی شامل کریں۔ بقدر دو ماشہ ہمراہ لعاب بہدانہ استعمال کریں، یہ ایک بہترین علاج ہے۔

فوائد یہ سفوف پیچش کے لئے از حد مفید ہے۔ خواہ مزمن ہو۔ اسکی چند خوراکوں سے جان میں جان آجاتی ہے جس مریض کو کسی دوا سے آرام نہ آتا ہو اس سے ضرور فائدہ ہو جاتا ہے۔

سفوف پیچش

اجزاء و ترکیب ساخت اسپغول ۲۰ تولہ۔ تخم ریحان ۱۵ تولہ۔ تخم کنوچہ ۱۵ تولہ تخم بارتنگ ۱۵ تولہ۔ تخم خشخاش ۱۵ تولہ۔ صمغ عربی ۱۵ تولہ۔ گل ارمنی ۱۵ تولہ۔ تخم حماض (چوکے کے بیج) ۷ تولہ۔ تخم خرفہ ۷ تولہ۔ نشاستہ ۷ تولہ۔ بادیان ۲۰ تولہ سب سے اول تخم کے اقسام کو بھون لیں پھر چہار تخم کے سوا باقی تمام ادویہ کو کوٹ کر سب کو ملا کر رکھیں۔

ترکیب استعمال چھ چھ ماشہ کے وزن میں دن میں تین مرتبہ مناسب بدرقہ سے دیں۔

فوائد زحیر صادق و کاذب کے ہر دو کے لئے مجرب ہے پیچش کی مشہور عالم دوا سفوف متلیانام کا یہی نسخہ ہے۔

گنگا دھر رس

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ناگر موتھا۔ لودھ پٹھانی۔ گل دھاوا۔ بیلگری۔ اندر جو شیریں۔ افیون۔ پارہ مصفّی۔ گندھک آملہ سار ہر ایک ۶ ماشہ۔ آب لیموں ۴ تولہ۔ پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی تیار کریں پھر تمام ادویات کو الگ الگ پیس کر عرق لیموں میں کھرل کر کے گولیاں بقدر ۲-۲ رتی تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ دہی بلوئے ہوئے کے دیں۔

فوائد | یہ ویدک طب کا مشہور نسخہ ہے جو اپنے فوائد کے لحاظ سے بہت ہی شہرت حاصل کر چکا ہے اسکی پہلی خوراک سے فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے پندرہ یوم کا مسلسل استعمال مزمن سے مزمن مرض کو جڑ سے اکھیڑ پھینکتا ہے سنگرہنی کے لئے اکسیر ہے۔

برشعشا (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | مرچ سیاہ، مرچ سفید۔ اجوائین خراسانی ہر ایک ۱/۲ تولہ۔ افیون خالص پونے چار تولے۔

زعفران خالص ۱ تولہ ۲ ماشہ۔ بالچھڑ ۱/۲ ۴ ماشہ۔ عقرقرحا ۱/۲ ۴ ماشہ۔ فرفیون ۱/۲ ۴ ماشہ۔ ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس لیں اس کے بعد وزن کر کے تمام ادویات سے تگنے شہد صاف شدہ میں گوندھ کر معجون تیار کریں اور تین ماہ تک جو میں رکھیں اس کے بعد کام میں لائیں۔

مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک ہے۔

فوائد | یہ قرابادینی نسخہ ہے اسکی تعریف میں طومار باندھے گئے ہیں۔ مگر جن امراض میں میں نے اس بجربتہً اکسیر الاثر دیکھا ہے۔ نزلہ، زکام۔ نئی اور پرانی کھانسی، بے خوابی بالخصوص ہر قسم کے اسہال میں بے عدیل ہے۔

سفوف قابض یا ڈائریا پوڈر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | موچرس ۲ تولہ جب الآس ۲ تولہ، اقاقیا خانہ ساز ۲ تولہ۔ دار چینی ۱ ماشہ، چوب چینی ۶ ماشہ

کمرکس ۴ تولہ۔ افیون خالص ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر کپڑچھان کریں مثل غبار بنالیں۔

بس ڈائریا پوڈر تیار ہے۔

ترکیب استعمال | ۴ رتی ہمراہ شربت انار، چھ ماہ سے اوپر عمر کے بچوں کو حسب عمر دیں۔

فوائد پیچش، اسہال کے لئے نہایت بھروسہ کی دواء ہے جادو کی طرح فوراً اثر کرتی ہے۔ جن دستوں کو بند کرنا چاہیں انکے لئے اکسیر الاثر ہے۔

دوائے اسہال

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پوست سنگدانہ مرغ ۱ تولہ، سفوف زنجبیل ۱ تولہ، غنچۂ انار ترش تازہ ۵ تولہ، افیون خالص ۲ ماشہ۔ پہلے سونٹھ کو گھی میں چپڑ کر نرم آگ پر چھوٹی رنگی میں رکھ کر بھون لیں کہ وہ ادپر سے سرخ ہو جائے جلے نہیں بعد سرد ہونے کے اسکو باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں، اور پوست سنگدانہ مرغ کو بھی باریک کر کے کپڑ چھان کر لیں اور افیون کو بھی پیس کر سفوف میں شامل کریں اور خوب سحق کریں بعد ازاں غنچۂ انار خوب پیس لیں اور پھر باقی ادویہ کو ملا کر خوب کھرل کر کے پانی کی مدد سے نخودی گولیاں بنا لیں۔

مقدار خوراک چار گولی صبح اور چار گولی شام پانی سے کھلائیں جیسے جیسے آرام آتا جائے مقدار خوراک کم کرتے جائیں۔

فوائد یہ ایک الہامی نسخہ ہے جو پرانے اسہال کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس سے ان مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے جن کو کسی دواء سے آرام نہ ہوتا ہو۔ اس کو تیار کریں اور شافی مطلق پر توکل رکھیں۔

غذا دھلی ہوئی مونگ کی دال اور چاول کی کھچڑی بنا کر کھلائیں۔ دیگر اغذیہ سے پرہیز کرانی چاہیے۔

حبوب کرم کش

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت افسنتین، کیلہ، بادرنگ، پلاس پاپڑا، صبر، آڑو کے پتے، ہر ایک ایک تولہ۔

آڑو کے سبز پتوں کا پانی ۲ تولہ ادویات کو باریک پیس کر اس پانی سے گولیاں نخودی بنائیں ۲ گولی سے چار گولی تک صبح و شام دیں ہمراہ عرق سونف۔
فوائد: ان گولیوں کے استعمال سے کیڑے مرجاتے ہیں اور خارج ہوجاتے ہیں۔

سفوفِ دیدانی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کبیلہ ۲ تولہ، بادبڑنگ ۴ تولہ، برگ نیم ۲ تولہ، مردار سنگ ۲ تولہ سب کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ایک ماشہ تک، پہلے دودھ شیریں پی لیں بعد ازاں ۴ رتی سے ایک ماشہ یہ دوا ہمراہ گلقند ۵ تولہ کھلائیں۔

فوائد کرم امعاء کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے اس کے چند روز کے استعمال سے موجودہ کرم تمام مردہ ہوجاتے ہیں اور آئندہ پیدا نہیں ہوتے مریض جو ان کیڑوں کی وجہ سے بے چین رہتا ہے ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے بلامبالغہ ایک اکسیر پرتاثیر ہے۔ پہلی خوراک ہی سے فائدہ نظر آنے لگتا ہے۔

دوائے دیدان (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت بادبڑنگ ۲ تولہ کو باریک پیس کر مثل غبار کریں اور مغز اخروٹ ۵ تولہ دیسی کھانڈ ۵ تولہ ہر سہ ادویہ کو ملا کر خوب کوٹیں کر مثل حلوہ کے بنا لیا جائے۔

مقدار خوراک رات کو روٹی کم کھلائیں اور صبح کو یہ حلوہ دیں اور پانچ گھنٹے تک نہ پانی دیں اور نہ کھانا دیں، اس کے بعد مناسب غذا اور پانی حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔

فوائد : دیدان امعاء خصوصاً کدو دانہ کو ہلاک کرنے کے لئے بہت مفید اور مجرب ہے۔

معجون راحت یا معجون سقمونیا (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سقمونیا ولایتی ۲½ تولہ۔ فلفل سیاہ ۲ تولہ۔ فلفل دراز ۲ تولہ۔ زنجبیل ۲ تولہ۔ زیرہ سیاہ ۲ تولہ۔ برگ سداب ۲ تولہ۔ قرفہ ۲ تولہ۔ خولنجان ۲ تولہ۔ شہد خالص ۲ پاؤ۔ دواؤں کو پیس کر شہد میں ملا کر بدستور معروف معجون بنائیں۔

مقدار خوراک ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ آب گرم یا عرق بادیان کھلائیں۔
فوائد : قولنج کو ایک ساعت میں کھولتی ہے بہت مفید اور مجرب ہے

پتھری توڑ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نوشادر عمدہ ۹ تولہ۔ جوکھار ۱۲ تولہ۔ نمک ترب ۲½ تولہ۔ حجر الیہود ۱۸ تولہ۔ فلفل دراز ۹ تولہ۔ قلمی شورہ ۱۸ تولہ۔ پھٹکڑی ۲ تولہ۔ پھٹکڑی کو ایک سیر پانی میں حل کر کے آگ پر خشک کریں پھر نوشادر۔ جوکھار۔ شورہ ان تینوں کو ملا کر تیز آگ پر رکھ کر آہنی دستہ سے چلاتے رہیں جب موم کی طرح ہو جائے تو بقیہ ادویات کا سفوف ملا لیں۔

مقدار خوراک ایک ماشہ یہ دوا، ہمراہ شیرہ دوقو ۲ ماشہ۔ شیرہ آلو بالو ۲ ماشہ شیرہ کاکنج ۲ ماشہ۔ شربت بزوری معتدل ۴ تولہ ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔

فوائد : یہ دوا، مرارہ گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کرتی ہے

نوٹ : اگر شیرہ میں کلتھی ۶ ماشہ کا اضافہ کر لیں تو بہت ہی بہتر اور بالخاصہ مفید ہوگا۔ (مصنف)

دوا سنگ شکن
(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت شورہ قلمی مدبر ۸ تولہ۔ رائی ۸ تولہ جوکھار ۲ تولہ۔ کشتہ سنگ یہود ۲ تولہ (جو زیبق کے پیاز میں تیار کیا گیا ہو) نمک ترب ۲ تولہ۔ ریوند خطائی ۱ تولہ۔ عقرب سوختہ ۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنا دیں۔

ترکیب استعمال اگر قبض ہو تو پہلے کسٹرائیل اور شربت بنفشہ ملا کر دیں۔ پھر درد کی حالت میں تین تین گھنٹہ کے وقفہ میں تین تین ماشہ دوا مناسب بدرقہ سے کھلائیں۔ شدید سے شدید درد فوراً بند ہوگا۔

فوائد ریگ اور پتھری کے لئے یہ وزن صبح شام روزانہ کھلایا کریں۔ معمولی پتھری ایک ہفتہ کے اندر اور بڑی پتھری تین ہفتہ کے اندر اندر ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہوگی۔

یہ وہ قیمتی نسخہ ہے جو احقر کی طرف سے متعدد صحیفوں میں شائع ہوا ہے اور اسکی سینکڑوں تصادیق میرے پاس موجود ہیں۔ شیرانی فارمیسی کی مایۂ ناز دوا سنگ کشن بھی ہے درد گردہ و مثانہ اور ریگ و سنگ مثانہ و گردہ کے لئے تریاق ہے۔

ترکیب تدبیر شورہ قلمی شورہ قلمی کو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب پگھل جائے اس پر ایک ایک چٹکی گندھک سفوف ڈالتے جائیں جب آٹھ تولہ شورہ پر ۲ تولہ گندھک صرف ہو جائے تو کڑچھی کو صاف کر کے زمین پر اُلٹ دیں۔ دوا ربستہ ہو جائے گی اسے پیس کر نسخہ میں شامل کریں۔

(معمولات شیرانی)

اکسیر درد گردہ و سنگ گردہ
(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت قلمی شورہ ۲۰۰ تولہ بادر ۱۰ تولہ۔ سہاگہ ۵ تولہ۔ نوشادر ۵ تولہ

جوکھار ۵ تولہ۔ پوست ریٹھ ۲ عدد۔ سنگ یہود ۵ تولہ۔ پہلے قلمی شورہ کو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب پگھل جائے تو اسمیں بلا در ایک ایک کر کے شامل کر کے بعد ازاں یکے بعد دیگرے دوسری ادویات جو پہلے سے ہی علیحدہ علیحدہ باریک کر کے رکھی ہوئی ہوں شامل کر کے اتار لیں اور محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک — ۲ رتی سے ۴ رتی تک شربت بزوری یا دودھ سوڈا سے دیں۔ دن میں دو مرتبہ صبح و شام اگر کیپسول بھر دیں تو بہتر ہوگا۔

فوائد — درد گردہ و پتھری گردہ (جو ایگزیلیٹ قسم کی نہ ہو) کے لئے مفید اور مجرب ہے۔ نیز احتباس بول کے لئے مفید ہے۔ میرا عرصہ دراز سے معمول مطب ہے۔

سفوف برائے ذیابیطس (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت — چوب گلو ۱ تولہ، مغز تخم جامن ۱ تولہ، گڑمار بوٹی ۲ تولہ، کشتہ بیضہ مرغ ۱ تولہ، کشتہ فولاد ۱ تولہ مغز تخم تمر ہندی کلاں ۱ تولہ افیون نیم ماشہ۔

مقدار خوراک — ۱ ماشہ صبح ایک ماشہ شام ہمراہ آب تازہ

فوائد : ذیابیطس کے لئے مفید ہے اور معمول مطب ہے۔

برائے سوزاک (ہوالشافی)

اجزائے و ترکیب ساخت — رال سفید ۱ تولہ، سنگ جراحت شگفتہ ۱ تولہ، پھٹکڑی بریاں ۱ تولہ، گیرو سرخ ۱ تولہ، ست بیروزہ ۱ تولہ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، سیہ مدبر ۲ تولہ، مصری کوزہ ۶ تولہ، روغن صندل ½۱ تولہ۔ سب کو باریک پیس کر روغن صندل ملا کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک : ۶ ماشہ صبح ۶ ماشہ شام دودھ پہر کسی شربت یا شیر بز کی لسی سے دیں۔
فوائد ، سوزاک نیا ہو یا پرانا سب کے لئے مفید اور سریع الاثر نسخہ ہے۔

ترکیب سیسہ مدبر سیسہ خالص کو آہنی برتن میں ڈال کر آگ پر چڑھائیں جب سیسہ گل جائے تو نیم کی لکڑی سے ہلائے اور قلمی شورہ کی چٹکی دیتے جائیں جب خاکستر ہو جائے تو چھان کر محفوظ رکھیں اور اس میں سے ۲ تولہ مذکورہ بالا نسخہ میں ملا دیں۔ یہ خود بھی سوزاک کے لئے مفید ہے۔
مقدار خوراک ایک ایک رتی صبح دوپہر شام کو بطریق بالا استعمال کریں۔

اکسیر سوزاک

اجزاء و ترکیب ساخت رسکپور ایک تولہ کافور اصلی ۵ تولہ دونوں کو باہم کھرل کرکے یکجان کرلیں اور مٹی کے پیالے میں ڈال کر دوسرے پیالے کے لب اس کے اوپر ملائیں سوکھی دو لکڑیاں جلائیں برابر ایک گھنٹہ تک لکڑیاں جلتی رہیں سرد ہونے پر کھول کر دیکھیں اگر تمام جواہر اڑ کر اوپر والے پیالے میں لگ گیا ہو تو بہتر ورنہ دوسری سمیٹ کرکے پھر جوہر اڑائیں اور احتیاط سے کھرچ لیں۔ پھر کھرل کرکے شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ۲ چاول سے نصف رتی تک مکھن یا بالائی میں لپیٹ کر نگلوادیں۔ دن میں دو مرتبہ بھی دے سکتے ہیں۔ مرض سوزاک کو دور کرنے میں یہ دوا اکسیر الاثر ہے بعض اطبار کے راز کا نسخہ ہے۔ یہ دوا خوردنی طور پر استعمال کی جاتی ہے اور چند روزہ استعمال سے مرض سوزاک نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

نوٹ: سوزاک کے علاج میں ہمارا تجربہ ہے کہ جب اچھی سے اچھی خوردنی دوا سے فائدہ نہ ہو تو پچکاری کے استعمال سے شفا ہو جاتی ہے۔ جب سوزاک ابتدائی علامات سے بڑھ گیا ہو تو اس وقت پچکاری مریض سوزاک کے لئے لازمی ہے۔ (صدیقی)

نسخہ پچکاری برائے سوزاک (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | مردار سنگ ۲½ تولہ پھٹکڑی بریان ۲½ تولہ رسوت ۲½ تولہ۔ سرمہ سیاہ ۲½ تولہ نیلا تھوتھا بریان ۲ ماشہ۔ کتھ سفید ۲½ تولہ۔ رسکپور ۴ ماشہ تمام ادویہ کو پیس لیں۔

ترکیب استعمال | ۳ ماشہ دوا، دہی کے تازہ پانی میں ملا کر پچکاری کریں دن میں دو تین مرتبہ یہی عمل کریں، دو تین دن کے اندر سخت سے سخت اور پرانے سے پرانا سوزاک وقرح رفع ہو جائے گا۔ یہ نسخہ ہزارہا بار کا تجربہ شدہ ہے جس کے دو دن کے استعمال سے سوزاک وقرحہ رفع ہو جاتا ہے معمول مطب ہے۔

نسخہ برائے ذیابیطس شکری (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | اسپند یعنی تخم حرمل حسب ضرورت لے کر گھی دیسی یا روغن بادام سے چرب کر کے توے پر نیم بریان کر کے سفوف بنا کر محفوظ رکھیں۔

مقدارِ خوراک | ۱ ماشہ صبح ایک ماشہ شام۔ پانی کے ساتھ دیں شدید حالت میں دن میں تین خوراکیں بھی دے سکتے ہیں۔

فوائد | ذیابیطس کے لئے جناب حکیم محمد حسین صاحب زبدۃ الحکماء پرنسپل اسلامیہ طبیہ کالج ملتان کا تجربہ شدہ نسخہ ہے اور ان کا معمول مطب بھی اور موصوف نے ذاتی طور پر بھی تجربہ کر کے اسے مفید پایا۔

سفوف برائے ذیابیطس دیگر (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | تخم نرگس سیاہ، مغز تخم تمر ہندی کلاں۔ کرکس۔

موصلی سفید اصلی ہموزن باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک | ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک ہمراہ بدرقہ مناسب
فوائد : ذیابیطس کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

سفوف مغلظ برائے جریان

اجزاء و ترکیب ساخت | تخم سرپالہ ۵ تولہ، تخم بھنگ ۵ تولہ، سمندر سوکھ ۵ تولہ، بیج بند ۵ تولہ، مغز تخم تمرہندی کلاں ۵ تولہ، موصلی سفید انڈیا ۵ تولہ، کمرکس ۵ تولہ، موچرس ۵ تولہ، بستاور سفید ۵ تولہ، مصری کوزہ ۴۵ تولہ پیس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک : ۲ ماشہ صبح ۲ ماشہ شام پانی سے دیں۔

فوائد : جریان اور رقت منی کے لئے مفید ہے یعنی مغلظ منی ہے۔

سفوف مغلظ دیگر

اجزاء و ترکیب ساخت | موصلی سفید انڈیا ۵ تولہ، سمندر سوکھ ۵ تولہ، تخم بھنگ ۵ تولہ، ثعلب مصری ۵ تولہ، چھلکا اسپغول ۵ تولہ، تخم ریحان ۵ تولہ، تخم لاجونتی ۵ تولہ، کشتہ قلعی در بھنگ ۱ تولہ، کوزہ مصری ۳۰ تولہ

مقدار خوراک : ۲ ماشہ صبح ۲ ماشہ شام پانی سے دیں۔

فوائد : جریان کے لئے مفید اور معمول مطب ہے۔ رقت منی کو دور کرتی ہے۔ سرعت انزال کے لئے بھی مفید ہے۔

سفوف مغلظ دیگر

اجزاء و ترکیب ساخت | تال مکھانہ ۱ تولہ، بیج بند ۱ تولہ، تخم اوٹنگن ۱ تولہ

ثعلب مصری ۲ تولہ، شقاقل مصری ۲ تولہ، موصلی سفید انڈیا ۲ تولہ، موصلی سیاہ ۲ تولہ، بھپول مکھانہ ۲ تولہ، بیر گوکھرو، سنگھاڑا، کرکس ۲ تولہ، چینی ہموزن ادویہ باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: ۶ ماشہ صبح ۶ ماشہ شام ہمراہ دودھ تازہ

فوائد مادہ منویہ کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اس کے اندر کرم منی بکثرت پیدا کرتا ہے اور مردوں کو اولاد کے قابل بناتا ہے۔

قرص ممسک

اجزاء و ترکیب ساخت اجوائین خراسانی ۲ تولہ، کرکس ۲ تولہ، بیج بند ۲ تولہ، کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں گوندھ کر تین تین رتی کی اقراص تیار کریں۔

مقدار خوراک ایک قرص بعد از طعام دونوں وقت ہمراہ دودھ دیں۔ نہایت خوش رنگ سرخی مائل قرص تیار ہوتے ہیں۔

فوائد ذکاوت حس، کثرت احتلام، سرعت و رقت میں برومائیڈ کے ہم پلہ ہے۔ حکیم انیس احمد صدیقی قصر الحکمت لاہور کا معمول مطب ہے حکیم صاحب موصوف اسی نسخہ کی بدولت کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

رفیق اعظم

اجزاء و ترکیب ساخت ثعلب مصری ۵ تولہ، موصلی سفید انڈیا ۱ تولہ، تخم ریحان ۱ تولہ۔ اول الذکر باریک پیس کر تخم ریحان سالم ملا کر محفوظ رکھیں اس میں سے بقدر ۶ ماشہ لے کر کشتہ سرد ھاتا ۲ رتی صبح اور عصر کو ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

فوائد: جریان، احتلام اور سرعت انزال کے لئے نسخہ اعظم ہے۔

قرص جریان جدید (اجوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت اجوائین خراسانی ۲½ تولہ۔ بیج بند ۱۰ تولہ، مغز تخم تمر ہندی کلاں ۱۰ تولہ، سفوف چھوٹی چندن، سلاجیت ۱۰ تولہ، صمغ عربی ۱۰ تولہ، ایکسٹریکٹ ترپھلا ۲½ تولہ، کشتہ مرگانگ ۲½ تولہ، کشتہ سر دھاتا ۲½ تولہ، کشتہ بیضہ مرغ ۲½ تولہ، کشتہ فولاد سرد ۲½ تولہ سب کو مندرجہ ذیل جوشاندہ میں کھرل کر کے گولیاں بقدر ۴ رتی تیار کریں۔ ایک گولی تا ۲ گولی صبح شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

نسخہ جوشاندہ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، سرد چینی ۱ تولہ، صندل سفید ۱ تولہ پانی ایک پاؤ پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے استعمال کریں۔

فوائد ہر قسم کے جریان کے علاوہ احتلام ذکاوت حس کے لئے تمام مروجہ نسخوں سے بہتر ہے کوئی منشی اشیاء شامل نسخہ نہیں ہیں حدت مثانہ کو بھی دُور کرتی ہے۔

(نوٹ: چھوٹی چندن کا وزن نہیں لکھا گیا۔ میرے خیال میں ۵ تولہ ہونا چاہیئے۔ صدیقی)

سفوف مغلّظ خاص (اجوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت لُعاب مصری ۵ تولہ، موصل سفید عمدہ ۱۰ تولہ، تخم ریحان ۱۰ تولہ، چھلکا اسپغول ۵ تولہ، صمغ عربی ۵ تولہ، کتیرا سفید ۵ تولہ، مصطگی رومی ۲½ تولہ، الائچی خورد ۲ تولہ، مصری کوزہ باریک پیس سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ دودھ

ھُو

حب مقوّی باہ وممسک (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت زعفران خالص۔ دارچینی۔ جائفل۔ افیون۔ عقرقرحا شنگرف رومی۔ قرنفل۔ ریگ ماہی جند بیدستر اذراقی مدبر۔ ہر ایک مساوی الوزن باریک پیس کر حبوب نخودی بنائیں یا کیپسول بھر کر دیں۔

مقدار خوراک : ایک گولی رات کو یا ایک کیپسول ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

فوائد : اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ اور ممسک نسخہ ہے

کیپسول مقوی باہ وممسک (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت ریگ ماہی ۴ تولہ۔ خراطین ۴ تولہ۔ جائفل ۴ تولہ۔ جلوتری ۴ تولہ۔ لونگ ۴ تولہ۔ دارچینی ۴ تولہ۔ خولنجان ۴ تولہ۔ عقرقرحا ۴ تولہ۔ کباب چینی ۴ تولہ۔ افیون خالص ۱ تولہ۔ زعفران خالص ۶ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

کیپسول جس میں چار رتی دوا اس کے بھرلیں۔

مقدار خوراک : ایک صبح ایک دوپہر ایک شام دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد : مقوی باہ اور ممسک ہیں۔

حب لطفِ شباب (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت سم الفار سفید ۱ تولہ۔ شنگرف رومی ۱ تولہ۔ افیون کچی ۱ تولہ۔ زردی بیضہ مرغ۔ پہلے تینوں اشیاء کو زردی بیضہ مرغ ایک درجن میں کھرل کریں اور گولیاں بقدر ماش بنا دیں۔

مقدار خوراک : ایک گولی ہمراہ دودھ نیم گرم استعمال کریں۔
فوائد : مقوی باہ و ممسک اور اعلیٰ درجہ کی ٹانک ہے۔

سرعت بند (اجوائشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت شنگرف رومی ۱ تولہ۔ لوبان کوڑیا ۱ تولہ۔ کافور عمدہ ۱ تولہ افیون خالص ۱ تولہ۔ پہلے شنگرف کو باریک پیس لیں۔ حتیٰ کہ اسمیں چمک بالکل نہ رہے پھر اسمیں لوبان ملاکر پیس پھر کافور اور پھر افیون ملاکر خوب کوٹیں بلا آمیزش پانی کے نرم ہو جائے اور نخود کی گولیاں بنالیں اور شیشی میں بیسن کا آٹا ڈال کر اس میں گولیاں ڈال دیں۔

مقدار خوراک : ایک گولی دودھ کے ہمراہ دیں۔ دوران استعمال مرغن غذا کھلائیں۔

فوائد اسکی پہلی ہی خوراک کے بعد پہلی ہی رات اگر تجربہ کرکے دیکھا جائے تو نمایاں فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ جماع کے وقت منی کا اخراج جلد ہونا (سرعت انزال) کے مریض کو چند ہفتے کے استعمال سے مستقل فائدہ ہو جاتا ہے۔ محض عیاشی کا سامان نہیں بلکہ ایک جائز ضرورت کی چیز ہے قطعی طور پر بے ضرر اور بے خطا ہے اور سرعت انزال کا بہترین اور کامیاب علاج ہے۔

حب احمر (اجوائشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت سم الفار سفید ۱ تولہ۔ ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ۔ شنگرف رومی ۱ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۱ تولہ۔ آب لیموں کاغذی تا ۱۰ عدد میں کھرل کرکے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک : جوان آدمی کے لئے نصف گولی اور بوڑھے آدمی کے لئے ایک گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد :: اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔

طلاء سرخ یا طلاء احمر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت شنگرف رومی ۲ تولہ، جمال گوٹہ ۲ تولہ، سم الفار سفید ۲ ماشہ، موم زرد ۳ تولہ، مکھن تازہ بارہ تولہ، موم کو مکھن میں پگھلا کر دیگر ادویہ کا سفوف ملا کر خوب کھرل کریں۔

ترکیب استعمال چند قطرے رات کو سوتے وقت عضو مخصوص پر سیون اور سپاری چھوڑ کر مالش کریں اور اوپر برگ پان گرم کر کے باندھ دیں۔

فوائد جلق و اغلام وغیرہ غیر فطری افعال کی وجہ سے جو خرابیاں لاحق ہوتی ہیں ان کا دفعیہ کرتا ہے قوت باہ کو بڑھاتا ہے اس کے استعمال سے خراب رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔

سفوف سیلان الرحم (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت مازو سبز ۵ تولہ، اسگندھ ناگوری ½۲ تولہ، ۳ تولہ خشک ½۲ تولہ، پھٹکڑی شگفتہ ½۱ تولہ، کشتہ بیضہ مرغ ½۱ تولہ، کشتہ مرجان ½۱ تولہ، مصری کوزہ ہموزن ادویہ سب کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام۔ اگر مرض پرانا ہو یا زیادہ شدید ہو تو دن میں تین بار بھی دے سکتے ہیں۔

فوائد سیلان الرحم کے لئے اکسیر ہے علاوہ ازیں زنانہ اعضاء میں سختی پیدا کر کے کمزوری دور کرتی ہے۔ مریضہ کو قبض نہ ہونے دیں۔

سیلانی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گل نیم ۵ تولہ، پھٹکڑی بریان ۵ تولہ، صمغ عربی ۵ تولہ

موچرس ۵ تولہ، دم الاخوین ۵ تولہ، بسگندھ ۵ تولہ، کھانڈ ۵ تولہ، آرد نخود بریاں ۵ تولہ، گل سپاری ۱/۲ تولہ۔ کشتہ قلعی ۲ تولہ، الائچی خورد ۲ تولہ، کشتہ صدف مرواریدی ۱ تولہ، کشتہ فولاد ۲ تولہ نرچھلہ والا۔ سب ادویات کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔

فوائد عورتوں کے مرض سیلان الرحم کے لئے تریاق کامل کا حکم رکھنے والی اکسیر ہے اس کا ایک ہفتہ کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ مرض کو جڑ سے دور کرتا ہے۔ نہایت سریع الاثر نسخہ ہے علاوہ ازیں کثرت طمث کو نافع ہے۔

ترکیب استعمال : ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک ہر روز بوقت صبح ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

اکسیر نسواں یا حب مدر طمث (حوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ہینگ بریاں ۲ تولہ، شنگرف رومی ۱ تولہ، سہاگہ بریاں ۱ تولہ، کسیس سبز ۲ ماشہ، صبر زرد عمدہ ۱ تولہ ۴ ماشہ، کشتہ فولاد کنوارگندل والا ۲ ماشہ، رسوت عمدہ ۱ تولہ ۴ ماشہ۔ جملہ ادویہ کو باریک پیس کر حب نخودی تیار کریں۔

فوائد حبس طمث، ورم رحم، بے قاعدگی ایام وغیرہ امراض نسوانی کے لئے عمدہ علاج ہے۔

مقدار خوراک ایک گولی صبح ایک گولی شام سے دو گولی تک یعنی دن میں چار گولیاں تک استعمال کرا سکتے ہیں ہمراہ عرق بادیان دیں۔

حبوب برائے احتباس طمث

اجزاء و ترکیب ساخت صبر زرد ۶ ماشہ، انگوزہ یعنی ہینگ ۲/۱-۲ ماشہ، مرمکی ۲/۱-۲ ماشہ، نوشادر ۳ ماشہ، ریوند عصارہ ۳ ماشہ سب کو باریک پیس کر شہد میں حبوب نخودی بنا دیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام عرق بادیان

نیم گرم سے دیں یا پنچ عرق سے دیں ۔

سلیکو

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | ہیراکسیس ۱۰ تولہ، سوڈا بائیکارب ۱ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ، کشتہ بیضہ مرغ خانہ ساز ۲ تولہ ہموزن سب کو باریک سفوف تیار کریں۔ مقدار خوراک ۴ تا ۴ رتی ہمراہ آب تازہ بعد از غذا کھلائیں یا کیپسول بھرلیں۔ فوائد: نئے اور پرانے سیلان الرحم کی اعلیٰ ترین دوا ہے۔

سفوف برائے سیلان الرحم

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | مازو سبز ۲½ تولہ، بھنگڑی سفید شگفتہ ۲½ تولہ، سمندر سوکھ ۵ تولہ، لودھ پٹھانی ۵ تولہ، موچرس ۵ تولہ، کرکس ۵ تولہ، مصری کوزہ ۲۵ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: ۲ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام ہمراہ آب تازہ یا دودھ گائے۔

فوائد: سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

سفوف برائے اختناق الرحم (دواء الشفاء)

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | سنبل الطیب ۵ تولہ، چھوٹی چندن ۲½ تولہ، فلفل سیاہ ۲½ تولہ، تمام ادویہ کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک صبح شام دیں۔ ہمراہ آب تازہ

فوائد | اختناق الرحم اور پاگل پن کے لئے شافی دوا ہے خون کے دباؤ کے لئے مفید ہے نیز ذکاوت حس اور کثرت احتلام کے لئے مفید ہے۔

عرق برائے اختناق الرحم

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت بادرنجبویہ ۱۲ تولہ ۔ اسطوخودوس پا سیر ۔ افتیمون ولایتی ا پاؤ ۔ گاؤزبان گیلانی ا پاؤ ۔ گل سرخ صاف شدہ ۱۰ تولہ ۔ مویز منقی ۱۰ تولہ بسفائج عمدہ فستقی ۱۰ تولہ ۔ بادیان ۱۵ تولہ ۔ پرسیاؤشان ۱۰ تولہ ۔ مویز منقی ۱۰ تولہ ۔ سپستان ۲۰ تولہ ادویہ کو نیم کوب کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں ۔ صبح زعفران کشمیری نیچہ کے ساتھ باندھ کر بیس بوتل عرق کشید کریں ۔

مقدار خوراک : ۱۰ تولہ عرق ہمراہ معجون نجاح استعمال کریں ۔

فوائد : اختناق الرحم کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے ۔

نوٹ : اگر اس نسخہ میں برنجاسف ۵ تولہ ڈال دیں تو نہایت ہی بہتر ہوگا ۔

شربت برائے ادرارِ حیض

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت تخم سویا ۔ تخم مولی ۔ تخم کاسنی ۔ بادیان ۔ بیخ بادیان ۔ بیخ کاسنی ۔ تخم کرفس ۔ بیخ کرفس ۔ تخم خربوزہ ۔ تخم کلتھی ۔ بیخ اذخر ابہل ہر ایک دو دو تولہ تین سیر پانی میں پکائیں جب پانی تین پاؤ رہ جائے تو چھان کر اس میں تین پاؤ چینی ملا کر شربت تیار کریں ۔

ترکیب استعمال حیض و نفاس جاری کرنے کے لئے صبح و شام بمقدار پانچ تولہ شربت ہمراہ نیم گرم پانی میں پہلے ایک ماشہ قلمی شورہ کی پڑیہ کھلا کر اوپر سے شربت پلا دیں ۔

تریاق اُٹھرا

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت بادصنو ہو کر سرد کے پتے آدھ پاؤ لا کر بیس ۲۰

عدد مرچ سیاہ باریک پیس کر ملالیں اور پانی سے کھرل کر کے چار چار رتی کی گولیاں بنائیں۔

ترکیب استعمال فوائد: حمل کے تیسرے مہینے چالیس روز تک ہر صبح و شام عورت کو ایک ایک گولی تازہ پانی سے کھلاتے رہیں۔ وضع حمل کے بعد پھر چالیس یوم عورت کو یہ گولیاں کھلائیں۔ اٹھرا کے لئے سو فیصد مجرب نسخہ ہے۔

نوٹ: یہ نسخہ اس مرض کے لئے سو فیصدی مجرب ہے جو مجھے صوبہ سرحد کے ایک طالب علم سے حاصل ہوا۔ نہایت سہل الحصول اور کم قیمت نسخہ ہے اس کے ذریعہ میں نے ڈیڑھ سو سے زائد علاج کئے کسی مریضہ کے علاج میں ناکامی نہیں ہوئی۔ غریبوں کو مفت دیتا ہوں۔

(از سالنامہ حکیم حاذق گجرات فروری و مارچ ۱۹۲۱ء صفحہ ۹۵)

عرق برائے ورم رحم

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: انیسون ۲۰ تولہ۔ پودینہ خشک ۲۰ تولہ۔ تخم کرفس ۲۰ تولہ بادیان ۲۰ تولہ۔ پرسیاؤشاں ۲۰ تولہ۔ بیخ اذخر ۲۰ تولہ۔ تخم خربوزہ ۲۰ تولہ۔ اجوائن دیسی ۲۰ تولہ۔ برگ مکوہ خشک ۲۰ تولہ۔ بربجاسف ۲۰ تولہ۔ مویز منقی ۲۰ تولہ بدستور معروف عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک: ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک

فوائد: برائے ورم رحم و ورم احشاء کے لئے مفید ہے۔

سیلانی

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: ایک مٹی کی ہانڈی میں تھوڑے سے ثابت اُرد دال کر پانی ڈال دیں اور اس میں آدھ پاؤ مازو سبز بے سوراخ ڈال کر پکائیں جب خوب پک جائیں تو مازو نکال کر سائے میں سکھائے جائیں جب خشک ہو جائیں تو ان کو کوٹ کر سفوف تیار کر لیں۔ یہ تقریباً بارہ تولہ ہو جائے گا۔ اس سفوف

میں مندرجہ ذیل ادویہ کا اضافہ کریں۔
گوند ڈھاک ۱ تولہ، کشتہ پوست بیضہ مرغ ۱ تولہ، مغز تخم تمر ہندی ۲ تولہ، تخم حرمل ۶ ماشہ کشتہ صدف مرواریدی ۲ تولہ، کشتہ مرگانگ ۲ تولہ، کشتہ مرجان ۲ تولہ، کشتہ فولاد ایک تولہ پیپل کی لاکھ ۱ تولہ، سپاری دکنی ۲ تولہ، گل لیسہ ۲ تولہ، سمندر سوکھ ۲ تولہ، آم کی گٹھلی ۲ تولہ، کیکر کی پھلی (سایہ میں خشک کردہ) ۲ تولہ۔ عام کوفتنی ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں اور اسمیں کشتہ جات کا اضافہ کر کے مندرجہ ذیل جوشاندہ میں کھرل کر کے ایک ایک ماشہ کے قرص تیار کرلیں۔

ترکیب استعمال | ایک قرص صبح دودھ کے ساتھ اور ایک قرص بوقت شام حب مرواریدی کے ہمراہ دیں۔

فوائد : سیلان الرحم کا کامیاب علاج ہے۔ سیلان الرحم کا کامیاب تیر بہدف نسخہ ہے پرانے سے پرانا مرض اس کے استعمال سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔

نسخہ جوشاندہ متعلق نسخہ مذکورہ

آملہ خشک ۵ تولہ، برگ برگدہ تولہ، نیم کی چھال ۵ تولہ، سوا گنا پانی میں بھگو کر صبح کو خوب پکائیں۔ جب پانی چوتھائی رہ جائے تو اتارلیں اور چھان کر مذکورہ بالا سفوف ملا کر کھرل کریں۔

نوٹ : یہ نسخہ ذرا طویل ہے اور محنت طلب ہے لیکن اگر ذرا سی محنت کر کے کشتہ جات تیار کرلیں جو بالکل آسانی سے تیار ہو جاتے ہیں تو ایک بہترین نسخہ تیار ہوجائے گا۔

نوٹ دیگر : حب مرواریدی کا نسخہ بہت ہی گراں ہے یعنی اس میں سوا تولہ مرواریدی اور سوا تولہ عنبر پڑتا ہے۔ لہٰذا دوسرے وقت بھی دودھ ہی سے استعمال کریں۔

کشتہ زاج یا اکسیر برائے کثرت طمث (اجوالشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت | پھٹکڑی سفید ایک چھٹانک، برگ نیم تازہ ایاؤ، برگ نیم کو گھوٹ کر نغدہ بنائیں اور درمیان میں پھٹکڑی

رکھ کر برتن گلی میں گل حکمت کر کے پندرہ سیر اوپلوں کی آگ دیں سرد ہو نے پر ہمہ برگ سوختہ نکال کر باریک پیس کر محفوظ رکھیں ۔

ترکیب استعمال ۲ رتی سے ۴ رتی تک دوا ر کیپسول بھر کر دیں ۔ ایک دو رتی دوا بقدر ضرورت پانی میں حل کر کے ناک میں ٹپکانے سے پرنالے کی طرح بہتا ہوا نکسیر کا خون فوراً بند ہو جاتا ہے ۔ دو دو رتی صبح شام پانی سے کھلانے سے کثرتِ طمث وغیرہ شرطیہ رفع ہو ۔ سفوف کیپسول میں بھی دے سکتے ہیں ۔ میرا معمول مطب اور مجرب نسخہ ہے ۔

سفوف حابس الدم (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سنگ جراح شگفتہ ۵ تولہ پھٹکڑی بریان ۱/۲ تولہ گل ارمنی یا گیرو ۱/۲ تولہ ۔ تمام ادویات کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں ۔

فوائد ہر قسم کے جریان خون کے لئے مفید ہے ۔ کثرت طمث ، استحاضہ ، نکسیر ، نفث الدم ، قے الدم کے لئے مفید اور معمول مطب مجرب نسخہ ہے کم خرچ بالا نشین ہے ۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۸ رتی تک پانی سے دن میں تین بار دیں ، نہایت ہی مفید اور مجرب ہے ۔

سفوف اطفال (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ریوند خطائی اصلی ۱ تولہ ، پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ ، زرکچور ۱ تولہ ، سوڈا بائیکارب ۱ تولہ تمام ادویات کو پیس کر سفوف بنائیں ۔

فوائد ۱ ۔ بچوں کے سبز رنگ کے دستوں کو نہایت ہی مفید ہے ۔

ترکیب استعمال : ایک چٹکی ہمراہ شیرِ مادر دن میں چند مرتبہ دیں۔

سفوف بال خوش (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت : زہرمہرہ خطائی عمدہ بزکچور دونوں ہموزن لے کر باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے محفوظ رکھیں۔
مقدار خوراک : ارتی سے ۲ رتی تک ہمراہ شہد بقدر ضرورت یا کسی شربت میں ملا کر دیں۔
فوائد : بچوں کے جملہ امراض مثلاً اسہال، قے، بدہضمی بچوں کا نزلہ زکام و بخار کے لئے اکسیر ہے دانت نکالنے کے وقت جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لئے مفید ہے اگر اسمیں سوڈا بائی کارب ہموزن ملا دیا جائے تو بہت ہی بہتر ہوگا۔

حب مصفّی خون برائے اطفال (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت : پوست ہلیلہ زرد ۸ تولہ، بادیان دیسی ۱۲ تولہ، ریوند خطائی ۴ تولہ، بنسلا تو تیا بریان ۴ ماشہ، عرق گلاب خالص میں گوندھ کر مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں تیار کریں۔
مقدار خوراک : ایک گولی بچّہ کو شیرِ مادر میں روزانہ یا کسی عرق میں حل کر کے دیں۔
فوائد : بچوں کے چھوٹے پھنسیاں اور خرابی خون کے امراض میں مفید ہے اکثر اوقات بچوں کے سر میں پھنسیاں نکل آتی ہیں جن سے سارا سر بیک جاتا ہے۔ اس کے لئے بالخصوص مفید اور مجرّب اور معمول مطب ہے۔ بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو ان کی عمر کے مطابق تین چار گولیاں دیں۔

سفوف طفلانی (ھوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت : دانہ الائچی خورد ۵ تولہ، طباشیر خالص ۵ تولہ، کاکڑا سنگی ۵ تولہ

انیس شیریں ۵ تولہ مرچ سیاہ ۵ تولہ ناگرموتھا ۵ تولہ تمام ادویات کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

ترکیب استعمال: ایک رتی سے ۲ رتی تک ہمراہ آب تازہ

فوائد: امراض بچگان یعنی بچوں کی تمام امراض کے لئے ازحد مفید ومجرب ہے۔

دوائے عطاش

(اہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: زہر مہرہ خطائی۔ طباشیر عمدہ۔ انار دانہ۔ سماق۔ نارجیل دریائی۔ الائچی خورد۔ تمام ادویہ ہموزن باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک دو تین رتی عمر کے لحاظ سے دیں۔

فوائد: اسہال، قے، شدت پیاس اور گرمی کے امراض میں بے حد مفید ہے۔

اکسیر الاطفال

(اہوالشافی)

اجزاء وترکیب ساخت: ناگرموتھ ۶ ماشہ۔ انیس سفید شیریں ۶ ماشہ۔ کاکڑا سنگی ۶ ماشہ۔ فلفل دراز ۶ ماشہ طباشیر عمدہ ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ نارجیل دریائی ۶ ماشہ۔ تمام ادویات کو نہایت باریک پیس کر مانند غبار کرکے محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: ۶ ماہ کے بچے کو ۲ رتی سے ۳ رتی تک ایک سال کے بچے کو ۴ رتی سے ۶ رتی تک۔ صبح دوپہر اور شام دیں۔

فوائد: سوکھا مسان کے لئے خصوصیت سے مفید ہے جبکہ بچہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہو۔ کھانسی بخار رہتا ہو۔ زرد، سبز یا سفید دست آتے ہوں یا کثرت سے پیاس لگتی ہو۔ تالو بیٹھ گیا ہو تمام عوارضات کے لئے نہایت ہی مفید اور مجرب ہے۔

دوائے کوکنار (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کوکنار ۱ چھٹانک، برگ بانسہ ایک چھٹانک، بہاگر ایک چھٹانک، نانخانوہ ایک چھٹانک، نمک سیاہ ایک چھٹانک، ملٹھی ایک چھٹانک، بہیڑہ ایک چھٹانک، تمام اشیاء کو مٹی کے برتن میں بند کرکے رات بھر تنور میں رکھیں، صبح کوٹ کر سفوف سیاہ تیار کریں۔

استعمال و فوائد بچوں کی کھانسی تنگی سانس کے لئے شہد میں ملا کر چٹائیں جوان کے لئے ۱ ماشہ آب نیم گرم سے دیں کھانسی اور دمہ کے لئے مفید ہے۔

سفوف بچگان (ہوالشافی)

(بچوں کے ہرے پیلے دستوں کے لئے)

اجزاء و ترکیب ساخت پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ ۵ تولہ، اجوائن دیسی ۵ تولہ بادیان ۵ تولہ، نوشادر ۲ تولہ سب کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں اور سب کے برابر چینی ڈالیں۔

ترکیب استعمال ایک سال کے بچے کو ایک چٹکی صبح دوپہر شام دن میں تین مرتبہ دیں اور تین سال کے بچے یا اس سے زیادہ عمر کے بچے کو بلا چینی ملانے چٹائیں۔ مقدار خوراک میں کمی بیشی حسب عمر کرلیں۔

فوائد حقیقت یہ ہے کہ جب ہرے پیلے دست کسی دوا سے بند ہونے میں نہ آئیں بفضل تعالیٰ اسی وقت بھی اسکی تین چار خوراکوں سے شفا ہو جاتی ہے

دوائے شہیقہ یعنی کالی کھانسی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت آک کے زرد شدہ پتے تقریباً ایک سو عدد گھی

سے چرب کرلیں اور اجوائین خراسانی ۱ تولہ، نمک سیاہ ۵ تولہ، باریک پیس کر رکھ لیں اور تھوڑا تھوڑا پتوں پر چھڑک لیں دو دو پتے ملا کر ایک دوسرے کے اوپر رکھتے جائیں اور مٹی کی کوری ہانڈی میں بند کر کے گڑھے میں دس سیر اوپلوں کی آگ دیں ٹھنڈا ہونے پر نکال کر رکھ لیں۔

مقدار خوراک : ۲ رتی شہد میں ملا کر چٹائیں۔

فوائد : شہیقہ یعنی کالی کھانسی کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے۔

آرام دہ برائے کالی کھانسی (دہوا شافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پھٹکڑی سفید بریان ۲ ماشہ گیس کا منٹل جلا ہوا ۱ ماشہ ستا اجوائین ۱ ماشہ سب کو باریک پیس کر ملا کر رکھیں۔

فوائد کالی کھانسی کا بہترین علاج ہے۔ کالی کھانسی ایک ایسا نامراد مرض ہے جس کے علاج میں اکثر اطباء پریشان ہو جاتے ہیں یہ نسخہ نوے فیصدی مجرب ہے اس وقت تک سینکڑوں مریض کالی کھانسی کے اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں اس اکسیر سے پہلی خوراک سے کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال : ایک رتی صبح و شام ہمراہ شہد چٹا دیا کریں۔

نسخہ دیگر برائے کالی کھانسی

اجزاء و ترکیب ساخت روغن ناریل خالص، ایک سال کے بچہ کو تقریباً تین تین ماشہ دن میں تین مرتبہ پلا دیا کریں۔

فوائد کالی کھانسی کے لئے اکسیر اور بے مثل ہے انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً اور بہت جلد آرام ہوگا۔

بال صحت

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت آملہ خشک ۵ تولہ، کشتہ صدف مروارید ی ۲½ تولہ، کشتہ گاؤ دنتی ۲½ تولہ۔

ترکیب تیاری آملہ کو نہایت باریک مثل غبار کے کریں پھر اسمیں کشتہ صدف اور کشتہ گاؤ دنتی ملاکر خوب کھرل کریں اور پانی کی مدد سے گولیاں بنالیں۔ یا بصورت سفوف ہی محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال چھ ماہ سے ایک سال تک کے بچے کو نصف گولی عرق گلاب یا تندرست والدہ کے دودھ میں گھس کر پلائیں ایک سال سے ۲ سال تک کے بچے کو ایک گولی عرق گلاب یا تندرست والدہ کے دودھ میں گھس کر پلائیں۔ دو سال سے تین سال تک کے بچے کو دو گولیاں بدستور دیں۔

فوائد: معصوم بچوں کو اچانک ہونیوالی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔
بال صحت: بچوں کی قبض، دست، قے، اپھارہ کو دور کرتی ہے۔ دردِ شکم، مرگی، پسلی چلنا کے لئے بلاتشخیص اور بلاخطر بچوں کو استعمال کرائیں ہر صورت میں مفید ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ نوٹ (۱): ایک حکیم صاحب نے سوکھا مسان (دق الاطفال یا سوکڑا) کے لئے اپنے ایک خاندانی نسخہ کی بہت تعریف کی کہ اس کے استعمال سے بچے کے دست بند ہوجاتے ہیں اور بچہ تندرست و توانا ہوجاتا ہے اور پھولتا جاتا ہے۔ نسخہ یہ ہے:
آملہ خشک نہایت باریک پیس کر کپڑچھان کریں اور محفوظ رکھیں، دق الاطفال کے لئے اکسیر ہے اس نسخہ میں اگر کشتہ جات مذکورہ شامل ہوجائیں تو وہ یقیناً دق الاطفال کے لئے بدرجہ اولیٰ مفید ہے۔ چنانچہ تجربہ پر مندرجہ بالا نسخہ کشتہ جات والا مفید ثابت ہوا مجرب اور معمول مطب ہے

اکسیر سوکھا

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: جوان بکرے کا جگر ایک پاؤ۔ لائم واٹر یعنی چونے کا پانی

ایک سیر جگر کا قیمہ کرلیں اور لائم واٹر کے ساتھ کڑاہی میں ڈال کر دھیمی آنچ پر پکائیں اور چمچ سے ہلاتے رہیں تاکہ گوشت جلنے نہ پائے جب پانی خشک ہو جانے کے قریب ہو تو اسمیں سوڈا بائیکارب ۲ تولہ ملالیں سب کچھ سفوف کی مانند ہو جائے گا۔ اتار کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک بلکہ ایک ماشہ تک یہ دوا، پانی سے بچہ کو دن میں دو بار دے دیا کریں۔

فوائد مرض سوکھا مسان (سوکڑا یا دق الاطفال) میں نہایت مفید ہے۔ اس سے بچہ کے جسم میں خون پیدا ہوتا ہے اور دہ دنوں میں موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ: یہ نسخہ بچوں کے مرض سوکھا کے لئے واقعی اکسیر ہے۔ دو ہفتہ کے علاج سے بچہ تندرست اور توانا ہو جاتا ہے پہچانا نہیں جاتا۔ داتڑی میں ایک عورت بچوں کے مرض سوکھا کے علاج میں اسی نسخہ کی بدولت نہایت مشہور ہے۔

برائے ام الصبیان (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ایلوا ایک تولہ، ریوند عصارہ ۳ ماشہ، مصطگی رومی ۲ ماشہ تمام ادویہ کو عرق گلاب میں کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ مونگ بنائیں۔

اگر بچہ شیر خوار ہو تو اسکی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اگر بچہ بڑا اور ہوشیار ہو تو دو گولی پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ دورے کی حالت میں بچہ کے ہاتھ پاؤں پکڑ لیں۔ لوٹنے پوٹنے نہ دیں ہتھیلیوں اور تلوں پر موٹے کپڑے کی تھیلی بنا کر آہستہ آہستہ رگڑیں۔ روغن گل بدن اور ہاتھوں پر ملیں تاکہ تشنج رفع ہو دورہ ختم ہونے کے بعد خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا دیں۔

شربت بال اکسیر (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: آمہ آمبہ نادیدہ ۱ تولہ لے کر ایک بوتل پانی میں چوبیس گھنٹہ

کے بعد اس کا زلال احتیاط سے لیں کہ چھنے کے اجزاء اس میں نہ آنے پائیں اس کے بعد فلٹر کر کے بوتل بھر لیں اور محفوظ رکھیں۔ بعد ازاں برگ بانسہ ایک سیر پختہ گل نیلو فر ایک پاؤ۔ گاؤزبان ا پاؤ۔ خوب کلاں آدھ پاؤ۔ ملٹھی آدھ پاؤ۔ تخم شبت آدھ پاؤ۔ بادیان ایک چھٹانک۔ سرطان ہندی خشک ۲ تولہ سب کو جوکوب کر کے پانچ گنا پانی میں چوبیس گھنٹے تک بھگو رکھیں۔ پھر بذریعہ قرع انبیق چار بوتل عرق کشید کریں۔ اب ایک بوتل یہ عرق اور ایک بوتل زلال چونا اور ۱½ سیر پختہ چینی باہم ملا کر آگ پر رکھیں جب شربت کا قوام تیار ہو جائے تو اُتار کر ٹھنڈا کر کے حسب ضرورت شربت میں ڈالنے والا سرخ رنگ ملالیں تاکہ شربت کا رنگ خوب سرخ اور خوشنما ہو جائے۔ پھر اسے بوتلوں میں بھر لیں اور فی بوتل ایک ایک ماشہ ٹاٹری اور سہاگہ ملادیں۔ ٹاٹری جمنے نہیں دیتی اور سہاگہ شربت کو خراب نہیں ہونے دیتا۔

ترکیب استعمال تین ماہ سے ۶ ماہ تک کے بچوں کو ۱۱ قطرے ۶ ماہ سے ایک سال تک کے بچے کو بیس قطرے اور ایک سال سے ۲ سال تک کے بچے کو ۳۰ قطرے۔ دو سال سے تین سال تک کے بچے کو چالیس قطرے استعمال کرائیں۔

فوائد بچوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر کہیں یا کیمیا، سب کچھ بجا ہے جہاں استعمال کرایا کامیابی ہوئی۔ بچوں کو قبض، اپھارہ، نفخ، قے دست، کھانسی، بخار اور سوکھا مسان یعنی دق الاطفال کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ غرضیکہ بچوں کی کوئی بیماری ہو اور کسی وجہ سے ہو اس کے لئے یہ تریاق ہے اور یہ شربت اعجاز مسیحائی کا حکم رکھتا ہے۔

اکسیر عطاش

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کافور ایک ماشہ۔ کشنیز تین ماشہ۔ طباشیر عمدہ تین ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی تین ماشہ، عرق گلاب ۲ تولہ میں پیس کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک ایک گولی ہمراہ عرق بید مشک، کیوڑہ و عرق کاسنی میں ملا کر دن میں چار پانچ مرتبہ دیں۔ عطاش کے لئے مفید و مجرب ہے۔

ڈبہ اطفال کا مجرب نسخہ

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سہاگہ بریان ایک تولہ ، لونگ ۲ ماشہ ، ایلوا ۲ ماشہ باریک پیس کر حبوب نخودی بنا دیں ۔ بوقت ضرورت ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچے کی ماں آدھ گھنٹہ تک گرم رضائی میں لیٹی رہے تاکہ بچہ کو پسینہ آجائے ایک گولی سے آرام ہوگا ۔ اگر کچھ کسر باقی رہ جائے تو ایک دو گولیاں اور دے دیں ۔

فوائد : ڈبہ اطفال یعنی بچوں کے نمونیا کے لئے مجرب نسخہ ہے ۔

سفوف برائے قلاع الفم

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت شورہ قلمی ، کتھ ، الائچی خورد ، گل سرخ ہر ایک ۲ ماشہ کافور ۱ ماشہ ، نیلا تھوتیا بریان ۱ رتی ۔ پہلے نیلا تھوتیا کو توے پر بریان کرلیں اور پھر تمام دوائیں الگ الگ پیس کر باہم ملا کر رکھیں ۔

ترکیب استعمال دن میں دو تین مرتبہ ایک ماشہ لے کر منہ میں مَل دیا کریں ۔ یہ احتیاط رکھیں کہ دوا حلق میں نہ جائے ۔

فوائد قلاع الفم یعنی منہ آنے میں منہ کے پیدا ہونے اور منہ کی سوزش میں یہ سفوف بہت جلد فائدہ کرتا ہے ۔

بال بال گھٹی

(ھوالشافی)

اجزائے ترکیب ساخت سنا مکی صاف شدہ ایک تولہ ، گل سرخ ایک تولہ گل بنفشہ ایک تولہ ، مغز املتاس ۵ تولہ ، آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور قوام غلیظ ہونے پر اسمیں نصف وزن شہد خالص ملالیں ۔

ترکیب استعمال ایک دن کے بچّہ سے لے کر ایک سال کے بچّہ تک ۱ بوند سے پندرہ بوند اور دو سال کے بچّہ کو ۲۵ بوند دس سال سے لے کر ۱۲ سال کے بچے کو تیس بوند صبح و شام قدرے پانی گرم ڈال کر دیں. لیکن اگر بچّہ کو دست آرہے ہوں تو سرد پانی ملاکر دیں ۔

فوائد بال بال گھٹی بچوں کی بیشمار امراض کے لئے آب حیات سے کم نہیں ہے ۔ مثلاً کھانسی ، بدہضمی ، دودھ اُلٹنا ، پیٹ پھولنا ، پسلی چلنا ، قبض ، ہرے پیلے دست ، خون ملے ہوئے دست ، نیز پیٹ کے کیڑے ، پیاس ، خرابی خون ، پھوڑے پھنسیاں وغیرہ کے لئے بفضل تعالیٰ سب کو فائدہ ہو جاتا ہے اور بچہ دنوں میں موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ تندرست بچوں کو بھی کبھی کبھی استعمال کرائی جاتی ہے ۔ اگر تھوڑی سی دوا ، انگلی سے مسوڑھوں پر مَل دی جائے کو دانت بآسانی نکل آتے ہیں ۔ الغرض بچوں کی ہر بیماری دور کرنے میں اکسیر ہے

سفوف دافع بخار یا دیسی ایسپرین (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کشتہ ہڑتال گئو دنتی ۵ تولہ کو جوشاندہ پیلا مول ۵ تولہ ، جوشاندہ پوست خشخاش ۵ تولہ ، بھنگ کے تازہ پتوں کا پانی ۵ تولہ میں یکے بعد دیگرے کھرل کر کے خشک کرلیں پھر اس میں نوشادر قلمی ۶ ماشہ ، زنجبیل ۲ ماشہ کافور ۳ ماشہ باریک پیس کر ملالیں اور محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک : ۴ رتی سے نصف ماشہ ہمراہ آب تازہ یا چائے یا دودھ ۔

فوائد یہ دوا ، ایسپرین کا بدل ہے ۔ پسینہ لاکر بخار رفع کرتی ہے اور سر درد کو بھی نافع ہے ۔

تریاق ملیریا (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پھٹکڑی سفید بریان ۲ تولہ ، نوشادر عمدہ ۲ تولہ ، گیرو ۲ تولہ ، مغز کرنجوا ۲ تولہ ، تخم دھتورہ ۲ تولہ تمام ادویات

باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ آب یا شربت بنفشہ یا شربت انار، دیں پہلے ہی دن ملیریا بخار رُک جائے گا (بشرطیکہ مریض کو قبض نہ ہو) ہزاروں مرتبہ کی آزمودہ دوا ہے۔ اگر پہلے دن بخار نہ رُکے تو دوسرے دن یقینی طور پر رُک جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

سفوف بخار یا اکسیر دق سل (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت انیس سفید شیریں ۵ تولہ۔ قلمی شورہ ۵ تولہ۔ کچور ۵ تولہ دانہ الائچی خورد ۵ تولہ۔ طباشیر عمدہ ۵ تولہ۔ کوزہ مصری ۲۵ تولہ تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے مصری باریک شدہ ملا کر محفوظ رکھیں۔

فوائد یہ ایک عجیب و غریب کم خرچ نسخہ ہے جس سے ہمارے زیر علاج کئی مریض شفایاب ہو چکے ہیں اور ہمارا معمول مطب ہے جو نادار مریض اور غریب لوگ قیمتی علاج کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے یہ علاج مفید ہے اس دوا کا خاصہ ہے کہ سوائے دق کے ہر قسم کے پرانے بخار کو ایک ہفتہ کے اندر بالکل رفع کر دے گی اگر ایک ہفتہ تک بخار رفع نہ ہو تو یقیناً تپ دق ہے۔ اگرچہ تپ دق میں کمی ہو جائے گی لیکن تپ دق کی صورت میں مندرجہ ذیل نسخہ بھی ہمراہ استعمال کرا دیں۔ (ھوالشافی)

دھنیا خشک ۶ ماشہ، آملہ ۶ ماشہ، شاہترہ ۶ ماشہ، برگ بانسہ ۶ ماشہ، مویز منقی، ۵ دانہ رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر نصف حصہ میں شہد خالص ۶ ماشہ اور دو تولہ کوزہ مصری ملا کر مذکورہ بالا سفوف کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ دن میں تین بار اس کے استعمال سے بخار کھانسی اور خون آنا ایک ہفتہ کے اندر اندر رفع ہو جاتا ہے۔ کم خرچ سہل الحصول اور کثیر النفعت شاید کوئی نسخہ اس کے مقابلہ کا ہو گا۔ اگر خون زیادہ آ رہا ہو تو کھار بانسہ ۴ رتی دن میں دو بار اسی جوشاندہ کے ساتھ دیں۔ نفث الدم کے لئے اکسیر الاثر ہے۔

مقدار خوراک : ۲ رتی سے ایک ماشہ تک۔

نوٹ : میں اس نسخہ کو تپ محرقہ میں استعمال کرتا ہوں جب کہ موتی جھرا دب جائے اور

دق کا اندیشہ لاحق ہو اس دوا سے موتی جھرا خوب نکلتا ہے اور بخار اتر جاتا ہے، کیپسول بھر کر دیتا ہوں۔ (صدیقی)

تلسی کی گولیاں

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت برگ تلسی تازہ، مرچ سیاہ، ہموزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ نوبت آنے سے دو گھنٹہ قبل دو دو گولیاں مناسب عرق یا پانی سے دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ نوبت کو ایک دو بار ہی میں روک دے گی۔

فوائد یہ گولیاں ہر قسم کے بخاروں میں نہایت مفید ہیں معمولی ہونے کے باوجود کونین کا مقابلہ کرتی ہیں۔ جو اصحاب اس بات کے شاکی ہیں کہ طب یونانی میں کونین کے مقابلہ کی کوئی دوا کونین کے مقابلہ میں نہیں ہے وہ اس دوائے لاجواب اور اکسیر صفت کو آزما کر اس کے حیرت انگیز فوائد سے مستفید ہوں، نہایت ہی مجرب المجرب ہے۔

اکسیر ملیریا

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پھٹکڑی سفید تین تولہ، سہاگہ ۶ ماشہ، شورہ قلمی ۳ تولہ تینوں چیزوں کو لوہے کے تابہ پر رکھ کر آگ جلائیں اور اجوائین دیسی تین تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ کو باریک پیس کر چٹکی دیتے جائیں جب دوا ختم ہوجانے اور دھواں بند ہوجائے تو پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت ۲ ماشہ تک گائے کی چھاچھ یا کسی مناسب شربت سے دن میں دو مرتبہ صبح و شام دیا کریں۔ انشاء اللہ یہ معمولی نسخہ ملیریا کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ بنا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

محلول تلخ یعنی کڑوی دوا۔ (معمول مطب) (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: گلو تازہ ایک سیر، اجوائین دیسی ۱ تولہ

گل منڈی ۱۰ تولہ، تخم کاسنی نیمکوفتہ ۱۰ تولہ، خوب کلاں ۱۰ تولہ، چرائتہ ۱۰ تولہ، شاہترہ ۱۰ تولہ ان تمام ادویات کو تین سیر پانی میں بھگو رکھیں گرمیوں میں دو روز اور سردیوں میں چار پانچ روز کے بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف رہ جائے تو چھان کر باقی ماندہ فضلہ میں دو سیر پانی کی ڈال کر پھر جوش دیں جب نصف رہ جائے چھان کر باقی ماندہ فضلہ میں دو سیر پانی میں ڈال کر پھر پکائیں جب نصف پانی رہ جائے تو چھان کر تینوں پانی اکٹھے کر کے نتھار کر فی سیر کے حساب سے نوشادر ۲ تولہ اور تیزاب گندھک خالص ۲۵ بوند ملا کر بوتلوں میں بھر لیں تین روز تک احتیاط سے رکھیں فضلہ یا گاد نیچے بیٹھ جائے گی پھر احتیاط سے نتھار لیں۔ بس تیار ہے

فوائد ملیریا کو خاص طور پر مفید ہے۔ عظم طحال کو نافع ہے نیز تمام امراض جگر کے لئے اکسیر ہے۔ درد معدہ، صلابت معدہ کو نافع ہے کہنہ بخار اور تپ دق کو بھی نافع ہے اعلیٰ درجہ کا مصفیٰ خون ہے جسکی وجہ سے داد چنبل فساد خون، بثورات، خارش اور آتشک کو بھی مفید ہے ملیریا کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے باری کے بخار کو مفید ہے۔

ترکیب استعمال بخار کے مریض کو اگر قبض ہو تو کڑدی دوا ر تین اونس میں حسب ضرورت مگنیشیا سالٹ ملا کر دن میں تین خوراکیں دیں۔ مریض کو تین چار دست آ کر بخار ٹوٹ جائے گا اگر کچھ باقی رہے تو دوسرے دن کڑدی دوا، بغیر سالٹ کے دیں چڑھے ہوئے بخار میں تین گھنٹہ کے وقفہ میں ایک ایک اونس پلا دیں انشاءاللہ ایک ہی روز سے بخار دور ہو جائے گا۔ ملیریا بخار کے جراثیموں کو بھی ایک ہی روز میں ہلاک کر دیتا ہے اگر بخار باری سے آتا ہو تو نوبت سے پیشتر گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ سے تین خوراکیں پلا دیں۔ انشاءاللہ بخار نہ ہوگا اکثر اس سے ایک ہی دفعہ میں آرام ہو جاتا ہے لیکن احتیاطاً تین روز تک استعمال کرائیں۔ خارش اور فساد خون میں بھی دن میں مرتبہ مگنشیا ملا کر دیں۔ اور اس کے علاوہ کوئی مصفیٰ خون سفوف وغیرہ استعمال کریں تو اختیار ہے۔

علاوہ ازیں عظم طحال، عظم الکبد، وجع الکبد اور یرقان جس میں خفیف بخار بھی رہتا ہے ہر تین گھنٹہ کے بعد پلانے کی ہدایت کریں۔

حبوب (معمول مطب) ملیریا (احوال الشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | مغز کرنجوہ ۴۰ تولہ، فلفل دراز ۲۲ تولہ، برگ کیکر تازہ ۱۶ تولہ، زیرہ سفید باریک شدہ ۲ ۲ تولہ، پھٹکڑی بریاں ۸ تولہ، اجوائین خراسانی ۸ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر مندرجہ ذیل ادویہ کے جوشاندہ میں گوندھ کر حبوب نخودی تیار کریں۔

ادویہ جوشاندہ | چرائتہ نیم سیر، افسنتین عمدہ نیم سیر گلو سبز ایک سیر پانی میں جوش دیکر چھان کر مذکورہ بالا ادویہ اسمیں گوندھ کر نخودی گولیاں بنا دیں۔

مقدار خوراک | ۲ گولیاں صبح ۲ گولیاں دوپہر اور دو گولیاں شام ہمراہ آب تازہ دیں اگر قبض ہو تو پہلے تلین کر لیں۔

فوائد : ملیریا بخار کے لئے اکسیر الاثر اور مجرب ہیں۔

نوٹ ضروری : فاضل جالینوس کہتا ہے کہ جس طرح چوتھیا بخار تلی کی کسی بیماری کے بغیر پیدا نہیں ہوتا اسی طرح نوبتی یعنی بلغمی بخار معدہ کے کسی مرض کے بغیر بھی نہیں ہو سکتا یعنی ملیریا بخار کی خواہ کوئی قسم ہو معدہ جگر اور تلی کی خرابی سے ہوتے ہیں اور ناانخواہ یعنی اجوائین دیسی برائے بلغمی بخاروں کے لئے نفع بخش دوا ہے اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

نسخہ آٹھ پہری اجوائین (احوال الشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | اجوائین دیسی ۱ تولہ صبح کے وقت مٹی کے کورے آبخورے میں پانی ایک پاؤ میں بھگو دیں۔ اس آبخورے کو دن کے وقت سایہ میں رکھیں اور رات کے وقت شبنم میں رکھیں اور دوسرے روز

صبح کے وقت زلال چھان کر پلادیں۔ روزانہ ایک مرتبہ۔
فوائد: پرانے سے پرانا بلغمی بخار دور ہوجائے گا۔

ملیریل گولیاں (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ① مرچ سیاہ، برگ تلسی، مغز کرنجوا، نوشادر قلمی، آنیس سفید شیریں، برگ بھنگ۔ ہموزن باریک پیس کر گولیاں بقدر نخود تیار کریں، دن میں تین مرتبہ بدرقہ مناسبہ دیں۔

فوائد ملیریا کا تریاق ہے، کونین سے بدرجہا بہتر ہے ایک دو دن کے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ دینے والا لاجواب مجرب نسخہ ہے۔

خسرہ چیچک، لاکڑا، کاکڑا کے لئے اکسیری گولیاں' یا

"حب شفاء"

تخم جو زنائل ۳ تولہ، ریوند خطائی ۲ تولہ، زنجبیل ۱ تولہ، گوند کیکر ۱ تولہ۔ گوند کیکر کو پانی میں حل کر کے لعاب نکالیں اور اس میں دوسری ادویہ کوٹ چھان کر ملائیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خسرہ چیچک اور کاکڑا لاکڑا جو طبی اصطلاح میں حصبہ، جدری اور حمیقا کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ یہ گولیاں ایسی حالت میں جبکہ سست رفتاری سے برآمد ہوتے ہوئے رک جائیں نہایت مفید ہیں۔ ایک دو خوراک سے کھل نکل آتے ہیں ذرہ برابر کبھی سواد بند نہیں رہنے پایا۔ میرے تجربہ میں کبھی خطا نہیں ہوئی۔ نسخہ کوئی صدری یا اسراری نسخہ نہیں ہے بلکہ عام مشہور اور فن طب سے معمول شدہ بد رکھنے والا ہر شخص واقف ہے۔ لیکن ان امراض میں ان گولیوں کا یہ خصوصی فائدہ میرے اپنے تجربات کا پرزوردہ معلوم کردہ ہے۔
ملاحظہ: حب شفاء کے معلوم منافع میں حکیم صاحب کا تجربہ ایک قابل قدر اضافہ ہے۔
حب شفاء کے فوائد: تندرستی کو قائم رکھتی ہے سر کے درد کو تسکین دیتی

ہے اور پرانے بخاروں میں خصوصیت سے نافع ہے۔ نوبتی بخاروں میں نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی کھلائیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے استعمال سے افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

اکسیر بخار

(اھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ہڑتال گئو دنتی ۵ تولہ۔ برگ کیکر ۲۰ تولہ۔ برگ کرنجوا ۲۰ تولہ۔ برگ دھتورہ ۱۰ تولہ۔ برگ نیم ۱۰ تولہ۔ تمام برگوں کا نغدہ سا بنا کر نصف نغدہ کوزہ گلی میں رکھ کر اوپر گئو دنتی رکھ دیں بقیہ نغدہ اوپر رکھ کر مضبوط گل حکمت کریں۔ اور دس سیر کی دیں ٹھنڈا ہونے پر کشتہ نکال لیں۔

مقدار خوراک: ۱ رتی تا ۴ رتی ایسی تین خوراکیں صبح دوپہر شام ہمراہ آب تازہ یا شیر گرم۔ موسم گرما میں ہمراہ شربت بنفشہ۔ بچوں کو حسب عمر ایک رتی تا ½ ۱ رتی دیں۔

فوائد ہر قسم کے بخار خواہ نیا ہو یا پرانا (بجز تپ محرقہ کے) سب کے لئے اکسیر ہے۔ خاص کر بگڑے ہوئے ملیریا یا مرکب بخار۔ پرانے بخار سردی کے بخار کے لئے تریاق ہے۔ بچے بوڑھے سب استعمال کر سکتے ہیں بے ضرر اکسیر ہے اگر بخار سال سے زیادہ کا ہو چھ ہفتہ تک علاج کریں آرام ہوگا۔ پرانے بخار والے مریضوں کو دو چار دن دوران استعمال زیادہ زور کا بخار ہوتا ہے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

بخار کا اکسیری نسخہ

اجزاء و ترکیب ساخت سنگجراحت، ہیرا کسیس دونوں ہموزن لے کر گھیکوار کے پانی سے کھرل کر کے کوزہ گلی میں گل حکمت کریں اور تین سیر اوپلوں کی آگ دیں اور سرد ہونے پر نکال لیں باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ سرخ رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا۔

ترکیب استعمال۔ کشتہ مذکورہ میں سے دو رتی لے کر پانی یا کسی مناسب عرق

کے ساتھ کھلائیں۔ کھانسی کے لئے ایک رتی پان کے ساتھ دیں۔

سنکونا کا نعم البدل

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت دسونت مصفیٰ ۲ تولہ۔ شیر مدار ایک تولہ۔ ہاون دستہ میں ڈال کر خوب کوٹیں اور سنبھال کر رکھیں جب بالکل خشک ہو جائے تو باریک پیس کر چھان لیں۔ "سفوفاً"، "حبوباً" یا مکسچر کے طور پر جس طرح دل چاہے استعمال کریں۔

فوائد فوائد نہ صرف سنکونا کے برابر ہیں بلکہ بعض اوقات اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ظہور پذیر ہوتے ہیں لطف یہ ہے کہ سنکونا کی طرح اس میں کوئی مضرت نہیں ہے اس کے تجربہ کرنے پر کبھی سنکونا کا نام نہ لو گے۔ نوبتی بخاروں اور دموں کے لئے اکسیر الاثر ہے

کشتہ ہڑتال گئو دنتی

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ہڑتال گئو دنتی ۸ تولہ۔ اجوائین دیسی ۴ تولہ۔ نوشادر ۲ تولہ پھٹکڑی سفید ۲ تولہ گو دا گھیکوار ۴ سیر پختہ ہانڈی گلی ایک عدد اوپلے سوا سیر۔

ترکیب ساخت ہانڈی میں پہلے تین سیر پختہ گھیکوار کا گودا رکھیں اور پھر اس پر نصف اجوائین بچھا کر پھر نوشادر اور پھٹکڑی کی ٹکیاں بنا کر رکھیں پھر ہڑتال گئو دنتی کے ٹکڑے رکھ کر اوپر باقی ماندہ اجوائین ڈال کر گودا گھیکوار ڈالدیں اور ہانڈی کے منہ کو گل حکمت کر کے زمین کے اندر گڑھا کھود کر سوا سیر اوپلوں کی آگ دیں ہڑتال کے قطعات بالکل سفید براق اور پھولے ہوئے برآمد ہوں گے باریک پیس کر شیشی میں سنبھال رکھیں اور بوقت ضرورت مندرجہ ذیل طریقے سے کام میں لائیں بہت ہی مفید اور لاجواب نسخہ ہے۔

ترکیب استعمال : ایک تا ۲ رتی تک ہمراہ عرق سونف یا عرق پودینہ دیں۔

فوائد | نہ صرف بخار کی اسلم دوا ہے بلکہ ذات الجنب کھانسی ہر قسم کی مفید دوا ہے فنسیٹن کے ہم پلہ ہے جس سے پسینہ آکر فوراً بخار اتر جاتا ہے۔

دیسی کونین

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | مغز کرنجوہ ۱ تولہ، زنجبیل ۱ تولہ، سہاگہ سفید بریان ایک تولہ، شب یمانی بریان ایک تولہ، تخم دھتورہ ۱ تولہ باریک پیس کر عرق بادیان میں خوب سحق کر کے حبوب بقدر دانہ نخود بنائیں۔ بخار سے قبل ایک گھنٹہ کے وقفہ سے ایک ایک گولی ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ، عرق گاؤ زبان ۵ تولہ کے ہمراہ دیں۔

فوائد | کونین سے زیادہ سریع الاثر واکسیر صفت دوا ہے کسی قسم کا نقصان کئے بغیر روزانہ کا بخار یا باری کا بخار یا تیسرے چوتھے روز کا بخار اس کے استعمال سے دُور ہو جاتا ہے گویا کہ یہ دیسی کونین ہے۔ معیادی بخار بھی آہستہ آہستہ رفع ہو جاتا ہے۔

حب اجامی

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | انیس سفید شیریں عمدہ ایک تولہ، مغز کرنجوا ایک تولہ، مرچ سیاہ ۲ ماشہ، فلفل دراز ۲ ماشہ۔ تمام ادویات کو نہایت باریک پیس کر حبوب نخودی تیار کریں۔

فوائد : موسمی بخار کے لئے نہایت مفید ہیں بشرطیکہ قبض نہ ہو۔ حفظ ماتقدم کے طور پر نہایت مفید ہیں۔

متفرقات

برائے سوزاک

اجزاء و ترکیب ساخت : سلاجیت خالص ۲ تولہ کشتہ صدف مرواریدی ۱ تولہ

سہاگہ ۲ تولہ قلمی شورہ ۲ تولہ، جوکھار خانہ ساز ۲ تولہ کشتہ قلعی ۴ ماشہ پھٹکڑی سرخ ۴ ماشہ۔ تخم بھنگ ۴ ماشہ۔ نوشادر ۱۵ ماشہ۔ پہلے ایک روز بھنگ کے مقطر پانی سے اور پھر تین روز شیر مدار میں کھرل کریں خشک ہونے پر بطریق معروف جوہر اڑائیں۔

ترکیب استعمال: نصف رتی کھانڈ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے دودھ کی کچی لسی پی لیں۔

فوائد: سوزاک کہنہ و جدید تین دن میں غائب۔ میرا دعوٰی ہے کہ اس نسخہ سے بڑھ کر آج تک دنیا بھر میں کوئی نسخہ تیار نہیں ہوا آزما کر دیکھ لیں ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

پرہیز: دوران علاج نمک ہرگز نہ کھائیں۔

قرص بنفشہ (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: گل بنفشہ ۶ ماشہ کتیرا ۶ ماشہ نشاستہ ۶ ماشہ۔ رب السوس ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۱½ ماشہ سقمونیا ولایتی ۱½ تولہ۔ سب کو باریک پیس کر ۶ رتی کی گولیاں بذریعہ مشین تیار کریں۔

فوائد: قبض کشا ہے۔ دائمی قبض کے لئے بھی مفید ہے ۲ تا ۳ گولیاں ہمراہ بدرقہ مناسب استعمال کرائیں۔ قبض کی بہترین دوا ہے حکیم نیر واسطی صاحب کی ایجاد ہے۔ قبض کے لئے واقعی بہترین چیز ہے۔

باردین (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: طباشیر خالص ۲½ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۲½ تولہ تخم کشنیز ۲½ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ تولہ۔ نارجیل دریائی ۱½ تولہ۔ کہربا شمعی ۲½ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲½ تولہ مصطگی رومی ۲½ تولہ۔ سفوف مغز کنول گٹہ ۲ تولہ۔ کشتہ مرجان ۹ ماشہ کشتہ عقیق ۱ تولہ۔ کشتہ سنگ یشب ۶ ماشہ۔ [illegible] صادق

۶ ماشہ ، ورق نقرہ ۵۰ عدد تمام ادویہ کو باریک پیس کر مثل غبار کریں۔
مقدار خوراک : ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک صبح شام ہمراہ شربت مفرح وغیرہ ،

فوائد | گرمی سے پیدا شدہ تمام بیماریوں کی واحد اکسیر ہے حلق سے اترتے ہی اثر دکھاتا ہے ۔ دل کی تمام بیماریوں کی واحد اکسیر ہے ۔ دل کا دھڑکنا ، صفراوی دست اور ہیضہ کے لئے اکسیر ثابت ہوتی ہے ۔ غرضیکہ نہایت لاجواب تحفہ ہے ۔ ہر طبیب کو موسم گرما میں اس بیش بہا اکسیر سے مالا مال ہونا چاہیئے ۔

ناردین

ہوالشافی

اجزاء و ترکیب ساخت | کچلہ مدبر ۲½ تولہ ، دارچینی ایک تولہ ، سونٹھ ۱ تولہ ، سہاگہ بریاں ۱ تولہ ، مرچ سیاہ ۱ تولہ ، فلفل دراز ۱ تولہ ، گیرو ۱ تولہ ۔
ادویات کو بالکل باریک پیس لیں بس ناردین تیار ہے ۔

ترکیب استعمال | ارتی سے ۴ رتی تک گرم پانی یا عرق سونف کے ہمراہ صبح و شام استعمال کرائیں اور ہفتہ میں دو یوم ناغہ کر لیا کریں ۔

فوائد | اَدھرنگ ، لقوہ ، فالج ، سردرد ، نزلہ زکام غرضیکہ تمام سرد بیماریوں کے لئے اکسیر سے کم نہیں ہے ۔

کرشمانی

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | کڑا چھال ۸ تولہ دہی حسب ضرورت ۔ کڑا چھال کو بالکل باریک پیس کر آٹھ پڑیاں تیار کریں ۔

ترکیب استعمال | ایک پڑیہ بوقت صبح دہی کے ساتھ استعمال کرائیں اور اسی طرح آٹھ پڑیاں آٹھ یوم میں ختم کر دیں ۔ نیز دوران استعمال میں دہی بکثرت استعمال کرائیں نیز روٹی سے پرہیز کرائیں البتہ دہی چاول کھانے کو دیتے رہیں ۔

فوائد سنگرہنی کا کامیاب ترین فارمولا ہے۔ مایوس سے مایوس مریض اس دوا کے صرف ایک ہفتہ استعمال سے اس موذی مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جواہرات سے کھلنے کے برابر نسخہ ہے۔ آزمائیں اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچائیں۔
نوٹ: میرے خیال میں وزن خوراک زیادہ ہے چھ ماشہ فی خوراک کافی ہے۔ (صدیقی)

کشتہ چاندی (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ایک تولہ ورق نقرہ خالص (خود تیار کرائیں) کو ۱۰ تولہ آب ادرک میں یہاں تک کھرل کریں کہ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں باندھنے کے قابل ہو جائے ٹکیوں کو کوزہ گلی میں گل حکمت کریں۔ اور خشک ہونے پر ۲۰ سیر اوپلوں کی آنچ دیں ایک ہی آنچ میں کشتہ تیار ہوگا۔

فوائد بے حد مقوی باہ اعضائے رئیسہ ہے۔ کمزوری لاغری کو دور کر کے چستی توانائی پیدا کرتا ہے۔ جریان احتلام میں بھی مفید ہے۔

افیون چھڑانے کی بے نظیر اکسیر (اہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کچلہ مدبر ۲ تولہ، تخم دھتورہ سیاہ مدبر بروغن گاؤ ۲ تولہ۔ اسپند مدبر بروغن گاؤ ۲ تولہ۔ اجوائین خراسانی ۴ ماشہ، جوزبوا ۴ تولہ، جاوتری ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۴ ماشہ، سب کو باریک پیس کر گولیاں بقدر نخود تیار کریں۔

ترکیب استعمال حسب ضرورت ایک یا دو گولی ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ اور دوران استعمال میں دودھ گھی خوب استعمال کریں جس دن سے گولیاں شروع کریں۔ افیون بالکل ترک کر دیں۔
فوائد: افیون چھڑانے کے لئے بہترین اکسیر ہے۔

کورس

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | ایلوا ایک تولہ، زعفران خالص ۶ ماشہ، مرمکی ۶ ماشہ، جند بید ستر ۶ ماشہ، ہینگ چھ ماشہ ہیرا کسیس سبز ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنائیں۔

ترکیب استعمال | ایک سے دو گولی صبح و شام ہمراہ گرم دودھ یا چائے سے دیں۔ حیض کی آمد سے ہفتہ عشرہ پہلے شروع کریں۔ انشاءاللہ رحم تمام رطوبات وغیرہ سے صاف ہو جائے گا اور خون کھل کر اور بالکل ٹھیک جاری ہو جائے گا حیض کو جاری کرنے کے لئے شاید ہی کوئی اس سے بہتر دوائی ہو۔ انشاءاللہ اسکو آپ بدرجہا بہتر پائیں گے

روک

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | گل دھاوا ۱ تولہ، سپاری ایک تولہ، گوند ڈھاک ۱ تولہ، موچرس ۱ تولہ، کمرکس ۱ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ، تج ۱ تولہ، چاکسو ۱ تولہ، مازو ۱ تولہ، کشتہ بیضہ مرغ ۱ تولہ، کھانڈ یا مصری ۴ تولہ تمام ادویہ کو باریک پیس کر سفوف بنا دیں۔

ترکیب استعمال | دو ماشہ صبح دو ماشہ شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کرائیں۔ فوائد: سفوف لیکوریا میں مثل ہے۔ سیلان الرحم۔ لیکوریا۔ سفید پانی آنا کے لئے لاجواب تحفہ ہے۔

قرص عجیب

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | تخم جوز ماثل سیاہ پانچ تولہ مرچ سیاہ ۱۰ تولہ گوندھ لیکر حسب ضرورت۔ دونوں ادویہ کو باریک

کرکے گوند کیکر کے ساتھ گولیاں ۲،۴ رتی تیار کریں اور ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ آب یا دُودھ کے ساتھ دیں مختلف دوا، خانے مختلف ناموں سے فروخت کر رہے ہیں۔ احتلام کے لئے ایک سو فیصد کامیاب دوا ہے۔ واقعی یہ ایک بہترین اکسیر ہے۔

کرشماتی

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | بکلہ مدبر ایک تولہ، گوگل ایک تولہ، مغز تخم نیم ایک تولہ تمام ادویات کو باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک شام ہمراہ دودھ یا پانی استعمال کریں۔

فوائد | مقوی باہ، سلسل البول، بواسیر ریحی وغیرہ کے لئے آزمودہ دوا ہے جس کی پہلی ہی خوراک اپنا اثر دکھلاتی ہے۔

سفوف شباب

ہوالشافی

اجزاء و ترکیب ساخت | اسگندھ ناگوری ۲ تولہ، موصلی سفید انڈیا ۱ تولہ، موصلی سیاہ ۱ تولہ، تخم سلیارا ۱ تولہ تمام ادویہ کو ایک پاؤ دودھ میں پکائیں جب تمام دودھ خشک ہو جائے تو سکھا کر باریک پیس کر اور اس کے برابر کھانڈ سفید ملائیں۔

مقدار خوراک : صبح شام بقدر چھ ماشہ دودھ گائے کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد | سیلان الرحم سے پیدا شدہ کمزوری اور کثرت جماع یا زیادتی اولاد سے پیدا شدہ بڑھاپا ختم ہو جاتا ہے اور شباب کا از سرِ نو دور دورہ ہوتا ہے۔ عورت فربہ اندام اور صحت مند ہو جاتی ہے۔

معجون مقوی باہ

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گوند کیکر ۱/۲ ۱ چھٹانک، آرد سنگھاڑا ۱/۲ ۱ چھٹانک، آرد خرما ۱/۲ ۱ چھٹانک، مغز بادام شیریں مقشر ۱/۲ ۱ چھٹانک، مغز پستہ ۱/۲ ۱ تولہ، مغز نارجیل ۱/۲ ۱ تولہ، الائچی خورد ۳ ماشہ، سونٹھ ۲ ماشہ، لونگ ۲ ماشہ، نگھال ۲ ماشہ، چینی ۵ چھٹانک، شہد خالص ۱۰ چھٹانک۔

مقدار خوراک دوائے ڈپٹی صاحب والی ایک خوراک ا تولہ معجون میں رکھ کر صبح و شام دیں۔

فوائد: سرعت انزال، تغلیظ منی و سیلان وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

دوائے ڈپٹی صاحب

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت قلعی مصفیٰ ۹ ماشہ، سیماب مصفیٰ ا تولہ، میٹھا تیلیا مدبر ۹ ماشہ، فلفل دراز ۴ ماشہ، مرچ سفید ۱۰ تولہ۔

اول قلعی و سیماب کو پگھل بند کر کے کھرل کریں۔ پھر میٹھا تیلیا ملا کر کھرل کریں۔ پھر فلفل دراز ملا کر کھرل کریں۔ بعدازاں ۵-۵ دانہ مرچ سفید ڈال کر سحق بلیغ کرتے جائیں حتیٰ کہ کل مرچ سفید شامل ہو جائیں اور دوا مثل غبار ہو جائے بس تیار ہے۔

مقدار خوراک ۱-۲ رتی تک حلوہ میں ملا کر تناول کریں یا ایک دو لقمہ حلوہ تناول کر کے دوا کیپسول میں بھر کر نگل کر قدرے حلوہ کھا لیا کریں۔ روزانہ چالیس یوم تک ورنہ کم از کم ۲۱ یوم تک دوا استعمال کی جائے غذا مرغن دودھ گھی دیسی عمدہ میوہ جات استعمال کریں، ترشی بادی سے پرہیز کریں۔

دوائے ڈپٹی صاحب ازبیدار بخت برائے کہنہ جریان و نزلہ دائمی کو بھی نافع ہے یہ اصل نسخہ ہے جو کہ ڈپٹی جمیل اللہ نہی کے مجربات میں سے ہے۔

بے اولادی کے لئے مجرّب نسخہ : (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پیپل کی داڑھی پاؤ بھر (جو سایہ میں خشک کی ہو) باریک پیس کر ہم وزن شکر سفید ملا کر بعد فراغت حیض دو تولہ عورت کو اور ایک تولہ مرد کو گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔ دس یوم متواتر کھلائیں۔ گیارہویں روز مجامعت کریں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ ورنہ دوسرے مہینہ اسی طرح کریں۔

فوائد اس سے کئی گھرانے آباد ہوئے ہیں جو اولاد کو ترستے تھے خدا نے ان کی مراد پوری کی بشیر تمنا بار آور ہو گیا حتیٰ کہ سن یاس کے قریب پہنچنے تک بھی اولاد کی نعمت سے مالا مال ہو گئے۔

نوٹ : نسخہ واقعی کامیاب ہے میرے ایک عزیز حکیم صلاح الدین صاحب اس میں برادہ دندان فیل بھی ملاتے ہیں۔ بہت کامیاب و مجرب نسخہ ہے۔

چوٹ گولی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت بھوکر مول، بوڑہ سمجی، بالوان تیج، انبہ ہلدی لودھ پٹھانی ہر ایک ہموزن سب کو باریک کر کے قند سیاہ یا شہد کی مدد سے گولیاں بنائیں۔ اور بوقت ضرورت دودھ نیم گرم میں ملا کر ضماد کریں۔ (از ڈپٹی جمیل اللہ صاحب نہٹی)

چوٹ گولی دیگر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت : بھوکر مول ۶ ماشہ۔ بیج خراسانی ۶ ماشہ، زرد چوب

۶ ماشہ، لونگ سبجی ۶ ماشہ، میدہ لکڑی ۶ ماشہ، قند سیاہ ۳ تولہ اور پر والی دواؤں کو خوب باریک پیس کر گڑ کو پانی میں گھول کر انگاروں پر گاڑھا کریں اور سب ادویات کو ملاکر گولیاں بنالیں اور وقت ضرورت نیم گرم پانی میں حل کر کے چوٹ کی جگہ پر لیپ کریں۔

حب الجمیل

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | ہر سہ اجوائین ۶ تولہ، ہر سہ نمک ۶ تولہ، مغز کرنجوہ ۲ تولہ پانی میں گھول کر سب ادویہ ملاکر گولیاں بنادیں۔ خوراک ایک سے دو گولی پانی کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد۔

فوائد: اکثر امراض معدہ جگر و طحال کے دینے بچوں جوانوں اور بوڑھوں کیلئے فائدہ مند ہے

حب الجمیل دیگر

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | گندھک آملہ سار مدبر ۱۰ تولہ، عرق آملہ سبز ایک سیر گندھک کو عرق آملہ میں سحق کر کے گولیاں نخودی بنائیں۔

مقدار خوراک: بعد از غذا ایک سے دو گولی ہمراہ آب کھلائیں۔

فوائد: مقوی معدہ و مشتہی ہے خون صاف پیدا کرتی ہے بصورت مداومت بالوں کو سیاہ کرے۔

حب الجمیل اعلیٰ

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | گندھک آملہ سار مصفیٰ ۵ تولہ، رسونت خالص ½ ۲ تولہ میں عرق آملہ سبز ۴ تولہ جذب کریں جب قوام گولیاں بننے کے قابل ہو تب اس میں نمک چرچٹہ ½ ۲ تولہ ملاکر سحق کر کے حبوب نخودی بنادیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گولی بعد از غذا خواہ دن میں ۵ بار غذا لیں بعد اس کے گولی کا استعمال کریں۔
فوائد: مذکورہ بالا مقوی معدہ و مشتہی۔ خون صاف پیدا کرتی ہے۔ بصورت مداومت بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔

اکسیر عرق النساء

(احوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت میٹھا تیلیہ مدبر ۶ ماشہ۔ کچلہ مدبر ½۱ تولہ۔ سونٹھ ۲ تولہ۔ سورنجان تلخ ۲ تولہ۔ جرجل ۲ تولہ۔ مصبر ۲ تولہ۔ تمام ادویات کو باریک کر کے لعاب گھیکوار میں کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔
مقدار خوراک: ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام ہمراہ دودھ گرم یا چلئے۔
فوائد: یہ تمام قسم کے دردوں خصوصاً جوڑوں کا درد۔ کمر کا درد۔ اور عرق النساء کے لئے نہایت مفید ہے۔

اکسیر رسکپور

(احوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گندھک آملہ سار ۱۰ تولہ۔ پوست ریٹھہ ۲۰ تولہ۔ رسکپور ۱ تولہ۔ پوست ریٹھہ کو پانچ سیر پانی میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور گندھک کو پوٹلی باندھ کر ڈول جنتر کے ذریعہ پکائیں۔ جب پانی کم رہ جائے تو پانی ایک سیر اور ڈال کر پکائیں اسی طرح پھر ایک دفعہ اور پانی ڈال کر پکائیں۔ پھر گندھک کو نکال کر رتن جوت ایک پاؤ کے پانی میں کھرل کریں اس کے بعد گھیکوار کے پانی میں ایک ہفتہ کھرل کریں پھر گندھک کا غلولہ بنا کر اس میں رسکپور کی ڈلی رکھ کر بالو جنتر (یعنی کسی ہانڈی میں ریت ڈال کر) نرم آنچ پر ۳ گھنٹے پکائیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں گندھک جل جائے گی اور رسکپور قائم ہو جائے گا۔

۲۔ ہڑتال ورقیہ ایک تولہ کو ½۲ تولہ آب حنظل سبز میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر خشک کر لیں اور سمندر جھاگ ½ پاؤ کو آک کے دودھ میں کھرل کر کے غلولہ بنا کر ریت میں ۳ گھنٹے پکائیں ایسا ہی

دفعہ کریں۔ ورقیہ کو تینوں دفعہ آب خنظل سبز (تمہ) میں کھرل کریں۔

مقدار خوراک ہر دو نسخہ جات ۲۔۲ چاول ملاکر مکھن یا حلوہ وغیرہ میں ڈال کر دیں۔ اور تقویت کے لئے کشتہ سونا ہیرے والا کسی خمیرہ میں ڈال کر دیں۔

(اگر کشتہ سونا فوری دستیاب ہو تو جواہر مہرہ خالص کسی خمیرہ میں دیں۔

فوائد: کینسر اور امراض خبیثہ کے لئے مفید ہے۔
نوٹ: نسخہ میں محنت ضرور کرنی پڑتی ہے لیکن نسخہ بہترین معلوم ہوا ہے اس لئے درج کردیا ہے۔

اکسیر ورم بارلیطون (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت زعفران ایک ماشہ، سنبل الطیب ۲ ماشہ۔ دارچینی ایک ماشہ، سلیخہ ۲ ماشہ، مرمکی ۲ ماشہ، اذخرمکی ۲ ماشہ قسط شیریں ۲ ماشہ، گل سرخ ۲ ماشہ، طباشیر اصلی ۲ ماشہ، زرشک شیریں ۲ ماشہ، پوست بیخ کاسنی ۴ ماشہ ریوند خطائی ۲ ماشہ، شہد خالص ۱/۲ ۱ تولہ، مرمکی کو سرکہ میں تر و خشک کریں اور بطریق معروف معجون تیار کریں۔

مقدار خوراک ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ دوغ لینی لسی صبح و شام دیں، گوشت دال، ماش، حلوہ وغیرہ سے پرہیز کریں قبض کے لئے ملین یا مسہل ہرگز استعمال نہ کریں۔ بلکہ بذریعہ حقنہ اخراج براز کرائیں، شدت درد کو رکنے کے لئے برشعثا ایک ماشہ استعمال کریں۔ ورم بارلیطون کے لئے مفید ہے۔ (از حکیم محمد صدیق صاحب)

دوائے درد گردہ سنگ گردہ و مثانہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نمک لاہوری ۵ تولہ، نوشادر ٹھیکری ۵ تولہ قلمی شورہ ۵ تولہ جوکھار خانہ ساز ۵ تولہ، چار دں ادویہ کو پیس کر آدھ سیر پانی میں گھول کر رکھ دیں۔ صبح اچھی طرح حل کریں قلعی دار برتن یا اچھی کڑاہی

میں ڈال کر آگ پر رکھیں پانی خشک ہو کر زرد رنگ کا پوڈر رہ جائے گا۔ کھرچ کر باریک پیس شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔
فوائد : درد گردہ، سنگ گردہ و مثانہ کے لئے مفید ہے علاوہ ازیں مدر البول ہے۔ اور بدہضمی اور ہیضہ کے لئے مفید ہے۔ نیز درد دانت کے لئے بطور منجن استعمال کریں۔ آنکھ میں پھولا اور ناخونہ کے لئے بھی ایک سلائی رات کو سوتے وقت لگائیں۔ (از حکیم محمد رمضان صاحب نکودری)

برائے شوگر

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت حرمل ایک چھٹانک اچھی طرح صاف کر لیں۔ اور آگ پر نیم بریاں کریں بعدہٗ حرمل تازہ کا پانی اس قدر ڈالیں کہ حرمل کو فقط پر ڈو انگل اوپر آ جائے کھرل کر کے پانی خشک کریں اگر ہو سکے تو تین بار اسی طرح عمل کریں۔
مقدار : ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق مکو ۱۰ تولہ۔ (از حکیم محمد رمضان صاحب)

برائے شوگر دیگر

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کریلہ خشک ۲ تولہ گٹھلی جامن خشک ۲ تولہ۔ گڑ مار بوٹی ۲ تولہ بسلاجیت ۱ تولہ کشتہ فولاد ۶ ماشہ۔ **مقدار خوراک** : ۴ رتی سے ایک ماشہ بدرقہ مناسبہ سے دیں۔ ذیابیطس کے لئے حکیم صاحب موصوف کا تجربہ شدہ ہے۔

اکسیر امراض معدہ

اجزاء و ترکیب ساخت لونگ اک ۲ تولہ مرچ سیاہ ۲ تولہ نمک سیاہ ۲ تولہ۔ اجوائین دیسی ۲ تولہ ہینگ ۱ ماشہ گولیاں بقدر نخود تیار کریں۔

فوائد بدہضمی، پیٹ درد، ہیضہ، قے، دست وغیرہ کے لئے حکیم صاحب موصوف کے معمولات میں سے ہے۔

برائے پائیوریا (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت روغن کنجد ۱ تولہ، نمک لاہوری ۲ ماشہ۔ اجوائین دیسی ۲ ماشہ، پھٹکڑی سفید بریاں ۳ ماشہ نیلا طوطیا بریاں ۲ ماشہ سب اشیاء کو باریک پیس کر تیل میں ملائیں۔

فوائد گوشت خورہ۔ دانتوں میں درد۔ سرد پانی لگنا۔ دانتوں سے خون آنا۔ بدبو دہن وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ صبح دوپہر شام تین وقت دانتوں پر مل لیں۔ آدھ گھنٹہ پہلے اور آدھ گھنٹہ بعد پانی نہ لگے۔ (از حکیم محمد رمضان صاحب)

اکسیر برائے ہیضہ (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت مرچ سرخ بیج نکال کر خوب باریک مثل غبار پیس لیں اور ۴ رتی مریض ہیضہ کے حلق میں جھاڑ دیں۔ ہیضہ کا مریض خواہ اسکی حالت کتنی ہی ردی ہو جسم ٹھنڈا ہو جائے دست اور قے نہ رکتے ہوں ایسی حالت میں حکیم صاحب موصوف کا معمول اور مجرب ہے۔

عرق بادیان یا عرق پودینہ یا پانی سے بھی دیا جا سکتا ہے ۔

برائے ورم غدہ قدامیہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت خرمہرہ زرد کو کشتہ کر لیں اور بمقدار ۴ رتی کیپسول بھر کر دیں ۔ صبح دوپہر اور شام ہمراہ شربت بزوری ۔

فوائد ورم غدہ قدامیہ یعنی پراسٹیٹ گلینڈز کے ورم کے لئے میرے بزرگوار حکیم احمد بخش صاحب بھٹی کے معمولات و مجربات میں سے ہے حکیم صاحب موصوف دعویٰ سے گلینڈز بڑھ جانے کا علاج کرتے ہیں سینکڑوں مریضوں کا جو کہ اپریشن کے لئے تیار تھے بغیر اپریشن کے ان کا کامیاب علاج کیا ۔

سفوف ملیریا (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گیرو ۱ تولہ ۔ نوشادر عمدہ ۲ تولہ ۔ مغز کرنجوہ ۸ تولہ جملہ ادویات پیس کر محفوظ رکھیں ۔

فوائد سوائے سرد امراض بخار کے سب جگہ اپنے تجربہ میں کامیاب ہے خصوصاً یرقان ، عظم طحال و کبد ، دائمی قبض ، پھوڑے پھنسیاں ، گرمی سے آشوب چشم حرقت بول ، احتباس بول ۔ نیز چڑھے ہوئے بخار میں ایک ماشہ تازہ پانی سے دیں ، حرقت بول اور احتباس بول کے لئے بالخصوص مفید ہے ۔ تین دن میں قبل از نوبت دینے سے باری کے بخار میں بہترین ہے ۔ (از الحکیم جنوری و فروری ۱۹۵۱ء از حکیم محمد جی غوری آزاد کشمیر)

(مصدقہ حکیم اللہ بخش صاحب سلیمانی)

ضماد برائے بہق ابیض (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: بابچی ۵ تولہ۔ گندھک ۲ تولہ۔ تخم بالیہ ۵ تولہ۔ سوڈا گرخام ۶ ماشہ۔ کوڑ ا تیل ۱۵ تولہ تمام ادویہ کو باریک پیس کر تیل میں ملا کر ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔

فوائد: بہق ابیض یعنی سفید داغ اور چھیپ چھائیوں کے لئے مفید ہے۔

ترکیب استعمال: مقام ماؤف پر ضماد لگا کر تین گھنٹے بیٹھے رہیں تین دن میں بہق کے داغ دور ہو جائیں گے مفید اور مجرب ہے اگر اندرونی طور پر کوئی مصفی خون عرق استعمال کرائیں تو بہت جلد فائدہ ہوگا۔

ضماد برائے ابتدائے فتق (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: جدوار خطائی۔ گوگل۔ مین پھل۔ ہر بیٹھ بمساوی الوزن علیحدہ علیحدہ باریک پیس لیپ کریں۔

فوائد: ابتدائے فتق (ہرنیا) میں مفید ہے نیز محلل اورام ہے۔

روغن مقوی اعصاب (معمول مطب) (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: حرمل نیم سیر۔ زنجبیل نیم کوفتہ ۱۰ تولہ۔ جائفل ۵ تولہ روغن کنجد ۲ سیر۔ ہر سہ ادویہ کو روغن کنجد میں جلا کر چھان لیں۔ بعد ازاں روغن دارچینی ولایتی ۲ اونس روغن لونگ ولایتی ۲ اونس۔ روغن زیتون ۱½ پاؤ۔ روغن تارپین ۲ اونس ملا کر محفوظ رکھیں

فوائد: اوجاع مفاصل عرق النساء نقرس۔ درد کمر اوجاع بارده کے لئے معمول

مطلب دمجرب ہے علاوہ ازیں فالج لقوہ استرخار وغیرہ کو مفید ہے۔

سفوف مصفّی خون (معمول مطب) (احوالشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت: شورہ قلمی ۸ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۸ تولہ۔ گیرو ۸ تولہ پارہ مصفیٰ ۲ ماشہ۔ پارہ کے سوا باقی تمام ادویات کو باریک کرکے رکھیں پھر کڑاہی آہنی کو گھی سے چپڑ کر آگ پر رکھیں اور گندھک باریک شدہ ڈال دیں جب تیل بن جائے اسمیں پارہ ڈال دیں اور کسی لوہے کی چیز سے ہلاتے رہیں جب گندھک اور پارہ غلیظ سیاہ رنگ ہوجائے تو قلمی شورہ مذکورہ ڈال دیں جب شورہ پگھل جائے اور خشک ہونے کے قریب ہو تو گیرو ڈال دیں اور اچھی طرح ملاکر نیچے اتارلیں سرد ہونے پر باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک صبح و شام پانی سے دیں۔

فوائد: ہر قسم کی خرابی خون اور خارش تر و خشک کے لئے بہترین چیز ہے اکثر ایک ہفتہ عشرہ میں کامیابی دکھاتی ہے۔ بہترین مصفیٰ خون ہے اور عرصہ دراز سے معمول مطلب اور مجرب ہے۔ اس کے ساتھ اگر کڑوی دوا بھی استعمال کرائیں تو بہت جلد فائدہ ہوگا۔ قبض نہ ہونے دیں۔

کاربالک آئیل یا شفار آئیل (معمول مطب) (احوالشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت: روغن گنجد ایاذ۔ کاربالک ایسڈ اونس دو تولہ کو ملاکر محفوظ رکھیں بس تیار ہے۔

فوائد: یہ گندے سڑے زخموں کو اندمال کرنے کے لئے تمام دنیا کی سب سے بڑی دوائی ہے۔ علاوہ ازیں کان میں درد ہو سنائی کم دیتا ہو یا غلاظت بہتی ہو اس کے استعمال سے یقینی فائدہ ہوگا۔ دن میں دو تین بار کان میں چند قطرے ڈال کر سوراخ روئی

سے بند کر دیا جائے لیکن کان بہنے کی صورت میں بورک ایسڈ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
نوٹ: میں اسی تناسب سے تیار کرتا ہوں لیکن بعض اس تناسب سے تیار کرتے ہیں کہ روغن کنجد ۲½ پاؤ۔ کاربالک ایسڈ ۱ اونس۔ (صدیقی)

مرہم سیاہ (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سندھور عمدہ ۵ تولہ شیر مدار حسب ضرورت۔ سندھور کو کسی مٹی کے کوزہ میں یا چینی کے پیالہ میں رکھ کر اس کے اوپر شیر مدار اس قدر ڈالیں کہ سندھور اچھی طرح تر ہو جائے جب دودھ خشک ہو جائے روغن کنجد ۵ تولہ کسی بڑی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب تیل گرم ہو کر پکنے لگے تو اسمیں سندھور جو شیر مدار میں تر و خشک کر کے محفوظ رکھا ہے اسمیں ڈال دیں اور لوہے کی سیخ سے ہلاتے رہیں۔ جب تیل کی رنگت سیاہ ہو جائے اتار کر سرد مقام پر رکھیں مگر پھر بھی اسمیں لکڑی ہلاتے رہیں۔ تاکہ سرد ہو کر گاڑھا سا مرہم بن جائے اور محفوظ رکھیں۔

فوائد ہر قسم کے پھوڑوں اور زخموں کے لئے مفید ہے۔ کپڑے پر لگا کر دیں اس کے لگانے سے پھوڑا پک کر پھوٹ جاتا ہے۔ جب تک زخم اچھا نہ ہو پھایہ جدا نہیں ہوتا۔

نوٹ: اس مرہم میں شیر مدار پڑتا ہے بسا اوقات اس کا حصول دشوار ہوتا ہے۔ چنانچہ میں اس کو مندرجہ ذیل طریقہ پر بناتا ہوں اس کے فوائد ویسے ہیں بلکہ تجربہ میں اس سے بھی زیادہ مفید اور بہتر ثابت ہوا ہے۔

مرہم سیاہ (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سندھور عمدہ ۱۶ تولہ نیلا تھوتیا ۸ ماشہ۔ تیل کنجد ۸ چھٹانک بدستور مرہم تیار کریں۔

جس کا طریقہ اوپر درج ہے۔

فوائد اسی مرہم سے پھوڑا پکتا ہے اسی سے پھٹتا ہے اور اسی سے زخم مندمل ہوتا ہے نہایت ہی بہترین مرہم ہے۔ حکیم اللہ بخش صاحب سلیمانی اُلے اس کو پبلک کر کے اس کو مشتہر کر رکھا ہے۔

مرہم سرخ اکسیر ناصور (معمول مطب) (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت برگ نیم ۱ تولہ۔ برگ چرائتہ ۱ تولہ۔ برگ بکائین ۱ تولہ قدرے پانی میں گھوٹ کر نغدہ تیار کریں اور روغن سرسوں ۱۰ تولہ میں ڈال کر آگ پر چڑھائیں جب نغدہ جل جائے اور سیاہ ہو جائے اتار کر تیل چھان لیں اور اسی گرم تیل میں ویزلین ۱۰ تولہ حل کر کے مندرجہ ذیل ادویہ شامل کر کے کونڈے ڈنڈے سے خوب حل کر کے مرہم تیار کریں۔

رتن جوت ۱ تولہ باریک شدہ کوڑی زرد سوختہ۔ بورک ایسڈ ۶ ماشہ۔ ایڈوفارم ۲ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ رسکپور ۴ رتی۔ علیحدہ علیحدہ پیس کر مذکورہ بالا تیل میں پہلے یوکلپٹس آئیل ۱ تولہ۔ کاربالک ایسڈ ۱ تولہ۔ روغن تارپین ۱ تولہ ملا کر بعد ازاں یہ باریک شدہ ادویہ شامل کر کے مرہم تیار کریں۔ کل چودہ ادویہ ہیں۔

فوائد ہر قسم کے پھوڑے پھنسی۔ امراض کان بہ آتشک کے زخم ناصور وغیرہ کے لئے مفید ہے ناصور کے لئے بالخصوص مجرب ہے اور مفید ہے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بہترین علاج ہے۔ ہر گندہ زخم جو کیسی ہی بُری حالت میں ہو اس سے درست ہو جاتا ہے۔ ناصور میں روئی کی بتی بنا کر مرہم سے آلودہ کر کے رکھیں۔ عرصہ دراز سے میرے تجربہ میں ہے۔ میں نے کاربنکل کی قسم کے پھوڑے اور ناصوروں کا علاج اسی سے کیا ہے۔ اس کا ذکر میں نے کتاب کے ابتدائی حصہ میں کیا ہے۔

مرہم اکسیر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: بورک ایسڈ ۔ اونس ، زنک اوکسائیڈ اونس کالامنیا پروپریٹیا اونس ویزلین ۶ اونس ۔
سب کو ملاکر مرہم تیار کریں یعنی تمام ادویہ کو پیس کر ویزلین ملاکر مرہم تیار کریں ۔
فوائد : ہر قسم کے زخم پھوڑے پھنسیوں کے لئے نہایت ہی مفید اور مجرب ہے ۔

قیروطی موم روغن (معمول مطب) (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: چربی بز یعنی بکری کی چربی ایک سیر ، موم سفید نصف سیر ، روغن کنجد ایک سیر ، چربی گردہ بز ا پاؤ ، مغز ساق گاؤ ایک پاؤ ۔ ان سب کو ملاکر آگ پر گرم کریں جب پگھل کر یکجان ہو جائیں اتار کر محفوظ رکھیں ۔
فوائد : نمونیا ، ذات الجنب وغیرہ میں گرم کر کے مالش کریں ، نہایت مفید اور مجرب اور معمول مطب ہیں ۔

نوٹ ضروری: میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں ایلوپیتھی دوا ، نہ لکھی جائے ۔ لیکن آخر میں چند نسخے ایسے درج کئے گئے ہیں جسمیں کاربالک ایسڈ بورک ایسڈ ، یوکلپٹس آئیل وغیرہ کا ذکر آیا ہے اس سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ تو ایلوپیتھی ادویہ ہیں ، اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو دوا میڈیکل ہال سے ملے وہ ایلوپیتھی سمجھی جائے مثلاً کیلومل ، سقمونیا ، آرسنک ، نکس وامیکا ، جلپ پوڈر ، بلو رہالی کسٹرائیل ، آلوآئیل وغیرہ ادویہ کے نام بدلے ہوئے ہیں اور نام بدلنے سے کسی چیز کی حقیقت نہیں بدل جاتی ۔ میں نے اس سلسلہ میں ایک مقالہ لکھا ہے جس میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ کوئی اللہ کا بندہ آئے جو ڈاکٹری اور دیسی ادویہ کے درمیان حد فاصل قائم کر

دے اس کے بعد ہم ان کی ادویات استعمال نہیں کریں گے اور وہ ہماری ادویات استعمال نہ کریں جب تک یہ فیصلہ نہیں ہو جاتا ہم اپنی ادویات جہاں سے ہی دستیاب ہوں لینے اور استعمال کرنے کا حق رکھتے ہیں ۔

اندمالی

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: شب یمانی بریان ۱ تولہ، کشتہ سنگ جراحت ۱ تولہ، انبہ ہلدی ۶ ماشہ پیس کر محفوظ رکھیں ۔

مقدار خوراک: ۱ ماشہ صبح و شام دیں ۔

فوائد: اندرونی زخموں کے اندمال کے لئے مفید ہے ۔

معجون اکسیر الاوجاع (معمول مطب)

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: اجوائین دیسی ۲½ تولہ، پودینہ خشک ۲½ تولہ، زیرہ سیاہ ۲½ تولہ، بزر البنج یعنی اجوائین خراسانی ۲½ تولہ، مرچ سیاہ ۲½ تولہ، عقر قرحا ۲½ تولہ، دارچینی ۲½ تولہ، فلفل دراز ۲½ تولہ، زنجبیل ۲½ تولہ، سورنجان شیریں ۵ تولہ، اسگند ناگوری ۵ تولہ، سقمونیا ولایتی ۳½ تولہ، افیون خالص ۶ ماشہ، شہد خالص ۱½ سیر بدستور معجون تیار کریں ۔

مقدار خوراک: ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ دودھ جوشیدہ نیم گرم استعمال کریں ۔

فوائد: درد ریح، ریح الکلیہ، وجع المفاصل اور عرق النساء وغیرہ کو پہلی خوراک سے سکون ہوتا ہے ۔ اگر چالیس یوم تک استعمال کیا جائے تو صحت کلی ہو جاتی ہے ۔

ضماد برائے اورام رحم

(ہوالشافی)

اجزائے و ترکیب ساخت: شیر میش ایک سیر، شیر شتر ایک سیر، روغن

بیدانجیر ایک سیر آگ پر پکائیں تاکہ منعقد ہو جائے بعدہٗ زنجبیل اتولہ. اجوائین دیسی اتولہ کوٹ چھان کر رکھیں اور بوقت ضرورت ضماد کریں.

فوائد اورام رحم طلبہ میں مجرب ہے ایک عورت اس عارضہ میں مبتلا تھی اور ڈاکٹروں سے معالجہ کرایا اور دستکاری وغیرہ بھی کچھ فائدہ نہ ہوا بالآخر اس ضماد سے علاج کیا گیا آرام ہو گیا. خوردنی طور پر معجون ربیہ الورد. عرق بادیان. عرق کاسنی کے ہمراہ استعمال کرایا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفا یاب ہو گئی.

مرہم برائے بثور الرحم (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت روغن گل ۲ تولہ. موم سفید ۲ ماشہ پگھلا کر سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد. آب کاسنی سبز. آب مکو سبز ۲ تولہ ملا کر برادہ صندل سفید ۲ ماشہ. سفید کاشغری ۲ ماشہ. رسونت ۱ ماشہ. کافور ۱ ماشہ باریک کر کے کھرل کریں اور ملائیں بس تیار ہے. بطور فرزجہ استعمال کرائیں.

فوائد : رحم اور مہبل کی پھنسیوں کو تین روز میں شفا ہو جاتی ہے مجرب ہے.

اکسیر چھپاکی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت گیلہ مدبر ۲ تولہ. مرچ سیاہ ۱ تولہ. سونٹھ ۱ تولہ سب کو باریک پیس کر لعاب گھیکوار میں چار پہر کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں.

ترکیب استعمال : ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ. دودھ گھی خوب استعمال کریں.

فوائد چھپاکی خواہ پندرہ سال کی پرانی نہ ہو اس کے لئے بہت مفید ہے علاوہ ازیں دائمی قبض. بدہضمی. اسہال معدی. ضعف معدہ ضعف درد عصبی عصبی امراض اور خرابی خون میں مفید ہے.

مرہم برائے سوختہ

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کافور دیسی ۲ تولہ، کتھ گلابی ۲ تولہ۔ رال سفید ۲ تولہ۔ روغن زرد ۱۰ تولہ تمام ادویہ کو الگ الگ باریک پیس کر رکھیں۔ روغن زرد کو کڑاہی آہنی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب خوب گرم ہو جائے کتھ سفید ڈال کر لکڑی سے ہلانا شروع کریں جب ایک جوش آجانے رال سفید ڈال دیں۔ جب اس کو جوش آجائے نیچے اتار کر کافور ملا دیں۔ سرد ہونے پر محفوظ رکھیں۔ **ترکیب استعمال**: دن میں دو تین مرتبہ مرغی کے پَر سے مرہم لگا کر جلی ہوئی جگہ پر لگا دیں۔ اگر گوشت گل جائے تو قینچی سے اس کو کتر کر بھر دوا۔ لگائیں۔ مریض کو سرد ہوا اور سرد چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

فوائد جب کوئی عضو جل جائے اس کو یہ مرہم نہایت ہی مفید ہے۔ ایک عورت تنور میں گر گئی تھی اس کا تمام بدن جل گیا تھا اور بہت زبول حال ہو گئی یہی مرہم لگائی گئی۔ مایوس اور بدحال مریضہ جلد شفایاب ہو گئی۔ یہ نسخہ اس قسم کے تمام نسخوں سے فائق اور مستند اور قوی العمل ہے۔

محلل اورام

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ریوند خطائی ۲ ماشہ، مرچ سیاہ ۲ ماشہ زنجبیل ۲ ماشہ، فلفل دراز ۲ ماشہ۔ نوشادر ۲ ماشہ، سہاگہ ۲ ماشہ، چرائتہ ۲ ماشہ، تخم مکوہ ۲ ماشہ، اجوائن دیسی ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر چھان کر سہانجنہ کے پانی میں کھرل کر کے ۲-۲ رتی کی گولیاں بنائیں۔

ترکیب استعمال صبح کے وقت ایک گولی سے دو گولی تک ہمراہ عرق گاؤزبان و عرق سولف سے کھلاتے رہیں بفضلہ تعالیٰ شفا ہو گی۔

فوائد : ہر قسم کے ورم کی اکسیری گولیاں ہیں۔

عرق محلل

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | سنبل الطیب ۱۰ ماشہ، بالونہ ۱۰ ماشہ، چھڑیلہ ۱۰ ماشہ، رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح ۸ بوتلیں عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک | ۱۰ تولہ

فوائد | ورم جگر، ورم معدہ، ورم رحم، ورم کلیہ ورم امعاء، استسقاء سوالقنیہ میں اکثر استعمال ہوتا ہے۔ الغرض یہ عرق ورم اعضاء احشاء کے لئے نہایت مفید ہے اور اسم بامسمیٰ اکثر اسکو جوارش جالینوس معجون دبید الورد کے ہمراہ دیتے ہیں۔

مرہم اعجاز

اجزاء و ترکیب ساخت | رال سفید ۱ تولہ، سندھور ۱ تولہ، کیلا ۱ تولہ کشتہ جست ۱ تولہ، کافور ۱ تولہ، سفیدہ کاشغری ۱ تولہ، رسکپور سائیدہ ۱ تولہ، موم دیسی ۴ تولہ، روغن کنجد ۵ ۱ تولہ، روغن نیم ۲ تولہ بطریق معروف مرہم تیار کریں اور استعمال کریں۔

فوائد | پھنسی و خارش کے لئے مجرب ہے مریض خارش کیسا ہی گل سڑ گیا ہو، بہت مفید ہے۔ بچوں بوڑھوں کو یکساں مفید ہے کہنہ سے کہنہ زخم اچھا ہو جاتا ہے گندے سے گندے زخموں کے لئے اکسیر الاثر ہے۔

اکسیر الاوجاع

(ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت : پوست بیخ مدار ۱ تولہ، افیون خالص ۱ تولہ

شورہ قلمی ۸ تولہ باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔
مقدارِ خوراک : اڑھائی رتی تکمہ ہمراہ بدرقہ مناسبہ۔
فوائد : صداع اور شقیقہ نیز بدن کے تمام دردوں کے لئے مفید ہے۔ بالخصوص ذات الجنب اور اوجاع مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اکثر ان دردوں میں جو بادہ کے جوشش سے معرقات کے ساتھ ملا کر دیا جاتا ہے۔ دردوں کی شدت میں حیرت انگیز فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ نزلہ، زکام اور خون اور رطوبتوں کے بہنے کو بھی مفید ہے۔ ہمارے مطلب میں خاص دواؤں میں سے ہے جو احقر کے شاگردوں میں سفوف الدوباغ کے نام سے مشہور ہے (حکیم عبدالرسول صاحب) حکیم صاحب موصوف کا ایک تجربہ۔
سنگجراحت خام ہمراہ مساوی کباب چینی باریک سائیدہ ایک ماشہ صبح ایک ماشہ شام ہمراہ شیر سوزاک کے لئے بہت مفید ہے اور ہمراہ مساوی ستادر سفید کے جریان کے لئے نافع ہے اور اس کا ہمراہ ایک ورم گیر صبح و شام افراط طمث و استحاضہ کے لئے کثیر النفع ہے۔

حبوب بواسیر

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت آب برگ ستیاناسی اڑھائی سیر کڑاہی میں ڈال کر پکائیں جب نصف رہ جائے اسمیں مندرجہ ذیل ادویہ کا سفوف ملادیں۔ پوست ہلیلہ زرد ۱۰ تولہ۔ پوست بلیلہ ۱۰ تولہ۔ پوست آملہ ۱۰ تولہ مغز نیم نیم ۱۰ تولہ۔ تخم ترب ۲۰ تولہ۔ رسونت مصفیٰ ۲۰ تولہ۔ باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے مذکورہ بالا عصارہ ستیاناسی میں ملادیں اور کفچہ سے خوب ہلاتے رہیں جب حلوہ کی طرح ہو جائے اتار کر گولیاں بقدر نخود بنادیں۔
مقدار خوراک : ایک گولی صبح ایک گولی شام مکھن میں رکھ کر مریض کو کھلائیں۔
فوائد چند روز کے استعمال سے برسوں کا بواسیر نیست و نابود ہو جائے گا اور مسے خشک ہو کر گر جائیں گے۔

زاجی

(اھوالشافی)

(کونین کا نعم البدل)

اجزاء و ترکیب ساخت زاج سفید کو دس گنا کریلا سبز کے پانی میں ملا کر توے پر بریان کر لیں یا کوزہ گل میں بند کر کے ۵ اسیر اوپلوں کی آگ دیں بس تیار ہے۔

فوائد ہر قسم کے بخار کو عموماً اور ملیریا باری سے آنے والے بخاروں میں خصوصاً اکسیر کا حکم رکھتی ہے کونین کا خاص نعم البدل ہے باری کے بخاروں میں نوبت سے پہلے تین خوراکوں ایک ایک رتی ہمراہ آب تازہ ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے کھلائیں۔ چڑھے ہوئے بخاروں میں گرم پلائے سے دے سکتے ہیں ہر حال میں مفید ہے۔

فوری

(اھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت قلمی شورہ ۸ تولہ کشتہ بارہ سنگھا ۲ تولہ پوست بیخ عشر ۲ تولہ۔ افیون خالص ۱ تولہ سورنجان شیریں ۲ تولہ زنجبیل ۲ تولہ تمام ادویات کو کھرل کر کے باریک کر لیں تیار ہے۔

مقدار خوراک : ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ پانی دیں۔

فوائد ہر قسم کے دردوں کے لئے ایک فوری اثر کرنے والی بے نظیر اکسیر ہے جس کی پہلی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔ فوراً اثر کرنے والی ادویات کی سرتاج ہے۔ دردِ سر۔ دردِ مفاصل، نزلہ دائمی۔ زکام کھانسی، سوزش بول۔ ذات الجنب۔ ذات الصدر غرضیکہ کہاں اور کسی طرح کا درد ہو فوری مسکن ہے۔ علاوہ ازیں مثانہ کی گرمی پیشاب کا جلن چپک کر آنا جریان کثرتِ احتلام بچش اور دوسری گرم بیماریوں میں بیحد مفید ہے۔

ادجاعی

(ھوالشافی)

(اسپرین کے مقابلہ کی اکسیر الاثر دوا)

اجزاء و ترکیب ساخت جوز مائل ۵ تولہ، سوڈا میٹھا ۵ تولہ، شورہ قلمی ۵ تولہ، نوشادر ۵ تولہ، سہاگہ ۵ تولہ، زنجبیل ۵ تولہ، الائچی خورد ۵ تولہ، ریوند خطائی ۱۰ تولہ۔ تمام ادویات کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیس کر ملا لیں اور ملا کر چار گھنٹے کھرل کریں بس تیار ہے۔

فوائد ادجاع جملہ اقسام کی حکمی دوا ہے اس کی پہلی ہی خوراک ہر قسم کے درد کو فوری طور پر تسکین دیتی ہے پسینہ لا کر بخار کو اتارتی ہے بے چینی گھبراہٹ کو دُور کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

مقدار خوراک: ۴ رتی ہمراہ آب تازہ۔

اسپرین کے مقابلہ کی لاثانی اکسیر الاثر دوا ہے جو اپنے فوائد کے لحاظ سے اول درجہ کی ادویات میں شمار ہوتی ہیں۔ عجیب الاثر دوا ہے۔

قشرینہ

(ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت رب کرا چھال ۱ تولہ، کھانڈ ۱۰۰ تولہ ملا کر چار گھنٹہ تک خوب کھرل کریں بس دوا تیار ہے۔

خوراک: ایک رتی سے ۲ رتی تک ہمراہ آب دیں۔

فوائد پیچش، اسہال، سنگرہنی، دست خونی یا بادی، نفث الدم، بول الدم، کثرت طمث کی اکسیری دوا ہے۔ سلفا، گونوڈین سے ہماری دیسی دوا کا مقابلہ کیجئے اور عش عش نہ کریں تو ہمارا ذمہ ہے۔ (صاحب نسخہ حکیم فضل کریم صاحب چامی طبی اربعین)

زیبقینہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سیماب مصفیٰ ۲ تولہ، گل قند ۹۰ تولہ دونوں کو باہم ملا کر اس قدر عرصہ تک کھرل کریں کہ یکجان ہو جائیں اور پارہ کے ذرات غائب ہو جائیں۔ پھر آرد اصل السوس ۲۰ تولہ ملا کر اس قدر کھرل کریں کہ سفوف خشک ہو جائے۔ خوراک: ا رتی

فوائد یہ دوا مرض آتشک اور زہریلی امراض میں مفید ہے اور نار فارسی، چنبل، جرب حکہ، بہق، چھپاکی، خارش اندام نہانی کی حالت میں اوپر بھی لگائیں اور اندر بھی دیں۔ ذات الجنب، ذات الریہ، خناق، سرسام میں بھی مفید ہے۔ قبض کشائی کے لئے بھی دی جاسکتی ہے جگر کی مزمن بیماریوں میں جب صفراء نہیں ہوتا دی جاسکتی ہے (از حکیم فضل کریم صاحب)

کشتہ چاندی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت برادہ چاندی ا تولہ، سیماب تولہ، شاخ مرجان ا تولہ تینوں ا تولہ، تینوں اجزاء کو آدھ سیر ادرک کے رس میں کھرل کرکے ٹکیاں بنا کر گل حکمت کریں، خشک ہونے پر چھ سیر اوپلوں کی آگ دیں برنگ خاکی کشتہ نقرہ برآمد ہوگا۔

مقدار خوراک: ا ایک رتی مکھن یا ملائی میں دیں گھی دودھ بکثرت استعمال کریں۔

فوائد: مقوی باہ، جریان، احتلام، سرعت انزال ممسک ہے اور نامردی سستی کو بھی مفید ہے سات دنوں میں نامردی دور ہوگی۔

اکسیر راحت (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: سنگ جراحت چمکدار و ملائم ۵ تولہ، خر مہرہ (کوڈی زرد)

۲ ۱/۲ تولہ دونوں کو جو کوب کر کے رگ بالسہ آدھ سیر کے نغدہ میں دیکر کوزہ گلی میں بند کر کے خشک ہونے پر دس سیر پختہ صحرائی اوپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال کر کوزہ کے اندر سے جو کچھ برآمد ہو یعنی بمعہ خاکستر بالسہ وغیرہ پیس کر محفوظ رکھیں اکسیر پر تاثیر تیار ہے۔

مقدار خوراک ۱ ماشہ تا ۳ ماشہ دن میں دو تین دفعہ ہمراہ شربت انجبار یا اعجاز بدرقہ مناسبہ جو ہر وقت موزوں ہوں دیں۔

فوائد نفث الدم، جریان الدم، سل، نکسیر وغیرہ کے لئے نہایت اکسیر ہے۔ منفعت خاص: نفث الدم، مدقوق ومسلول کو پہلی خوراک سے ہی انشاء اللہ تعالیٰ حیران کن فائدہ ہونے لگتا ہے کئی دفعہ کا آزمودہ ہے میں نے تجربہ کیا ہے کہ سات سالہ مریضہ کا سل کا خون پہلے ہی روز تین خوراک سے بند ہو گیا پھر نہیں آیا۔

(از حکیم طالب حسین صاحب)

معاون حیات (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت پارہ نقرہ خالص ۱/۲ ۱ تولہ، مرجان ۵ تولہ، صدف مرداریدی ۵ تولہ، تلعی اینٹ ۵ تولہ، سیماب ۱/۲ ۲ تولہ پوست بیضہ مرغ مصفیٰ ۱/۲ ۲ تولہ۔ قلعی اور پارہ کو عقد کر کے باقی سب اشیاء کو شامل کر کے باریک کر لیں گودا گنوار گندل، اچھا نمک شامل کر کے کوزہ گلی میں بیس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح پھر دوبارہ وسہ بارہ گودہ گنوار گندل ایک چھٹانک شامل کر کے کھرل کر کے آگ بدلکر دیتے رہیں اور محفوظ رکھیں۔

خوراک: ایک رتی تا ۲ رتی در مسکہ ۲ تولہ بوقت صبح وشام کھلایا کریں۔

فوائد سیلان الرحم، درد رحم، درد کمر، ضعف اعضائے رئیسہ کے لئے اکسیری تحفہ ہے جوان عورت و مرد کو نوجوان بنا دینا اس کا خاص کرشمہ ہے، مردوں کے لئے جریان، احتلام، رقت منی، سرعت انزال وسستی اعصاب جو کہ بچپن کی غلط کاریوں وغیرہ سے ہو اس کے لئے نایاب چیز ہے، مرد اور عورت کے جملہ نقائص تولید کا خاص الخاص علاج ہے۔

عرق ناسور (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت نیلا تھوتیا ۵ رتی پھٹکڑی ۲ رتی. آب مقطر ½ پاؤ پانی گرم کرکے ادویہ دونوں ملا دیں یہ ناسور کو دھونے کا لوشن بن گیا۔ ناسور کو مندرجہ بالا لوشن سے دھونے کے بعد یہ دوائی ڈالیں۔

اجزاء و ترکیب ساخت کاربالک ایسڈ ۲ قطرے۔ روغن بادام ۲۰ قطرے روغن بادام کو گرم کرکے کاربالک ایسڈ ڈال دیں اور عرق سے دھونے کے بعد دوا ۱-ایک قطرہ ناسور کے منہ میں ڈال دیا کریں۔

تریاق بچھو (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کاربالک ایسڈ مقام نیش پر پھریری وغیرہ سے لگا دیں۔

آپ حیران ہوں گے کہ درد تمام جسم سے کھنچا ہوا چلا آئے گا جیسا کہ کسی منتر سے آتا ہے اور مقام ڈنگ پر درد آ کھڑا ہو جائے گا اور آرام ہو جائے گا ہزار ہا دفعہ کا تجربہ شدہ ہے ہر حکیم سے اپیل ہے کہ اپنے اپنے مطب میں رکھیں علی الاعلان بے خطا ہے۔ ہزار ہا نسخے زہر بچھو پر عمل میں لائے گئے ہیں مگر تمام تسلی بخش نہ ہوئے جیسا کہ اس مجرب المجرب نسخہ کا آناً فاناً آرام دیکھا گیا۔

روغن ہلدی (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت ہلدی عمدہ ایک پاؤ لے کر اسکو موٹا موٹا کوٹ کر بکری کے دودھ یا گائے کے دودھ پانچ

چھٹانک میں بھگو دیں اور سایہ میں اچھی طرح خشک کر کے بذریعہ پتال جنتر تیل نکالیں سنہری رنگ کا تیل ہوگا شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک قرحہ سوزاک والے کو صبح ہمراہ پتاشہ ۲ قطرے دیں ، طاقت مردمی کے لئے شام کے وقت ۲ قطرے پتاشہ میں رکھ کر دیں اور بکری یا گلسنے کا دودھ پلائیں۔ اسی طرح ہڈی ٹوٹی والے کو چار قطرے پتاشہ میں رکھ کر دیں۔

فوائد اکسیر اعظم برائے طاقت مردمی و سوزاک و ہڈی کا ٹوٹ جانا وغیرہ۔ انشاء اللہ بفضل خدا سوزاک خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو چند یوم میں جڑ سے دور ہوگا۔

روغن اکسیر داد (اہوالشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت کافور ا تولہ ، کاربالک ایسڈ ۱ ماشہ ، پیپرمنٹ آئیل ۲ ماشہ ، روغن تارپین ۲½ تولہ ، سب ادویہ ملا کر شیشی کے ڈاٹ والی بوتل میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں تیل بن جائے گا بس اکسیر تیار ہے مقام ماؤف پر صبح و شام لگائیں قلیل مقدار میں۔

فوائد یہ روغن داد و چنبل جدید و قدیم کو دور کرنے میں ایک لاثانی اور اکسیر صفت مرکب ہے ، مطلب کا مایہ ناز نسخہ ہے ۹۵ فیصدی کامیاب ہے۔

حب موچرس (اہوالشانی)

اجزاء و ترکیب ساخت موچرس حسب ضرورت لے کر بڑ کے دودھ میں ایک ہفتہ تک کھرل کریں اور حبوب نخودی تیار کریں اور محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک : ۲ گولی دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد امساک کے حاجت مندوں کے لئے گھڑیوں کی خبر لانے والی دوا ہے بسرعت انزال کے مریض باقاعدہ استعمال سے اپنی شکایت رفع کر سکتے ہیں یہ گولیاں مجید

مقوی باہ ہیں جریان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کم خرچ اور بالانشین۔
نوٹ: اگر موچرس کی مقدار کے برابر وزن دودھ پر جذب کیا جائے تو واقعی شرطیہ مفید ہے اور قابل تعریف ہے۔

حب دیدان (ہوالشافی)

اجزائے و ترکیب ساخت: برگ نیم، بائو بڑنگ، کمیلا، ہر ایک ایک تولہ سن ائٹ صابن ۲ تولہ جملہ ادویہ کو کوٹ کر حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۲ حب ہمراہ آب بعد از غذا صبح و شام کھلائیں۔

فوائد: دیدان الامعاء میں نہایت مفید ہے۔

حب فلفل (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: رائی ۵ تولہ لہسن ۲ تولہ فلفل احمر ۲ تولہ نمک سیاہ ۱ تولہ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر آب لیموں میں کھرل کر کے حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۲ حب ہر ایک گھنٹے کے بعد دیں۔

فوائد: ہیضہ کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔

معجون ملین (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: گل قند عمدہ ۱۵ تولہ سقمونیا ولایتی ۱/۲ ۲ تولہ، برگ سنا مکی ۵ تولہ مغز بادام شیریں ۱/۲ ۲ تولہ۔

پوست ہلیلہ کابلی ۵ تولہ، روغن بادام ۲ تولہ۔ جملہ ادویہ کو پیس کر روغن بادام سے چرب کر کے ملا کر کھرل کریں بعدازاں گل قند ملا کر خوب یکجان کر لیں۔

مقدار خوراک : ۳ ماشہ ہمراہ آب یا شیر گاؤ، روزانہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

سفوف شب مدبر (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | شب یمانی ۵ تولہ۔ آب ترب اسیر۔ شب یمانی کو کڑاہی میں ڈال کر آب ترب ڈالیں اور آگ پر پکائیں۔ جب پانی ختم ہو جائے اور پھٹکڑی بریان ہو جائے باریک پیس کر رکھ لیں۔

مقدار خوراک : ۲ رتی ہمراہ عرق بادیان۔ ۱ تولہ صبح و شام کھلائیں۔

فوائد : دردگردہ ریحی میں مفید ہے درد سے تڑپتے ہوئے مریض کو صرف ایک خوراک کافی ہے۔

حب تریاق مروارید ی (ھوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت | جدوار خطائی ۴ تولہ، زہر مہرہ خطائی ۴ تولہ، مرکی ۱ تولہ ہلدی ۱ تولہ، فلفل سیاہ ۱ تولہ، مروارید ناسفتہ ۱ تولہ مصطگی رومی ۱ تولہ، ریوند خطائی ۴ تولہ، گل ارمنی ۱ تولہ، مغز تخم سنگترہ ۵ تولہ، مغز تخم لیموں ۵ تولہ۔ کشتہ سنکھ ۱ تولہ، کافور ۵ تولہ۔ تمام ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر ملالیں اور حبوب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک : ایک گولی صبح ایک گولی شام۔

فوائد : ۔ تپ دق اور سل کے لئے ایک حکیم صاحب کا معمول اور مجرب نسخہ ہے۔ علاوہ ازیں نزلہ کھانسی اور عام بخاروں میں بھی مفید ہے۔ (از حکیم محمد رمضان صاحب)

ہزاری (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: میٹھا تیلیہ مدبر ا تولہ، مرچ سیاہ ا تولہ، سہاگہ بریان ا تولہ، مچھاں ا تولہ، ڈوورس پوڈر ا تولہ، شنگرف رومی ا تولہ بالکل باریک مانند غبار کر لیں۔

مقدارِ خوراک: ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ آب تازہ دیں۔

فوائد: درد مفاصل، نزلہ و زکام، بچیش اور اسہال اور پرانے بخاروں میں مفید ہے۔ فوائد کی کثرت کے لحاظ سے اس کو سفوف ہزاری یعنی ہزار فوائد کا حامل کہتے ہیں۔ کامل طبیب اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ (از حکیم محمد رمضان صاحب)

سانپ کاٹے کا شافی علاج (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: ایک پوتھیا لہسن کو ایک چھٹانک دودھ میں پیس کر مریض کو پلا دیں۔ فوراً اچھا ہو جائے گا۔ تین آدمی مار گزیدہ پر میں تجربہ کر چکا ہوں۔

(حکیم رفیق احمد حجازی ایڈیٹر ماہنامہ رہنمائے زندگی)

ٹکیہ کشر دم گزیدہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: پھٹکڑی سفید ۲ سیر، نوشادر ۵ تولہ، توتیا ۳ تولہ، پانی تین چھٹانک مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ آگ کوئلوں کی ہونی چاہیئے۔ تقریباً تین گھنٹے میں پورا عمل ہو گا۔ جب اجزا پک کر جمنے کے قابل ہو جائیں تو ہاتھ کی ہتھیلی کو تیل لگا کر ٹکیاں بناتے جائیں۔ اگر مہر بنی ہوئی ہو تو اس پر کار خانہ

کی مہر لگاتے جائیں بس ٹکیاں تیار ہیں۔

ترکیب استعمال ٹکیہ کو پانی سے تر کرکے بچھو کاٹے کی جگہ پر لگا دیں۔ ۵ منٹ میں بفضلہ تعالیٰ درد رفع دفع ہو جائے گا علاوہ ازیں بھڑ، مکھی کے کاٹے کو بے حد مفید ہے۔ ڈاکٹر سندر سنگھ مقبالی کا ایک مخفی راز ہے۔ جو ہندوستان بھر میں گھوم پھر کر مشہور ہو چکے ہیں۔

اکسیر خنازیر (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت کچلہ ۵ تولہ، تخم دھتورہ سیاہ ۵ تولہ بذریعہ پتال جنتر تیل نکال کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ روئی کی پھریری سے دو دو ٹائم گلٹیوں پر لگائیں۔

فوائد خشک گلٹیوں کے لئے اکسیر ہے۔ بیسیوں کیس اس سے مریض اگر دوائی لے جاتے ہیں دو ہفتے میں بغیر تکلیف کے آرام ہو جاتا ہے۔ تقریباً دو صد مریضوں پر تجربہ شدہ ہے آپ بھی آزمائیں اور خلق خدا کو فائدہ پہنچائیں۔ تجربہ شرط ہے۔

حب جریان (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت دھتورہ سیاہ ا تولہ، مرچ سیاہ ا تولہ، اجوائن خراسانی ۹ ماشہ، افیون ۲ ماشہ، مویز منقی یا لعاب صمغ عربی سے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ ہمراہ دودھ یا پانی یا عرق سونف و دیگر مناسب بدرقہ سے استعمال کریں (مربہ میٹھا میں بھی دے سکتے ہیں۔

فوائد دائمی نزلہ۔ ذکاوت حس، جریان منی و مذی۔ ذہنی انتشار، سلسل البول، پیشاب کی زیادتی، سیلان الرحم (لیکوریا) کو مفید ہے۔

(از حکیم محمد شفیع صاحب شیخ زکو فارمیسی)

برائے ناسور (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت سنگ جراح ۱۰ تولہ، پھٹکڑی سفید ۱۰ تولہ، دونوں اجزاء کو سحق کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ دے کر کشتہ تیار کریں۔ مذکورہ کشتہ میں گیرو اصلی ۹ ماشہ، سندھور ۳ ماشہ، دم الاخوین ۱ تولہ، ملا کر محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ مکھن یا مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں۔ مقدار خوراک: ایک رتی سے ۴ رتی تک۔

فوائد حابس الدم ہے۔ کثرت طمث، جریان خون، ناسور کے لئے مفید ہے اور دافع عفونت ہے۔ (از حکیم محمد شفیع صاحب شیخ زلکو فارمیسی رجسٹرڈ)

نوٹ ضروری اس نسخہ کے متعلق حکیم دوست محمد صاحب ضلع ہزارہ کا تجربہ: فرماتے ہیں کہ ناصور کے لئے اس سے بڑھ کر آج تک میرے تجربہ میں کوئی نسخہ نہیں آیا۔ پھوڑے پھنسی کے لئے مفید ہے ایک دفعہ خنازیر پر بھی استعمال کیا گیا نتیجہ سو فیصدی نکلا خون کی خرابی خواہ کسی وجہ سے ہو رک جاتی ہے اور سوزاک جیسی امراض دو ہفتہ میں ختم ہو جاتی ہے۔

منفعت خاص ناصور میں یہ دوا بطور مرہم بھی استعمال ہوتی ہے، ایک تولہ یہ سفوف ۲ تولہ مکھن ۱۰۰ بار کا آمیں ملالیں مرہم بن جائے گی بطور مرہم استعمال کریں اور ایک رتی صبح مکھن میں کھلائیں خدا کے فضل و کرم سے ناصور والے مریض کو اس موذی مرض سے نجات ہو گی۔

دوائے مار گزیدہ (ہوالشافی)

اجزاء و ترکیب ساخت: چونہ صدف ۲ سیر، نوشادر دیسی ۵ تولہ، ایک

ہنڈیا میں چونہ نوشادر کے نیچے اوپر دے کر نیچے آگ جلائیں کر اوپر دانہ رکھا ہوا بھن جائے
آگ سرد ہونے پر نوشادر کو نکال لیں اور چینی کی پیالی میں رات کو شبنم میں رکھیں تیل ہو جائے
گا۔ اب تیل مذکور کے ہموزن بچھناگ سیاہ لے کر دس گنا پانی میں ابالیں جب پانی برابر وزن رہ
جائے چھان کر اس میں تیل مذکورہ ڈال دیں اور نرم آنچ پر پانی خشک کریں روغن نوشادر رہ
جائے گا بس یہی اکسیر ہے۔ گو دیکھنے میں معمولی چیز ہے مگر فوائد میں جواہرات سے تولنے
کے قابل ہے آزمائیں اور بندہ کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔ اس کے معمولی اجزا کا
خیال نہ کریں تجربہ شرط ہے۔

ترکیب استعمال زخم پر چھینے لگا کر روئی سے لگا دیں۔ سخت زہریلے سانپ کے کاٹے پر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد لگائیں۔
زہر اترتا معلوم ہوگا اور ایک گھنٹہ بعد مریض تندرست ہو جائے گا۔ معمولی زہر دار جانوروں
کے کاٹے پر یونہی روئی سے لگا دیں۔

حصول نسخہ کی طویل داستان کا خلاصہ

اس نسخہ کے حصول کی داستان بہت طویل بیان کی گئی ہے۔ دراصل یہ نسخہ ضلع لائل پور
کے رہنے والے ایک امام مسجد سے بصد مشکل حاصل ہوا جن کو پہلے نہایت منت سماجت کی گئی
اور کئی قسم کی خوشامدیں کی گئیں اور لالچ دیئے گئے حتیٰ کہ ہزار روپیہ نقد کی پیشکش کی گئی مگر یہ
تمام ہتھیار بے سود ثابت ہوئے بالآخر شفاء الہند حکیم فضل کریم صاحب ساکن ضلع گجرات
جن کا کافی اثر رسوخ تھا ان کے ذریعہ کوشش کی گئی اسی طرح مولوی صاحب سے کوشش بدستور
جاری رہی حتیٰ کہ پروردگار نے ہماری محنت کو بار آور کیا اور مولوی صاحب کو حکیم صاحب موصوف
کے متعلق ایک ایسا کام آن پڑا کہ اس کے بغیر چارہ نہ رہا کہ حکیم صاحب ممدوح کو من وعن وہ نسخہ
لکھ دیا اور حکیم صاحب نے اسی دن گجرات آ کر وہ نسخہ ہمیں عنایت فرمایا اس نسخہ کے متعلق
مولوی صاحب کے پاس چیف میڈیکل آفیسر صاحب رام پور، چیف میڈیکل آفیسر صاحب بہاولپور
دیگر کئی ریاستوں کے میڈیکل آفیسروں اور کئی انگریزی آفیسروں کے علاوہ انسپکٹر جنرل شفاخانہ
جات پنجاب کی چٹھی اور ریاست بہاولپور حیدر آباد کے چیف میڈیکل آفیسروں نے تو اس
دوا کو ماتحت ہسپتالوں میں رکھنا منظور کر لیا جن کے دستخط اردو بھی مولوی صاحب کے پاس تھے۔

فوائد مارگزیدہ خواہ کیسی ردی حالت میں ہو مریض بے ہوش ہو گلا بند ہوچکا ہو بدن سے خون کے فوارے جاری ہوں مگر دوا لگانے سے نصف گھنٹہ کے اندر اندر آرام ہو جاتا ہے بچھو کاٹنے کو ایک سیکنڈ میں فائدہ ہوتا ہے، باؤلے کتے کے کاٹے کے لئے نہایت مفید ہے جبکہ آدمی دیوانہ ہوچکا ہو اور آخری علامات ظاہر ہوچکے ہوں اس حالت میں تریاق کا حکم رکھتا ہے

نوٹ از مؤلف یہ نسخہ طب قدیم کا مایہ ناز اور قابل فخر نسخہ ہے جس شخص کو بھی یہ نسخہ ملا اس نے اسے اپنے گناہوں کی طرح چھپانے کی کوشش کی اور اسے صدری نسخہ بنا لیا اور کسی کو بتانے کو تیار نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ سلامت رکھے حکیم محمد عبدالرحیم صاحب جبلی مالک ماہنامہ طبیب حاذق گجرات کو جنہوں نے ایسے بیشمار نسخہ جات حاصل کر کے منظر عام پر لائے اور بخیل شکنی کی مثال قائم کر دی ہے اور ان کا ساری زندگی کا مشن ہی یہی رہا ہے اور انہیں کے ذریعہ ہمیں بے شمار ایسے نسخہ جات حاصل ہوئے ہیں فی الواقعی حکیم صاحب موصوف نے بخل کے خلاف جہاد کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تندرست اور سلامت رکھے تاکہ خدمت فن کا یہ عظیم سلسلہ تا دیر بدستور قائم رہے ۔ آمین !

جب ارسطو اور جالینوس کا کسی امر پر اتفاق رائے پایا جائے تو جان لو کہ وہ بات یقیناً درست ہے مگر جس بارہ میں ان کا باہمی اختلاف ہو اسکی درستی کا پتہ چلانا سخت دشوار ہے۔ (زکریا رازی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

رموز تشخیص و معائنہ مریض

مریض کے علاج معالجہ میں تشخیص کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ صحیح تشخیص کے بغیر علاج میں کامیابی ناممکن ہے اور صحیح تشخیص جس قدر اہم ہے اسی قدر دشوار اور پیچیدہ بھی ہے اس کے لئے وسیع علم اور طویل تجربے کے علاوہ عقل سلیم اور فکر صحیح اور صحیح قوتِ فیصلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

عام طور پر ہر معالج کو مریض کا معائنہ کرنے کا دو طرح کا واسطہ پڑتا ہے۔

۱. مریض معالج کے مطب پر آ جائے ۲. معالج مریض کے گھر جائے

ہر دو صورتوں میں سب سے پہلے معالج کی نگاہ مریض کو دیکھتے ہی مرض کی تلاش شروع کر دیتی ہے اس کے بعد معالج کے ہاتھ تشخیص میں مدد دیتے ہیں۔ بعد ازاں تشخیصی آلات کا درجہ آتا ہے۔

اگر علاج شروع کرنے سے پہلے استفسار مریض (یعنی مریض کے حالات معلوم کرنا) سے مرض کو مشخص اور متعین کر لیا جائے تو غلطی کا بہت کم امکان رہ جاتا ہے۔ فی الحقیقت علاج کا تمام تر دارومدار تشخیص پر ہے اور تشخیص کا بیشتر انحصار استفسار مریض پر ہے۔ استفسار مریض کے دو حصے ہیں

۱. **استفسارات** یعنی مریض سے سوالات کے ذریعہ حالات مرض دریافت کرنا

۲. **مریض کا جسمانی امتحان یا معائنہ مریض** یعنی حواس اور آلات کے ذریعہ مریض کے جسم اور بالخصوص مقاماتِ ماؤف کا امتحان کرنا

استفسارات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱. استفسارات عام ۲. استفسارات خاص

استفسارات عام : ان کے ذریعہ مندرجہ ذیل معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

۱. مریض کا نام، عمر، جنس، ذات، پیشہ، مقام پیدائش، سکونت وغیرہ

۲. مریض کی خاص شکایت جس کے لئے وہ معالج کے پاس آیا ہے اسکی نوعیت اور مدت

۳. مریض کی موجودہ شکایت کی تاریخ مثلاً مرض کب اور کس طرح شروع ہوا اور اس کے خیال میں اس کا قرین قیاس سبب کیا تھا، اسکی رفتار کیا تھی اور علاج اگر کوئی کیا گیا ہو۔

۴. مریض شادی شدہ ہے یا مجرد، غذا کی نوعیت، عادات بالخصوص منشیات مثلاً شراب افیون وغیرہ کے متعلق نیز گھر اور کام کرنے کا ماحول دریافت کیا جاتا ہے۔

۵. سابقہ امراض و حوادث بچپن میں (ٹیکہ چیچک دیگر حمیات ثوری مثلاً خسرہ موتی جھرہ وغیرہ) اور جوانی میں امراض خبیثہ سوزاک آتشک وغیرہ) موسمی بخار یعنی ملیریا، اسہال، پیچش اور اتفاقی

حادثات وغیرہ۔

۶۔ مریض کے خاندانی حالات۔ باپ، ماں، بہنوں بھائیوں کے حالات خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت ہو گئے ہوں اگر وہ زندہ ہوں تو انکی عمر اور صحت کی حالت معلوم کریں اور اگر مرگئے ہوں تو موت کے وقت ان کی عمر اور سبب موت بھی معلوم کریں اور موروثی استعداد مرض کو بھی دریافت کریں۔

۲۔۲ استفسارات خاص: یعنی وہ استفسارات جو کسی خاص عضو یا نظام جسمانی کے امراض سے تعلق رکھتے ہیں، مندرجہ بالا عام استفسارات کے ذریعہ کسی خاص نظام عضوی میں مرض کے موجود ہونے کا شبہ ہو تو ان استفسارات سے کام لے کر مزید تحقیق کریں۔ مثلاً نظام ہضم، نظام تنفس، نظام دوران خون، نظام عصبی، نظام بولی وغیرہ کے متعلق تحقیقات کر کے مرض کو مشخص و متعین کریں اس کے بعد مریض کا معائنہ کریں۔ معائنہ مریض کے مختلف طریقے ہیں مثلاً:

۱۔ امتحان بالبصر ۲۔ امتحان بالقرع ۳۔ امتحان بالجس ۴۔ امتحان بالسمع وغیرہ، نیز نبض دیکھنا اور بعد ازاں خون، بلغم اور قارورہ وغیرہ کا امتحان نظری اور کیمیاوی امتحان کرنا جس سے تشخیص مرض میں کافی امداد ملتی ہے تفصیل تشخیص کی کتابوں میں مذکور ہے۔ یہاں مختصر طور پر ان امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن سے ایک معالج کو مرض کی تشخیص میں آسانی ہو مثلاً اگر مریض مرد ہو تو مریض کے چہرے سے ہی بہت سی خفیہ باتوں کا اظہار ہونے لگتا ہے جیسا کہ جنسی مریضوں میں نمایاں ہوتا ہے کہ وہ طبیب سے آنکھ ملا کر بات نہیں کر سکتے وغیرہ۔ اگر عورت با پردہ ہے تو مریض کی وضع سے مرض کی تشخیص کے لئے قیافہ اور قیاس کرنا پڑتا ہے اور عموماً مندرجہ ذیل امور سے مرض کی صحیح تشخیص میں کافی مدد مل جاتی ہے۔

وضع مریض، جسم کی ساخت، مریض کا چہرہ، ناک، آنکھ، کان، منہ، رخسار، آواز، گفتگو، دانت، جلد، مسوڑھے، بوئے دہن، زبان، رنگت، ناخن، پاؤں، گردن، سانس کی رفتار، حرکت، حرارت، کھانسی، ہچکی، جسمانی ساخت۔ یعنی دبلا پن یا موٹاپا، مزاج شناسی اور آخر میں قارورہ کا معائنہ اور نبض شناسی وغیرہ۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے (از کنز التشخیص)

وضع مریض مریض کی جملہ باتوں پر جس پر طبیب کو سب سے پہلے نظر کرنی چاہیئے وہ بیمار کی وضع ہے کہ وہ لیٹ رہا ہے یا بیٹھا ہے ہے یا اوندھا پڑا ہے۔ یا سامنے کو جھک کر بیٹھا ہے کیونکہ تندرست آدمی ہر پہلو پر بلا تکلف لیٹ سکتا ہے اور حسب منشاء پہلو بدل سکتا ہے۔ بیمار آدمی کی نقل و حرکت محدود ہوتی ہے انتہائی کمزوری کی حالت میں مریض اپنی ہیئت کو بہت کم بدلتا ہے اور ہر حالت میں بے پرواہ ہو کر پڑا رہتا ہے اگر مریض ٹانگوں کو سکیڑ کر پڑا رہتا ہے تو یہ معدہ اور امعاء کی تکلیف کی نشانی ہے عام طور پر پیٹ درد، ورم بار یطون اور قولنج میں مریض ٹانگیں سکیڑ لیتا ہے اگر مریض بیٹھتے وقت سامنے کی طرف جھک جائے اور ناف

باہر نکل آئے تو یہ حالتِ استسقا، (ڈراپسی) پیٹ میں پانی پڑنے کی علامت ہے ۔ اگر مریض جلد جلد پہلو بدلے اور کسی پہلو پر آرام نہ لے اور اگر اُٹھ کر چلے تو ایک طرف کو جھک کر چلے اور مقامِ گردہ کو دبا کر چلے تو یہ دردِ گردہ کی علامت ہے ۔ دردِ قولنج میں اور ورمِ زائدہ اعور (اپنڈے سائیٹس) میں مریض کو درد کی وجہ سے سخت بے چینی ہوتی ہے اور بار بار پہلو بدلتا ہے ۔ پیٹ، انتڑیوں اور پھیپھڑوں کی بیماریوں میں مریض درد سے بچنے اور سانس کی دشواری سے بچنے کے لئے عموماً ایک پہلو پر لیٹا رہتا ہے ۔ دمہ، ضیق النفس کا مریض بستر پر لیٹ نہیں سکتا بلکہ سانس کی تنگی سے بچنے کے لئے اُٹھ کر بستر پر بیٹھا رہتا ہے کیونکہ بیٹھنے سے احشاء اور ڈایا فرام (حجاب حاجز) پر دباؤ کم ہو جاتا ہے ۔ حیض کے درد میں مریضہ سخت بے چین ہوتی ہے اور بار بار پہلو بدلتی ہے ۔ گٹھیا کا مریض اور نقرس کا مریض بستر پر بے حس و حرکت لیٹا رہتا ہے ۔ اور جوڑوں میں ورم اور سختی پائی جاتی ہے سرسام کے مریض کا سر اور گردن پیچھے کو جھکی ہوئی اور تکیہ پر گڑھا ہوتا ہے ۔ رعشہ فالج کا مریض سیدھا نہیں چل سکتا رعشہ کی صورت میں ہاتھوں میں حرکت غیر اختیاری ہوتی ہے ۔ عرق النساء کا مریض سیدھا نہیں چل سکتا بلکہ ٹیڑھا ہو کر چلتا ہے اگر پاؤں گھٹنے اور شانہ کی ہڈی میں کوئی تکلیف ہو تو پھر رفتار میں فرق پڑ جاتا ہے ۔ اگر مریض لڑکھڑا کر چلے تو یا وہ شرابی ہے یا اس کے مؤخر دماغ میں تکلیف ہے ہزال النخاع کا مریض سیدھی لکیر پر نہیں چل سکتا ۔ بلکہ لڑکھڑا جاتا ہے ۔ مرض، ہیضہ، بخار، اسہال تپ دق و سل کے آخری درجہ میں مریض بہید کمزور اور دُبلا نظر آتا ہے ۔

مریض کا چہرہ

مریض کے چہرے سے کئی امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ۔ اگر مریض کے رخسارے سرخ ہوں اور آنکھیں چڑھی ہوئی ہوں سانس تیز ہو تو بخار سمجھنا چاہیئے ۔ یہ علامات شدید بخار کے شروع میں ہوتی ہے لیکن آخر میں چہرہ زرد ہونٹ خشک اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں تپ دق اور سل میں بھی مریض کے دونوں رخسارے سرخ ہوتے ہیں لیکن سرخی کے ساتھ باقی جسم میں کمزوری اور نقاہت ہوتی ہے اور چہرہ آخر دم تک ہشاش بشاش نظر آتا ہے ۔ ذات الریہ (نمونیا) میں جس طرف کے پھیپھڑے میں ورم ہوتا ہے اسی جانب کا رخسارہ سرخ ہوتا ہے ۔ اگر مریض کے چہرہ میں کسی قسم کی حرکت نہ ہو یہاں تک کہ مریض اپنے لب بھی نہ ہلا سکے اور نہ آنکھ اُٹھا سکے اور نیم خوابی کی حالت میں آنکھیں نیم کھلی رکھے تو یہ حد درجہ کی کمزوری اور حرارت غریزی کی کمی کی دلیل ہے ایسا مریض بمشکل ہی جانبر ہوتا ہے ۔ چہرہ کا رنگ بہت پھیکا اور زرد ہو تو یہ کمی خون ضعفِ جگر اور تلی کے بڑھ جانے کی علامت ہے ۔ عورتوں کے شدید جریان خون میں چہرہ کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے ۔ یرقان کی صورت میں چہرہ کا رنگ زرد ہوتا ہے ۔

آتشک میں مٹیالا اور ہیضہ میں نیلگوں ہوتا ہے ۔ مرض کزاز (ٹیٹنس) میں ہونٹ کھنچ جاتے ہیں اور دانت بند ہو کر تنگے ہو جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض ہنس رہا ہے ۔

اعضاء تناسل کی بیماریاں مثلاً نامردی جریان ، احتلام جلق ، اغلام کے مریض کا چہرہ شرمناک ہوتا ہے ۔ اور مریض معالج سے آنکھ ملا کر بات نہیں کر سکتا عام مریضوں میں بیٹھ کر اپنی معمولی تکلیف بھی نہیں بتا سکتا اور معالج کو علیحدگی میں اپنی حالت سنانے کا متمنی ہوتا ہے ۔ دیوانگی ، مالیخولیا ، ہلکاؤ میں چہرہ سے دہشت اور مایوسی برستی ہے ۔

منہ منہ سے جھاگ نکلنا مرگی اور ہلکاؤ (داء الکلب) کی علامت ہے منہ سے زیادہ تھوک اور رطوبت کا بہنا مردوں میں خرابی معدہ اور عورتوں میں حمل کی علامت ہے ۔ بچوں میں رال بہنا دانت نکلنے کی علامت ہے ۔ مریض لقوہ اور کزاز میں مریض کا منہ ایک طرف کو کھنچ جاتا ہے ۔ منہ کی دونوں باچھوں میں سفیدی کا ظاہر ہونا مرض آتشک کی علامت ہے ۔

آنکھیں ایک تجربہ کار معالج آنکھوں کو دیکھنے سے کئی امراض کا یقینی طور پر پتہ لگا لیتا ہے اگر آنکھوں کی رنگت زرد ہو تو مرض یرقان ہے ۔ اگر سرخ ہو تو مقامی سوزش مثلاً آشوب چشم یا دماغی سوزش ، سرسام ، نزلہ زکام بخار جنون اور شراب کے نشہ کی علامت ہے ۔ انتہائی کمزوری میں آنکھیں بے نیہ ہو جاتی ہیں آنکھوں کے پپوٹوں کا متورم ہونا گردہ کی بیماریاں مثلاً ورم گردہ کی علامت ہے اس کے علاوہ تشنجی کھانسی مثلاً بچوں میں کالی کھانسی وغیرہ میں بھی پپوٹوں پر ورم ہو جاتا ہے اگر آنکھوں کی پتلیاں خوب سکڑی ہوئی ہوں تو افیون کے زہر کا اثر ہے یا دماغ میں سوزش ہے اگر آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں تو یہ بیلاڈونا ۔ دھتورہ یا کڑوے باداموں کا زہر کا اثر ہے ۔ مرض ہیضہ میں دق وسل اور شدید بخاروں کے انتہائی درجے میں آنکھوں کے اردگرد گڑھے پڑ جاتے ہیں اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں ۔ اگر آنکھوں کی پتلیاں ایک جیسی نہ ہوں تو دماغ میں جریان خون ظاہر کرتی ہیں ۔

انتہائی کمزوری لیکوریا جریان ، احتلام میں بھی آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں ۔ بچوں کی مرض عطاش ۔ اسہال گرمائی اور شدید دستوں کی صورت میں آنکھیں بہت صاف اور اندر کو دھنس جاتی ہیں ۔ شدت مرض میں انتہائی ضعف کی حالت میں ڈھیلے کے اوپر جالے کا ہونا حرارت عزیزی کے ختم ہونے اور قریب المرگ ہونے کی نشانی ہے ۔ عورتوں میں حیض کے دنوں میں آنکھوں کے گرد سیاہی ظاہر ہوتی ہے

ناک نزلہ زکام کے ابتدائی حملہ میں ناک سرخ ہوتی ہے اور اس سے رطوبت بہتی ہے اگر سانس لیتے ہوئے ناک کے دونوں نتھنے پھول جائیں یا حرکت کریں تو تنگی تنفس کی شکایت ہوتی ہے خواہ نمونیا کی وجہ سے ہو یا دمہ کی وجہ سے ۔ اگر بچہ ناک کو زیادہ ملے یا نوچے تو اسے پیٹ کے کیڑوں کا مرض ہوتا ہے ۔

گلے کی خرابی پرانی کھانسی ورم لوزتین کی صورت میں ناک دبی ہوئی اور منہ کھلا ہوتا ہے اور مریض ناک کی بجائے منہ سے سانس لیتا ہے اور گفتگو کرتے وقت

ناک میں گنگناتا ہے۔ جن کے ناک سے ہمیشہ رطوبت بہے خواہ وہ حلق کی طرف گرے یا باہر خارج ہو ایسے اشخاص مرض تپ دق کے لئے نہایت موزوں ہوتے ہیں اور کسی وقت بھی ان کو تپ دق کا حملہ ہوسکتا ہے۔ شدید بیماریوں مثلاً ہیضہ، تپ محرقہ، دق وسل کے آخری درجہ میں جب مریض بہت کمزور ہو کر قریب المرگ ہوتا ہے تو ناک ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

بوئے دہن

منہ سے بدبو آنا آلات ہضم کی بیماریوں پر دلالت کرتی ہے۔ ذیابطیس میں منہ کی بو میٹھی ہوتی ہے، جسم میں پیشاب کے زہریلا پن ہونے سے منہ سے پیشاب کی سی بدبو آتی ہے۔ شدید بخار، دانتوں کی خرابی، مسوڑھوں کا پھولنا، منہ کی سوزش، بچوں میں دانت نکلنے کا زمانہ وغیرہ امراض میں بھی منہ سے بدبو آتی ہے۔ شراب خوروں کے منہ سے بھی ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہے

آواز

گلے اور حنجرہ کی سوزش میں مریض کی آواز بیٹھ جاتی ہے، مرض فالج میں مریض کی آواز بیٹھی ہوئی لڑکھڑائی ہوتی ہے۔ قریب المرگ ہونے کی صورت میں بعض امراض مثلاً فالج، سرسام، دماغی رسولی، شدید تپ محرقہ میں زبان لڑکھڑاتی ہے یا بالکل ہی بند ہو جاتی ہے۔

مسوڑھے

مسوڑھوں کی رنگت بھی کئی بیماریوں پر دلالت کرتی ہے اگر مسوڑھے سرخ ہوں تو زیادتی خون سمجھنا چاہیئے کمی خون یا ضعف جگر کی صورت میں رنگ سفید اور پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اگر مسوڑھے پھولے ہوئے ہوں اور ان میں سے خون یا پیپ نکلتی ہو اور منہ سے سخت بدبو آتی ہو تو مرض ماسخورہ یعنی پائیوریا سمجھنا چاہیئے پارہ یا اس کے مرکبات کے زہریلا پن سے مسوڑھے سوج جاتے ہیں اور ان پر سرخ لکیر پڑ جاتی ہے۔ سکہ کے زہریلے پن میں مسوڑھوں پر نیلی لکیر ہوتی ہے۔

دانت

دانتوں کا خراب اور ٹوٹے ہوئے ہونا ہاضمہ کی خرابی کی علامت ہے۔ مریض کا دانت پیسنا پیٹ کے کیڑوں یا بعض دماغی امراض پر دلالت کرتا ہے۔ بدہضمی، بخار، زہریلی امراض یا پارے کے استعمال سے جوانی میں دانت ہلنے یا گرنے لگ جاتے ہیں۔ معدہ کی خرابی، نقرس اور پتھری کی بیماریوں میں دانتوں پر میل جما رہتا ہے۔

ہونٹ

ہونٹوں کا خشک اور میلا ہونا بخار کی کمزوری کی علامت ہے۔ ہونٹوں پر دانے نکلنا عام طور پر بخار کے اترنے کی علامت ہے۔ امراض تشنج میں بھی ہونٹوں پر دانے نکل آتے ہیں کمی خون، ضعف جگر کے مریضوں کے ہونٹ زرد ہوتے ہیں، متحرک اور باریک ہونٹ اعصابی بیماریوں پر دلالت کرتے ہیں حرکت قلب کے بند ہو جانے سے موت واقع ہونے پر مریض کا چہرہ اور ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔ مرض لقوہ میں مریض کا نچلا ہونٹ سرخ ہو جاتا ہے اور مریض پھونک مارنے اور سیٹی بجانے سے عاجز ہوتا ہے

زبان

زبان کا ملاحظہ کرنے سے ایک تجربہ کار معالج کئی ایک بیماریوں کا پتہ لگا لیتا ہے

خصوصاً آلات ہضم کی کیفیت بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ زبان پر سفید تہہ جمی ہوئی ہونا سخت قبض کی علامت ہے۔ تپ محرقہ یا صفراوی بخاروں میں زبان کی نوک اور کنارے سرخ اور دانہ دار ہو گئے ہیں زبان کا بہت سرخ ہونا زیادتی خون پر دلالت کرتا ہے۔ زبان کا پھیکا رنگ ضعف جگر ورم طحال اور لمبی بیماریوں کی علامت ہے۔ لقوہ میں زبان ایک طرف کو جھک جاتی ہے۔ فالج کے مرض میں زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض صحیح بات نہیں کر سکتا۔ رعشہ میں مریض زبان نکالتے ہی کھینچ لیتا ہے

کان گنٹھیا۔ نقرس اور صدفۃ الاذن میں کانوں پر ابھار اور رسولیاں سی ہوتی ہیں کونین کی سمیت، پیٹ کے کیڑے، سوءِ ہضم اور مرگی میں کان سائیں سائیں کرتے ہیں اور کان بجنے لگتے ہیں۔ پاگل اور دیوانے آدمیوں کے کان بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ بچوں کے تپ دق یعنی سوکڑا ہونے کی صورت میں کان بہت باریک ہو جاتے ہیں۔

رخسار دقی بخار کی حالت میں مریض کے رخساروں پر سرخ الا پایا جاتا ہے۔ ذات الریہ یعنی نمونیا ذات الجنب پلوریسی محرقہ اسہالی شدید بخاروں میں رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں کمی خون کی صورت میں رخساروں کی رنگت زرد اور پھیکی ہو جاتی ہے مشت زنی۔ جریان، احتلام لیکوریا، ہسٹریا، ہیضہ اور شدید اسہال و پیچش اور بخاروں میں رخسارے پچک جاتے ہیں یعنی اندر کو دھنس جاتے ہیں اور چہرے پر سیاہیاں پڑ جاتی ہیں۔

گردن گردن پر نگاہ ڈالنے سے غدد لمفادیہ کا ملاحظہ نہایت ضروری ہے۔ گردن کے تمام غدد پھولے ہوئے ہوں تو مرض خنازیر کی علامت ہے۔ مرض کن پیڑے میں کان کے نیچے گردن پر ورم ہوتا ہے۔ گلہڑ کے مریضوں میں غدہ درقیہ بڑھ کر ٹھوڑی کے نیچے گوشت زائد بہت بڑھ جاتا ہے۔ بچوں میں گردن کا سوکھ جانا دق الاطفال یعنی سوکڑا کی علامت ہے۔ اعصابی عضلاتی امراض وجع المفاصل اور حرام مغز کی بیماری کی وجہ سے بھی گردن سخت ہو کر اکڑ جاتی ہے۔

ہاتھ مریض کے ہاتھوں کی ساخت پر نظر پڑتے ہی یا مصافحہ کرتے وقت تجربہ کار معالج بہت کچھ معلوم کر لیتا ہے۔ مصافحہ میں گرفت کی مضبوطی صحت پر دلالت کرتی ہے اور ہاتھ کی نرمی اور کمزوری بیماری پر۔ مرض نقرس میں انگلیوں کے جوڑوں میں ورم اور شدید درد ہوتا ہے۔ عصبی بیماریوں میں ہاتھ کی جلد پتلی اور چکیلی ہو جاتی ہے۔ رعشہ فالج یا سکتہ کے مرض میں مریض کے ہاتھ کانپتے ہیں مرض تپ دق وسل میں انگلیوں کے سرے موٹے اور گول ہو جاتے ہیں۔ آتشک موروثی میں انگلیاں بھدی اور بدشکل ہو جاتی ہیں۔

ناخن کمی خون میں ناخن سفید پتلے اور درمیان سے گہرے ہو جاتے ہیں ناخنوں میں سفید خطوط کمی غذا یا کمزوری قوت باہ یا کسی شدید مرض کے حملہ کی دلالت کرتی ہے جو ماضی قریب میں ہوا ہے۔ مرض دق وسل اور آلات تنفس کے امراض میں ناخنوں کے اگلے سرے

گول اور چپٹے ہو جاتے ہیں ، جریان احتلام جلق ، کثرتِ جماع کے مریضوں کے ناخنوں کے پچھلے حصہ میں سفید ہلالی نشان پڑ جاتے ہیں ۔

سانس سانس لینے کی کیفیت بھی معالج کو تشخیص مرض میں بہت مدد دیتی ہے ، چنانچہ ، سانس لینے میں دقت اور دشواری کا ہونا مرض دمہ ، نمونیا ، خناق وغیرہ امراض کی علامت ہے ۔ خراٹے دار سانس میں قصبۃ الریہ کی آواز ہوتی ہے اور عام طور پر یہ حالت موت کے قریب تر ہوتی ہے اس میں سانس کھڑکھڑاہٹ سے آتا ہے ۔

کھانسی مریض کے کھانسنے سے بھی کئی امراض کا پتہ چل جاتا ہے کالی کھانسی میں مریض کھانستا کھانستا نیلا پیلا ہو جاتا ہے ۔ جب مریض کو چت لیٹنے سے کھانسی ہو تو یہ ورم لوزتین استرخاء اللہات کی وجہ سے ہوتی ہے ۔ دق سل کی ابتداء میں خشک کھانسی بار بار اٹھتی ہے جب مرض بڑھ جاتا ہے تو پھر بلغم نکلنی شروع ہو جاتی ہے ، شدت مرض میں کھانسی کے ہمراہ خون بھی ہو جاتی ہے ۔ نزلہ زکام کے شروع میں کھانسی خشک معلوم ہوتی ہے اور پھر بلغم نکلنے لگتا ہے اور جب تک بلغم خارج نہیں ہو جاتا کھانسی برابر ہوتی رہتی ہے ۔

ہچکی اگر مریض کو ہچکی آ رہی ہو تو یہ عام طور پر دیافرغمی کے انقباض یا جگر کی خرابی یا بدہضمی سے ہوتی ہے ۔

جسمانی موٹاپا یا دبلا پن مرض دق و سل ، ذرب ، دخلفہ ، سنگرہنی ، قروح امعاء و معدہ میں مریض بہت دبلا اور کمزور ہوتا ہے ، سوء ہضم ، ذیابیطس ، ورم گردہ ، جریان احتلام ، جلق وغیرہ میں بھی بدن میں عام طور پر کمزوری معلوم ہوتی ہے ۔ عورتوں میں مرض سیلان الرحم ، کثرت حیض اور عرصہ تک دودھ پلانا وغیرہ سے بھی جسم کمزور ہو جاتا ہے ۔ بچوں میں مرض سوکڑا اور شدید اسہال اور ہیضہ سے بھی جسم میں پانی کم ہو کر بدن دبلا ہو جاتا ہے ۔

موٹاپا عام طور پر موروثی ہوتا ہے ۔ نیز اچھی غذا گوشت ، دودھ ، مکھن ، مرغن اغذیہ کا کثرت سے استعمال بھی جسم کو موٹا کرتا ہے اور یہ فربہی تمام جسم میں برابر ہوتی ہے شراب نوشی سے بھی جسم فربہ اور موٹا ہو جاتا ہے ۔ اگر مریض کا تمام جسم پھولا ہوا ہو تو اس کا سبب عموماً احشاء الصدر میں رسولی کی موجودگی ظاہر ہوتی ہے مرض استسقاء میں مریض کی جلد چمکیلی اور ملائم ہوتی ہے اگر جلد کو انگلی سے دبایا جائے تو اس میں گڑھا پڑ جاتا ہے ۔ امراض قلب میں موٹاپا اور سوجن پاؤں اور پنڈلیوں پر ظاہر ہوتا ہے پھر شکم پر بھی پھیل جاتی ہے امراض گردہ میں سوجن اور ورم آماس مریض کے چہرے اور پپوٹوں پر ظاہر ہوتا ہے صبح کے وقت زیادہ اور شام کو کم ہو جاتا ہے ۔

نبض شناسی

نبض بھی تشخیص مرض میں بہت اہمیت رکھتی ہے (ایک غلط فہمی کا ازالہ)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ہمارے ملک میں عوام و خواص اس غلط فہمی میں مبتلا، ہیں کہ طبیب کامل وہ ہے جو نبض دیکھ کر مرض کی تشخیص کرلے چنانچہ وہ طبیب کو اپنی حقیقت بتانے سے گریز کرتے ہیں اور اس چیز کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ طبیب ان کے کچھ بتائے بغیر ان کا مرض معلوم کرلے اسی میں طبیب کی حذاقت اور قابلیت سمجھی جاتی ہے۔ یہ جال درحقیقت مجمع باز جاہل طبیبوں اور نیم حکیموں کا پھیلایا ہوا ہے جو مستند اطباء کے ساتھ ہمیشہ موجود رہے ہیں اور اپنی چرب لسانی سے اپنی جہالت کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔
عرب کے جلیل القدر طبیب محمد بن زکریا رازی اس قسم کے گندم نما جو فروش طبیبوں سے باخبر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عوام یہ سمجھتے ہیں کہ طبیب نبض اور قارورہ دیکھ کر نہ صرف مرض معلوم کرلیتا ہے بلکہ یہ بھی سمجھ لیتا ہے کہ مریض نے کیا کھایا ہے اور کیا کچھ کرتا رہا ہے یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے جو جاہل طبیبوں نے فاضل طبیبوں سے ہٹانے کے اور اپنی طرف مائل کرنے کے لئے یہ ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ جاہل طبیب اپنا جھوٹا وقار قائم رکھنے کے لئے مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اناپ شناپ بکنا شروع کردیتے ہیں تاکہ ان کی حذاقت اور علمیت کی دھاک بیٹھ جائے اور مریض مرعوب ہوجائے ادھر مریض آیا اور ادھر ان کی نبض پر ہاتھ رکھ کر سوالات کی بوچھاڑ کردی اور اس طرح یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ نبض پر ہاتھ رکھتے ہی تمام اسرار کھل گئے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے اور مریض کو بھی۔ اس نباضی کے جھوٹے فریب سے علم کی ترقی رک گئی۔

مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب کا فرمان

نبض بھی تشخیص میں نہایت ضروری چیز ہے۔ ڈاکٹروں کا یہ خیال غلط ہے کہ نبض سے سوائے حالات قلب کے اور کچھ معلوم نہیں ہوسکتا اور یہ قول بھی صحیح نہیں ہے کہ نبض سے کل امراض کا پتہ لگایا جاسکتا ہے، بلکہ حق یہ ہے کہ ہر شخص اپنے تجربہ کے موافق نبض سے امراض کی نوعیت معلوم کرسکتا ہے۔ بعض کو دس امراض کی نبض کا تجربہ ہوتا ہے اور بعض کو بارہ کا اور بعض کو اس سے زیادہ کا اس کا انحصار مشق اور تجربہ پر ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات مریض کے بیانات کی تردید محض نبض کی حالت سے کی جاسکتی ہے۔ ۱۔ اگر کسی شخص کی نبض ممتلی، عظیم، سریع ہو اور اس نبض کا ملمس حار ہو تو یہ سیلان الدم پر دلالت کرتی ہے۔ سیلان الدم خواہ موجود ہو یا آئندہ ہونے والا ہو، اس نبض کا تجربہ دماغی فالج میں خوب ہوسکتا ہے۔ چنانچہ شرائین دماغ میں انشقاق

واقع ہو کر سیلان الدم ہوا ہو اور موجب غشی ہو۔ لیکن ہلاکت کے وقت یہ بات نہیں پائی جاتی۔

۳۔ ایک قسم کی نبض اور ہوتی ہے جو کہ دل کی حرکات اختلاجیہ کا پتہ دیتی ہے وہ یہ ہے کہ نبض ممتلی مائل بہ عظم، سریع، لین اور قلیل مشرف ہو ۴۔ اگر کسی شخص کی نبض سریع، ضعیف، ممتلی اور مشرف ہو تو اس سے فوراً یہ دریافت کریں کہ تمہارا مادّہ منویہ رقیق ہے؟ اگر وہ اس بات کا اقرار کرے تو فوراً ضعف قوت عاقدہ کا خیال ذہن نشین کر لینا چاہیئے اور دوبارہ دریافت کریں کہ تمہارے ہاں اولاد ہوتی ہے؟ اگر اولاد ہونے کا اقرار کرے تو فوراً لڑکی یا لڑکے کی بابت دریافت کرنا چاہیئے تو وہ لڑکا ہونے سے انکار کرے گا اگر اقرار بھی کرے تو اس کی موت کی خبر دے گا اور لڑکی کی حیات کے بارے میں ضرور وہ اقرار کرے گا اس نبض کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہ نبض طبیب کی حذاقت پر دلالت کرتی ہے بشرطیکہ کوئی طبیب اس کا ماہر ہو جائے۔ ۴۔ مسلول کی نبض، اوائل میں ہمیشہ لین ہوتی ہے لیکن آخر میں صلب ہو جاتی ہے۔ اور دق کے اندر اوّل ہی سے صلب ہوتی ہے لیکن دق الا معا میں کچھ عرصہ کے لئے اوائل میں لین ہوتی ہے اور بعد میں اس میں بھی صلابت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ مدقوق کی نبض دقیق، سریع، صلب ہوتی ہے یہ باتیں مدقوق کی نبض میں اوّل ہی سے پائی جاتی ہیں اور جس قدر مرض پرانا ہوتا جاتا ہے یہ حالتیں بھی ترقی کرتی جاتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کے اندر ضعف کی شان میں بھی اضافہ کرتی چلی جاتی ہیں۔

حمی دق اور حمی لثقہ میں نبض ہی کے ذریعہ فرق کیا جا سکتا ہے

چنانچہ حمی دق میں نبض مستوی، سریع، متواتر اور صلب ہوتی ہے اور اسمیں فترہ قطعاً نہیں ہوتا حمی لثقہ اور دق میں اسی فترہ سے ہی امتیاز کیا جاتا ہے علاوہ ازیں حمی لثقہ میں نبض لین ہوتی ہے اسی طرح ذات الجنب میں نبض منشاری اور ذات الریہ میں نبض موجی ہوتی ہے (صدیقی)

تجربات بعض اہل تجربہ درباره نبض

اسکی بنیاد محض تجربہ پر ہے۔ قیاس اور عقل کو چنداں دخل نہیں ہے۔ اس طریقہ کی بنا پر نبض کو تین انگلیوں (سبابہ، وسطی، بنصر) سے دیکھا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ طبیب اور مریض ہر دو دو زانو ہو کر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھیں اور طبیب کو چاہیئے کہ دائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی نبض بائیں ہاتھ سے ملاحظہ کرے بدیں طریق کہ سبابہ یعنی انگشت شہادت زندالاعلیٰ کے اُبھار کی طرف ہو اور تینوں انگلیوں کو باہم ملا کر نبض پر رکھیں یہ گرفت معتدل ہونی چاہیئے۔ ۱۔ سبابہ یعنی انگشت شہادت۔ امراض دماغ تا گردن کو ظاہر کرتی ہے

اس کے نیچے نسبتاً حرکت زیادہ محسوس ہوگی ۲۔ وسطی یعنی درمیانی انگلی، امراض احشار مثل معدہ جگر وغیرہ اندرون شکم کی خبر دیتی ہے ۳۔ بنصر: امراض اسفلی بدن اور کمر کے امراض و حالات بیان کرتی ہے۔ طریقہ کم از کم ۳۲ نبضہ تک ملاحظہ کریں اگر تشفی نہ ہو تو بہنیاالیس بلکہ ساٹھ قرعہ تک نبض پر ہاتھ رکھیں اسی دوران میں حالات کا بغور مطالعہ کریں۔ نیز یہ دیکھیں کہ کس انگلی کے نیچے باقی انگلیوں کی نسبت حرکت زیادہ ہے؟ بالفرض اگر سبابہ کے نیچے حرکت زیادہ محسوس ہو تو مریض سے کہیں کہ تمہارے دماغ میں تکلیف ہے بلکہ یہ کہیں کہ تیرے سر میں درد ہے انشاء اللہ وہ درد سر کا اقرار کرے گا۔ علیٰ ہذا ادراکات وسطی و بنصر ملاحظہ کریں چنانچہ وسطی کے اندرونی حصے سے امراض معدہ اور بیرونی حصہ سے امراض جگر معلوم کئے جاتے ہیں۔ اگر ان دونوں حصوں کے درمیان موجیت ہو تو یہ نبض جریان پر دلالت کرتی ہے اگر حرکت زیر بنصر وسطی تک پہنچے تو یہ آتشک پر دلالت کرتی ہے اور اگر اسی جگہ پر قائم رہے تو سوزاک کی دلیل ہے اگر سبابہ کے نیچے حرکت زائد ہو اور سریع مائل بہ صلابت معلوم ہو تو دماغ کے گرم امراض کی علامت ہے اور اگر سست و نرم اور ممتلی ہو تو امراض بلغمیہ اور ریحیہ پر دلالت کرتی ہے۔ علیٰ ہذا وسطی سے امراض معدہ اور احشاء پر استدلال کیا جاتا ہے۔

آٹھ نبضیں، (از حضرت مسیح الملک رحمۃ اللہ علیہ)

۱۔ اگر ملمس گرم اور نبض عظیم و قوی ہو تو سیلان خون کا پتہ چلتا ہے یا موجود ہوگا یا ہونے والا ہوگا
۲۔ اگر بدن میں خون کم ہونے کے باوجود نبض عظم کی طرف مائل ہو تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ بدن میں ریاح کی کثرت ہے یہ نبض اکثر ان بوڑھوں اور ادھیڑ عمر والوں میں پائی جاتی ہے، جو بواسیر عمیا میں مبتلا ہوں۔
۳۔ نبض سریع لین ضعیف، ضعف دماغ پر دلالت کرتی ہے اس ضعف دماغ کے ساتھ نسیان، دوران سر، ضعف قلب، سوء ہضم، قلت منی، ضعف باہ، سرعت انزال، ادنیٰ سبب سے تکان محسوس ہوگی۔
۴۔ نبض سریع، عظیم۔ اختلاج قلب پر دلالت کرتی ہے۔
۵۔ اگر نبض بطی صلب ہو اور جلد سے بھوسی الگ ہوتی ہو تو اسہال مزمن کی شکایت ہے۔
۶۔ نبض عظیم مائل بہ سرعت مع حرارت ملمس تین چیزوں پر دلالت کرتی ہے۔
۱۔ نار فارسی ۲۔ گرم ادویہ کا استعمال ۳۔ قرحہ احلیل
۷۔ بوڑھوں میں نبض عظیم قوی سے فالج کا خوف ہوتا ہے۔
۸۔ نبض ممتلی سریع مائل بہ عظم حمل پر دلالت کرتی ہے۔

نوٹ ضروری: نبض حالات قلب کو بالوضاحت بہت ظاہر کرتی ہے مگر جسم کے دوسرے تمام اعضاء اور جسم کے تمام احوال باطنیہ کو معمولی مخفی طور پر ظاہر کرتی ہے جس سے ایک تجربہ کار معالج عموماً امراض کا صحیح اندازہ لگا لیتا ہے اور یہ کہنا کہ نبض ہی سے تمام امراض کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ صحیح نہیں ہے بلکہ نبض اپنی جگہ تشخیص میں مدد دیتی ہے اور دوسرے ذرائع اپنے مقام پر معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا تشخیص مرض میں صرف نبض پر انحصار کرنا اور دوسرے ذرائع کو نظر انداز کرنے سے تشخیص نامکمل ہوگی ——— (از کتاب کنز التشخیص صا۹ حکیم محمد رفیق حجازی)

بہر حال طبیب اور مریض دونوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ ایک دوسرے سے پورا پورا تعاون کریں تاکہ مرض کی صحیح تشخیص ہو اور علاج میں کامیابی ہو۔ لہذا مریض کو چاہیئے کہ تمام حالات بے تکلف بہ تفصیل بیان کرے۔

نوٹ۔ نبض قریب موت

نبض اگر لین ہو اور رفتار میں کمی ہو تو موت کے قریب ہے۔ قوت کی کمی۔ دماغ کی غفلت اور آنکھوں میں پردے کے ساتھ نبض کا انتظام بگڑ جائے تو موت کی خبر ہے۔

نبض دودی یا نملی ہو جائے تو بھی موت کی علامت ہے۔

اگر نبض سریع و متواتر ہو اور انتہائے تواتر پر پہنچ کر کچھ رفتاری محسوس ہو اور فترہ پڑنے لگے تو یہ بھی موت کی علامت ہے۔

بار بار نبض گم ہو جائے تو یہ بھی موت کی خبر دیتا ہے۔

اگر نبض تین قرعہ کے بعد یکبارگی ٹھہر جائے تو موت کے قرب کی دلیل ہے۔

اگر نبض مرجی یا منشاری ہو اور اس میں فترہ پڑنے لگے تو یہ بھی موت کی خبر دیتا ہے۔

افاقہ موت

میں فترہ یمین اور سرعت یسار میں ہوتی ہے۔ یعنی اگر جانب یمین میں فترہ ہو جائے اور وہ خلیق نہ ہو اور جانب یسار میں سرعت ہو تو بالتحقیق مریض جان بر نہیں ہوگا۔

گاہے موت کے قریب لین اور غیر منتظم ہو جاتی ہے۔

ایک وید نے کیا خوب کہا ہے ؎

چل چل کر ناڑی تھکے اتھم تھم کر چل جائے ؛ تین دنا کے بیچ میں روگی منزل دور کو جائے

مؤلف کتاب ہذا حکیم محمد ایوب صدیقی۔ زبدۃ الحکماء

سابق پروفیسر اسلامیہ طبیہ کالج ملتان۔ پرنسپل ابن سینا طبیہ کالج، ملتان

تمام شد الحمد للہ

سلیبس مطب عملی و تحریری برائے سال سوم

(مرتبہ و منظور شدہ قومی طبی کونسل، اسلام آباد)

۱۔ دردسر کا عام بیان ۲۔ اقسام دردسر ۳۔ اصلی ۴۔ شرکی ۵۔ سادہ ۶۔ مادی ۷۔ حار ۸۔ بارد ۹۔ درد شقیقہ ۱۰۔ سہر ۱۱۔ ورم اغشیہ دماغ ۱۲۔ صرع ۱۳۔ مالیخولیا ۱۴۔ جنون ۱۵۔ فالج ۱۶۔ لقوہ ۱۷۔ کزاز ۱۸۔ ضعف البصر ۱۹۔ قریب نظری ۲۰۔ بعید نظری ۲۱۔ نزول الماء ۲۲۔ کھانسی ۲۳۔ دمہ شعبی ۲۴۔ دمہ شعبی اور دمہ قلبی کا باہمی فرق بلحاظ علامات ۲۵۔ سل ریوی ۲۶۔ درجات سل۔ ۲۷۔ فشار الدم قوی وضعیف ۲۸۔ نفث الدم ۲۹۔ نفث الدم اور قے الدم کی علامات فارقہ۔ ۳۰۔ خنازیر ۳۱۔ برص ۳۲۔ جذام جلدی وعصبی مرکب ۳۳۔ صفرادی دست ۳۴۔ وجع الفوائد ۳۵۔ کثرت تیزابیت معدہ ۳۶۔ قلت تیزابیت ۳۷۔ قروح معدہ ۳۸۔ قروح اثناعشری اور ان کے مابین علامات فارقہ ۳۹۔ قے الدم ۴۰۔ قولنج اور اس کے اسباب ۴۱۔ دیدان امعاء اور اقسام ۴۲۔ ام الصبیان ۴۳۔ شہیقہ ۴۴۔ جدری ۴۵۔ چیچک ۴۶۔ موتیا سیتلا ۴۷۔ چکن پاکس ۴۸۔ حمی احامیہ ۴۹۔ طاعون ۵۰۔ حمی تیفودیہ ۵۱۔ حمی تیفوسیہ

سلیبس مطب برائے سال چہارم

(مرتبہ و منظور شدہ قومی طبی کونسل اسلام آباد)

نوٹ: مطب کا امتحان عملی ہوگا، تشخیص و تجویز کرائی جائے گی۔ غذاء و پرہیز بتایا جائیگا اور مریضوں کا معائنہ۔

۱۔ عضوی اور غیر عضوی کی تعریف ۲۔ امراض قلب کے غیر طبعی احساسات ۳۔ اختلاج قلب ۴۔ خفقان قلب ۵۔ سرعت قلبی ۶۔ اختلاج اور سرعت قلبی میں فرق ۷۔ ضعف قلب ۸۔ قلبی غشی ۹۔ قلبی اور دماغی غشی کا فرق ۱۰۔ سدہ دموی قلبی ۱۱۔ سدہ دموی قلبی کی علامات فارقہ ۱۲۔ وجع القلب ۱۳۔ فشار الدم کی تعریف ۱۴۔ قوی ۱۵۔ ضعیف ۱۶۔ بلحاظ عمر تناسب ۱۷۔ طریقہ معائنہ ۱۸۔ اسہال معدی ۱۹۔ اسہال معوی ۲۰۔ سنگرہنی ۲۱۔ زحیر (عصائی دامیبائی)

۲۲۔ورم زائدہ دودیہ ۲۳۔ضعف کبد ۲۴۔اسہال کبدی ۲۵۔ورم کبد ۲۶۔سوٗالقنیہ ۲۷۔استسقا ہر سہ اقسام ۲۸۔عظم طحال ۲۹۔سرطان جگر ۳۰۔یرقان ۳۱۔التہاب مرارہ ۳۲۔سنگ مرارہ ۳۳۔قولنج کبدی ۳۴۔دردگردہ ۳۵۔سنگ گردہ و مثانہ ۳۶۔بول الدم ۳۷۔ذیابیطس شکری و غیر شکری کا فرق ۳۸۔بول زلالی ۳۹۔سوزاک اور قرحہ سوزاک ۴۰۔وجع المفاصل ۴۱۔نقرس ۴۲۔عرق النساء ۴۳۔آتشک ۴۴۔ہیضہ ۴۵۔فالج اطفال ۴۶۔نتوءالسرہ (ناف کا ابھار) ۴۷۔نزلہ و زکام وبائی انفلوئنزا ۴۸۔گل سوئے ۴۹۔خسرہ ۵۰۔چیچک ۵۱۔داءالکلب ۵۲۔کزاز ۵۳۔کالی کھانسی ۵۴۔خناق ۵۵۔حمی المفاصل

شکریہ!

میں اپنے ان عزیزان :

۱۔حکیم محمد فاروق صدیقی فاضل الطب والجراحت
۲۔حکیم محمد اقبال خان بلوچ فاضل الطب والجراحت
۳۔ڈاکٹر و حکیم محمد فہیم صدیقی فاضل الطب والجراحت
۴۔حکیم محمد نعیم صدیقی فاضل الطب والجراحت ـــــ کا شکرگزار

ہوں جنہوں نے کتاب کے پروف دیکھنے طباعت جزبندی اور جلد بندی وغیرہ تکمیل کے تمام مراحل طے کرنے میں میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور علم میں برکت دے اور دین و دنیا میں سرخرو فرمائے آمین!

کتابیات

اس کتاب کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتب سے خصوصی استفادہ کیا گیا ہے:

۱۔ کتاب کلیات الادویہ ، مصنفہ: استادالاطبا حکیم محمد کبیرالدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ تجویز جلیل ، ": حکیم حافظ جلیل احمد صاحب مرحوم مغفور
۳۔ مخزن حکمت ، ": شمس الاطبا حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ جامع الحکمت ، ": شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی
۵۔ جدید دستور العلاج ، ": شمس الاطبا حکیم غلام نبی صاحب ایم اے گولڈ میڈلسٹ
۶۔ عوامی ڈاکٹر ، ": حکیم بی اے شاد و ڈاکٹر کیپٹن اختر راز۔ ڈاکٹر جاوید اقبال
۷۔ ہوم ڈاکٹر یا گھر کا حکیم ، ": حکیم منظر حسین اعوان ۔ ڈاکٹر اختر حسین صاحب اعوان
۸۔ کتاب حاذق ، ": مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ شرح اسباب ، ": ترجمہ حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب مرحوم مغفور
۱۰۔ میزان الطب ، ": ترجمہ حکیم محمد کبیرالدین صاحب رح

نسخہ جات میں خصوصی طور پر حکیم عبدالرحیم صاحب جمیل مالک ماہنامہ طبیب حاذق گجرات کی مختلف تصنیفات سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

لقمانی گائیڈ ، مصنفہ: جناب حکیم عبدالرحیم صاحب جلیل

مولانا مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب جہانیاں والے کی کتب اور معمولات شیرانی۔ کتاب المجربات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

میں اس سلسلہ میں تمام مؤلفین و مصنفین کا شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین!

و

عطیّات

میرے قابلِ احترام بزرگ عالیجناب حکیم حافظ حیات محمد صاحب جو کہ ایک کہنہ مشق اور فاضل طبیب ہیں۔ آپ نے ازراہِ ذرّہ نوازی اپنے قابلِ اخفاء صدری نسخہ جات جو کہ آپ کے سینہ کے راز ہیں، مطب و نُسخہ نویسی کے نئے ایڈیشن کے لئے عنایت فرما کر بخل شکنی کی مثال قائم کر دی۔ ایک قابل طبیب ان صدری جواہرات سے بھرپور استفادہ کر کے دُکھی انسانیت کی خدمت کر کے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔ (صدیقی)

فرماتے ہیں: اکثر ادویہ اپنے اندر تریاقیت کا حکم رکھتے ہیں۔ اِدھر کھاؤ، اُدھر آرام۔ بابائے طب حکیم فرید احمد عباسی رحمۃ اللہ علیہ اسی پر زور دیا کرتے بیٹا! مجربات کی تلاش ادویات کی تریاقیت میں ہی تلاش کرو۔ جس طرح ذحیر اور مفص میں بزرِقطونا تریاقیت رکھتا ہے۔ اسی طرح اور ادویات بھی اپنے اندر اس سے بڑھ کر تریاقیت رکھتے ہیں۔ آج میں آپ سے نباتاتی، معدنیاتی، حجریاتی، حیواناتی اور ۴ کاشی تریاقوں کا ذکر کروں گا جو مختلف امراض میں اثر انداز ہیں۔ اِدھر کھاؤ، اُدھر شفاء لبیک کہے۔

- تریاق نمبر ۱: نباتاتی تریاق:

زرد بناد مسحوقہ ماشہ بواسیر میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

- تریاق نمبر ۲: معدنیاتی تریاق۔

رسکپور، بواسیر اور نواسیر میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

- تریاق نمبر ۳: ۴ کاشی تریاق۔

امربیل، چنبل میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

- تریاق نمبر ۴:۔

حجریاتی تریاق۔

مرجان، دردِ عصابہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

- **تریاق نمبر ۵ :- حیواناتی تریاق :**

کچھوا دق الاطفال میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

اب ہم نے ان اکسیرات کو تریاقیت میں بدلنا ہے۔ مختلف تدابیر سے ہم ان کو تریاق میں بدل کر مختلف امراض میں فوری شفا حاصل کر سکتے ہیں۔ تدبیر درج ذیل ہے۔

نمبر ۱ : رسکپور عمدہ خالص ۱ تولہ ۔ کا ڈلا لے کر درمیانہ آگ پر رکھ دیں اور اوپر امربیل کے پانی کا ترشح دینا شروع کر دیں ۔ ایک بوتل پانی قطرہ قطرہ خرچ کر دیں ۔ دوران عمل ڈلے کو اُلٹتے پلٹتے رہیں ۔ باریک پیس کر محفوظ رکھیں ۔ بواسیر ، نواسیر ۔ قروح خبیثہ ۔ مجرا بول کے قروح ۔ قروحاتِ امراض کلیہ ہزال گردہ وغیرہ میں مختلف بدرقات میں تریاق کا حکم رکھتا ہے ۔ ترتیب سے بناتے اور استعمال کرتے جایئے اور شفا پاتے جایئے ۔

(۱) :- **بواسیر و نواسیر** : ایک ماشہ زر بناد مسحوق اور ایک چاول رسکپور مذکورہ کسی کیپسول میں ڈال کر شام کو کھلا دیا کریں بس پہلی خوراک سے ہی دَرد ۔ ٹیس اور دَباؤ ختم ۔ تین چار روز میں کامل اور مکمل آرام ۔

(۲) :- **چنبل** :- صبح نہار منہ امربیل ایک تولہ کی تار چبا جائیں ۔ پھر رسکپور مذکورہ ۱ چاول کیپسول میں ڈال کر کھلا دیں اُوپر سے ۲ تولہ گھی $1\frac{1}{2}$ پاؤ دودھ گرم کر کے پی لیں ، چار دن میں چنبل خطرناک سے خطرناک ختم ۔

(۳) :- **سوزاک و قروح مجرا بول** : سفوف پوست ریٹھہ ۔ قلمی شورہ برابر ۴ ، ۴ رتی ۔ رسکپور مذکورہ ۱ چاول ۔ خالی کیپسول میں ڈال کر دن میں تین خوراک کھلائیں ۔ تریاق ہے ۔

قروحاتِ کلیہ میں تخم کاکنج ۱ تولہ کے جوشاندہ یا خیساندہ سے دیں ۔

(۴) :- **ھزال گردہ** :- زر بناد کی بھیڑ کے دُودھ میں ۲۱ دن تک تدبیر کریں ۔ خشک کر کے سخت بلیغ کریں اور محفوظ رکھیں ۔

تصدیقات

از: حکیم جاوید اقبال فاضل الطب والجراحت
مدینہ کالونی مدھریانوالہ روڈ۔ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

علاوہ ازیں میرے عزیز شاگرد حکیم خلیل احمد صاحب غوری نے بھی ان مجربات کی تصدیق کی ہے اور تجربہ میں ۹۰ فیصد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں میرے بے شمار شاگرد نسخہ جات کو تیار کرکے دکھی انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور مفید پائے ہیں۔ نسخہ جات درج ذیل ہیں۔ اکسیر دماغ۔ سفوف ہاضم صدیقی۔ سفوف اکسیر معدہ۔ عرق ریاح شکن۔ سفوف منتخب خاص۔ بیلانی ہاجاملی۔ عرق مکلل اورام۔ سفوف سوکھا۔ قرشنیا

حکیم محمد ایوب صدیقی زبدۃ الحکماء

پروفیسر اسلامیہ طبیہ کالج ملتان،